جہانگیری

# المُصنَّف

## عبد الرزاق

1

الامام عبد الرزاق بن همام الصنعانی

# المصنف عبد الرزاق

نمبر ۱

## الامام عبد الرزاق بن همام الصنعانی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز ®
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

# المصنف

## عبد الرزاق

تصنیف ——— الامام عبد الرزاق بن ہمام الصنعانی

مترجم ——— ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

کمپوزنگ ——— ورڈز میکر

باہتمام ——— ملک شبیر حسین

سن اشاعت ——— دسمبر 2015ء

سرورق ——— اے ایف ایس ایڈورٹائزر، لاہور 0322-7202212

طباعت ——— اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ——— روپے

شبیر برادرز®

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

shabbirborther786@gmail.com

**ضروری التماس**

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے۔ تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

# شرفِ انتساب

سلسلہ عالیہ سہروردیہ کے بانی

## شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

کی نذر

ہوا کا رُخ تو اسی بام و در کی جانب ہے
پہنچ رہی ہے وہاں تک مری صدا کہ نہیں

نیاز مند

محمد محی الدین

(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر فرمائے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

**علم حدیث کی ترویج واشاعت اور درس وتدریس کرنے والوں کے لیے**

---

اخرجہ الترمذی، بہذ اللفظ فی ''جامعہ'' کتاب العلم، باب: ماجاء فی الحث علی تبلیغ السماع، رقم الحدیث 2657 (وفی معناہ) ابوداؤد 3660، ترمذی 2656، 2658، ابن ماجہ 230، 231، 232، مسند احمد 4157، 16784 دارمی 229، 230، معجم اوسط 5179، 5392، 7004، 9444، شعب الایمان 1736، مجمع الزوائد 582، 583، 584، 588، 589، 591، کنز العمال 29165، 29166، 29200، 29375

اس روایت کے طرق کی وضاحت کے بارے میں ایک مستقل رسالہ بھی ہے جس کا نام ''جزء فیہ قول النبی ﷺ نضر اللہ امرأ'' ہے اس کے مؤلف شیخ ابوعمرو احمد بن محمد اصبہانی مدینی ہیں۔ یہ رسالہ ''دار ابن حزم'' بیروت لبنان سے 1994ء میں شیخ بدر بن عبداللہ البدر کی تحقیق کے ہمراہ شائع ہوا تھا۔

# عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ کے لئے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے، جس نے ہمیں یہ ہمت، توفیق اور نعمت عطا کی ہے کہ ہم اُس کے سب سے محبوب اور برگزیدہ پیغمبر کے لائے ہوئے دین کی تعلیمات کی نشر و اشاعت کے حوالے سے خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

حضرت محمد ﷺ پر بے حد و شمار درود و سلام نازل ہو! آپ ﷺ کے ہمراہ، آپ ﷺ کی اُمت کے تمام افراد پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں، جنہوں نے آپ کی تعلیمات کو اپنایا، اُن پر ایمان لائے، اُنہیں دوسروں تک پہنچایا۔

•••——•••——•••

اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول کے فضل و کرم کے تحت آپ کا ادارہ شبیر برادرز ایک طویل عرصے سے اسلامی کتب کی نشر و اشاعت کی خدمت سرانجام دے رہا ہے، ہمارے ادارے کی طرف سے اب تک جو مطبوعات برادرانِ اسلام کی خدمت میں پیش کی گئی ہیں، ان میں اسلامی تعلیمات کے موضوع اور ہر پہلو سے متعلق علوم و معارف سے متعلق متقدمین و متاخرین کی تصانیف، ان کے تراجم، ملفوظات وغیرہ شامل ہیں۔ چند سال پیشتر ادارہ کی انتظامیہ نے یہ فیصلہ کیا کہ دیگر علوم و فنون کے ساتھ بطورِ خاص احادیثِ مبارکہ سے متعلق کتب کے تراجم و شرح کے حوالے سے بطورِ خاص اہتمام کے ساتھ کوئی خدمت کی جائے، اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ادارہ کی طرف سے علمِ حدیث سے متعلق بہت سی کتب قارئین کی خدمت میں پیش کی گئیں، جن میں سے چند ایک کے اسماء قابلِ ذکر ہیں:

i- صحیح بخاری ii- صحیح مسلم iii- جامع ترمذی iv- سنن ابوداؤد v- سنن نسائی vi- سنن ابن ماجہ vii- صحیح ابن حبان viii- صحیح ابن خزیمہ ix- مستدرک x- سنن دارقطنی xi- مؤطا امام مالک xii- مؤطا امام محمد xiii- سنن دارمی xiv- معجم الصغیر xv- اللؤلؤ والمرجان xvi- مسند امام زید xvii- مسند امام شافعی

•••——•••——•••

علم حدیث سے متعلق کتب کی خدمت کے حوالے سے ایک قدم اور آگے بڑھاتے ہوئے ہم آپ کے سامنے علم حدیث کے عظیم مآخذ "مصنف عبدالرزاق" کا ترجمہ پیش کر رہے ہیں۔ مصنف عبدالرزاق کا شمار علم حدیث کے پرانے مآخذ میں ہوتا ہے، کیونکہ اس کے فاضل مصنف "صحاح ستہ" کے تمام مؤلفین کے بالواسطہ استاد شمار ہوتے ہیں اور ان کے بعد آنے والے تمام مؤلفین نے ان کے حوالے سے روایات اپنی کتابوں میں نقل کی ہیں اس کتاب کی اسی اہمیت کے پیشِ نظر ادارہ کی انتظامیہ نے یہ فیصلہ کیا کہ

اس اہم کتاب کے اصل عربی متن کو اُردو ترجمہ کے ہمراہ برادرانِ اسلام کی خدمت میں پیش کیا جائے اور تحدیث نعمت کے طور پر اس بات کا ذکر ضروری سمجھتے ہیں کہ اس عظیم کتاب کے ترجمہ کی خدمت کا شرف سب سے پہلے آپ کے ادارہ کو حاصل ہوا ہے۔ ترجمہ کی خدمت محترم ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر دامت برکاتہم العالیہ نے سرانجام دی ہے۔ فاضل مترجم نے ہر روایت سے پہلے ذیلی سرخی قائم کر کے اس بات کی نشاندہی کر دی ہے کہ متعلقہ روایت نبی اکرم ﷺ کی حدیث ہے' یا اس کا تعلق صحابہ کرام کے آثار سے ہے' یا تابعین کے اقوال سے ہے۔ اور یہ چیز مصنف عبدالرزاق کے کسی بھی مطبوعہ نسخے میں نہیں ہے۔ اس کے علاوہ فاضل مترجم نے کتاب میں موجود احادیث کی تخریج بھی کی ہے۔

کتاب کی باطنی خوبیوں کے ہمراہ اس کی ظاہری خوبصورتی و رعنائی کے لئے بھی ادارہ کی انتظامیہ نے بھرپور کوشش کی ہے' اب یہ خدمت آپ کے ہاتھوں میں ہے' یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ اس سے کتنا استفادہ کرتے ہیں' اور اس کے علوم و معارف دوسروں تک' کس حد تک منتقل کرتے ہیں۔

•••——•••——•••

اس کتاب سے استفادہ کرتے ہوئے' آپ کتاب کے مصنف' مترجم' شارح کے ہمراہ' ادارہ کی انتظامیہ اور دیگر متعلقین کو اپنی نیک دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پیارے دین کی زیادہ سے زیادہ اور بہتر سے بہتر خدمت کرنے کی توفیق اور سعادت عطا کرے! آمین

آپ کا مخلص

شبیر حسین

# حدیثِ دل

اللہ تعالیٰ کے لئے ہر طرح کی حمد وثناء مخصوص ہے' جو اس کائنات کا خالق بھی ہے مالک بھی ہے اور رازق بھی ہے' وہ اپنی مخلوق کو جو کچھ عطا کرتا ہے' اگر انسان لمحے بھر کے لیے اس کے بارے میں غور وفکر کرے تو یقیناً اپنے پروردگار کے ''رزاق'' ہونے کا نہ صرف قائل ہوگا' بلکہ اس کی شانِ عطا کو دیکھ کر مبہوت رہ جائے گا۔

حضرت محمد ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں! جو ''عبدالرزاق'' ہیں اور پروردگار کی تمام مخلوق میں مرتبۂ عبودیت کے کامل ترین منصب پر فائز ہیں' بلکہ وہ اپنے پروردگار کی نعمتیں اور رزق تقسیم کرنے والے ہیں۔

رب ہے معطی یہ ہیں قاسم رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں

نبی اکرم ﷺ کے تمام اصحاب' آپ کی اُمت کے اہلِ علم اور عام افراد پر' اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں' جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات کو حاصل کیا اور پھر اسے دوسرے لوگوں تک پہنچایا۔

•••——•••——•••

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے تحت ہم نے جب کتبِ احادیث کے ترجمہ کی خدمت کا آغاز کیا تو اس بارے میں اسباب و وسائل میسر آتے چلے گئے' یہ خدمت بہت سے افراد تک پہنچی اور اُن لوگوں کی دعاؤں کی برکت کی وجہ سے ہمیں مزید خدمت کرنے کا شرف اور موقع حاصل ہوا۔ اسی مزید خدمت کا ایک حصہ ''مصنف عبدالرزاق'' کے اس ترجمہ کی شکل میں' اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

•••——•••——•••

مصنف عبدالرزاق کے فاضل مؤلف امام عبدالرزاق بن ہمام صنعانی کا شمار دوسری صدی ہجری کے نصف آخر کے سربرآوردہ محدثین میں ہوتا ہے' جن سے طلب اور استفادہ کے لئے دور دراز سے لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ کے مستفیدین کی صف میں امام احمد بن حنبل' امام اسحاق بن راہویہ جیسے اکابرین شامل ہیں۔ امام بخاری نے ایک واسطے سے امام عبدالرزاق سے روایات نقل کی ہیں۔ اس اعتبار سے مصنف عبدالرزاق کا شمار علم حدیث کے بنیادی مآخذ میں ہوتا ہے' لیکن یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ احادیث کے مجموعہ جات مرتب کرتے ہوئے محدثین نے مختلف قسم کی ترتیب بندی کی۔ بعض حضرات نے صرف ''صحیح'' احادیث مرفوعہ کے مجموعات مرتب کیے۔ ان حضرات نے صحابہ کرام اور تابعین کے بارے میں روایات الگ سے مرتب کی تھیں' جن میں سے کچھ کتابیں اُمت تک منتقل نہیں ہوسکیں۔ اور ان کے قلمی نسخے دنیا سے ناپید ہوگئے' لیکن اس چیز کا آغاز اس وقت ہوا' جب امام بخاری نے صحیح بخاری مرتب کی تھی۔ اس سے پہلے کے مصنفین عام طور پر دو طرح سے مجموعات

مرتب کرتے تھے۔

1-مسند: اس طرز میں صحابہ کرام سے منقول روایات' کسی موضوعاتی ترتیب کے بغیر نقل کردی جاتی تھیں۔

2-مصنف: اِن مجموعہ جات میں روایات کی فقہی ترتیب کا خیال رکھا گیا ہے' اور یہ وہی ترتیب ہے جس کے موجد امام الائمہ مصباح الامہ امامِ اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت ہیں۔

''مصنف'' کی طرز میں مرتب کیے جانے والے دو مجموعہ جات کو اُمت میں قبولِ عام نصیب ہوا۔ ''مصنف ابن ابی شیبہ'' اور ''منصف عبدالرزاق''۔

اس وقت ہم آپ کے سامنے ''مصنف عبدالرزاق'' کا ترجمہ پیش کررہے ہیں' جس کا مختصر اجمالی تعارف آئندہ صفحات میں پیش کیا گیا ہے۔ مختصر یہ کہ اس مجموعہ میں نبی اکرم ﷺ کی احادیث کے ہمراہ' صحابہ کرام کے آثار اور تابعین کے اقوال منقول ہیں' جنہیں ہم نے عربی متن پر ذیلی سرخی کے ذریعے نمایاں کردیا ہے۔ بعض جگہ پر تبع تابعین کے اقوال بھی نقل کیے گئے ہیں' لیکن ہم نے انہیں بھی ''اقوالِ تابعین'' کی ذیلی سرخی کے ضمن میں نقل کردیا ہے' تاکہ یہ واضح ہوجائے کہ یہ روایت کسی صحابی کے بارے میں نہیں ہے۔

صحابہ کرام' تابعین عظام اور تبع تابعین میں سے کون سی شخصیت کا اجمالی تعارف کیا ہے؟ یہ سب ہم نے آخری جلد پر موقوف رکھا ہے۔ وہاں ان تمام حضرات کا اجمالی تعارف پیش کردیا جائے گا۔

•••——•••——•••

کتاب کے ترجمہ کے دوران جن احباب کا تعاون شاملِ حال رہا' ہم اُن سب کے شکرگزار ہیں' جن میں سرفہرست برادر محترم خرم زاہد ہیں' جنہوں نے تصنیف و تالیف کے لئے سازگار ماحول فراہم کیا اور اس کام کی تکمیل کے لئے مسلسل اصرار کرتے رہے۔ ملک محمد یونس' جنہوں نے مسودہ پڑھنے میں ہماری بہت مدد کی۔ نذر اصغر اعوان' جنہوں نے کتاب کی تصحیح میں ہمارا ساتھ دیا۔ ریحان علی' جنہوں نے نہایت سرعت کے ساتھ مسودہ کمپوز کیا' مخدوم قاسم شاہد' جنہوں نے اسے دیدہ زیب انداز میں مرتب کیا۔ شبیر احمد' جنہوں نے کتاب کا سرورق ڈیزائن کیا۔ منصور' جنہوں نے اپنی نگرانی میں یہ کام کروایا۔ خلیفہ مجیب احمد اور عرفان حسین' جنہوں نے خوبصورت جلد بندی کی' اور برادرم ملک شبیر حسین' جنہوں نے اس کتاب کی تیز رفتار نشر و اشاعت کا بندوبست کیا۔

تشکر کے ان جذبات میں ایک بڑا حصہ ہمارے اساتذہ و مشائخ' قارئین' والدین اور بہن بھائیوں کے لئے ہے' جن کی دعاؤں کے طفیل ہم اس خدمت کو سرانجام دینے کے لائق ہوئے۔

•••——•••——•••

سب سے آخر میں یاس یگانہ چنگیزی کا یہ شعر یقیناً ہمارے حسب حال ہے:

سمجھتے کیا تھے مگر سنتے تھے ترانۂ درد
سمجھ میں آنے لگا جب تو پھر سنا نہ گیا

محمد محی الدین

(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے!)

# عنوانات

| عنوان | صفحہ |
|---|---|

| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| باب: کوئی چیز پینے کے بعد کلی کرنا | ۱۸۷ |

## ﴿کتاب الصلوٰۃ﴾

| عنوان | صفحہ |
| --- | --- |

# امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ

## نام ونسب:

آپ کا نام ونسب ''عبدالرزاق بن ہمام بن نافع'' ہے، جبکہ آپ کی کنیت ''ابوبکر'' ہے۔

## اسم منسوب:

آپ کا اسم منسوب ''حمیری'' قبیلہ حمیر کی طرف نسبتِ ولاء کے اعتبار سے ہے۔ دوسرا اسمِ منسوب ''یمانی'' یمن کی طرف منسوب ہے جو آپ کا وطن مالوف ہے جبکہ تیسرا اسمِ منسوب ''صنعانی'' یمن کے مشہور شہر صنعاء کی طرف نسبت کے اعتبار سے ہے۔ اسم منسوب کے آخر میں ''ی'' سے پہلے آنے والا ''ن'' خلافِ قیاس ہے۔

## پیدائش:

امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ 126 ہجری میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ہمام بن نافع کا شمار کم سن تابعین کے معاصرین میں ہوتا ہے۔ انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ کے شاگرد وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے غلام عکرمہ سے سماع کیا ہے۔

امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ان کے دادا نافع حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے غلام تھے جن سے ایک یمنی شخص نے انہیں خرید لیا تھا' اور اسی شخص کے قبیلے کے ساتھ امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان کو نسبتِ ولاء حاصل ہے۔

## اساتذہ:

امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے بیس سال کی عمر میں علمِ حدیث کے حصول کا باقاعدہ آغاز کیا۔ انہوں نے جن حضرات سے استفادہ کیا ہے ان میں سے قابلِ ذکر حضرات کے اسماء درج ذیل ہیں:

۱- معمر بن راشد ابوعروہ ازدی رحمۃ اللہ علیہ امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے تقریباً نو سال تک ان سے استفادہ کیا۔

۲- عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج رحمۃ اللہ علیہ اس کتاب میں اکثر ان کا ذکر ابن جریج کے نام سے آئے گا۔

۳- سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ جلیل القدر محدث ہیں جن سے منقول روایات اس کتاب میں مذکور ہیں۔

۴- امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ فقہاء و محدثین کے سرخیل ہیں۔

۵- امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ بعض روایات کے مطابق امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے بھی روایات نقل کی ہیں۔

### تلامذہ:

امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ سے استفادہ کرنے والے حضرات کی صف میں بہت سے جلیل القدر ائمہ شامل ہیں' جن میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ' اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ جیسے اکابر محدثین بھی شامل ہیں۔ بعض روایات کے مطابق امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ سے استفادے کے لیے یمن جانا چاہتے تھے' لیکن انہیں یہ غلط اطلاع ملی کہ امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہو چکا ہے' اس لئے وہ براہ راست ان سے استفادہ نہیں کر سکے۔

صحاح ستہ کے تقریباً سبھی مصنفین نے' بلکہ بعد میں آنے والے تمام مؤلفین جنہوں نے علم حدیث کے موضوع پر کتب مرتب کی ہیں' انہوں نے امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے روایات اپنی کتابوں میں نقل کی ہیں۔

### فقہی مسلک:

مصنف عبدالرزاق کے مطالعے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ اسلاف کے فتاویٰ کو اختیار کرتے تھے' یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اپنی اس اہم تصنیف میں صحابہ کرامؓ اور تابعین عظام کے بہت سے فتاویٰ نقل کیے ہیں۔

### اعتقادی مسلک:

بعض لوگوں نے امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کی طرف تشیع کی بھی نسبت کی ہے' لیکن اس بارے میں مختلف قسم کی روایات تاریخ کی کتابوں میں منقول ہیں۔

### خراجِ تحسین:

اکابر محدثین نے امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کو بھرپور خراجِ تحسین پیش کیا ہے:

امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کے ایک معاصر محدث ہشام بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عبدالرزاق ہم میں سب سے بڑے عالم اور سب سے بڑے حافظ الحدیث ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کی تحریریں بھی حقیقی علم ہے۔

ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے بہت سی روایات نقل کی ہیں' مسلمانوں کے ثقہ (راویوں) اور ائمہ نے (علم حدیث میں استفادے کے لیے) ان کی طرف سفر کیا' ان سے روایات نوٹ کیں۔ وہ ان کی روایات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے' تاہم انہوں نے ان کی طرف تشیع کی نسبت کی ہے۔

### انتقال:

امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ۱۵ شوال المکرم ۲۱۱ ہجری میں ہوا۔

# مصنف عبدالرزاق

امام عبدالرزاق کی وہ عظیم تصنیف ہے، جس نے انہیں زندۂ جاوید کردیا۔

...------...------...

اس وقت اس کتاب کے تین مطبوعہ نسخے مارکیٹ میں دستیاب ہیں۔

i- مصنف عبدالرزاق، مطبوعہ: المکتب الاسلامی، بیروت، اس کتاب کی تحقیق کی خدمت حبیب الرحمٰن اعظمی نے سرانجام دی ہے۔ یہ گیارہ جلدوں پر مشتمل ہے اور پہلی مرتبہ انہی کی کوششوں سے منصۂ شہود پر آئی۔

ii- مصنف عبدالرزاق، مطبوعہ: دارالکتب العلمیہ، بیروت، اس کتاب کی تحقیق کی خدمت احمد نصرالدین ازہری نے سرانجام دی ہے۔ یہ بارہ جلدوں پر مشتمل ہے، جن میں سے نو جلدیں مصنف عبدالرزاق کی ہیں، دسویں جلد معمر بن راشد کی کتاب ''الجامع'' کی ہے، جسے امام عبدالرزاق نے نقل کیا ہے، جبکہ گیارہویں اور بارہویں جلد فہرستوں پر مشتمل ہے۔

ان دونوں نسخوں کے مرتبین کا یہ دعویٰ ہے کہ انہوں نے مختلف قلمی نسخے سامنے رکھ کر کتاب کی تحقیق کی ہے اور حاشیہ میں نسخوں کے اختلاف کی وضاحت کردی ہے۔

iii- تیسرا نسخہ دارالتاصیل، قاہرہ، سے 2015ء میں شائع ہوا۔ اس نسخے کی تحقیق کی خدمت محققین کی ایک جماعت نے سرانجام دی ہے۔ یہ نسخہ تحقیقی اعتبار سے نسبتاً زیادہ قابلِ اعتماد محسوس ہوتا ہے۔

لیکن کیونکہ ہمارے سامنے کتاب کا اصل متن المکتب الاسلامی سے طبع شدہ نسخے کے مطابق ہے، اس لئے ہم نے اسی کی پیروی کی ہے۔

...------...------...

یہ بات یاد رہے کہ مصنف عبدالرزاق کا مکمل نسخہ دنیا میں کہیں بھی موجود نہیں ہے، تمام محققین نے مختلف مقامات سے مختلف اجزاء اکٹھے کرکے موجودہ کتابی شکل میں انہیں پیش کیا ہے۔

امام عبدالرزاق سے اس نسخے کو نقل کرنے والے بزرگ کا نام ابویعقوب اسحاق بن ابراہیم دبری ہے۔ جن کا ذکر کتاب کے متن میں بھی کہیں ہوا ہے، جو غالباً ان کے شاگرد نے شامل کیا ہے۔

مصنف عبدالرزاق کے بارے میں ایک اہم ترین بحث اس کے شائع شدہ ''جزء مفقود'' کی ہے، لیکن کیونکہ مصنف عبدالرزاق کے مطبوعہ روایتی نسخوں میں یہ جزء شامل نہیں ہے، اس لئے ہم نے بھی اپنے اس نسخے میں اسے شامل نہیں کیا، انشاء اللہ

کتاب کے آخر میں تکملہ کے طور پر اسے شامل کر دیا جائے گا۔

•••———•••———•••

یہاں اس بات کی وضاحت قابل ذکر ہے کہ امام عبدالرزاق نے اپنی اس تصنیف میں نبی اکرم ﷺ کی احادیث اور صحابہ کے آثار کے ہمراہ تابعین کے اقوال کا ایک بڑا ذخیرہ بھی شامل کیا ہے۔ ان تابعین میں سب سے زیادہ اقوال حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کے جلیل القدر شاگرد عطاء بن ابی رباح کے ہیں۔ ان کے علاوہ حسن بصری' ابن سیرین' ابن شہاب زہری' ابراہیم نخعی' حماد بن ابوسلیمان اور دیگر بہت سے اہلِ علم کے اقوال بھی نقل کیے گئے ہیں' جن میں سے بعض کا شمار تابعین کے طبقے میں ہوتا ہے' اور بعض تبع تابعین کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ توفیقِ ایزدی شاملِ حال رہی تو ہم کتاب کے آخر میں ان حضرات کا مختصر تعارف آپ کی خدمت میں پیش کریں گے تاکہ قاری کے سامنے یہ بات واضح ہو جائے کہ متعلقہ شخصیت کون سے طبقے سے تعلق رکھتی ہے اور اس کا علمی مرتبہ ومقام کیا ہے؟

•••———•••———•••

یاد رہے! کہ مصنف عبدالرزاق میں مرفوع احادیث کے علاوہ صحابہ کرام کے آثار' تابعین کے اقوال' بلکہ بعض مقامات پر تبع تابعین کے فتاویٰ بھی نقل کیے گئے ہیں۔ دارالتاصیل قاہرہ سے شائع شدہ نسخے میں ان کی تعداد درج ذیل تحریر کی گئی ہے:

| | |
|---|---|
| کتاب (یعنی مرکزی عنوان سے متعلق باب) | 32 |
| ابواب | 2553 |
| کل احادیث (مکررات سمیت) | 21958 |
| مرفوع احادیث | 5407 |
| غیر مرفوع احادیث | 16550 |
| راویان کی تعداد | 1815 |
| وہ روایات جن میں مصنف ابن ابی شیبہ سے موافقت پائی جاتی ہے | 7102 |

•••———•••———•••

# کِتَابُ الطَّهَارَةِ [1]

## کتاب: طہارت کے بارے میں روایات

## بَابُ غَسْلِ الذِّرَاعَيْنِ

## باب: دونوں بازوؤں کو دھونا

**1 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ غَمَسْتُ يَدَيَّ فِي كِظَامَةٍ غَمْسًا قَالَ: حَسْبُكَ، وَالرِّجْلُ كَذٰلِكَ وَلٰكِنْ اَنْقِهَا**

❋ ❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آپ کی کیا رائے ہے؟ اگر میں اپنے ہاتھ (پانی کے) برتن (یا مشکیزے) میں ڈبو دیتا ہوں (تو اس کا حکم کیا ہوگا؟) اُنہوں نے جواب دیا: یہ تمہارے لیے کافی ہے اور پاؤں کا حکم بھی اسی طرح ہے' تاہم تم اُسے اچھی طرح صاف کر لینا۔

**2 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ، فِيْمَا يُغْسَلُ؟ قَالَ: نَعَمْ، لَا شَكَّ فِيْ ذٰلِكَ**

❋ ❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تم اپنے چہروں اور بازوؤں کو کہنیوں تک دھوؤ''

تو کیا یہ اُن چیزوں کے بارے میں ہے جنہیں دھویا جائے گا' اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اس بارے میں کوئی شک نہیں ہے۔

**3 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ زِيَادٌ اَنَّ فُلَيْحَ بْنَ سُلَيْمَانَ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ الرُّفْغَيْنِ، فَقِيْلَ لَهُ: مَا تُرِيْدُ بِهٰذَا؟ قَالَ: اُرِيْدُ اُحْسِنُ تَحْجِيْلِي اَوْ قَالَ: تَحْلِيْلِي**

❋ ❋ فلیح بن سلیمان بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وضو کرتے ہوئے بغلوں تک (دونوں بازوؤں کو) دھویا' اُن سے دریافت کیا گیا: آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اپنی چمک میں

---

[1] یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ مصنف عبدالرزاق کے مخطوطات کے ابتدائی صفحات دنیا میں کہیں بھی دستیاب نہیں ہوئے' اور مصنف عبدالرزاق کے مخطوطات پر تحقیق کرنے والے محققین کے نزدیک اس کا ابتدائی حصہ دستیاب نہیں ہو سکا۔ یہاں کتاب الطہارت کا عنوان بھی مناسبت کی وجہ سے قائم کیا گیا ہے ورنہ اصل مخطوط میں کتاب الطہارت کے آغاز کے صفحات موجود ہی نہیں ہیں۔

اضافہ کروں۔ (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے زیورات میں اضافہ کروں۔

# بَابُ الْمَسْحِ بِالرَّأْسِ

## باب: سر پر مسح کرنا

**4** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ اَبِىْ حَسَنٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْسَحُ رَاْسَهُ مَرَّةً وَّاحِدَةً بِكَفَّيْهِ يُقْبِلُ بِيَدَيْهِ، وَيُدْبِرُ بِهِمَا عَلٰى رَاْسِهٖ مَرَّةً وَّاحِدَةً

✻✻ عمرو بن یحییٰ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر مبارک پر دونوں ہتھیلیوں کے ذریعہ ایک ہی مرتبہ مسح کرتے تھے۔ آپ پہلے دونوں ہاتھ پیچھے کی طرف لے جاتے تھے' پھر آپ انہیں اپنے سر پر آگے کی طرف لے جاتے تھے اور ایک ہی مرتبہ ایسا کرتے تھے۔

**5** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ رَاْسَهُ بِيَدَيْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ بَدَاَ بِمُقَدَّمِ رَاْسِهٖ، ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِىْ بَدَاَ مِنْهُ

✻✻ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کے ذریعہ اپنے سر مبارک پر مسح کیا' آپ دونوں ہاتھ پیچھے لے کر گئے' پھر انہیں آگے لے کر آئے' آپ نے سر کے آگے والے حصے سے آغاز کیا تھا' پھر آپ ان دونوں ہاتھوں کو (پیچھے سے) واپس اُسی جگہ کی طرف لے آئے' جہاں سے آپ نے آغاز کیا تھا۔

**6** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ نَافِعٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَضَعُ بَطْنَ كَفِّهِ الْيُمْنٰى عَلَى الْمَاءِ، ثُمَّ لَا يَنْفُضُهَا، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهَا مَا بَيْنَ قَرْنِهٖ اِلَى الْجَبِيْنِ مَرَّةً وَّاحِدَةً لَا يَزِيْدُ عَلَيْهَا

✻✻ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو پانی پر رکھتے تھے' پھر وہ اُسے جھاڑتے

---

5 -صحيح البخاري، كتاب الوضوء ، باب مسح الراس كله، حديث:182، صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب في وضوء النبي صلى الله عليه وسلم، حديث:372، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء ، جماع ابواب الوضوء وسننه. باب استحباب مسح الراس باليدين جميعا ليكون اوعب لمسح جميع الراس، حديث:156، مستخرج ابي عوانة، مبتدا كتاب الطهارة، باب اباحة الوضوء مرتين مرتين، حديث:506، موطا مالك، كتاب الطهارة، باب العمل في الوضوء، حديث:31، سنن ابي داؤد، كتاب الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم، حديث:105، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب ما جاء في مسح الراس، حديث:431، الجامع للترمذي، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في مسح الراس انه يبدا بمقدم الراس الى، حديث:32، السنن الصغرى، سؤر الهرة، صفة الوضوء، باب حد الغسل، حديث:96، السنن الكبرى للنسائي، كتاب الطهارة، عدد مسح الراس وكيفيته، حديث:102، مسند احمد بن حنبل، مسند المدنيين، حديث عبد الله بن زيد بن عاصم المازني وكانت له صحبة، حديث:16135، مسند الشافعي، باب ما خرج من كتاب الوضوء ، حديث:44

نہیں تھے پھر وہ اُس کے ذریعہ اپنی پیشانی سے پیچھے تک ایک مرتبہ مسح کرتے تھے وہ اس سے زیادہ کچھ نہیں کرتے تھے۔

**7** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْوَضُوْءِ، فَيَمْسَحُ بِهِمَا مَسْحَةً وَّاحِدَةً الْيَافُوخَ قَطُّ

✷✷ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے دونوں ہاتھ وضو کے پانی میں داخل کرتے تھے اور پھر اُن دونوں ہاتھوں کے ذریعہ اپنی چندیا کا ایک ہی مرتبہ مسح کرتے تھے۔

**8** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَمْسَحُ رَاْسَهُ مَرَّةً

✷✷ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اپنے سر کا ایک مرتبہ مسح کرتے تھے۔

**9** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْكَلْبِيِّ، عَنِ الْاَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ، عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ تَوَضَّاَ فَمَسَحَ رَاْسَهُ مَسْحَةً وَّاحِدَةً

✷✷ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے وضو کرتے ہوئے اپنے سر کا ایک ہی مرتبہ مسح کیا۔

**10** اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ ثُوَيْرِ بْنِ اَبِيْ فَاخِتَةَ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ: لَوْ كُنْتُ عَلٰى شَاطِءِ الْفُرَاتِ مَا مَسَحْتُ بِرَاْسِي اِلَّا وَاحِدَةً

✷✷ مجاہد بیان کرتے ہیں: اگر میں دریائے فرات کے کنارے پر بھی موجود ہوں تو اپنے سر کا صرف ایک ہی مرتبہ مسح کروں گا۔

**11** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ، عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ عَفْرَاءَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَوَضَّاَ وَمَسَحَ رَاْسَهُ مَرَّتَيْنِ. قَالَ: وَبَلَغَنِيْ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: مَسَحَ ثَلَاثًا

✷✷ سیدہ ربیع بنت عفراء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے اپنے سر پر دو مرتبہ مسح کیا تھا۔

عبداللہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ بھی مسح کیا ہے۔

**12** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ: رَاَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّاَ، ثُمَّ اَخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَوَضَعَهُ عَلٰى رَاْسِهِ، فَرَاَيْتُهُ يَنْحَدِرُ عَلٰى نَوَاحِي رَاْسِهِ كُلِّهِ

✷✷ عمرو بن عامر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا' اُنہوں نے وضو کیا' پھر اُنہوں نے اپنی ہتھیلی میں کچھ پانی لیا اور اُسے اپنے سر پر ڈال لیا' تو میں نے دیکھا کہ وہ پانی اُن کے پورے سر کے اطراف سے پھسلتا ہوا نیچے آ رہا ہے۔

**13** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اَكْثَرُ مَا اَمْسَحُ بِرَاْسِي ثَلَاثَ مِرَارٍ لَا

---

11- المعجم الكبير للطبراني، باب الراء ، ربيع بنت معوذ بن عفراء انصارية، عبد الله بن محمد بن عقيل ، حديث: 20527

اَزِيْدُ، وَلَا اَنْقُصُ بِكَفٍّ وَاحِدٍ مِنْ غَيْرِ اَنْ اُوجِبَهُ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: میں اپنے سر کا زیادہ سے زیادہ تین مرتبہ مسح کروں گا' اس سے زیادہ نہیں کروں گا اور میں ایک ہتھیلی سے کم نہیں کروں گا' البتہ میں اسے واجب قرار نہیں دیتا۔

**14 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اِذَا مَسَحَ بَعْضَ رَاْسِهِ اَجْزَاَهُ

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص سر کے کچھ حصہ کا مسح کرلے تو یہ اُس کے لیے کافی ہوگا۔

**15 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَيْفَ يَمْسَحُ ذُو الضَّفِيرَتَيْنِ بِرَاْسِهِ؟ قَالَ: فِيْمَا عَلٰى رَاْسِهِ مِنْهُمَا قَطُّ، وَلَا يَحْلِقُ رَاْسَهُ، وَلَا يَمْسَحُ بِاَطْرَافِ الشَّعْرِ، ثُمَّ وَضَعَ عَطَاءٌ يَدَهُ عَلٰى رَاْسِهِ فَمَسَحَ الشَّعْرَ عَلٰى مَنَابِتِهِ، وَاَمَرَّ كَفَّيْهِ عَلٰى مَا عَلٰى رَاْسِهِ مِنْهُ فَصَبَّ كَفَّيْهِ، وَلَمْ يُرْجِعْهُمَا مُصْعِدًا مُسْتَقْبِلَ الشَّعْرِ، وَلَقَدْ رَاَيْتُ وَلَمْ يُعِدِ الرَّاْسَ، وَسَاَلْتُهُ عَنْ صَاحِبِ الْجُمَّةِ؟ فَقَالَ: هٰذَا الْقَوْلُ فِيْهِمَا جَمِيعًا، وَلَقَدْ رَاَيْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ - وَكَانَ ذَا جُمَّةٍ - فَكَانَ يَكُفُّ مَا عَلٰى وَجْهِهِ مِنْهَا فَفَعَلَهُ بَيْنَ اُذُنَيْهِ وَرَاْسِهِ فَكَانَ يَمَسُّ تِلْكَ الَّتِيْ يَجْعَلُ بَيْنَ اُذُنَيْهِ، وَرَاْسِهِ، وَلَمْ يَكُنْ يَمَسُّ مِنْ جُمَّتِهِ اِلَّا مَا عَلٰى رَاْسِهِ قَطُّ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جس شخص کی لٹیں ہوں' وہ اپنے سر پر کیسے مسح کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ صرف اُس حصہ پر مسح کرے گا جو اُس کے سر کے اوپر ہے' وہ اپنے سر کو منڈوائے گا نہیں' اور اپنے بالوں کے کناروں (یعنی جو گردن سے نیچے جارہے ہیں) اُن کا مسح نہیں کرے گا۔ پھر عطاء نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا اور اُنہوں نے بالوں کا آغاز جہاں سے ہورہا ہے' اُس جگہ کا مسح کیا' پھر وہ اپنے دونوں ہاتھ اپنے سر پر پھیرتے ہوئے لے گئے' پھر وہ اپنے ہاتھ واپس آگے کی طرف نہیں لے کے آئے۔ میں نے اُنہیں دیکھا کہ اُنہوں نے دوبارہ سر کا مسح نہیں کیا۔ میں نے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جس کے بال زیادہ ہوں' تو اُنہوں نے فرمایا: ان دونوں قسم کے لوگوں کے بارے میں یہی قول ہے۔

میں نے عبید بن عمیر کو دیکھا ہے' اُن کے بال بہت زیادہ تھے' تو جو بال اُن کے چہرے پر آرہے تھے' وہ اُنہیں روک کر پیچھے کر دیتے تھے اور پھر اپنے دونوں کانوں اور سر کے درمیان اسی طرح کیا کرتے تھے اور وہ اُس جگہ پر ہاتھ پھیرا کرتے تھے' جو اُن کے دونوں کانوں اور سر کے درمیان ہے' تاہم وہ اپنے بالوں میں سے صرف اُس حصہ پر مسح کرتے تھے' جو اُن کے سر کے اوپر ہے۔

**16 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا مَسَحَ الرَّجُلُ بِرَاْسِهِ، وَلَمْ يَمْسَحْ بِاُذُنَيْهِ اَجْزَاَهُ، وَاِنْ مَسَحَ بِاُذُنَيْهِ وَلَمْ يَمْسَحْ بِرَاْسِهِ لَمْ يُجْزِئْهُ

٭٭ ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے سر کا مسح کرے اور دونوں کانوں پر مسح نہ کرے' تو یہ اُس کے لیے جائز ہوگا' اور اگر کوئی اپنے کانوں پر مسح کرلے' لیکن سر پر مسح نہ کرے تو یہ اُس کے لیے جائز نہیں ہوگا۔

## بَابُ هَلْ يَمْسَحُ الرَّجُلُ رَأْسَهُ بِفَضْلِ يَدَيْهِ

## باب: کیا کوئی شخص اپنے ہاتھ میں بچے ہوئے پانی کے ذریعہ اپنے سر کا مسح کرسکتا ہے

**17** - اقوالِ تابعین: عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: يَكْفِيكَ اَنْ تَمْسَحَ رَأْسَكَ بِمَا فِیْ يَدَيْكَ مِنَ الْوَضُوْءِ

✱✱ حسن بصری فرماتے ہیں: تمہارے لیے یہ بات کافی ہے کہ تم اپنے ہاتھ پر لگے ہوئے وضو کے پانی کے ذریعہ اپنے سر کا مسح کرلو۔

**18** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِیْ عَائِشَةَ قَالَ: سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ، وَسَاَلَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: اَتَوَضَّاُ وَاَغْسِلُ وَجْهِی وَذِرَاعَیَّ فَيَكْفِينِیْ مَا فِیْ يَدَیَّ لِرَاْسِی، اَوْ اُحْدِثُ لِرَاْسِی مَاءً؟ قَالَ: لَا بَلْ اَحْدِثْ لِرَاْسِكَ مَاءً

✱✱ موسیٰ بن ابوعائشہ بیان کرتے ہیں: میں نے مصعب بن سعد کو سنا' ایک شخص نے اُن سے سوال کیا' اُس نے کہا کہ میں نے وضو کرتے ہوئے اپنے چہرے اور بازوؤں کو دھولیا' تو کیا میرے لیے سر کے لیے وہ چیز کفایت کر جائے گی؟ جو میرے ہاتھ پر موجود ہے' یا میں سر کے لیے نئے سرے سے پانی لوں گا؟ اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! تم اپنے سر کے لیے نئے سرے سے پانی لو گے۔

**19** - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عبد الرزاق قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُحْدِثُ لِرَاْسِهِ مَاءً.

✱✱ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے سر کے لیے نئے سرے سے پانی لیتے تھے۔

**20** - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عبد الرزاق قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

✱✱ یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ' نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔

**21** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْسَحُ بِاُذُنَيْهِ مَعَ وَجْهِهِ مَرَّةً، وَيَمْسَحُ بِرَاْسِهِ يُدْخِلُ كَفَّيْهِ فِی الْمَاءِ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اَقْبَلَ مِنْ رَاْسِهِ الْيَافُوخَ ثُمَّ الْقَفَا، ثُمَّ الصُّدْغَيْنِ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِاُذُنَيْهِ مَسْحَةً وَّاحِدَةً كُلُّ ذٰلِكَ بِمَا فِیْ كَفِّهِ مِنْ تِلْكَ الْمَسْحَةِ الْوَاحِدَةِ

✱✱ ابن عجلان بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے کے ہمراہ دونوں کانوں پر مسح کرلیا اور پھر آپ نے اپنے سر پر مسح کیا' آپ نے اپنی دونوں ہتھیلیاں پانی میں داخل کیں' پھر آپ نے اُن کے ذریعہ اپنے سر کے آغاز والے حصہ کا مسح کیا اور پیچھے گدی تک لے گئے' پھر آپ نے دونوں کنپٹیوں کا مسح کیا' پھر آپ نے اپنے دونوں کانوں پر ایک ہی مرتبہ مسح کیا اور یہ سب اُس پانی کے ذریعہ کیا' جو اُس ایک مسح میں آپ کی ہتھیلی میں لگا تھا۔

22 - اقوالِ تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: بِفَضْلِ وَجْهِكَ تَمْسَحُ رَأْسَكَ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ اَغْمِسُ يَدَيَّ فِي الْمَاءِ وَاَمْسَحُ بِهِمَا، وَلَا اَنْفُضُهُمَا، وَلَا اَنْتَظِرُ اَنْ يَجِفَّ الَّذِي فِيهِمَا مِنَ الْمَاءِ، وَاِنِّي لَحَرِيصٌ عَلَى بَلِّ الشَّعْرِ

** ابن جُریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اپنے چہرے کے بچے ہوئے پانی کے ذریعہ کیا آپ اپنے سر پر مسح کر سکتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ میں اپنے دونوں ہاتھ پانی میں ڈبوؤں گا اور اُن دونوں کے ذریعہ مسح کروں گا، میں اُن دونوں کو جھاڑوں گا بھی نہیں اور اس بات کا بھی انتظار نہیں کروں گا کہ ان ہاتھوں پر جو پانی لگا ہوا ہے وہ خشک ہو جائے اور میں اس بات کا خواہشمند ہوں گا کہ بال تر ہو جائیں۔

# بَابُ الْمَسْحِ بِالْاُذُنَيْنِ

## باب: کانوں کا مسح

23 - حدیث نبوی:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ

** سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دونوں کان سر کا حصہ ہیں (یعنی اُن پر بھی مسح کیا جائے گا)۔

24 - آثارِ صحابہ:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ.

** نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔

25 - آثارِ صحابہ:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

** یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

26 - آثارِ صحابہ:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَغْسِلُ ظُهُورَ اُذُنَيْهِ وَبُطُونَهُمَا اِلَّا الصِّمَاخَ مَعَ الْوَجْهِ مَرَّةً - اَوْ مَرَّتَيْنِ - وَيُدْخِلُ بِاِصْبَعَيْهِ بَعْدَمَا يَمْسَحُ بِرَاْسِهِ فِي الْمَاءِ، ثُمَّ

---

23 - الجامع للترمذی، ابواب الطھارة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم، باب ما جاء ان الاذنین من الراس، حدیث:37، سنن ابن ماجه، کتاب الطھارة وسننها، باب الاذنان من الراس، حدیث:440، سنن ابی داؤد، کتاب الطھارة، باب صفة وضوء النبی صلی الله علیه وسلم، حدیث:117، سنن الدارقطنی، کتاب الطھارة، باب ما روی من قول النبی صلی الله علیه وسلم: ، حدیث:278، السنن الکبرٰی للبیھقی، کتاب الطھارة، جماع ابواب سنة الوضوء وفرضه، باب مسح الاذنین بماء جدید، حدیث:292، مسند احمد بن حنبل، مسند الانصار، حدیث ابی امامة الباھلی الصدی بن عجلان بن عمرو ویقال ، حدیث:21747، المعجم الاوسط للطبرانی، باب العین، من اسمه علی، حدیث:4181، المعجم الکبیر للطبرانی باب الصاد، ما اسند ابو امامة، شھر بن حوشب ، حدیث:7391

يُدْخِلُهُمَا فِي الصِّمَاخِ مَرَّةً، وَقَالَ: فَرَأَيْتُهُ وَهُوَ يَمُوتُ تَوَضَّأَ، ثُمَّ اَدْخَلَ اِصْبَعَيْهِ فِي الْمَاءِ فَجَعَلَ يُرِيْدُ اَنْ يُدْخِلَهُمَا فِيْ صِمَاخِهِ فَلَا يَهْتَدِيَانِ، وَلَا يَنْتَهِي حَتّٰى اَدْخَلْتُ اَنَا اِصْبَعِي فِي الْمَاءِ فَاَدْخَلتُهُمَا فِيْ صِمَاخِهِ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے دونوں کانوں کے باہر والے اور اندرونی حصے کا مسح کیا کرتے تھے البتہ چہرے کے ساتھ کان کے سوراخ کا مسح نہیں کرتے تھے۔ وہ یہ مسح ایک یا شاید دو مرتبہ کرتے تھے وہ اپنے سر کا مسح کرنے کے بعد اپنے دونوں ہاتھ پانی میں داخل کرتے تھے اور پھر وہ کانوں کے سوراخ میں ایک مرتبہ انہیں ڈالتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ جب اُن کے انتقال کا وقت قریب تھا میں نے اُنہیں وضو کرتے ہوئے دیکھا اُنہوں نے اپنی دو انگلیاں پانی میں داخل کیں اور پھر وہ اُن دونوں انگلیوں کو اپنے کان کے سوراخ میں داخل کرنا چاہتے تھے لیکن وہ اُنہیں داخل نہ کر پائے تو میں نے اپنی انگلی پانی میں داخل کی اور پھر اُن دونوں کو کان کے سوراخ میں داخل کیا۔

**27** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّزٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ

٭٭ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔

**28** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: كُنَّا نُوَضِّءُ ابْنَ عُمَرَ وَهُوَ مَرِيضٌ فَيَأْمُرُنَا اَنْ نَمْسَحَ بِاُذُنَيْهِ عَلٰى مَا كَانَ يَمْسَحُ. قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ اَيُّوْبُ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: فَنَسِينَا مَرَّةً اَنْ نَمْسَحَ بِاُذُنَيْهِ فَجَعَلَ يُدْنِيْ يَدَيْهِ اِلٰى اُذُنَيْهِ فَلَا يُطِيْقُ اَنْ يَبْلُغَ اُذُنَيْهِ، وَلَا نَدْرِي مَا يُرِيْدُ، حَتّٰى انْتَبَهْنَا بَعْدُ فَمَسَحْنَاهُمَا فَسَكَنَ

٭٭ سالم بیان کرتے ہیں: ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو وضو کروایا کرتے تھے وہ بیمار تھے وہ ہمیں یہ حکم دیا کرتے تھے کہ ہم مسح کرتے ہوئے اُن کے دونوں کانوں کا بھی مسح کریں۔

نافع بیان کرتے ہیں: ہم ایک مرتبہ اُن کے کانوں پر مسح کرنا بھول گئے تو اُنہوں نے اپنے دونوں ہاتھ کانوں کی طرف بڑھائے لیکن وہ کانوں تک پہنچا نہیں سکے۔ ہمیں یہ اندازہ نہیں ہو سکا کہ وہ کیا چاہتے ہیں یہاں تک کہ بعد میں ہمیں سمجھ آئی تو ہم نے اُن کے کانوں پر مسح کیا، پھر اُنہیں سکون آیا۔

**29** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَمْسَحُ بِاُذُنَيْهِ مَعَ رَاْسِهِ اِذَا تَوَضَّاَ، يُدْخِلُ اِصْبَعَيْهِ فِي الْمَاءِ، فَمَسَحَ بِهِمَا اُذُنَيْهِ، ثُمَّ يَرُدُّ اِبْهَامَيْهِ خَلْفَ اُذُنَيْهِ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وضو کرتے ہوئے اپنے سر کے ساتھ دونوں کانوں پر بھی مسح کرتے تھے وہ اپنی دو انگلیاں پانی میں داخل کرتے تھے اور اُن کے ذریعہ اپنے کانوں کا مسح کرتے تھے پھر وہ اپنے دونوں انگوٹھوں کو کان کے پیچھے کی طرف سے آگے لاتے تھے۔

**30** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي

الْوَضُوْءِ يَمْسَحُ بِهِمَا مَسْحَةً وَّاحِدَةً عَلَى الْيَافُوخِ فَقَطْ، ثُمَّ يُدْخِلُ اِصْبَعَيْهِ فِي الْمَاءِ، ثُمَّ يُدْخِلُهُمَا فِي اُذُنَيْهِ، ثُمَّ يَرُدُّ اِبْهَامَيْهِ خَلْفَ اُذُنَيْهِ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے دونوں ہاتھ وضو کے پانی میں داخل کرتے تھے اور اُن کے ذریعے ایک ہی مرتبہ اپنی چندیا پر مسح کرتے تھے' پھر وہ اپنی دو انگلیاں پانی میں داخل کرتے تھے اور پھر اُن دونوں کو کان کے اندر ڈالتے تھے اور پھر وہ دونوں انگوٹھے کان کے پیچھے کی طرف سے آگے لاتے تھے۔

**31** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّهُ كَانَ يَمْسَحُ الْاُذُنَيْنِ، وَيَقُوْلُ: الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ

✵✵ قتادہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ دونوں کانوں کا مسح کرتے ہوئے یہ فرمایا کرتے تھے: دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔

**32** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، اَنَّهُ كَانَ يَمْسَحُ ظُهُورَ الْاُذُنَيْنِ وَبُطُوْنَهُمَا

✵✵ ابراہیم نخعی کے بارے میں منقول ہے کہ وہ دونوں کانوں کے باہر والے اور اندرونی حصہ کا مسح کرتے تھے۔

**33** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تَتَبَّعْ بِاِصْبَعَيْكَ بُطُونَ الْاُذُنَيْنِ تَغْسِلُهُمَا بِفَضْلِ وَجْهِكَ مِنَ الْمَاءِ كُلَّمَا غَرَفْتَ عَلٰى وَجْهِكَ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ اَخَّرْتُ مَسْحَهُمَا حَتّٰى اَمْسَحَهُمَا مَعَ الرَّاْسِ؟ قَالَ: لَا يَضُرُّكَ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: تم اپنی انگلیوں کو دونوں کانوں کے اندرونی حصے میں ڈالو اور اپنے چہرے کے بچے ہوئے پانی کے ذریعے اُنہیں صاف کرو' جب بھی تم اپنے چہرے پر پانی ڈالو۔ میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ کیا میں کانوں کے مسح کو اُس وقت تک کے لیے مؤخر کر دوں اور پھر اپنے سر کے مسح کے ساتھ ان پر مسح کروں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

**34** - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عبد الرزاق عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عُثْمَانَ، اَنَّهُ تَوَضَّاَ فَمَسَحَ بِاُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا، وَقَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ

✵✵ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ایک مرتبہ اُنہوں نے وضو کرتے ہوئے کانوں کے ظاہری اور باطنی حصہ کا مسح کیا اور پھر یہ فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

**35** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ، عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ عَفْرَاءَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَسَحَ بِاُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا

✵✵ سیدہ ربیع بنت عفراء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں کانوں کے اندرونی اور بیرونی حصہ کا مسح

کیا تھا۔

**36** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: مَا اسْتَقْبَلَ الْوَجْهَ مِنَ الْأُذُنَيْنِ فَهُوَ مِنَ الْوَجْهِ يَقُوْلُ: يَغْسِلُهُ وَظَاهِرَهُمَا مِنَ الرَّأْسِ

✵ ✵ امام شعبی بیان کرتے ہیں: کانوں کا جو حصہ سامنے کی طرف ہے وہ چہرے میں داخل ہوگا۔ وہ یہ فرماتے ہیں: اس کو دھویا جائے گا اور ان کا باہر والا حصہ سر میں داخل ہوگا (یعنی اُس پر مسح کیا جائے گا)۔

**37** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: الْأُذُنَانِ لَيْسَتَا مِنَ الْوَجْهِ، وَلَيْسَتَا مِنَ الرَّأْسِ، وَلَوْ كَانَتَا مِنَ الرَّأْسِ لَكَانَ يَنْبَغِي اَنْ يُحْلَقَ عَلَيْهَا مِنَ الشَّعْرِ، وَلَوْ كَانَتَا مِنَ الْوَجْهِ لَكَانَ يَنْبَغِي اَنْ يُغْسَلَ ظُهُوْرُهُمَا وَبُطُوْنُهُمَا مَعَ الْوَجْهِ

✵ ✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: دونوں کان چہرے کا حصہ نہیں ہیں اور نہ ہی سر کا حصہ ہیں (یعنی نہ تو انہیں دھونا لازم ہے اور نہ ہی ان پر مسح کرنا لازم ہے) اگر یہ دونوں سر کا حصہ ہوتے تو یہ بات مناسب ہوتی کہ ان کے اوپر جو بال ہیں اُنہیں منڈوا دیا جاتا اور اگر یہ دونوں چہرے کا حصہ ہوتے تو یہ بات مناسب ہوتی کہ چہرے کے ساتھ ان کے اندرونی اور بیرونی حصہ کو دھویا جاتا۔

**38** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مِنْ اَيْنَ تَرَى الْأُذُنَيْنِ؟ قَالَ: مِنَ الرَّأْسِ قَالَ: وَاَمْسَحُهُمَا مَعَ الْوَجْهِ كُلَّمَا اَفْرَغْتُ عَلٰى وَجْهِي، قُلْتُ: اَحَقٌّ عَلَيَّ اَنْ اُخْرِجَ وَسَخَ الْأُذُنَيْنِ؟ قَالَ: لَا

✵ ✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آپ کے خیال میں دونوں کان کون سے حصے میں شامل ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا: سر میں۔ پھر اُنہوں نے فرمایا: میں چہرے کے ساتھ ان دونوں پر مسح کر لیتا ہوں جب بھی میں اپنے چہرے پر پانی ڈالتا ہوں۔ میں نے دریافت کیا: کیا مجھ پر یہ بات لازم ہے کہ میں کانوں کی میل بھی باہر نکالوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

## بَابُ مَسْحِ الْاَصْلَعِ

## باب: آگے سے گنجے شخص کا مسح کرنا

**39** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَيْفَ يَمْسَحُ الْاَصْلَعُ؟ قَالَ: يَمْسَحُ رَاْسَهُ كُلَّهُ مَا فِيْهِ شَعْرٌ، وَمَا هُوَ اَصْلَعُ مِنْهُ يُصِيْبُهُ الْمَاءُ مَا اَصَابَ، وَيُخْطِءُ مَا اَخْطَاَ وَلَيْسَ عَلَيْهِ اَنْ يُنَقِّيَهُ

✵ ✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آگے سے گنجا شخص مسح کیسے کرے گا؟ اُنہوں نے فرمایا: وہ اپنے پورے سر کا مسح کرے گا اُس حصہ کا بھی جہاں بال ہیں اور وہ حصہ بھی جو گنجا ہے اور وہ اس پورے سر پر پانی پہنچائے گا اور جو حصہ رہ جائے گا وہ رہ جائے' اُس پر اسے اچھی طرح صاف کرنا لازم نہیں ہے۔

# بَابُ مَنْ نَسِيَ الْمَسْحَ عَلَى الرَّأْسِ

## باب: جو شخص سر پر مسح کرنا بھول جائے

**40** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ نَسِيَ اَنْ يَّمْسَحَ بِرَاْسِهٖ حَتّٰى صَلّٰى قَالَ: اِنْ شَاءَ اَعَادَ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ

✲✲ ابن سیرین کے بارے میں یہ بات منقول ہے' اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو (وضو کرتے ہوئے) سر پر مسح کرنا بھول جاتا ہے' یہاں تک کہ نماز ادا کر لیتا ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: اگر وہ چاہے تو دوبارہ وضو کر کے دوبارہ نماز ادا کرے۔

**41** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ نَسِيتَ الْمَسْحَ بِالرَّاْسِ فَصَلَّيْتَ ثُمَّ ذَكَرْتَ فَامْسَحْ بِرَاْسِكَ، وَاَعِدِ الصَّلَاةَ قَالَ: وَبَلَغَنِيْ عَنْهُ وَلَا اَدْرِي اَنَّهٗ قَدْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ: اِنْ كَانَ فِيْ لِحْيَتِكَ بَلَلٌ فَامْسَحْ مِنْهَا

✲✲ عطاء بیان کرتے ہیں: اگر تم سر پر مسح کرنا بھول جاؤ اور نماز ادا کر لو' پھر تمہیں یاد آئے تو اپنے سر پر مسح کرو اور دوبارہ نماز ادا کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُن کے بارے میں مجھے یہ بات بھی پہنچی ہے' مجھے یہ صحیح طرح یاد نہیں ہے کہ میں نے یہ بات اُن کی زبانی بذاتِ خود سنی تھی (یا کسی اور حوالے سے مجھ تک پہنچی ہے) وہ فرماتے ہیں: اگر تمہاری داڑھی تر ہو' تو تم اُس کے ذریعہ مسح کر لو۔

**42** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ فِي الَّذِي نَسِيَ مَسْحَ الرَّاْسِ فِي الْوُضُوْءِ قَالَ: اِنْ كَانَ فِيْ لِحْيَتِهٖ بَلَلٌ فَلْيَمْسَحْ بِرَاْسِهٖ فَقَطْ، وَلْيُعِدِ الصَّلَاةَ

✲✲ حسن بصری نے ایسے شخص کے بارے میں بیان کیا ہے کہ جو وضو کے دوران سر پر مسح کرنا بھول جاتا ہے' وہ فرماتے ہیں: اگر اُس کی داڑھی پر تراہٹ موجود ہو تو وہ صرف اپنے سر پر مسح کرلے اور نماز دوبارہ ادا کر لے۔

**43** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا نَسِيَ الْمَسْحَ مَسَحَ، وَاَعَادَ الصَّلَاةَ، وَلَمْ يُعِدِ الْوُضُوْءَ، وَاِذَا نَسِيَ الْمَسْحَ فَاَصَابَ رَاْسَهٗ مَطَرٌ فَاِنَّهٗ يُجْزِئُهٗ، هُوَ طَهُوْرٌ

✲✲ ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص مسح کرنا بھول جائے تو وہ مسح کر کے دوبارہ نماز ادا کرے گا' وہ وضو از سر نو نہیں کرے گا اور اگر کوئی مسح کرنا بھول جائے اور پھر اُس کے سر پر بارش نازل ہو جائے تو یہ اُس کے لیے کفایت کر جائے گی کیونکہ وہ طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے۔

**44** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ رَجُلٍ نَسِيَ اَنْ يَّسْتَنْشِقَ، اَوْ يَمْسَحَ بِاُذُنَيْهِ، اَوْ يَتَمَضْمَضَ حَتّٰى دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ، ثُمَّ ذَكَرَ فَاِنَّهٗ لَا يَنْصَرِفُ لِذٰلِكَ؟ قَالَ: فَاِنْ كَانَ نَسِيَ اَنْ يَّمْسَحَ بِرَاْسِهٖ

فَذَكَرَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَإِنَّهُ يَنْصَرِفُ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ

✵✵ قتادہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ فرماتے ہیں: ایک ایسا شخص جو ناک میں پانی ڈالنا بھول جاتا ہے یا دونوں کانوں پر مسح کرنا یا کلی کرنا بھول جاتا ہے یہاں تک کہ نماز شروع کر دیتا ہے اور پھر اُسے یہ یاد آتا ہے (کہ وہ یہ عمل بھول گیا تھا) تو اب وہ نماز ختم نہیں کرے گا۔ قتادہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ اگر وہ شخص اپنے سر پر مسح کرنا بھول جاتا ہے اور یہ بات اُسے اُس وقت یاد آتی ہے جب وہ نماز ادا کر رہا ہو تو وہ نماز ختم کر کے اپنے سر پر مسح کرے گا (اور پھر از سر نو نماز ادا کرے گا)۔

**45** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنْ نَسِيَ الْمَسْحَ بِالرَّأْسِ أَعَادَ الصَّلَاةَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص سر پر مسح کرنا بھول جاتا ہے تو وہ دوبارہ نماز ادا کرے گا۔

**46** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ نَسِيَ الْمَسْحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ قَامَ فَكَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ فَضَحِكَ قَالَ: يَنْصَرِفُ وَيَمْسَحُ بِرَأْسِهِ وَلَا يُعِيدُ الْوُضُوءَ لِأَنَّهُ لَمْ تَكُنْ صَلَاتُهُ وَلَا وُضُوءٌ تَامٌّ

✵✵ ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو سر پر مسح کرنا بھول جاتا ہے پھر کھڑا ہو کر نماز کے لیے تکبیر کہہ دیتا ہے اور پھر ہنس پڑتا ہے۔ تو ثوری فرماتے ہیں: وہ نماز ختم کرے گا اپنے سر پر مسح کرے گا وہ دوبارہ وضو نہیں کرے گا کیونکہ اُس کی یہ نماز تھی ہی نہیں اور اُس کا وضو مکمل ہی نہیں ہوا۔

## بَابُ مَنْ نَسِيَ الْمَسْحَ وَفِي لِحْيَتِهِ بَلَلٌ

## باب: جو شخص مسح کرنا بھول جائے اور اُس کی داڑھی تر ہو

**47** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِذَا نَسِيتَ الْمَسْحَ بِالرَّأْسِ فَوَجَدْتَ فِي لِحْيَتِكَ بَلَلًا فَامْسَحْ بِهَا رَأْسَكَ.

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: جب تم مسح کرنا بھول جاؤ اور تمہیں اپنی داڑھی میں تریاہٹ محسوس ہو تو تم اُس کے ذریعہ ہی اپنے سر پر مسح کر لو۔

**48** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ.

قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَكَانَ غَيْرُهُ يَسْتَحِبُّ مِنْ مَاءٍ غَيْرِهِ قَالَ سُفْيَانُ: أُرَاهُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے، جبکہ ثوری نے مغیرہ کے حوالے سے، ابراہیم نخعی سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

ثوری یہ فرماتے ہیں: اُن کے علاوہ ایک اور صاحب نے اس بات کو مستحب قرار دیا ہے کہ وہ دوسرے پانی کے ذریعہ مسح کرے۔

سفیان کہتے ہیں: میرا خیال ہے اس سے مراد ''مصعب بن سعد'' ہیں۔

**49** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ: سَمِعْتُ مُصْعَبَ

بْنَ سَعْدٍ وَّسَأَلَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: أَتَوَضَّأُ فَأَغْسِلُ وَجْهِي وَذِرَاعَيَّ فَيَكْفِينِي مَا فِي يَدَيَّ لِلرَّأْسِ أَمْ أُحْدِثُ لِرَأْسِي مَاءً؟ قَالَ: بَلْ أَحْدِثْ لِرَأْسِكَ مَاءً

✵✵ موسیٰ بن ابوعائشہ بیان کرتے ہیں: میں نے مصعب بن سعد کو سنا' ایک شخص نے اُن سے دریافت کیا اور اُس نے کہا: میں وضو کرتے ہوئے' اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کو دھو لیتا ہوں' تو کیا میرے لیے سر پر مسح کرنے کے لیے وہ چیز کفایت کر جائے گی؟ جو میرے ہاتھ میں موجود ہے' یا پھر مجھے اپنے سر کے لیے نئے سرے سے پانی لینا ہوگا؟ اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ تم اپنے سر کے لیے نئے سرے سے پانی لو۔

## بَابُ كَيْفَ تَمْسَحُ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا

## باب: عورت اپنے سر پر مسح کیسے کرے گی؟

**50** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ، كَيْفَ تَمْسَحُ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا؟ قَالَ: تَسْلَخُ خِمَارَهَا، ثُمَّ تَمْسَحُ رَأْسَهَا

✵✵ عبدالکریم جزری بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب سے دریافت کیا: عورت اپنے سر پر کیسے مسح کرے گی؟ اُنہوں نے فرمایا: وہ اپنی اوڑھنی کو پیچھے کرے گی اور پھر اپنے سر پر مسح کرلے گی۔

**51** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: رَأَيْتُ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ تَوَضَّأَتْ وَأَنَا غُلَامٌ فَإِذَا أَرَادَتْ أَنْ تَمْسَحَ رَأْسَهَا سَلَخَتِ الْخِمَارَ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: میں نے (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اہلیہ) سیّدہ صفیہ بنت ابوعبید کو وضو کرتے ہوئے دیکھا' میں اُن دنوں کمسن لڑکا تھا' جب اُس خاتون نے سر پر مسح کرنے کا ارادہ کیا' تو اُنہوں نے اپنی چادر کو پیچھے کرلیا۔

**52** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: تَمْسَحُ عَلَى ثِيَابِهَا أَوَّلَ النَّهَارِ وَتُمِسُّ الْمَاءَ أَطْرَافَ شَعْرِ قُصَّتِهَا مِنْ نَحْوِ الْجَبِينِ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایسی عورت دن کے ابتدائی حصہ میں اپنے کپڑے پر مسح کرلے گی اور پانی کو اپنی چوٹی کے بالوں کے کناروں پر لگالے گی' تقریباً اس حد تک جتنی پیشانی ہوتی ہے۔

## بَابُ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ

## باب: دونوں پاؤں دھونا

**53** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، وَالْحَسَنِ، قَالَا: فِي هَذِهِ الْآيَةِ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ)، قَالَا: تَمْسَحُ الرِّجْلَيْنِ

٭٭ عکرمہ اور حسن بصری فرماتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنے چہروں اور دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک دھولو اور اپنے سروں پر مسح کرلو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک''۔

ان دونوں حضرات نے یہ کہا ہے کہ تم اپنے پاؤں پر مسح کرو۔

**54 - آثارِ صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ، اَوْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: افْتَرَضَ اللّٰهُ غَسْلَتَيْنِ وَمَسْحَتَيْنِ اَلَا تَرَى اَنَّهُ ذَكَرَ التَّيَمُّمَ فَجَعَلَ مَكَانَ الْغَسْلَتَيْنِ مَسْحَتَيْنِ وَتَرَكَ الْمَسْحَتَيْنِ. وَقَالَ رَجُلٌ لِمَطَرٍ الْوَرَّاقِ: مَنْ كَانَ يَقُوْلُ: الْمَسْحُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ؟ فَقَالَ: فُقَهَاءُ كَثِيْرٌ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے (وضو میں) دو چیزوں کو دھونا اور دو پر مسح کرنا فرض قرار دیا ہے، کیا تم نے یہ بات نہیں دیکھی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے تیمم کا ذکر کیا، تو اُس جگہ پر تیمم کرنے کا ذکر کیا، جہاں غسل کیا جاتا تھا اور جن جگہوں پر مسح کیا جاتا ہے، اُنہیں چھوڑ دیا۔

ایک شخص نے مطر نامی راوی سے کہا: کون شخص اس بات کا قائل ہے کہ پاؤں پر مسح کیا جائے گا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: بہت سے فقہاء۔

**55 - آثارِ صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الْوُضُوْءُ مَسْحَتَانِ وَغَسْلَتَانِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: وضو میں دو چیزوں پر مسح کیا جاتا ہے اور دو کو دھویا جاتا ہے۔

**56 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اَمَّا جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَدْ نَزَلَ بِالْمَسْحِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ

٭٭ امام شعبی فرماتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام پاؤں پر مسح کرنے کا حکم لے کر نازل ہوئے تھے۔

**57 - آثارِ صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي السَّوْدَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبْدِ خَيْرٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: رَاَيْتُ عَلِيًّا يَتَوَضَّاُ فَجَعَلَ يَغْسِلُ ظَهْرَ قَدَمَيْهِ، وَقَالَ: لَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

57-مصنف عبد الرزاق الصنعانی، باب غسل الرجلین، حدیث:54 ، عبد الرزاق ، عن ابن عیینة ، عن ابی السوداء قال : سمعت ابن عبد خیر ، یحدث ، عن ابیه قال : رایت ، علیا یتوضا فجعل یغسل ظهر قدمیه ، وقال : " لولا انی رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم یغسل ظهر قدمیه لرایت باطن القدمین احق بالغسل من ظاهرهما "سنن الدارمی، کتاب الطهارة، باب المسح علی النعلین، حدیث:749، مسند احمد بن حنبل، مسند العشرة المبشرین بالجنة، مسند علی بن ابی طالب رضی الله عنه' حدیث:902، السنن الکبریٰ للنسائی، کتاب الطهارة، المسح علی الرجلین، حدیث:117، مسند الحمیدی، احادیث علی بن ابی طالب رضی الله عنه، حدیث:47، البحر الزخار مسند البزار، ومما روی عبد خیر ، حدیث:717

يَغْسِلُ ظَهْرَ قَدَمَيْهِ لَرَاَيْتُ بَاطِنَ الْقَدَمَيْنِ اَحَقَّ بِالْغَسْلِ مِنْ ظَاهِرِهِمَا

٭٭ ابن عبد خیرا اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا' اُنہوں نے اپنے پاؤں کو دھویا اور پھر فرمایا: اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پاؤں کے اوپر والے حصے کو دھوتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا' تو میرے خیال میں پاؤں کے اوپر والے حصہ کے مقابلہ میں' نیچے والا حصہ دھونے کا زیادہ حقدار تھا۔

**58** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: لِمَ لَا اَمْسَحُ بِالْقَدَمَيْنِ كَمَا اَمْسَحُ بِالرَّاْسِ وَقَدْ قَالَهُمَا جَمِيعًا قَالَ: لَا اَرَاهُ اِلَّا مَسَحَ الرَّاْسَ وَغَسَلَ الْقَدَمَيْنِ، اِنِّي سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ. قَالَ عَطَاءٌ: وَاِنَّ اُنَاسًا لَيَقُوْلُوْنَ هُوَ الْمَسْحُ وَاَمَّا اَنَا فَاَغْسِلُهُمَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جس طرح میں اپنے سر پر مسح کرتا ہوں' اُس طرح دونوں پاؤں پر کیوں نہ کروں' جبکہ اللہ تعالیٰ نے تو ان دونوں کے بارے میں فرمایا ہے؟ تو عطاء نے جواب دیا: میرا یہ خیال ہے کہ مسح سر پر ہوگا' پاؤں کو دھویا جائے گا۔ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

''بعض ایڑیوں کے لیے جہنم کی بربادی ہے''۔

عطاء کہتے ہیں: کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ پاؤں پر مسح کیا جائے گا' لیکن میرا یہ خیال ہے کہ انہیں دھویا جائے گا۔

**59** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ: رَجَعَ اِلَى غَسْلِ الْقَدَمَيْنِ فِيْ قَوْلِهِ: (وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ) (المائدة: 6)

٭٭ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حکم پاؤں کو دھونے کی طرف رجوع کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے:

''اور اپنے پاؤں پر ٹخنوں تک''۔

**60** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، اَنَّ اَبَاهُ قَالَ: اِنَّ الْمَسْحَ عَلَى الرِّجْلَيْنِ رَجَعَ اِلَى الْغَسْلِ فِيْ قَوْلِهِ: (وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ) (المائدة: 6)

٭٭ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ''اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں تک'' یہ حکم دھونے کے حکم کی طرف رجوع کرے گا۔

**61** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِيْ سُوَيْدٍ، اَنَّهُ ذَكَرَ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْمَسْحَ عَلَى الْقَدَمَيْنِ فَقَالَ: لَقَدْ بَلَغَنِيْ عَنْ ثَلَاثَةٍ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْنَاهُمُ ابْنُ عَمِّكَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَسَلَ قَدَمَيْهِ

٭٭ عثمان بن ابوسوید بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے سامنے پاؤں پر مسح کرنے کا ذکر کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تین اصحاب کے حوالے سے یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے' جن میں سب سے قریب ترین

تمہارے چچازاد حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ ہیں وہ روایت یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پاؤں دھوتے تھے۔

**62** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ مَرَّ بِقَوْمٍ يَتَوَضَّئُونَ مِنَ الْمِطْهَرَةِ فَقَالَ: اَحْسِنُوا الْوُضُوءَ يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ اَلَمْ تَسْمَعُوا مَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ

✱✱ محمد بن زیاد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ایک مرتبہ وہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو وضو خانہ میں وضو کر رہے تھے تو انہوں نے فرمایا: اچھی طرح وضو کرو! اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے! کیا تم نے وہ بات نہیں سنی ہوئی ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہے:

''بعض ایڑیوں کے لیے جہنم کی بربادی ہے''۔

**63** - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ

---

62-صحيح البخاري، كتاب الوضوء ، باب غسل الاعقاب، حديث:162، صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب وجوب غسل الرجلين بكمالهما، حديث:383، مستخرج ابي عوانة، مبتدا كتاب الطهارة، بيان اثبات غسل الرجلين حتى تنقيا، حديث:529، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب سنن الوضوء، ذكر العلة التي من اجلها امر بالتخليل بين الاصابع، حديث:1094، سنن الدارمي، كتاب الطهارة، باب : ويل للاعقاب من النار، حديث:741، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الطهارات، من كان يامر باسباغ الوضوء، حديث:268، المنتقى لابن الجارود، كتاب الطهارة، صفة وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم وصفة ما امر، حديث:75، السنن الكبرىٰ للبيهقي، كتاب الطهارة، جماع ابواب سنة الوضوء وفرضه، باب الدليل على ان فرض الرجلين الغسل وان مسحهما لا يجزى، حديث:302، مسند احمد بن حنبل ، مسند ابي هريرة رضي الله عنه، حديث:7638، مسند ابن الجعد، شعبة ، حديث:932، مسند اسحاق بن راهويه، ما يروى عن محمد بن زياد القرشي ، حديث:40

63-صحيح البخاري، كتاب الوضوء ، باب غسل الاعقاب، حديث:162، صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب وجوب غسل الرجلين بكمالهما، حديث:382، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء ، جماع ابواب الوضوء وسننه، باب التغليظ في ترك غسل العقبين في الوضوء ، حديث:163، مستخرج ابي عوانة، مبتدا كتاب الطهارة، بيان اثبات غسل الرجلين حتى تنقيا، حديث:530، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب سنن الوضوء، ذكر العلة التي من اجلها امر بالتخليل بين الاصابع، حديث:1094، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب غسل العراقيب، حديث:450، الجامع للترمذي، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء ويل للاعقاب من النار، حديث:41، السنن الكبرىٰ للنسائي، كتاب الطهارة، ايجاب غسل الرجلين، حديث:111، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب فرض الرجلين في وضوء الصلاة، حديث:132، السنن الكبرىٰ للبيهقي، كتاب الطهارة، جماع ابواب سنة الوضوء وفرضه، باب الدليل على ان فرض الرجلين الغسل وان مسحهما لا يجزى، حديث:303

✹✹ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''بعض ایڑیوں کے لیے جہنم کی بربادی ہے''۔

**64** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: اَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَوَضَّاُ فَقَالَ: وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ قَالَ: فَطَفِقْنَا نَغْسِلُهَا غَسْلًا وَنُدَلِّكُهَا دَلْكًا

✹✹ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے' آپ نے فرمایا: ''بعض ایڑیوں کے لیے جہنم کی بربادی ہے''۔ راوی کہتے ہیں: تو ہم نے اپنے پاؤں کو اچھی طرح دھویا اور اُنہیں خوب ملا۔

**65** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ، عَنِ الرُّبَيِّعِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَسَلَ قَدَمَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا. ثُمَّ قَالَتْ لَنَا: اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَدْ دَخَلَ عَلَيَّ فَسَاَلَنِيْ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: يَاْبَى النَّاسُ اِلَّا الْغَسْلَ وَنَجِدُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى الْمَسْحَ يَعْنِي الْقَدَمَيْنِ

✹✹ سیّدہ ربیع رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دونوں پاؤں تین' تین مرتبہ دھوئے۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر اُس خاتون نے ہمارے سامنے یہ بات بیان کی کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما میرے پاس آئے اور اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو میں نے اُنہیں اس کے بارے میں بتایا' تو اُنہوں نے کہا: (پاؤں کو) لوگ صرف دھونے کے قائل ہیں' جبکہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہمیں مسح کرنے کا حکم ملتا ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) یعنی پاؤں کے بارے میں۔

**66** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا غَرَفْتَ بِيَدَيْكَ جَمِيعًا عَلٰى قَدَمَيْكَ فَاغْسِلِ الَّتِيْ تَغْسِلُ بِهَا بَطْنَ قَدَمَيْكَ قَبْلَ اَنْ تُدْخِلَهَا فِي الْمَاءِ

✹✹ عطاء فرماتے ہیں: جب تم اپنے دونوں ہاتھوں کے ذریعہ اپنے پاؤں پر پانی بہاؤ' تو جس ہاتھ کے ذریعہ تم نے اپنے پاؤں کے نیچے والے حصہ کو دھویا ہے' اُسے پانی میں داخل کرنے سے پہلے دھو لو۔

**67** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ، كَانَ يَقُوْلُ: خَلِّلُوْا اَصَابِعَكُمْ بِمَاءٍ قَبْلَ اَنْ يُخَلِّلَهَا اللّٰهُ بِالنَّارِ

✹✹ حسن بصری فرماتے ہیں: پانی کے ذریعہ اپنی انگلیوں کے درمیان خلال کرو' اس سے پہلے کہ اللہ تعالیٰ آگ کے ذریعہ اُن کا خلال کروائے۔

**68** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ مِسْكِيْنٍ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: لَيَنْتَهِكَنَّ رَجُلٌ بَيْنَ اَصَابِعِهِ فِي الْوُضُوْءِ - اَوْ لَيَنْتَهِكَنَّهُ النَّارُ -

65- مسند اسحاق بن راهويه، ما يروى عن الربيع بنت معوذ ابن عفراء عن رسول الله، حديث: 2030

✱✱ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یا تو لوگ وضو کے دوران اپنی انگلیوں کے درمیان (اہتمام سے صاف کریں گے) یا پھر آگ انہیں اپنی لپیٹ میں لے گی۔

**69** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيدٍ قَالَ: تَوَضَّاَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَهٗ: اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ، فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ

✱✱ سعید بن ابوسعید بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں وضو کیا' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اچھی طرح وضو کرو! کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''بعض ایڑیوں کے لیے جہنم کی بربادی ہے''۔

**70** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيرٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا غَسَلَ قَدَمَيْهِ خَلَّلَ اَصَابِعَهٗ

✱✱ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب پاؤں دھوتے تھے تو اپنی انگلیوں کا مسح کیا کرتے تھے۔

**71** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، وَحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، قَالَا: خَلِّلُوا الْاَصَابِعَ لَا يَحْشُهُنَّ اللّٰهُ نَارًا

✱✱ طلحہ بن مصرف اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اپنی انگلیوں کے درمیان خلال کرو' اللہ تعالیٰ ان میں آگ نہ ڈال دے۔

**72** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيرٍ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَانَ يُخَلِّلُ اَصَابِعَهٗ اِذَا تَوَضَّاَ

✱✱ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وضو کرتے ہوئے اپنی انگلیوں کے درمیان خلال کیا کرتے تھے۔

**73** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ فِیْ تَوَضُّئِهٖ يُنَقِّی رِجْلَيْهِ، وَيُنَظِّفُ اَصَابِعَ يَدَيْهِ مَعَ اَصَابِعِ رِجْلَيْهِ، وَيُتْبِعُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُنَقِّيَهٗ

---

69-صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب وجوب غسل الرجلين بكمالهما، حديث:379، موطأ مالك، كتاب الطهارة، باب العمل في الوضوء، حديث:34، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب غسل العراقيب، حديث:448، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب فرض الرجلين في وضوء الصلاة، حديث:130، السنن الكبرٰى للبيهقي، كتاب الطهارة، جماع ابواب سنة الوضوء وفرضه، باب الدليل على ان فرض الرجلين الغسل وان مسحهما لا يجزي، حديث:304، مستخرج ابي عوانة، مبتدا كتاب الطهارة، بيان ايجاب اسباغ الوضوء، حديث:475، مسند الشافعي، من الجزء الثاني من اختلاف الحديث من الاصل العتيق، حديث:788، مسند الطيالسي، احاديث النساء، علقمة بن قيس عن عائشة، الافراد عن عائشة، حديث:1643، مسند الحميدي، احاديث عائشة ام المؤمنين رضي الله عنها عن رسول الله صلى

✽✽ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وضو کرتے ہوئے اپنے پاؤں اچھی طرح صاف کیا کرتے تھے اور اپنے پاؤں کی انگلیوں کے ساتھ اپنے ہاتھوں کی انگلیاں بھی صاف کیا کرتے تھے' وہ اہتمام کے ساتھ انہیں اچھی طرح صاف کرتے تھے۔

**74** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُخَلِّلُ اَصَابِعَهُ اِذَا تَوَضَّاَ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ وضو کرتے ہوئے اپنی انگلیوں کے درمیان خلال کیا کرتے تھے۔

**75** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَحْمُودٍ، اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ اِلٰى رَجُلٍ اَعْمَى يَتَوَضَّاُ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: بَطْنُ الْقَدَمِ وَلَا يَسْمَعُهُ الْاَعْمَى، وَجَعَلَ الْاَعْمَى يَغْسِلُ بَطْنَ الْقَدَمَيْنِ فَسُمِّيَ الْبَصِيرَ

✽✽ محمد بن محمود بیان کرتے ہیں: اُنہیں یہ روایت پہنچی ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ایک نابینا شخص کو دیکھا کہ جو وضو کر رہا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے فرمایا: پاؤں کے نیچے بھی (دھوو)۔ اُس نابینا نے یہ بات نہیں سنی' لیکن پھر اُس نابینا شخص نے خود ہی پاؤں کے نیچے والے حصہ کو بھی دھولیا' تو اُس کا نام بصیرت والا رکھ دیا۔

**76** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِيْ رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ بِاَكْثَرِ وَضُوْئِهِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَوَضَّاْتُ اَنَا الثَّوْرِيَّ فَرَاَيْتُهُ يَفْعَلُ ذٰلِكَ يَغْسِلُهُمَا فَيُكْثِرُ

✽✽ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وضو کے زیادہ پانی کے ذریعہ اپنے پاؤں دھویا کرتے تھے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے سفیان ثوری کو وضو کروایا تو میں نے اُنہیں ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا' اُنہوں نے پاؤں دھوتے ہوئے اُنہیں خوب (اہتمام کے ساتھ) دھویا۔

**77** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَحْمُودٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ اِلٰى رَجُلٍ مَحْجُوبِ الْبَصَرِ يَتَوَضَّاُ وَهُوَ مِنْهُ مُتَنَاءٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَلِيلٌ قَلِيلٌ بَطْنُ الْقَدَمَيْنِ فَغَسَلَ بَطْنَ الْقَدَمِ فَسُمِّيَ الْبَصِيرُ

✽✽ محمد بن محمود بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک نابینا شخص کو دیکھا کہ وہ وضو کر رہا تھا اور وہ نبی اکرم ﷺ سے کچھ فاصلہ پر تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تھوڑا تھوڑا! پاؤں کے نیچے والا حصہ بھی۔ پھر اُس نے پاؤں کے نیچے والے حصہ کو دھویا تو اُس کا نام بصیرت والا رکھ دیا گیا۔

**78** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَوْلُهُ: (وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ) (المائدة: 6) تَرَى الْكَعْبَيْنِ فِيمَا يُغْسَلُ مِنَ الْقَدَمَيْنِ؟ قَالَ: نَعَمْ، لَا شَكَّ فِيهِ

---

75-مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الطھارات، من کان یقول اغسل قدمیك، حدیث:199

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں تک'' کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ پاؤں کے جس حصہ کو دھویا جاتا ہے ٹخنے بھی اُس میں داخل ہوں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

**79** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَشْيَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَسْبِغِ الْوُضُوءَ، وَخَلِّلِ الْأَصَابِعَ، وَإِذَا اسْتَنْثَرْتَ فَأَبْلِغْ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا

✵✵ حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عاصم اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے کچھ اشیاء کا ذکر کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھی طرح وضو کرو اور اپنی انگلیوں کا خلال کرو اور جب تم اپنی ناک میں پانی ڈالو تو اہتمام کرو' البتہ اگر تم روزہ کی حالت میں ہو (تو حکم مختلف ہے)۔

**80** - حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ كَثِيرٍ أَبُو هَاشِمٍ الْمَكِّيُّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَوْ جَدِّهِ قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَأَصْحَابٌ لِي حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَجِدْهُ قَالَ: فَأَطْعَمَتْنَا عَائِشَةُ تَمْرًا وَعَصَدَتْ لَنَا عَصِيدَةً، إِذْ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَلَّعُ قَالَ: هَلْ أَطْعَمْتِيهِمْ مِنْ شَيْءٍ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ دَفَعَ الرَّاعِي الْغَنَمَ فِي الْمُرَاحِ عَلَى يَدِهِ سَخْلَةٌ قَالَ: هَلْ وَلَّدْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَاذْبَحْ لَهُمْ شَاةً، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا. فَقَالَ: لَا تَحْسَبَنَّ وَلَمْ يَقُلْ لَا تَحْسِبَنَّ أَنَّا ذَبَحْنَا الشَّاةَ مِنْ أَجْلِكُمْ، لَنَا غَنَمٌ مِائَةٌ لَا نُرِيدُ أَنْ تَزِيدَ عَلَيْهَا إِذَا وَلَّدَ الرَّاعِي لَنَا بَهْمَةً أَمَرْنَاهُ فَذَبَحَ شَاةً قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ قَالَ: إِذَا تَوَضَّأْتَ فَأَسْبِغْ، وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ، وَإِذَا اسْتَنْثَرْتَ فَأَبْلِغْ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي امْرَأَةً فَذَكَرَ مِنْ طُولِ لِسَانِهَا وَبَذَائِهَا، فَقَالَ: طَلِّقْهَا قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهَا ذَاتُ صُحْبَةٍ وَوَلَدٍ قَالَ: أَمْسِكْهَا وَأْمُرْهَا فَإِنْ يَكُنْ فِيهَا خَيْرٌ

79-سنن ابى داؤد، كتاب الطهارة، باب في الاستنثار، حديث:125، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، المبالغة في الاستنشاق والاستنثار، حديث:404، السنن الصغرى، سؤر الهرة، صفة الوضوء، المبالغة في الاستنشاق، حديث:86، سنن الدارمي، كتاب الطهارة، باب في تخليل الاصابع، حديث:739، المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب الطهارة، واما حديث ابى سفيان المعمرى، حديث:472، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب فرض الوضوء، ذكر الامر بتخليل الاصابع للمتوضىء مع القصد في اسباغ الوضوء، حديث:1060، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء، جماع ابواب الوضوء وسننه، باب الامر بالمبالغة في الاستنشاق اذا كان المتوضىء مفطرا غير صائم، حديث:151، مصنف ابن ابى شيبة، كتاب الطهارات، في تخليل الاصابع في الوضوء، حديث:83، السنن الكبرى للنسائي، كتاب الطهارة، الامر بتخليل الاصابع، حديث:114، مشكل الآثار للطحاوى، باب بيان مشكل ما ينبغي للابس الخاتم في وضوئه للصلاة من، حديث:4676

فَسَتَفْعَلُ وَلَا تَضْرِبْ ظَعِينَتَكَ ضَرْبَكَ اَمَتَكَ

✽✽ حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عاصم اپنے والد کے حوالے سے' یا شاید اپنے دادا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' ہماری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات نہیں ہو سکی' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں کھانے کے لیے کچھ کھجوریں دیں اور کوئی مشروب بھی دیا' اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے کی طرف جھک کے چلتے ہوئے تشریف لے آئے' آپ نے دریافت کیا: کیا تم نے ان لوگوں کو کھانے کے لیے کچھ دیا ہے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں! ابھی ہم وہاں موجود تھے کہ اسی دوران بکریوں کا چرواہا بکریوں کے باڑے میں واپس آیا' اُس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا بچہ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا کسی بکری نے بچے کو جنم دیا ہے؟ اُس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان مہمانوں کے لیے بکری ذبح کرو۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ یہ ہرگز گمان نہ کرنا۔ (راوی بیان کرتے ہیں: یہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ میں سین پر زیر نہیں پڑھی)۔ یہ گمان نہ کرنا کہ ہم نے تمہاری وجہ سے بکری ذبح کی ہے' ہمارے پاس ایک سو بکریاں ہیں اور ہم یہ نہیں چاہتے کہ وہ اس سے زیادہ ہوں' اسی لیے جب یہ چرواہا بتاتا ہے کہ کسی بکری نے بچے کو جنم دیا ہے تو ہم اُسے ہدایت کرتے ہیں تو وہ کوئی اور بکری ذبح کر لیتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! آپ مجھے وضو کے بارے میں بتائیے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم وضو کرو تو اچھی طرح وضو کرو' اپنی انگلیوں کے درمیان خلال کرو اور جب ناک میں پانی ڈالو تو خوب اہتمام سے ڈالو' البتہ اگر تم روزہ کی حالت میں ہو (تو حکم مختلف ہے)۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میری ایک بیوی ہے' اُس کے بعد راوی نے اُس بیوی کی بدزبانی اور بداخلاقی کا ذکر کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اُسے طلاق دے دو۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اُس کے ساتھ بڑا پرانا ساتھ ہے اور اولاد بھی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اُسے اپنے ساتھ رکھو اور اُسے ہدایت دیتے رہو' اگر اُس میں بھلائی موجود ہوگی تو وہ اس پر عمل کرے گی' لیکن تم اپنی بیوی کو اس طرح نہ مارنا' جس طرح کنیز کو مارتے ہو۔

**81 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ غَمَسْتَ يَدَكَ فِيْ كِظَامَةٍ فَاَنْقِهَا وَحَسْبُكَ، وَلَا تَبْدَاْ بِيُسْرَى رِجْلَيْكَ قَبْلَ يُمْنَاهُمَا

✽✽ عطاء فرماتے ہیں: اگر تم اپنا ہاتھ برتن (یا مشکیزے) میں ڈبو لیتے ہو تو تم اُسے صاف کر لو' یہ تمہارے لیے کافی ہے اور تم دائیں پاؤں سے پہلے بائیں پاؤں کو نہ دھونا۔

**82 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِيْ رَجُلٍ اَدْخَلَ قَدَمَيْهِ فِيْ نَهْرٍ وَّلَمْ يَمَسَّهُمَا بِيَدِهٖ قَالَ: يُجْزِيهِ

✽✽ امام شعبی سے ایسے شخص کے بارے میں روایت منقول ہے کہ جو اپنا پاؤں نہر میں داخل کر لیتا ہے اور اپنا ہاتھ اُس پاؤں پر نہیں پھیرتا۔ تو اُنہوں نے فرمایا: یہ اُس کے لیے جائز ہے۔

## بَابُ مَنْ يَطَأُ نَتْنًا يَابِسًا اَوْ رَطْبًا

## باب: جو شخص' خشک یا تر' گندگی کو پاؤں تلے روندیتا ہے

83 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ تَوَضَّاَ اِنْسَانٌ فَوَطِءَ عَلٰى خِرَاءٍ عَلَيْهِ وُضُوْءٌ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ لِيَغْسِلْ عَنْهُ الْخِرَاءَ فَلْيُنَقِّهِ قَالَ: وَاَقُوْلُ اَنَا: فَخُذْ بِهٰذَا، وَاِنْ وَطِءَ رَوْثًا ذَلِكَ رِجْلَيْهِ بِالْاَرْضِ - اَوْ قَالَ: بِالتُّرَابِ -.

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو وضو کرتا ہے اور پھر کسی لید کے اوپر پاؤں دے دیتا ہے' کیا اُس پر ازسرِ نو وضو کرنا لازم ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ وہ اُس لید کو اپنے جسم سے دھولے گا اور اُسے اچھی طرح صاف کرلے گا۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں کہ تم اسے لو! اگر اُس نے کسی لید کے اوپر پاؤں دیا تھا تو اُس پاؤں کو زمین پر مل لے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) مٹی پر مل لے۔

84 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، مِثْلَ قَوْلِ: الشَّعْبِيِّ

✱✱ ابراہیم نخعی کے حوالے سے بھی وہی روایت منقول ہے جو امام شعبی کا قول ہے۔

85 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِنْ وَطِءَ رَجُلٌ فِيْ رَجِيْعِ اِنْسَانٍ اِلَى الْكَعْبَيْنِ فَلَيْسَ عَلَيْهِ اِلَّا اَنْ يَغْسِلَ رِجْلَيْهِ

✱✱ قتادہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص کسی انسان کے پاخانہ میں ٹخنوں تک بھی پاؤں ڈال دے تو بھی اُس پر صرف پاؤں دھونا لازم ہوگا۔

86 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ رَجُلٍ يُصِيْبُ جَسَدَهُ الْبَوْلُ اَوِ الدَّمُ وَهُوَ مُتَوَضِّءٌ قَالَ: يَغْسِلُ اَثَرَ الْبَوْلِ وَالدَّمِ وَلَا يَتَوَضَّاُ

✱✱ قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو وضو کر رہا ہو اور اس دوران اُس کے جسم پر پیشاب یا خون لگ جائے' تو قتادہ فرماتے ہیں: وہ اُس پیشاب یا خون کے نشان کو دھوئے گا' ازسرِ نو وضو نہیں کرے گا۔

87 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَطَاوُسٍ، وَعَنْ رِجَالٍ قَالُوْا: اِذَا وَطِئْتَ نَتْنًا رَطْبًا فَاغْسِلْهُ وَاِنْ كَانَ يَابِسًا فَلَا بَاْسَ

✱✱ عطاء' طاؤس اور دیگر کئی حضرات یہ فرماتے ہیں کہ جب تم کسی تر گندگی کو پاؤں تلے دیدو تو اُسے دھو لو اور اگر وہ خشک ہو تو پھر اُس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

88 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ وَطِئْتُ خِرَاءً يَابِسًا اَغْسِلُ

بَطْنَ قَدَمِي؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَكَفِّي وَوَجْهِي اَصَابَ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ خِرَاءً يَابِسًا؟ قَالَ: لَا، لَعَمْرِي اِنَّ الرِّيحَ اِذَا صَعِدْنَا مَعَ الْجِنَازَةِ لَتَسَفِّي الْخِرَاءَ الْيَابِسَ عَلٰى وُجُوْهِنَا، فَمَا نَتَوَضَّأُ وَلَا نَغْسِلُ وُجُوْهَنَا وَلَا شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے کہ اگر میں خشک لید پر پاؤں دے دیتا ہے تو کیا میں اپنے پاؤں کے نیچے والے حصہ کو دھوؤں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: اگر میرے بازو یا چہرے پر خشک لید لگ جاتی ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے! بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ہم کسی جنازہ کے ساتھ اوپر کی طرف جارہے ہوتے ہیں اور ہوا خشک لید کو اُڑا کر ہمارے چہروں پر ڈال دیتی ہے' تو ہم نہ تو ازسرنو وضو کرتے ہیں اور نہ ہی اپنے چہروں کو دھوتے ہیں' ہم اس میں سے کچھ بھی نہیں کرتے۔

**89** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: كُنَّا نَدْخُلُ عَلٰى اَبِي الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيِّ فَنَتَوَضَّأُ فَيَقُوْلُ: اَمَا تَوَضَّئُوْنَ فِيْ رِحَالِكُمْ؟ فَنَقُوْلُ: بَلٰى وَلٰكِنَّا نَطَأُ فِي الْقَشْبِ قَالَ: فَلَا وُضُوْءَ عَلَيْكُمْ، اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَشَدَّ مِنْ ذَاكُمْ، اِنَّ الرِّيحَ تُطَيِّرُهُ عَلَيْهِ فِيْ رُءُوْسِكُمْ وَلِحَاكُمْ

✵✵ عاصم بن سلیمان بیان کرتے ہیں: ہم ابوالعالیہ ریاحی کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم نے وضو کرنا شروع کیا تو اُنہوں نے فرمایا: کیا تم لوگ اپنی رہائشی جگہ سے وضو کر کے نہیں آئے؟ ہم نے کہا: جی ہاں (کر کے آئے تھے) لیکن ہم نے راستے میں گندگی پر پاؤں دے دیا تھا' تو اُنہوں نے فرمایا: ایسی صورت میں تم پر وضو لازم نہیں ہوگا' کیا میں تمہیں اس سے زیادہ شدید صورتِ حال کے بارے میں نہ بتاؤں! بعض اوقات ہوا اسے اُڑا کر تمہارے سروں اور داڑھیوں میں ڈال دیتی ہے (پھر تو کچھ نہیں ہوتا)۔

**90** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: اِذَا وَطِءَ الرَّجُلُ خِرَاءً يَابِسًا فَلَا وُضُوْءَ عَلَيْهِ، وَاِنْ مَسَّ كَلْبًا فَلَا وُضُوْءَ عَلَيْهِ

✵✵ حماد فرماتے ہیں: جب کوئی شخص خشک لید پر پاؤں دیدے تو اُس پر وضو لازم نہیں ہوگا اور اگر کوئی کسی کتے کو چھولے' تو اُس پر وضو لازم نہیں ہوگا۔

**91** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَذٰلِكَ يَمَسُّ ثَوْبِيْ اَرُشُّهُ؟ قَالَ: لَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: اگر وہ میرے کپڑوں پر لگ جاتا ہے' تو کیا میں اُس پر پانی چھڑکوں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

**92** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: خَرَجْنَا يَوْمًا مَعَ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اِلَى مَسْجِدٍ وَكَانَتِ الْاَرْضُ مُطِرَتْ فَفِيْهَا رَدَغٌ، فَلَمَّا اَتَيْنَا بَابَ الْمَسْجِدِ غَسَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ رِجْلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: اَمَا كُنْتَ تَوَضَّاْتَ فِيْ رَحْلِكَ؟ قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنَّا مَرَرْنَا فِيْ هٰذَا الرَّزْغِ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْكُمْ وُضُوْءٌ

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں سعید بن مسیّب کے ساتھ مسجد گیا' زمین پر بارش کے اثرات موجود تھے اُس میں کیچڑ بھی موجود تھا' جب ہم مسجد کے دروازہ پر آئے تو حاضرین میں سے ایک صاحب نے اپنے دونوں پاؤں دھوئے تو سعید بن

مسیّب نے اُس سے کہا: کیا تم نے اپنی رہائشی جگہ پر وضو نہیں کر لیا تھا؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! لیکن ہم اس کیچڑ سے گزرے (اس لیے میں نے پاؤں دھوئے ہیں)۔ تو سعید نے فرمایا: تم لوگوں پر وضو کرنا لازم نہیں ہے۔

**93** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَنْ رَاَی الْحَسَنَ یَمْشِی فِی الطِّینِ قَالَ: وَالطِّینُ لَا یَبْلُغُ ظَهْرَ الْقَدَمَیْنِ وَلٰکِنَّهٗ یَمْلَاُ بُطُونَهُمَا، فَلَمَّا بَلَغَ بَابَ الْمَسْجِدِ مَسَحَ بَاطِنَ قَدَمَیْهِ بِالْاَرْضِ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَلَمْ یَغْسِلْهُمَا

❊❊ معمر بیان کرتے ہیں: اُس شخص نے مجھے یہ بات بتائی ہے جس نے حسن بصری کو کیچڑ میں چلتے ہوئے دیکھا' وہ یہ فرماتے ہیں: وہ کیچڑ اُن کے پاؤں کے اوپری حصہ تک بھی نہیں پہنچ رہا تھا' لیکن پاؤں کے نیچے والا حصہ مکمل طور پر لتھڑا ہوا تھا' جب وہ مسجد کے دروازہ پر پہنچے تو اُنہوں نے پاؤں کے نیچے والے حصہ کو زمین کے ذریعہ پونچھ لیا اور مسجد میں داخل ہوئے' اُنہوں نے اپنے پاؤں ازسرِنو نہیں دھوئے۔

**94** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِی الرَّجُلِ یُصِیبُ جَسَدَهُ الْبَوْلُ وَالدَّمُ وَهُوَ مُتَوَضِّءٌ قَالَ: یَغْسِلُ اَثَرَ الدَّمِ وَالْبَوْلِ وَلَا یَتَوَضَّاُ

❊❊ معمر نے قتادہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ جس شخص کے جسم پر وضو کرنے کے دوران پیشاب یا خون لگ جائے تو قتادہ فرماتے ہیں: وہ خون یا پیشاب کے نشان کو دھولے گا اور ازسرِنو وضو نہیں کرے گا۔

**95** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّیْمِیِّ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِیِّ قَالَ: رَاَیْتُ ابْنَ عُمَرَ بِمِنًی یَتَوَضَّاُ، ثُمَّ یَخْرُجُ وَهُوَ حَافٍ فَیَطَاُ مَا یَطَاُ، ثُمَّ یَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَیُصَلِّی وَلَا یَتَوَضَّاُ

❊❊ بکر بن عبداللہ مزنی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو منیٰ میں وضو کرتے ہوئے دیکھا' پھر وہ باہر تشریف لائے تو اُن کے پاؤں میں جوتا نہیں تھا' اُن کے پاؤں کے نیچے جو بھی آیا وہ آ گیا' پھر وہ مسجد میں داخل ہوئے اور اُنہوں نے نماز ادا کر لی اور ازسرِنو وضو نہیں کیا۔

**96** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ: کَانَ عَلْقَمَةُ، وَالْاَسْوَدُ، یَخُوضَانِ الْمَاءَ وَالطِّینَ فِی الْمَطَرِ، ثُمَّ یَدْخُلَانِ الْمَسْجِدَ فَیُصَلِّیَانِ

❊❊ عبدالرحمٰن بن اسود بیان کرتے ہیں: علقمہ اور اسود بارش کے موسم میں کیچڑ کے اندر سے گزرتے ہوئے آتے تھے اور مسجد میں چلے جاتے تھے اور نماز ادا کر لیتے تھے۔

**97** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ یَحْیَی بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ: رَاَیْتُ یَحْیَی بْنَ وَثَّابٍ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَیَّاشٍ، وَغَیْرَهُمَا مِنْ اَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ، یَخُوضَانِ الْمَاءَ قَدْ خَالَطَهُ السِّرْقِینُ وَالْبَوْلُ، فَاِذَا انْتَهَوْا اِلٰی بَابِ الْمَسْجِدِ لَمْ یَزِیدُوا عَلٰی اَنْ یَنْفُضُوا اَقْدَامَهُمْ، ثُمَّ یَدْخُلُونَ فِی الصَّلَاةِ

❊❊ اعمش بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن وثاب' عبداللہ بن عیاش اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے دیگر کئی شاگردوں کو

دیکھا ہے کہ وہ پانی میں چلتے ہوئے آتے تھے' جس پانی میں جانوروں کی لید اور پیشاب ملا ہوا ہوتا تھا' جب وہ مسجد کے دروازے تک پہنچتے تھے تو وہ صرف یہ کرتے تھے کہ وہ اپنے پاؤں جھاڑ لیتے تھے اور پھر آ کر نماز میں شریک ہو جاتے تھے۔

**98 - آثارِ صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ اَبِى بَزَّةَ قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ طِينِ الْمَطَرِ فَقَالَ: تَسْاَلُنِى عَنْ طَهُورَيْنِ جَمِيعًا، قَالَ اللّٰهُ: (وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُبَارَكًا) (ق: ۹)، وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا

✵✵ قاسم بن ابو بزہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے بارش کے کیچڑ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم نے مجھ سے ایسی چیز کے بارے میں دریافت کیا ہے جو دونوں پاکیزگی عطا کرنے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی نازل کیا ہے''۔

جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میرے لیے تمام روئے زمین کو جائے نماز اور طہارت کے حصول کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے''۔

**99 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: الْوُضُوْءُ مِنَ الْحَدَثِ وَلَيْسَ مِنَ الْمَوْطِءِ

✵✵ علقمہ بن قیس فرماتے ہیں: وضو ٹوٹنے پر وضو کیا جائے گا' کسی چیز کو پاؤں کے نیچے دینے سے وضو لازم نہیں ہوتا۔

**100 آثارِ صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِى حَصِينٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: الْوُضُوْءُ مِمَّا خَرَجَ وَلَيْسَ مِمَّا دَخَلَ، وَلَا يُتَوَضَّاُ مِنْ مَوْطِءٍ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: وضو اُس چیز پر لازم ہوتا ہے جو (انسان کے جسم سے) باہر نکلتی ہے' اُس چیز کی وجہ سے لازم نہیں ہوتا جو (انسان کے جسم سے) اندر جاتی ہے اور کوئی چیز پاؤں کے نیچے دینے سے ازسرنو وضو نہیں کیا جائے گا۔

**101 - آثارِ صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِى وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: كُنَّا لَا نَتَوَضَّاُ مِنْ مَوْطِىءٍ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم لوگ پاؤں کے نیچے کسی چیز کے آنے کی وجہ سے ازسرنو وضو نہیں کرتے تھے۔

**102 - آثارِ صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِى عِمْرَانَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ: كُنَّا لَا نَتَوَضَّاُ مِنْ مَوْطِىءٍ، وَلَا نَكْشِفُ سِتْرًا، وَلَا نَكُفُّ شَعْرًا . قَالَ: قَوْلُهُ وَلَا نَكْشِفُ سِتْرًا: يَدَهُ اِذَا كَانَ عَلَيْهَا الثَّوْبُ فِى الصَّلَاةِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم پاؤں کے نیچے آنے والی کسی چیز کی وجہ سے ازسرنو وضو نہیں کرتے تھے اور جس حصہ پر کپڑا آ جائے اُسے ہٹاتے نہیں تھے اور (نماز کے دوران) بال نہیں سمیٹتے تھے۔

راوی یہ کہتے ہیں: جس چیز پر کپڑا آ جائے اُسے ہٹاتے نہیں تھے اس سے مراد یہ ہے کہ اگر نماز کے دوران ہاتھ پر کپڑا آ جاتا تو اُسے ہٹاتے نہیں تھے۔

**103** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَكْشِفَ سِتْرًا، اَوْ نَكُفَّ شَعْرًا، اَوْ نُحْدِثَ وُضُوْئًا . قَالَ: قُلْتُ لِيَحْيَى: قَوْلُهُ اَوْ نُحْدِثُ وُضُوْئًا: قَالَ: اِذَا وَطِءَ نَتِنًا وَكَانَ مُتَوَضِّئًا . قَالَ: وَقَوْلُهُ: وَنَكْشِفُ سِتْرًا يَقُوْلُ: لَا يَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ يَدِهِ اِذَا سَجَدَ

✱✱ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ابوعبیدہ اُپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس چیز سے منع کیا ہے کہ ہم (نماز کے دوران) کپڑا کسی جگہ پر آنے پر اُسے ہٹائیں یا بالوں کو سمیٹیں یا ازسرِنو وضو کریں۔

بشر بن رافع کہتے ہیں: میں نے یحییٰ سے دریافت کیا: ہم ازسرِنو وضو کریں سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ اُس صورت میں ہے کہ جب کسی نے وضو کی حالت میں کسی گندی جگہ پر پاؤں دے لیا ہو۔

راوی یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ اُن کا یہ کہنا کہ ہم کسی چیز سے کپڑا ہٹاتے نہیں تھے اس سے مراد یہ ہے کہ جب سجدہ میں جاتے ہوئے ہاتھ پر کپڑا آ جاتا تھا تو وہ اُسے ہٹاتے نہیں تھے۔

**104** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْقَعْقَاعُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الرَّجُلِ يَطَاُ فِي نَعْلَيْهِ الْاَذَى قَالَ: التُّرَابُ لَهُمَا طَهُورٌ

✱✱ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو گندگی پر پاؤں دے دیتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مٹی اُن دونوں (پاؤں) کے لیے طہارت کے حصول کا باعث ہوگی۔

**105** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

104-مسند ابی یعلی الموصلی، مسند عائشة، حدیث:4742، المعجم الاوسط للطبرانی، باب الالف، باب من اسمه ابراهیم، حدیث:2816، الضعفاء الکبیر للعقیلی، باب العین' عبد اللّٰه بن زیاد بن سلیمان بن سمعان المدینی، حدیث:925

105- سنن ابی داؤد، کتاب الطهارة، باب فی الاذی یصیب الذیل، حدیث:330، سنن ابن ماجه، کتاب الطهارة وسننها، باب الارض یطهر بعضها بعضا، حدیث:530، مسند احمد بن حنبل، مسند الانصار، من مسند القبائل، حدیث امراة من بنی عبد الاشهل، حدیث:26851، السنن الکبرٰی للبیهقی، کتاب الصلاة' جماع ابواب الصلاة بالنجاسة وموضع الصلاة من مسجد وغیره، باب ما جاء فی طین المطر فی الطریق، حدیث:3968، الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم، امراة من بنی عبد الاشهل، حدیث:3002، مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الطهارات، فی الرجل یطا الموضع القذر یطا بعده ما هو انظف، حدیث:610مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الطهارات، فی الرجل یطا الموضع القذر یطا بعده ما هو انظف، حدیث:610، المعجم الکبیر للطبرانی، باب الفاء ، ام قیس بنت محصن الاسدیة اخت عکاشة، نساء غیر مسمیات ممن لهن صحبة، حدیث:21348، معرفة الصحابة لابی نعیم الاصبهانی، ذکر جماعة من النساء غیر مسمیات لهن صحبة من النبی ، امراة من الانصار، حدیث:7430

عَنِ امْرَاَةٍ، مِنْ بَنِي عَبْدِ الْاَشْهَلِ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ لَنَا طَرِيقًا مُنْتِنَةً فِي الْمَطَرِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَيْسَ دُونَهَا طَرِيقٌ طَيِّبَةٌ؟ قُلْتُ: بَلٰى قَالَ: فَذٰلِكَ بِذٰلِكَ

105- سالم بن عبداللہ نے بنوعبداشہل سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کا یہ بیان نقل کیا ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! بارش کے موسم میں ہمارا راستہ بدبودار ہوجاتا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا اُس کے بعد پاکیزہ راستہ نہیں آتا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو یہ اُس کے بدلہ میں ہوجائے گا۔

**106** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْ عَائِشَةَ، عَنِ الْمَرْاَةِ تَجُرُّ ذَيْلَهَا اِذَا خَرَجَتْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَتُصِيبُ الْمَكَانَ الَّذِي لَيْسَ بِطَاهِرٍ قَالَتْ: فَاِنَّهَا تَمُرُّ عَلَى الْمَكَانِ الطَّاهِرِ فَيُطَهِّرُهُ

* * سعید بن ابوسعید بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا جس کا پلّو زمین پر گھسٹ رہا ہوتا ہے اُس وقت جب وہ مسجد جارہی ہو پھر وہ کپڑا کسی ایسی جگہ لگ جاتا ہے جو پاک نہیں ہوتی۔ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ عورت پاک جگہ سے بھی تو گزرتی ہے تو وہ اُس کپڑے کو پاک کردے گی۔

**107** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى هٰذَا الْمِنْبَرِ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ يَقُولُ: صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ، وَلَا تَاْتُوا بِالْخَبَثِ تَنْقُلُونَهُ بِاَقْدَامِكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَيْسَ كُلُّ جِرَارِ الْمَسْجِدِ يَسَعُ لِطُهُورِكُمْ

* * ابورجاء عطاردی نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے جمعہ کے دن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اس منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا اُس دن بارش ہورہی تھی اُنہوں نے فرمایا: تم لوگ اپنی رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کرلو اور تم گندگی لے کر نہ آؤ کہ اپنے پاؤں کے ذریعے اُسے مسجد تک منتقل کردو کیونکہ مسجد کے مٹکوں میں جتنا پانی ہوتا ہے وہ تم سب کی طہارت کے حصول کے لیے کفایت نہیں کرے گا۔

**108** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تُحْمَلُ مَعِي مَاءٌ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ حَتّٰى آتِيَ بَابَ الْمَسْجِدِ فَاَغْسِلُهُمَا عِنْدَهُ

* * عطاء فرماتے ہیں: بارش والے دن میں اپنے ساتھ پانی اُٹھا کر لاتا تھا جب میں مسجد کے دروازہ پر پہنچتا تھا تو دروازے کے قریب دونوں پاؤں دھولیتا تھا۔

**109** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ تَوَضَّاَ ثُمَّ اغْتَمَسَتْ رِجْلُهُ فِي نَتْنٍ وَلَمْ يَجِدْ مَاءً قَالَ: تَيَمَّمْ هُوَ بِمَنْزِلَةِ رَجُلٍ لَمْ يُتِمَّ وُضُوءَهُ؟ قَالَ: فَاِنْ اَصَابَ شَيْئًا مِنْ مَوَاضِعِ الْوُضُوءِ وَالتَّيَمُّمِ شَيْءٌ مَسَحَهُ بِالتُّرَابِ وَكَانَ بِمَنْزِلَةِ الْمَاءِ

* * امام عبدالرزاق نے سفیان ثوری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اگر کوئی شخص وضو کرے اور پھر اُس کا پاؤں کسی

گندی جگہ پر آ جائے اور پھر اُسے پانی نہ ملے' تو ثوری یہ فرماتے ہیں کہ اُس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہو گی جس نے اپنا وضو مکمل نہیں کیا تھا' اس لیے وہ تیمم کرے گا۔ اُنہوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر اُس کے وضو یا تیمم کے مقامات میں سے کسی جگہ پر کوئی چیز لگ جاتی ہے تو وہ مٹی کے ذریعہ اُسے پونچھ لے گا' کیونکہ مٹی اُس کے لیے پانی کی حیثیت رکھتی ہو گی۔

**110** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَالَ اِنْسَانٌ عَطَاءً قَالَ: سَالْتُ: مَسِسْتُ نَعْلِي فِي الصَّلَاةِ فَوَقَعَتْ يَدِىْ عَلٰى قَشْبٍ اُعِيدُ صَلَاتِي؟ قَالَ: لَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے سوال کیا' اُس نے یہ کہا: نماز کے دوران میں اپنے جوتے کو چھو لیتا ہوں اور میرا ہاتھ گندگی پر پڑ جاتا ہے' تو کیا میں اپنی نماز دُہراؤں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

**111** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ فِىْ رَجُلٍ صَلّٰى وَفِىْ خُفَّيْهِ نَتْنٌ؟ قَالَ: يُعِيدُ

✵✵ امام عامر شعبی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو نماز ادا کر رہا ہو اور اُس نے ایسے موزے پہنے ہوئے ہوں' جن پر گندگی لگی ہوئی ہو' تو شعبی فرماتے ہیں: وہ شخص نماز کو دُہرائے گا۔

## بَابُ الرَّجُلِ يَتْرُكُ بَعْضَ اَعْضَائِهٖ

## باب: جو شخص (وضو کے دوران) اپنے کسی عضو کو ترک کر دے

**112** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَخْطَاْتُ اِحْدَى قَدَمَيَّ - اَوْ نَسِيتُهَا حَتّٰى ذَكَرْتُ بَعْدُ -، وَلَمْ اُحْدِثْ فِىْ ذٰلِكَ شَيْئًا قَالَ: اغْسِلِ الَّذِى اَخْطَاْتَ وَلَا تَاْتَنِفْ وُضُوْئًا مُسْتَقْبَلًا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں غلطی سے اپنا ایک پاؤں نہیں دھویا تا' یا میں اُسے بھول جاتا ہوں اور بعد میں یاد آتا ہے اور اس دوران مجھے کوئی حدث بھی لاحق نہیں ہوا (تو ایسی صورت میں مجھے کیا کرنا چاہیے)؟ تو عطاء نے جواب دیا: تم اُسے پاؤں کو دھو لو جو رہ گیا تھا اور تم شروع سے' نئے سرے سے وضو نہ کرو۔

**113** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: نَسِيتُ شَيْئًا قَلِيْلًا مِنْ اَعْضَاءِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْجَسَدِ قَالَ: فَاَمِسَّهُ الْمَاءَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں اپنے جسم کے وضو کے اعضاء میں سے تھوڑے سے حصہ کو بھول جاتا ہوں (تو میں کیا کروں)؟ عطاء نے جواب دیا: تم اُس جگہ پر پانی لگا لو۔

**114** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: مَنْ نَسِىَ شَيْئًا مِنْ اَعْضَائِهٖ فِي الْوُضُوْءِ فَلَا يُعِدِ الْوُضُوْءَ جَفَّ الْوُضُوْءُ اَوْ لَمْ يَجِفَّ، وَلْيَغْسِلِ الَّذِى تَرَكَ، وَيُعِيدُ الصَّلَاةَ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: جو شخص وضو کے اعضاء میں سے کسی حصہ کو بھول جائے' تو وہ دوبارہ وضو نہ کرے' خواہ اس کا وضو خشک ہو چکا ہو' یا خشک نہ ہوا ہو' وہ صرف اُس حصہ کو دھو لے' جو اُس نے پہلے چھوڑ دیا تھا اور نماز کو دُہرا لے۔

115 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِی بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِی سَبْرَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: مَنْ تَرَكَ مِنْ مَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ شَيْئًا فَلْيَعُدْ فَلْيَغْسِلِ الَّذِى تَرَكَ، ثُمَّ لِيُعِدِ الصَّلَاةَ وَاِنْ كَانَ مِثْلَ الشَّعْرِ

✵✵ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: جو شخص وضو کے اعضاء میں سے کسی جگہ کو چھوڑ دے تو اُسے واپس جا کر اُس جگہ کو دھونا چاہیے‘ جو اُس نے چھوڑ دی تھی اور پھر نماز کو دُہرانا چاہیے‘ خواہ وہ بال جتنی جگہ ہو۔

116 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: سَمِعْتُ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيَّ يَقُولُ: مَا اَصَابَ الْمَاءُ مِنْ مَوَاضِعِ الطُّهُورِ فَقَدْ طَهُرَ ذٰلِكَ الْمَكَانُ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وضو کے مقام میں جس جگہ پانی لگ جائے‘ وہ حصہ پاک ہو جائے گا۔

117 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: مَنْ نَسِيَ شَيْئًا مِنْ اَعْضَاءِ وُضُوئِهِ فَاِنْ لَمْ يَجِفَّ وُضُوءُهُ فَلْيَغْسِلِ الَّذِى تَرَكَ، وَاِنْ كَانَ قَدْ جَفَّ اَعَادَ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ فِي الْوَقْتِ

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: جو شخص وضو کے اعضاء میں سے کسی چیز کو بھول جائے‘ تو اگر تو اُس کا وضو خشک نہیں ہوا‘ تو وہ اُس جگہ کو دھو لے‘ جو چھوڑ دی تھی‘ اور اگر خشک ہو گیا ہے‘ تو اُسی وقت کے دوران دوبارہ وضو کر کے نماز ادا کر لے۔

118 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَاٰى رَجُلًا يُصَلِّي، وَقَدْ تَرَكَ مِنْ رِجْلَيْهِ مَوْضِعَ ظُفُرِهِ، فَاَمَرَهُ اَنْ يُعِيدَ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ

✵✵ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو نماز کو ادا کرتے ہوئے دیکھا‘ اُس نے اپنے پاؤں پر ایک ناخن جتنی جگہ کو چھوڑ دیا تھا (وہاں تک پانی نہیں پہنچایا تھا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے ہدایت کی کہ وہ دوبارہ وضو کر کے دوبارہ نماز ادا کرے۔

## بَابُ كَمِ الْوُضُوْءُ مِنْ غَسْلَةٍ

## باب: وضو میں کتنی مرتبہ دھونا ہوتا ہے؟

119 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ:

119 -الجامع للترمذی، ابواب الطھارۃ عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم، باب ما جاء انه يبدا بمؤخر الراس، حديث:33، سنن ابی داؤد، كتاب الطهارة، باب صفة وضوء النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم، حديث:110، مسند احمد بن حنبل، مسند الانصار، مسند النساء، حديث الربيع بنت معوذ ابن عفراء ، حديث:26442، مسند الحميدی، حديث الربيع بنت معوذ ابن عفراء رضی اللّٰه عنها، حديث:337، سنن الدارقطنی، كتاب الطهارة، باب وجوب غسل القدمين والعقبين، حديث:277، شرح معانی الآثار للطحاوی، باب حكم الاذنين فی وضوء الصلاة، حديث:98، مسند الحميدی، حديث الربيع بنت معوذ ابن عفراء رضی اللّٰه عنها، حديث:337، المعجم الكبير للطبرانی، باب الراء ، ربيع بنت معوذ بن عفراء انصارية، عبد اللّٰه بن محمد بن عقيل ، حديث:20526

دَخَلْتُ عَلَى الرُّبَيِّعِ بِنْتِ عَفْرَاءَ، فَقَالَتْ: مَنْ اَنْتَ؟ قَالَ: قُلْتُ: اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَتْ: فَمَنْ اُمُّكَ؟ قُلْتُ: رَيْطَةُ بِنْتُ عَلِيٍّ - اَوْ فُلَانَةُ بِنْتُ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ - قَالَتْ: مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ اُخْتِیْ قُلْتُ: جِئْتُكَ اَسْاَلُكَ عَنْ وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِلُنَا وَيَزُوْرُنَا، وَكَانَ يَتَوَضَّاُ فِیْ هٰذَا الْاِنَاءِ - اَوْ فِیْ مِثْلِ هٰذَا الْاِنَاءِ - وَهُوَ نَحْوٌ مِنْ مُدٍّ قَالَتْ: فَكَانَ يَغْسِلُ يَدَيْهِ، وَيُمَضْمِضُ، وَيَسْتَنْثِرُ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ مَرَّتَيْنِ، وَمَسَحَ بِاُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا، وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثَلَاثًا. ثُمَّ قَالَتْ: اَمَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ دَخَلَ عَلَيَّ فَسَاَلَنِیْ، عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: يَاْبَى النَّاسُ اِلَّا الْغَسْلَ، وَنَجِدُ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ الْمَسْحَ عَلَى الْقَدَمَيْنِ

❊❊ عبداللہ بن محمد بیان کرتے ہیں: میں سیّدہ ربیع بنت عفراء رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو اُنہوں نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ میں نے جواب دیا: میں عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابوطالب ہوں' اُنہوں نے دریافت کیا: تمہاری والدہ کون ہیں؟ میں نے جواب دیا: ریطہ بنت علی۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ کہا:) فلانہ بنت علی بن ابی طالب۔ تو سیّدہ ربیع بنت عفراء رضی اللہ عنہا نے کہا: اے میرے بھانجے! تمہیں خوش آمدید ہے! میں نے کہا: میں آپ کے پاس اس لیے آیا ہوں کہ آپ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے بارے میں دریافت کروں! تو اُنہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ صلہ رحمی کرتے تھے' آپ ہم سے ملنے کے لیے آیا کرتے تھے' تو آپ اس برتن سے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اس برتن جتنے برتن سے وضو کیا کرتے تھے۔ (راوی کہتے ہیں:) اُس میں تقریباً ایک مُد پانی آتا تھا۔ سیّدہ ربیع نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے دونوں ہاتھ دھوتے تھے' پھر آپ کلی کرتے تھے' پھر ناک میں پانی ڈالتے تھے' پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھوتے تھے' پھر دونوں بازو تین تین مرتبہ دھوتے تھے' پھر اپنے سر پر دو مرتبہ مسح کرتے تھے' پھر اپنے دونوں کانوں کے باہر والے اور اندرونی حصہ پر مسح کرتے تھے اور پھر دونوں پاؤں تین مرتبہ دھوتے تھے۔

پھر اُس خاتون نے بتایا کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما میرے پاس تشریف لائے تھے اور اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تھا' تو میں نے اُنہیں اس بارے میں بتایا تھا' حضرت عبداللہ بن عباس نے یہ کہا تھا: لوگ صرف غسل کو مانتے ہیں' حالانکہ ہمیں اللہ کی کتاب میں پاؤں پر مسح کرنے کا حکم ملتا ہے۔

**120 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِیْ حَيَّةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَلِيٍّ**

120 -صحيح البخاري، كتاب الاشربة، باب الشرب قائما، حديث:5301، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء ، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم على طهر من، حديث:16، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب سنن الوضوء، ذكر وصف الاستنشاق للمتوضيء اذا اراد الوضوء ، حديث:1085، سنن الدارمي، كتاب الطهارة' باب في المضمضة، حديث:736، السنن الصغرى، سؤر الهرة، صفة الوضوء، عدد غسل اليدين، حديث:95، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الطهارات، في الوضوء كم هو مرة، حديث:53، السنن الكبرىٰ للنسائي، كتاب الطهارة، صفة الوضوء، حديث:100، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب فرض الرجلين في وضوء الصلاة، حديث:112، سنن الدارقطني، كتاب الطهارة، باب صفة وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم، حديث:256

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ تَوَضَّاَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ، ثُمَّ شَرِبَ فَضْلَ وَضُوْئِهٖ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا

✽✽ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے وضو کرتے ہوئے تین تین مرتبہ (اپنے اعضاء کو دھویا) اور پھر اپنے سر پر مسح کیا' پھر اُنہوں نے وضو کے بچے ہوئے پانی کو پی لیا اور پھر یہ بات ارشاد فرمائی: جو شخص یہ چاہتا ہو کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے طریقہ کو دیکھے' تو وہ اس طریقہ کو دیکھ لے۔

**121** - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيْلُ بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِىْ حَيَّةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا فِى الرَّحْبَةِ بَالَ، ثُمَّ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا، وَمَضْمَضَ، وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ، وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ اسْتَتَمَّ قَائِمًا، ثُمَّ اَخَذَ فَشَرِبَ فَضْلَ وَضُوْئِهٖ، ثُمَّ قَالَ: اِنِّىْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ كَالَّذِىْ رَاَيْتُمُوْنِىْ فَعَلْتُ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُرِيَكُمْ

✽✽ ابوحیہ بن قیس' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں میدان میں اُن کے ساتھ موجود تھا' اُنہوں نے پیشاب کیا' پھر اُنہوں نے وضو کیا تو دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے' پھر تین مرتبہ کُلّی کی اور ناک میں پانی ڈالا' پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' پھر دونوں بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا' پھر اپنے سر پر مسح کیا اور پھر دونوں پاؤں تین مرتبہ دھو لیے' پھر وہ کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے اپنے وضو کے بچے ہوئے پانی کو پی لیا۔ پھر یہ بات ارشاد فرمائی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اُسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے جس طرح تم نے مجھے کرتے ہوئے دیکھا ہے' تو میں نے یہ پسند کیا کہ میں یہ طریقہ تمہیں دکھا دوں۔

**122** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ، عَنِ الْخَارِفِيِّ، اَنَّ عَلِيًّا بِالْكُوْفَةِ، قَالَ لِخَادِمِهٖ: يَا قُنْبُرُ ابْغِنِىْ وَضُوْئًا؟ فَجَاءَهُ بِهٖ، قَالَ الْمُغِيْرَةُ: عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ فِىْ عُسٍّ، فَبَدَاَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُدْخِلَهُمَا فِى الْوَضُوْءِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا، وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا، ثُمَّ الْيُسْرٰى كَذٰلِكَ، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةَ مَاءٍ بِاِحْدٰى يَدَيْهِ عَلٰى رَاْسِهٖ فَمَسَحَ بِهَا قَالَ: فِى الصَّيْفِ كَاَنَّهُ غَرَفَهَا لِلصَّيْفِ قَالَ: ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثًا، ثُمَّ الْيُسْرٰى كَذٰلِكَ، ثُمَّ قَامَ قَائِمًا فَشَرِبَ مِنْ فَضْلِ وَضُوْئِهٖ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهٰكَذَا فَلْيَتَوَضَّاْ قَالَ: وَيَرَوْنَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ فَضْلَ وَضُوْئِهٖ قَائِمًا، كَمَا صَنَعَ عَلِيٌّ، ثُمَّ صَلَّى الْمَكْتُوْبَةَ قَالَ: ثُمَّ لَمْ يَبْرَحْ مِنْ مَقْعَدِهٖ حَتّٰى دَعَا قُنْبُرًا بِوَضُوْءِ الصَّلَاةِ، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً وَّاحِدَةً فَمَضْمَضَ مِنْهَا وَاسْتَنْثَرَ، وَمَسَحَ بِوَجْهِهٖ وَذِرَاعَيْهِ وَرَاْسِهٖ وَرِجْلَيْهِ مِنْ تِلْكَ الْغَرْفَةِ مَسْحَةً وَّاحِدَةً لِكُلِّ عُضْوٍ قَسَمَهَا، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ، وَمَسَحَ بِوَجْهِهٖ، وَذِرَاعَيْهِ وَرَاْسِهٖ وَاحِدَةً، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا وُضُوْءُ مَنْ لَّمْ يُحْدِثْ يَقُوْلُ: اِنْ اَحَبَّ اَنْ يَّتَوَضَّاَ وَاِنْ شَاءَ فَلَا

122- خارفی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ جب کوفہ میں موجود تھے تو اُنہوں نے اپنے خادم سے فرمایا: اے قنبر! میرے لیے وضو کا پانی لے کر آ ؤ! تو وہ پانی لے آیا۔ مغیرہ نامی راوی نے یہاں عبدالکریم کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: برتن میں لے آیا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دونوں ہاتھ وضو کے پانی میں داخل کرنے سے پہلے اُنہیں تین مرتبہ دھویا' پھر اُنہوں نے تین مرتبہ کُلّی کی' پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا' پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' پھر دائیں بازو کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا' پھر بائیں کو اسی طرح دھویا' پھر اُنہوں نے ایک ہاتھ کے چلّو میں پانی لیا اور اُس کے ذریعہ اپنے سر پر مسح کیا۔ راوی کہتے ہیں: یہ گرمیوں کے موسم کی بات ہے' گویا کہ اُنہوں نے پانی گرمی کی وجہ سے لیا تھا۔ راوی کہتے ہیں: پھر اُنہوں نے اپنے دائیں پاؤں کو ٹخنوں تک تین مرتبہ دھویا' پھر بائیں کو اسی طرح دھویا' پھر وہ کھڑے ہو گئے اور اُنہوں نے وضو کے بچے ہوئے پانی کو پی لیا۔ پھر یہ بات ارشاد فرمائی: جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کو دیکھنا چاہے تو اُسے چاہیے کہ وہ اس طرح وضو کرے۔

راوی بیان کرتے ہیں: لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے وضو کے بچے ہوئے پانی کو کھڑے ہو کر اسی طرح پیا تھا' جس طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کر کے دکھایا تھا۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرض نماز ادا کی' پھر وہ نماز ادا کرنے کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھے نہیں' بلکہ اُنہوں نے قنبر سے نماز کے لیے وضو کا پانی منگوایا' پھر اُنہوں نے ایک چلّو میں پانی لے کر اُس کے ذریعہ کلّی کی اور ناک میں پانی ڈالا' پھر اپنے چہرے' دونوں بازوؤں' اپنے سر اور اپنے پاؤں کا اُس چلّو کے ذریعہ ایک ہی مرتبہ مسح کیا۔ آپ نے: ہر ایک عضو کے لیے اُسے حصہ میں تقسیم کر دیا' آپ نے کلّی بھی کی' ناک میں پانی بھی ڈالا' چہرے پر مسح بھی کیا' دونوں بازوؤں پر بھی مسح کیا اور سر پر بھی ایک مرتبہ مسح کیا۔ پھر اُنہوں نے فرمایا: یہ اُس شخص کے وضو کا طریقہ ہے' جو بے وضو نہ ہوا ہو۔ اُنہوں نے یہ بھی فرمایا: جو شخص چاہے وہ اس طرح وضو کر لے اور جو چاہے وہ نہ کرے۔

**123** - حدیث نبوی: **عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَنْ اُصَدِّقُ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، اَخْبَرَهُ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبِی، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: دَعَا عَلِيٌّ بِوَضُوْءٍ فَقُرِّبَ لَهُ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ اَنْ يُدْخِلَهُمَا فِیْ وَضُوْئِهِ، ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا، وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا، ثُمَّ الْيُسْرَى كَذٰلِكَ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهِ مَسْحَةً وَّاحِدَةً، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثًا، ثُمَّ الْيُسْرَى كَذٰلِكَ، ثُمَّ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ لِی: نَاوِلْنِی، فَنَاوَلْتُهُ الْاِنَاءَ الَّذِی فِيْهِ فَضْلُ وَضُوْئِهِ فَشَرِبَ مِنْ فَضْلِ وَضُوْئِهِ قَائِمًا فَعَجِبْتُ فَلَمَّا رَآنِیْ عَجِبْتُ قَالَ: لَا تَعْجَبْ، فَاِنِّی رَاَيْتُ اَبَاكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ مِثْلَ مَا رَاَيْتَنِیْ اَصْنَعُ يَقُوْلُ: بِوَضُوْئِهِ هٰذَا وَبِشَرَابِهِ فَضْلَ وَضُوْئِهِ قَائِمًا**

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: اُس شخص نے مجھے یہ روایت بیان کی ہے' جس کو میں سچا قرار دیتا ہے کہ امام محمد باقر رضی اللہ عنہ نے اپنے والد (امام زین العابدین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے اُن کے والد (امام حسین رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کا پانی منگوایا' وہ اُن کی خدمت میں پیش کیا گیا تو اُنہوں نے دونوں ہاتھ وضو کے پانی میں داخل کرنے سے پہلے

اُن دونوں کو تین مرتبہ دھویا' پھر اُنہوں نے تین مرتبہ کُلّی کی' پھر تین مرتبہ پانی ناک میں ڈالا' پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' پھر دائیں بازو کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا پھر بائیں کو اسی طرح دھویا' پھر اُنہوں نے اپنے سر پر ایک مرتبہ مسح کیا' پھر اُنہوں نے دائیں پاؤں کو ٹخنے تک تین مرتبہ دھویا پھر بائیں کو اسی طرح دھویا' پھر وہ کھڑے ہوگئے اور اُنہوں نے مجھ سے فرمایا: مجھے پانی پکڑاؤ! میں نے اُنہیں برتن پکڑایا جس میں اُن کے وضو کا بچا ہوا پانی موجود تھا' تو اُنہوں نے وضو کے بچے ہوئے پانی کو کھڑے ہو کر پی لیا۔ میں اس بات پر حیران ہوا' جب اُنہوں نے مجھے دیکھا کہ میں حیران ہو رہا ہوں تو اُنہوں نے فرمایا: تم حیران نہ ہو' کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے جس طرح تم نے مجھے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا تھا:

''وضو کے بچے ہوئے پانی کو اس طرح استعمال کرنا چاہیے اور وضو کے بچے ہوئے پانی کو کھڑے ہو کر پینا چاہیے''۔

**124** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، اَنَّهٗ مَضْمَضَ ثَلَاثًا، وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ اَفْرَغَ عَلٰى وَجْهِهٖ ثَلَاثًا، وَعَلٰى يَدَيْهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا تَوَضَّاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: وَلَمْ اَسْتَيْقِنْهَا، عَنْ عُثْمَانَ لَمْ اَزِدْ عَلَيْهِ، وَلَمْ اَنْقُصْ

* * حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے تین مرتبہ کُلّی کی' تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا' تین مرتبہ اپنے چہرے کو دھویا' تین مرتبہ دونوں بازوؤں کو دھویا' پھر تین مرتبہ دونوں پاؤں دھوئے اور پھر یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ اس طرح وضو کیا کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ میں منقول ہونے کے حوالے سے مجھے یقین نہیں ہے' تاہم میں نے ان الفاظ میں کوئی اضافہ یا کوئی کمی نہیں کی۔

(یہاں یہ احتمال بھی ہوسکتا ہے کہ راوی یہ کہتے ہیں: مجھے یہ بات یقینی طور پر یاد نہیں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اسی طرح منقول ہے' تاہم میں نے اس میں کوئی اضافہ یا کوئی کمی نہیں کی۔)

**125** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: رَاَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَمَضْمَضَ، وَاسْتَنْشَقَ، وَاسْتَنْثَرَ، وَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا - قَالَ: وَحَسِبْتُهٗ قَالَ -: وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ، وَاُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا، وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَخَلَّلَ اَصَابِعَهٗ، وَخَلَّلَ لِحْيَتَهٗ حِيْنَ غَسَلَ وَجْهَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّغْسِلَ قَدَمَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ كَالَّذِيْ رَاَيْتُمُوْنِيْ فَعَلْتُ

* * شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا' اُنہوں نے اپنے دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے' پھر کلی کی' پھر ناک میں پانی ڈالا' پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ اُنہوں

125 -صحیح ابن خزیمۃ، کتاب الوضوء ، جماع ابواب الوضوء وسننہ، باب تخلیل اللحیۃ فی الوضوء عند غسل الوجہ، حدیث:153، صحیح ابن خزیمۃ، کتاب الوضوء ' جماع ابواب الوضوء وسننہ، باب غسل انامل القدمین فی الوضوء ، حدیث:168

نے یہ بات بیان کی کہ دونوں کلائیاں تین تین مرتبہ دھوئیں' پھر اُنہوں نے اپنے سر کا مسح کیا' پھر دونوں کانوں کے اندرونی اور بیرونی حصہ کا مسح کیا پھر دونوں پاؤں تین تین مرتبہ دھوئے' پھر اُنہوں نے اپنی انگلیوں کے درمیان خلال کیا' جب اُنہوں نے اپنا چہرہ دھویا تھا تو اپنی داڑھی کے درمیان بھی خلال کیا تھا' یہ دونوں پاؤں دھونے سے پہلے کی بات ہے۔ پھر اُنہوں نے یہ بات بیان کی کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسے ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے جس طرح تم لوگوں نے مجھے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

**126 - حدیث نبوی:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ كُلَّ عُضْوٍ مِنْهُ غَسْلَةً وَّاحِدَةً، ثُمَّ ذَكَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ

✻✻ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ایک مرتبہ اُنہوں نے وضو کرتے ہوئے وضو کے ہر ایک عضو کو ایک مرتبہ دھویا اور پھر یہ بات ذکر کی کہ نبی اکرم ﷺ بھی ایسا کر لیا کرتے تھے۔

**127 - حدیث نبوی:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّةً مَرَّةً

✻✻ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک' ایک مرتبہ بھی وضو کیا ہے۔

**128 - حدیث نبوی:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ قَالَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِوُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَغَرَفَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى، ثُمَّ صَبَّ عَلَى الْيُسْرَى صَبَّةً صَبَّةً

✻✻ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کیا میں تم کو نبی اکرم ﷺ کے وضو کے طریقہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ پھر اُنہوں نے اپنے دائیں ہاتھ کے چلو میں پانی لیا اور پھر اُسے اپنے بائیں ہاتھ پر ذرا سا انڈیل دیا۔

**129 - حدیث نبوی:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ

---

126 –مسند احمد بن حنبل ، مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب، حديث:3010

127 –الجامع للترمذى، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في الوضوء مرة مرة، حديث:42، سنن الدارمي، كتاب الطهارة، باب الوضوء مرة مرة، حديث:733، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب سنن الوضوء، ذكر اباحة جمع المرء بين المضمضة والاستنشاق في وضوئه، حديث:1082، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء ، جماع ابواب الوضوء وسننه، باب اباحة الوضوء مرة مرة، حديث:171، المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب الطهارة، واما حديث عائشة، حديث:484، شرح معاني الآثار للطحاوى، باب الوضوء للصلاة مرة مرة وثلاثا ثلاثا، حديث:81، السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الطهارة، جماع ابواب سنة الوضوء وفرضه، باب الجمع بين المضمضة والاستنشاق، حديث:216، مسند احمد بن حنبل ، مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب، حديث:2017، مسند الطيالسي، احاديث النساء ، وما اسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب، والمطلب، حديث:2873، المعجم الاوسط للطبراني، باب العين، باب الهاء، من اسمه : الهيثم ، حديث:9606

عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ وُضُوْءَيْنِ، مَرَّةً، وَثَلَاثًا

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو طرح سے وضو کرتے تھے کبھی ایک مرتبہ اور کبھی تین مرتبہ (وضو کے اعضاء کو دھوتے تھے)۔

130 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ ثَلَاثِ غَرَفَاتٍ فِي الْوُضُوْءِ، فَقَالَ: مَنْ كَانَ يُحْسِنُ اَنْ يَتَوَضَّاَ كَفَتْهُ غُرْفَةٌ وَاحِدَةٌ

✵✵ قاسم بن محمد کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُن سے وضو کے دوران تین مرتبہ چلّو میں پانی لینے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے فرمایا: جو شخص اچھی طرح سے وضو کر سکتا ہو' تو اُس کے لیے چلّو میں ایک مرتبہ بھی پانی لینا کافی ہے۔

131 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ تَوَضَّاَ مَرَّةً مَرَّةً

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ ایک ایک مرتبہ وضو کرتے تھے۔

132 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: تُجْزِءُ مَرَّةً اِذَا اَسْبَغَ الْوُضُوْءَ

✵✵ امام شعبی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ بھی جائز ہوگا' جبکہ آدمی نے اچھی طرح وضو کیا ہو۔

133 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَوْ تَوَضَّاَ رَجُلٌ مَرَّةً وَّاحِدَةً فَاَبْلَغَ فِي تِلْكَ الْمَرَّةِ اَجْزَاَ عَنْهُ

✵✵ زہری فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص ایک ہی مرتبہ وضو کر لے اور وہ اُس ایک مرتبہ میں تمام اعضاء کو مکمل (دھو لے) تو یہ اُس کی طرف سے جائز ہوگا۔

134 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يُجْزِءُ مَرَّةً وَّيُجْزِءُ مَرَّتَيْنِ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: ایک مرتبہ بھی جائز ہوتا ہے اور دو مرتبہ بھی جائز ہوتا ہے۔

135 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اَنْبَاَنِي مَنْ رَاَى، عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَتَوَضَّاُ مَرَّتَيْنِ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دو مرتبہ وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے (یعنی وضو کے اعضاء کو دو مرتبہ دھوتے ہوئے دیکھا ہے)۔

136 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، اَنَّهُ رَاَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَتَوَضَّاُ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

✱✱ اسود بن یزید بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اُنہوں نے دو دو مرتبہ وضو کیا۔

**137** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كُنْتُ أُوَضِّئُ ابْنَ عُمَرَ مِرَارًا مَرَّتَيْنِ، وَمِرَارًا ثَلَاثًا

✱✱ مجاہد فرماتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو کئی مرتبہ دو مرتبہ وضو کرواتا تھا اور کئی مرتبہ تین مرتبہ کرواتا تھا۔

**138** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَدَعَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ بِوَضُوءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ، ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ، ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ

✱✱ عمرو بن یحییٰ مازنی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کہا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں' کیا آپ یہ کرسکتے ہیں کہ مجھے یہ دکھائیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کیا کرتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! پھر حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے وضو کا پانی منگوایا' پھر اُنہوں نے اپنے ہاتھ پر پانی انڈیل کر دونوں ہاتھوں کو دو مرتبہ دھویا' پھر اُنہوں نے تین مرتبہ کُلّی کی اور ناک میں ڈالا' پھر اُنہوں نے تین مرتبہ چہرے کو دھویا' پھر دونوں بازو کہنیوں تک دو مرتبہ دھوئے' پھر اپنے دونوں ہاتھوں کے ذریعے اپنے سر کا مسح کیا' وہ پہلے دونوں ہاتھ پیچھے لے کر گئے اور پھر آگے لے کر آئے' اُنہوں نے سر کے آگے والے حصے سے آغاز کیا اور پھر دونوں ہاتھ پیچھے گدّی تک لے گئے اور پھر واپس اُس جگہ تک لے آئے جہاں سے آغاز کیا تھا'

138 -موطا مالك، كتاب الطهارة، باب العمل في الوضوء، حديث:31، سنن ابي داؤد، كتاب الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم، حديث:105، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب ما جاء في مسح الراس، حديث:431، السنن الصغرى، سؤر الهرة، صفة الوضوء، باب حد الغسل، حديث:96، السنن الكبرى للنسائي، كتاب الطهارة، عدد مسح الراس وكيفيته، حديث:102، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب سنن الوضوء، ذكر وصف مسح الراس اذا اراد المرء الوضوء ، حديث:1090، مستخرج ابي عوانة، مبتدا كتاب الطهارة، باب اباحة الوضوء مرتين مرتين، حديث:506، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء ، جماع ابواب الوضوء وسننه، باب اباحة غسل بعض اعضاء الوضوء شفعا ، حديث:173، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب فرض الرجلين في وضوء الصلاة، حديث:121، سنن الدارقطني، كتاب الطهارة، باب وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم، حديث:230، السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الطهارة، جماع ابواب سنة الوضوء وفرضه، باب الاختيار في استيعاب الراس بالمسح، حديث:253، مسند احمد بن حنبل، مسند المدنيين، حديث عبد الله بن زيد بن عاصم المازني وكانت له صحبة، حديث:16135، مسند الشافعي، باب ما خرج من كتاب الوضوء ، حديث:44

پھر اُنہوں نے اپنے دونوں پاؤں دھولیے۔

## بَابُ مَا يُكَفِّرُ الْوُضُوْءُ وَالصَّلَاةُ

## باب: وضواور نماز کون سی چیزوں کا کفارہ بنتے ہیں؟

**139** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ اَبَانَ قَالَ: رَاَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ تَوَضَّاَ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلَاثًا فَغَسَلَهُمَا، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ، ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا، ثُمَّ الْيُسْرٰى ثَلَاثًا كَذٰلِكَ، ثُمَّ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ نَحْوَ وُضُوْئِيْ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ تَوَضَّاَ وُضُوْئِيْ هٰذَا، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهٗ، غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

✱✱ حمران بن ابان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دیکھا' اُنہوں نے وضو کرتے ہوئے پہلے اپنے دونوں ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی بہا کر اُن دونوں کو دھویا' پھر کلی کی' ناک میں پانی ڈالا' پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' پھر دایاں بازو کہنی تک تین مرتبہ دھویا' پھر بایاں اسی طرح دھویا' پھر اپنے سر کا مسح کیا' پھر دائیں پاؤں کو تین مرتبہ دھویا پھر بائیں کو تین مرتبہ اسی طرح دھویا' پھر اُنہوں نے یہ بات بیان کی کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اس وضو کی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص میرے اس وضو کی طرح وضو کرے پھر دو رکعت ادا کرے جن کے دوران وہ اپنے خیالوں میں گم نہ ہو جائے تو اُس شخص کی مغفرت ہو جاتی ہے"۔

**140** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَهٗ ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدِ الْجُنْدَعِيِّ، اَنَّهٗ سَمِعَ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ، اَنَّ عُثْمَانَ تَوَضَّاَ فَاَهْرَاقَ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا، وَمَضْمَضَ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ، ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا، ثُمَّ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ تَوَضَّاَ مِثْلَ وُضُوْئِيْ هٰذَا، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُحَدِّثْ فِيْهِمَا نَفْسَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ

139 -صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب سواك الرطب والیابس للصائم، حدیث:1845، سنن ابی داؤد، کتاب الطهارة، باب صفة وضوء النبی صلی الله علیه وسلم، حدیث:97، السنن الصغری، سؤر الهرة، صفة الوضوء، المضمضة والاستنشاق، حدیث:83، السنن الکبری للنسائی، کتاب الطهارة، صفة الوضوء، حدیث:101، السنن الکبری للبیهقی، کتاب الطهارة، جماع ابواب سنة الوضوء وفرضه، باب التکرار فی غسل الیدین، حدیث:238، مسند احمد بن حنبل، مسند العشرة المبشرین بالجنة، مسند عثمان بن عفان رضی الله عنه، حدیث:417، مستخرج ابی عوانة، مبتدا کتاب الطهارة، بیان وضوء النبی صلی الله علیه وسلم وان اتم الوضوء واسبغه، حدیث:504

مِنْ ذَنْبِهِ

✵✵ حمران، جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں، وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وضو کرتے ہوئے پہلے اپنے دونوں ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی بہایا، پھر تین مرتبہ ناک صاف کیا، پھر تین مرتبہ کلی کی، اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا، پھر دائیں بازو کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا پھر بائیں کو اسی طرح دھویا، پھر اپنے سر پر مسح کیا، پھر دائیں پاؤں کو تین مرتبہ دھویا پھر بائیں کو اسی طرح دھویا، پھر یہ بات بیان کی کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اس وضو کی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص میرے اس وضو کی مانند وضو کرے اور پھر کھڑا ہو کر دو رکعت ادا کرے جن میں وہ اپنے خیالوں میں گم نہ ہو جائے تو اُس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

**141** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ: جَلَسَ عُثْمَانُ بِالْمَقَاعِدِ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ، ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ لَاُحَدِّثَنَّكُمْ بِحَدِيْثٍ لَوْلَا آيَةٌ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَا حَدَّثْتُكُمُوهُ، اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا تَوَضَّاَ رَجُلٌ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهُ اِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ، وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الْاُخْرَى حَتَّى يُصَلِّيَهَا. قَالَ: اَنَا سَمِعْتُهُ مِنْهُ

✵✵ حمران جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں، وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کھلی جگہ پر تشریف فرما ہوئے، اُنہوں نے وضو کے لیے پانی منگوایا، پھر وضو کیا، پھر فرمایا: اللہ کی قسم! اب میں تمہارے سامنے حدیث بیان کرنے لگا ہوں، اگر اللہ کی کتاب میں موجود ایک آیت نہ ہوتی تو میں یہ حدیث تمہیں نہ بیان کرتا، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرتا ہے تو اُس شخص کے اُس وضو اور اُس کے بعد والی نماز کے درمیان کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں جب تک وہ اُس نماز کو ادا نہیں کرتا''۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ بات بھی بیان کی کہ یہ بات میں نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے۔

**142** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ

142 –سنن ابی داؤد، کتاب الطهارة، باب ما یقول الرجل اذا توضأ، حدیث: 147، مسند احمد بن حنبل، مسند العشرة المبشرین بالجنة، اول مسند عمر بن الخطاب رضی اللہ عنه، حدیث: 121، سنن الدارمی، کتاب الطهارة، باب القول بعد الوضوء، حدیث: 750، السنن الکبریٰ للبیهقی، کتاب الصلاة، جماع ابواب ما یجوز من العمل فی الصلاة، جماع ابواب الخشوع فی الصلاة والاقبال علیها، حدیث: 3279، المستدرک علی الصحیحین للحاکم، کتاب التفسیر، تفسیر سورة النور، حدیث: 3443، صحیح ابن حبان، کتاب الطهارة، باب فضل الوضوء، ذکر ایجاب دخول الجنة لمن شهد للّٰه بالوحدانیة ولنبیه، حدیث: 1055، مستخرج ابی عوانة، مبتدأ کتاب الطهارة، الترغیب فی الوضوء وثواب اسباغه، حدیث: 463، صحیح ابن خزیمة، کتاب الوضوء، جماع ابواب فضول التطهیر والاستحباب من غیر ایجاب، باب فضل التهلیل والشهادة للنبی صلی اللہ علیه وسلم بالرسالة والعبودیة، حدیث: 221

عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرَةٍ، وَنَحْنُ نَتَنَاوَبُ رِعْيَةَ الْإِبِلِ، فَجِئْتُ ذَاتَ يَوْمٍ وَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَقَدْ سَبَقَنِي بَعْضُ قَوْلِهٖ فَجَلَسْتُ إِلٰى جَنْبِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ تَوَضَّاَ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَصَلّٰى صَلَاةً، يَعْلَمُ مَا يَقُوْلُ فِيهَا حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهٖ كَانَ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ. فَقَالَ: قُلْتُ: بَخٍ بَخٍ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: قَدْ قَالَ آنِفًا اَجْوَدَ مِنْ هٰذَا قَالَ: مَنْ تَوَضَّاَ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى صَلَاةً يَعْلَمُ مَا يَقُوْلُ فِيْهَا حَتّٰى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ، ثُمَّ قَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، فُتِحَتْ لَهٗ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ مِنَ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ

✸✸ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے' ہم اونٹوں کو تیزی سے دوڑا رہے تھے' ایک دن ہم آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے' آپ کی بات میں سے کچھ گفتگو پہلے گزر چکی تھی' میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گیا تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے اور پھر کھڑا ہو کر نماز ادا کرے' ایسی نماز ادا کرے جس میں وہ یہ جان رہا ہو کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے' یہاں تک کہ وہ اس نماز سے فارغ ہو جائے تو اُس کی وہی حالت ہو جاتی ہے جیسی اُس دن تھی جب اُس کی ماں نے اُسے جنم دیا تھا (یعنی وہ گناہوں سے مکمل طور پر پاک ہو جاتا ہے)''۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اس پر کہا: واہ جی واہ! اس پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوڑی دیر پہلے جو بات ارشاد فرمائی ہے وہ اس سے بھی زیادہ اچھی ہے۔ پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے اور پھر کھڑا ہو کر ایسی نماز ادا کرے جس میں اُسے پتا چل رہا ہو کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے' یہاں تک کہ وہ نماز پڑھ کر فارغ ہو جائے' پھر وہ یہ کلمات پڑھے:

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں''۔

تو اُس شخص کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کہ وہ اُن میں سے' جس میں سے چاہے' اندر داخل ہو جائے۔

**143 - آثارِ صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ قَالَ: نُحَرِّقُ عَلٰى اَنْفُسِنَا فَاِذَا صَلَّيْنَا الْمَكْتُوبَةَ كَفَّرَتِ الصَّلَاةُ مَا قَبْلَهَا، ثُمَّ نُحَرِّقُ عَلٰى اَنْفُسِنَا فَاِذَا صَلَّيْنَا كَفَّرَتِ الصَّلَاةُ مَا قَبْلَهَا

✸✸ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم اپنے آپ کو جلانے کے قابل کر دیتے ہیں لیکن جب ہم فرض نماز ادا کر لیتے ہیں تو نماز اُس سے پہلے کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے' پھر ہم اپنے آپ کو جلانے والے (کام کرتے ہیں) پھر جب

ہم نماز ادا کرتے ہیں تو نماز اُس سے پہلے کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔

**144** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قَالَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ: اِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ وُضِعَتْ خَطَايَاهُ عَلٰى رَاْسِهٖ، فَلَا يَفْرُغُ مِنْ صَلَاتِهٖ حَتّٰى تَتَفَرَّقَ مِنْهُ كَمَا تَفَرَّقُ عُذُوقُ النَّخْلَةِ، تَسَّاقَطُ يَمِينًا وَشِمَالًا

✽✽ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مؤمن بندہ جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اُس کے گناہ اُس کے سر پر رکھ دیئے جاتے ہیں اور جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوتا ہے تو اُس سے پہلے اُس کے گناہ یوں گر جاتے ہیں جس طرح پکی ہوئی کھجوریں گرتی ہیں' وہ گناہ دائیں طرف اور بائیں طرف گر جاتے ہیں۔

**145** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: مَا يُنَادِي مُنَادٍ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ بِالصَّلَاةِ حَتّٰى يُنَادِيَ مُنَادٍ مِنْ اَهْلِ السَّمَاءِ: قُوْمُوْا يَا بَنِيْ آدَمَ فَاَطْفِئُوْا نِيرَانَكُمْ قَالَ: فَيَقُومُ الْمُؤَذِّنُ يُؤَذِّنُ، ثُمَّ يَقُومُ النَّاسُ اِلَى الصَّلَاةِ

✽✽ حسن فرماتے ہیں: جب بھی اہلِ زمین میں سے کوئی منادی نماز کا اعلان کرتا ہے تو اہلِ آسمان میں سے ایک منادی یہ اعلان کرتا ہے: اے اولادِ آدم! اُٹھ جاؤ اور اپنی آگ کو بجھا دو! حسن فرماتے ہیں: پھر مؤذن کھڑا ہو کر اذان دیتا ہے اور پھر لوگ اُٹھ کر نماز کی طرف چلے جاتے ہیں۔

**146** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِيْ كَثِيرٍ الزُّبَيْدِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: خَرَجَتْ فِيْ عُنُقِ آدَمَ شَافَةٌ - يَعْنِيْ بَثْرَةً - فَصَلّٰى صَلَاةً فَانْحَدَرَتْ اِلٰى صَدْرِهٖ، ثُمَّ صَلّٰى صَلَاةً فَانْحَدَرَتْ اِلَى الْحَقْوِ، ثُمَّ صَلّٰى صَلَاةً فَانْحَدَرَتْ اِلَى الْكَفِّ، ثُمَّ صَلّٰى صَلَاةً فَانْحَدَرَتْ اِلَى الْاِبْهَامِ، ثُمَّ صَلّٰى صَلَاةً فَذَهَبَتْ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام کی گردن میں پھنسی نکلی' اُنہوں نے نماز ادا کی تو وہ پھسل کر اُن کے سینے تک آ گئی' پھر اُنہوں نے نماز ادا کی تو وہ پھسل کر اُن کے پہلو تک آ گئی' پھر اُنہوں نے نماز ادا کی تو وہ اُن کی ہتھیلی تک آ گئی' پھر اُنہوں نے نماز ادا کی تو وہ اُن کے انگوٹھے تک آ گئی' پھر اُنہوں نے نماز ادا کی تو وہ رخصت ہو گیا۔

**147** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ: الصَّلَوَاتُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ

✽✽ ابووائل بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نمازیں درمیان میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں جبکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔

**148** - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، اَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ سَلْمَانَ يَنْظُرُ اجْتِهَادَهُ قَالَ: فَقَامَ فَصَلّٰى مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَكَاَنَّهُ لَمْ يَرَ الَّذِي كَانَ يَظُنُّ فَذَكَرَ

ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ سَلْمَانُ: حَافِظُوا عَلٰى هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فَاِنَّهُنَّ كَفَّارَاتٌ لِهٰذِهِ الْجِرَاحَاتِ مَا لَمْ تُصِبِ الْمَقْتَلَةَ، فَاِذَا اَمْسَى النَّاسُ كَانُوْا عَلٰى ثَلَاثِ مَنَازِلَ فَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ وَلَا عَلَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ عَلَيْهِ وَلَا لَهُ، وَمِنْهُمْ لَا لَهُ وَلَا عَلَيْهِ، فَرَجُلٌ اغْتَنَمَ ظُلْمَةَ اللَّيْلِ، وَغَفْلَةَ النَّاسِ، فَقَامَ يُصَلِّي حَتّٰى اَصْبَحَ فَذٰلِكَ لَهُ وَلَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ اغْتَنَمَ غَفْلَةَ النَّاسِ، وَظُلْمَةَ اللَّيْلِ، فَرَكِبَ رَاْسَهُ فِي الْمَعَاصِي فَذٰلِكَ عَلَيْهِ وَلَا لَهُ، وَرَجُلٌ صَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ نَامَ فَذٰلِكَ لَا لَهُ وَلَا عَلَيْهِ، فَاِيَّاكَ وَالْحَقْحَقَةَ وَعَلَيْكَ بِالْقَصْدِ وَالدَّوَامِ

✵✵ طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ اُنہوں نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ہاں رات بسر کی' تا کہ اُن کی رات کی عبادت کا جائزہ لیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے رات کے آخری حصے میں نماز ادا کی' یہ اندازہ ہو رہا تھا کہ اُنہیں طارق بن شہاب کی سوچ کا اندازہ نہیں ہوا تھا' پھر طارق نے اپنا مؤقف اُن کے سامنے پیش کیا تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''ان پانچ نمازوں کی حفاظت کرو (یعنی انہیں باقاعدگی سے ادا کرتے رہو) یہ ان زخموں کے لیے کفارہ بن جائیں گی جب تک تم قتل کے مرتکب نہیں ہوتے' جب لوگ شام کرتے ہیں تو اُن کی تین حیثیتیں ہوتی ہیں' اُن میں سے کچھ وہ لوگ ہوتے ہیں جنہیں کچھ حاصل بھی ہو چکا ہوتا ہے اور اُن کے ذمہ کوئی گناہ لازم نہیں ہوتا' اُن میں سے کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کے ذمہ گناہ لازم ہوتا ہے لیکن اُنہیں کوئی نیکی حاصل نہیں ہوئی ہوتی اور کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں جنہیں نہ تو کوئی نیکی حاصل ہوئی ہوتی ہے اور نہ ہی اُن کے ذمہ کوئی گناہ لازم ہوا ہوتا ہے۔ ایک شخص رات کی تاریکی کو غنیمت سمجھتا ہے' لوگ اُس وقت غافل ہوتے ہیں' وہ شخص اُٹھ کر نماز ادا کرتا ہے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے' تو یہ ایک ایسا شخص ہے جسے ثواب حاصل ہوا لیکن اُسے کوئی گناہ نہیں ہوا' ایک ایسا شخص ہے جو لوگوں کی غفلت کو غنیمت سمجھتا ہے' رات کی تاریکی کو غنیمت سمجھتا ہے اور اپنے سر پر گناہ سوار کر لیتا ہے' ایسے شخص پر گناہ لازم ہوتا ہے اُسے کوئی نیکی حاصل نہیں ہوتی اور ایک شخص عشاء کی نماز ادا کر کے سو جاتا ہے تو ایسے شخص کو نہ تو کوئی اضافی ثواب حاصل ہوتا ہے اور نہ اُس پر کوئی گناہ لازم ہوتا ہے' تو تم طاقت سے زیادہ وزن لادنے (یعنی شدت پسندی اختیار کرنے) سے بچنے کی کوشش کرو اور تم پر میانہ روی اور باقاعدگی لازم ہے''۔

**149 - آثارِ صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحٍ، مَوْلَى التَّوْاَمَةِ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: صَلَاةُ الرَّجُلِ فِيْ بَيْتِهِ نُوْرٌ، وَاِذَا قَامَ الرَّجُلُ اِلَى الصَّلَاةِ عُلِّقَتْ خَطَايَاهُ فَوْقَهُ، فَلَا يَسْجُدُ سَجْدَةً اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً

✵✵ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: آدمی کا اپنے گھر میں نماز ادا کرنا نور ہے' جب آدمی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اُس کے گناہ اُس کے اوپر رکھ دیئے جاتے ہیں' جب بھی وہ سجدے میں جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس سے اُس کے گناہوں کو دور کر دیتا ہے۔

**150** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلْمُصَلِّي ثَلَاثُ خِصَالٍ تَتَنَاثَرُ الرَّحْمَةُ عَلَيْهِ مِنْ قَدَمِهِ اِلَى عَنَانِ السَّمَاءِ، وَتَحُفُّ بِهِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ قَرْنِهِ اِلَى اَعْنَانِ السَّمَاءِ، وَيُنَادِيْ مُنَادٍ لَوْ عَلِمَ الْمُنَاجِي مَنْ يُنَاجِي مَا انْفَتَلَ

✵✵ حسن بصری' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نمازی کو تین خصوصیات حاصل ہوتی ہیں' ایک یہ کہ اُس کے پاؤں سے لے کے آسمان کے کنارے تک رحمت اُس پر نازل ہوتی رہتی ہے' دوسرا یہ کہ آسمان کے کنارے تک فرشتے اپنے پروں کے ذریعہ اُسے ڈھانپ لیتے ہیں اور ایک منادی یہ اعلان کرتا ہے کہ اگر مناجات کرنے والے شخص کو یہ پتا چل جائے کہ وہ کس کی بارگاہ میں مناجات کر رہا ہے؟ تو وہ اسے کبھی ختم نہ کرے''۔

## بَابُ مَا يُذْهِبُ الْوُضُوْءُ مِنَ الْخَطَايَا

## باب: وضو کتنے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے؟

**151** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: اِذَا مَضْمَضَ كَانَ مَا يَخْرُجُ مِنْ فِيْهِ خَطَايَا، وَاِذَا اسْتَنْثَرَ كَانَ مَا يَخْرُجُ مِنْ اَنْفِهِ خَطَايَا، وَاِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ كَانَ مَا يَخْرُجُ مِنْهُ خَطَايَا، وَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ كَانَ مَا يَهْبِطُ مِنْهَا خَطَايَا، وَاِذَا مَسَحَ بِرَاْسِهِ كَانَ مَا يَهْبِطُ عَنْهُ مِنَ الْاَقْذَارِ خَطَايَا، وَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ كَانَ مَا يَهْبِطُ عَنْهُمَا خَطَايَا حَتّٰى يَرْجِعَ كَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهُ اِلَّا مِنْ كَبِيرَةٍ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: جب آدمی کلی کرتا ہے تو اُس کے منہ میں سے گناہ نکل جاتے ہیں' جب وہ ناک میں پانی ڈالتا ہے تو اُس کے ناک میں سے گناہ نکل جاتا ہے' جب وہ چہرے کو دھوتا ہے تو اُس میں سے گناہ نکل جاتے ہیں' جب وہ دونوں بازو دھوتا ہے تو اُس میں سے گناہ نکل جاتے ہیں' جب وہ سر کا مسح کرتا ہے تو اُس کے سر سے گناہ نیچے گر جاتے ہیں' جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اُس کے پاؤں سے گناہ گر جاتے ہیں' یہاں تک کہ جب وہ واپس آتا ہے تو وہ ایسے ہوتا ہے جیسے اُس کی ماں نے اُسے جنم دیا تھا' البتہ کبیرہ گناہ کا معاملہ مختلف ہے۔

**152** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ، عَنِ الْقَاسِمِ الشَّامِيِّ، اَنَّ مَوْلَاةً لَهُ يُقَالُ لَهَا اُمُّ هَاشِمٍ اَجْلَسَتْهُ فِي السِّتْرِ بِدَوَاةٍ وَّقَلَمٍ، وَاَرْسَلَتْ اِلَى اَبِيْ اُمَامَةَ فَسَاَلَتْهُ عَنْ حَدِيثٍ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْوُضُوْءِ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ قَامَ اِلَى الْوُضُوْءِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ، فَاِذَا مَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيْهِ، فَاِذَا اسْتَنْثَرَ خَرَجَتْ مِنْ اَنْفِهِ، فَكَذٰلِكَ حَتّٰى يَغْسِلَ الْقَدَمَيْنِ فَاِنْ خَرَجَ اِلٰى صَلَاةٍ مَفْرُوضَةٍ كَانَ كَحَجَّةٍ مَبْرُوْرَةٍ، وَاِنْ خَرَجَ اِلٰى صَلَاةِ تَطَوُّعٍ كَانَتْ كَعُمْرَةٍ مَبْرُوْرَةٍ

---

152 - المعجم الكبير للطبراني، باب الصاد، ما اسند ابو امامة، المثنى بن الصباح، حديث: 7860

✱✱ قاسم شامی بیان کرتے ہیں: اُن لوگوں کی ایک کنیز تھی جس کا نام اُم ہاشم تھا' ایک مرتبہ اُس کنیز نے پردے میں بیٹھ کر دوات اور قلم منگوایا اور پھر حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کو پیغام دے کر بلوایا اور اُن سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُس حدیث کے بارے میں دریافت کیا جو اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے وضو کے بارے میں نقل کی ہے' تو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص وضو کرتا ہے تو جب وہ دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو اُس کے ہاتھوں سے گناہ نکل جاتے ہیں' جب وہ کلی کرتا ہے تو اُس کے منہ سے گناہ نکل جاتے ہیں' جب ناک صاف کرتا ہے تو اُس کے ناک سے گناہ نکل جاتے ہیں' یہاں تک کہ وہ دونوں پاؤں دھوتا ہے (تو اُن میں سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں) پھر جب وہ فرض نماز ادا کرنے کے لیے نکلتا ہے' تو یہ مقبول حج کی مانند ہوتا ہے اور اگر وہ نفل نماز ادا کرنے کے لیے نکلتا ہے' تو یہ مقبول عمرہ کی مانند ہوتا ہے''۔

**153** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُقَاتِلٍ، وَرَجُلٌ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِیٍّ قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَیُّ اللَّیْلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: جَوْفُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ قَالَ: ثُمَّ الصَّلَاةُ مَقْبُولَةٌ اِلٰی صَلَاةِ الْفَجْرِ، ثُمَّ لَا صَلَاةَ اِلٰی طُلُوْعِ الشَّمْسِ، ثُمَّ الصَّلَاةُ مَقْبُولَةٌ اِلٰی صَلَاةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ لَا صَلَاةَ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَیْفَ صَلَاةُ اللَّیْلِ؟ قَالَ: مَثْنٰی مَثْنٰی قَالَ: قُلْتُ: كَیْفَ صَلَاةُ النَّهَارِ؟ قَالَ: اَرْبَعًا اَرْبَعًا قَالَ: وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاةً كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ قِیرَاطًا، وَالْقِیرَاطُ مِثْلُ اُحُدٍ، وَاَنَّ الْعَبْدَ اِذَا قَامَ یَتَوَضَّاُ فَغَسَلَ كَفَّیْهِ خَرَجَتْ ذُنُوبُهُ مِنْ كَفَّیْهِ، ثُمَّ اِذَا مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ خَرَجَتْ ذُنُوبُهُ مِنْ خَیَاشِیمِهِ، ثُمَّ اِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتْ ذُنُوبُهُ مِنْ وَجْهِهِ وَسَمْعِهِ وَبَصَرِهِ، ثُمَّ اِذَا غَسَلَ ذِرَاعَیْهِ خَرَجَتْ ذُنُوبُهُ مِنْ ذِرَاعَیْهِ، ثُمَّ اِذَا مَسَحَ بِرَاْسِهِ خَرَجَتْ ذُنُوبُهُ مِنْ رَاْسِهِ، ثُمَّ اِذَا غَسَلَ رِجْلَیْهِ خَرَجَتْ ذُنُوبُهُ مِنْ رِجْلَیْهِ، ثُمَّ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلَاةِ خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَیَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ

153- عاصم بن ضمرہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! رات کا کون سا حصہ (عبادت کے لیے) زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخری نصف حصہ۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فجر کی نماز (کا وقت شروع ہونے تک) نماز قبول ہوتی رہتی ہے' پھر سورج نکلنے تک کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی' پھر عصر کی نماز تک نماز قبول ہوتی رہتی ہے' پھر سورج غروب ہونے تک کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی (یعنی نفل نماز ادا نہیں کی جائے گی)۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! رات کی نماز کس طرح ادا کی جائے گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو' دو کر کے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: دن کی نماز کیسے ادا کی جائے گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار' چار کر کے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا:

''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا' اللہ تعالیٰ اُس کے لیے ایک قیراط (اجر و ثواب) نوٹ کر لے گا اور ایک قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہو گا اور جب بندہ وضو کرتا ہے اور دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو اُس کے دونوں ہاتھوں میں سے گناہ نکل جاتے

ہیں' پھر جب وہ کلی کرتا ہے اور ناک میں پانی ڈالتا ہے تو اُس کے نتھنوں میں سے گناہ نکل جاتے ہیں' جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اُس کے چہرے اور سماعت اور بصارت میں سے گناہ نکل جاتے ہیں' جب وہ اپنے دونوں بازو دھوتا ہے تو اُس کے بازوؤں میں سے گناہ نکل جاتے ہیں' جب وہ اپنے سر پر مسح کرتا ہے تو اُس کے سر میں سے نکل جاتے ہیں' جب وہ اپنے دونوں پاؤں دھوتا ہے تو اُس کے پاؤں میں سے گناہ نکل جاتے ہیں' پھر جب وہ نماز ادا کرنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اپنے گناہوں سے یوں پاک ہو چکا ہوتا ہے جیسے اُس دن تھا جس دن اُس کی والدہ نے اُسے جنم دیا تھا''۔

**154** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ قَالَ: كَانَ جَالِسًا مَعَ اَصْحَابٍ لَهُ، اِذْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ: مَنْ يُحَدِّثُنَا حَدِيْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَمْرٌو: اَنَا قَالَ: هِيَ، لِلّٰهِ اَبُوْكَ وَاحْذَرْ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ: هِيَ، لِلّٰهِ اَبُوْكَ وَاحْذَرْ

قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: مَنْ رَمَى سَهْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَ لَهُ عَدْلُ رَقَبَةٍ قَالَ: هِيَ، لِلّٰهِ اَبُوْكَ وَاحْذَرْ

قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: مَنْ اَعْتَقَ نَسَمَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهَا عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ

قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: مَنْ اَعْتَقَ نَسَمَتَيْنِ، اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوَيْنِ مِنْهُمَا عُضْوَيْنِ مِنْهُ مِنَ النَّارِ قَالَ: هِيَ، لِلّٰهِ اَبُوْكَ وَاحْذَرْ

قَالَ: وَحَدِيْثًا لَوْ اَنِّي لَمْ اَسْمَعْهُ مِنْهُ اِلَّا مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا اَوْ اَرْبَعًا اَوْ خَمْسًا لَمْ اُحَدِّثْكُمُوْهُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيَغْسِلُ وَجْهَهُ اِلَّا تَسَاقَطَتْ خَطَايَا وَجْهِهِ مِنْ اَطْرَافِ لِحْيَتِهِ، فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ تَسَاقَطَتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ بَيْنِ اَظْفَارِهِ، فَاِذَا مَسَحَ بِرَاْسِهِ تَسَاقَطَتْ خَطَايَا رَاْسِهِ مِنْ اَطْرَافِ شَعْرِهِ، فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ تَسَاقَطَتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ بَاطِنِهِمَا، فَاِنْ اَتَى مَسْجِدًا فَصَلَّى فِيْ جَمَاعَةٍ فِيْهِ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ، فَاِنْ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتَا كَفَّارَةً قَالَ: هِيَ، لِلّٰهِ اَبُوْكَ وَاحْذَرْ حَدِّثْ وَلَا تُخْطِئْ

✻✻ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ تشریف فرما تھے' اسی دوران ایک صاحب نے اُن سے کہا: کون ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث بیان کرے گا! تو حضرت عمرو نے کہا: میں کروں گا! تو اُس شخص نے کہا: ٹھیک ہے! اللہ آپ کا بھلا کرے! لیکن احتیاط سے کیجئے گا! (لفظوں کی کمی بیشی نہ ہو) تو حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں بوڑھا ہو جائے (یا اُس کے بال سفید ہو جائیں) تو یہ چیز قیامت کے دن اُس کے لیے نور ہو گی''۔

اُس شخص نے کہا: ٹھیک ہے! اللہ آپ کا بھلا کرے! احتیاط کیجئے گا! پھر حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: میں نے نبی

اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں ایک تیر پھینکتا ہے تو یہ اُس کے لیے ایک غلام آزاد کرنے کی مانند ہوتا ہے''۔

اُس شخص نے کہا: بالکل ٹھیک ہے! اللہ آپ کا بھلا کرے! احتیاط کیجئے گا۔ پھر حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ایک شخص کو آزاد کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اُس (آزاد ہونے والے) کے ہر ایک عضو کے عوض میں اُس (آزاد کرنے والے) کے ہر ایک عضو کو جہنم سے آزاد کر دیتا ہے''۔

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی بتایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص دو جانوں کو آزاد کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اُن کے ہر دو اعضاء کے عوض میں اُس شخص کے ہر دو اعضاء کو جہنم سے آزاد کر دیتا ہے''۔

اُس شخص نے کہا: بالکل ٹھیک ہے! اللہ آپ کا بھلا کرے! احتیاط کیجئے گا اور مزید سنایئے! تو حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: ایک حدیث ہے جو میں نے نبی اکرم ﷺ سے ایک مرتبہ نہیں' دو مرتبہ نہیں' تین مرتبہ نہیں' چار مرتبہ نہیں' پانچ مرتبہ سنی ہوئی ہے' اگر یہ (اتنی مرتبہ) نہ سنی ہوئی ہوتی' تو میں تمہیں نہ بیان کرتا۔ (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:)

''جو مسلمان بندہ وضو کرتے ہوئے اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اُس کے چہرے کے گناہ اُس کی داڑھی کے اطراف سے نیچے گر جاتے ہیں' جب وہ دونوں بازو دھوتا ہے تو اُس کے بازوؤں کے گناہ اُس کے ناخنوں کے درمیان میں سے بھی گر جاتے ہیں' جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اُس کے سر کے گناہ اُس کے بالوں کے کناروں سے نیچے گر جاتے ہیں' جب وہ اپنے دونوں پاؤں دھوتا ہے تو اُس کے پاؤں کے گناہ اُن کے نیچے والے حصے سے نیچے گر جاتے ہیں' پھر جب وہ مسجد میں آ کر اُس میں باجماعت نماز ادا کرتا ہے تو اُس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ واجب ہو جاتا ہے' اور اگر وہ کھڑے ہو کر دو رکعت نفل ادا کر لے تو یہ اُس کے لیے کفارہ بن جاتے ہیں''۔

اُس شخص نے کہا: بالکل ٹھیک ہے! اللہ آپ کا بھلا کرے! (اور بیان کیجئے) اور احتیاط کیجئے گا' حدیث بیان کریں لیکن اُس میں کوئی غلطی نہ کریں۔

**155 - حدیث نبوی:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ

155-موطا مالك، كتاب الطهارة، باب جامع الوضوء، حديث:60، سنن الدارمي، كتاب الطهارة، باب فضل الوضوء، حديث:752، الجامع للترمذي، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في فضل الطهور، حديث:2، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب فرض الرجلين في وضوء الصلاة، حديث:123، السنن الكبرىٰ للبيهقي، كتاب الطهارة، جماع ابواب سنة الوضوء وفرضه، باب فضيلة الوضوء ، حديث:359، مسند احمد بن حنبل، مسند ابي هريرة رضي الله عنه، حديث:7834، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب فضل الوضوء، ذكر حط الخطايا بالوضوء وخروج المتوضء نقيا من ذنوبه بعد فراغه، حديث:1045، مستخرج ابي عوانة، مبتدا كتاب الطهارة، بيان ثواب المضمضة والاستنشاق وصفتهما ، حديث:515

هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا مَضْمَضَ الْعَبْدُ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيئَةٍ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِهَا مَعَ الْمَاءِ إِذَا خَرَجَ مِنْ فِيهِ، وَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيئَةٍ فِي وَجْهِهِ مَعَ الْمَاءِ الَّذِي يَقْطُرُ مِنْ وَجْهِهِ، وَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ، خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ مَعَ الْمَاءِ الَّذِي يَقْطُرُ مِنْ يَدَيْهِ، وَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ حِينَ يَغْسِلُهُمَا، فَإِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى الْمَسْجِدِ مُحِيَ عَنْهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ خَطِيئَةٌ، وَزِيدَ بِهَا حَسَنَةٌ حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی بندہ کلی کرتا ہے تو اُس کے منہ میں سے پانی کے ساتھ اُس کا ہر وہ گناہ نکل جاتا ہے جو اُس نے کلام کیا تھا' جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اُس کے چہرے سے ٹپکنے والے پانی کے قطروں کے ساتھ اُس کے چہرے پر موجود ہر گناہ نکل جاتا ہے' جب وہ اپنے دونوں بازو دھوتا ہے تو اُس کے بازوؤں سے ٹپکنے والے پانی کے ہر ایک قطرے کے ساتھ اُس کے بازوؤں کے گناہ نکل جاتے ہیں' جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو جب وہ اُن دونوں کو دھوتا ہے تو اس کے دونوں پاؤں میں سے گناہ نکل جاتے ہیں' پھر جب وہ اپنے گھر سے نکل کر مسجد کی طرف جاتا ہے تو اُس کے ہر ایک قدم کے عوض میں اُس کے ایک گناہ کو مٹا دیا جاتا ہے اور ایک قدم کے عوض میں اُس کی ایک نیکی میں اضافہ کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے''۔

**156** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَا أَدْرِي كَمْ حَدَّثَنِي هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ حَتَّى يَسِيلَ الْمَاءُ عَلَى وَجْهِهِ، ثُمَّ يَغْسِلُ ذِرَاعَيْهِ حَتَّى يَسِيلَ الْمَاءُ عَلَى مِرْفَقَيْهِ، ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ حَتَّى يَسِيلَ الْمَاءُ مِنْ قِبَلِ عَقِبَيْهِ، ثُمَّ يُصَلِّي فَيُحْسِنُ صَلَاتَهُ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا سَلَفَ

✽✽ ثعلبہ بن عباد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث کتنی مرتبہ مجھے بیان کی ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرتا ہے' یہاں تک کہ اپنے چہرے پر پانی بہالیتا ہے' دونوں بازوؤں کو دھولیتا ہے یہاں تک کہ اپنی کہنیوں پر بھی پانی بہالیتا ہے' پھر دونوں پاؤں دھوتا ہے یہاں تک کہ اپنی ایڑیوں پر بھی پانی بہالیتا ہے' پھر وہ نماز ادا کرتا ہے اور اچھی طرح سے نماز ادا کرتا ہے تو اُس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

## بَابُ هَلْ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ أَمْ لَا؟

## باب: کیا آدمی ہر نماز کے لیے از سر نو وضو کرے گا یا نہیں؟

**157** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ حَتَّى كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ

وَالْمَغْرِبَ بِوُضُوءٍ وَّاحِدٍ

❊❊ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے لیے از سر نو وضو کرتے تھے' یہاں تک کہ فتح مکہ کے موقع پر آپ نے ایک ہی وضو کے ساتھ ظہر' عصر اور مغرب کی نمازیں ادا کیں۔

**158** - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَوَاتِ بِوُضُوءٍ وَّاحِدٍ، وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَنَعْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ؟ قَالَ: اِنِّي عَمْدًا صَنَعْتُهُ يَا عُمَرُ

❊❊ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے چند نمازیں ایک ہی وضو کے ساتھ ادا کیں' آپ نے اپنے موزوں پر مسح کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! آج آپ نے ایک ایسا طرزِ عمل اختیار کیا ہے جو آپ نے اس سے پہلے اختیار نہیں کیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔

**159** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ اَبِي غَلَّابٍ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ قَالَ: كُنَّا مَعَ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ فِي جَيْشٍ عَلٰى سَاحِلِ دِجْلَةَ، اِذْ حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَنَادَى مُنَادِيهِ لِلظُّهْرِ، فَقَامَ النَّاسُ اِلَى الْوُضُوءِ، فَتَوَضَّئُوا فَصَلَّى بِهِمْ، ثُمَّ جَلَسُوا حِلَقًا، فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ نَادَى مُنَادِي الْعَصْرِ، فَهَبَّ النَّاسُ لِلْوُضُوءِ اَيْضًا، فَاَمَرَ مُنَادِيَهُ فَنَادَى، اَلَا لَا وُضُوءَ اِلَّا عَلٰى مَنْ اَحْدَثَ، قَدْ اَوْشَكَ الْعِلْمُ اَنْ يَذْهَبَ، وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ حَتّٰى يَضْرِبَ الرَّجُلُ اُمَّهُ بِالسَّيْفِ مِنَ الْجَهْلِ

❊❊ حطان بن عبداللہ رقاشی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم دجلہ کے کنارے ایک لشکر میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھے' اسی دوران نماز کا وقت ہوگیا تو مؤذن نے ظہر کی نماز کے لیے اذان دی' لوگ وضو کرنے کے لیے اُٹھے' اُن

158 -صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب جواز الصلوات کلها بوضوء واحد، حدیث:441، الجامع للترمذی، ابواب الطهارة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم، باب ما جاء انه یصلی الصلوات بوضوء واحد، حدیث:58، سنن ابی داؤد، کتاب الطهارة، باب الرجل یصل الصلوات بوضوء واحد، حدیث:149، سنن ابن ماجه، کتاب الطهارة وسننها، باب الوضوء لکل صلاة والصلوات کلها بوضوء واحد، حدیث:507، سنن الدارمی، کتاب الطهارة، باب اذا قمتم الی الصلاة، حدیث:696، صحیح ابن حبان، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ذکر الوقت الذی صلی النبی صلی الله علیه وسلم فیه الصلوات، حدیث:1728، مستخرج ابی عوانة، مبتدا کتاب الطهارة، الدلیل علی ایجاب الوضوء لکل صلاة وانها لا تقبل الا من، حدیث:497، صحیح ابن خزیمة، کتاب الوضوء ، باب ذکر الدلیل علی ان الله عز وجل انما اوجب الوضوء، حدیث:12، مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الطهارات، من کان یصلی الصلاة بوضوء واحد، حدیث:296، السنن الصغری، سؤر الهرة، صفة الوضوء، الوضوء لکل صلاة، حدیث:133، السنن الکبریٰ للنسائی، کتاب الطهارة، الوضوء لکل صلاة، حدیث:131، شرح معانی الآثار للطحاوی، باب الوضوء هل یجب لکل صلاة ام لا ؟، حدیث:149، مسند احمد بن حنبل، مسند الانصار، حدیث بریدة الاسلمی، حدیث:22446، السنن الکبریٰ للبیهقی، کتاب الطهارة جماع ابواب الحدث، باب اداء صلوات بوضوء واحد، حدیث:716

لوگوں نے وضو کیا تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کو نماز پڑھائی' پھر وہ لوگ حلقہ بنا کر بیٹھ گئے' جب عصر کی نماز کا وقت ہوا تو عصر کے لیے مؤذن نے اذان دی' لوگ پھر وضو کے لیے اُٹھنے لگے' تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے مؤذن کو ہدایت کی کہ اعلان کرو: خبردار! وضو صرف اُس شخص پر لازم ہوگا جو پہلے بے وضو ہو چکا ہو' عنقریب علم رخصت ہو جائے گا اور جہالت ظاہر ہو جائے گی یہاں تک کہ کوئی شخص جہالت کی وجہ سے اپنی ماں کو تلوار کے ذریعے قتل کر دے گا۔

**160** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: مَا اُبَالِي اَنْ اُصَلِّيَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلُّهُنَّ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ مَا لَمْ اُدَافِعْ غَائِطًا اَوْ بَوْلًا.

** امام شعبی بیان کرتے ہیں: میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا' خواہ میں پانچوں نمازیں ایک ہی وضو کے ساتھ ادا کر لوں' جبکہ میں نے پاخانہ یا پیشاب نہ کیا ہو (یا کسی اور وجہ سے بے وضو نہ ہوا ہوؤں)۔

**161** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ

** قتادہ کے حوالے سے اس کی مانند روایت منقول ہے۔

**162** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: كَانَ اَحَدُنَا يَكْفِيهِ الْوُضُوْءُ مَا لَمْ يُحْدِثْ

** عمرو بن عامر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ہم میں سے کسی بھی ایک شخص کے لیے اُس وقت تک وضو کافی ہوگا جب تک وہ بے وضو نہیں ہوتا۔

**163** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِنِّي لَاُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ مَا لَمْ اُحْدِثْ، اَوْ اَقُوْلُ مُنْكَرًا

** ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: میں ایک ہی وضو کے ساتھ ظہر' عصر اور مغرب کی نمازیں ادا کر لیتا ہوں' جبکہ میں بے وضو نہ ہوا ہوؤں یا میں نے کوئی منکر بات نہ کہی ہو۔

**164** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا يُجُوزُ وُضُوْءُ اَحَدٍ اَكْثَرَ مِنْ صَلَاةِ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ، اَحْدَثَ اَوْ لَمْ يُحْدِثْ، وَيَمْسَحُ اَوْ لَمْ يَمْسَحْ. قَالَ: وَسَمِعْتُ وَهْبًا يَقُوْلُ: اِنِّي لَاُصَلِّي الظُّهْرَ بِوُضُوْءِ الْعِشَاءِ

** ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: کسی بھی شخص کا وضو ایک دن اور ایک رات کی نمازوں سے زیادہ وقت کے لیے جائز نہیں ہے' خواہ وہ اس دوران بے وضو ہوا ہو' یا بے وضو نہ ہوا ہو' خواہ اُس نے مسح کیا ہو یا مسح نہ کیا ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے وہب کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں عشاء کے وضو کے ساتھ ظہر کی نماز ادا کرتا ہوں۔

**165** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْوُضُوْءُ لِكُلِّ صَلَاةٍ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَاِنَّهُ يَقُوْلُ: (اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلَاةِ) (المائدة: 6) قَالَ: حَسْبُكَ الْوُضُوْءُ الْاَوَّلُ، لَوْ تَوَضَّاْتُ لِلصُّبْحِ لَصَلَّيْتُ

الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِهِ مَا لَمْ اُحْدِثْ قُلْتُ: فَيُسْتَحَبُّ اَنْ اَتَوَضَّاَ لِكُلِّ صَلَاةٍ؟ قَالَ: لَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا ہر نماز کے لیے ازسرنو وضو کیا جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے تو یہ ارشاد فرمایا ہے: ''جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو''۔ تو عطاء نے جواب دیا: تمہارے لیے پہلے والا وضو کافی ہے' اگر میں صبح کی نماز کے لیے وضو کروں تو میں اُس کے ذریعہ تمام نمازیں ادا کرسکتا ہوں' جب تک میں بے وضو نہیں ہوتا۔ (ابن جریج کہتے ہیں:) میں نے کہا: تو کیا یہ بات مستحب قرار دی جائے گی کہ میں ہر نماز کے لیے ازسرنو وضو کروں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

**166** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: كَانَ الْاَسْوَدُ بْنُ يَزِيْدَ يَتَوَضَّاُ بِقَدَحٍ قَدْرَ رِيِّ الرَّجُلِ، ثُمَّ يُصَلِّي بِذٰلِكَ الْوُضُوْءِ الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا مَا لَمْ يُحْدِثْ

✵✵ عمارہ بن عمیر بیان کرتے ہیں: اسود بن یزید ایک پیالے کے ذریعہ وضو کرتے تھے جس میں اتنا پانی آتا تھا' جو آدمی کو سیراب کردے' پھر وہ اُس وضو کے ذریعہ تمام نمازیں ادا کرلیتے تھے' جب تک وہ بے وضو نہیں ہوتے تھے۔

**167** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ، عَنْ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ شُعْبَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ قَالَ: لِابْنِ عَبَّاسٍ: هَلْ لَكَ بَحْرٌ فِي عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ خَرَجَ فَتَوَضَّاَ قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ: هٰكَذَا يَصْنَعُ الشَّيْطَانُ، اِذَا جَاءَ فَاٰذِنُوْنِيْ فَلَمَّا جَاءَ اَخْبَرُوْهُ فَقَالَ: مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى مَا تَصْنَعُ؟ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: (اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ) (المائدة: 6) فَتَلَا الْاٰيَةَ فَقَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ: لَيْسَ هٰكَذَا اِذَا تَوَضَّاْتَ فَاَنْتَ طَاهِرٌ مَا لَمْ تُحْدِثْ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام شعبہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: کیا آپ کو عبید بن عمیر کے بارے میں کچھ پتا ہے' وہ جب اذان سنتا ہے تو پہلے جاکر وضو کرتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ تو شیطان اس طرح کرتا ہے' جب وہ آئے گا تو تم لوگ مجھے بتانا۔ جب وہ آیا تو لوگوں نے حضرت عبداللہ بن عباس کو اس بارے میں بتایا تو حضرت عبداللہ بن عباس نے دریافت کیا: تم ایسا کیوں کرتے ہو؟ اُس نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم لوگ نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنے چہروں کو دھولو'' اُس کے بعد اس نے پوری آیت تلاوت کی۔

تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایسا نہیں ہے جب تم وضو کرلو' تو تم پاک رہو گے جب تک تم بے وضو نہیں ہوتے۔

**168** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَهْلِ مِصْرَ قَالَ: اَخْبَرَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوْقٍ الْهَمْدَانِيُّ، اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَتَوَضَّاُ لِكُلِّ صَلَاةٍ

✵✵ فضیل بن مرزوق ہمدانی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ ہر نماز کے لیے ازسرنو وضو کرتے تھے۔

**169** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا نَافِعٌ، اَنَّ عُمَرَ كَانَ يُمَضْمِضُ، وَيَسْتَنْثِرُ لِكُلِّ

صَلاةٍ

✸✸ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہر نماز کے لیے کُلّی کرتے اور ناک میں پانی ڈالتے تھے۔

**170** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَتَوَضَّاُ لِكُلِّ صَلاةٍ

✸✸ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہر نماز کے لیے ازسرنو وضو کرتے تھے۔

## بَابُ الْوُضُوْءِ فِي النُّحَاسِ

## باب: پیتل کے برتن میں وضو کرنا

**171** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَتَوَضَّاَ فِي النُّحَاسِ قَالَ: جَاءَتْهُ النُّضَارُ وَالرِّكَاءُ وَطَسْتُ نُحَاسٍ

✸✸ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ پیتل کے برتن میں (موجود پانی کے ذریعہ) وضو کیا جائے۔

وہ بیان کرتے ہیں: اُن کے پاس نضار، رکاء اور پیتل کا طشت آتا تھا۔

**172** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ لَا يَتَوَضَّاُ فِي الصُّفْرِ.

قَالَ سُفْيَانُ: وَلَا نَاْخُذُ بِهِ. قُلْتُ: مَا النُّضَارُ؟ قَالَ: عُوْدُ الطَّرْفَاءِ

✸✸ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ پیتل کے برتن میں وضو نہیں کرتے تھے۔

سفیان کہتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: نضار سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: جنگل کی لکڑی (کا بنا ہوا برتن)۔

**173** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ، يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ فِيْ طَسْتٍ مِنْ نُحَاسٍ قَالَ: وَكَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَشْرَبَ فِيْ قَدَحٍ مِنْ صُفْرٍ

✸✸ عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے پاؤں پیتل کے بنے ہوئے طشت میں دھو لیتے تھے۔

عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پیتل کے بنے ہوئے برتن میں پینے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

**174** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: ذَكَرْتُ لَهُ كَرَاهِيَةَ ابْنِ عُمَرَ فِي النُّحَاسِ قَالَ: الْوُضُوْءُ فِي النُّحَاسِ مَا يُكْرَهُ مِنَ النُّحَاسِ شَيْءٌ، اِلَّا لِرِيْحِهِ قَطْ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء کے سامنے میں نے اس بات کا ذکر کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پیتل کا برتن

استعمال کرنے کو ناپسند کرتے تھے تو عطاء نے جواب دیا: پیتل کے برتن میں وضو کرنا اس وجہ سے نہیں ہے کہ پیتل کے اندر کوئی کراہت پائی جاتی ہے بلکہ یہ صرف اُس کی بُو کی وجہ سے ہے۔

**175** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ كَانَ يَتَوَضَّاُ فِيْ آنِيَةِ النُّحَاسِ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے کہ وہ پیتل کے بنے ہوئے برتن میں وضو کر لیتے تھے۔

**176** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَتَوَضَّاَ فِي النُّحَاسِ

✱✱ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ پیتل کے برتن میں وضو کریں۔

**177** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَغْسِلُ رَاْسَهُ فِيْ سَطْلٍ مِنْ نُحَاسٍ لِبَعْضِ اَزْوَاجِهِ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک زوجہ محترمہ کے تانبے کے بنے ہوئے میں اپنا سر دھو لیتے تھے۔

**178** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، عَنِ الْوُضُوْءِ فِي النُّحَاسِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَغْسِلُ رَاْسَهُ فِيْ سَطْلٍ مِنْ نُحَاسٍ لِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ. فَقَالَ رَجُلٌ حِيْنَئِذٍ عِنْدَنَا مِنْ آلِ جَحْشٍ: نَعَمْ ذٰلِكَ الْمِخْضَبُ عِنْدَنَا

✱✱ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے تانبے کے برتن میں وضو کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ زینب بنت جحش کے تانبے کے بنے ہوئے ٹب میں اپنا سر دھو لیتے تھے۔ اُس وقت جنابِ جحش کے خاندان کا ایک فرد بھی ہمارے پاس بیٹھا ہوا تھا' اُس نے کہا: جی ہاں! وہ برتن ہمارے پاس موجود ہے۔

**179** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

179 -صحيح البخاري، كتاب الوضوء ، باب الغسل والوضوء في المخضب والقدح والخشب والحجارة، حديث:194، مسند احمد بن حنبل، مسند الانصار، الملحق المستدرك من مسند الانصار، حديث السيدة عائشة رضي الله عنها، حديث:24649، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء ، جماع ابواب الاواني اللواتي يتوضا فيهن او يغتسل، باب اباحة الوضوء والغسل في اواني النحاس، حديث:124، صحيح ابن حبان، كتاب التاريخ، ذكر اغتسال المصطفى صلى الله عليه وسلم من الماء الذي لم، حديث:6703، المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب الطهارة، واما حديث هشيم، حديث:460، السنن الكبرى للنسائي، كتاب وفاة النبي صلى الله عليه وسلم' ذكر ما كان يعالج به النبي صلى الله عليه وسلم في، حديث:6859، السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الطهارة، جماع ابواب الاواني، باب التطهر في سائر الاواني من الحجارة والزجاج والصفر والنحاس والشبه، حديث:116، المعجم الاوسط للطبراني، باب العين، باب الميم من اسمه : محمد، حديث:5632

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: صُبُّوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ اَوْكِيَتُهُنَّ فَاَعْهَدُ اِلَى النَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَاَجْلَسْنَاهُ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ مِنْ نُحَاسٍ وَسَكَبْنَا عَلَيْهِ الْمَاءَ مِنْهُنَّ حَتّٰى طَفِقَ يُشِيرُ اِلَيْنَا اَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ ثُمَّ خَرَجَ

✲✲ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جس بیماری کے دوران انتقال ہوا' آپ نے اُس بیماری کے دوران ارشاد فرمایا:

''تم لوگ مجھ پر سات ایسے مشکیزوں کے ذریعہ پانی بہاؤ جن کا منہ پہلے نہ کھولا گیا ہو' تا کہ میں لوگوں کو ہدایات جاری کروں''۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے تانبے کے بنے ہوئے بڑے ٹب میں بٹھایا اور آپ پر اُن مشکیزوں کے ذریعہ پانی بہایا' یہاں تک کہ آپ نے ہمیں اشارہ کر کے فرمایا کہ تم لوگوں نے یہ کام کر لیا ہے۔ پھر آپ باہر تشریف لے گئے۔

**180** - آثارِ صحابہ: عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنْ مُعَاوِيَةَ، اَنَّهُ قَالَ: نُهِيتُ اَنْ اَتَوَضَّاَ فِي النُّحَاسِ، وَاَنْ آتِيَ اَهْلِي فِي غُرَّةِ الْهِلَالِ، وَاِذَا انْتَبَهْتُ مِنْ سِنَتِي لِلصَّلَاةِ اَنْ اَسْتَاكَ. قَالَ: قِيلَ لِي: اَرَى اَنَّ قَوْلَهُ: آتِيَ اَهْلِي فِي غُرَّةِ الْهِلَالِ يُحَذِّرُ النَّاسَ ذٰلِكَ فِي الْهِلَالِ، وَفِي النِّصْفِ مِنْ اَجْلِ الشَّيْطَانِ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بتائی گئی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں:

''مجھے اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ میں تانبے کے برتن میں وضو کروں' یا میں چاند کی روشن تاریخوں میں اپنی بیوی کے ساتھ وظیفۂ زوجیت ادا کروں اور یہ کہ میں نماز سے پہلے اپنے دانتوں پر مسواک کروں''۔

راوی بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بھی بتائی گئی ہے کہ میرا یہ خیال ہے کہ اُن کا یہ کہنا کہ میں چاند کی روشن تاریخوں میں اپنی بیوی کے ساتھ وظیفۂ زوجیت ادا کروں' اس سے مراد ہے کہ لوگوں کو پہلی کے چاند کے آس پاس ایسا کرنے سے منع کیا گیا ہے اور نصف چاند (یعنی جب چاند مکمل ہوتا ہے) اُس وقت منع کیا گیا ہے اور یہ شیطان کی وجہ سے ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي جِلْدِ مَا لَمْ يُدْبَغْ

## باب: ایسے چمڑے کے بارے میں' جس کی دباغت نہ ہوئی ہو' جو کچھ منقول ہے

**181** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ: تَبَرَّزَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي اَجْيَادَ، ثُمَّ رَجَعَ فَاسْتَوْهَبَ وَضُوءًا فَلَمْ يَهَبُوا لَهُ قَالَتْ اُمُّ مَهْزُولٍ: وَهِيَ مِنَ الْبَغَايَا التِّسْعِ اللَّوَاتِي كُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، هٰذَا مَاءٌ وَلٰكِنَّهُ فِي عُلْبَةٍ، وَالْعُلْبَةُ الَّتِي لَمْ تُدْبَغْ، فَقَالَ عُمَرُ لِخَالِدِ بْنِ طُحَيْلٍ: هِيَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ: هَلُمَّ فَاِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْمَاءَ طَهُورًا

- ✱✱ عبداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک مہم کے دوران قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے' جب وہ واپس آئے تو اُنہوں نے وضو کے لیے پانی مانگا' لوگوں نے اُنہیں پانی نہیں پیش کیا' اسی دوران اُم مہزول نامی ایک خاتون نے کہا' یہ ایک ایسی خاتون تھی جو زمانۂ جاہلیت کی نو سرکش عورتوں میں سے ایک تھی' اُس خاتون نے کہا: اے امیر المؤمنین! یہ پانی ہے' لیکن یہ علبہ میں ہے' علبہ اُس چمڑے کو کہا جاتا ہے جس کی دباغت نہ ہوئی ہو۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خالد بن طحیل سے دریافت کیا: کیا یہ وہی عورت ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لے آؤ! کیونکہ اللہ تعالیٰ نے پانی کو طہارت کے حصول کا ذریعہ بنایا ہے۔

**182 - اقوالِ تابعین**: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلَ اِنْسَانٌ عَطَاءً، فَقَالَ: اَشْرَبُ وَاَتَوَضَّأُ مِنْ مَاءٍ يَكُونُ فِيْ ظَرْفٍ وَّلَمْ يُدْبَغْ قَالَ: اَذَكِيٌّ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَيْسَ بِمَيْتَةٍ قَالَ: لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے سوال کیا' اُس نے کہا: میں بعض اوقات ایسا پانی پی لیتا ہوں' یا ایسے پانی سے وضو کر لیتا ہوں جو کسی ایسے برتن (یعنی مشکیزے) میں ہوتا ہے جس کے چمڑے کی دباغت نہیں کی گئی ہوتی۔ عطاء نے دریافت کیا: کیا اُس جانور کو باقاعدہ ذبح کیا گیا ہوتا ہے؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! وہ مردار نہیں ہوتا' تو عطاء نے کہا: پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**183 - اقوالِ تابعین**: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ عِيْسَى بْنِ اَبِيْ عَزَّةَ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ: دِبَاغُ الْجُلُوْدِ ذَكَاتُهَا

✱✱ عامر شعبی فرماتے ہیں: چمڑے کی دباغت اُس (جانور کو) ذبح کرنا ہے۔

## بَابُ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ

## باب: مردار کی کھال کی جب دباغت کر لی جائے (تو اُس کا حکم)

**184 - حدیث نبوی**: اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ بِشْرٍ الْاَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ

184 - صحيح البخاري، كتاب الزكاة، باب الصدقة على موالي ازواج النبي صلى الله عليه وسلم، حديث:1432، صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب طهارة جلود الميتة بالدباغ، حديث 568، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب جلود الميتة، ذكر اباحة الانتفاع بجلود الميتة بنفع مطلق، حديث:1296، موطا مالك، كتاب الصيد، باب ما جاء في جلود الميتة، حديث:1062، سنن الدارمي، من كتاب الاضاحي، باب الاستمتاع بجلود الميتة، حديث:1969، السنن الصغرى، كتاب الفرع والعتيرة، جلود الميتة، حديث:4184، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب اللباس والزينة، في الفراء من جلود الميتة اذا دبغت، حديث:24257، مستخرج ابي عوانة، مبتدا كتاب الطهارة، تطهير جلود الميتة، حديث:419، السنن الكبرى للنسائي، كتاب الفرع والعتيرة، جلود الميتة، حديث:4430، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب دباغ الميتة، هل يطهرها ام لا ؟، حديث:1717، مشكل الآثار للطحاوي، باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه، حديث:1357، سنن الدارقطني، كتاب الطهارة، باب الدباغ، حديث:80، مسند احمد بن حنبل، (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اِبْرَاهِيْمَ الدَّبَرِيُّ قَالَ: قَرَاْنَا عَلٰى عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَاةٍ لِمَوْلَاةٍ لِمَيْمُوْنَةَ فَقَالَ: اَفَلَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِاِهَابِهَا؟ قَالُوْا: فَكَيْفَ، وَهِيَ مَيْتَةٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اِنَّمَا حُرِّمَ لَحْمُهَا

✱✱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی کنیز کی مردار بکری کے پاس سے گزرے تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس کی کھال کے ذریعہ نفع حاصل کیوں نہیں کرتے؟ لوگوں نے عرض کی: یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ یارسول اللہ! یہ تو مردار ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے گوشت کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

**185** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَكَانَ الزُّهْرِيُّ، يُنْكِرُ الدِّبَاغَ وَيَقُوْلُ: يُسْتَمْتَعُ بِهٖ عَلٰى كُلِّ حَالٍ

✱✱ معمر بیان کرتے ہیں: زہری دباغت کا انکار کرتے تھے وہ یہ کہتے ہیں: ایسے جانور کی کھال سے کسی بھی حالت میں نفع حاصل کیا جاسکتا ہے۔

**186** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا دُبِغَ جِلْدُ الْمَيْتَةِ فَحَسْبُهُ فَلْيُنْتَفَعْ بِهٖ

✱✱ عطاء فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جب مردار کی کھال کی دباغت کرلی جائے تو یہ کافی ہوتی ہے اور اُس کی کھال سے نفع حاصل کیا جاسکتا ہے''۔

**187** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: كَانَتْ شَاةٌ دَاجِنَةٌ لِاِحْدٰى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَاتَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفَلَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِاِهَابِهَا؟

✱✱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ کی ایک پالتو بکری مرگئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اس کی کھال کے ذریعہ نفع حاصل کیوں نہیں کرتے؟

**188** - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اَخْبَرَتْنِيْ مَيْمُوْنَةُ، اَنَّ شَاةً مَاتَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا دَبَغْتُمْ اِهَابَهَا

✱✱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی کہ ایک بکری مرگئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں نے اس کی کھال کی دباغت کیوں نہیں کی؟

---

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ سے) مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب، حديث:2302، مسند الشافعي، باب ما خرج من كتاب الوضوء، حديث:15، مسند عبد بن حميد، مسند ابن عباس رضي الله عنه، حديث:652، مسند ابي يعلى الموصلي، اول مسند ابن عباس، حديث:2362، المعجم الكبير للطبراني، باب الياء، ما اسندت ميمونة زوج النبي صلى الله عليه وسلم، ما روى ابن عباس، حديث:19855

**189** - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي غَيْرُ عَطَاءٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْهَبَ وَضُوْئًا، فَقِيْلَ لَهُ: مَا نَجِدُ لَكَ اِلَّا فِي مَسْكِ مَيْتَةٍ قَالَ: اَدَبَغْتُمُوْهُ؟ قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: هَلُمَّ فَاِنَّ ذٰلِكَ طَهُوْرٌ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء کی بجائے ایک اور صاحب نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے وضو کے لیے پانی طلب کیا تو آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: ہمیں آپ کے لیے صرف ایک ایسے مشکیزے میں پانی مل رہا ہے جو ایک مردار کی کھال کا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم لوگوں نے اُس کی دباغت کرلی تھی؟ اُن لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر لے آؤ! یہ پاک ہے۔

**190** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ وَعْلَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: اِنَّا نَغْزُو اَهْلَ الْمَشْرِقِ فَنُؤْتَى بِالْاُهُبِ بِالْاَسْقِيَةِ قَالَ: مَا اَدْرِي مَا اَقُوْلُ لَكَ اِلَّا اَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَيُّمَا اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ

✻✻ عبدالرحمن بن وعلہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن کی خدمت میں عرض کی: ہم اہلِ مشرق کے ساتھ جہاد کرتے ہیں، ہمارے سامنے کھالیں اور مشکیزے لائے جاتے ہیں۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ میں تمہیں کیا جواب دوں! البتہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس بھی چمڑے کی دباغت کرلی جائے، وہ پاک ہو جاتا ہے''۔

**191** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ اُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ

✻✻ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم دیا ہے کہ جب مردار کی کھال کی دباغت کرلی جائے، تو اُس سے نفع حاصل کیا جائے۔

**192** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ ثَعْلَبَةَ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ عُمَرَ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مَيْتَةٍ فَقَالَ: طُهُوْرُهَا دِبَاغُهَا

✻✻ ابووائل، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ اُن سے مردار کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: اُس کی دباغت اُسے پاک کر دیتی ہے۔

**193** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى فَاُتِيَ بِسِقَاءٍ قِيْلَ: اِنَّهُ مَيْتٌ، وَذَكَرُوا الدِّبَاغَ قَالَ: فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ

✻✻ حسن بصری فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پانی مانگا تو آپ کے پاس ایک مشکیزہ لایا گیا، آپ کو بتایا گیا کہ یہ مردار کا ہے، پھر لوگوں نے دباغت کا ذکر کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اُس میں سے پانی پی لیا۔

**194 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَأَلْتُهُ، عَنِ الرَّجُلِ تَكُوْنُ لَهُ الْاِبِلُ وَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ فَتَمُوْتُ فَتُدْبَغُ جُلُوْدُهَا قَالَ: يَبِيْعُهَا اَوْ يَلْبَسُهَا.

✵✵ ابراہیم نخعی کے بارے میں حماد نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جس کے اونٹ' گائے اور بکریاں ہوں' پھر اُن میں سے کوئی جانور مرجائے اور اُس کی کھال کی دباغت کرلی جائے۔ تو ابراہیم نخعی نے فرمایا: وہ اُس چمڑے کو فروخت بھی کرسکتا ہے اور اُسے پہن بھی سکتا ہے۔

**195 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، مِثْلَ قَوْلِ اِبْرَاهِيْمَ

✵✵ قتادہ کے حوالے سے وہی بات منقول ہے جو ابراہیم نخعی کے قول کے مطابق ہے۔

**196 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيَبِيْعُ الرَّجُلُ جُلُوْدَ الضَّاْنِ الْمَيْتَةِ لَمْ تُدْبَغْ؟ قَالَ: مَا اُحِبُّ اَنْ تَاْكُلَ ثَمَنَهَا، وَاِنْ تُدْبَغْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا کوئی شخص مردار بکری کے چمڑے کو فروخت کرسکتا ہے جس چمڑے کی دباغت نہ ہوئی ہو؟ تو اُنہوں نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ وہ شخص اُس کی قیمت کو کھائے' اگرچہ اُس کی دباغت بھی ہو چکی ہو۔

**197 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، يَقُوْلُ فِيْ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ: طُهُوْرُهَا دِبَاغُهَا قَالَ: وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُوْلُ: يُنْتَفَعُ بِهَا وَلَا تُبَاعُ

✵✵ حسن بصری مردار کی کھال کے بارے میں یہ فرماتے ہیں کہ اُس کی دباغت اُسے پاک کر دیتی ہے۔
راوی بیان کرتے ہیں: حسن بصری یہ بھی فرماتے ہیں کہ اُس کی کھال کے ذریعہ نفع حاصل کیا جاسکتا ہے' لیکن اُسے فروخت نہیں کیا جائے گا۔

**198 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عِيْسَى بْنِ اَبِيْ عَزَّةَ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ: ذَكَاةُ الْجُلُوْدِ دِبَاغُهَا فَالْبَسْ

✵✵ امام عامر شعبی فرماتے ہیں: (جانور کو) ذبح کردینا' کھال کی دباغت شمار ہوگا' تم اُسے پہن سکتے ہو۔

**199 - آثارِ صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا نَافِعٌ، مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْاَشْعَثِ، كَلَّمَ عَائِشَةَ فِيْ اَنْ تَتَّخِذَ لَهَا لِحَافًا مِنَ الْفِرَاءِ، فَقَالَتْ: اِنَّهُ مَيْتَةٌ وَلَسْتُ بِلَابِسَةٍ شَيْئًا مِنَ الْمَيْتَةِ قَالَ: فَنَحْنُ نَصْنَعُ لَكِ لِحَافًا نَدْبَغُ وَكَرِهَتْ اَنْ تَلْبَسَ مِنَ الْمَيْتَةِ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: قاسم بن محمد نے یہ بات ذکر کی ہے کہ محمد بن اشعث نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں بات چیت کی کہ وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے فر کا بنا ہوا لحاف بنوائیں' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ مردار ہے' میں کوئی مردار چیز نہیں پہنوں گی۔ محمد بن اشعث نے عرض کی: ہم آپ کے لیے لحاف بنائیں گے جس کی ہم دباغت کر چکے ہوں گے۔ لیکن سیدہ

عائشہ رضی اللہ عنہا نے کسی مردار کو پہننا ناپسند کیا۔

**200** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَسْاَلُ عَنْ اَوْلَادِ الضَّاْنِ، تُسْتَلُّ مِنْ اَجْوَافِ اُمَّهَاتِهَا فَتَخْرُجُ مَيْتَةً فَتُجْعَلُ مُسُوكُهَا فِرَاءً قَالَ: اَتُدْبَغُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَحَسْبُهُ، الْبَسُوهُ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو سنا' اُن سے بکریوں کے اُن بچوں کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنی ماؤں کے پیٹ میں سے مردہ نکلتے ہیں اور اُن کی کھال کے ذریعہ فر بنائی جاتی ہے' تو عطاء نے دریافت کیا: کیا اُن کی دباغت ہوجاتی ہے؟ سائل نے جواب دیا: جی ہاں! تو عطاء نے کہا: یہ کافی ہے' تم لوگ اُسے پہن سکتے ہو۔

**201** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ عَطَاءٌ: مَا نَسْتَمْتِعُ مِنَ الْمَيْتَةِ اِلَّا بِجُلُودِهَا، اِذَا دُبِغَتْ فَاِنَّ دِبَاغَهَا طُهُورُهُ وَذَكَاتُهُ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے یہ بات کہی ہے کہ ہم مردار میں سے صرف اُس کی کھال سے نفع حاصل کرسکتے ہیں جبکہ اُس کی دباغت ہوچکی ہو' کیونکہ اُس کی دباغت ہی اُس کی طہارت اور پاکیزگی کا باعث ہوتی ہے۔

**202** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ: قُرِءَ عَلَيْنَا كِتَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَرْضِ جُهَيْنَةَ وَاَنَا غُلَامٌ شَابٌّ اَلَّا تَسْتَمْتِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِشَيْءٍ بِاِهَابٍ وَّلَا عَصَبٍ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمارے سامنے جہینہ کی سرزمین پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب پڑھ کر سنایا گیا تھا' میں اُن دنوں نوجوان لڑکا تھا۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:)

''تم مردار کی کسی بھی چیز کو استعمال نہ کرو' خواہ چمڑا ہو یا پٹھا ہو''۔

**203** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ لَوِ اضْطُرِرْتُ فِي سَفَرٍ اِلَى مَاءٍ

---

202- الجامع للترمذی، الذبائح، ابواب اللباس، باب ما جاء في جلود الميتة اذا دبغت، حديث:1696، سنن ابی داؤد، كتاب اللباس، باب من روى ان لا ينتفع باهاب الميتة، حديث:3616، سنن ابن ماجه، كتاب اللباس، باب من قال : لا ينتفع من الميتة باهاب ولا عصب، حديث:3611، صحيح ابن حبان ، تاب الطهارة، باب جلود الميتة، حديث:1293، السنن الصغرى، كتاب الفرع والعتيرة، ما يدبغ به جلود الميتة، حديث:4198، مصنف ابن ابی شيبة، كتاب اللباس والزينة، من كان لا ينتفع من الميتة بأهاب ولا عصب، حديث:24759، السنن الكبرى للنسائی ، كتاب الفرع والعتيرة، النهي عن ان ينتفع من الميتة بشيء، حديث:4444، مشكل الآثار للطحاوی، باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلى الله عليه، حديث: 2726، مسند احمد بن حنبل، اول مسند الكوفيين، حديث عبد الله بن عكيم، حديث:18425، مسند الطيالسی، عبد الله بن عكيم، حديث:1375، مسند عبد بن حميد، عبد الله بن عكيم، حديث:489، المعجم الاوسط للطبرانی، باب الالف، من اسمه احمد، حديث:103، المعجم الصغير للطبرانی، من اسمه عبد الله، حديث:619

فِيْ ظَرْفِ مَيْتَةٍ لَمْ يُدْبَغْ، اَوِ اِلٰى مَاءٍ فِيْهِ فَارَةٌ مَيْتَةٌ لَيْسَ مَعِي مَاءٌ غَيْرُهُ فَهُوَ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَنْ تَطَهَّرَ بِهٖ اَمِ التُّرَابُ؟ قَالَ: بَلْ هُوَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ التُّرَابِ قُلْتُ: فَنَدَعُهُ فِي الْقَرَارِ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: فَتَوَضَّاْتُ بِهٖ فِي الْقَرَارِ وَلَا اَدْرِيْ، ثُمَّ صَلَّيْتُ الْمَكْتُوبَةَ، ثُمَّ عَلِمْتُ قَبْلَ اَنْ تَفُوتَنِيْ تِلْكَ الصَّلَاةُ قَالَ: فَعُدْ فَتَوَضَّاْ ثُمَّ عُدْ لِصَلَاتِكَ قَالَ: قُلْتُ: فَعَلِمْتُ بَعْدَ مَا فَاتَنِيْ قَالَ: فَلَا تُعِدْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آپ کی کیا رائے ہے اگر مجھے سفر کے دوران کسی ایسے پانی کو استعمال کرنا پڑ جائے جو کسی ایسے مردار سے بنے ہوئے برتن (یعنی مشکیزہ) میں ہو جس کی دباغت نہ کی گئی ہو یا پھر کوئی ایسا پانی استعمال کرنا پڑ جائے جس میں مردہ چوہا موجود ہو اور میرے پاس اُس کے علاوہ کوئی اور پانی نہ ہو تو آپ کے نزدیک اُس پانی کے ذریعہ طہارت حاصل کرنا زیادہ پسندیدہ ہوگا' یا مٹی کے ذریعہ (تیمم کر لینا زیادہ پسندیدہ ہوگا)۔ عطاء نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ میرے نزدیک مٹی کے ذریعہ (تیمم کر لینا) زیادہ پسندیدہ ہوگا۔ میں نے دریافت کیا: تو کیا ہم اُسے برتن میں چھوڑ دیں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے کہا: اگر میں برتن میں سے اُس سے وضو کر لیتا ہوں اور مجھے اُس کی حقیقت کا پتا نہیں ہوتا' پھر میں فرض نماز ادا کر لیتا ہوں اور پھر اُس نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے مجھے پانی کی حقیقت کا علم ہو جاتا ہے' تو عطاء نے فرمایا: تم دوبارہ وضو کر کے اپنی نماز کو دُہراؤ گے۔ میں نے دریافت کیا: اگر مجھے نماز کا وقت گزر جانے کے بعد اُس کی حقیقت کا علم ہوتا ہے؟ تو عطاء نے جواب دیا: پھر تم اُسے نہیں دُہراؤ گے۔

# بَابُ صُوفِ الْمَيْتَةِ

## باب: مردار کی اُون

**204** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرٍو قَالَ: لَيْسَ بِصُوفِ الْمَيْتَةِ ذَكَاةٌ، اغْسِلْهُ فَانْتَفِعْ بِهٖ.

قَالَ الثَّوْرِيُّ: اَلَمْ تَرَ اَنَّا نَنْزِعُهُ وَهِيَ حَيَّةٌ؟

٭٭ عمرو فرماتے ہیں: مردار کی اُون میں ذبح کا اثر نہیں ہوتا (یعنی وہ پاک نہیں ہوتی) تم اُسے دھو کر اُسے استعمال کر سکتے ہو۔

ثوری فرماتے ہیں: کیا آپ نے غور نہیں کیا کہ جب جانور زندہ ہو تو ہم یہ اُون پھر بھی اُتار سکتے ہیں۔

**205** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: الصُّوفُ وَالْمَرْعَزُ وَالْجَزُّ وَالثَّلُّ لَا بَاْسَ بِهٖ، وَبِرِيشِ الْمَيْتَةِ

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: اون' (جانور کی کھال پر موجود) روئیں (یعنی ہلکے بال)' بھیڑ کی اون' بال ملی ہوئی اون' اِن میں کوئی حرج نہیں ہے اور مردار کے پروں میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

**206** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: لَا بَأْسَ بِصُوفِ الْمَيْتَةِ وَلٰكِنَّهُ يُغْسَلُ وَلَا بَأْسَ بِرِيشِ الْمَيْتَةِ

حماد بیان کرتے ہیں: مردار کی اُون میں کوئی حرج نہیں ہے' تاہم اسے دھولیا جائے گا' اسی طرح مردار کے پروں میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

**207** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلَ اِنْسَانٌ عَطَاءً عَنْ صُوفِ الْمَيْتَةِ فَكَرِهَهُ، وَقَالَ: اِنِّي لَمْ اَسْمَعْ اَنَّهُ يُرَخِّصُ اِلَّا فِي اِهَابِهَا اِذَا دُبِغَ

ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے مردار کی اُون کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے اُسے ناپسندیدہ قرار دیا اور یہ بات بیان کی کہ میں نے اس بارے میں صرف یہی روایت سنی ہے کہ رخصت صرف چمڑے میں دی گئی ہے جبکہ اُس کی دباغت کرلی گئی ہو۔

# بَابُ شَحْمِ الْمَيْتَةِ

# باب: مردار کی چربی

**208** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ قَالَ: ذَكَرُوْا اَنَّهُ يُسْتَثْقَبُ بِشُحُومِ الْمَيْتَةِ، وَيُدَّهَنُ بِهَا السُّفُنُ، وَلَا يُمَسُّ قَالَ: يُؤْخَذُ بِعُوْدٍ قُلْتُ: اَيُدَّهَنُ بِهَا غَيْرُ السُّفُنِ اَدِيمٌ اَوْ شَيْءٌ يُمَسُّ؟ قَالَ: لَمْ اَعْلَمْ قُلْتُ: وَاَيْنَ يُدَّهَنُ مِنَ السُّفُنِ؟ قَالَ: ظُهُوْرُهَا وَلَا يُدَّهَنُ بُطُوْنُهَا قُلْتُ: وَلَا بُدَّ اَنْ يَمَسَّ وَدَكَهَا بِيَدِهِ فِي الْمِصْبَاحِ؟ قَالَ: فَلْيَغْسِلْ يَدَهُ اِذَا مَسَّهُ

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ صحابہ کرام نے یہ بات ذکر کی ہے کہ وہ لوگ مردار کی چربی حاصل کرتے تھے اور اُس کے ذریعہ کشتیوں کو تیل لگاتے تھے' وہ اسے خود نہیں چھوتے تھے۔ عطاء نے یہ بتایا کہ لکڑی کے ذریعے وہ چربی لی جاتی تھی۔ میں نے دریافت کیا: کیا اسے کشتیوں کے علاوہ بھی' کسی چمڑے وغیرہ پر تیل کے طور پر لگایا جاتا تھا' یا کسی ایسی چیز پر جسے چھوا جاتا ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم! میں نے دریافت کیا: کشتیوں پر یہ تیل کہاں لگایا جاتا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: اُس کے اوپری حصہ پر' اُس کے نیچے والے حصہ پر تیل نہیں لگایا جاتا تھا۔ میں نے دریافت کیا: یہ بات تو ضروری ہوگی کہ چراغ میں اس کی چربی رکھتے وقت اُسے چھولیا جائے' تو اُنہوں نے جواب دیا: اگر کوئی شخص اسے چھولیتا ہے' تو اُسے اپنے ہاتھ کو دھولینا چاہیے۔

# بَابُ عِظَامِ الْفِيلِ

# باب: ہاتھی کی ہڈی

**209** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: عِظَامُ الْفِيلِ، فَاِنَّهُ زَعَمُوا الْاَنْصَابَ

عِظَامَهَا وَهِيَ مَيْتَةٌ قَالَ: فَلَا يُسْتَمْتَعُ بِهَا قُلْتُ: وَعِظَامُ الْمَاشِيَةِ الْمَيْتَةِ كَذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: أَيُجْعَلُ فِي عِظَامِ الْمَيْتَةِ شَيْءٌ يُحْوَ فِيهِ قَالَ: لَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ہاتھی کی ہڈی کے بارے میں دریافت کیا کہ لوگ یہ کہتے ہیں :انصاب سے مراد اس کی ہڈیاں ہیں جبکہ یہ مردار ہو اُنہوں نے جواب دیا: پھر اس سے نفع حاصل نہیں کیا جائے گا' میں نے دریافت کیا: مردہ جانور کی ہڈیوں کا بھی یہی حکم ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا مردہ جانوروں کی ہڈیوں میں کوئی ایسی چیز رکھی جاسکتی ہے جو اُس میں سرخی مائل سیاہ ہو جائے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

**210 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الدَّابَّةُ الَّتِي تَكُونُ مِنْهَا مُشْطُ الْعَاجِ يُؤْخَذُ مَيْتَةً فَيُجْعَلُ مِنْهَا مَسَكٌ فَإِنَّهُ لَا يُذْبَحُ قَالَ: لَا، ثُمَّ اَذْكَرْتُهُ فَقُلْتُ: إِنَّهَا مِنْ دَوَابِّ الْبَحْرِ مِمَّا يُلْقِيهَا قَالَ: فَهِيَ مِمَّا يُلْقِي الْبَحْرُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ ایسا جانور جس کے ذریعہ ہاتھی دانت کی کنگھی بنائی جاتی ہو اور پھر کسی مردار کو لے کر اُس کے ذریعہ مشک بنالی جائے اور اُس جانور کو ذبح نہ کیا گیا ہو (تو اس کا کیا حکم ہوگا؟) اُنہوں نے جواب دیا: اسے استعمال نہیں کیا جائے گا۔ اُس کے بعد میں نے اُن کے سامنے پھر اس مسئلہ کا ذکر کیا' میں نے کہا: یہ تو سمندری جانور ہوتا ہے جسے سمندر باہر پھینک دیتا ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ اُن جانوروں میں سے ہے جسے سمندر باہر پھینک دیتا ہے

**211 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: كَانَ لَا يُرَى بِالتِّجَارَةِ بِالْعَاجِ بَأْسًا

٭٭ ابن سیرین فرماتے ہیں: ہاتھی دانت کی تجارت میں کوئی حرج نہیں سمجھا جاتا۔

**212 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ عِظَامَ الْفِيلِ قَالَ: قَالَ لِي مَعْمَرٌ: وَرَأَى قَلَمًا مِنْ عَظْمِ الْفِيلِ فِي أَلْوَاحٍ لِي، فَقَالَ: أَلْقِهِ ثُمَّ رَأَى مَعْمَرٌ بَعْدُ مَعِي قَلَمًا فِي الْأَلْوَاحِ فِي طَرَفِهِ حَلْقَةٌ مِنْ فِضَّةٍ، ثُمَّ قَالَ: اطْرَحْ

٭٭ طاؤس کے بارے میں منقول ہے کہ وہ ہاتھی کی ہڈی کو ناپسندیدہ قرار دیتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: معمر نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ ایک مرتبہ اُنہوں نے الواح میں ہاتھی دانت سے بنا ہوا قلم دیکھا تو بولے: اسے رکھ دے! اُس کے بعد معمر نے میرے پاس میری تختیوں میں ایک قلم رکھا ہوا دیکھا جس کے ایک کنارے پر چاندی کا حلقہ بنا ہوا تھا تو اُنہوں نے کہا: اسے اُتار دو۔

**213 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: رَأَيْتُ تَحْتَ وِسَادَةِ طَاوُسٍ عَلَى فِرَاشِهِ سِكِّينًا نِصَابُهُ مِنْ حَضَنٍ قَالَ: وَقَدْ رَآهُ حِينَ رَفَعْتُ الْوِسَادَةَ

٭٭ ابن ابوشیبہ بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کے بچھونے پر اُن کے تکیہ کے نیچے ایک چھری دیکھی جس کا دستہ ہاتھی

دانت کا بنا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے یہ چیز اُس وقت دیکھی تھی جب میں نے تکیہ اُٹھایا تھا۔

**214** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: كَانَ لِاَبِي مُشْطٌ وَمُدٌّ مِنْ عِظَامِ الْفِيلِ - يَعْنِي الْمُحْضَنَ -

** ہشام بن عروہ فرماتے ہیں: میرے والد کی ایک کنگھی اور ایک چھڑی ہاتھی دانت کی بنی ہوئی تھی۔

## بَابُ جُلُودِ السِّبَاعِ

## باب: درندوں کی کھال کا حکم

**215** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَزِيْدَ الرِّشْكِ، عَنْ اَبِي مُلَيْحِ بْنِ اُسَامَةَ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُفْتَرَشَ جُلُودُ السِّبَاعِ

** ابوملیح بن اسامہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی درندوں کی کھال پر بیٹھے۔

**216** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي شَيْخِ الْهُنَائِيِّ، اَنَّ مُعَاوِيَةَ، قَالَ لِنَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى اَنْ يُفْتَرَشَ جُلُودُ السِّبَاعِ

** ابوشیخ ہنائی بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کچھ صحابہ کرام کو یہ بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے درندوں کی کھال پر بیٹھنے سے منع کیا ہے۔

**217** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي شَيْخِ الْهُنَائِيِّ، اَنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ: لِنَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهٰى عَنْ سُرُوجِ النُّمُورِ اَنْ يُرْكَبَ عَلَيْهَا؟ قَالُوْا: نَعَمْ

** ابوشیخ ہنائی بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے کچھ اصحاب کو بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے چیتے کی کھال کو زین کے طور پر استعمال کرنے یعنی اُس پر سوار ہونے سے منع کیا ہے۔ تو اُن اصحاب نے جواب دیا: جی ہاں!

**218** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ الْبَصْرِيُّ، عَنْ رَجُلٍ اَحْسَبُهُ خَالِدًا، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ: اُتِيَ عَلِيٌّ بِدَابَّةٍ، فَاِذَا عَلَيْهَا سَرْجٌ عَلَيْهِ خَزٌّ، فَقَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَزِّ، عَنْ رُكُوبٍ عَلَيْهَا، وَعَنْ جُلُوسٍ عَلَيْهَا، وَعَنْ جُلُودِ النُّمُورِ، عَنْ رُكُوبٍ عَلَيْهَا، وَعَنْ جُلُوسٍ عَلَيْهَا، وَعَنِ الْغَنَائِمِ اَنْ تُبَاعَ حَتّٰى تُخَمَّسَ، وَعَنْ حَبَالَى سَبَايَا الْعَدُوِّ اَنْ يُوطَاْنَ، وَعَنِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ، وَعَنْ اَكْلِ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ، وَاَكْلِ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ، وَعَنْ ثَمَنِ الْخَمْرِ، وَعَنْ ثَمَنِ الْمَيْتَةِ، وَعَنْ عَسَبِ الْفَحْلِ، وَعَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ.

** عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک جانور لایا گیا' اُس پر ''خز'' (ریشم اور اون سے بنے

---

215 -مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الرد علی ابی حنیفة، مسألة فی جلود السباع، حدیث: 35741، البحر الزخار مسند البزار، حدیث ابی الملیح، حدیث: 2040

ہوئے کپڑے ) کی بنی ہوئی زین موجود تھی تو اُنہوں نے فرمایا: نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے "خز" سے اور اُس پر سواری کرنے سے اور اُس پر بیٹھنے پر اور چیتے کی کھال پر بیٹھنے سے اور اُس پر سواری کرنے سے اور اُس پر بیٹھنے سے اور مالِ غنیمت کے خمس کی ادائیگی سے پہلے اُسے فروخت کرنے سے اور دشمن کے قیدیوں میں سے حاملہ عورتوں کے ساتھ صحبت کرنے سے اور پالتو گدھوں سے اور ہر نوکیلے دانتوں والے درندے اور نوکیلے پنجوں والے پرندے اور شراب کی قیمت اور مردار جانور کی قیمت اور نر جانور کو جفتی کے لیے دینے کے معاوضہ اور کتے کی قیمت (استعمال کرنے) سے منع کیا ہے۔

**219** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ مِثْلَهُ

✻✻ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

**220** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ بَنِيْ زُهْرَةَ، رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُرْكَبَ عَلٰى جِلْدِ النَّمِرِ

✻✻ ابن جریج نے اپنی سند کے ساتھ ایک مرفوع حدیث کے طور پر یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ چیتے کی کھال پر سوار ہوا جائے (یعنی اُسے زین کے طور پر استعمال کیا جائے)۔

**221** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ اَنْ يُرْكَبَ عَلَيْهَا

✻✻ مجاہد کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے درندوں کی کھال پر سوار ہونے (یا بیٹھنے) سے منع کیا ہے۔

**222** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ مِثْلَهُ

✻✻ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

**223** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهٖ، عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ نَهٰى اَنْ يُفْتَرَشَ جُلُوْدُ السِّبَاعِ اَوْ تُلْبَسَ

✻✻ حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے درندوں کی کھال کو بچھونے کے طور پر استعمال کرنے یا اُسے پہننے سے منع کیا ہے۔

**224** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُوَيْدٍ، عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ: كَانَتْ لَهُ سَنْجَوِيَّةٌ مِنْ ثَعَالِبَ فَكَانَ يَلْبَسُهَا، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُصَلِّيَ وَضَعَهَا . السَّنْجَوِيَّةُ الثَّوْبُ يُصْبَغُ لَوْنَ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوضَعُ عَلٰى فَرْوٍ مِنْ ثَعَالِبَ

✻✻ امام محمد باقر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: اُن کی ایک سنجویہ تھی جو لومڑی کی

کھال سے بنی ہوئی تھی وہ اسے پہنا کرتے تھے جب وہ نماز ادا کرنے لگتے تھے تو اسے اُتار دیتے تھے۔

سنجویہ اُس کپڑے کو کہتے ہیں جس پر آسمانی رنگ کیا گیا ہو اور پھر اُسے لومڑی کی کھال پر لگا دیا گیا ہو۔

**225 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ قَالَ: رَاَيْتُ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ، قَلَنْسُوَةً فِيْهَا ثَعَالِبُ

❋❋ یزید بن ابوزیاد بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی کو ایسی ٹوپی پہنے ہوئے دیکھا ہے جس میں بال تھے۔

**226 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: عَرَضَ رَجُلٌ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَلَنْسُوَةً مِنْ ثَعَالِبَ فَاَمَرَ بِهَا فَفُتِقَتْ

❋❋ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بالوں سے بنی ہوئی ٹوپی پیش کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کے بارے میں حکم دیا تو اُس سے (بالوں کو) الگ کر دیا گیا۔

**227 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: رَاَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى رَجُلٍ قَلَنْسُوَةً فِيْهَا مِنْ جُلُوْدِ الْهِرَرِ فَاَخَذَهَا فَخَرَقَهَا، وَقَالَ: مَا اَحْسَبُهُ اِلَّا مَيْتَةً

❋❋ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو ایسی ٹوپی پہنے ہوئے دیکھا جس میں بلی کی کھال لگی ہوئی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے اُتار کر پھاڑ دیا اور فرمایا: میں اسے مردار سمجھتا ہوں۔

**228 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: سَاَلْتُ عَبِيْدَةَ، عَنْ جُلُوْدِ الْهِرَرِ فَكَرِهَهُ، وَاِنْ دُبِغَ

❋❋ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میں نے عبیدہ سے بلی کی کھال کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے اسے ناپسند کیا اگرچہ اس کی دباغت کر لی گئی ہو۔

**229 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: لَا بَاْسَ بِجُلُوْدِ السِّبَاعِ تُبَاعُ وَيُرْكَبُ عَلَيْهَا وَتُبْسَطُ

❋❋ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: درندوں کی کھال کو فروخت کرنے یا اُس پر سوار ہونے یا اُسے بچھونے کے طور پر استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**230 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ، رَاَى الشَّعْبِيَّ جَالِسًا عَلَى جِلْدِ اَسَدٍ

❋❋ ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے امام شعبی کو شیر کی کھال پر بیٹھے ہوئے دیکھا ہے۔

**231 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ جُلُوْدِ النُّمُوْرِ، فَرَخَّصَ فِيْهَا، وَقَالَ: قَدْ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ

✽✽ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے چیتے کی کھال کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے اس کے بارے میں رخصت دی اور یہ بات بتائی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مردار کی کھال استعمال کرنے کے بارے میں رخصت عطا کی ہے۔

**232** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: لَا بَاْسَ بِجُلُودِ السِّبَاعِ اِذَا دُبِغَتْ، وَيَقُوْلُ: قَدْ رَخَّصَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَمِعْتُ اَبَا اِبْرَاهِيمَ وَغَيْرَهُ، يَذْكُرُ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ

✽✽ ابوزبیر بیان کرتے ہیں کہ اُنہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جب درندوں کی کھال کی دباغت ہو جائے تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہوتا۔ اُنہوں نے یہ بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے مردار کی کھال استعمال کرنے کی اجازت دی ہے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم اور دیگر حضرات کو یہ روایت ابوزبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہوئے سنا ہے۔

**233** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَبِی الْوَلِيدِ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ سِيرِيْنَ يَرْكَبُ بِسَرْجٍ عَلَيْهِ جِلْدُ نَمِرٍ قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَرْكَبُ عَلَيْهِ

✽✽ ابن عون بیان کرتے ہیں: ابن سیرین ایسی زین پر سوار ہو جاتے تھے جس پر چیتے کی کھال لگی ہوئی ہوتی تھی۔
وہ یہ بھی بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز بھی اُس پر سوار ہو جاتے تھے۔

**234** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، اَنَّ اَبَاهُ، لَمْ يَكُنْ لَهُ سَرْجٌ اِلَّا وَعَلَيْهِ جِلْدُ نَمِرٍ

✽✽ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں۔ اُن کے والد کی ہر ایک زین پر چیتے کی کھال لگی ہوئی ہوتی تھی۔

**235** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ اَيْضًا قَالَ: اَخْبَرَنِیْ بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ سِرَاجٍ، سَاَلَ الْحَسَنَ عَنْهَا، فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهَا رُكِبَ بِهَا فِیْ زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

✽✽ سراج بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حسن بصری سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اس پر سوار ہوا جاتا تھا (یعنی اسے زین پر استعمال کیا جاتا تھا)۔

## بَابُ الْوُضُوْءِ عَنِ الْمَطَاهِرِ

## باب: طہارت خانہ سے آنے کے بعد وضو کرنا

**236** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً، عَنِ الْوُضُوْءِ الَّذِیْ بِبَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ كَانَ عَلٰى عَهْدِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ جَعَلَهُ، وَقَدْ عَلِمَ اَنَّهُ يَتَوَضَّاُ مِنْهُ الرِّجَالُ، وَالنِّسَاءُ الْاَسْوَدُ

وَالْاَحْمَرُ وَكَانَ لَا يَرَى بِهِ بَأْسًا، وَلَوْ كَانَ بِهِ بَأْسٌ لَنَهَى عَنْهُ قَالَ: اَكُنْتَ مُتَوَضِّئًا مِنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے اُس وضوخانہ کے بارے میں دریافت کیا جو مسجد کے دروازہ کے قریب تھا' تو اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں موجود تھا اور وہ یہ بات جانتے تھے کہ اس سے مرد اور خواتین' سیاہ فام اور سفید فام سب لوگ وضو کریں گے' وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے' اگر اس میں کوئی حرج ہوتا تو وہ اس سے منع کر دیتے۔ ابن جریج نے دریافت کیا: کیا آپ نے اس سے وضو کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

**237** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِنِّي رَاَيْتُ اِنْسَانًا مُنْكَشِفًا مَكْشُوفًا عَلَى الْحَوْضِ يَغْرِفُ بِيَدِهِ عَلٰى فَرْجِهِ قَالَ: فَتَوَضَّاْ فَلَيْسَ عَلَيْكَ، اِنَّ الدِّينَ سَمْحٌ قَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اسْمَحُوا يُسْمَحْ لَكُمْ، وَقَدْ كَانَ مَنْ مَضَى لَا يُفَتِّشُونَ عَنْ هٰذَا، وَلَا يَلْحَفُونَ فِيهِ - يَعْنِي يَفْحَصُونَ عَنْهُ -

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ جس نے ایک حوض کے کنارے اپنا تہبند کھولا ہوا تھا اور وہ اپنے ہاتھ کے ذریعہ چلّو میں پانی لے کر اپنی شرمگاہ پر ڈال رہا تھا۔ تو عطاء نے کہا: تم وضو کر لو' تم پر اور کوئی چیز لازم نہیں ہوگی کیونکہ دین کے احکام میں نرمی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے تھے: تم لوگ نرمی کرو تمہارے لیے نرمی کی جائے گی۔ پہلے جو لوگ گزر چکے ہیں وہ اس بارے میں اتنی تحقیق نہیں کیا کرتے تھے اور نہ ہی اس بارے میں اتنی تفتیش کیا کرتے تھے (کہ اس صورت میں کیا حکم ہوگا اور اُس صورت میں کیا حکم ہوگا؟)۔

**238** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِي رَوَّادٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، جَرٌّ مُخَمَّرٌ جَدِيدٌ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَنْ تَتَوَضَّاَ مِنْهُ، اَوْ مِمَّا يَتَوَضَّاُ النَّاسُ مِنْهُ اَحَبُّ؟ قَالَ: اَحَبُّ الْاَدْيَانِ اِلَى اللّٰهِ الْحَنِيفِيَّةُ، قِيلَ: وَمَا الْحَنِيفِيَّةُ؟ قَالَ: السَّمْحَةُ قَالَ: الْاِسْلَامُ الْوَاسِعُ

✵✵ محمد بن واسع بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک ایسا مٹکا جو ڈھانپا ہوا ہو اور نیا ہو' آپ کے نزدیک اُس سے وضو کرنا زیادہ پسندیدہ ہوگا' یا اُس چیز سے وضو کرنا زیادہ پسندیدہ ہوگا جس کے ذریعہ لوگ وضو کرتے ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ دین وہ ہے جو ٹھیک ہو۔ عرض کی گئی: ٹھیک دین سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نرمی والا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اسلام گنجائش والا ہے۔

**239** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوبَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: مَطَاهِرُكُمْ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ جَرٍّ عَجُوزٍ مُخَمَّرٍ

238 –صحيح البخاري، تعليقاً، كتاب الايمان، باب : الدين يسر وقول النبي صلى الله عليه وسلم : " احب الدين الى الله الحنيفية السمحة "، المعجم الاوسط للطبراني، باب العين، باب الميم من اسمه : محمد، حديث: 7490

✽✽ امام شعبی بیان کرتے ہیں: تمہارے طہارت کے عام برتن میرے نزدیک اُس مٹکے سے زیادہ پسندیدہ ہیں جو پرانا ہو اور ڈھانپا ہوا ہو۔

**240** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: رَاَيْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَتَوَضَّاُ مِنْ مِطْهَرَةٍ

✽✽ ہمام بن حارث بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو لوٹے کے ذریعہ وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

**241** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ: سَمِعْتُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّئُوْنَ مِنَ الْمِهْرَاسِ

✽✽ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہاون (جس میں کوئی چیز کوٹی جاتی ہے) سے وضو کر لیتے تھے۔

**242** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُزَاحِمِ بْنِ زُفَرَ قَالَ: قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ: اَكُوزٌ عَجُوزٌ مُخَمَّرٌ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَنْ يُتَوَضَّاَ مِنْهُ، اَوْ مِنْ هٰذِهِ الْمَطَاهِرِ الَّتِي يُدْخِلُ فِيهَا الْجَزَّارُ يَدَهُ؟ قَالَ: لَا، بَلْ مِنْ هٰذِهِ الْمَطَاهِرِ الَّتِي يُدْخِلُ فِيهَا الْجَزَّارُ يَدَهُ.

✽✽ مزاحم بن زفر بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی سے دریافت کیا: ایک ایسا کوزہ جو پرانا ہو اور ڈھانپا ہوا ہو اُس کے ذریعہ وضو کرنا' آپ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہوگا' یا اُن لوٹوں کے ذریعہ وضو کرنا زیادہ پسندیدہ ہوگا جس میں کوئی قصائی بھی اپنا ہاتھ ڈال لیتا ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! اُن لوٹوں کے ذریعہ وضو کرنا زیادہ پسندیدہ ہوگا جس میں کوئی قصائی بھی اپنا ہاتھ ڈال لیتا ہے۔

**243** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ الْحَنِيفِيَّةَ السَّمْحَةَ

✽✽ محمد بن واسع نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے اس کی مانند نقل کیا ہے' تاہم اُنہوں نے یہ ذکر نہیں کیا کہ دینِ حنیف سے مراد نرمی والا دین ہے۔

## بَابُ وُضُوْءِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ جَمِيعًا

## باب: مردوں اور خواتین کا ایک ساتھ وضو کرنا

**244** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يَتَوَضَّاَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ مَعًا اِنَّمَا هُنَّ شَقَائِقُكُمْ وَاَخَوَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَاُمَّهَاتُكُمْ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: اس بارے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ مرد اور خواتین ایک ساتھ وضو کریں کیونکہ وہ تمہاری

بیویاں ہیں' بہنیں ہیں' بیٹیاں ہیں' مائیں ہیں۔

245 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا نَتَوَضَّأُ نَحْنُ وَالنِّسَاءُ مَعًا

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم (مرد حضرات) اور خواتین ایک ساتھ وضو کر لیتے تھے۔

246 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ أَبِي سَلَامَةَ الْحَبِيبِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَتَى حِيَاضًا عَلَيْهَا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّئُونَ جَمِيعًا فَضَرَبَهُمْ بِالدِّرَّةِ، ثُمَّ قَالَ لِصَاحِبِ الْحَوْضِ: اجْعَلْ لِلرِّجَالِ حِيَاضًا، وَلِلنِّسَاءِ حِيَاضًا ثُمَّ لَقِيَ عَلِيًّا فَقَالَ: مَا تَرَى؟ فَقَالَ: أَرَى إِنَّمَا أَنْتَ رَاعٍ، فَإِنْ كُنْتَ تَضْرِبُهُمْ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ فَقَدْ هَلَكْتَ وَأَهْلَكْتَ

✵✵ ابوسلامہ حبیبی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ ایک ایسے حوض کے پاس تشریف لائے جس سے مرد اور خواتین اکٹھے وضو کر رہے تھے تو اُنہوں نے اُنہیں دُرّے کے ذریعہ مارا اور اُس حوض کے مالک سے کہا: تم مردوں کے لیے الگ حوض بناؤ اور خواتین کے لیے الگ حوض بناؤ۔ پھر اُن کی ملاقات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو اُنہوں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ نگران ہیں' اگر آپ اس کی بجائے کسی اور وجہ سے ان کی پٹائی کرتے تو آپ ہلاکت کا شکار ہو جاتے اور ہلاکت کا شکار کر دیتے۔

## بَابُ الْمَاءِ تَرِدُهُ الْكِلَابُ وَالسِّبَاعُ

## باب: ایسے پانی کا حکم جس پر کتے اور درندے آکر (اُس میں سے پیتے ہوں)

247 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَرَدَ مَاءً فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ الْكِلَابَ وَالسِّبَاعَ تَلَغُ فِيهِ قَالَ: قَدْ ذَهَبَتْ بِمَا وَلَغَتْ فِي بُطُونِهَا

✵✵ عکرمہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (کھلے علاقہ میں موجود) کسی پانی (کے چشمے یا تالاب) تک پہنچے تو اُنہیں بتایا گیا کہ یہاں سے کتے اور درندے بھی پانی پیتے ہیں' تو اُنہوں نے جواب دیا: اُنہوں نے اپنے پیٹ میں جو کچھ ڈالا ہے وہ اُسے لے کر چلے گئے ہیں۔

248 - آثارِ صحابہ: فَقِيلَ: إِنَّ الْكَلْبَ وَلَغَ فِي حَوْضِ مَجَنَّةَ فَقَالَ: هَلْ وَلَغَ إِلَّا بِلِسَانِهِ؟ فَشَرِبَ مِنْهُ وَاسْتَقَى. قَالَ: وَمَجَنَّةُ: اسْمُ حَوْضٍ

✵✵ (یہاں اصل متن میں کچھ الفاظ نہیں ہیں) تو عرض کی گئی کہ کتے نے "مجنہ" نام کے حوض میں منہ ڈال دیا تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُس نے اس میں صرف اپنی زبان ہی ڈالی تھی اور اُس کے ذریعہ اس میں سے پی لیا تھا اور سیر ہو گیا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: مجنہ اُس حوض کا نام تھا۔

249 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ،

وَرَدَ حَوْضَ مَجَنَّةَ، فَقِيلَ لَهُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اِنَّمَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ آنِفًا قَالَ: اِنَّمَا وَلَغَ بِلِسَانِهِ فَاشْرَبُوا مِنْهُ وَتَوَضَّؤُوا

٭٭ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مجنہ نام کے حوض پر تشریف لائے تو اُن سے کہا گیا: اے امیر المؤمنین! ابھی کچھ دیر پہلے ایک کتا یہاں سے پانی پی کر گیا تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُس نے اپنی زبان اس میں ڈالی تھی تو تم اس حوض میں سے پانی پی بھی لو اور اس سے وضو بھی کرلو۔

**250** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، وَغَيْرِهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ، اَنَّهُ كَانَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي رَكْبٍ فِيهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ، فَوَقَفُوا عَلَى حَوْضٍ، فَقَالَ عَمْرٌو: يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ اَتَرِدُ حَوْضَكَ السِّبَاعُ؟ فَقَالَ عُمَرُ: يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ لَا تُخْبِرْنَا فَاِنَّا نَرِدُ عَلَى السِّبَاعِ وَتَرِدُ عَلَيْنَا

٭٭ یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے' اُن کے ساتھ کچھ دیگر سوار بھی تھے' اُن میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے' وہ لوگ ایک حوض کے پاس آ کر ٹھہرے تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اے اس حوض کے مالک! کیا تمہارے حوض پر درندے تو نہیں آتے ہیں؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے حوض کے مالک! تم ہمیں اس بارے میں نہ بتاؤ! کیونکہ کبھی ہم درندوں کے بعد آجاتے ہیں اور کبھی وہ ہمارے بعد آجاتے ہیں۔

**251** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

**252** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ بِمَا اَفْضَلَتِ السِّبَاعُ

٭٭ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کے بچائے ہوئے پانی کے ذریعے وضو کیا ہے۔

**253** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَدَ وَمَعَهُ اَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ عَلَى حَوْضٍ فَخَرَجَ اَهْلُ الْمَاءِ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ الْكِلَابَ وَالسِّبَاعَ تَلَغُ فِي هٰذَا الْحَوْضِ، فَقَالَ لَهَا: مَا حَمَلَتْ فِي بُطُونِهَا وَلَنَا مَا بَقِيَ شَرَابٌ وَطَهُورٌ - شَكَّ الَّذِي اَخْبَرَنِي اَنَّهُ حَوْضُ الْاَبْوَاءِ -

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک حوض کے پاس تشریف لائے' آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے' اُس پانی کے آس پاس رہنے والے لوگ (یا اُس کا مالک) آیا اور اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس حوض میں کتے اور درندے بھی منہ ڈالتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اُنہوں نے جو کچھ اپنے پیٹ میں ڈالنا تھا وہ ڈال لیا' جو باقی بچ گیا ہے وہ ہمارے لیے پینے اور طہارت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

جس راوی نے مجھے یہ بات بتائی ہے' اُس نے اس بارے میں شک کا اظہار کیا ہے کہ شاید وہ حوض ''ابواء'' کے مقام پر موجود تھا۔

## بَابُ الْمَاءِ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ وَمَا جَاءَ فِي ذٰلِكَ

## باب: پانی کو کوئی بھی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے' اس بارے میں جو کچھ منقول ہے

**254** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ الْتَمَسَ لِعُمَرَ وَضُوْءًا فَلَمْ يَجِدْهُ اِلَّا عِنْدَ نَصْرَانِيَّةٍ، فَاسْتَوْهَبَهَا وَجَاءَ بِهِ اِلٰى عُمَرَ فَاَعْجَبَهُ حُسْنُهُ، فَقَالَ عُمَرُ: مِنْ اَيْنَ هٰذَا؟ فَقَالَ لَهُ: مِنْ عِنْدِ هٰذِهِ النَّصْرَانِيَّةِ، فَتَوَضَّاَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهَا، فَقَالَ لَهَا: اَسْلِمِي فَكَشَفَتْ عَنْ رَاْسِهَا فَاِذَا هُوَ كَاَنَّهُ ثَغَامَةٌ بَيْضَاءُ، فَقَالَتْ: اَبَعْدَ هٰذِهِ السِّنِّ؟

✻✻ زید بن اسلم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے وضو کا پانی تلاش کیا تو اُنہیں وہ پانی صرف ایک عیسائی عورت کے پاس سے ملا' اُنہوں نے اُس عورت سے وہ پانی بلا معاوضہ حاصل کیا اور اُسے لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' وہ پانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بڑا اچھا لگا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یہ کہاں سے آیا ہے؟ تو اسلم نے اُنہیں بتایا کہ یہ ایک عیسائی عورت سے لے کر آیا ہوں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس پانی سے وضو کیا اور پھر اُس عورت کے پاس تشریف لے گئے اور اُسے فرمایا: تم اسلام قبول کر لو! اُس عورت نے اپنے سر سے چادر ہٹائی تو اُس کے سارے بال ثغامہ نامی پھول کی طرح سفید ہو چکے تھے۔ اُس نے کہا: اتنی عمر ہو جانے کے بعد (میں اپنا دین تبدیل کرلوں)۔

**255** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ - اَوْ شَرِبَ - مِنْ غَدِيرٍ كَانَ يُلْقَى فِيهِ لُحُومُ الْكِلَابِ قَالَ: وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ: وَالْجِيَفُ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ: اِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ

✻✻ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر نامی کنویں سے وضو کیا' یا شاید پانی پیا' اُس کنویں میں کتوں کا گوشت ڈال دیا جاتا تھا۔ (راوی کہتے ہیں:) میرے علم کے مطابق اُنہوں نے یہ الفاظ استعمال کیے تھے کہ مردہ جانوروں کا گوشت ڈالا جاتا تھا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات ذکر کی گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے۔

**256** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: اِنَّ الْمَاءَ يُطَهِّرُ، وَلَا يُطَهَّرُ

✻✻ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: پانی پاک کرتا ہے' اسے پاک نہیں کیا جاتا۔

**257** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: وَاَخْبَرَنِي مَنْ، سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُولُ: اِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ، وَالْمَاءُ طَهُورٌ

٭٭ عکرمہ فرماتے ہیں: پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے پانی طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے۔

**258 - حدیث نبوی:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ نَجِسًا وَلَا بَاْسًا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''جب پانی دو قلّے ہو جائے تو وہ ناپاک نہیں ہوتا اور اُس میں کوئی حرج نہیں ہوتا''۔

**259 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: زَعَمُوْا اَنَّهَا قِلَالُ هَجَرَ قَالَ اَبُو بَكْرٍ: الْقُلَّتَيْنِ قَدْرُ الْفَرَقِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: لوگوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ وہ ''ھجر'' نامی جگہ کے مٹکوں جتنا ہو۔
ابوبکر بیان کرتے ہیں: دو قلّوں میں ایک فرق (نامی برتن جتنا) پانی آتا ہے۔

**260 - آثارِ صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، مَرَّ بِغَدِيرٍ فِيْهِ جِيفَةٌ فَاَمَرَ بِهَا فَنُحِّيَتْ، ثُمَّ تَوَضَّاَ مِنْهُ

٭٭ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایک مرتبہ ایک کنویں کے پاس سے گزرے جس میں مردار پڑا ہوا تھا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حکم کے تحت اُسے ایک طرف ہٹا دیا گیا اور پھر انہوں نے اس سے وضو کر لیا۔

**261 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَلْمٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ: اِذَا كَانَ الْمَاءُ ذَنُوبًا، اَوْ ذَنُوبَيْنِ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ، قُلْتُ لَهُ: مَا الذَّنُوبُ؟ قَالَ: دَلْوٌ

٭٭ عمر بن سلم بیان کرتے ہیں: انہوں نے عکرمہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ جب پانی ایک ڈول یا دو ڈول جتنا ہو تو کوئی چیز اُسے ناپاک نہیں کرتی۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: ذنوب سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ڈول۔

---

258-الجامع للترمذی، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب منه آخر، حديث:65، سنن ابی داؤد، كتاب الطهارة، باب ما ينجس الماء، حديث:58، السنن الصغرى، كتاب الطهارة، ذكر الفطرة، باب التوقيت في الماء ، حديث:52، سنن الدارمی، كتاب الطهارة، باب قدر الماء الذى لا ينجس، حديث:766، المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب الطهارة، حديث:418، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء ، جماع ابواب ذكر الماء الذى لا ينجس، باب ذكر الخبر المفسر للفظة المجملة التى ذكرتها ، حديث:91، مصنف ابن ابى شيبة، كتاب الطهارات، الماء اذا كان قلتين او اكثر، حديث:1509، السنن الكبرىٰ للنسائى، كتاب الطهارة، التوقيت فى الماء، حديث:50، شرح معانى الآثار للطحاوى، باب سؤر الكلب، حديث:55، مشكل الآثار للطحاوى، باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه، حديث:2211، سنن الدارقطنى، كتاب الطهارة، باب حكم الماء اذا لاقته النجاسة، حديث:2، مسند الشافعى، باب ما خرج من كتاب الوضوء ، حديث:2، مسند احمد بن حنبل، مسند عبد الله بن عمر رضى الله عنهما، حديث:4815

262 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، أَنَّهُ قَالَ: إِذَا اخْتَلَطَ الْمَاءُ وَالدَّمُ فَالْمَاءُ طَهُوْرٌ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بتایا گیا ہے کہ اُنہوں نے یہ فرمایا ہے:

''جب پانی اور خون ایک دوسرے میں مل جائیں تو اُس پانی کے ذریعہ طہارت حاصل کی جاسکتی ہے''۔

263 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِذَا قَطَرَ فِي الْمَاءِ شَيْءٌ مِنْ دَمٍ فَاَهْرِقْ مِنْهُ كُوزًا أَوْ كُوزَيْنِ، فَإِنْ كَانَ الْمَاءُ قَلِيلًا قَدْرَ مَا يُتَوَضَّأُ مِنْهُ فَاَهْرِقْهُ

❋❋ حسن بصری فرماتے ہیں: جب پانی کے اندر خون کا ایک قطرہ گر جائے تو تم اُس میں سے ایک یا دو کوزے بہا دو' اگر پانی اتنا تھوڑا ہو جس کے ذریعہ وضو کیا جاسکتا ہو (اس سے زیادہ نہ ہو) تو تم اُس پورے پانی کو بہا دو۔

264 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْأَحْوَصِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُنَجِّسُ الْمَاءَ إِلَّا مَا غَيَّرَ رِيحَهُ، أَوْ طَعْمَهُ، أَوْ مَا غَلَبَ عَلَى رِيحِهِ وَطَعْمِهِ

❋❋ عامر بن سعد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پانی کو صرف وہی چیز ناپاک کرتی ہے' جو اُس کے بُو یا اُس کے ذائقہ کو تبدیل کر دے''۔

(راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اُس کے بُو یا اُس کے ذائقہ پر غالب آجائے۔

265 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: إِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ أَبَدًا، يُطَهِّرُ وَلَا يُطَهِّرُهُ شَيْءٌ، إِنَّهُ قَالَ: (وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا) (الفرقان: 48)

❋❋ عکرمہ فرماتے ہیں: پانی کو کبھی کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے' پانی طہارت دیتا ہے' کوئی بھی چیز اُسے پاک نہیں کرتی ہے۔ پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور ہم نے آسمان سے پانی نازل کیا ہے جو طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے''۔

266 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ

❋❋ ابوبکر بن عبیداللہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب پانی دو قلّے ہو جائے تو کوئی بھی اُسے ناپاک نہیں کرتی ہے''۔

267 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ

❋❋ لیث بیان کرتے ہیں: اُسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے۔

268 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا كَانَ الْمَاءُ كُرًّا لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ، الْكُرُّ أَرْبَعُونَ ذَهَبًا

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب پانی ایک "کر" ہو تو اُسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی اور ایک "کر" چالیس "ذہب" "(اہل یمن کا ماپنے کا مخصوص برتن) جتنا ہوتا ہے۔

## بَابُ الْبِئْرِ تَقَعُ فِيهِ الدَّابَّةُ

## باب: جس کنویں میں کوئی جانور گر جائے

269 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ دَجَاجَةٍ وَقَعَتْ فِي بِئْرٍ فَمَاتَتْ، فَقَالَ: لَا بَأْسَ أَنْ يُتَوَضَّأَ مِنْهَا، وَيُشْرَبَ، إِلَّا أَنْ تَنْتُنَ حَتَّى يُوجَدَ رِيحُ نَتْنِهَا فِي الْمَاءِ فَتُنْزَحَ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے ایسی مرغی کے بارے میں دریافت کیا جو کنویں میں گر کر مر جاتی ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: اُس پانی کے ذریعہ وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے' اُس پانی کو پیا بھی جا سکتا ہے' البتہ اگر وہ پھول جاتی ہے اور اُس کی بدبو پانی کے اندر محسوس ہوتی ہے تو پھر اُسے نکال دیا جائے گا۔

270 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ فَأْرَةٍ وَقَعَتْ فِي الْبِئْرِ فَقَالَ: إِنْ أُخْرِجَتْ مَكَانَهَا فَلَا بَأْسَ وَإِنْ مَاتَتْ فِيهَا نُزِحَتْ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے ایسے چوہے کے بارے میں دریافت کیا جو کنویں میں گر جاتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: اگر اُس جگہ سے اُسے نکال دیا جاتا ہے تو پھر کوئی حرج نہیں ہے' لیکن اگر وہ اُس پانی کے اندر مر جاتا ہے تو پھر اُس کنویں کا پانی نکالا جائے گا۔

271 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: إِذَا مَاتَتِ الدَّابَّةُ فِي الْبِئْرِ أُخِذَ مِنْهَا، وَإِنْ تَفَسَّخَتْ فِيهَا نُزِحَتْ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: جب کوئی جانور کنویں کے اندر مر جائے تو اُسے باہر نکالا جائے گا اور اگر وہ اُس کے اندر پھول جائے تو پھر کنویں کے پانی کو باہر نکالا جائے گا۔

272 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: إِذَا مَاتَتِ الدَّابَّةُ فِي الْبِئْرِ أُخِذَ مِنْهَا أَرْبَعُونَ دَلْوًا

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: جب کوئی جانور کنویں کے اندر مر جائے تو اُس کنویں میں سے چالیس ڈول نکالے جائیں گے۔

273 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: إِذَا

سَقَطَتِ الْفَارَةُ فِي الْبِئْرِ فَتَقَطَّعَتْ نُزِعَ مِنْهَا سَبْعَةُ اَدْلَاءٍ، فَاِنْ كَانَتِ الْفَارَةُ كَهَيْئَتِهَا لَمْ تُقَطَّعْ نُزِعَ مِنْهَا دَلْوٌ وَدَلْوَانِ، فَاِنْ كَانَتْ مُنْتِنَةً اَعْظَمَ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيُنْزَعْ مِنَ الْبِئْرِ مَا يُذْهِبُ الرِّيحَ

❋❋ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام باقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''جب کوئی چوہا کنویں کے اندر گر جائے اور اُس کا جسم اُس میں پھیل جائے تو اُس کنویں سے سات ڈول نکالے جائیں گے اور اگر چوہا اپنی اصل حالت میں رہے' اُس کا جسم نہ ٹوٹے تو کنویں میں سے ایک یا دو ڈول نکالے جائیں گے' لیکن اگر اُس کی بُو زیادہ ہو چکی ہو تو کنویں سے اتنا پانی نکالا جائے گا جس کی وجہ سے اُس کی بُو ختم ہو جائے''۔

**274** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا سَقَطَ الْكَلْبُ فِي الْبِئْرِ فَاُخْرِجَ مِنْهَا حِيْنَ سَقَطَ نُزِعَ مِنْهَا عِشْرُوْنَ دَلْوًا، فَاِنْ اُخْرِجَ حِيْنَ مَاتَ نُزِعَ مِنْهَا سِتُّونَ اَوْ سَبْعُونَ دَلْوًا، فَاِنْ تَفَسَّخَ فِيْهَا نُزِحَ مَاؤُهَا، فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِيعُوا نُزِحَ مِنْهَا مِائَةُ دَلْوٍ وَّعِشْرُوْنَ وَمِائَةٌ

❋❋ عطاء فرماتے ہیں: جب کوئی کتا کسی کنویں میں گر جائے تو جیسے ہی وہ گرا' اگر اُسے اُس وقت نکال دیا گیا تو کنویں میں سے بیس ڈول نکالے جائیں گے' اگر کتے کو اُس وقت نکالا گیا جب وہ کنویں میں مر چکا تھا تو کنویں میں سے ساٹھ یا ستر ڈول نکالے جائیں گے اور اگر وہ کنویں کے اندر پھول گیا تو اُس کنویں کا پانی نکالا جائے گا اور اگر لوگ اس کی استطاعت نہیں رکھتے تو اُس کنویں میں سے ایک سو سے لے کر ایک سو بیس تک ڈول نکالے جائیں گے۔

**275** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَقَطَ رَجُلٌ فِيْ زَمْزَمَ فَمَاتَ فِيْهَا، فَاَمَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنْ تُسَدَّ عُيُونُهَا وَتُنْزَحَ قِيْلَ لَهُ: اِنَّ فِيْهَا عَيْنًا قَدْ غَلَبَتْنَا قَالَ: اِنَّهَا مِنَ الْجَنَّةِ فَاَعْطَاهُمْ مُطْرَفًا مِنْ خَزٍّ فَحَشَوْهُ فِيْهَا، ثُمَّ نُزِحَ مَاؤُهَا حَتّٰى لَمْ يَبْقَ فِيْهَا نَتْنٌ

❋❋ معمر بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص زمزم کے کنویں میں گر کے مر گیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ حکم دیا کہ اُس کے چشموں کو بند کر کے اُس کا پانی نکالا جائے' اُن سے کہا گیا: اس کے اندر ایک چشمہ ایسا ہے جو ہم سے بند نہیں ہو رہا' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ جنت سے آ رہا ہے۔ پھر اُنہوں نے اُن لوگوں کو اون ملے ہوئے ریشم سے بنا ہوا کپڑا دیا جس کے ذریعہ اُنہوں نے اُس حصہ کا منہ بند کیا اور پھر اُنہوں نے اُس کنویں میں سے پانی نکالا' یہاں تک کہ اُس میں بُو باقی نہیں رہی۔

**276** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ، وَعَطَاءٍ فِيْ فَارَةٍ وَّقَعَتْ فِيْ بِئْرٍ فَعُجِنَ مِنْ مَائِهَا قَالَ: يُطْعَمُ الدَّجَاجَ

❋❋ مجاہد اور عطاء نے ایسے چوہے کے بارے میں یہ حکم بیان کیا ہے جو کسی کنویں میں گر جاتا ہے اور پھر اُس کنویں کے پانی کے ذریعہ آٹا گوندھ لیا جاتا ہے تو یہ حضرات فرماتے ہیں: وہ آٹا مرغیوں کو کھلا دیا جائے۔

# بَابُ سُؤْرِ الْفَأرَةِ

## باب: چوہے کے جوٹھے کا حکم

277 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنَ الْبَصْرَةِ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ عُبَيْدٍ، قَالَ لِلْحَسَنِ: اَضَعُ وَضُوْئِي فَتَاْتِي الْفَارَةُ وَتَشْرَبُ مِنْهُ، قَالَ الْحَسَنُ: اَهْرِقْهُ فَاِنَّ الْفَاسِقَةَ لَا تَشْرَبُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا بَالَتْ فِيْهِ،

ذَكَرَهُ تَوْبَةُ، عَنْ شَدِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَكَمِ

** عمرو بن عبید نے حسن بصری سے کہا: میں اپنے وضو کے لیے پانی رکھتا ہے پھر کوئی چوہا آتا ہے اور اُس میں سے پانی پی لیتا ہے۔ تو حسن بصری نے فرمایا: تم اُس پانی کو بہا دو! کیونکہ فاسق جانور جب بھی کسی جگہ سے پانی پیتا ہے تو اُس میں پیشاب بھی کرتا ہے۔

یہی روایت توبہ نامی راوی نے شدید بن ابوحکم کے حوالے سے نقل کی ہے۔

# بَابُ الْفَأرَةِ تَمُوْتُ فِي الْوَدَكِ

## باب: جو چوہا چربی کے اندر مر جائے

278 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفَارَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ قَالَ: اِذَا كَانَ جَامِدًا فَاَلْقُوْهُ وَمَا حَوْلَهَا، وَاِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرَبُوْهُ.

** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے چوہے کے بارے میں دریافت کیا گیا جو گھی کے اندر گر جاتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو وہ گھی جما ہوا ہو تو اُس چوہے کو اور اُس کے آس پاس کے گھی کو نکال دو اور اگر وہ مائع حالت میں ہو تو تم اُس گھی کے قریب نہ جاؤ۔

279 - حدیث نبوی: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَقَدْ كَانَ مَعْمَرٌ اَيْضًا يَذْكُرُهُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ، وَكَذٰلِكَ اَخْبَرَنَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ.

278-سنن ابی داؤد، کتاب الاطعمة، باب فی الفارة تقع فی السمن، حدیث:3363، مسند احمد بن حنبل، مسند ابی هریرة رضی الله عنه، حدیث:7018، صحیح ابن حبان، کتاب الطهارة، باب النجاسة وتطهیرها، ذکر خبر اوهم بعض من لم یطلب العلم من مظانه ان، حدیث:1409، مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الاطعمة، ما قالوا فی الفارة تقع فی السمن، حدیث:23879، مشکل الآثار للطحاوی، باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله صلی الله علیه، حدیث:4663، مسند ابی یعلی الموصلی، مسند ابی هریرة، حدیث:5706، المعجم الاوسط للطبرانی، باب الالف، باب من اسمه ابراهیم، حدیث:2497

✸✸ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہمانے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

**280** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ هَارُوْنَ الْعَبْدِیِّ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ نَحْوَ هٰذَا. قَالَ اَبُو هَارُوْنَ: قُلْنَا لِاَبِیْ سَعِیْدٍ: یُنْتَفَعُ بِهٖ؟ قَالَ: نَعَمْ

✸✸ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے ابو ہارون بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت ابوسعید خدری سے دریافت کیا: کیا اس سے نفع حاصل کیا جائے گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

**281** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ اَبِیْ هَارُوْنَ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ: انْتَفِعُوْا بِهٖ وَلَا تَاْكُلُوْا

✸✸ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم اس کے ذریعہ نفع حاصل کرو لیکن اُسے کھاؤ نہیں۔

**282** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ شَرِیْكِ بْنِ اَبِیْ نَمِرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفَارَةِ تَقَعُ فِی السَّمْنِ قَالَ: اِنْ كَانَ جَامِدًا اُخِذَ مَا حَوْلَهَا قَدْرَ الْكَفِّ وَاُكِلَ بَقِیَّتُهٗ

✸✸ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے چوہے کے بارے میں دریافت کیا گیا جو گھی میں گر جاتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ (گھی) جما ہوا ہو تو اُس (چوہے) کے اردگرد کے گھی کو نکال لو جتنا ایک ہتھیلی جتنا ہو اور باقی کو کھالو۔

**283** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِیْ جَابِرٍ الْبَیَاضِیِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَیِّبِ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفَارَةِ تَقَعُ فِی السَّمْنِ قَالَ: اِنْ كَانَ جَامِدًا اُخِذَ مَا حَوْلَهَا قَدْرَ الْكَفِّ، وَاِذَا وَقَعَتْ فِی الزَّیْتِ اسْتُصْبِحَ

✸✸ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے چوہے کے بارے میں دریافت کیا گیا جو گھی میں گر جاتا ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ (گھی) جما ہوا ہو تو ایک ہتھیلی جتنا اُس کے آس پاس سے نکال لو اور اگر وہ زیتون کے تیل میں گر جائے تو پھر اُسے چراغوں میں استعمال کرو۔

**284** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْفَارَةُ تَقَعُ فِی الْوَدَكِ الْجَامِدِ، اَوْ غَیْرِ الْجَامِدِ قَالَ: بَلَغَنَا اِنْ كَانَ جَامِدًا اُخِذَ مَا حَوْلَهَا فَاُلْقِیَ وَاُكِلَ مَا بَقِیَ قُلْتُ: فَغَیْرُ الْجَامِدِ؟ قَالَ: لَمْ یَبْلُغْنِیْ فِیْهِ شَیْءٌ، وَلٰكِنْ اَرٰی اَنْ یُسْتَثْقَبَ بِهٖ وَلَا یُؤْكَلُ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک چوہا جمی ہوئی چربی میں یا غیر جمی ہوئی چربی میں گر جاتا ہے (تو اُس کا حکم کیا ہوگا؟) تو اُنہوں نے جواب دیا: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ اگر وہ جمی ہوئی ہو تو اُس چوہے کے آس پاس کی چربی کو نکال لیا جائے گا اور باقی کو استعمال کر لیا جائے گا۔ میں نے کہا: اگر وہ جمی ہوئی نہ ہو تو؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اس بارے میں مجھ تک کوئی روایت نہیں پہنچی ہے لیکن میری اس بارے میں یہ رائے ہے کہ اُس کو (کشتی وغیرہ پر) لگانے کے لیے

استعمال کرلیا جائے گا' اُسے کھایا نہیں جائے گا۔

**285** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: إِذَا مَاتَتِ الْفَأْرَةُ فِي الْوَدَكِ الْجَامِدِ قَالَ: بَلَغَنَا إِنْ كَانَ جَامِدًا أُخِذَ مَا حَوْلَهُ فَأُلْقِيَ وَأُكِلَ مَا بَقِيَ

✽✽ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: جب کوئی چوہا جمی ہوئی چربی میں گر جائے تو اس کے بارے میں ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ اگر وہ چربی جمی ہوئی ہو تو اُس چوہے کے آس پاس کی چربی کو نکال لیا جائے گا اور باقی کو کھالیا جائے گا۔

**286** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَيُّ فَأْرَةٍ وَقَعَتْ فِي زَيْتٍ عِشْرُونَ قَرْطَلًا، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اسْتَسْرِجُوا بِهِ وَادَّهِنُوا بِهِ الْأُدْمَ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو بھی چوہا کسی ایسے زیتون کے تیل میں گر جائے جو بیس رطل جتنا ہو تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم اُس کے ذریعہ چراغ روشن کرلو اور اُسے چمڑوں پر لگالو۔

**287** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ: مَاتَتْ فَأْرَةٌ فِي دُهْنِ إِنْسَانٍ يَدَّهِنُ بِهِ قَالَ: مَا أُحِبُّهُ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عمرو بن دینار سے دریافت کیا: کوئی چوہا کسی ایسے تیل میں گر کر مر جاتا ہے جسے انسان تیل کے طور پر جسم پر لگاتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: میں اسے پسند نہیں کروں گا (کہ اسے جسم پر لگایا جائے)۔

**288** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءً، عَنْ فَأْرَةٍ مَاتَتْ فِي عَسَلٍ قَالَ: الْعَسَلُ كَهَيْئَةِ الْجَامِدِ يُغْرَفُ مَا حَوْلَهَا وَيُؤْكَلُ مَا بَقِيَ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ایسے چوہے کے بارے میں دریافت کیا جو شہد میں گر کر مر جاتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: شہد اپنی جمی ہوئی حالت میں رہتا ہے' اس لیے چوہے کے آس پاس کے حصہ کو نکال لیا جائے گا اور باقی شہد کو کھالیا جائے گا۔

**289** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قُلْتُ لَهُ: الْفَأْرَةُ تَمُوتُ فِي السَّمْنِ الذَّائِبِ أَوِ الدُّهْنِ فَيُوجَدُ قَدْ تَسَلَّخَتْ أَوْ يُوجَدُ قَدْ مَاتَتْ وَهِيَ شَدِيدَةٌ لَمْ تُسْلَخْ قَالَ: سَوَاءٌ مَاتَتْ فِيهِ الدُّهْنُ يُنَشُّ وَيُدَّهَنُ بِهِ إِنْ لَمْ تُقَذِّرْ، قُلْتُ: فَالسَّمْنُ يُنَشُّ فَيُسَخَّنُ ثُمَّ يُؤْكَلُ قَالَ: لَيْسَ مَا يُؤْكَلُ كَهَيْئَةِ شَيْءٍ فِي الرَّأْسِ يُدَّهَنُ بِهِ

✽✽ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے دریافت کیا کہ ایک چوہا کسی پگھلے ہوئے گھی یا تیل کے اندر مر جاتا ہے اور اُسے ایسی حالت میں پایا جاتا ہے کہ وہ پھول چکا ہے' یا اُسے ایسی حالت میں پایا جاتا ہے کہ وہ مر چکا ہے اور خراب ہو چکا ہے اگرچہ وہ پھولا نہیں ہے۔ تو عطاء نے جواب دیا: دونوں صورتیں برابر ہیں' جب وہ اُس میں مر گیا تو اُس تیل کو نکال لیا جائے گا اور اُسے لگانے کے لیے استعمال کیا جائے گا بشرطیکہ وہ گندا نہ ہوا ہو۔ میں نے کہا: کیا اُس گھی کو نکال کر اُسے

دھوپ میں رکھ کر پھر کھایا جاسکتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: ایسی چیز کو نہیں کھایا جاسکتا جو اس طرح کی صورتِ حال میں ہو اُس کے ذریعہ سر پر تیل لگایا جاسکتا ہے۔

## بَابُ الْفَارَةِ تَمُوتُ فِي الْجَرِّ

## باب: جب کوئی چوہا کسی مٹکے میں گر کے مرجائے

**290** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَارَةٌ وَقَعَتْ فِي جَرٍّ فَمَاتَتْ فِيهِ، فَقَالَ: لَا يُتَوَضَّأُ مِنْهُ فَإِنْ تَوَضَّأْتَ وَلَمْ تَعْلَمْ، ثُمَّ صَلَّيْتَ وَلَمْ تَعْلَمْ فَعُدْ مَا كُنْتَ فِي وَقْتٍ قَالَ: فَإِنْ فَاتَكَ الْوَقْتُ فَعُدْ أَيْضًا، قُلْتُ: فَثَوْبِي مَسَّهُ مِنْ مَاءِ تِلْكَ الْجَرَّةِ شَيْءٌ أَغْسِلُهُ أَوْ أَرُشُّهُ؟ قَالَ: لَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک چوہا کسی مٹکے میں گر کے اُس میں مرجاتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: اُس مٹکے کے ذریعہ وضو نہیں کیا جائے گا' اگر تم نے لاعلمی میں اُس کے ذریعہ وضو کر کے نماز ادا کر لی' جبکہ تمہیں اُس کا علم نہیں تھا تو اگر نماز کا وقت باقی ہے تو تم اُس نماز کو دُہراؤ گے۔ اُنہوں نے یہ بھی فرمایا کہ اگر اُس نماز کا وقت گزر چکا ہو تو پھر بھی تم اُسے دُہراؤ گے۔ میں نے کہا: اگر اُس مٹکے کا کچھ پانی میرے کپڑے پر لگ جاتا ہے تو کیا میں اُس کپڑے کو دھوؤں گا' یا اُس پر پانی چھڑکوں گا؟ تو اُنہوں نے کہا: جی نہیں!

**291** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: إِذَا اضْطُرِرْتَ إِلَى مَاءٍ وَقَعَ فِيهِ فَارَةٌ فَتَوَضَّأْ وَتَيَمَّمْ تَجْمَعُهُمَا

٭٭ ثوری بیان کرتے ہیں: جب تم کسی ایسے پانی کو استعمال کرنے پر مجبور ہو جاؤ جس میں چوہا گر گیا تھا اور تم اُس سے وضو بھی کر لو اور تیمّم بھی کر لو' تم ان دونوں کو جمع کر لو۔

## بَابُ الْوَزَغِ تَمُوتُ فِي الْوَدَكِ

## باب: جب گرگٹ (یا چھپکلی) کسی چربی میں گر کے مرجائے

**292** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْوَزَغُ يَمُوتُ فِي الْوَدَكِ السَّمْنِ وَالدُّهْنِ، وَأَشْبَاهِ هٰذَا بِمَنْزِلَةِ الْفَارَةِ هُوَ فِي ذٰلِكَ قَالَ: وَأُحِبُّ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر چھپکلی چربی میں' گھی میں یا تیل میں گر کر مرجائے یا اس طرح کے دیگر جانور جو چوہے کی طرح کے ہوتے ہیں تو اُن کا اس بارے میں کیا حکم ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند ہے (کہ اُس کو استعمال نہ کیا جائے)۔

**293** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، أَنَّ وَزَغًا وَقَعَ فِي سَمْنٍ لِآلِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَلَتُّوا بِهِ سَوِيقًا، ثُمَّ أَخْبَرُوهُ فَقَالَ: بِيعُوهُ مِمَّنْ يَسْتَحِلُّهُ، ثُمَّ أَعْلِمُوهُ

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کے گھی کے اندر چھپکلی گر گئی تو انہوں نے اُس میں ستو پکا لیے' پھر انہوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں بتایا تو انہوں نے فرمایا: یہ اُس شخص کو فروخت کر دو جو اس کو حلال سمجھتا ہو اور اُسے اس بارے میں بتا بھی دینا۔

**294** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، اَنَّ وَزَغًا مَاتَ لَهُمْ، فَلَتُّوا بِهِ سَوِيقًا فَشَرِبَ مِنْهُ، ثُمَّ أُخْبِرَ بِالَّذِي كَانَ مِنْ اَمْرِهِ، فَقَالَ: هَلْ عَلِمْتُمْ؟ قَالُوا: لَا فَصَفَّقَ بِيَدَيْهِ، وَقَالَ: بِيعُوا السَّمْنَ وَالسَّوِيقَ مِنْ غَيْرِ اَهْلِ دِينِكُمْ، وَبَيِّنُوا لَهُمُ الَّذِي كَانَ مِنْ اَمْرِهِ قَالَ بَعْضُ اَهْلِهِ: اَلَا نَسْتَسْرِجُ بِهِ؟ قَالَ: بَلٰى اِنْ شِئْتُمْ

٭٭ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک چھپکلی مر گئی' اُن لوگوں نے اُس میں ستو گھول کر اُن ستوؤں کو پی لیا' پھر اس طرح کی صورتِ حال کے بارے میں اُنہیں بتایا گیا تو حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے تھے؟ اُن لوگوں نے جواب دیا: جی نہیں! تو انہوں نے دونوں ہاتھوں کے ذریعہ تالی ماری اور بولے: تم کسی دوسرے دین کے ماننے والوں کو یہ گھی فروخت کر دو اور اُن کے سامنے یہ بات بیان کر دو کہ اس کے ساتھ کیا صورتِ حال پیش آئی ہے۔ اُن کے گھر والوں میں سے کسی نے دریافت کیا: کیا ہم اسے چراغوں میں استعمال نہ کر لیں؟ انہوں نے فرمایا: اگر تم چاہو تو ٹھیک ہے۔

## بَابُ الْجُعَلِ وَاَشْبَاهِهِ

## باب: کیڑا اور اس کی مانند (دیگر جانوروں کا حکم)

**295** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْجُعَلُ يَمُوتُ فِي الْعَسَلِ، اَوِ السَّمْنِ، اَوِ الْوَدَكِ، اَوِ الْمَاءِ قَالَ: اِنَّمَا هُوَ فُوفَةٌ لَيْسَ لَهُ لَحْمٌ وَلَا دَمٌ، اِنْ وَقَعَ فِي جَامِدٍ اَوْ غَيْرِ جَامِدٍ فَمَاتَ فَلَا يُلْقَى مِنْهُ شَيْءٌ، وَلَا تُهْرِقْهُ وَكُلْهُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا الْجُعَلُ؟ قَالَ: الدَّابَّةُ السُّودُ الَّذِي يَجْعَلُ الْخُرْءَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایسا کیڑا جو شہد یا گھی یا چربی یا پانی میں گر کے مر جاتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: یہ ایک ایسا جاندار ہے جس میں گوشت یا خون نہیں ہوتا' اگر یہ جمی ہوئے یا غیر جمی ہوئے کسی بھی چیز میں گر جائے اور مر جائے تو اُس چیز کو پھینکا نہیں جائے گا اور اُسے بہایا بھی نہیں جائے گا' تم اُسے کھا لو۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: جعل (نامی یہ جانور) کیا چیز ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ سیاہ رنگ کا ایک جانور ہے جو بیٹ کرتا ہے۔

**296** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ فِي الْجُعَلِ وَالزُّنْبُورِ وَاَشْبَاهِهِ اِذَا سَقَطَ فِي الْمَاءِ، اَوْ وَقَعَ فِي الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ قَالَ: يُؤْكَلُ وَيُشْرَبُ وَيُتَوَضَّاُ مِنْهُ، وَمَا يَكُونُ فِي الْمَاءِ مِمَّا لَيْسَ فِيهِ عَظْمٌ فَلَا بَاْسَ بِهِ

٭٭ یحییٰ بن ابوکثیر نے جعل (کیڑا)' زنبور (بھڑ) اور اس جیسے دیگر جانوروں کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ جب یہ پانی میں گر جائے یا کھانے یا پینے کی کسی چیز میں گر جائے تو انہوں نے یہ فرمایا ہے: اُس چیز کو کھا لیا جائے گا' پی لیا جائے گا اور اُس پانی

سے وضو کرلیا جائے گا اور پانی میں جو بھی ایسا جانور گرے جس کے اندر ہڈی موجود نہ ہو تو اُس پانی کو استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**297** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْبُوذٍ، عَنْ اُمِّهِ، اَنَّهَا كَانَتْ تُسَافِرُ مَعَ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَكُنَّا نَاْتِي الْغَدِيرَ فِيهِ الْجُعْلَانُ اَمْوَاتًا فَنَاْخُذُ مِنْهُ الْمَاءَ - يَعْنِي فَيَشْرَبُوْنَهُ -

✵✵ منبوذ اپنی والدہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ اُس خاتون نے نبی اکرم ﷺ کی زوجہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ ایک مرتبہ سفر کیا تو ہم ایک ایسے کنویں کے پاس آئے' جس میں بہت سے مرے ہوئے پتنگے تھے' ہم نے اُس کا پانی حاصل کرلیا۔ راوی کہتے ہیں: یعنی اُن لوگوں نے اُسے پی لیا۔

**298** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الذُّبَابِ يَقَعُ فِي الْمَاءِ فَيَمُوتُ فِيهِ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ

✵✵ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُن سے ایسی مکھی کے بارے میں دریافت کیا گیا جو کسی پانی میں گر کر مرجاتی ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

## بَابُ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ

## باب: ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا

**299** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ

299 -صحيح البخاري، كتاب الوضوء ، باب البول في الماء الدائم، حديث:236، صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب النهي عن البول في الما ء الراكد، حديث:450، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء ، جماع ابواب الآداب المحتاج اليها في اتيان الغائط والبول الي الفراغ، باب النهي عن البول في الماء الراكد الذي لا يجري' حديث:65، مستخرج ابي عوانة، مبتدا كتاب الطهارة، بيان حظر اغتسال الجنب في الماء الدائم، حديث:604، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب المياه، ذكر الزجر عن البول في الماء الذي دون القلتين ثم الوضوء ، حديث:1267، سنن الدارمي، كتاب الطهارة، باب الوضوء من الماء الراكد، حديث:764، سنن ابي داؤد، كتاب الطهارة، باب البول في الماء الراكد، حديث:63، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب النهي عن البول في الماء الراكد، حديث:341، الجامع للترمذي، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب كراهية البول في الماء الراكد، حديث:66، السنن الصغرى، كتاب الطهارة، ذكر الفطرة، باب الماء الدائم، حديث:57، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الطهارات، من كان يكره ان يبول في الماء الراكد، حديث:1485، السنن الكبرى للنسائي، كتاب الطهارة، الماء الدائم، حديث:55، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب الماء يقع فيه النجاسة، حديث:11، السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الطهارة، جماع ابواب ما يفسد الماء، باب الدليل على انه ياخذ لكل عضو ماء جديدا ولا يتطهر، حديث:1064، مسند احمد بن حنبل ، مسند ابي هريرة رضي الله عنه، حديث:7357، مسند الشافعي، ومن كتاب اختلاف الحديث وترك المعاد منها، حديث:745، مسند الحميدي، احاديث ابي هريرة رضي الله عنه، حديث:938، مسند ابي يعلى الموصلي، مسند ابي هريرة، حديث:93[illegible]

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَبُولَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِيْ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے ایسے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے جو پانی بہتا نہ ہو اور پھر اُس نے اُسی سے وضو کرنا ہو"۔

**300** - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَبُولَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے کہ اُس نے پھر اُسی سے وضو بھی کرنا ہو"۔

**301** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّبُولَ الرَّجُلُ فِي الْمَاءِ الْمُنْقَعِ

٭٭ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرے۔

**302** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ مُوسٰى بْنِ اَبِيْ عُثْمَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّبَالَ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ يُغْتَسَلُ فِيْهِ

٭٭ موسیٰ بن ابوعثمان اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کیا جائے' وہ پانی جو بہتا نہ ہو اور پھر اُسی پانی میں غسل کر لیا جائے۔

## بَابُ الْمَاءِ يَمَسُّهُ الْجُنُبُ اَوْ يَدْخُلُهُ

## باب: ایسے پانی کا حکم جس کو کوئی جنبی شخص چھو لیتا ہے' یا اُس میں داخل ہوتا ہے

**303** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْمَاءِ النَّاقِعِ، اَغْتَسِلُ فِيْهِ وَقَدْ دَخَلَهُ الْجُنُبُ قَالَ: لَا وَلٰكِنِ اغْتَرِفْ مِنْهُ غَرْفًا

٭٭ سلیمان بن موسیٰ ایک شخص کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ٹھہرے ہوئے پانی کے بارے میں دریافت کیا: کیا میں اُس میں غسل کر لوں' جبکہ اس سے پہلے کوئی جنبی شخص اُس میں داخل ہو چکا ہو؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! تم اُس میں سے چلّو کے ذریعے پانی حاصل کرو۔

**304** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: اِنْ اَصَابَتْكَ جَنَابَةٌ وَمَرَرْتَ بِغَدِيرٍ فَاغْتَرِفْ مِنْهُ اغْتِرَافًا فَاصْبُبْهُ عَلَيْكَ، وَاِنْ سَالَ فِيْهِ فَلَا تُبَالِ وَلَا تَدْخُلْ فِيْهِ اِنِ اسْتَطَعْتَ

✸✸ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تمہیں جنابت لاحق ہو جائے اور تمہارا گزر کسی کنویں کے پاس سے ہو تو تم اُس میں سے چلّو کے ذریعہ پانی حاصل کرو اور اُسے اپنے جسم پر بہالو اگر چہ وہ پانی بہہ کر اُس میں چلا جائے تم اس بات کی پرواہ نہ کرو لیکن اگر تم سے ہو سکے تو خود اُس پانی میں داخل نہ ہو۔

**305 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الرَّجُلِ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ فَيَمُرُّ بِالْبِئْرِ وَلَيْسَ مَعَهُ دَلْوٌ قَالَ: اِنْ لَمْ يَجِدْ اِلَّا اَنْ يُدْخِلَ يَدَهُ فِيهَا فَلْيُدْخِلْ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ مَنْ يَقُوْلُ: يَبُلُّ طَرَفَ ثَوْبِهِ، ثُمَّ يَعْصِرُهُ عَلٰى يَدَيْهِ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَلَوْ تَيَمَّمَ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ كَانَ اَحَبَّ اِلَيَّ

✸✸ امام شعبی فرماتے ہیں کہ جس شخص کو جنابت لاحق ہو جائے اور وہ کسی کنویں کے پاس سے گزرے اُس شخص کے پاس کوئی ڈول نہ ہو تو امام شعبی فرماتے ہیں: اگر اُس کے پاس اور کوئی صورت نہیں ہے صرف یہ ہے کہ وہ اپنا ہاتھ اُس میں داخل کرے تو پھر اُسے اپنے ہاتھ کو داخل کر لینا چاہیے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے اُنہیں یہ بھی بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ وہ اپنے کپڑے کے کنارے کو تر کرے گا اور پھر اُسے اپنے دونوں ہاتھوں پر نچوڑ کر اپنے ہاتھوں کو دھولے گا۔

معمر بیان کرتے ہیں: اگر وہ شخص پہلے تیمّم کر کے پھر اپنا ہاتھ (اُس پانی میں) داخل کرے تو یہ چیز میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

**306 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ نَسِيَ فَاَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْمَاءِ الَّذِي يَغْتَسِلُ فِيهِ وَهُوَ جُنُبٌ قَبْلَ اَنْ يَغْسِلَهُمَا قَالَ: بِئْسَ مَا صَنَعَ وَيَغْتَسِلُ بِهِ

✸✸ قتادہ فرماتے ہیں: جو شخص بھول کر اپنا ہاتھ اُس پانی میں داخل کر لیتا ہے جس میں اُس نے غسل کرنا تھا اور وہ شخص اُس وقت جنابت کی حالت میں ہو اور اُس نے (ہاتھ پانی میں داخل کرنے سے پہلے) اُنہیں دھویا نہیں تھا تو قتادہ فرماتے ہیں: ایسے شخص نے جو کیا وہ ایک بُری حرکت ہے لیکن وہ اُس پانی کے ذریعہ غسل کر لے گا۔

**307 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: يُلْقِي، وَلَا يَتَوَضَّاُ، وَلَا يَغْتَسِلُ

✸✸ حسن بصری فرماتے ہیں: وہ اُس پانی کو انڈیل دے گا وہ نہ تو اُس سے وضو کر سکتا ہے اور نہ ہی غسل کر سکتا ہے۔

**308 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً، عَنِ الْجُنُبِ، يَنْسَى فَيُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ الَّذِي فِيهِ غُسْلُهُ قَبْلَ اَنْ يَغْسِلَهُمَا قَالَ: اِذَا نَسِيَ فَلَا بَاْسَ فَلْيَغْسِلْ يَدَيْهِ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ایسے جنبی شخص کے بارے میں دریافت کیا جو بھول کر اپنا ہاتھ دھونے سے پہلے اُس برتن میں داخل کر لیتا ہے جس میں اُس کے غسل کا پانی موجود ہے تو عطاء نے فرمایا: اگر تو اُس نے بھول کر ایسا کیا ہے تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے اُسے اپنے ہاتھ دھو لینے چاہیے۔

**309** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الثَّوْبِ جَنَابَةٌ وَلَا عَلَى الْاَرْضِ جَنَابَةٌ، وَلَا عَلَى الرَّجُلِ يَمَسُّهُ الْجُنُبُ جَنَابَةٌ، وَلَيْسَ عَلَى الْمَاءِ جَنَابَةٌ يَقُوْلُ: إِذَا سَبَقَتْهُ يَدَاهُ فَاَدْخَلَهُمَا فِي الْمَاءِ، وَهُوَ جُنُبٌ قَبْلَ اَنْ يَّغْسِلَهُمَا فَلَا بَأْسَ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کپڑے کو جنابت لاحق نہیں ہوتی' زمین کو جنابت لاحق نہیں ہوتی اور اگر کوئی جنبی کسی دوسرے شخص کو چھولے تو اُس دوسرے شخص کو جنابت لاحق نہیں ہوتی اور پانی کو جنابت لاحق نہیں ہوتی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص جنابت کی حالت میں اپنے ہاتھ دھونے سے پہلے اُنہیں بھول کر پانی میں داخل کر دیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**310** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْخِلُوْنَ اَيْدِيَهُمُ الْمَاءَ، وَهُمْ جُنُبٌ وَالنِّسَاءُ وَهُنَّ حُيَّضٌ وَلَا يُفْسِدُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ

✽✽ امام شعبی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جنابت کی حالت میں اپنے ہاتھ پانی میں داخل کر لیتے تھے' اسی طرح خواتین حیض کی حالت میں اپنے ہاتھ پانی میں داخل کر لیتی تھیں اور یہ چیز اُن کے لیے کسی خرابی کا باعث نہیں بنتی تھی۔

**311** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ رَجُلٍ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَيَنْتَضِحُ فِي الْاِنَاءِ مِنْ جِلْدِهٖ فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهٖ

✽✽ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو غسل جنابت کرتا ہے اور پھر اپنے جسم کا کچھ حصہ کا پانی اُس برتن میں چھڑک دیتا ہے (یعنی کچھ چھینٹے اُس میں پڑ جاتے ہیں) تو زہری نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

## بَابُ مَا يَنْتَضِحُ فِي الْاِنَاءِ مِنَ الْوُضُوْءِ وَالْغُسْلِ

## باب: وضو یا غسل کے کچھ چھینٹے اگر برتن میں پڑ جائیں

**312** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ مَا يَنْتَضِحُ مِنَ الْاِنَاءِ فِي الطَّسْتِ؟ قَالَ: لَا يَضُرُّكَ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ جو چھینٹے برتن میں یعنی طشت میں پڑ جاتے ہیں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: یہ چیز تمہیں نقصان نہیں دے گی۔

**313** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَضَعُ قَدَحِيَ الَّذِي فِيْهِ وَضُوْئِي فِي الطَّسْتِ الَّتِيْ اَتَوَضَّاُ فِيْهِ وَلَعَلَّهٗ اَنْ تَكُوْنَ كَبِيْرَةً قَالَ: لَا قُلْتُ: فَاِنِّي اَعْلَمُ اَنِّي يُنْتَضَحُ عَلَيَّ مِنَ الطَّسْتِ، وَلَيْسَ

فِيهِ الْقَدَحُ وَيُنْتَضَحُ فِي وَضُوئِي مِنَ الطَّسْتِ وَلَيْسَ فِيهَا الْقَدَحُ قَالَ: لَا يَضُرُّكَ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ هُوَ عُذْرٌ لَكَ اَنْ يَكُونَ ذَلِكَ وَقَدْ عَزَلْتَ فَدَخَلَ مِنَ الطَّسْتِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: میں اپنا پیالہ طشت میں رکھتا ہوں' وہ پیالہ جس میں میرے وضو کا پانی موجود ہے اور وہ طشت جس میں' میں نے وضو کرنا ہے' تو بعض اوقات وہ بھرا ہوتا ہے۔ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے کہا: مجھے اس بات کا علم ہوتا ہے کہ اُس طشت سے کچھ چھینٹے میرے اوپر پڑ جائیں گے اور پیالے میں وہ نہیں ہے اور کچھ چھینٹے طشت میں میرے وضو کے پانی میں پڑ جائیں گے جس میں پیالہ (پانی نکالنے کا ڈبہ) نہیں ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: یہ کوئی بھی چیز تمہیں نقصان نہیں دے گی کیونکہ اس حوالے سے تم معذور ہو اور تم اُسے الگ کر کے پھر طشت کے اندر ڈالو۔

**314** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِنَافِعٍ: اَيْنَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَجْعَلُ اِنَاءَهُ الَّذِي يَتَوَضَّاُ فِيهِ؟ قَالَ: اِلَى جَنْبِهِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے نافع سے دریافت کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جس برتن سے وضو کرتے تھے' وہ اُسے کہاں رکھتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اپنے پہلو میں۔

**315** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ يَغْتَسِلُ اَوْ يَتَوَضَّاُ مِنَ الْمَاءِ وَيَنْتَضِحُ فِيهِ قَالَ: فَلَمْ يَرَ بِهِ بَاْسًا

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو کسی پانی کے ذریعہ وضو یا غسل کرتا ہے اور اُس کے چھینٹے اُس میں پڑ جاتے ہیں' تو اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**316** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، وَالْحَسَنَ، يُسْاَلَانِ عَنِ الرَّجُلِ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَيَنْتَضِحُ مِنْ غُسْلِهِ فِي الْمَاءِ الَّذِي يَغْتَسِلُ مِنْهُ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ

✵✵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو غسلِ جنابت کرتا ہے اور پھر اُس کے غسل کے پانی کے کچھ چھینٹے اُس پانی میں گر جاتے ہیں جس سے وہ غسل کر رہا ہے' تو اُنہوں نے یہی فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**317** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ قَالَ: كَانَ مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ اِنَاءٍ فَيَرْفَعُهُ، لِئَلَّا يَنْتَضِحَ مِنْ غُسْلِهِ

✵✵ جعفر بن برقان بیان کرتے ہیں: میمون بن مہران کسی برتن کے ذریعہ غسل کرتے تھے تو اُسے بلند کر کے رکھتے تھے تاکہ اُن کے غسل کے چھینٹے اُس میں نہ پڑیں۔

# بَابُ الْوُضُوْءِ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ

## باب: سمندر کے پانی کے ذریعہ وضو کرنا

**318** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: مَاءَانِ لَا يُنَقِّيَانِ مِنَ الْجَنَابَةِ مَاءُ الْبَحْرِ، وَمَاءُ الْحَمَّامِ

قَالَ مَعْمَرٌ: سَاَلْتُ يَحْيَى عَنْهُ بَعْدَ حِيْنٍ فَقَالَ: قَدْ بَلَغَنِيْ مَا هُوَ اَوْثَقُ مِنْ ذٰلِكَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ: مَاءُ الْبَحْرِ طَهُوْرٌ، وَحِلٌّ مَيْتَتُهُ

❋❋ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دوطرح کے پانی ایسے ہیں جو جنابت سے آدمی کو پاک نہیں کرتے ہیں: سمندر کا پانی اور حمام کا پانی۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے کچھ عرصہ بعد یحییٰ سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: مجھ تک جو روایت پہنچی ہے وہ اس سے زیادہ قابلِ اعتماد ہے (وہ روایت یہ ہے:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مرتبہ سمندر کے پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اُس کا پانی طہارت دینے والا ہے اور اُس کا مردار حلال ہے۔

**319** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسَى قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْبَحْرُ طَهُوْرٌ مَاؤُهُ وَحَلَالٌ مَيْتَتُهُ

❋❋ سلیمان بن موسیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''سمندر کا پانی طہارت دینے والا ہے اور اُس کا مردار حلال ہے''۔

**320** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

❋❋ ایک اور سند کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند روایت منقول ہے۔

**321** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

---

321-موطا مالك، كتاب الطهارة، باب الطهور للوضوء، حديث:40، سنن الدارمي، كتاب الطهارة، باب الوضوء من ماء البحر، حديث:763، سنن ابي داؤد، كتاب الطهارة، باب الوضوء بماء البحر، حديث:76، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب الوضوء بماء البحر، حديث:383، المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب الطهارة، ومنهم ابو الاسود حميد بن الاسود البصري الثقة المامون، حديث:444، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب المياه، ذكر الخبر المدحض قول من نفي جواز الوضوء بماء البحر، حديث:1259، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء، جماع ابواب ذكر الماء الذى لا ينجس، باب الرخصة فى الغسل والوضوء من ماء البحر، حديث:112، الجامع للترمذى، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء فى ماء البحر انه طهور، حديث:67، السنن الصغرى، كتاب الطهارة ذكر الفطرة، باب ماء البحر، حديث:59، مصنف ابن ابى شيبة، كتاب الطهارات، من رخص فى الوضوء بماء البحر، حديث:1363، السنن الكبرىٰ للنسائي، كتاب الطهارة، ذكر ماء البحر والوضوء منه، حديث:57، (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اَنَّ نَاسًا مِنْ بَنِیْ مُدْلِجٍ سَاَلُوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنَّا نَرْكَبُ اَرْمَاثًا لَنَا، وَيَحْمِلُ اَحَدُنَا مُوَيْهًا لِشِفَّتِهٖ، فَاِنْ تَوَضَّاْنَا بِمَاءِ الْبَحْرِ وَجَدْنَا فِيْ اَنْفُسِنَا، وَاِنْ تَوَضَّاْنَا مِنْهُ عَطِشْنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهٗ الْحَلَالُ مَيْتَتُهٗ

❋❋ مغیرہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: بنومدلج سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: ہم لوگ اپنی کشتیوں پر سفر کرتے ہیں ہم میں سے کوئی شخص اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی لے جاتا ہے اگر ہم سمندر کے پانی کے ذریعہ وضو کرتے ہیں تو ہمیں اس حوالے سے اُلجھن ہوتی ہے اور اگر ہم اپنے پاس موجود پانی کے ذریعہ وضو کرنا شروع کر دیں تو ہم پیاسے رہ جائیں گے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُس (سمندر) کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اُس کا مردار حلال ہے۔

**322** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ يَزِيْدَ الْمَدَنِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ، مِنَ الصَّيَّادِيْنَ الَّذِيْنَ يَكُوْنُوْنَ فِي الْجَارِ، وَكَانَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يُرْزَقُوْنَ مِنَ الْجَارِ، فَوَجَدَ حَبًّا مَنْثُوْرًا فَجَعَلَ عُمَرُ يَلْتَقِطُهٗ حَتّٰى جَمَعَ مِنْهُ مُدًّا، اَوْ قَرِيْبًا مِنْ مُدٍّ، ثُمَّ قَالَ: اَلَا اَرَاكَ تَصْنَعُ مِثْلَ هٰذَا، وَهٰذَا قُوْتُ رَجُلٍ مُسْلِمٍ حَتَّى اللَّيْلِ قَالَ: فَقُلْتُ لَهٗ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، لَوْ رَكِبْتَ لِتَنْظُرَ كَيْفَ نَصْطَادُ؟ قَالَ: فَرَكِبَ مَعَهُمْ فَجَعَلُوْا يَصْطَادُوْنَ، فَقَالَ عُمَرُ: تَاللّٰهِ اِنْ رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ كَسْبًا اَطْيَبَ - اَوْ قَالَ: اَحَلَّ -، ثُمَّ قَالَ: فَصَنَعْنَا لَهٗ طَعَامًا، فَقُلْتُ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنْ شِئْتَ سَقَيْنَاكَ طَعَامًا، وَاِنْ شِئْتَ مَاءً فَاِنَّ اللَّبَنَ اَيْسَرُ عِنْدَنَا مِنَ الْمَاءِ اِنَّا نَسْتَعْذِبُ مِنْ مَكَانَ كَذَا قَالَ: فَطَعِمَ، ثُمَّ دَعَا بِالَّذِيْ اَرَادَ، ثُمَّ قُلْنَا: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اِنَّا نَخْرُجُ اِلٰى هَاهُنَا فَنَتَزَوَّدُ مِنَ الْمَاءِ لِشَفَتِنَا، ثُمَّ نَتَوَضَّاُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاَيُّ مَاءٍ اَطْهَرُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ؟

322- ابویزید مدنی بیان کرتے ہیں: مجھے صیادین سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے یہ بات بتائی' یہ وہ لوگ ہیں جو جار میں ہوتے تھے اور اہلِ مدینہ کو جار سے رزق حاصل ہوتا تھا' ایک مرتبہ کچھ اناج بکھرا ہوا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے چننا شروع کیا یہاں تک کہ اُنہوں نے ایک مُد یا اُس کے قریب جتنا اناج حاصل کر لیا' پھر اُنہوں نے فرمایا: تمہارے بارے میں مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ تم اس طرح کی حرکت کرو' یہ تو ایک مسلمان کی پورے دن کی خوراک ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اُن سے کہا: اے امیر المؤمنین! اگر آپ سوار ہو کر چلیں تا کہ خود اس بات کا جائزہ لیں کہ ہم کس طرح شکار کرتے ہیں (تو آپ کو زیادہ بہتر پتا چل جائے گا)۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُن کے ساتھ سوار ہو کر گئے' اُن لوگوں نے شکار شروع کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے آج کے دن جیسا پاکیزہ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) حلال رزق پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ پھر راوی نے یہ بات بیان کی کہ ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے کھانا تیار کیا تو میں نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! اگر آپ مناسب سمجھیں تو

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ سے) مشکل الآثار للطحاوی، باب بیان مشکل ما روی عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه، حدیث: 3396، سنن الدارقطني، كتاب الطهارة، باب في ماء البحر، حديث: 52، مسند الشافعي، باب ما خرج من كتاب الوضوء، حديث: 1، المعجم الكبير للطبراني، باب الجيم، باب من اسمه جابر، ومن غرائب حديث جابر بن عبد اللّٰه رضي اللّٰه عنه، حديث: 1740، مسند احمد بن حنبل، مسند ابي هريرة رضي اللّٰه عنه، حديث: 8554

ہم آپ کو پینے کے لیے کچھ پیش کرتے ہیں اگر آپ کو پانی کی طلب ہو رہی ہو تو ہمارے نزدیک پانی کے مقابلہ میں دودھ پیش کرنا زیادہ آسان ہے کیونکہ ہم فلاں جگہ سے میٹھا پانی لے کے آتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کھانا کھایا اور اُن لوگوں کے لیے وہ دعا کی جس کے وہ طلبگار تھے۔ پھر ہم نے کہا: اے امیر المؤمنین! ہم اس جگہ سے نکل کر اپنے ساتھ زادِ راہ کے لیے کچھ پانی رکھیں گے جو ہمارے لیے کافی ہوگا' اگر ہم سمندر کے پانی کے ساتھ وضو کر لیں (تو یہ ہمارے لیے ٹھیک ہوگا؟) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبحان اللہ! سمندر کے پانی سے زیادہ پاک اور کون سا پانی ہو سکتا ہے؟

**323 - آثارِ صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، سُئِلَ عَنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ: اَيُّ مَاءٍ اَطْهَرُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ؟

✵✵ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سمندر کے پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے فرمایا: سمندر کے پانی سے زیادہ پاک پانی اور کون سا ہوگا؟

**324 - آثارِ صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هُمَا بَحْرَانِ (هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ) (الفرقان: 53)

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ دونوں سمندر ہیں (جن کا ذکر قرآن میں ان الفاظ میں ہے:)

''یہ انتہائی میٹھا ہے اور وہ انتہائی کھارا ہے''۔

**325 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَطَاءً وَاَنَا اَسْمَعُ، فَقَالَ: اَطَهُورٌ مَاءُ الْبَحْرِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: سلیمان بن موسیٰ نے عطاء سے سوال کیا' میں اُس وقت اُن کی گفتگو سن رہا تھا' اُنہوں نے دریافت کیا: کیا سمندر کے پانی کے ذریعے طہارت حاصل ہو سکتی ہے؟ عطاء نے جواب دیا: جی ہاں!

**326 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ وَجَدْتُ مَاءً غَيْرَ مَاءِ الْبَحْرِ وَالْاِيضَا وَرَاَيْتُ بِئْرًا اَدَعُ الْبِئْرَ وَالْاِيضَا؟ قَالَ: اِنْ تَطَهَّرْتَ مِنْهُمَا فَهُمَا طَهُورٌ قُلْتُ لَهُ: مَا الْاِيضَا؟ قَالَ: الْمِطْهَرَةُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے کہ اگر مجھے سمندر کے پانی کے علاوہ کوئی پانی مل جاتا ہے اور ''ایضا'' بھی مل جاتا ہے اور پھر مجھے کوئی کنواں بھی نظر آ جاتا ہے' تو کیا میں اُس کنویں اور ''ایضا'' کو ترک کر دوں (اور سمندر کے پانی سے وضو کر لوں؟) تو اُنہوں نے جواب دیا: اگر تم اُن دونوں کے ذریعہ طہارت حاصل کرتے ہو تو یہ دونوں طہارت کے حصول کا ذریعہ ہیں۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے ابن جریج سے دریافت کیا: ''ایضا'' سے کیا مراد ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا:

طہارت کا برتن (یعنی لوٹا)۔

**327** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ: سَأَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ مَاءِ الْبَحْرِ اَغْتَسِلُ بِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَالْمَاءُ الْعَذْبُ اَحَبُّ اِلَيَّ

✵✵ زبیر بن عدی بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے سمندر کے پانی کے بارے میں دریافت کیا: کیا میں اُس سے غسل کرلوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تاہم میٹھا پانی میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

**328** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَا: اَخْبَرَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهُ: مَرَرْتُ بِالْبَحْرِ وَاَنَا جُنُبٌ فَاغْتَسَلْتُ مِنْهُ قَالَ: حَسْبُكَ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اُن سے سوال کیا: ایک مرتبہ میرا گزر سمندر کے پاس سے ہوا' میں اُس وقت جنابت کی حالت میں تھا' تو میں نے اُس سمندر (کے پانی کے ذریعہ) غسل کر لیا' تو طاؤس نے جواب دیا: تمہارے لیے یہ کافی ہے۔

## بَابُ الْكَلْبِ يَلَغُ فِي الْاِنَاءِ

## باب: جب کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے

**329** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طُهُوْرُ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ اِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ اَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈال دے تو اُسے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ وہ آدمی اُسے سات مرتبہ دھوئے''۔

**330** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُوْلَاهُنَّ بِالتُّرَابِ

---

330- صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب الماء الذي يغسل به شعر الانسان، حديث:169، صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب حكم ولوغ الكلب، حديث:444، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء، جماع ابواب ذكر الماء الذي لا ينجس، باب الامر باهراق الماء الذي ولغ فيه الكلب، حديث:97، مستخرج ابي عوانة، مبتدا كتاب الطهارة، صفة تطهير الاناء اذا ولغ فيه الكلب، حديث:409، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب الاسآر، ذكر الامر بغسل الاناء من ولوغ الكلب بعدد معلوم، حديث:1310، سنن الدارمي، كتاب الطهارة، باب في ولوغ الكلب، حديث:770، سنن ابي داؤد، كتاب الطهارة، باب الوضوء بسؤر الكلب، حديث:66، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب غسل الاناء من ولوغ الكلب، حديث:360، السنن الصغرى، كتاب الطهارة، ذكر الفطرة، سؤر الكلب، حديث:64، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الطهارات، في الكلب يلغ في الآناء، حديث:1808، السنن الكبرى للنسائي، كتاب (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

٭٭ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے' تو تم اُسے سات مرتبہ دھوؤ' جس میں پہلی مرتبہ اُسے مٹی سے دھوؤ''۔

**331 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ**

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

**332 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: فِي الْكَلْبِ يَلَغُ فِي الْاِنَاءِ قَالَ: لَا تَجْعَلْ فِيْهِ شَيْئًا حَتّٰى تَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ**

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' جو کتے کے برتن میں منہ ڈالنے کے بارے میں ہے۔ طاؤس فرماتے ہیں: تم اُس میں اُس وقت تک کوئی چیز نہ ڈالو' جب تک اُسے پہلے سات مرتبہ دھو نہیں لیتے۔

**333 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَمْ يُغْسَلُ الْاِنَاءُ الَّذِيْ يَلَغُ فِيْهِ الْكَلْبُ؟ قَالَ: كُلُّ ذٰلِكَ سَمِعْتُ سَبْعًا وَخَمْسًا وَثَلَاثَ مَرَّاتٍ**

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جس برتن میں کتے نے منہ ڈالا ہو' اُسے کتنی مرتبہ دھویا جائے گا؟ انہوں نے فرمایا: میں نے اس بارے میں سات مرتبہ کی روایت بھی سنی ہے' پانچ مرتبہ کی بھی سنی ہے اور تین مرتبہ کی بھی سنی ہے تو اس میں سے کسی کے مطابق بھی (دھولیا جائے گا)۔

**334 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: يُغْسَلُ الْاِنَاءُ اِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ سَبْعَ مَرَّاتٍ**

٭٭ عمرو بن دینار فرماتے ہیں: جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اُسے سات مرتبہ دھویا جائے گا۔

**335 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ زِيَادٌ، اَنَّ ثَابِتَ بْنَ عِيَاضٍ، مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَهُ اَنَّهُ، سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ**

---

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ سے) الطهارة، سؤر الكلب واراقة ما في الاناء الذي يلغ فيه، حديث:64، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب سؤر الكلب، حديث:50، سنن الدارقطني، كتاب الطهارة، باب ولوغ الكلب في الاناء، حديث:154، مسند احمد بن حنبل ، مسند ابي هريرة رضي الله عنه، حديث:7185، مسند الشافعي، باب ما خرج من كتاب الوضوء ، حديث:4، مسند الطيالسي، احاديث النساء ، ما اسند ابو هريرة، وابو صالح، حديث:2528، مسند الحميدي، احاديث ابي هريرة رضي الله عنه، حديث:937، مسند ابي يعلى الموصلي، شهر بن حوشب ، حديث:6536، المعجم الاوسط للطبراني، باب العين، من اسمه عثمان، حديث:3808، المعجم الصغير للطبراني ، باب من اسمه ابراهيم، حديث:257، المعجم الكبير للطبراني، من اسمه عبد الله، وما اسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما ، عكرمة عن ابن عباس، حديث:11358

قَالَ زِيَادٌ: وَاَخْبَرَنِىْ هِلَالُ بْنُ اُسَامَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈال دے تو وہ آدمی اُسے سات مرتبہ دھوئے''۔

زیاد نے یہ بات بیان کی ہے کہ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

**336** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنِ الْكَلْبِ يَلَغُ فِى الْاِنَاءِ قَالَ: يُغْسَلُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ: لَمْ اَسْمَعْ فِى الْهِرِّ شَيْئًا

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے ایسے کتے کے بارے میں دریافت کیا جو برتن میں منہ ڈال دیتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: اُس برتن کو تین مرتبہ دھویا جائے گا۔ اُنہوں نے یہ بھی بتایا کہ میں نے اس بارے میں بلی کے حوالے سے کوئی روایت نہیں سنی ہے۔

**337** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: وَلَغَ الْكَلْبُ فِى جَفْنَةِ قَوْمٍ فِيْهَا لَبَنٌ فَاَدْرَكُوْهُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَغَرَفُوْا حَوْلَ مَا وَلَغَ فِيْهِ قَالَ: لَا تَشْرَبُوْهُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر کتا کسی ایسے برتن میں منہ ڈال دیتا ہے جس میں دودھ موجود ہو اور پھر اُس موقع پر وہ لوگ اُس تک پہنچ جاتے ہیں اور اُس چیز کو نکال دیتے ہیں جس میں اُس نے منہ ڈالا تھا تو عطاء نے فرمایا: تم اُسے نہ پیو۔

**338** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ سُؤْرَ الْكَلْبِ.

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کتے کے جوٹھے کو ناپسند کرتے تھے۔

**339** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، بِمِثْلِهِ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔

## بَابُ سُؤْرِ الْهِرِّ

## باب: بلی کے جوٹھے کا حکم

**340** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ سُؤْرَ السِّنَّوْرِ

✵✵ نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ وہ بلی کے جوٹھے کو ناپسند کرتے تھے۔

341 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

342 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْهِرُّ؟ قَالَ: هُوَ بِمَنْزِلَةِ الْكَلْبِ، اَوْ شَرٌّ مِنْهُ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: بلی کا کیا حکم ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: یہ کتے کے حکم میں ہے بلکہ اُس سے زیادہ بُری ہے۔

343 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، فِي الْهِرِّ يَلَغُ فِي الْاِنَاءِ قَالَ: بِمَنْزِلَةِ الْكَلْبِ يُغْسَلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ

✽✽ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے بلی کے بارے میں نقل کرتے ہیں جو کسی برتن میں منہ ڈال دیتی ہے' اُن کے والد فرماتے ہیں: یہ کتے کی مانند ہے اور اُس برتن کو سات مرتبہ دھویا جائے گا۔

344 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ فِي الْهِرِّ يَلَغُ فِي الْاِنَاءِ قَالَ: اغْسِلْهُ مَرَّةً وَّاَهْرِقْهُ

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بلی کے بارے میں فرماتے ہیں: جو بلی کسی برتن میں منہ ڈال دے' وہ یہ فرماتے ہیں: تم اُسے ایک مرتبہ دھولو اور اُس میں موجود چیز کو بہا دو۔

345 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ، عَنِ الْهِرِّ يَلَغُ فِي الْاِنَاءِ قَالَ: يُغْسَلُ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ، وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُوْلُ: مَرَّةً اَوْ ثَلَاثًا

✽✽ قتادہ بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب سے بلی کے بارے میں دریافت کیا جو کسی برتن میں منہ ڈال دیتی ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: اُس برتن کو ایک یا دو مرتبہ دھویا جائے گا۔

حسن بصری فرماتے ہیں: اُس برتن کو ایک یا تین مرتبہ دھویا جائے گا۔

346 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّهُ رَاَى اَبَا قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيَّ يُصْغِي الْاِنَاءَ لِلْهِرِّ فَتَشْرَبُ مِنْهُ، ثُمَّ يَتَوَضَّاُ بِفَضْلِهَا.

✽✽ عکرمہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اُنہوں نے اپنا برتن بلی کی طرف کر دیا' اُس بلی نے اُس میں سے پانی پی لیا اور پھر اُس کے بچائے ہوئے پانی سے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے وضو کر لیا۔

347 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عِكْرِمَةَ مِثْلَهُ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عکرمہ کے حوالے سے منقول ہے۔

348 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، اَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ، مَوْلٰى

ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: قَرَّبَ اَبُو قَتَادَةَ اِنَاءً اِلَى الْهِرِّ فَوَلَغَ فِيْهِ، ثُمَّ تَوَضَّاَ مِنْ فَضْلِهِ، وَقَالَ: اِنَّهَا مِنْ مَتَاعِ الْبَيْتِ.

✽✽ ایوب سختیانی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام عکرمہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے برتن بلی کے قریب کر دیا' اُس بلی نے اُس میں منہ ڈالا اور پھر حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے اُس کے بچائے ہوئے پانی کے ذریعہ وضو کرلیا' اور یہ بات بیان کی کہ یہ گھر کے ساز و سامان کا حصہ ہے۔

**349** - آثارِ صحابہ: مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ مِثْلَهُ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عکرمہ کے حوالے سے منقول ہے۔

**350** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِى صَالِحٌ، مَوْلَى التَّوْاَمَةِ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ يَقُوْلُ: لَا بَاْسَ بِالْوُضُوْءِ مِنْ فَضْلِ الْهِرَّةِ اِنَّمَا هُوَ مِنْ عِيَالِى.

✽✽ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بلی کے بچائے ہوئے پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے' کیونکہ یہ میرے گھر والوں میں شامل ہے۔

**351** - آثارِ صحابہ: عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى طَلْحَةَ، عَنِ امْرَاَةٍ، عَنْ اُمِّهَا، وَكَانَتْ عِنْدَ اَبِى قَتَادَةَ مِثْلَ حَدِيْثِ مَالِكٍ

✽✽ ایک اور سند کے ساتھ یہ روایت منقول ہے جو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کے حوالے سے منقول ہے۔

**352** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ امْرَاَةٍ، عَنْ اُمِّهَا، وَكَانَتْ تَحْتَ اَبِى قَتَادَةَ - اَنَّ اُمَّهَا اَخْبَرَتْهَا، اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ زَارَهُمْ فَسَكَبُوْا لَهُ وَضُوْءًا فَدَنَتْ مِنْهُ هِرَّةٌ فَاَصْغَى اِلَيْهَا الْاِنَاءَ الَّذِى فِيْهِ، وَضُوْءُهُ فَشَرِبَتْ مِنْهُ، ثُمَّ تَوَضَّاَ بِفَضْلِهَا فَعَجِبُوْا مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ اَبُو قَتَادَةَ: اِنِّى سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ، اِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ

352- اسحاق بن عبداللہ نے ایک خاتون کے حوالے سے' اُس کی والدہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' جو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں' وہ خاتون بیان کرتی ہیں کہ اُن کی والدہ نے اُنہیں بتایا کہ ایک مرتبہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اُن لوگوں کو ملنے کے لیے آئے' اُن لوگوں نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے لیے وضو کا پانی رکھا' اسی دوران ایک بلی اُن کے قریب آ گئی تو اُنہوں نے وہ برتن اُس کی طرف کر دیا' جس میں پانی موجود تھا' اُس بلی نے اُس میں سے پی لیا' پھر حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے اُس بلی کے بچائے ہوئے پانی کے ذریعہ وضو کرلیا۔ وہ لوگ اس بات پر حیران ہوئے تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''یہ (بلی) نجس نہیں ہوتی ہے بلکہ یہ تمہارے ہاں آنے جانے والے (جانوروں) میں شامل ہے''۔

**353** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى طَلْحَةَ، عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، وَكَانَتْ عِنْدَ ابْنِ اَبِى قَتَادَةَ، اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا

فَسَكَبْتُ لَهُ وَضُوْئًا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَشَرِبَتْ، فَاَصْغَى لَهَا الْإِنَاءَ حَتّٰى تَشْرَبَ قَالَتْ كَبْشَةُ: فَرَآنِيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ: اَتَعْجَبِيْنَ يَا بِنْتَ اَخِيْ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِيْنَ وَالطَّوَّافَاتِ

✵✵ سیّدہ کبشہ بنت کعب بن مالک' جو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کی اہلیہ ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اُن کے ہاں تشریف لائے' اُس خاتون نے اُن کے لیے وضو کا پانی رکھا' اسی دوران ایک بلی آ گئی اور اُس میں سے پینے لگی تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے وہ برتن اُس کی طرف کر دیا' یہاں تک کہ اُس بلی نے وہ پانی پی لیا۔ سیّدہ کبشہ بیان کرتی ہیں کہ جب حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے میری طرف دیکھا کہ میں اُن کی طرف تعجب سے دیکھ رہی ہوں تو اُنہوں نے فرمایا: اے میری بھتیجی! کیا تم حیران ہو رہی ہو؟ اُس خاتون نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''یہ نجس نہیں ہے' یہ تمہارے گھر میں آنے والے جانوروں میں سے ایک ہے''۔

**354** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ: وَلَغَ هِرٌّ فِيْ لَبَنٍ لِآلِ اَبِيْ قَيْسٍ فَاَرَادَ اَهْلُهُ اَنْ يُهْرِقُوا اللَّبَنَ فَنَهَاهُمْ عَنْ ذٰلِكَ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَشْرَبُوْهُ

✵✵ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: ایک بلی نے ابوقیس کے گھرانے کے افراد کے دودھ میں منہ ڈال دیا' تو اُن کے گھر والوں نے دودھ کو بہانے کا ارادہ کیا تو حضرت ابوقیس نے اُن لوگوں کو ایسا کرنے سے منع کر دیا اور اُنہیں یہ ہدایت کی کہ وہ اُس دودھ کو پی لیں۔

**355** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ مَوْلًى لِلْاَنْصَارِ، اَنَّ جَدَّتَهُ

353-موطا مالك، كتاب الطهارة، باب الطهور للوضوء، حديث:41، سنن الدارمي، كتاب الطهارة، باب الهرة اذا ولغت في الاناء، حديث:769، سنن ابي داؤد، كتاب الطهارة، باب سؤر الهرة، حديث:68، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب الوضوء بسؤر الهرة، حديث:364، الجامع للترمذي، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في سؤر الهرة، حديث:88، المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب الطهارة، واما حديث عائشة، حديث:518، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب الاسآر، ذكر الخبر الدال على ان اسآر السباع كلها طاهرة، حديث:1315 صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء، جماع ابواب ذكر الماء الذي لا ينجس، باب الرخصة في الوضوء بسؤر الهرة، حديث:105، السنن الصغرى، سؤر الهرة، حديث:67، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الطهارات، من رخص في الوضوء بسؤر الهر، حديث:324، السنن الكبرى للنسائي، كتاب الطهارة، سؤر الهر، حديث:62، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب سؤر الهر، حديث:35، مشكل الآثار للطحاوي، باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه، حديث:2223، سنن الدارقطني، كتاب الطهارة، باب سؤر الهرة، حديث:187، مسند احمد بن حنبل، مسند الانصار، حديث ابي قتادة الانصاري، حديث:22005، مسند الشافعي، باب ما خرج من كتاب الوضوء، حديث:9، مسند الحميدي، احاديث ابي قتادة الانصاري رضي الله عنه، حديث:419

اَخْبَرَتْهُ، اَنَّ مَوْلَاتَهَا اَرْسَلَتْهَا بِجَشِيشٍ اَوْ رُزٍّ اِلٰى عَائِشَةَ تُهْدِيهِ فَجَاءَتْ بِهٖ وَعَائِشَةُ تُصَلِّي فَوَضَعَتْهُ فَدَنَتْ مِنْهُ هِرَّةٌ فَاَكَلَتْ مِنْهُ، وَعِنْدَ عَائِشَةَ نِسَاءٌ فَلَمَّا انْصَرَفَتْ دَعَتْ بِهٖ فَلَمَّا رَاَتِ النِّسْوَةَ يَتَوَقَّيْنَ الْمَكَانَ الَّذِي اَكَلَتْ مِنْهُ الْهِرَّةُ، وَضَعَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَدَهَا فِي الْمَكَانِ الَّذِي اَكَلَتْ فِيهِ الْهِرَّةُ وَقَالَتْ: اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ

✻✻ ہشام بن عروہ انصار کے ایک غلام کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ اُس کی دادی نے اُسے یہ بات بتائی کہ اُس کی مالکن نے اُس خاتون کو جشیش یا شاید رز (مخصوص قسم کے کھانے) کے ہمراہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا' اُس خاتون نے وہ چیز تحفہ کے طور پر اُنہیں بھجوائی تھی' وہ عورت اُس تحفہ کو لے کر آئی تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نماز ادا کر رہی تھیں' اُس عورت نے وہ چیز اُن کے پاس رکھ دی' ایک بلی اُس چیز کے قریب آئی اور اُس میں سے کھا گئی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس کچھ خواتین موجود تھیں' جب سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نماز ختم کی تو وہ چیز منگوائی (جو اُن کے لیے تحفہ کے طور پر آئی تھی) جب اُنہوں نے خواتین کو دیکھا کہ وہ اُس جگہ سے بچنے کی کوشش کر رہی ہیں جہاں سے بلی نے کھایا ہے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنا ہاتھ اُسی جگہ پر رکھ دیا جہاں سے بلی نے کھایا تھا اور فرمایا: یہ نجس نہیں ہے۔

**356** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ اَبِي الرِّجَالِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ اَتَوَضَّاُ اَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ قَدْ اَصَابَ مِنْهُ الْهِرُّ قَبْلَ ذٰلِكَ

✻✻ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بعض اوقات میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی ایسے برتن سے وضو کر لیتے تھے جس میں سے پہلے بلی (پانی پی چکی) ہوتی تھی۔

**357** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ عُمَيْلَةَ الْفَزَارِيِّ، عَنْ عَمَّةٍ لَهُ يُقَالُ لَهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ عَمِيلَةَ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْ عَنِ السِّنَّوْرِ يَلَغُ فِي شَرَابِي، فَقَالَ: الْهِرُّ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ قَالَ: فَلَا تُهْرِقِي شَرَابَكِ وَلَا طَهُورَكِ فَاِنَّهُ لَا يُنَجِّسُ شَيْئًا

✻✻ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ایک خاتون نے اُن سے بلی کے بارے میں دریافت کیا کہ اُس نے میرے مشروب میں منہ ڈال دیا ہے' تو اُنہوں نے دریافت کیا: کیا بلی نے؟ اُس خاتون نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنے مشروب یا طہارت کے پانی کو نہ بہاؤ! کیونکہ یہ (جانور) کسی چیز کو ناپاک نہیں کرتا ہے۔

**358** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَاَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: الْهِرُّ مِنْ مَتَاعِ الْبَيْتِ

✻✻ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بلی گھر کے ساز و سامان کا حصہ ہے۔

**359** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ، عَنْ وُلُوغِ الْهِرِّ فِي الْاِنَاءِ اَيُغْسَلُ؟ قَالَ: اِنَّمَا هُوَ مِنْ مَتَاعِ الْبَيْتِ

✷✷ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بلی کے برتن میں منہ ڈالنے کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ کیا اُس برتن کو دھویا جائے گا؟ اُنہوں نے فرمایا: یہ (بلی) گھر کے سازوسامان کا حصہ ہے۔

**360** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: السِّنَّوْرُ مِنْ مَتَاعِ الْبَيْتِ

✷✷ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: بلی گھر کے سازوسامان کا حصہ ہے۔

## بَابُ سُؤْرِ الدَّوَابِّ

## باب: جانوروں کے جوٹھے کا حکم

**361** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ: تَوَضَّاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَاحْتَبَسَ، عَنْ اَصْحَابِهٖ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالُوْا: مَا حَبَسَكَ؟ قَالَ: دُوَيْبَةٌ شَرِبَتِ الْهِرَّةُ قَالَ صَدَقَةُ: لَا اَدْرِي اَمِنْ وَضُوْئِهٖ اَمْ مِنْ فَضْلِ وَضُوْئِهٖ لَا اَدْرِي وَقَالَ رَجُلٌ - حِيْنَئِذٍ عِنْدَنَا مِمَّنْ سَمِعَ الْعِلْمَ - : بَلْ مِنْ وَضُوْئِهٖ

✷✷ صدقہ بن یسار بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کر لیا لیکن کچھ دیر تک اپنے اصحاب کے پاس تشریف نہیں لائے پھر آپ تشریف لائے تو لوگوں نے عرض کی: آپ کیوں رُک گئے تھے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک بلی کی وجہ سے جو پانی پی رہی تھی۔

صدقہ بن یسار نامی راوی بیان کرتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ وہ پانی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا تھا یا آپ کے وضو سے بچا ہوا پانی تھا۔ اس پر ایک صاحب نے یہ بات بیان کی کہ ہمارے ہاں ایک صاحبِ علم نے یہ بات بیان کی ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا پانی تھا (جس میں سے بلی نے پانی پیا تھا)۔

**362** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَلْحِمَارُ يَشْرَبُ فِيْ جَفْنَتِيْ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَتَوَضَّاَ بِفَضْلِهٖ، ثُمَّ تَلَا (وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوْهَا) (النحل: 8) قُلْتُ: فَاِنَّهٗ يُنْهٰى، عَنْ اَكْلِهٖ؟ قَالَ: لَيْسَ اَكْلُهٗ مِثْلَ اَنْ يُتَوَضَّاَ بِفَضْلِهٖ فَاسْقِهٖ بِجَفْنَتِكَ

✷✷ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کوئی گدھا میرے ٹب میں سے پی لیتا ہے (تو اس کا حکم کیا ہوگا؟) اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تم اُس کے بچائے ہوئے پانی سے وضو کر لو۔ پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''گھوڑے، خچر اور اونٹ (پیدا کیے ہیں) تا کہ تم ان پر سواری کرو''۔

میں نے دریافت کیا: کیا انہیں کھانے سے منع کیا گیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: ان کے کھانے کا حکم اُس طرح کا نہیں ہے کہ جو اُن کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے کا ہے' تم اس کو اپنے ٹب میں پانی پلا سکتے ہو۔

**363** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهٗ كَانَ يَتَوَضَّاُ بِفَضْلِ الْحِمَارِ

✸✸ مجاہد کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں کہ وہ گدھے کے بچائے ہوئے پانی سے وضو کر لیتے تھے۔

364 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ رَاَى مُجَاهِدًا يَتَوَضَّاُ بِفَضْلِ الْحِمَارِ

✸✸ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' جس نے مجاہد کو گدھے کے (پینے سے) بچے ہوئے پانی سے وضو کرتے ہوئے دیکھا تھا۔

365 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ فَضْلِ الْحِمَارِ فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهٖ.

وَقَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: لَا بَاْسَ مِنْ فَضْلِ الْحِمَارِ بِالْوَضُوْءِ

✸✸ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے گدھے کے (پینے سے) بچنے والے پانی سے وضو کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بیان کی ہے جس نے حسن بصری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ گدھے کے پینے سے بچنے والے پانی کے ذریعے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

366 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ قَالَ: سَاَلْتُ الْحَسَنَ، عَنْ سُؤْرِ الْحِمَارِ، فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِفَضْلِ الدَّوَابِّ كُلِّهَا. قَالَ: وَسَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيَّ، عَنْ سُؤْرِ الْحِمَارِ فَكَرِهَهُ

✸✸ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بصری سے گدھے کے جوٹھے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: تمام جانوروں کے جوٹھے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے گدھے کے جوٹھے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔

367 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا بَاْسَ بِسُؤْرِ الْحِمَارِ

✸✸ حسن بصری فرماتے ہیں: گدھے کے جوٹھے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

368 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا بَاْسَ بِالْوُضُوْءِ بِفَضْلِ الْحِمَارِ

✸✸ حسن بصری فرماتے ہیں: گدھے کے (پینے سے) بچنے والے پانی کے ذریعہ وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

369 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، كَرِهَ سُؤْرَ الْحِمَارِ وَالْبَغْلِ وَالْكَلْبِ وَلَا يَرَى بِسُؤْرِ الْفَرَسِ الشَّاةِ بَاْسًا.

✸✸ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے' وہ گدھے' خچر' کتے کے جوٹھے کو مکروہ قرار دیتے تھے' البتہ وہ گھوڑے یا بکری کے جوٹھے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

**370** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابراہیم نخعی کے بارے میں منقول ہے۔

**371** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّهُ كَرِهَ اَنْ يُتَوَضَّاَ بِفَضْلِ الْحِمَارِ قَالَ: وَهَلْ هُوَ اِلَّا الْحِمَارُ؟

✵✵ قتادہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اس چیز کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ گدھے کے پینے سے بچنے والے پانی کے ذریعہ وضو کیا جائے' وہ یہ فرماتے تھے: وہ صرف گدھا ہی ہے۔

**372** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: مَا لَا تَاْكُلُ لَحْمَهُ لَا تَتَوَضَّاُ بِفَضْلِهِ، قَالَ قَتَادَةُ: وَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا يَخْتَلِفُ فِيمَا اُكِلَ لَحْمُهُ مِنَ الدَّوَابِّ اَنْ يُتَوَضَّاَ بِفَضْلِهِ وَيُشْرَبُ مِنْهُ

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: جس جانور کا گوشت تم نہیں کھاتے ہو اُس کے جوٹھے پانی کے ذریعہ وضو نہ کرو۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: میں نے کسی بھی شخص کو اس بارے میں اختلاف کرتے ہوئے نہیں سنا کہ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے اُن کے جوٹھے پانی کے ذریعہ وضو کیا جاسکتا ہے اور اُس پانی کو پیا بھی کیا جاسکتا ہے۔

**373** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ سُؤْرَ الْحِمَارِ وَالْكَلْبِ وَالْهِرِّ اَنْ يُتَوَضَّاَ بِفَضْلِهِمْ.

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ گدھے' کتے اور بلی کے جوٹھے کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ اُن کے بچائے ہوئے پانی سے وضو کیا جائے۔

**374** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

## بَابُ سُؤْرِ الْمَرْاَةِ

## باب: عورت کے جوٹھے کا حکم

**375** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَاَلْتُ الْحَسَنَ، وَابْنَ الْمُسَيِّبِ، عَنِ الْوُضُوْءِ بِفَضْلِ الْمَرْاَةِ، فَكِلَاهُمَا نَهَانِي عَنْهُ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بصری اور سعید بن مسیب سے عورت کے بچائے ہوئے پانی کے ذریعہ وضو کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو ان دونوں حضرات نے مجھے اس سے منع کر دیا۔

**376** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَاْسًا اَنْ يَتَنَازَعَ الرَّجُلُ وَالْمَرْاَةُ الْوُضُوْءَ وَيَقُولُ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَوَضَّاَ الرَّجُلُ

بِفَضْلِ الْمَرْاَةِ

✱✱ حسن بصری کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ مرد اور عورت ایک ساتھ وضو کرلیں۔ وہ یہ فرماتے تھے: نبی اکرم ﷺ نے اس چیز سے منع کیا ہے کہ مرد عورت کے بچائے ہوئے پانی سے وضو کرے۔

**377** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ الْجُعْفِيِّ، عَنْ ذِي قَرَابَةٍ، لِجُوَيْرِيَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ: لَا تَتَوَضَّأْ بِفَضْلِ وَضُوْئِي

✱✱ جابر بن یزید جعفی نے سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا' جو نبی اکرم ﷺ کی زوجہ ہیں' اُن کے ایک رشتہ دار کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: تم میرے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو نہ کرو۔

**378** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ سِنِيْنَ اَنَّهُ قَالَ: نَهٰى اَنْ يَّتَوَضَّاَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْاَةِ

✱✱ حمید بن عبدالرحمٰن حمیری نے ایک صحابی کے حوالے سے' جنہیں تین سال تک نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں رہنے کا شرف حاصل ہوا' یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ مرد عورت کے بچائے ہوئے پانی سے وضو کرے۔

**379** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، اَوْ غَيْرَهُ يُحَدِّثُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَاْسًا بِفَضْلِ شَرَابِ الْمَرْاَةِ وَلَا بِفَضْلِ وَضُوْئِهَا وَيَقُوْلُ: هِيَ اَنْظَفُ ثِيَابًا وَاَطْيَبُ رِيحًا

✱✱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ عورت کے پینے سے بچنے والے یا اُس کے وضو سے بچنے والے پانی میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ وہ یہ فرماتے تھے: عورت کے کپڑے زیادہ صاف ہوتے ہیں اور اُس کی خوشبو زیادہ عمدہ ہوتی ہے۔

**380** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

✱✱ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

**381** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلَ اِنْسَانٌ عَطَاءً، فَقَالَ: الْمَرْاَةُ تَغْتَسِلُ غَيْرُ الْجُنُبِ، اَيَغْتَسِلُ الرَّجُلُ بِفَضْلِهَا؟ قَالَ: نَعَمْ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے سوال کیا اور کہا: ایک عورت جو جنبی نہیں ہے' وہ غسل کرتی ہے تو کیا اُس کے بچائے ہوئے پانی کے ذریعہ مرد غسل کرسکتا ہے؟ عطاء نے جواب دیا: جی ہاں!

**382** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا بَاْسَ بِفَضْلِ الْمَرْاَةِ حَائِضًا كَانَتْ اَوْ غَيْرَ حَائِضٍ اِذَا لَمْ يَكُنْ فِيْ يَدَيْهَا بَاْسٌ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: عورت کے بچائے ہوئے پانی میں کوئی حرج نہیں ہے خواہ وہ عورت حیض کی حالت میں ہو یا حیض کی حالت میں نہ ہو جبکہ اُس کے ہاتھوں میں کوئی گندگی نہ لگی ہوئی ہو۔

**383** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَا بَأْسَ اَنْ يَتَوَضَّاَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْاَةِ مَا لَمْ تَكُنْ حَائِضًا اَوْ جُنُبًا

✱✱ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ مرد عورت کے بچائے ہوئے پانی کے ذریعہ وضو کرلے جبکہ وہ عورت حیض یا جنابت کی حالت میں نہ ہو۔

**384** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: لَقِيتُ الْمَرْاَةَ عَلَى الْمَاءِ تَغْتَسِلُ بِهِ اَوْ تَتَوَضَّاُ، يَتَوَضَّاُ الرَّجُلُ بِفَضْلِهَا؟ قَالَ: نَعَمْ اِذَا كَانَتْ مُسْلِمَةً قَالَ عَطَاءٌ: يَغْتَسِلُ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْاَةِ غَيْرَ جُنُبَيْنِ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: میری ملاقات ایک عورت سے پانی کے پاس ہوتی ہے جس پانی کے ذریعہ اُس عورت نے غسل کیا تھا یا وضو کیا تھا' تو کیا مرد اُس کے بچائے ہوئے پانی سے وضو کرسکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جبکہ وہ عورت مسلمان ہو۔

عطاء کہتے ہیں: مرد عورت کے بچائے ہوئے پانی سے غسل کرسکتا ہے جبکہ وہ دونوں (مرد اور عورت) جنابت کی حالت میں نہ ہوں۔

**385** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَرْجَسَ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يَّغْتَسِلَ الرَّجُلُ وَالْمَرْاَةُ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ فَاِذَا خَلَتْ بِهِ فَلَا تَقْرَبْهُ

✱✱ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ مرد اور عورت ایک ہی برتن سے غسل کرلیں' لیکن جب عورت پہلے غسل کرچکی ہو تو پھر تم اُس پانی کے قریب نہ جاؤ۔

**386** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَا بَاْسَ بِالْوُضُوءِ مِنْ فَضْلِ شَرَابِ الْمَرْاَةِ، وَفَضْلِ وَضُوئِهَا مَا لَمْ تَكُنْ جُنُبًا، اَوْ حَائِضًا فَاِذَا خَلَتْ بِهِ فَلَا تَقْرَبْهُ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: عورت کے پینے سے بچنے والے پانی یا اُس کے وضو سے بچنے والے پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے' جبکہ وہ عورت جنابت کی حالت میں نہ ہو' یا حیض کی حالت میں نہ ہو' اور جب وہ پانی صرف اُس عورت نے استعمال کیا ہو تو تم اُس کے قریب نہ جاؤ۔

**387** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلَ اِنْسَانٌ عَطَاءً، فَقَالَ: الْمَرْاَةُ تَغْتَسِلُ غَيْرَ جُنُبٍ اَيَغْتَسِلُ الرَّجُلُ بِاِنَاءٍ مَعَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے دریافت کیا' اُس نے کہا: ایک عورت غسل کرتی ہے' لیکن وہ

عورت جنابت کی حالت میں نہیں ہے' کیا مرد اُس عورت کے ساتھ ایک ہی برتن سے غسل کرسکتا ہے؟ عطاء نے جواب دیا: جی ہاں!

## بَابُ سُؤرِ الْحَائِضِ

## باب: حیض والی عورت کے جوٹھے کا حکم

**388** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِءٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ اَشْرَبُ فِي الْإِنَاءِ وَاَنَا حَائِضٌ فَيَاْخُذُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَشْرَبُ، وَكُنْتُ آخُذُ الْعَرْقَ فَاَنْتَهِشُ مِنْهُ فَيَاْخُذُهُ مِنِّي، ثُمَّ يَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَنْتَهِشُ مِنْهُ

✸✸ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں کسی برتن میں سے پانی پیتی تھی' میں اُس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہ برتن لیتے تھے اور اپنا منہ اُسی جگہ رکھتے تھے جہاں میں نے منہ رکھا ہوا تھا اور پھر وہ پانی پی لیتے تھے۔ اسی طرح میں کوئی ہڈی لے کر اُسے نوچ کر کھاتی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہ مجھ سے لے لیتے تھے اور پھر اپنا منہ مبارک اُس جگہ پر رکھتے تھے جہاں میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا اور پھر آپ اُسے نوچ کر کھاتے تھے۔

**389** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ سُؤْرِ الْحَائِضِ، وَالْجُنُبِ فَلَمْ يَرَ بِهٖ بَاْسًا

✸✸ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے حیض والی عورت یا جنابت والی عورت کے جوٹھے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

**390** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَا بَاْسَ بِسُؤْرِ الْحَائِضِ، وَالْجُنُبِ فَلَمْ يَرَ بِهٖ بَاْسًا وُضُوْئًا، اَوْ شَرَابًا

✸✸ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حیض والی عورت اور جنبی شخص کے جوٹھے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اُنہوں نے اُس پانی کے ذریعہ وضو کرنے یا اُسے پینے میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

**391** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا بَاْسَ بِسُؤْرِ الْحَائِضِ اَنْ

---

388- صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب جواز غسل الحائض راس زوجها وترجيله وطهارة سؤرها والاتكاء في، حديث:479، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء ، جماع ابواب ذكر الماء الذى لا ينجس، باب الدليل على ان سؤر الحائض ليس بنجس ، حديث:111، مستخرج ابى عوانة، مبتدا كتاب الحيض والاستحاضة، بيان اباحة شرب سؤر الحائض، حديث:692، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب الاسآر، ذكر الخبر المدحض قول من زعم ان سؤر المراة الحائض نجس، حديث:1309، السنن الصغرى، سؤر الهرة، صفة الوضوء، باب الانتفاع بفضل الحائض، حديث:280، السنن الكبرٰى للنسائى، كتاب الطهارة، سؤر الحائض، حديث:60، مسند احمد بن حنبل ، الملحق المستدرك من مسند الانصار، حديث السيدة عائشة رضى الله عنها، حديث:23824

يَشْرَبَهُ، وَاَنْ يَتَوَضَّاَ مِنْهُ

✽✽ حسن بصری فرماتے ہیں: حیض والی عورت کے جوٹھے میں کوئی حرج نہیں ہے' اُسے پیا بھی جاسکتا ہے اور اُس سے وضو بھی کیا جاسکتا تھا۔

**392** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ كَانَ يَكْرَهُ سُؤْرَ الْجُنُبِ وَوُضُوْءَهُ وَشَرَابَهُ، وَكَانَ لَا يَرَى بَأْسًا اَنْ يَتَوَضَّاَ بِفَضْلِ الْحَائِضِ، وَيَكْرَهُ فَضْلَ شَرَابِهَا.

✽✽ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ جنبی شخص کے جوٹھے کو مکروہ قرار دیتے تھے' خواہ اُس پانی سے وضو کیا جائے یا اُسے پیا جائے' البتہ وہ حیض والی عورت کے بچائے ہوئے پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے' البتہ وہ اُس کے مشروب کے بچائے ہوئے پانی کو مکروہ سمجھتے تھے۔

**393** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ، مِثْلَ حَدِيثِ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حسن بصری سے منقول ہے۔

**394** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ فَضْلَ الْحَائِضِ وَالْجُنُبِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ حیض والی عورت اور جنبی شخص کے بچائے ہوئے پانی کو مکروہ سمجھتے تھے۔

**395** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا بَاْسَ بِفَضْلِ الْمَرْاَةِ حَائِضًا كَانَتْ، اَوْ غَيْرَ حَائِضٍ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: عورت کے بچائے ہوئے پانی میں کوئی حرج نہیں ہے' خواہ وہ حیض کی حالت میں ہو یا حیض کی حالت میں نہ ہو۔

**396** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ امْرَاَةً مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحَمَّتْ مِنْ جَنَابَةٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّاَ مِنْ فَضْلِهَا فَقَالَتْ: اِنِّي اغْتَسَلْتُ مِنْهُ فَقَالَ: اِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ.

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے ایک خاتون نے غسلِ جنابت کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' آپ اُس خاتون کے بچائے ہوئے پانی کے ذریعہ وضو کرنے لگے تو اُس خاتون نے عرض کی: میں نے اس پانی سے ابھی غسل کیا ہے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی ہے۔

**397** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

**398** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: سُئِلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، عَنِ الْمَرْاَةِ الْحَائِضِ تُنَاوِلُ الرَّجُلَ وَضُوْئًا، فَتُدْخِلُ يَدَهَا فِيْهِ قَالَ: اِنَّ حَيْضَتَهَا لَيْسَتْ فِيْ يَدِهَا

✵✵ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے حیض والی عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ وہ مرد کو وضو کا پانی پکڑا سکتی ہے اور وہ اپنا ہاتھ پانی میں داخل کر سکتی ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُس عورت کا حیض اُس کے ہاتھ میں نہیں ہے۔

**399** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: هَلْ يَتَوَضَّاُ الْجُنُبُ بِفَضْلِ وَضُوْءِ الْجُنُبِ، وَالرَّجُلُ وَالْمَرْاَةُ يَتَوَضَّاُ اَحَدُهُمَا بِفَضْلِ الْاٰخَرِ جُنُبَيْنِ؟ قَالَ: اَمَّا لِصَلَاةٍ فَلَا، وَلٰكِنْ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ وَالنَّوْمَ قَالَ: لَا يُنْتَفَعُ بِفَضْلِ وَضُوْءِ الْجُنُبِ لِلصَّلَاةِ قُلْتُ: وَالْحَائِضُ بِمَنْزِلَتِهِمَا؟ قَالَ: نَعَمْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا جنبی شخص دوسرے جنبی شخص کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کر سکتا ہے؟ کیا مرد اور عورت ان دونوں میں سے کوئی ایک' دوسرے کے بچائے ہوئے پانی کے ذریعہ وضو کر سکتا ہے' جبکہ وہ دونوں جنابت کی حالت میں ہوں؟ تو عطاء نے جواب دیا: جہاں تک نماز کے لیے وضو کا تعلق ہے تو وہ تو نہیں ہوگا' البتہ جہاں تک کھانے پینے یا سونے کے لیے وضو کا تعلق ہے تو وہ ہو جائے گا۔ وہ یہ فرماتے ہیں: جنبی شخص کے وضو سے بچنے والے پانی کے ذریعہ نماز کے لیے نفع حاصل نہیں کیا جا سکتا ہے۔ میں نے دریافت کیا: حیض والی عورت کا حکم بھی اس کی مانند ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

**400** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا نَغْتَسِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ وَنِسَاؤُنَا مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ہم لوگ اور ہماری بیویاں ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے۔

---

400 - صحيح البخاري، كتاب الوضوء ، باب وضوء الرجل مع امراته، حديث:189، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء، جماع ابواب ذكر الماء الذى لا ينجس، باب ذكر الدليل على ان لا توقيت في قدر الماء الذى، حديث:121، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب الوضوء بفضل وضوء المراة، ذكر الاباحة للرجال والنساء ان يتوضؤوا من اناء واحد، حديث:1281، المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب الطهارة، واما حديث عائشة، حديث:527، موطا مالك، كتاب الطهارة' باب الطهور للوضوء، حديث:43، سنن ابي داؤد، كتاب الطهارة، باب الوضوء بفضل وضوء المراة، حديث:72، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب الرجل والمراة يتوضآن من اناء واحد، حديث:378، السنن الصغرى، كتاب المياه، باب الرخصة في فضل المراة، حديث:342، السنن الكبرى للنسائي، كتاب الطهارة، وضوء الرجال والنساء جميعا، حديث: 70، سنن الدارقطني، كتاب الطهارة، باب استعمال الرجل فضل وضوء المراة، حديث:116، مسند احمد بن حنبل، مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنه۔

[illegible] كتاب الوضوء ، حديث:11

**401** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: لَا بَأْسَ اَنْ تَمْتَشِطَ الْمَرْاَةُ الطَّاهِرُ بِفَضْلِ الْجُنُبِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَيُخْتَضَبَ بِفَضْلِهَا يَأْكُلُ اَحَدُهُمَا وَيَشْرَبُ مِنْ فَضْلِ الْاٰخَرِ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ پاک عورت' جنابت والے شخص کے غسلِ جنابت سے بچائے ہوئے پانی کے ذریعہ کنگھی کرلے یا اُس کے بچائے ہوئے پانی کو خضاب میں شامل کرلے' اُن دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کے بچائے ہوئے کھانے کو کھا' یا پانی کو پی بھی سکتا ہے۔

**402** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَعَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَا بَأْسَ اَنْ تَمْتَشِطَ الْمَرْاَةُ الطَّاهِرُ بِفَضْلِ الْحَائِضِ.

✵✵ امام شعبی فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ پاک عورت' حیض والی عورت کے بچائے ہوئے پانی کے ذریعہ کنگھی کرلے یا سر دھولے۔

**403** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

# بَابُ مَسِّ الْاِبِطِ

## باب: بغلوں کو چھونا

**404** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً، عَنْ مَسِّ الْاِبِطِ، فَقَالَ: مَا اُحِبُّ اَنْ اَمَسَّهُ مُنْذُ سَمِعْتُ فِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَا سَمِعْتُ وَلَا اَتَوَضَّأُ مِنْهُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے بغل کو چھونے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: مجھے اُس وقت سے اسے چھونا پسند نہیں ہے جب سے میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات سنی ہے' لیکن میں یہ نہیں سمجھتا کہ اس کو چھونے کے بعد وضو کرنا لازم ہوتا ہے۔

**405** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: مَنْ مَسَّ اِبِطَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ قَالَ: وَلَمْ اَسْمَعْ هٰذَا الْحَدِيثَ اِلَّا مِنْهُ قَالَ: وَاِنَّا نُحَدِّثُ النَّاسَ بِالْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الْفَرْجِ فَمَا يُصَدِّقُونَا فَكَيْفَ اِذَا حَدَّثْنَا بِمَسِّ الْاِبِطِ؟

✵✵ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنی بغل کو چھولیتا ہے' وہ وضو کرے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت صرف اُنہی سے سنی ہے۔

اُنہوں نے یہ بھی بتایا کہ ہم تو لوگوں کو یہی بیان کرتے رہے ہیں کہ شرمگاہ کو چھونے سے وضو لازم ہوتا ہے' تو اُنہوں نے ہماری یہ بات بھی نہیں مانی' تو اگر ہم بغل کو چھونے سے وضو لازم ہونے کی حدیث اُنہیں بیان کریں گے تو پھر کیا ہوگا۔

406 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ الذَّكَرَ

✻✻ یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے' تاہم اُس میں کچھ لفظی اختلاف ہے۔

407 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُمِرُّ يَدَهُ عَلَى إِبِطِهِ إِذَا تَوَضَّأَ، ثُمَّ لَا يُعِيدُ وُضُوئًا

✻✻ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وضو کرتے ہوئے اپنا ہاتھ بغل تک لے جاتے تھے' لیکن پھر وہ ازسرنو وضو نہیں کرتے تھے۔

408 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى الْبَكَّاءُ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي إِزَارٍ وَرِدَاءٍ فَرَأَيْتُهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى أَنْفِهِ، ثُمَّ يَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى إِبِطِهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ

✻✻ یحییٰ بکاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اُنہوں نے ایک تہبند باندھا ہوا ہے اور ایک چادر اوڑھی ہوئی ہے' پھر میں نے اُنہیں دیکھا کہ اُنہوں نے اپنا ہاتھ اپنی ناک پر رکھا اور دوسرا ہاتھ بغل پر رکھا' وہ اُس وقت نماز کی حالت میں تھے۔

409 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَعَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَيْسَ فِي نَتْفِ الْإِبِطِ وُضُوءٌ

✻✻ حسن بصری فرماتے ہیں: بغل کے بال اُکھیڑنے پر وضو کرنا لازم نہیں ہوگا۔

## بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

## باب: شرمگاہ کو چھونے پر وضو کرنا

410 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ بُسْرَةَ بِنْتَ صَفْوَانَ بْنِ مُحَرِّثٍ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِحْدَانَا تَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ فَتَفْرُغُ مِنْ وُضُوئِهَا، ثُمَّ تُدْخِلُ يَدَهَا فِي دِرْعِهَا فَتَمَسُّ فَرْجَهَا أَيَجِبُ عَلَيْهَا الْوُضُوءُ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِذَا مَسَّتْ فَرْجَهَا فَلْتُعِدِ الصَّلَاةَ وَالْوُضُوءَ. قَالَ: وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو جَالِسٌ فَلَمْ يُفْزِعْ ذٰلِكَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو بَعْدُ

✻✻ سیّدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں سے کوئی ایک عورت نماز کے لیے وضو کرتی ہے' جب وہ وضو کر کے فارغ ہوتی ہے تو وہ اپنا ہاتھ اپنی قمیص میں داخل کرتی ہے اور اُس کا ہاتھ اُس کی شرمگاہ کو چھو لیتا ہے' تو کیا اُس عورت پر دوبارہ وضو کرنا لازم ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! جب وہ اپنی شرمگاہ کو چھو لے تو اُسے نماز اور وضو کو دُہرانا ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہاں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے اُس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے اس حوالے سے کوئی اعتراض نہیں کیا۔

**411** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: تَذَاكَرَ هُوَ وَمَرْوَانُ الْوُضُوءَ مِنْ مَسِّ الْفَرْجِ، فَقَالَ مَرْوَانُ: حَدَّثَتْنِي بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ، أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الْفَرْجِ فَكَأَنَّ عُرْوَةُ لَمْ يَقْنَعْ بِحَدِيثِهِ فَأَرْسَلَ مَرْوَانُ إِلَيْهَا شُرْطِيًّا فَرَجَعَ فَأَخْبَرَهُمْ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الْفَرْجِ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَأَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ مِثْلَهُ

✸✸ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ اُن کی اور مروان کی اس بارے میں بحث ہوگئی کہ کیا شرمگاہ کو چھونے سے وضو لازم ہوتا ہے۔ مروان نے یہ بتایا کہ سیّدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم شرمگاہ کو چھونے پر وضو کرنے کا حکم دیتے تھے۔

عروہ نے اس حدیث پر قناعت نہیں کی تو مروان نے سیّدہ بسرہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ایک سپاہی کو بھیجا' وہ سپاہی واپس آیا اور اُس نے ان حضرات کو بتایا کہ اُس نے اس خاتون کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ اُس خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شرمگاہ چھونے پر وضو کرنے کا حکم دیتے ہوئے سنا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے اس کی مانند روایت مجھے بیان کی ہے۔

**412** - حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ، عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ

✸✸ سیّدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

---

411 - الجامع للترمذي، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب الوضوء من مس الذكر، حديث:80، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب الوضوء من مس الذكر، حديث:476، سنن ابى داؤد، كتاب الطهارة، باب الوضوء من مس الذكر، حديث:156، سنن الدارمي، كتاب الطهارة، باب الوضوء من مس الذكر، حديث:759، موطا مالك، كتاب الطهارة، باب الوضوء من مس الفرج، حديث:88، المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب الطهارة' ومنهم ربيعة بن عثمان التيمي، حديث:430، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب نواقض الوضوء، ذكر خبر فيه كالدليل على ان الملامسة للرجل من امراته لا، حديث:1118، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء، جماع ابواب الاحداث الموجبة للوضوء، باب استحباب الوضوء من مس الذكر، حديث:33، السنن الصغرى، سؤر الهرة، صفة الوضوء، الوضوء من مس الذكر، حديث:163، مصنف ابن ابى شيبة، كتاب الطهارات، من كان يرى من مس الذكر وضوءا، حديث:1707

''جب کوئی شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے تو اُسے وضو کرنا چاہیے''۔

**413** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيرٍ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ عَادَ لَهَا فَقِيلَ لَهُ: اِنَّكَ قَدْ كُنْتَ صَلَّيْتَ فَقَالَ: اَجَلْ، وَلٰكِنِّي مَسَسْتُ ذَكَرِي فَنَسِيتُ اَنْ اَتَوَضَّاَ

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے صبح کی نماز ادا کی' پھر آپ نے اُس نماز کو دُہرایا تو آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: آپ تو یہ نماز ادا کر چکے تھے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! میں نے اپنی شرمگاہ کو چھو لیا تھا اور (پھر دوبارہ) وضو کرنا بھول گیا تھا۔

**414** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، اَنَّ مُجَاهِدًا اَخْبَرَهُ، اَنَّ بَعْضَ بَنِي سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ اَخْبَرَهُ قَالَ: كُنْتُ اُمْسِكُ عَلٰى سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ مَرَّةً الْمُصْحَفَ وَهُوَ يَسْتَذْكِرُ اِلٰى اَنْ حَكَّنِي ذَكَرِي فَحَكَكْتُهُ، فَلَمَّا رَآنِي اُدْخِلُ يَدِي هُنَالِكَ قَالَ: اَمَسَسْتَهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: قُمْ فَتَوَضَّاْ

✵✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے نے اُنہیں یہ بات بتائی کہ ایک دن میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے لیے قرآنِ مجید پکڑا ہوا تھا' وہ میرے ساتھ دور کر رہے تھے' اس دوران مجھے اپنی شرمگاہ پر خارش کرنی پڑی' جب اُنہوں نے مجھے دیکھا کہ میں نے اپنا ہاتھ اس طرف بڑھایا ہے تو اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے اُسے چھوا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! تو اُنہوں نے کہا: تم اُٹھو اور وضو کرو!

**415** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِي حُرَّةَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: كُنْتُ اَعْرِضُ عَلٰى اَبِي اُمْسِكُ الْمُصْحَفَ، وَهُوَ يَقْرَاُهُ فَحَكَّنِي ذَكَرِي فَاَدْخَلْتُ يَدِي فَحَكَكْتُهُ، فَاِذَا اَنَا قَدْ مَسَسْتُ ذَكَرِي فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ قَالَ: قُمْ فَتَوَضَّاْ، فَفَعَلْتُ

✵✵ مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں: میں اپنے والد کے سامنے قرآنِ پاک پکڑ کر بیٹھا ہوا تھا' وہ اُس کی تلاوت کر رہے تھے' اسی دوران میں نے اپنی شرمگاہ پر خارش محسوس کی تو میں اپنا ہاتھ اس طرف لے گیا اور وہاں خارش کی' میں نے اپنی شرمگاہ کو چھو لیا تھا' جب میں نے اس بات کا تذکرہ اُن کے سامنے کیا تو اُنہوں نے کہا: تم اُٹھو اور وضو کرو! تو میں نے ایسا ہی کیا۔

**416** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي مُلَيْكَةَ، يُحَدِّثُ عَمَّنْ لَا اَتَّهِمُ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَيْنَا هُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي بِالنَّاسِ حِينَ بَدَاَ فِي الصَّلَاةِ، فَزَلَّتْ يَدُهُ عَلٰى ذَكَرِهِ فَاَشَارَ اِلَى النَّاسِ اَنِ امْكُثُوا، وَذَهَبَ فَتَوَضَّاَ، ثُمَّ جَاءَ فَصَلّٰى فَقَالَ لَهُ اَبِي: لَعَلَّهُ وَجَدَ مَذْيًا؟ قَالَ: لَا اَدْرِي

✵✵ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ وہ کھڑے ہوئے لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے' جیسے ہی اُنہوں نے نماز شروع کی تو اُن کا ہاتھ پھسل کر شرمگاہ کی طرف چلا گیا' تو اُنہوں نے لوگوں کو اشارہ کیا کہ تم لوگ ٹھہرے رہو' پھر وہ گئے' وضو کیا' پھر آ کر لوگوں کو نماز پڑھائی۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) میرے والد نے اُن سے (راوی سے) دریافت

کیا: شاید انہیں مذی محسوس ہوئی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم!

**417** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، صَلّٰى بِهِمُ الْعَصْرَ، ثُمَّ سَارَ اَمْيَالًا قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ: سِتَّةً قَالَ: ثُمَّ نَزَلَ فَتَوَضَّاَ وَاَعَادَ الصَّلَاةَ قَالَ: فَقُلْتُ لَهٗ: اَلَيْسَ قَدْ كُنْتَ صَلَّيْتَ؟ قَالَ: بَلٰى وَلٰكِنْ قَدْ مَسَسْتُ ذَكَرِي فَصَلَّيْتُ وَلَمْ اَتَوَضَّاْ، فَلِذٰلِكَ اَعَدْتُ

٭٭ سالم بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُن لوگوں کو عصر کی نماز پڑھائی' پھر وہ کچھ میل تک سفر کرتے رہے۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ روایت میں یہ الفاظ ہیں: چھ میل تک سفر کرتے رہے' پھر وہ اُترے اُنہوں نے وضو کیا اور نماز کو دُہرایا۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: آپ یہ نماز ادا کر نہیں چکے تھے؟ اُنہوں نے فرمایا: جی ہاں! لیکن میں نے اپنی شرمگاہ کو چھو لیا تھا اور بعد میں از سرِ نو وضو کیے بغیر نماز پڑھ لی تھی تو اس لیے میں نے اُسے دُہرایا ہے۔

**418** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، صَلّٰى بِهِمْ بِطَرِيقِ مَكَّةَ الْعَصْرَ، ثُمَّ رَكِبْنَا فَسِرْنَا مَا قُدِّرَ اَنْ نَسِيرَ، ثُمَّ اَنَاخَ ابْنُ عُمَرَ فَتَوَضَّاَ وَصَلَّى الْعَصْرَ وَحْدَهٗ، قَالَ سَالِمٌ: فَقُلْتُ لَهٗ: اِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ لَنَا صَلَاةَ الْعَصْرِ اَفَنَسِيتَ؟ قَالَ: اِنِّي لَمْ اَنْسَ وَلٰكِنِّي قَدْ مَسَسْتُ ذَكَرِي قَبْلَ اَنْ اُصَلِّيَ، فَلَمَّا ذَكَرْتُ ذٰلِكَ تَوَضَّاْتُ فَعُدْتُ لِصَلَاتِي. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، اَنَّ سَالِمًا حَدَّثَهٗ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ شِهَابٍ هٰذَا، غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ اَيَّ صَلَاةٍ

٭٭ سالم بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُن لوگوں کو مکہ کے راستے میں عصر کی نماز پڑھائی' پھر ہم سوار ہوئے اور سفر کرنے لگے' جتنا ہمارا نصیب تھا اُتنی دیر ہم چلتے رہے' پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے اونٹ کو بٹھایا' اُنہوں نے وضو کیا اور اکیلے عصر کی نماز ادا کی۔ سالم بیان کرتے ہیں: میں نے اُن سے کہا کہ آپ نے تو ہمیں عصر کی نماز پڑھادی ہوئی ہے' کیا آپ بھول گئے ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا: میں بھولا نہیں ہوں لیکن میں نے نماز پڑھنے سے پہلے اپنی شرمگاہ کو چھوا تھا' جب مجھے یہ بات یاد آئی تو میں نے وضو کر کے اپنی نماز کو دُہرا لیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے' تاہم اُس میں یہ ذکر نہیں ہے کہ وہ نماز کون سی ہے۔

**419** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: كَانَ اَبِي يَغْتَسِلُ، ثُمَّ يَتَوَضَّاُ فَيَقُولُ: اَمَا يُجْزِيكَ الْغُسْلُ، فَيَقُولُ: بَلٰى، وَلٰكِنْ يُخَيَّلُ اِلَيَّ اَنَّهٗ يَخْرُجُ مِنْ ذَكَرِي شَيْءٌ فَاَمَسُّهٗ فَاَتَوَضَّاُ لِذٰلِكَ

٭٭ سالم بیان کرتے ہیں: میرے والد پہلے غسل کرتے تھے' پھر وضو کرتے تھے' پھر یہ کہتے تھے: کیا تمہارے لیے غسل کافی نہیں ہے! پھر وہ کہتے تھے: جی ہاں! لیکن مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ شاید میری شرمگاہ سے کوئی چیز نکلی تھی اور میں نے اُسے چھو لیا تھا' میں اس وجہ سے وضو کرتا ہوں۔

**420** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ مَسَسْتَ ذَكَرَكَ وَاَنْتَ تَغْتَسِلُ قَالَ: اِذًا اَعُودُ بِوُضُوءٍ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے کہ اگر غسل کرنے کے دوران آپ اپنی شرمگاہ کو چھولیں؟ اُنہوں نے فرمایا: اس صورت میں میں دوبارہ وضو کروں گا۔

**421** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے اُسے ازسرِنو وضو کرنا چاہیے۔

**422** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ وَاِنَّمَا اُثِرَ ذٰلِكَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ لَهُ قَيْسٌ: يَا اَبَا مُحَمَّدٍ لَوْ مَسَسْتَ ذَكَرَكَ، وَاَنْتَ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ اَكُنْتَ مُنْصَرِفًا وَقَاطِعًا صَلَاتَكَ لِتَتَوَضَّاَ؟ قَالَ: نَعَمْ وَاللّٰهِ اِنْ كُنْتُ لَقَاطِعًا صَلَاتِيْ وَمُتَوَضِّئًا

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے اُسے وضو کرنا چاہیے۔

یہی بات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔ قیس نے اُن سے کہا: اے ابومحمد! اگر آپ اپنی شرمگاہ کو چھولیں اور اُس دوران آپ فرض نماز ادا کررہے ہوں تو کیا آپ وضو کرنے کے لیے اپنی نماز کو ختم کردیں گے اور اُسے منقطع کردیں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اللہ کی قسم! میں اپنی نماز کو منقطع کردوں گا اور وضو کروں گا۔

**423** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَسَسْتُ الذَّكَرَ مِنْ وَرَاءِ الثَّوْبِ قَالَ: فَلَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْ مُبَاشَرَةٍ، ثُمَّ بِالْمَسِيسِ قُلْتُ: بِالْفَخِذِ اَوِ السَّاقِ قَالَ: فَلَا وُضُوْءَ اِلَّا بِالْيَدِ قُلْتُ: فَمَا يُفَرِّقُ بَيْنَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: اِنَّمَا هُوَ مِنَ الرِّجْلِ وَكَيْفَ لَا يَمَسُّ الرِّجْلَ، لَيْسَتِ الْيَدُ كَهَيْئَةِ الرِّجْلِ فِيْ ذٰلِكَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں نے کپڑے سے باہر اپنی شرمگاہ کو چھولیا ہے' اُنہوں نے فرمایا: وضو صرف اُس صورت میں لازم ہوتا ہے جب مباشرت ہو' یا (کسی رکاوٹ کے بغیر) چھونا ہو۔ میں نے دریافت کیا: زانو یا پنڈلی کا کیا حکم ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: وضو صرف اُس وقت لازم ہوتا ہے جب ہاتھ کے ذریعہ چھوا جائے۔ میں نے دریافت کیا: ان کے درمیان فرق کیا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: یہ (یعنی شرمگاہ) ٹانگ کا حصہ ہے اور ٹانگ تو اس سے مس ہوگی' لیکن اس بارے میں ہاتھ کا حکم ٹانگ کی مانند نہیں ہے۔

**424** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ مَسَسْتُ ذَكَرِي وَلَمْ اَمَسَّ سَبِيلَ الْبَوْلِ قَالَ: اِذَا مَسَسْتَ ظَهْرَهُ اَوْ اَيَّهُ كَانَ فَتَوَضَّأْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں اپنی شرمگاہ کو چھولوں لیکن میں نے پیشاب کی جگہ کو نہ چھوا ہو؟ تو اُنہوں نے فرمایا: اگر تم نے اُس کے اوپر والے حصے کو چھولیا ہو' یا کسی بھی حصے کو چھوا ہو' تو بھی تم وضو کرو۔

**425** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْقَاسِمِ اَبِيْ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَسَسْتُ ذَكَرِي وَاَنَا اُصَلِّي قَالَ: لَا بَاْسَ اِنَّمَا هُوَ جُذْيَةٌ مِنْكَ

✱✱ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' اُس نے عرض کی: میں نے نماز پڑھنے کے دوران اپنی شرمگاہ کو چھولیا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' یہ تمہارے وجود کا حصہ ہے۔

**426** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ الرَّجُلَ يَتَوَضَّاُ فَيَهْوِي بِيَدِهِ فَيَمَسُّ ذَكَرَهُ اَيَتَوَضَّاُ؟ ثُمَّ اَهْوَى بِيَدَيَّ فَاَمَسَّ ذَكَرِي؟ قَالَ: هُوَ مِنْكَ

✱✱ حضرت قیس بن طلق رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' جو وضو کرتا ہے اور ہاتھ بڑھا کر اپنی شرمگاہ کو چھولیتا ہے تو کیا اُسے از سر نو وضو کرنا چاہیے' میں نے اپنا ہاتھ بڑھا کر اپنی شرمگاہ کو چھولیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تمہارے وجود کا حصہ ہے۔

**427** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اجْتَمَعَ رَهْطٌ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ، مَنْ يَقُولُ: مَا اُبَالِي مَسَسْتُهُ اَمْ اُذُنِي، اَوْ فَخِذِي، اَوْ رُكْبَتِي

✱✱ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب اکٹھے ہوئے تو اُن میں سے ایک صاحب نے یہ کہا کہ میں اس بات کی کوئی پروا نہیں کرتا کہ میں نے اسے (یعنی اپنی شرمگاہ) کو چھولیا ہے یا اپنے کان کو چھولیا ہے' یا زانو کو چھولیا ہے' یا گھٹنے کو چھولیا ہے۔

**428** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مَا اُبَالِي اِيَّاهُ مَسَسْتُ اَوْ اُذُنِي اِذَا لَمْ اَعْتَمِدْ لِذَلِكَ

---

426-الجامع للترمذي، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ترك الوضوء من مس الذكر، حديث:81، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب الرخصة في ذلك، حديث:480، سنن ابي داؤد، كتاب الطهارة، باب الرخصة في ذلك، حديث:157، السنن الصغرى، سؤر الهرة، صفة الوضوء، باب ترك الوضوء من ذلك، حديث:165، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الطهارات، من كان لا يرى فيه وضوء ا، حديث:1726، السنن الكبرٰى للنسائي، ذكر ما ينقض الوضوء وما لا ينقضه، الرخصة في ترك الوضوء من مس الذكر، حديث:157، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب مس الفرج هل يجب فيه الوضوء ام لا ؟، حديث:290، سنن الدارقطني، كتاب الطهارة، باب ما روي في لمس القبل والدبر والذكر والحكم في ذلك، حديث:473، مسند احمد بن حنبل، مسند المدنيين، حديث طلق بن علي، حديث:15992، مسند ابن الجعد، حديث ايوب بن عتبة اليمامي، حديث:2779، المعجم الاوسط للطبراني، باب الالف، من اسمه احمد، حديث:1262، المعجم الكبير للطبراني، باب الصاد، باب الطاء، ما روى قيس بن طلق ، حديث:8112

✽✽ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اس بات کی پروانہیں کرتا کہ میں نے اسے (یعنی اپنی شرمگاہ) کو چھولیا ہے یا اپنے کان کو چھوا ہے جبکہ میں نے قصد کے ساتھ ایسا نہ کیا ہو۔

**429** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْمَخَارِقِ بْنِ اَحْمَرَ الْكُلاعِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ، وَعَنْ اِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ، وَسَاَلَهُ رَجُلٌ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: مَا اُبَالِي مَسَسْتُهُ، اَوْ مَسَسْتُ اَنْفِي. وَبِهِ يَاْخُذُ سُفْيَانُ

✽✽ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ایک شخص نے اُن سے نماز کے دوران شرمگاہ کو چھونے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: میں اس بات کی پروانہیں کرتا کہ میں نے اسے چھولیا ہے یا اپنی ناک کو چھو لیا ہے۔

سفیان اس کے مطابق فتویٰ دیتے تھے۔

**430** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَاِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَرْقَمَ بْنِ شُرَحْبِيلٍ قَالَ: حَكَكْتُ جَسَدِي وَاَنَا فِي الصَّلَاةِ، وَاَفْضَيْتُ اِلَى ذَكَرِي، فَقُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ: فَضَحِكَ، وَقَالَ: اقْطَعْهُ اَيْنَ تَعْزِلُهُ اِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِنْكَ

✽✽ ارقم بن شرحبیل بیان کرتے ہیں: میں نے ایک نماز کے دوران اپنے جسم پر خارش کی میں نے اپنا ہاتھ اپنی شرمگاہ کی طرف بڑھایا (اور اُسے بھی چھولیا) بعد میں میں نے اس بات کا ذکر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کیا تو وہ ہنس پڑے اور اُنہوں نے فرمایا: تم اُسے کہاں الگ کرو گے وہ تمہارے وجود کا حصہ ہے۔

**431** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: مَا اُبَالِي اِيَّاهُ مَسَسْتُ اَوْ اَرْنَبَتِي

✽✽ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اس بات کی پروانہیں کرتا کہ میں نے اسے چھوا ہے یا اپنے ناک کو چھوا ہے۔

**432** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ مَسَسْتُ بِالذِّرَاعِ الذَّكَرَ؛ اَيَتَوَضَّاُ؟ قَالَ: نَعَمْ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے کہ اگر میں کلائی کے ذریعہ شرمگاہ کو چھولیتا ہوں تو کیا وضو کرنا لازم ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

**433** - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ: مَا اُبَالِي اِيَّاهُ مَسَسْتُ، اَوْ فَخِذِي

✽✽ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ میں اس بات کی پروانہیں کرتا

کہ میں نے اسے (یعنی اپنی شرمگاہ) کو چھولیا ہے یا اپنے زانو کو چھولیا ہے۔

**434** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ، عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ اَيَتَوَضَّاُ مِنْهُ؟ قَالَ: اِنْ كَانَ مِنْكَ شَیْءٌ نَجِسٌ فَاقْطَعْهُ

✵✵ قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے شرمگاہ کو چھونے کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا اس سے وضو کرنا لازم ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: اگر تمہیں یہ اپنے جسم میں ناپاک محسوس ہوتا ہے تو تم اُسے کاٹ دو۔

**435** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ، عَنْ كَثِيْرٍ، مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ لِابْنِ عُمَرَ: لَوْ اَعْلَمُ اَنَّ مَا تُقُوْلُ فِی الذَّكَرِ حَقًّا لَقَطَعْتُهُ، ثُمَّ اِذَا لَوْ اَعْلَمُهُ نَجِسًا لَقَطَعْتُهُ، وَمَا اُبَالِی اِيَّاهُ مَسَسْتُ، اَوْ مَسَسْتُ اَنْفِی

✵✵ محمد بن یوسف نے کثیر کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: اگر میں یہ سمجھتا کہ شرمگاہ کے بارے میں آپ جو بات کہہ رہے ہیں وہ درست ہے تو میں اسے کاٹ دیتا اور اگر مجھے یہ علم ہوتا کہ یہ نجس ہے تو میں اسے کاٹ دیتا' میں اس بات کی کوئی پروا نہیں کرتا کہ میں نے اسے (یعنی اپنی شرمگاہ) کو چھولیا ہے یا میں نے اپنی ناک کو چھولیا ہے۔

**436** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ قَيْسِ بْنِ السَّكَنِ، اَنَّ عَلِيًّا، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ، وَحُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ، وَاَبَا هُرَيْرَةَ لَا يَرَوْنَ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ وُضُوْئًا، وَقَالُوْا: لَا بَاْسَ بِهِ

✵✵ قیس بن سکن بیان کرتے ہیں: حضرت علی' حضرت عبداللہ بن مسعود' حضرت حذیفہ بن یمان اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم شرمگاہ کو چھونے کے بعد وضو کو لازم نہیں سمجھتے تھے' وہ یہ کہتے تھے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**437** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ وُضُوْءٌ

✵✵ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے' اُس پر وضو لازم نہیں ہوتا۔

**438** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ لَا يَرَيَانِ مِنْهُ وُضُوْئًا

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری اور قتادہ اس سے (یعنی شرمگاہ کو چھونے سے) وضو کو لازم نہیں سمجھتے تھے۔

**439** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: دَعَانِیْ وَابْنَ جُرَيْجٍ بَعْضُ اُمَرَائِهِمْ فَسَاَلَنَا عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ، فَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: يَتَوَضَّاُ، فَقُلْتُ: لَا وُضُوْءَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا اخْتَلَفْنَا قُلْتُ لِابْنِ جُرَيْجٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا وَضَعَ يَدَهُ عَلٰی مَنِیٍّ، فَقَالَ: يَغْسِلُ يَدَهُ، قُلْتُ: فَاَيُّهُمَا اَنْجَسُ الْمَنِیُّ اَوِ الذَّكَرُ؟ قَالَ: لَا، بَلِ

الْمَنِيُّ قَالَ: فَقُلْتُ: وَكَيْفَ هٰذَا؟ قَالَ: مَا أَلْقَاهَا عَلٰى لِسَانِكَ إِلَّا شَيْطَانٌ

✵✵ ثوری بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ مجھے اور ابن جریج کو کسی حکمران نے بلایا' اُس نے ہم سے شرمگاہ کو چھونے کا مسئلہ دریافت کیا' تو ابن جریج نے کہا: ایسا شخص وضو کرے گا' میں نے کہا: ایسے شخص پر وضو لازم نہیں ہوگا۔ جب ہمارے درمیان اختلاف ہوا تو میں نے ابن جریج سے کہا: تمہاری اس بارے میں کیا رائے ہے کہ اگر کوئی شخص اپنا ہاتھ اپنی منی پر رکھ دیتا ہے تو اُس پر کیا لازم ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ اپنے ہاتھ کو دھولے گا۔ میں نے دریافت کیا: پھر کون سی چیز زیادہ نجس ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ منی زیادہ نجس ہے۔ میں نے کہا: پھر اس کا حکم کیا ہوگا؟ اس پر اُنہوں نے کہا: یہ بات تمہاری زبان پر شیطان نے جاری کی ہے۔

**440** - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ لَا يَرَيَانِ مِنْهُ وُضُوْءًا

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری اور قتادہ اس سے وضو کو لازم نہیں سمجھتے تھے۔

**441** - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ يَقُوْلُ: مَنْ مَسَّ الذَّكَرَ فَلْيَتَوَضَّأْ

✵✵ ابان بن عثمان فرماتے ہیں: جو شخص شرمگاہ کو چھولے اُسے وضو کرنا چاہیے۔

## بَابُ مَسِّ الرُّفْغَيْنِ وَالْاُنْثَيَيْنِ

## باب: جو شخص رفغ اور خصیوں کو چھولے (اُس کا حکم)

**442** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّهُ قَالَ: مَنْ مَسَّ مَغَابِنَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ. قَالَ عَمْرٌو: وَمَا اُرَاهُ اِلَّا الرُّفْغَيْنِ

✵✵ عکرمہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنے مغابن کو چھولے اُسے وضو کرنا چاہیے۔

عمرو فرماتے ہیں: میرے خیال میں اس سے مراد رفغ (اس سے مراد بغل ہے' یا عورت کے اندام نہانی کے اطراف کا حصہ) ہے۔

**443** - حدیث نبوی: اَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ، اَوْ اُنْثَيَيْهِ، اَوْ رُفْغَيْهِ فَلْيُعِدِ الْوُضُوْءَ

✵✵ اُنہوں نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنی شرمگاہ کو یا اپنے خصیوں کو یا اپنی

443 -سنن الدارقطني، كتاب الطهارة، باب ما روى في لمس القبل والدبر والذكر والحكم في ذلك، حديث:468، المعجم الكبير للطبراني، باب الباء ، بسرة بنت صفوان بن نوفل بن اسد بن عبد العزى بن، حديث:20367، المعجم الكبير للطبراني، باب الباء ، بسرة بنت صفوان بن نوفل بن اسد بن عبد العزى بن، حديث:20368، السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الطهارة، جماع ابواب الحدث، باب في مس الانثيين، حديث:607

رفغ کو چھولے اُسے ازسرنو وضو کرنا چاہیے۔

**444** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَرَأَيْتَ إِنْ مَسَسْتُ مَا حَوْلَ الذَّكَرِ وَالْأُنْثَيَيْنِ؟ قَالَ: فَلَا وُضُوءَ إِلَّا مِنْهُ نَفْسِهِ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں اُس جگہ کو چھولیتا ہوں جو شرمگاہ اور خصیوں کے اردگرد ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: وضو صرف اُس وقت لازم ہوگا جب تم شرمگاہ کو چھوؤ گے۔

**445** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: إِذَا مَسَّ الرَّجُلُ أُنْثَيَيْهِ، أَوْ رُفْغَيْهِ تَوَضَّأَ

❊❊ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے خصیوں یا رفغ کو چھولے تو وہ وضو کرے۔

## بَابُ مَسِّ الْمِقْعَدَةِ

## باب: پاخانہ کی جگہ کو چھونے کا حکم

**446** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَسَّ الرَّجُلُ مِقْعَدَتَهُ سَبِيلَ الْخَلَاءِ وَلَمْ يَضَعْ يَدَهُ هُنَاكَ أَفَيَتَوَضَّأُ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِذَا كُنْتَ مُتَوَضِّئًا مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ تَوَضَّأْتَ مِنْ مَسِّهَا قَالَ: قُلْتُ: أَرَأَيْتَ إِنْ مَسَّ مَا حَوْلَ سَبِيلِ الْخَلَاءِ وَلَمْ يُوغِلْ يَدَهُ هُنَالِكَ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص اپنے پاخانہ کے مقام کو چھولیتا ہے وہ اپنا ہاتھ وہاں نہیں رکھتا تو کیا اُسے وضو کرنا پڑے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جب شرمگاہ کو چھونے پر تمہیں وضو کرنا پڑتا ہے تو اسے چھونے پر بھی تم وضو کرو گے۔ میں نے کہا: آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے کہ اگر وہ شخص پاخانہ کی جگہ کی آس پاس کی جگہ کو چھولیتا ہے اور اپنا ہاتھ وہاں تک نہیں لے جاتا۔

**447** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا يَقُولُ لِقَتَادَةَ: رَجُلٌ بِهِ الْحَاصِرَةُ فَتَخْرُجُ مِقْعَدَتُهُ مِنْ شِدَّةِ الزَّحِيرِ فَيُدْخِلُهَا بِيَدِهِ، هَلْ عَلَيْهِ وُضُوءٌ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ يَغْسِلُ يَدَهُ

❊❊ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو قتادہ سے یہ کہتے ہوئے سنا: ایک شخص کو قبض (یا پیچش) کی بیماری لاحق ہے تو اس کی شدت کی وجہ سے اُس کا مقعد باہر نکل آتا ہے وہ اپنا ہاتھ اُس میں داخل کرتا ہے تو کیا اُس پر وضو لازم ہوگا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! لیکن وہ شخص اپنے ہاتھ کو دھولے گا۔

## بَابُ مَنْ مَسَّ ذَكَرَ غَيْرِهِ

## باب: جو شخص دوسرے کی شرمگاہ کو چھولے

**448** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَرَأَيْتَ لَوْ مَسَسْتُ ذَكَرَ غُلَامٍ صَغِيرٍ؟

قَالَ: تَوَضَّأْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آپ کی اس بارے میں کیا رائے کہ اگر میں کسی نابالغ لڑکے کی شرمگاہ کو چھولیتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: تم وضو کرو گے۔

**449** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَسَسْتُ قُنْبَ حِمَارٍ اَوْ ثِيْلَ جَمَلٍ قَالَ: اَمَّا قُنْبُ الْحِمَارِ فَكُنْتَ مُتَوَضِّئًا، وَاَمَّا مِنْ ثِيْلِ الْجَمَلِ فَلَا قُلْتُ: فَمَاذَا يُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا؟ قُلْتُ: مِنْ اَجْلِ الْحِمَارِ وَهُوَ اَنْجَسُ قَالَ: وَاَقُوْلُ: اَنَا اَنْظُرُ كُلَّ شَيْءٍ نَجِسٍ كَهَيْئَةِ الْحِمَارِ لَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ مَسَّ مِنْهُ ذٰلِكَ فَعَلَيْهِ الْوُضُوْءُ، وَكُلُّ شَيْءٍ يُؤْكَلُ لَحْمُهُ كَهَيْئَةِ الْبَعِيْرِ مَسَّ ذٰلِكَ مِنْهُ فَلَا وُضُوْءَ مِنْهُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے سوال کیا: میں اگر گدھے کی شرمگاہ کو یا اونٹ کی شرمگاہ کو چھولیتا ہوں (تو اس کا حکم کیا ہوگا؟) اُنہوں نے جواب دیا: جہاں تک گدھے کی شرمگاہ کا تعلق ہے تو اس صورت میں تم پر وضو کرنا لازم ہوگا' لیکن جہاں تک اونٹ کی شرمگاہ کا تعلق ہے تو اس صورت میں لازم نہیں ہوگا۔ میں نے دریافت کیا: ان دونوں کے درمیان فرق کیوں ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: گدھے کی وجہ سے' کیونکہ وہ زیادہ نجس ہے۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہر وہ چیز جو گدھے کی طرح نجس ہو' جس کا گوشت نہ کھایا جاتا ہو' اگر اُس کے جسم میں سے اُس کی شرمگاہ کو چھولیا جائے تو ایسے شخص پر وضو کرنا لازم ہوگا اور ہر ایسی چیز جو اونٹ کی مانند ہو' جس کا گوشت کھایا جاتا ہو' اگر اُس کی شرمگاہ کو چھولیا جائے تو پھر آدمی پر اس عمل کی وجہ سے وضو لازم نہیں ہوگا۔

## بَابُ مَسِّ الْحِمَارِ وَالْكَلْبِ وَالْجَلَّةِ

## باب: گدھے' یا کتے' یا گندگی کھانے والے جانور کو چھونے کا حکم

**450** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَلْكَلْبُ مَسَّ ثَوْبِيْ اَرُشُّهُ؟ قَالَ: لَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک کتا میرے کپڑے کو چھولیتا ہے تو کیا میں اُس پر پانی چھڑکوں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

**451** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: سَاَلْتُهُ فَقُلْتُ: مَرَّ كَلْبٌ فَاَصَابَ طَيْلَسَانِيْ قَالَ: اِنْ كَانَ لَزِقَ بِهٖ شَيْءٌ فَاغْسِلْهُ، وَاِلَّا فَلَا بَاْسَ

✵✵ مغیرہ' ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ میں نے اُن سے سوال کیا: ایک کتا پاس سے گزرا تو اُس نے میری چادر کو چھولیا' تو اُنہوں نے فرمایا: اگر تو اُس کے ساتھ کوئی چیز لگ گئی ہے تو تم اُسے دھولو ورنہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**452** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِنْ مَسَّ رَجُلٌ كَلْبًا اَوْ حِمَارًا رَطْبًا يَتَوَضَّأُ مِنْهُ؟ قَالَ: لَا، وَذٰلِكَ اَنْتَنُ مِنَ الْاِبِطِ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: اگر کوئی شخص کسی کتے کو چھولیتا ہے یا تر گدھے کو چھولیتا ہے تو کیا وہ اس وجہ سے وضو کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! یہ بغلوں سے زیادہ بدبودار ہے۔

**453 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ فِيْ رَجُلٍ تَوَضَّأَ فَمَسَّ كَلْبًا قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ وُضُوْءٌ**

✲✲ معمر نے حماد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ایک شخص وضو کرتا ہے اور پھر کتے کو چھولیتا ہے تو حماد فرماتے ہیں: اُس پر وضو لازم نہیں ہوگا۔

**454 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَأَلَ إِنْسَانٌ عَطَاءً، فَقَالَ: مَسِسْتُ نَعْلِي فِي الصَّلَاةِ، وَقَعَتْ يَدَيَّ عَلَى قَشْبٍ فِيهَا، أُعِيدُ صَلَاتِي؟ قَالَ: لَا**

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے سوال کیا' اُس نے کہا: میں نے نماز کے دوران اپنے جوتے کو چھولیا تو میرا ہاتھ اُس پر لگی ہوئی گندگی پر لگ گیا تو کیا میں اپنی نماز کو دُہراؤں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

## بَابُ مَسِّ الدَّمِ وَالْجُنُبِ

## باب: خون یا جنبی شخص کو چھونے کا حکم

**455 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ يَتَوَضَّأُ فَيُصَافِحُ الْجُنُبَ، وَالْحَائِضَ، وَالْيَهُودِيَّ، وَالنَّصْرَانِيَّ قَالَ: لَا يُعِيدُ الْوُضُوءَ**

✲✲ حماد' ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: میں نے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو وضو کرتا ہے اور پھر کسی جنبی شخص یا حیض والی عورت یا یہودی یا عیسائی کے ساتھ مصافحہ کر لیتا ہے' تو ابراہیم نے فرمایا: وہ وضو کو نہیں دُہرائے گا۔

**456 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ حُذَيْفَةَ**

456 –صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب الدليل على ان المسلم لا ينجس، حديث:583، مستخرج ابي عوانة، مبتدا كتاب الطهارة، باب في اباحة ترك الوضوء للمتغوط اذا اراد ان يطعم، حديث:601، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب المياه، ذكر الخبر المدحض ، حديث:1274، سنن ابي داؤد، كتاب الطهارة، باب في الجنب يصافح، حديث:202، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب مصافحة الجنب، حديث:532، السنن الصغرى، سؤر الهرة، صفة الوضوء، باب مماسة الجنب ومجالسته، حديث: 267، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الطهارات، في مجالسة الجنب، حديث:1805، السنن الكبرى للنسائي، ذكر ما ينقض الوضوء وما لا ينقضه، مجالسة الجنب ومماسته، حديث:256، السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الطهارة، جماع ابواب الغسل من الجنابة، باب ليست الحيضة في اليد والمؤمن لا ينجس' حديث: 860، مسند احمد بن حنبل، مسند الانصار، حديث حذيفة بن اليمان عن النبي صلى الله عليه وسلم، حديث:22678، البحر الزخار مسند البزار، عبيدة بن معتب ' حديث:2509،

فَاَهْوَى بِيَدِهِ اِلٰى حُذَيْفَةَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: اِنِّى جُنُبٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ

٭٭ قتادہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی ملاقات حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی' آپ نے اپنا دستِ مبارک حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی طرف بڑھایا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں جنابت کی حالت میں ہوں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن نجس نہیں ہوتا۔

**457** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الرَّجُلِ يَمَسُّهُ الرَّجُلُ جَنَابَةٌ.

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایسے شخص پر جنابت لازم نہیں ہوتی جسے کسی دوسرے شخص نے چھولیا ہو (یا یہ مطلب ہوگا کہ ایسے شخص پر وضو لازم نہیں ہوتا جسے کسی دوسرے شخص نے جنابت کی حالت میں چھولیا ہو)۔

**458** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ امام شعبی سے منقول ہے۔

## بَابُ مَسِّ اللَّحْمِ النِّيِّءِ وَالدَّمِ

## باب: کچے گوشت یا خون کو چھونے کا حکم

**459** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ قَالَ: صَلَّى ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَّعَلٰى بَطْنِهِ فَرْثٌ وَدَمٌ مِنْ جُزُرٍ نَحَرَهَا وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

٭٭ یحییٰ بن جزار بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی' اُس وقت اُن کے پیٹ پر اونٹ کی لید اور خون لگا ہوا تھا' جس اونٹ کو اُنہوں نے قربان کیا تھا' لیکن اس کے باوجود اُنہوں نے از سرِ نو وضو نہیں کیا۔

**460** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: نَحَرَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ جَزُوْرًا فَتَلَطَّخَ بِدَمِهَا وَفَرْثِهَا، ثُمَّ اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹ قربان کیا تو اُن کا جسم اُس اونٹ کے خون اور لید میں لت پت ہوگیا' پھر نماز کھڑی ہوئی تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نماز بھی ادا کر لی اور از سرِ نو وضو نہیں کیا۔

## بَابُ مَسِّ الصَّلِيبِ

## باب: صلیب کو چھونا

**461** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، اَوْ غَيْرِهِ، اَنَّ

عَلِيًّا، اسْتَتَابَ الْمُسْتَوْرِدَ الْعِجْلِيَّ وَهُوَ يُرِيْدُ الصَّلَاةَ وَقَالَ: اِنِّي اَسْتَعِينُ بِاللّٰهِ عَلَيْكَ فَقَالَ: وَاَنَا اَسْتَعِينُ الْمَسِيحَ عَلَيْكَ قَالَ: فَاَهْوَى عَلِيٌّ بِيَدِهِ اِلَى عُنُقِهِ فَاِذَا هُوَ بِصَلِيبٍ فَقَطَعَهَا، فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ قَدَّمَ رَجُلًا وَذَهَبَ، ثُمَّ اَخْبَرَ النَّاسَ اَنَّهُ لَمْ يُحْدِثْ ذٰلِكَ بِحَدَثٍ اَحْدَثَهُ لٰكِنَّهُ مَسَّ هٰذِهِ الْاَنْجَاسَ فَاَحَبَّ اَنْ يُحْدِثَ مِنْهَا وُضُوْئًا

✵✵ ابوعمروشیبانی یا شاید کوئی اور صاحب یہ بات بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مستورد عجلی سے توبہ کروائی' وہ نماز کے لیے جانا چاہ رہے تھے' اُنہوں نے یہ فرمایا: میں تمہارے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتا ہوں! تو مستورد نے کہا: میں تمہارے خلاف حضرت مسیح سے مدد طلب کرتا ہوں! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اُس کی گردن کی طرف بڑھایا' اُس کی گردن میں صلیب (کالاکٹ) موجود تھا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُسے کاٹ دیا' پھر جب اُنہوں نے نماز شروع کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کسی شخص کو آگے کیا اور خود تشریف لے گئے' پھر اُنہوں نے لوگوں کو بتایا کہ مجھے کوئی حدث لاحق نہیں ہوا تھا' بلکہ میں نے اس نجس چیز (یعنی صلیب) کو چھولیا تھا' تو مجھے یہ اچھا لگا کہ میں اس کی وجہ سے ازسرنو وضو کرلوں۔

# بَابُ قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمِ الْاَظْفَارِ

## باب: مونچھیں چھوٹی کرنا اور ناخن تراشنا

**462** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَصُّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمُ الْاَظْفَارِ، اَمِنْهُ وُضُوْءٌ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ لِيَمَسَّ بِالْمَاءِ حَيْثُ قَلَّمَ وَقَصَّ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: مونچھیں چھوٹی کرنا' ناخن تراشنا' کیا اس کے بعد وضو کرنا لازم ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! تاہم جب آدمی ناخن تراشے یا مونچھیں چھوٹی کرے تو اُسے پانی استعمال کرلینا چاہیے۔

**463** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا اَخَذَ الرَّجُلُ مِنْ اَظْفَارِهِ اَوْ مِنْ شَعْرِهِ شَيْئًا اَمَرَّ عَلَيْهِ الْمَاءَ

✵✵ حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ جب کوئی شخص اپنے ناخن تراشے یا بال تراشے تو اپنے اوپر پانی بہالے۔

**464** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ: يَمْسَحُ عَلَيْهِ الْمَاءَ

✵✵ حکم بن عتیبہ بیان کرتے ہیں: ایسا شخص اپنے اوپر پانی سے مسح کرلے گا۔

**465** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: قَدِ انْتَقَضَ وُضُوْؤُهُ

✵✵ حماد فرماتے ہیں: اُس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔

**466** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ فِي الَّذِي يَاْخُذُ مِنْ اَظْفَارِهِ وَشَعْرِهِ، لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ

** حسن بصری فرماتے ہیں: جو شخص اپنے ناخن یا بال تراشے اُس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

467 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ

** حسن بصری فرماتے ہیں: ایسے شخص پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

468 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: هُوَ طَهُورٌ

** امام شعبی فرماتے ہیں: ایسا شخص طہارت کی حالت میں ہوگا۔

## بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الْكَلَامِ

## باب: (غیر شرعی) کلام کرنے کی وجہ سے وضو کرنا

469 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: لَاَنْ اَتَوَضَّاَ مِنَ الْكَلِمَةِ الْخَبِيثَةِ، اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ اَتَوَضَّاَ مِنَ الطَّعَامِ الطَّيِّبِ

** حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں کوئی بُری بات کہنے کے بعد وضو کروں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں پاکیزہ کھانا کھانے کے بعد وضو کروں۔

470 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ ذَكْوَانَ، اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: يَتَوَضَّاُ اَحَدُكُمْ مِنَ الطَّعَامِ الطَّيِّبِ، وَلَا يَتَوَضَّاُ مِنَ الْكَلِمَةِ الْعَوْرَاءِ يَقُوْلُهَا

** سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: تم میں سے کوئی ایک شخص پاکیزہ کھانا کھانے کے بعد وضو کر لیتا ہے' لیکن کسی بُری بات کو کہنے کے بعد وضو نہیں کرتا۔

471 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اِنِّي اُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ اِلَّا اَنْ اُحْدِثَ، اَوْ اَقُوْلَ مُنْكَرًا

** ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: میں ایک ہی وضو کے ساتھ ظہر' عصر اور مغرب کی نماز ادا کر لیتا ہوں' البتہ اگر میں بے وضو ہو جاؤں یا کوئی منکر بات کہہ دوں (تو از سرِ نو وضو کرتا ہوں)۔

472 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ عُبَيْدَةَ مِثْلَهُ

** یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عبیدہ سے منقول ہے۔

473 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ، هَلْ تَعْلَمُ فِيْ شَيْءٍ مِنْ كَلَامٍ وُضُوْءٌ؟ قَالَ: لَا

** معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: کیا آپ کو کسی ایسے کلام کا علم ہو' جس کے بعد وضو کرنا پڑے؟ اُنہوں نے کہا: جی نہیں!

**474** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: الْوُضُوْءُ مِنَ الْحَدَثِ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وضو حدث کی صورت میں لازم ہوتا ہے۔

# بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ

## باب: سونے کی وجہ سے وضو لازم ہونا

**475** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: اِذَا مَلَكَ النَّوْمُ فَتَوَضَّأْ قَاعِدًا اَوْ مُضْطَجِعًا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء یہ فرماتے ہیں کہ جب نیند آ جائے تو تم وضو کرو خواہ بیٹھ کر آئی ہو یا لیٹ کر آئی ہو۔

**476** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا نَامَ قَاعِدًا، اَوْ قَائِمًا فَالْوُضُوْءُ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: جب کوئی شخص بیٹھ کر سوئے یا کھڑے ہو کر سوئے تو اُس پر وضو لازم ہوگا۔

**477** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا اسْتَثْقَلَ الرَّجُلُ نَوْمًا قَائِمًا، اَوْ قَاعِدًا، اَوْ مُضْطَجِعًا تَوَضَّاَ. قَالَ: وَلَقَدْ كَانَ الْحَسَنُ يَتَوَضَّاُ فِي اللَّيْلَةِ مَرَّاتٍ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: جب کوئی شخص قیام کی حالت میں یا بیٹھے ہوئے یا لیٹے ہوئے نیند سے بوجھل ہو جائے تو اُسے وضو کرنا چاہیے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حسن بصری خود رات کو کئی مرتبہ وضو کرتے تھے۔

**478** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: سَاَلْتُ الْحَسَنَ، عَنِ الرَّجُلِ نَامَ وَهُوَ سَاجِدٌ قَالَ: اِذَا خَالَطَهُ النَّوْمُ فَلْيَتَوَضَّاْ. قَالَ: وَرَاَيْنَا الْحَسَنَ فِي الْمَقْصُوْرَةِ يَخْفِقُ بِرَاْسِهٖ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ وَلَا يَتَوَضَّاُ

✵✵ تیمی کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حسن بصری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو سجدے کی حالت میں سو جاتا ہے تو اُنہوں نے فرمایا: جب اُسے نیند آ جائے تو اُسے وضو کرنا چاہیے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے حسن بصری کو دیکھا کہ عبادت گاہ میں اُن کا سر نیچے ڈھلک گیا تھا' پھر وہ اُٹھے اور اُنہوں نے نماز ادا کرنا شروع کر دی اور از سرِ نو وضو نہیں کیا۔

**479** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: وَجَبَ الْوُضُوْءُ عَلٰى كُلِّ نَائِمٍ، اِلَّا مَنْ اَخْفَقَ خَفْقَةً بِرَاْسِهٖ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہر سونے والے شخص پر وضو کرنا لازم ہوتا ہے' ماسوائے اُس شخص کے جس کا صرف سر ڈھلکا ہو۔

480 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِذَا نَامَ وَهُوَ جَالِسٌ نَوْمًا مُثْقَلًا أَعَادَ الْوُضُوءَ، فَأَمَّا إِذَا كَانَ تَغْفِيقًا فَلَا بَأْسَ

✵✵ زہری فرماتے ہیں: جب کوئی شخص بیٹھ کر سو جائے اور اُس کی نیند گہری ہو تو اُسے دوبارہ وضو کرنا ہوگا' البتہ اگر ہلکی ہو تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

481 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، وَغَيْرِهِ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ هِلَالٍ الْعَبْسِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَنِ اسْتَحَقَّ النَّوْمَ فَعَلَيْهِ الْوُضُوءُ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص سو جائے اُس پر وضو لازم ہوگا۔

482 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا فَلْيَتَوَضَّأْ

✵✵ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص لیٹ کر سو جائے اُسے وضو کرنا چاہیے۔

483 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوقَظُونَ لِلصَّلَاةِ، وَإِنِّي لَأَسْمَعُ لِبَعْضِهِمْ غَطِيطًا - يَعْنِي وَهُوَ جَالِسٌ - فَمَا يَتَوَضَّئُونَ. قَالَ مَعْمَرٌ: فَحَدَّثْتُ بِهِ الزُّهْرِيَّ، فَقَالَ رَجُلٌ عِنْدَهُ: أَوْ خَطِيطًا، قَالَ الزُّهْرِيُّ: لَا، قَدْ أَصَابَ غَطِيطًا

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو دیکھا ہے کہ اُنہیں نماز کے لیے بیدار کیا جاتا تھا اور بعض اوقات اُن میں سے کسی کے خراٹے بھی سنائی دیتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی مراد یہ تھی کہ وہ بیٹھے ہوئے ہی سو جاتے تھے۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے:) پھر وہ حضرات ازسرِ نو وضو نہیں کرتے تھے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت زہری کو سنائی تو اُن کے پاس موجود ایک شخص نے یہ کہا کہ حدیث میں لفظ ''خطیط'' استعمال ہوا ہے' تو زہری نے کہا: جی نہیں! اس نے صحیح لفظ استعمال کیا ہے' لفظ ''غطیط'' (یعنی خراٹے لینا) ہے۔

484 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَنَامُ وَهُوَ جَالِسٌ فَلَا يَتَوَضَّأُ، وَإِذَا نَامَ مُضْطَجِعًا أَعَادَ الْوُضُوءَ.

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اگر وہ بیٹھے ہوئے سو جاتے تھے تو ازسرِ نو وضو نہیں کرتے تھے' لیکن جب لیٹ کر سوتے تھے تو وضو دہرا لیتے تھے۔

485 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

486 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ جَالِسٌ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَاسْتَيْقَظَ، فَقَالَ: أَبَا ثَابِتٍ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: أَسَلَّمْتَ؟ قَالَ:

قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: إِذَا سَلَّمْتَ فَأَسْمِعْ، وَإِذَا رَدُّوا عَلَيْكَ فَلْيُسْمِعُوكَ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى، وَكَانَ مُحْتَبِيًا قَدْ نَامَ

❊❊ ثابت بن عبید بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا' وہ اُس وقت بیٹھے ہوئے نماز کا انتظار کر رہے تھے' میں نے اُنہیں سلام کیا تو وہ بیدار ہو گئے' اُنہوں نے کہا: تم ابوثابت ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں! اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے سلام کیا تھا؟ میں نے کہا: جی ہاں! اُنہوں نے فرمایا: جب تم سلام کرو تو اتنی آواز میں کرو کہ اگلے تک آواز چلی جائے اور جب دوسرا کوئی تمہیں سلام کا جواب دے تو اتنی آواز میں دے کہ تم تک آواز آ جائے۔ پھر وہ کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے نماز ادا کی' وہ اُس وقت احتباء کے طور پر بیٹھے ہوئے سو گئے تھے۔

**487** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، أَنَّ طَاوُسًا، قَدِمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَابْنُ الضَّحَّاكِ يَخْطُبُ النَّاسَ قَالَ: فَلَمَّا صَلَّيْنَا وَخَرَجْنَا قَالَ: مَا قَالَ حِينَ رَقَدْتُ؟

❊❊ ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ جمعہ کے دن طاؤس تشریف لائے' ضحاک کے صاحبزادے اُس وقت لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب ہم نماز پڑھ کر باہر نکلے تو طاؤس نے دریافت کیا: جب میں سو گیا تھا اُس وقت اُنہوں نے کیا کہا تھا؟

**488** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَنَامُ وَهُوَ رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ قَالَ: لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ حَتَّى يَضَعَ جَنْبَهُ

❊❊ منصور فرماتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو رکوع یا سجدہ کی حالت میں سو جاتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: اُس پر وضو لازم نہیں ہوگا جب تک وہ اپنا پہلو (زمین پر رکھ کر نہیں سوتا) ہے۔

**489** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ فِطْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ، أَنَّ عَلِيًّا، وَابْنَ مَسْعُودٍ، وَالشَّعْبِيَّ قَالُوا: فِي الرَّجُلِ يَنَامُ وَهُوَ جَالِسٌ لَيْسَ عَلَيْهِ وُضُوءٌ

❊❊ عبدالکریم بن ابوامیہ کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: حضرت علی' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما اور امام شعبی یہ فرماتے ہیں: جو شخص بیٹھے ہوئے سو جائے اُس پر وضو لازم نہیں ہوتا۔

**490** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: سَأَلْتُ عُبَيْدَةَ، عَنِ الرَّجُلِ يَنَامُ وَهُوَ سَاجِدٌ أَيَتَوَضَّأُ؟ قَالَ: هُوَ أَعْلَمُ بِنَفْسِهِ

❊❊ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: میں نے عبیدہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو سجدہ کی حالت میں سو جاتا ہے' کیا وہ از سر نو وضو کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ شخص اپنے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہوگا۔

**491** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: سَأَلْتُ عَبِيدَةَ أَيَتَوَضَّأُ الرَّجُلُ إِذَا نَامَ؟ قَالَ: هُوَ أَعْلَمُ بِنَفْسِهِ

❊❊ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میں نے عبیدہ سے دریافت کیا: جب کوئی شخص سو جائے تو کیا وہ از سر نو وضو کرے گا؟

اُنہوں نے جواب دیا: وہ اپنے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے۔

## بَابُ النَّوْمِ فِي الصَّلَاةِ وَالْمَجْنُونِ إِذَا عَقَلَ

## باب: نماز کے دوران سونے پر یا جب پاگل شخص کو عقل آ جائے (اُس وقت وضو کرنا)

**492** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَقَدْتُ فِي الْمَكْتُوبَةِ هُنَيَّةً، ثُمَّ فَزِعْتُ فَلَمْ أَعْلَمْ أَنِّي تَكَلَّمْتُ بِشَيْءٍ، أَعُودُ أَمْ عَلَيَّ شَيْءٌ؟ قَالَ: لَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں فرض نماز کے دوران تھوڑی دیر کے لیے سو گیا تھا' پھر میں بیدار ہوا تو مجھے اندازہ نہیں ہو سکا کہ میں نے اس دوران کوئی کلام کیا تھا' کیا میں اُس نماز کو دُہراؤں یا میرے ذمہ کوئی چیز لازم ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

**493** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: إِذَا أَفَاقَ الْمَجْنُونُ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ

٭٭ حماد فرماتے ہیں: جب پاگل شخص ٹھیک ہو جائے تو وہ نماز کے وضو کی طرح وضو کرے۔

**494** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِذَا أَفَاقَ الْمَجْنُونُ اغْتَسَلَ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: جب پاگل شخص ٹھیک ہو جائے تو وہ غسل کرے۔

## بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ النُّورَةِ

## باب: نورہ (بال صفا پاؤڈر استعمال کرنے کے بعد) وضو کرنا

**495** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ أَطْلَى بِنُورَةٍ هَلْ عَلَيْهِ وُضُوءٌ؟ قَالَ: أَوَ لَيْسَ مُغْتَسِلًا؟ قَالَ: وَلَا بُدَّ لَهُ أَنْ يَمَسَّ ذَكَرَهُ - هُوَ الْقَائِلُ - قَالَ: قُلْتُ: فَطَلَى سَاقَيْهِ مِنْ وَجَعٍ بِهِمَا وَهُوَ مُتَوَضِّءٌ أَيُعِيدُ الْوُضُوءَ؟ قَالَ: لَيْسَتِ النُّورَةُ بِحَدَثٍ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نورہ (بال صفا پاؤڈر) استعمال کیا تو اُس پر وضو لازم ہوگا؟ تو عطاء نے کہا: کیا اُس نے غسل نہیں کرنا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: اُس شخص نے ضرور اپنی شرمگاہ کو چھوا ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے کہا کہ اگر وہ اپنی پنڈلیوں پر ہونے والی کسی تکلیف کی وجہ سے اُن پر یہ پاؤڈر لگا لیتا ہے اور وہ اُس وقت باوضو حالت میں تھا تو کیا وہ وضو کو دُہرائے گا؟ تو عطاء نے فرمایا: نورہ (بال صفا پاؤڈر) کوئی حدث نہیں ہے۔

## بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْقُبْلَةِ وَاللَّمْسِ وَالْمُبَاشَرَةِ

## باب: بوسہ لینے' یا چھونے' یا مباشرت کرنے کی وجہ سے وضو لازم ہونا

**496** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَقُولُ: مَنْ قَبَّلَ

امْرَاَتَهُ وَهُوَ عَلٰى وُضُوْءٍ اَعَادَ الْوُضُوْءَ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص اپنی بیوی کا باوضو حالت میں بوسہ لے وہ اپنے وضو کو دہرائے گا۔

**497** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْقُبْلَةِ قَالَ: مِنْهَا الْوُضُوْءُ وَهِيَ مِنَ اللَّمْسِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بوسہ لینے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: اس پر وضو لازم ہوگا اور یہ چھونے کی قسم ہے۔

**498** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَخْرُجُ اِلَى الصَّلَاةِ، وَقَدْ تَوَضَّاَ فَيَلْقَى بَعْضَ وَلَدِهٖ فَيُقَبِّلُهُ، ثُمَّ يَدْعُو بِمَاءٍ فَيَمَصْمِصُ، وَلَا يَزِيْدُ عَلٰى ذٰلِكَ. قَالَ مَعْمَرٌ: الْمَصْمَصَةُ دُوْنَ الْمَضْمَضَةِ

✽✽ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز کے لیے تشریف لے جانے لگے وہ وضو کر چکے تھے اُنہوں نے اپنے کسی بچے کو اُٹھایا اور اُس کا بوسہ لے لیا پھر اُنہوں نے پانی منگوایا اور اُس سے کلی کی اور اس سے زیادہ کچھ نہیں کیا۔

معمر کہتے ہیں: لفظ "مصمصہ" لفظ "مضمضہ" سے (کم کلی کرنے) کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

**499** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ: يَتَوَضَّاُ الرَّجُلُ مِنَ الْمُبَاشَرَةِ، وَمِنَ اللَّمْسِ بِيَدِهٖ، وَمِنَ الْقُبْلَةِ اِذَا قَبَّلَ امْرَاَتَهُ، وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ: (اَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ) (النساء: 43) قَالَ: هُوَ الْغَمْزُ

✽✽ ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آدمی مباشرت کی وجہ سے اور ہاتھ کے ذریعہ چھونے کی وجہ سے اور اپنی بیوی کا بوسہ لینے کی وجہ سے وضو کرے گا۔

وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ حکم اس آیت میں ہے: "یا تم عورتوں کو چھولو"۔

وہ یہ فرماتے ہیں: اس سے مراد ٹٹولنا (یعنی ہاتھ سے چھونا) ہے۔

**500** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: الْقُبْلَةُ مِنَ اللَّمْسِ وَمِنْهَا الْوُضُوْءُ

✽✽ ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بوسہ لینا چھونے کی قسم ہے اور اس سے وضو لازم ہوتا ہے۔

**501** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحِلٍّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اِذَا قَبَّلَ الرَّجُلُ بِشَهْوَةٍ، اَوْ لَمَسَ بِشَهْوَةٍ فَعَلَيْهِ الْوُضُوْءُ

✽✽ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب کوئی شخص شہوت کے ساتھ (اپنی بیوی کا) بوسہ لے یا شہوت کے ساتھ اُسے چھو لے تو

اُس پر وضو لازم ہوگا۔

**502** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: إِذَا قَبَّلَ فَعَلَيْهِ الْوُضُوءُ

✱✱ امام شعبی فرماتے ہیں: جب وہ بوسہ لے گا تو اُس پر وضو لازم ہوگا۔

**503** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبِيدَةَ قَالَ: الْمُلَامَسَةُ بِالْيَدِ قَالَ: وَمِنْهَا الْوُضُوءُ وَالتَّيَمُّمُ إِذَا لَمْ يَجِدْ مَاءً،

✱✱ عبیدہ فرماتے ہیں: چھونا ہاتھ کے ذریعہ ہوتا ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: ایسی صورت میں وضو لازم ہوگا اور اگر آدمی کو پانی نہیں ملتا تو تیمم لازمی ہوگا۔

**504** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبِيدَةَ مِثْلَهُ . قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ قَتَادَةُ يَقُولُ: الْوُضُوءُ مِنَ الْقُبْلَةِ. حَسِبْتُهُ ذَكَرَهُ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ

✱✱ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عبیدہ سے منقول ہے تاہم معمر نے یہ روایت نقل کی ہے۔ عبیدہ فرماتے ہیں: بوسہ لینے سے وضو لازم ہوتا ہے۔

میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے یہ بات سعید بن مسیّب کے حوالے سے ذکر کی ہے۔

**505** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا أُبَالِي قَبَّلْتُهَا أَوْ شَمَمْتُ رَيْحَانًا

✱✱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں اس بات کی پروا نہیں کرتا کہ میں نے (اپنی بیوی کا) بوسہ لیا ہے یا میں نے پھول کو سونگھ لیا ہے۔

**506** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ، وَسَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، وَعَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ اخْتَلَفُوا فِي الْمُلَامَسَةِ، قَالَ سَعِيدٌ وَعَطَاءٌ: هُوَ اللَّمْسُ وَالْغَمْزُ. وَقَالَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ: هُوَ النِّكَاحُ. فَخَرَجَ عَلَيْهِمُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُمْ كَذَلِكَ فَسَأَلُوهُ، وَأَخْبَرُوهُ بِمَا قَالُوا: فَقَالَ: أَخْطَأَ الْمَوْلَيَانِ، وَأَصَابَ الْعَرَبِيُّ، وَهُوَ الْجِمَاعُ، وَلَكِنَّ اللَّهَ يَعِفُّ وَيَكْنِي

✱✱ قتادہ بیان کرتے ہیں: عبید بن عمیر، سعید بن جبیر اور عطاء بن ابی رباح کے درمیان چھونے کے بارے میں اختلاف ہوگیا۔ سعید اور عطاء کا یہ کہنا تھا کہ اس کے ذریعہ چھونا اور ہاتھ لگانا مراد ہے، جبکہ عبید بن عمیر کا یہ کہنا تھا کہ اس سے مراد صحبت کرنا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ان حضرات کے پاس تشریف لائے، یہ لوگ اسی طرح آپس میں بحث کر رہے تھے، ان حضرات نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں دریافت کیا اور اپنے موقف سے اُنہیں آگاہ کیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُن سے فرمایا: دو غلاموں نے غلطی کی ہے اور عربی شخص نے درست بیان کیا ہے، اس سے مراد صحبت کرنا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ

نے اس بارے میں اشارے کے طور پر ذکر کیا ہے۔

**507** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ قَالَ: حُدِّثْتُ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: مَا اُبَالِي قَبَّلْتُهَا اَوْ شَمَمْتُ رَيْحَانًا.

قَالَ: وَكَانَ ابْنُ سَعِيدٍ، وَابْنُ الْمُسَيَّبِ، يَقُوْلَانِ: مِنَ الْقُبْلَةِ الْوُضُوْءُ

✽✽ مجاہد فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: میں اس بات کی پروا نہیں کرتا کہ میں نے (اپنی بیوی کا) بوسہ لے لیا ہے یا میں نے پھول کو سونگھ لیا ہے۔

وہ یہ بھی بیان کرتے ہیں: ابن سعید اور ابن مسیّب یہ فرماتے ہیں کہ بوسہ لینے سے وضو لازم ہوتا ہے۔

**508** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، خَرَجَ اِلَى الصَّلَاةِ فَقَبَّلَتْهُ امْرَاَتُهُ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ

✽✽ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نماز کے لیے تشریف لے جانے لگے تو اُن کی اہلیہ نے اُن کا بوسہ لیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کر لی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔

**509** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنِ امْرَاَةٍ، سَمَّاهَا اَنَّهَا، سَمِعَتْ عَائِشَةَ، تَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَتَوَضَّاُ، وَكَانَ يَخْرُجُ اِلَى الصَّلَاةِ فَيُقَبِّلُنِي، ثُمَّ يُصَلِّي فَمَا يُحْدِثُ وُضُوْئًا

✽✽ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کر کے نماز کے لیے تشریف لے جانے لگتے تھے تو میرا بوسہ لیتے تھے' پھر نماز ادا کرتے تھے اور از سر نو وضو نہیں کرتے تھے۔

**510** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ نُبَاتَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَبَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يُحْدِثْ وُضُوْئًا

✽✽ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا بوسہ لیا اور پھر نماز ادا کی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔

**511** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ رَوْقٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يُقَبِّلُ بَعْدَ الْوُضُوْءِ. وَلَا يُعِيْدُ - اَوْ قَالَتْ: ثُمَّ يُصَلِّي -

✽✽ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کے بعد بوسہ لے لیتے تھے اور وضو کو دُہراتے نہیں تھے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) پھر آپ نماز ادا کر لیتے تھے۔

**512** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ عَاتِكَةَ بِنْتَ زَيْدٍ، قَبَّلَتْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ صَائِمٌ، فَلَمْ يَنْهَهَا قَالَ: وَهُوَ يُرِيْدُ الصَّلَاةَ، ثُمَّ مَضَى فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّا

٭٭ عبداللہ بن عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں: سیدہ عاتکہ بنت زید رضی اللہ عنہا نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا جنہوں نے اُس وقت روزہ رکھا ہوا تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون کو منع نہیں کیا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُس وقت نماز ادا کرنے لگے تھے' پھر وہ تشریف لے گئے اور اُنہوں نے نماز ادا کر لی اور از سرِ نو وضو نہیں کیا۔

513 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَيْسَ فِي الْقُبْلَةِ وُضُوْءٌ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: بوسہ لینے سے وضو لازم نہیں ہوتا۔

514 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، اَنَّهُ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الصَّلَاةِ: فَقَبَضَ عَلٰى قَدَمِ عَائِشَةَ غَيْرَ مُتَلَذِّذٍ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' آپ اُس وقت نماز ادا کرنے کے لیے جائے نماز پر تشریف فرما تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاؤں پر ہاتھ رکھا اور آپ کا مقصد اُس کے ذریعہ لذت حاصل کرنا نہیں تھا۔

515 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّمَا هِيَ رَيْحَانَتُكَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: وہ (یعنی تمہاری بیوی) تمہارا پھول ہے۔

## بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الْقَيْءِ وَالْقَلَسِ

## باب: قے کرنے' یا قلس کی وجہ سے وضو کرنا

516 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ قَاءَ اِنْسَانٌ اَوِ اسْتَقَاءَ، فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ، وَاِنْ قَلَسَ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: اگر کسی شخص کو قے آ جائے' یا کوئی جان بوجھ کر قے کرے تو اُس پر وضو لازم ہوگا اور اگر کوئی قلس کرے (یعنی کھانے کا منہ تک آنا)' تو اُس پر وضو لازم ہوگا۔

517 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ قَلَسَ رَجُلٌ فَبَلَغَ صَدْرَهُ اَوْ حَلْقَهُ وَلَمْ يَبْلُغِ الْفَمَ؟ قَالَ: فَلَا وُضُوْءَ عَلَيْهِ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ بَلَغَ الْحَلْقَ فَلَمْ يَمُجَّهَا وَاَعَادَهَا فِي جَوْفِهِ؟ قَالَ: فَقَدْ وَجَبَ الْوُضُوْءُ اِذَا بَلَغَتِ الْفَمَ فَظَهَرَتْ، قُلْتُ: اَتَكْرَهُ اَنْ يُعِيدَهَا الْمَرْءُ فِي جَوْفِهِ بَعْدَ مَا يَظْهَرُ بِفِيهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَا اَكْرَهُهُ لِمَاثَمٍ، وَلٰكِنْ اَقْذَرُهُ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جسے قے آنے لگتی ہے لیکن وہ اُس کے سینے یا حلق تک پہنچتی ہے' منہ تک نہیں پہنچتی۔ تو عطاء نے جواب دیا: ایسے شخص پر وضو لازم نہیں ہو گا۔ میں نے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ وہ اُس کے حلق تک پہنچ جاتی ہے' لیکن وہ اُس کے منہ تک نہیں آتی اور واپس پیٹ کی طرف چلی جاتی ہے؟ تو عطاء نے جواب دیا: اُس پر وضو لازم اُس وقت ہو گا جب وہ اُس کے منہ تک پہنچ جائے اور ظاہر ہو۔ میں نے کہا: کیا آپ اس بات کو ناپسند کرتے ہیں کہ جب کسی آدمی کی قے اُس کے منہ تک آ جائے تو وہ آدمی دوبارہ اُسے پیٹ کی طرف بھیج دے؟ تو اُنہوں نے کہا: جی ہاں! اور میں کسی گناہ کی وجہ سے اسے ناپسند نہیں کرتا بلکہ میں اسے گندگی کی وجہ سے ناپسند کرتا ہوں۔

**518** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ تَجَشَّاْتُ، فَخَرَجَ شَيْءٌ مِنَ الطَّعَامِ مِنْ حَلْقِي وَكَانَ نَشَبَ فِيْ حَلْقِي وَلَيْسَ مِنْ مَعِدَتِيْ اَتَوَضَّاُ مِنْهُ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ لَوْ تَجَشَّيْتُ فَجَاءَ مِنَ الْاَوْدَاجِ وَالطَّعَامِ شَيْءٌ يَسِيرٌ؟ قَالَ: لَعَمْرِي اِنِّي لَاَتَنَخَّمُ شَيْئًا كَثِيرًا، ثُمَّ يَاْتِي الشَّيْءُ مِنْ حَلْقِي وَمِنَ الرَّاْسِ، فَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ وُضُوْءٌ اِلَّا مَا خَرَجَ مِنْ جَوْفِكَ مِنْ مَعِدَتِكَ

✲✲ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: (ابن جریج کہتے ہیں:) میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ مجھے کھٹی ڈکار آتی ہے اور پھر میرے پیٹ سے کھانے کی کوئی چیز نکلتی ہے' وہ میرے حلق میں پھنسی ہوئی تھی وہ میرے معدے سے نہیں آئی' تو کیا میں اس کی وجہ سے وضو کروں گا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر مجھے کھٹی ڈکار آئے اور پھر آنتوں میں سے کھانے کی کوئی معمولی سی چیز آ جائے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے! میں بہت زیادہ تھوک نکالتا ہوں' پھر میرے حلق میں سے' یا میرے سر میں سے کوئی چیز آ جاتی ہے' تو اس صورت میں وضو لازم نہیں ہوتا ہے' وضو اُس وقت لازم ہوتا ہے جب تمہارے پیٹ میں سے معدے میں سے کوئی چیز آئے۔

**519** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ: اِذَا بَلَغَ الْقَلَسُ الْفَمَ فَقَدْ وَجَبَ فِيهِ الْوُضُوْءُ، فَاِنْ كَانَتْ يَابِسَةً يَجِدُهَا فِيْ حَلْقِهِ لَمْ يَتَوَضَّاْ مِنْهَا

✲✲ عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں: جب قے منہ تک پہنچ جائے تو اس صورت میں وضو لازم ہو جاتا ہے اور اگر وہ کوئی تر چیز ہو' جسے آدمی اپنے حلق میں محسوس کرے تو اس کی وجہ سے وہ وضو نہیں کرے گا۔

**520** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، مِثْلَ ذٰلِكَ. قَالَ الثَّوْرِيُّ: عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِنَّ الْقَلَسَ اِذَا دُسِعَ فَلْيَتَوَضَّاْ

✲✲ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب قے منہ بھر کے آئے' تو آدمی کو وضو کرنا چاہیے۔

**521** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِذَا ظَهَرَ عَلَى اللِّسَانِ قَلِيلُهُ اَوْ كَثِيرُهُ، فَفِيهِ الْوُضُوْءُ

٭٭ مجاہد کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب قے زبان پر ظاہر ہو جائے' تو وہ تھوڑی ہو یا زیادہ ہو' تو اس پر وضو لازم ہوگا۔

**522** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، وَمُجَاهِدٍ، قَالَا: لَيْسَ فِي الْقَلَسِ وُضُوءٌ

٭٭ طاؤس اور مجاہد یہ فرماتے ہیں: قلس (پیٹ سے کھانا یا پانی منہ میں آجانا) وضو لازم نہیں ہوتا۔

**523** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَيْسَ فِي الْقَلَسِ وُضُوءٌ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: قلس وضو لازم نہیں ہوتا۔

**524** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِيهِ، يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْوُضُوءُ مِنَ الْقَيْءِ وَاِنْ كَانَ قَلَسًا يَغْلِبُهُ فَلْيَتَوَضَّاْ

٭٭ ابن جریج اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں:

''قے کی وجہ سے وضو لازم ہوتا ہے' اگرچہ وہ قلس ہو جو آدمی پر غالب آئی ہو' تو آدمی کو وضو کرنا چاہیے''۔

**525** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ يَعِيشَ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: اسْتَقَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَفْطَرَ وَاُتِيَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ

٭٭ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے قے کر کے روزہ ختم کر دیا' پھر آپ کے پاس پانی لایا گیا تو آپ نے وضو کیا۔

## بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْحَدَثِ

## باب: حدث کی وجہ سے وضو کرنا

**526** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَطْرَةٌ خَرَجَتْ مِنَ الْبَوْلِ قَالَ: تَوَضَّاْ مِنْهَا هِيَ حَدَثٌ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: پیشاب کا ایک قطرہ نکل آتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: تم اس کی وجہ سے وضو کرو گے' کیونکہ یہ حدث ہے۔

**527** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: تَوَضَّاْ مِنْ كُلِّ حَدَثٍ مِنَ الْبَوْلِ، وَالْخَلَاءِ، وَالْفُسَاءِ، وَالضُّرَاطِ، وَمِنْ كُلِّ حَدَثٍ يَخْرُجُ مِنَ الْاِنْسَانِ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: تم پیشاب' پاخانہ' ہوا خارج ہونے' آواز کے ساتھ ہوا خارج ہونے اور انسان سے نکلنے والے ہر حدث کی وجہ سے وضو کرو گے۔

**528** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيَّابَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ فَسَا اَوْ ضَرَطَ فَلْيُعِدِ الْوُضُوْءَ

** حضرت علی بن سیابہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کی ہوا خارج ہو یا آواز کے ساتھ ہوا خارج ہو اُسے دوبارہ وضو کرنا چاہیے''۔

**529** - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ عِيْسَى بْنِ حِطَّانَ، عَنْ علی بْنِ طَلْقٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا فَسَا اَحَدُكُمْ اَوْ ضَرَطَ فَلْيَتَوَضَّاْ، فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِ

** حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کی ہوا خارج ہو یا آواز کے ساتھ ہوا خارج ہو تو اُسے وضو کرنا چاہیے بے شک اللہ تعالیٰ حق بات سے حیا نہیں کرتا ہے''۔

**530** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ حَضْرَمَوْتَ: مَا الْحَدَثُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: فُسَاءٌ اَوْ ضُرَاطٌ

** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

---

529 -صحيح ابن حبان، باب الامامة والجماعة، باب الحدث في الصلاة، ذكر الامر لمن احدث في صلاته متعمدا او ساهيا باعادة الوضوء ، حديث:2261، سنن الدارمي، كتاب الطهارة، باب من اتى امراته في دبرها، حديث:1174، سنن ابي داؤد، كتاب الطهارة، باب من يحدث في الصلاة، حديث:180، الجامع للترمذي، ابواب الجنائز عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، ابواب الرضاع عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في كراهية اتيان النساء في ادبارهن، حديث:1120، جامع معمر بن راشد، باب تقبيل الراس واليد وغير ذلك، حديث:1562، السنن الكبرى للنسائي، كتاب عشرة النساء ، ذكر حديث علي بن طلق في اتيان النساء في ادبارهن، حديث:8748، سنن الدارقطني، كتاب الطهارة، باب في الوضوء من الخارج من البدن، حديث:493

530 -صحيح البخاري، كتاب الوضوء ، باب : لا تقبل صلاة بغير طهور، حديث:134، صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب وجوب الطهارة للصلاة، حديث:356، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء ، باب ذكر الخبر المفسر للفظة المجملة التي ذكرتها، حديث:11، مستخرج ابي عوانة، مبتدا كتاب الطهارة، الدليل على ايجاب الوضوء لكل صلاة وانها لا تقبل الا من، حديث:489، سنن ابي داؤد، كتاب الطهارة، باب فرض الوضوء، حديث:55، الجامع للترمذي، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في الوضوء من الريح، حديث:74، السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الطهارة، جماع ابواب الحدث، باب الوضوء من الريح يخرج من احد السبيلين، حديث:531، مسند احمد بن حنبل ، مسند ابي هريرة رضي الله عنه، حديث:7892

''جو شخص بے وضو ہو اللہ تعالیٰ اُس کی نماز اُس وقت تک قبول نہیں کرتا جب تک وہ وضو نہیں کر لیتا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرموت سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اے حضرت ابوہریرہ! حدث لاحق ہونے سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: ہوا خارج ہونا' یا آواز کے ساتھ ہوا خارج ہونا۔

**531** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: وَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رِيحًا وَمَعَهُ اَصْحَابُهُ فَقَالَ: مِمَّنْ خَرَجَتْ هٰذِهِ الرِّيحُ فَلْيَتَوَضَّاْ، فَاسْتَحْيَا صَاحِبُهَا وَلَمْ يَقُمْ حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثًا، فَلَمْ يَقُمْ اَحَدٌ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَلَا نَتَوَضَّاُ كُلُّنَا؟

❋❋ مجاہد فرماتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بدبو محسوس ہوئی' آپ کے ساتھ آپ کے اصحاب بھی تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی ہوا خارج ہوئی ہے اُسے وضو کرنا چاہیے۔ جس شخص کی ہوا خارج ہوئی تھی اُسے شرم آ گئی' وہ کھڑا نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی تو بھی کوئی نہیں کھڑا ہوا' اس پر حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم سب وضو نہ کر لیں!

**532** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيُمْسِكْ عَلٰى اَنْفِهٖ، ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ

❋❋ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کسی شخص کو نماز کے دوران حدث لاحق ہو جائے تو وہ اپنی ناک کو پکڑ لے اور پھر چلا جائے''۔

## بَابُ الرَّجُلِ يَشْتَبِهُ عَلَيْهِ فِي الصَّلَاةِ اَحْدَثَ اَوْ لَمْ يُحْدِثْ

## باب: جس شخص کو نماز کے دوران یہ شبہ لاحق ہو کہ کیا اُس کا وضو ٹوٹ گیا ہے' یا نہیں ٹوٹا ہے؟

**533** - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عِيَاضُ

---

532- سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، تفریع ابواب الجمعۃ، باب استئذان المحدث الامام، حدیث:953، سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ، باب ما جاء فیمن احدث فی الصلاۃ کیف ینصرف، حدیث:1218، صحیح ابن حبان، باب الامامۃ والجماعۃ، باب الحدث فی الصلاۃ، ذکر وصف انصراف المحدث عن صلاتہ اذا کان اماما او ماموما، حدیث:2262، صحیح ابن خزیمۃ، جماع ابواب المواضع التی تجوز الصلاۃ علیہا، جماع ابواب الصلاۃ علی البسط، باب الامر بالانصراف من الصلاۃ اذا احدث المصلی فیہا، حدیث:962، المستدرک علی الصحیحین للحاکم، کتاب الطہارۃ، واما حدیث عائشۃ، حدیث:604، سنن الدارقطنی، کتاب الطہارۃ، باب فی الوضوء من الخارج من البدن، حدیث:511، السنن الکبری للبیہقی، کتاب الصلاۃ، جماع ابواب الکلام فی الصلاۃ، باب من احدث فی صلاتہ قبل الاحلال منہا بالتسلیم، حدیث:3144

بْنُ هِلَالٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا شَبَّهَ عَلٰى اَحَدِكُمُ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِيْ صَلَاتِهٖ فَقَالَ: اَحْدَثْتَ، فَلْيَقُلْ فِيْ نَفْسِهٖ: كَذَبْتَ، حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا بِاُذُنِهٖ، اَوْ يَجِدَ رِيحًا بِاَنْفِهٖ، وَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ اَزَادَ اَمْ نَقَصَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

✵✵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو اور اس دوران شیطان اُسے یہ شبہ لاحق کردے اور یہ کہے کہ تمہارا وضو ٹوٹ گیا ہے' تو آدمی کو اپنے دل میں یہ کہنا چاہیے کہ تم جھوٹ بول رہے ہو (آدمی کو اس بات پر اُس وقت تک یقین نہیں کرنا چاہیے) جب تک وہ اپنے کان کے ذریعہ (ہوا خارج ہونے کی) آواز نہیں سن لیتا' یا اپنی ناک کے ذریعہ اُس کی بُو محسوس نہیں کر لیتا۔ اور جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو اور اُسے یہ پتا نہ چلے کہ اُس نے زیادہ رکعات ادا کی ہیں یا کم ادا کی ہیں' تو اُسے بیٹھنے کے دوران دو مرتبہ سجدہ کر لینا چاہیے۔

**534** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَبِهُ فِيْ صَلَاتِهٖ قَالَ: لَا يَنْصَرِفُ اِلَّا اَنْ يَّجِدَ رِيحًا، اَوْ يَسْمَعَ صَوْتًا

✵✵ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جسے نماز کے دوران شبہ لاحق ہو جاتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص نماز صرف اُس وقت ختم کرے گا جب اُسے بُو محسوس ہو یا آواز آئے۔

**535** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدٍ مَوْلٰى اَسْلَمَ حَدَّثَهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ: اِنَّهُ يُخَيَّلُ اِلَيَّ اِذَا كُنْتُ اُصَلِّي اَنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ اِحْلِيلِي الشَّيْءُ، اَوْ يَخْرُجُ مِنِّي الرِّيحُ اَفَاَقْطَعُ صَلَاتِي؟ قَالَ: لَا، اِنَّمَا ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ، يَدْخُلُ فِيْ اِحْلِيلِ اَحَدِكُمْ حَتّٰى يُخَيَّلَ اِلَيْهِ اَنَّهُ يَخْرُجُ مِنْهُ الرِّيحُ، فَاِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلَا يَقْطَعُ صَلَاتَهُ حَتّٰى يَجِدَ بَلَلًا، اَوْ رِيحًا، اَوْ يَسْمَعَ صَوْتًا

✵✵ عبداللہ بن محمد بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے آپ کی خدمت میں عرض کی: جب میں نماز ادا کر رہا ہوتا ہوں تو مجھے یوں گمان ہوتا ہے کہ شاید میری شرمگاہ میں سے کوئی چیز نکلی ہے' یا میری ہوا خارج ہو گئی ہے' تو کیا میں اپنی نماز کو وہیں ختم کر دوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! یہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے' جو کسی شخص کی شرمگاہ میں داخل ہو کر یوں محسوس کرواتا ہے کہ جیسے اُس میں سے ہوا خارج ہوئی ہے' جب کوئی شخص اس طرح کی صورتِ حال پائے تو وہ اپنی نماز اُس وقت تک منقطع نہ کرے جب تک وہ تری یا ہٹ یا بُو کو محسوس نہیں کرتا' یا جب تک وہ آواز نہیں سنتا۔

**536** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ قَيْسِ بْنِ السَّكَنِ قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: اِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَطِيفُ بِالرَّجُلِ فِيْ صَلَاتِهٖ لِيَقْطَعَ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ، فَاِذَا اَعْيَاهُ نَفَخَ فِيْ دُبُرِهٖ، فَاِذَا اَحَسَّ اَحَدُكُمْ فَلَا يَنْصَرِفَنَّ حَتّٰى يَجِدَ رِيحًا اَوْ يَسْمَعَ صَوْتًا

533 -صحيح ابن حبان، باب الامامة والجماعة، باب الحدث في الصلاة، ذكر البيان بأن قوله صلى الله عليه وسلم : " فليقل، حديث: 2711، مسند احمد بن حنبل، مسند ابي سعيد الخدري رضي الله عنه، حديث: 11108

٭٭ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آدمی کی نماز کے دوران شیطان اُس کے اردگرد چکر لگاتا رہتا ہے' تاکہ اُس کی نماز کو خراب کردے اور جب وہ اُس کے پاس آتا ہے تو اُس کی پچھلی شرمگاہ میں پھونک مارتا ہے' تو جب کوئی شخص اس طرح کی صورتِ حال محسوس کرے تو وہ نماز کو اُس وقت تک ختم نہ کرے جب تک بو محسوس نہیں کرتا' یا آواز نہیں سنتا۔

**537** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَنْفُخُ فِيْ دُبُرِ الرَّجُلِ، فَاِذَا اَحَسَّ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلَا يَنْصَرِفْ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيحًا

٭٭ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شیطان آدمی کی پچھلی شرمگاہ میں پھونک مارتا ہے' تو جب کوئی شخص اس طرح کی صورتِ حال محسوس کرے تو وہ نماز اُس وقت تک ختم نہ کرے جب تک وہ آواز نہیں سنتا' یا بو محسوس نہیں کرتا۔

**538** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: يُقَالُ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي فِي الْاِحْلِيْلِ وَيَعَضُّ فِي الدُّبُرِ، فَاِذَا اَحَسَّ اَحَدُكُمْ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَلَا يَنْصَرِفْ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا، اَوْ يَجِدَ رِيحًا

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: یہ بات بیان کی جاتی ہے کہ شیطان اگلی شرمگاہ میں چلتا ہے اور پچھلی شرمگاہ میں کاٹتا ہے' جب کوئی اس طرح کی صورتِ حال کو محسوس کرے تو وہ نماز اُس وقت تک ختم نہ کرے جب تک (ہوا خارج ہونے کی) آواز نہیں سنتا' یا بو محسوس نہیں کرتا۔

## بَابُ الشَّكِّ فِي الْوُضُوْءِ قَبْلَ اَنْ يُصَلِّيَ

## باب: نماز پڑھنے سے پہلے وضو کے بارے میں شک ہونا

**539** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ شَكَكْتُ اَكُوْنُ اَحْدَثْتُ؟ قَالَ: فَلَا تَقُمْ لِلصَّلَاةِ اِلَّا بِيَقِينٍ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر مجھے شک ہو جائے کہ شاید میرا وضو ٹوٹ ہو گیا تھا۔ تو اُنہوں نے ارشاد فرمایا: تم نماز کے لیے صرف اُس وقت کھڑے ہو جب پورا یقین ہو (کہ تم باوضو ہو)۔

**540** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: اِذَا شَكَكْتَ فِي الْوُضُوْءِ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَتَوَضَّاْ، وَاِذَا شَكَكْتَ وَاَنْتَ فِي الصَّلَاةِ اَوْ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَلَا تُعِدْ تِلْكَ الصَّلَاةَ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: جب تمہیں نماز سے پہلے ہی وضو کے بارے میں شک ہو جائے تو تم وضو کر لو اور جب تمہیں نماز کے دوران شک ہو' یا نماز کے بعد ہو تو پھر تم اُس نماز کو دہراؤ نہیں۔

**541** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اِذَا شَكَكْتَ فِي الْوُضُوْءِ قَبْلَ اَنْ تَدْخُلَ الصَّلَاةَ فَتَوَضَّاْ، وَاِذَا شَكَكْتَ وَاَنْتَ فِي الصَّلَاةِ فَامْضِ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب تمہیں نماز شروع کرنے سے پہلے وضو کے بارے میں شک ہو جائے تو تم وضو کر لو لیکن جب تمہیں نماز کے دوران شک ہو تو تم نماز کو جاری رکھو۔

## بَابُ مَنْ شَكَّ فِيْ اَعْضَائِهٖ

## باب: جس شخص کو اپنے اعضاء کے بارے میں شک ہو جائے (کہ وہ پوری طرح دُھلے نہیں ہیں)

**542** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ خَيْثَمَةَ، شَكَى اِلَى اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، اَمْ شَكَّ فِي الْوُضُوْءِ يَقُوْلُ: وَسْوَسَةً لَمْ تَمْسَحْ بِرَاْسِكَ، لَمْ تَغْسِلْ كَذَا قَالَ: ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَمْضِي، وَقَالَ الثَّوْرِيُّ: وَكَانَ يُقَالُ: اِذَا ابْتَدَاَ ذٰلِكَ اَنْ يُعِيدَ فَاِذَا جَعَلَهُ يَكْثُرُ عَلَيْهِ فَلَا يُعِيدُ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ

٭٭ مغیرہ بن خیثمہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے ابراہیم نخعی کے سامنے یہ شکایت کی کہ اُنہیں وضو کے دوران یہ شک لاحق ہوتا ہے اور یہ وسوسہ آتا ہے کہ تم نے اپنے سر پر مسح نہیں کیا' تم نے فلاں عضو کو نہیں دھویا۔ تو ابراہیم نخعی نے جواب دیا: یہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے' تم وضو کو جاری رکھو۔

ثوری بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے جب پہلی مرتبہ ایسا ہو تو آدمی دوبارہ وضو کر لے' لیکن جب بکثرت ایسا ہونے لگے تو نہ تو وہ وضو کو دُہرائے گا اور نہ نماز کو دُہرائے گا۔

**543** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: وَالْقَيْحُ وَالدَّمُ سَوَاءٌ

٭٭ قتادہ فرماتے ہیں: پیپ اور خون نکلنا بھی برابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

**544** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: تَوَضَّاْ مِنَ الْقَيْحِ وَالدَّمِ. وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ لَمْ اَذْكُرْهُمَا

٭٭ مجاہد کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: تم پیپ اور خون کی وجہ سے وضو کرو' اُنہوں نے دو اور چیزوں کا بھی ذکر کیا تھا جو مجھے یاد نہیں ہیں۔

## بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الدَّمِ

## باب: خون (نکلنے) کی وجہ سے وضو کرنا

**545** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الشَّجَّةِ تَكُوْنُ بِالرَّجُلِ قَالَ: اِنْ سَالَ الدَّمُ فَلْيَتَوَضَّاْ، وَاِنْ ظَهَرَ وَلَمْ يَسِلْ، فَلَا وُضُوْءَ عَلَيْهِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے آدمی کو لگنے والے زخم کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ اگر اُس سے خون بہہ نکلتا ہے تو آدمی وضو کرے' لیکن اگر خون صرف ظاہر ہوتا ہے بہتا نہیں ہے تو اُس شخص پر وضو کرنا لازم نہیں ہوگا۔

**546** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: تَوَضَّاْ مِنْ كُلِّ دَمٍ خَرَجَ، فَسَالَ

وَقَيْحٍ وَدُمَّلٍ، اَوْ نِفْطَةٍ يَسِيرَةٍ إِذَا خَرَجَ فَسَالَ فِيهِ الْوُضُوءُ قَالَ: وَإِنْ نَزَعْتَ سِنًّا فَسَالَ مَعَهَا دَمٌ فَتَوَضَّأْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: تم نکل کر بہنے والے ہر خون کی وجہ سے وضو کرو گے اور پیپ' پھوڑے (میں سے نکلنے والے مواد) یا چیچک کے معمولی سے (نکلنے والے مواد) جب وہ نکل کر بہہ جائے' تو اس میں وضو لازم ہوگا۔ عطاء فرماتے ہیں: اگر تمہارا دانت ٹوٹ جاتا ہے اور اُس کے ساتھ خون بہتا ہے تو تم وضو کرو گے۔

**547** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيمَ، وَمُجَاهِدًا قَالَ: قُلْتُ: جَزَزْتُ يَدَيَّ فَظَهَرَ الدَّمُ وَلَمْ يَسِلْ، قَالَ مُجَاهِدٌ: تَوَضَّأْ، قَالَ اِبْرَاهِيمُ: حَتَّى يَسِيلَ

✵✵ منصور بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی اور مجاہد سے دریافت کیا' میں نے کہا: میں اپنے ہاتھ پر خارش کرتا ہوں تو خون نکل آتا ہے جبکہ وہ بہتا نہیں ہے' تو مجاہد نے کہا: تم وضو کرو' جبکہ ابراہیم نے کہا: جب تک وہ بہتا نہیں ہے وضو لازم نہیں ہوگا۔

**548** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً، وَمُجَاهِدًا، عَنِ الْجُرْحِ يَكُونُ فِي يَدِ الْإِنْسَانِ فَيَكُونُ فِيهِ دَمٌ يَظْهَرُ وَلَا يَسِيلُ، قَالَ مُجَاهِدٌ: يَتَوَضَّأُ، وَقَالَ عَطَاءٌ: حَتَّى يَسِيلَ

✵✵ ابن ابونجیح بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء اور مجاہد سے ایسے زخم کے بارے میں دریافت کیا جو انسان کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور اُس میں خون ہوتا ہے جو ظاہر ہوتا ہے لیکن بہتا نہیں ہے۔ تو مجاہد نے کہا: ایسی صورت میں آدمی وضو کرے گا' جبکہ عطاء نے یہ کہا: جب تک وہ بہتا نہیں ہے (اُس وقت تک وضو لازم نہیں ہوگا)۔

**549** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي الرَّجُلِ يَخْرُجُ مِنْهُ الْقَيْحُ وَالدَّمُ، فَقَالَ: يَتَوَضَّأُ مِنْ كُلِّ دَمٍ اَوْ قَيْحٍ سَالَ اَوْ قَطَرَ.

✵✵ قتادہ نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے جس سے پیپ یا خون نکل آتا ہے' تو قتادہ فرماتے ہیں: وہ ہر خون یا پیپ کی وجہ سے وضو کرے گا' جو بہہ نکلے یا جس کے قطرے بنیں۔

**550** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ فِي الدَّمِ وَكَانَ لَا يَرَى الْقَيْحَ مِثْلَ الدَّمِ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حسن کو خون کے بارے میں یہی کہتے ہوئے سنا ہے' البتہ وہ پیپ کو خون کی مانند نہیں سمجھتے تھے۔

**551** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ قَالَ: سَاَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، عَنْ بَثْرَةٍ كَانَتْ فِي وَجْهِي فَعَصَرْتُهَا فَخَرَجَ مِنْهَا دَمٌ، فَفَتَتُّهُ بِاُصْبُعِي قَالَ: لَيْسَ فِيهَا وُضُوءٌ

✵✵ حمید طویل بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر سے ایسے دانے کے بارے میں دریافت کیا جو میرے چہرے میں موجود ہے' میں اُسے نچوڑتا ہوں تو اُس میں سے خون نکل آتا ہے' پھر میں انگلیوں کے ذریعہ اُسے روکتا ہوں' تو سعید نے جواب دیا: ایسی صورت میں وضو لازم نہیں ہوگا۔

**552** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: اَلْقَیْحُ وَالدَّمُ سَوَاءٌ

✸✸ مجاہد فرماتے ہیں: پیپ اور خون کا حکم برابر ہے۔

**553** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّیْمِیِّ، عَنْ اَبِیْهِ، وَحُمَیْدٍ الطَّوِیلِ، قَالَا: حَدَّثَنَا بَکْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِیُّ، اَنَّهُ رَاَی ابْنَ عُمَرَ، عَصَرَ بَثْرَةً بَیْنَ عَیْنَیْهِ فَخَرَجَ مِنْهَا شَیْءٌ فَفَتَّهُ بَیْنَ اِصْبَعَیْهِ، ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّاْ

✸✸ بکر بن عبداللہ مزنی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ اُنہوں نے اپنی دونوں آنکھوں کے درمیان پھنسی کو نچوڑا تو اُس میں سے کچھ نکلا تو اُنہوں نے اپنی انگلیوں کے ساتھ اُسے پونچھ لیا' پھر اُنہوں نے نماز ادا کی اور ازسرِنو وضو نہیں کیا۔

**554** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّیْمِیِّ، عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: ذَهَبْتُ اَمْسَحُ بِالْحَجَرِ قَالَ: فَلَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّ اَیُّوْبَ قَالَ: لَقِیَنِیْ بِظُفْرِهٖ فَجَرَحَ یَدَیَّ جُرْحًا فَخَرَجَ مِنْهَا مِنَ الدَّمِ قَدْرُ مَا وَارَی الْجُرْحَ، فَقُلْتُ لِطَاوُسٍ: مَا تَرَی اَغْسِلُهُ؟ قَالَ: اغْسِلْهُ اِنْ شِئْتَ، ثُمَّ قَالَ: مَا اُرَاهُ اِلَّا قَلِیْلًا فَاتْرُکْهُ یَیْبَسُ

✸✸ تیمی کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں پتھر کے ذریعہ پونچھنے کے لیے جانے لگا تو اُنہوں نے کہا: مجھے صرف یہی علم ہے کہ ایوب نے یہ بات بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ میرے ہاتھ پر چھری لگ گئی تو اُس نے میرے ہاتھ پر شدید زخم لگایا تو اُس میں سے تقریباً اتنا خون نکلا جو اُس زخم کو ڈھانپ دے۔ میں نے طاؤس سے دریافت کیا: آپ کی کیا رائے ہے کہ کیا میں اسے دھولوں؟ اُنہوں نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اسے دھولو۔ پھر اُنہوں نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ تھوڑا سا ہے' تم اسے رہنے دو یہ خشک ہو جائے گا۔

**555** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اُدْخِلُ اِصْبَعِی فِیْ اَنْفِیْ فَتَخْرُجُ مُخَضَّبَةً بِالدَّمِ؟ قَالَ: فَلَا تَتَوَضَّاْ، وَلٰکِنِ اغْسِلْ عَنْکَ الدَّمَ وَاغْسِلْ اَصَابِعَکَ وَاسْتَنْثِرْ قَالَ: وَاِنْ اَدْخَلْتَ اِصْبَعَکَ فِیْ اَنْفِکَ وَاَنْتَ فِی الصَّلَاةِ فَخَرَجَ فِیْ اِصْبَعِکَ دَمٌ فَلَا تَنْصَرِفْ، وَامْسَحْ اَصَابِعَکَ بِالتُّرَابِ وَحَسْبُکَ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں اپنی انگلی اپنی ناک میں داخل کرتا ہوں تو جب وہ باہر نکلتی ہے تو اُس پر خون لگا ہوا ہوتا ہے۔ تو عطاء نے جواب دیا: تم وضو نہ کرو لیکن اپنے اوپر سے خون دھولو اور اپنی انگلی کو دھولو اور ناک کو اچھی طرح صاف کرلو۔ اُنہوں نے یہ بھی فرمایا: اگر تم نماز کے دوران اپنی انگلی ناک میں داخل کرتے ہو اور تمہاری انگلی میں خون نکل آتا ہے تو تم نماز کو ختم نہ کرو بلکہ اپنی انگلی کو مٹی سے پونچھ لو' تمہارے لیے یہی کافی ہے۔

**556** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَیْمُوْنُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ: رَاَیْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ اَدْخَلَ اِصْبَعَهٗ فِیْ اَنْفِهٖ فَخَرَجَتْ مُخَضَّبَةً دَمًا فَفَتَّهٗ، ثُمَّ صَلّٰی فَلَمْ یَتَوَضَّاْ

✼✼ میمون بن مہران بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا' اُنہوں نے اپنی انگلی ناک میں داخل کی' جب اُنہوں نے باہر نکالی تو اُس پر خون لگا ہوا تھا' اُنہوں نے اُسے مل دیا اور پھر نماز ادا کی' اُنہوں نے ازسرِنو وضو نہیں کیا۔

**557** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ اَدْخَلَ اَصَابِعَهُ فِي اَنْفِهِ، فَخَرَجَتْ مُخَضَّبَةً دَمًا فَفَتَّهُ، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ.

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَاَشَارَ مَعْمَرٌ كَيْفَ فَتَّهُ فَوَضَعَ اِبْهَامَهُ عَلَى السَّبَّابَةِ، ثُمَّ فَتَّ

✼✼ ابوزناد بیان کرتے ہیں: میں نے ابن مسیّب کو دیکھا کہ اُنہوں نے اپنی انگلی اپنی ناک میں داخل کی' جب وہ باہر نکالی تو اُس پر خون لگا ہوا تھا' اُنہوں نے اُسے مل دیا اور پھر نماز ادا کی اور ازسرِنو وضو نہیں کیا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: معمر نے اشارہ کر کے بتایا کہ اُنہوں نے اُسے کیسے ملا تھا' اُنہوں نے اپنا انگوٹھا شہادت کی انگلی پر رکھا اور پھر اُسے مل دیا۔

**558** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمَاءِ يَخْرُجُ مِنَ الْجُرْحِ قَالَ: لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ قَالَ: قُلْتُ: وَاِنْ كَانَ فِي الْمَاءِ صُفْرَةٌ، قَالَ: فَلَا وُضُوءَ مِنْ مَاءٍ

✼✼ ابن جریج' عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ جب زخم میں سے پانی نکلے تو اس کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: ایسی صورت میں کوئی چیز لازم نہیں ہوتی۔ میں نے دریافت کیا: اگر اُس پانی میں زردی موجود ہو؟ اُنہوں نے فرمایا: پانی نکلنے سے وضو لازم نہیں ہوتا۔

**559** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: لَا وُضُوءَ مِنْ دَمْعِ عَيْنٍ، وَلَا مِمَّا سَالَ مِنَ الْاَنْفِ

✼✼ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء یہ فرماتے ہیں: آنکھ کے آنسو کی وجہ سے' یا ناک سے بہنے والے مواد (یعنی بلغم یا ریشہ) کی وجہ سے وضو لازم نہیں ہوتا۔

**560** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ فِي الرَّجُلِ يَبْصُقُ دَمًا قَالَ: اِنْ كَانَ الْغَالِبُ عَلَيْهِ الدَّمُ تَوَضَّاَ

✼✼ ابن سیرین ایسے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں جو خون تھوک دیتا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اگر تھوک پر خون غالب ہوگا تو وہ شخص وضو کرے گا۔

**561** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً، عَمَّا يَخْرُجُ مِنَ الدَّمِ فِي الْفَمِ قَالَ: اِذَا سَالَ فِي الْفَمِ فَفِيهِ الْوُضُوءُ، وَاِنْ سَالَتِ اللِّثَةُ فِي الْفَمِ حَتَّى يَبْرُزَ فَتَوَضَّاْ

✼✼ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جس کے منہ میں سے خون نکلتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: اگر وہ خون اُس کے منہ میں بہہ جاتا ہے تو ایسی صورت میں وضو لازم ہوگا اور اگر منہ میں لثہ (مسوڑھے کے

گوشت میں سے خون) نکلتا ہے' یہاں تک کہ وہ ظاہر ہو جاتا ہے تو تم وضو کرو۔

**562** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِى الزِّنَادِ قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يُدْخِلُ اَصَابِعَهُ الْعَشْرَ فِىْ اَنْفِه، فَتَخْرُجُ مُخَضَّبَةً بِالدَّمِ فَيَفُتُّهُ، ثُمَّ يُصَلِّى وَلَا يَتَوَضَّاُ

✵✵ ابوزناد بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب کو دیکھا کہ اُنہوں نے اپنی انگلی ناک میں داخل کی' جب وہ نکلی تو اس پر خون لگا ہوا تھا' اُنہوں نے اُسے مل دیا اور نماز ادا کر لی اور از سرِ نو وضو نہیں کیا۔

## بَابُ الرَّجُلِ يَبْزُقُ دَمًا

## باب: جو شخص خون تھوکے

**563** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ يَتَنَخَّمُ دَمًا، هَلْ عَلَيْهِ الْوُضُوْء؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: اَيَمَضْمِضُ؟ قَالَ: لَا، اِنْ شَاءَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص خون تھوکتا ہے تو کیا اُس پر وضو لازم ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: کیا وہ کُلی کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! (یہ لازم نہیں ہے' البتہ اگر وہ چاہے تو کر سکتا ہے)۔

**564** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اُدْخِلُ عُوْدًا فِىْ فَمِى فَيَخْرُجُ فِيْهِ دَمٌ قَالَ: فَلَا تُمَضْمِضْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں اپنے منہ میں لکڑی (کی مسواک وغیرہ یا تیلا) داخل کرتا ہوں تو اُس میں سے خون نکل آتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: تم کُلی نہ کرو۔

**565** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ: بَصَقَ مُجَاهِدٌ دَمًا فَتَوَضَّاَ

✵✵ عثمان بن اسود بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ مجاہد نے خون تھوکا تو اُنہوں نے وضو کیا۔

**566** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ مَفْؤُوْدٌ يَنْفُثُ دَمًا، اَوْ مَصْدُوْرٌ يَنْهَرُ قَيْحًا اَحَدَثٌ هُوَ؟ قَالَ: لَا، وَلَا وُضُوْءَ عَلَيْهِ مِمَّا لَيْسَ بِطَعَامٍ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص جو دل کا مریض ہے' وہ خون تھوکتا ہے' یا جس کے سینے میں تکلیف ہے اور وہ پیپ نکالتا ہے تو کیا یہ حدث شمار ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! [illegible] کسی ایسی چیز کی وجہ سے وضو لازم نہیں ہوگا' جو کھانا نہیں ہوتی۔

**567** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ اَبِى اِسْحَاقَ، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ عَلْقَمَةَ بْنَ قَيْسٍ قَالَ: بَصَقْتُ دَمًا قَالَ: فَمَضْمِضْ، وَتَصَلِّى

✽✽ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے علقمہ بن قیس سے سوال کیا: میں نے خون تھوک دیا ہو؟ تو اُنہوں نے فرمایا: تم کلّی کر کے نماز ادا کرلو۔

**568 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ سَالَ مِنَ اللِّثَةِ دَمٌ فِي الْفَمِ فَفِيْهِ الْوُضُوْءُ، وَاِنْ نَزَعْتَ سِنًّا فَسَالَ مَعَهَا دَمٌ حَتَّى تَبْزُقَ فَفِيْهِ الْوُضُوْءُ، وَاللِّثَةُ اللَّحْمُ الَّذِي فَوْقَ الْاَسْنَانِ

✽✽ ابن جریج' عطاء کا یہ قول نقل کرتے ہیں: اگر ''لثہ'' میں سے خون منہ میں بہہ جائے تو ایسی صورت میں وضو لازم ہوگا' اور اگر تم دانت نکالتے ہو اور اُس کے ساتھ خون بہہ جاتا ہے یہاں تک کہ تم اُسے تھوکتے ہو تو ایسی صورت میں بھی وضو لازم ہوگا۔ لثہ' اُس گوشت کو کہتے ہیں جو دانتوں کے اوپر ہوتا ہے (یعنی مسوڑھے کا گوشت)۔

**569 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: بَصَقْتُ فِي الصَّلَاةِ فَخَرَجَ دَمٌ فِي الْبُصَاقِ قَالَ: فَلَا تُمَضْمِضْ اِنْ شِئْتَ، اِنَّ الدِّيْنَ يَسْمَحُ، بَلَغَنِيْ اَنَّهُ كَانَ يُقَالُ: اسْمَحُوا يُسْمَحْ لَكُمْ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں نے نماز کے دوران تھوکا تو اُس تھوک میں کچھ خون بھی نکلا' تو اُنہوں نے فرمایا: اگر تم چاہو تو کلّی نہ کرو کیونکہ دین نرمی سکھاتا ہے' مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ یہ بات کہی جاتی ہے: تم لوگ نرمی کرو' تمہارے ساتھ نرمی کی جائے گی۔

**570 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ فِي الرَّجُلِ يَبْصُقُ دَمًا قَالَ: اِذَا كَانَ الْغَالِبُ عَلَيْهِ الدَّمُ تَوَضَّاَ

✽✽ ابن سیرین ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو خون تھوکتا ہے' وہ فرماتے ہیں: جب اُس پر خون غالب ہو تو وہ وضو کرے۔

**571 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ: رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اَوْفٰى، بَصَقَ دَمًا، ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ

✽✽ عطاء بن سائب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن ابواوفیٰ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اُنہوں نے خون تھوکا' پھر اُنہوں نے نماز ادا کرلی اور از سرِ نو وضو نہیں کیا۔

## بَابُ الرُّعَافِ

## باب: نکسیر کا حکم

**572 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يُتَوَضَّاُ مِنَ الرُّعَافِ اِذَا ظَهَرَ فَسَالَ مِمَّا قَلَّ اَوْ كَثُرَ

✽✽ عطاء فرماتے ہیں: نکسیر کی وجہ سے وضو کیا جائے گا جب وہ ظاہر ہو جائے اور بہہ نکلے' خواہ وہ کم ہو یا زیادہ ہو۔

573 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ اَخَذَهُ الرُّعَافُ فَلَمْ يَرْقَ عَنْهُ، حَتّٰى كَادَتِ الصَّلَاةُ اَنْ تَفُوتَهُ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ قَالَ: يَسُدُّ مِنْخَرَهُ فَيَقُومُ فَيُصَلِّي، وَاِنْ خَافَ اَنْ يَّدْخُلَ، قُلْتُ: اِذًا يَقَعُ الدَّمُ فِي جَوْفِهِ؟ قَالَ: اِنَّهُ لَا يَقَعُ فِي جَوْفِهِ، وَلَا بُدَّ مِنَ الصَّلَاةِ، وَاِنْ وَقَعَ فِي جَوْفِهِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص کی نکسیر پھوٹنے لگتی ہے اور وہ رُکتی نہیں ہے یہاں تک کہ نماز کا وقت ختم ہونے کے قریب آ جاتا ہے' تو ایسا شخص کیا کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ اپنے ناک کو بند کرے گا اور کھڑا ہو کر نماز ادا کرلے گا' اگرچہ اُسے یہ بھی اندیشہ ہو کہ خون اُس کے جسم کے اندر چلا جائے گا۔ میں نے کہا: اس صورت میں تو وہ خون اُس کے پیٹ کے اندر چلا جائے گا' اُنہوں نے جواب دیا: وہ اُس کے پیٹ میں نہیں چلا جائے گا' نماز ضروری ہے اگرچہ وہ خون اُس کے پیٹ میں چلا جائے۔

574 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا رَعَفَ الْاِنْسَانُ فَلَمْ يُقْلِعْ فَاِنَّهُ يَسُدُّ مِنْخَرَهُ وَيُصَلِّي، وَاِنْ خَافَ اَنْ يَّدْخُلَ جَوْفَهُ فَلْيُصَلِّ، وَاِنْ سَالَ فَاِنَّ عُمَرَ قَدْ صَلّٰى وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ دَمًا

٭٭ قتادہ فرماتے ہیں: جب کسی انسان کی نکسیر پھوٹے اور وہ بند نہ ہو رہی ہو تو وہ شخص اپنے ناک کو بند کر کے نماز ادا کرے گا اور اگر اُسے یہ اندیشہ ہو کہ وہ خون اُس کے پیٹ میں چلا جائے تو پھر بھی نماز ادا کرے گا' اگرچہ وہ خون بہہ رہا ہو' کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کی تھی حالانکہ اُن کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔

575 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِي، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اِذَا لَمْ يَسْتَمْسِكْ رُعَافُهُ اَوْمَا اِيمَاءً

٭٭ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: جب کسی کی نکسیر نہ رُک رہی ہو تو وہ اشارے کے ساتھ نماز ادا کرے گا۔

576 - عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: اِنْ كَانَ لَا يَسْتَمْسِكُ فِي الصَّلَاةِ حَشَاهُ

٭٭ عکرمہ فرماتے ہیں: اگر وہ نماز کے دوران نہیں رکتا تو آدمی روئی رکھ لے گا۔

577 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: آنَسْتُ الدَّمَ فِي اَنْفِي وَاَنَا فِي الصَّلَاةِ لَمْ يَخْرُجْ، اَنْصَرِفُ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَاَنَسْتُهُ فِي الْمِنْخَرِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَلَمْ يَسِلْ، اَسْتَنْثِرُ؟ قَالَ: اِنْ شِئْتَ وَهُوَ يَنْهٰى عَنْ مَسِّ الْاَنْفِ فِي الصَّلَاةِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: نماز کے دوران مجھے ناک میں خون محسوس ہوتا ہے لیکن وہ باہر نہیں نکلتا' تو کیا میں نماز ختم کر دوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: نماز سے پہلے وہ مجھے اپنے ناک کے سوراخ میں محسوس کرتا ہے لیکن بہتا نہیں ہے' تو کیا میں ناک دوبارہ صاف کروں؟ اُنہوں نے فرمایا: اگر تم چاہو (تو کرلو) تاہم وہ نماز کے دوران ناک کو چھونے سے منع کرتے تھے۔

# بَابُ الْجُرْحِ لَا يُرْقَأُ

## باب: ایسازخم جس میں سے خون بند نہ ہو رہا ہو

**578** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: كَانَتْ بِيْ دَمَامِيلُ، فَسَأَلْتُ اَبِيْ عَنْهَا فَقَالَ: اِنْ كَانَتْ تُرْقَأُ فَاغْسِلْهَا وَتَوَضَّأْ، وَاِنْ كَانَتْ لَا تُرْقَأُ فَتَوَضَّأْ وَصَلِّ، فَاِنْ خَرَجَ شَيْءٌ فَلَا تُبَالِ، فَاِنَّ عُمَرَ قَدْ صَلَّى وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ دَمًا

✽✽ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: مجھے کچھ پھوڑے نکلے ہوئے تھے' میں نے اپنے والد سے اُن کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اگر تو اُن کا مواد نکلنا بند ہو جاتا ہے تو تم اُسے دھو کر وضو کر لو اور اگر وہ بند نہیں ہوتا تو تم وضو کر کے نماز ادا کرو' پھر بھی کوئی چیز باہر نکلتی ہے تو تم اس کی پروانہ کرو کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کی تھی حالانکہ اُن کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔

**579** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ، اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، اَخْبَرَهُ قَالَ: دَخَلْتُ اَنَا وَابْنُ عَبَّاسٍ عَلٰى عُمَرَ حِيْنَ طُعِنَ فَقُلْنَا: الصَّلَاةُ. فَقَالَ: اِنَّهُ لَا حَظَّ لِاَحَدٍ فِي الْاِسْلَامِ اَضَاعَ الصَّلَاةَ فَصَلّٰى وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ دَمًا

✽✽ حضرت مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے تو میں اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم نے گزارش کی: نماز کا وقت ہو گیا ہے! اُنہوں نے فرمایا: جو شخص نماز کو ضائع کرتا ہے اُس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ پھر اُنہوں نے نماز ادا کی جبکہ اُن کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔

**580** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، دَخَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَالْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ عَلٰى عُمَرَ حِيْنَ انْصَرَفَا مِنَ الصَّلَاةِ بَعْدَمَا طُعِنَ فَوَجَدَاهُ لَمْ يُصَلِّ الصُّبْحَ فَقَالَا: الصَّلَاةُ، فَقَالَ: نَعَمْ، مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ فَلَا حَظَّ لَهُ فِي الْاِسْلَامِ، فَتَوَضَّاَ ثُمَّ صَلّٰى وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ دَمًا

✽✽ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے تو اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو ان دونوں حضرات نے اُنہیں ایسی حالت میں پایا کہ اُنہوں نے ابھی صبح کی نماز ادا نہیں کی تھی' ان دونوں صاحبان نے گزارش کی: نماز (کا وقت) ہو چکا ہے! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! جو شخص نماز کو ترک کر دیتا ہے اُس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ پھر اُنہوں نے وضو کر کے نماز ادا کی جبکہ اُن کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔

**581** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ احْتَمَلْنَاهُ اَنَا وَنَفَرٌ مِنَ الْاَنْصَارِ، حَتّٰى اَدْخَلْنَاهُ مَنْزِلَهُ فَلَمْ يَزَلْ فِيْ غَشْيَةٍ وَّاحِدَةٍ حَتّٰى اَسْفَرَ، فَقَالَ

رَجُلٌ: اِنَّكُمْ لَنْ تُفْزِعُوهُ بِشَيْءٍ اِلَّا بِالصَّلَاةِ قَالَ: فَقُلْنَا: الصَّلَاةَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ: فَفَتَحَ عَيْنَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَصَلَّى النَّاسُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ قَالَ: اَمَا اِنَّهُ لَا حَظَّ فِي الْاِسْلَامِ لِاَحَدٍ تَرَكَ الصَّلَاةَ، فَصَلَّى وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ دَمًا

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے تو میں اور کچھ انصاری اُنہیں اُٹھا کر لائے یہاں تک کہ ہم اُنہیں اُن کے گھر کے اندر لے آئے' اُس کے بعد مسلسل اُن پر غشی طاری رہی یہاں تک کہ روشنی ہوگئی تو ایک شخص نے کہا: تم لوگ اُنہیں کسی بھی حوالے سے پریشان نہیں کر سکتے' صرف نماز کے حوالے سے کر سکتے ہو۔ تو ہم نے کہا: اے امیر المؤمنین! نماز (کا وقت ہو) چکا ہے! راوی کہتے ہیں: اُنہوں نے دونوں آنکھیں کھولیں اور فرمایا: کیا لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے؟ ہم نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے فرمایا: ایسے کسی شخص کے لیے اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے جو نماز ترک کر دیتا ہے۔ پھر اُنہوں نے نماز ادا کی حالانکہ اُن کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔

## بَابُ قَطْرِ الْبَوْلِ وَنَضْحِ الْفَرْجِ اِذَا وَجَدَ بَلَلًا

## باب: پیشاب کے قطرے نکلنا اور اگر آدمی کو تری محسوس ہو تو شرمگاہ پر پانی چھڑکنا

**582** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: كَبِرَ زَيْدٌ حَتَّى سَلَسَ مِنْهُ الْبَوْلُ فَكَانَ يُدَاوِيهِ مَا اسْتَطَاعَ، فَاِذَا غَلَبَهُ تَوَضَّاَ، ثُمَّ صَلَّى

✵✵ خارجہ بن زید بیان کرتے ہیں: جب حضرت زید رضی اللہ عنہ کی عمر زیادہ ہوگئی تو اُنہیں پیشاب کے قطرے نکلنے کی شکایت ہوگئی' جہاں تک اُن سے ہوسکتا تھا وہ اس کے لیے دوا استعمال کرتے (یا اسے روکنے کی کوشش کرتے) لیکن جب یہ چیز اُن پر غالب ہوگئی تو وہ وضو کر کے نماز ادا کر لیتے تھے۔

**583** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَغَيْرِهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: شَكَا اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنِّي اَكُونُ فِي الصَّلَاةِ فَيُخَيَّلُ اِلَيَّ اَنَّ بِذَكَرِي بَلَلًا قَالَ: قَاتَلَ اللّٰهُ الشَّيْطَانَ اِنَّهُ يَمَسُّ ذَكَرَ الْاِنْسَانِ فِي صَلَاتِهِ لِيُرِيَهُ اَنَّهُ قَدْ اَحْدَثَ، فَاِذَا تَوَضَّاْتَ فَانْضَحْ فَرْجَكَ بِالْمَاءِ، فَاِنْ وَجَدْتَ قُلْتَ: هُوَ مِنَ الْمَاءِ، فَفَعَلَ الرَّجُلُ ذٰلِكَ فَذَهَبَ

✵✵ سعید بن جبیر اور دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں یہ شکایت کی کہ بعض اوقات نماز کے دوران مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ شاید میری اگلی شرمگاہ میں سے کچھ نکلا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ شیطان کو برباد کرے! وہ انسان کی نماز کے دوران اُس کی شرمگاہ کو چھوتا ہے' تاکہ اُسے یوں محسوس ہو کہ جیسے اُس کا وضو ٹوٹ گیا ہے' جب تم وضو کرو تو اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑک لو اور جب تمہیں یہ صورتِ حال محسوس ہو تو تم کہنا کہ یہ تو پانی ہے۔ اُس شخص نے ایسا ہی کیا تو اُس کی پریشانی ختم ہوگئی۔

**584** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ:

وَسَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنِّي اَلْقَى مِنَ الْبَوْلِ شِدَّةً اِذَا كَبِرْتُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّلَاةِ وَجَدْتُهُ، فَقَالَ سَعِيدٌ: اَطِعْنِي افْعَلْ مَا آمُرُكَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا تَوَضَّأْ، ثُمَّ ادْخُلْ فِي صَلَاتِكَ فَلَا تَنْصَرِفَنَّ

✻✻ سعید بن جبیر کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ایک شخص نے اُن سے سوال کیا' اُس نے کہا: جب میری عمر زیادہ ہوگئی تو اُس کے بعد مجھے پیشاب کے حوالے سے بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے' جب میں نماز پڑھنا شروع کرتا ہوں تو مجھے محسوس ہوتا ہے کہ کچھ قطرے نکل آئے ہیں۔ تو سعید نے کہا: تم میری اطاعت کرو اور پندرہ دن تک وہ کام کرو جس کی میں تمہیں ہدایت کرتا ہوں' تم وضو کرنے کے بعد نماز شروع کر دیا کرو اور پھر اُسے منقطع نہ کرو۔

**585** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ قُلْتُ: اِنِّي اَتَوَضَّاُ وَاَجِدُ بَلَلًا قَالَ: اِذَا تَوَضَّاْتَ فَانْضَحْ فَرْجَكَ، فَاِنْ جَاءَكَ فَقُلْ: هُوَ مِنَ الْمَاءِ الَّذِي نَضَحْتُ، فَاِنَّهُ لَا يَتْرُكُكَ حَتَّى يَاْتِيَكَ وَيَحْرِجَكَ

✻✻ داؤد بن قیس بیان کرتے ہیں: میں نے محمد بن کعب قرظی سے دریافت کیا' میں نے کہا: میں وضو کرتا ہوں اور اُس کے بعد مجھے تری محسوس ہوتی ہے (یعنی یوں محسوس ہوتا ہے کہ کچھ قطرے نکل آئے ہیں) تو اُنہوں نے فرمایا: جب تم وضو کرو تو اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑک لو' اگر وہ (وسوسہ یا شیطان) تمہارے پاس آئے تو تم کہو کہ یہ تو وہ پانی ہے جو میں نے چھڑک لیا تھا' کیونکہ وہ تمہیں نہیں چھوڑے گا اور تمہارے پاس آ کر تمہیں حرج کا شکار کرتا رہے گا۔

**586** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ الْحَكَمِ، اَوِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ اِذَا تَوَضَّاَ وَفَرَغَ، اَخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَنَضَحَ بِهِ فَرْجَهُ

✻✻ حضرت سفیان بن حکم (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) حضرت حکم بن سفیان یہ بات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب وضو کر کے فارغ ہوتے تھے تو آپ چلو میں پانی لے کر اُسے اپنی شرمگاہ پر چھڑک لیتے تھے۔

**587** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ الْحَكَمِ، اَوِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ اِذَا بَالَ وَتَوَضَّاَ نَضَحَ فَرْجَهُ

---

586- سنن ابی داؤد، کتاب الطهارة، باب في الانتضاح، حدیث:144، سنن ابن ماجه، کتاب الطهارة وسننها، باب ما جاء في النضح بعد الوضوء، حدیث:458' السنن الصغرى، سؤر الهرة، صفة الوضوء، باب النضح، حدیث:135، المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب الطهارة، واما حديث عائشة، حديث:559، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الطهارات، من كان اذا توضا نضح فرجه، حديث:1761، السنن الكبرى للنسائي، كتاب الطهارة، النضح، حديث:132' السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الطهارة، جماع ابواب الحدث، باب الانتضاح بعد الوضوء لرد الوسواس، حديث:709، مسند احمد بن حنبل، مسند المكيين' ابو الحكم، حديث: 15116، مسند الطيالسي، سفيان بن الحكم او الحكم بن سفيان، حديث:1350، مسند عبد بن حميد، سفيان بن الحكم او الحكم بن سفيان' حديث:487، المعجم الكبير للطبراني، باب من اسمه حمزة، الحكم بن سفيان الثقفي، حديث:3104

✽✽ حضرت سفیان بن حکم (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) حضرت حکم بن سفیان ثقفی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب پیشاب کرنے کے بعد وضو کرتے تھے تو آپ اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑک لیتے تھے۔

**588** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ، اِذَا تَوَضَّاَ لَا يَغْسِلُ اَثَرَ الْبَوْلِ، وَلٰكِنَّهُ كَانَ يَنْضَحُ

✽✽ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب وضو کرتے تھے تو پیشاب کی جگہ کو دھوتے نہیں تھے بلکہ اُس پر پانی چھڑک لیتے تھے۔

**589** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّخَعِيِّ، عَنْ اَبِي الضُّحَى قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ تَوَضَّاَ، ثُمَّ نَضَحَ حَتّٰى رَاَيْتُ الْبَلَلَ مِنْ خَلْفِهٖ فِيْ ثِيَابِهٖ

✽✽ ابوضحیٰ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ اُنہوں نے وضو کرنے کے بعد پانی چھڑکا یہاں تک کہ مجھے اُن کے پچھلی طرف اُن کے کپڑے پر تری کا نشان نظر آیا۔

**590** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ: سَمِعْتُ مُسْلِمَ بْنَ صُبَيْحٍ يَقُوْلُ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ، تَوَضَّاَ، ثُمَّ اَخَذَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَصَبَّهَا بَيْنَ اِزَارِهٖ وَبَطْنِهٖ عَلٰى فَرْجِهٖ

✽✽ مسلم بن صبیح بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا اُنہوں نے وضو کیا اور پھر ہتھیلی پر پانی لے کر اُسے اپنے تہبند اور پیٹ کے درمیان اپنی شرمگاہ پر چھڑک لیا۔

**591** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، اَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ قَالَ: اِذَا تَوَضَّاْتُ، ثُمَّ خَرَجَ مِنِّي شَيْءٌ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَاِنِّي لَا اَعُدُّهٗ بِهٰذِهٖ - اَوْ قَالَ: مِثْلَ هٰذِهٖ - وَوَضَعَ رِيقَهٗ عَلٰى اِصْبَعِهٖ

✽✽ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میں وضو کرتا ہوں اور پھر اُس کے بعد میرے جسم میں سے کچھ نکلتا ہے تو میں اُسے صرف یہ شمار کرتا ہوں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کی مانند شمار کرتا ہوں۔ اُنہوں نے اپنی انگلی پر اپنا لعاب رکھ کر (یہ بات ارشاد فرمائی)۔

**592** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ، وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَالْحَسَنَ، وَعَطَاءً، كَانُوْا لَا يَرَوْنَ بَاْسًا بِالْبَلَلِ يَجِدُهُ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ مَا لَمْ يَقْطُرْ

✽✽ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ حسن بصری اور عطاء بن ابی رباح یہ حضرات اُس تری میں کوئی حرج نہیں سمجھتے جسے آدمی نماز کے دوران محسوس کرتا ہے جبکہ اُس کے قطرے نہ نکلے ہوں۔

**593** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الْحَكَمِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي فَرْوَةَ يَقُوْلُ: كَانَ يُصِيبُنِي فِي الصَّلَاةِ، وَاِنِّي لَاَجِدُ الْبِلَّةَ، وَيَخْرُجُ مِنِّي فِي الصَّلَاةِ، فَكُنْتُ اَنْصَرِفُ فِي السَّاعَةِ مِرَارًا وَاَتَوَضَّاُ، فَسَاَلْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ فَقَالَ: لَا تَنْصَرِفْ قَالَ: فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ يَظُنُّ اَنَّهٗ اِنَّمَا يُشْبِهُ عَلَيَّ قَالَ: قُلْتُ: اِنَّهٗ

اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ اِنَّهُ يُصِيبُ قَدَمِي - اَوْ قَالَ: الْاَرْضَ - قَالَ: لَا تَنْصَرِفْ فَاِذَا حَسَسْتَ ذٰلِكَ فَتَلَقَّهُ بِثَوْبِكَ، فَقَالَ لِي اَخٌ كَانَ عِنْدَهُ جَالِسًا: اَتَدْرِي مَا قَالَ لَكَ؟ قَالَ: اغْسِلْ ثَوْبَكَ اِذَا فَرَغْتَ مِنْ صَلَاتِكَ وَلَمْ اَسْمَعْهُ اَنَا قَالَ: فَفَعَلْتُ الَّذِي قَالَ: فَلَمْ اَلْبَثْ اَنْ ذَهَبَ عَنِّي

❋❋ عبدالحکم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: مجھے نماز کے دوران پریشانی لاحق ہوتی تھی' مجھے تری محسوس ہوتی تھی اور نماز کے دوران میرے جسم میں سے کچھ قطرے نکل آتے تھے' تو میں ایک وقت میں کئی مرتبہ نماز ختم کرتا تھا اور از سرِ نو وضو کرتا تھا' میں نے سعید بن مسیب سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: تم نماز ختم نہ کرو۔ مجھے یوں لگا کہ جیسے وہ یہ سمجھے ہیں کہ یہ معاملہ مجھ پر مشتبہ ہوتا ہے' میں نے کہا: یہ معاملہ اس سے زیادہ ہوتا ہے' وہ قطرے میرے پاؤں تک (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) زمین تک پہنچ جاتے ہیں۔ تو سعید نے کہا: تم اپنی نماز کو ختم نہ کرو! جب تمہیں یہ چیز محسوس ہو تو تم اپنے کپڑے کے ذریعے اسے مل دو۔ تو میرے بھائی نے جو اُن کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اُس نے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ انہوں نے تمہیں کیا کہا ہے؟ انہوں نے تمہیں کہا ہے کہ جب تم نماز پڑھ کر فارغ ہوا کرو' تو اپنے کپڑے کو دھولیا کرو۔ راوی کہتے ہیں: میں نے خود یہ بات اُن کی زبانی نہیں سنی تھی۔ پھر میں نے ایسا ہی کیا جیسے اُنہوں نے کہا تھا تو اس کے کچھ ہی عرصہ بعد یہ چیز مجھ سے ختم ہوگئی۔

**594 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَنَّهُ كَانَ يَرَى الْقَطْرَ حَدَثًا. وَقَالَهُ الْحَسَنُ اَيْضًا

❋❋ ابن سیرین اس بات کے قائل تھے کہ قطرے نکلنے سے حدث لاحق ہوجاتا ہے۔ حسن بصری بھی اسی بات کے قائل تھے۔

**595 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنِّي اَجِدُ الْبِلَّةَ وَاَنَا فِي الصَّلَاةِ اَنْصَرِفُ؟ قَالَ: لَا، حَتَّى تَكُونَ قَطْرَةٌ - اَحْسَبُهُ قَالَ يَوْمَئِذٍ: هَلْ اَحَدٌ اِلَّا يَجِدُ الْبِلَّةَ -

❋❋ معمر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اُن سے سوال کیا کہ مجھے تری محسوس کرتا ہوں اور میں اُس وقت نماز پڑھ رہا ہوتا ہوں' تو کیا میں نماز ختم کردوں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! جب تک وہ کوئی قطرہ نہ ہو۔ (راوی کہتے ہیں:) میرا خیال ہے کہ اُس دن اُنہوں نے یہ کہا تھا: ہر شخص کو تری محسوس ہوتی ہے۔

**596 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: وَجَدْتُ رِيبَةً مِنَ الْمَنِيِّ قَبْلَ الظُّهْرِ فَلَمْ اَنْظُرْ اِلَيْهِ حَتَّى انْصَرَفْتُ مِنَ الْمَغْرِبِ، فَوَجَدْتُ فِي طَرَفِ ذَكَرِي مَنِيًّا قَالَ: فَعُدْ لِصَلَاتِكَ كُلِّهَا، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ صَلَّيْتُ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ، ثُمَّ انْقَلَبْتُ، فَاِذَا اَنَا اَجِدُ مَذْيًا وَلَمْ اُرْتَبْ قَبْلَ ذٰلِكَ وَلَا بَعْدَهُ قَالَ: فَلَا تُعِدْهُ، فَاِنَّكَ لَعَلَّكَ اَمْذَيْتَ بَعْدَ مَا صَلَّيْتَ، قُلْتُ: جَامَعْتُ، ثُمَّ رُحْتُ فَوَجَدْتُ رِيبَةً قَبْلَ الظُّهْرِ فَلَمْ اَنْصَرِفْ حَتَّى انْقَلَبْتُ عِشَاءً فَوَجَدْتُ مَذْيًا قَدْ يَبِسَ عَلَى طَرَفِ الْاِحْلِيلِ، فَتَعَشَّيْتُ وَلَمْ اَعْجَلْ عَنْ عَشَائِي، ثُمَّ رُحْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ يَقُولُ: اَعَدْتُهُنَّ فَرَآنِي قَدْ اَصَبْتُ فِيمَا اَعَدْتُهُ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ظہر سے پہلے مجھے منی کے بارے میں شک ہوا' لیکن وہ

مجھے نظر نہیں آئی یہاں تک کہ جب میں مغرب کی نماز پڑھ کر فارغ ہوا تو مجھے اپنے کپڑے پر منی لگی ہوئی نظر آئی۔تو عطاء نے کہا: تم تمام نمازیں دوبارہ ادا کرو گے۔

میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں ظہر' عصر اور مغرب کی نماز ادا کرلوں اور جب واپس آؤں تو پھر مجھے مذی نظر آئے' حالانکہ نہ تو اس سے پہلے اور نہ ہی اس کے بعد میں نے مرتب کیا تھا۔ اُنہوں نے فرمایا: تم اُن نمازوں کو دوبارہ ادا نہ کرو کیونکہ ہوسکتا ہے تمہارے نماز ادا کرنے کے بعد مذی خارج ہوئی ہو۔

میں نے دریافت کیا: میں نے وظیفۂ زوجیت ادا کیا' پھر میں آیا اور مجھے ظہر سے پہلے اس بارے میں شک ہوا' لیکن جب میں عشاء کی نماز پڑھ کر فارغ ہوا تو مجھے مذی نظر آئی' جو شرمگاہ کے کنارے پر خشک ہوچکی تھی' میں نے رات کا کھانا کھایا اور میں نے رات کا کھانا کھانے میں کوئی جلدی نہیں کی' پھر میں مسجد گیا' میں نے ظہر' عصر اور مغرب کی نمازیں ادا کیں۔وہ بیان کرتے ہیں: میں نے گنتی کر کے اُنہیں ادا کیا تھا تو اُنہوں نے مجھے دیکھا کہ میں نے جو کچھ شمار کیا تھا وہ ٹھیک تھا۔

## بَابُ الْمَذْىُ

## مذی کا حکم

**597** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ قَيْسٌ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ الْمَذْىَ اَكُنْتَ مَاسِحُهُ

597 -صحيح البخاري، كتاب العلم، باب من استحيا فامر غيره بالسؤال، حديث:131، صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب المذي، حديث:482، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء، جماع ابواب الاحداث الموجبة للوضوء، باب ذكر وجوب الوضوء من المذي. حديث:18. مستخرج ابي عوانة، مبتدا كتاب الطهارة، باب ايجاب الوضوء من المذي والاستنجاء بالماء منه، حديث:591، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب نواقض الوضوء، ذكر البيان بان قوله صلى الله عليه وسلم : " فلينضح. حديث:1108، سنن ابي داؤد، كتاب الطهارة، باب في المذي، حديث:181، الجامع للترمذي، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في المني والمذي، حديث:109، السنن الصغرى، سؤر الهرة، صفة الوضوء، باب ما ينقض الوضوء وما لا ينقض الوضوء من المذي، حديث:153، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الطهارات، في المني والمذي والودي، حديث:957، السنن الكبرى للنسائي، ذكر ما ينقض الوضوء وما لا ينقضه، الامر بالتوضؤ من المذي، حديث:144، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب الرجل يخرج من ذكره المذي كيف يفعل. حديث:165، مشكل الآثار للطحاوي، باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، حديث:2271، السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الطهارة، جماع ابواب الحدث، باب الوضوء من المذي والودي، حديث:525، مسند احمد بن حنبل، مسند العشرة المبشرين بالجنة، مسند علي بن ابي طالب رضي الله عنه، حديث:597، مسند الطيالسي، احاديث علي بن ابي طالب بن عبد المطلب بن هاشم بن، حديث:136، مسند الحميدي، احاديث علي بن ابي طالب رضي الله عنه، حديث:41، البحر الزخار مسند البزار، سعيد بن جبير ، حديث:423، مسند ابي يعلى الموصلي، مسند علي بن ابي طالب رضي الله عنه، حديث:298، المعجم الاوسط للطبراني، باب العين، باب الميم من اسمه : محمد، حديث:6117، المعجم الكبير للطبراني، بقية الميم، ما اسند المقداد بن الاسود، علي بن ابي طالب ، حديث:17355

مَسْحًا قَالَ: لَا، الْمَذْىُ اَشَدُّ مِنَ الْبَوْلِ، يُغْسَلُ غَسْلًا، ثُمَّ اَنْشَا يُخْبِرُنَا حِينَئِذٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَائِشُ بْنُ اَنَسٍ اَخُو سَعْدِ بْنِ لَيْثٍ قَالَ: تَذَاكَرَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ وَّعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَّالْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدُ الْمَذْيَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: اِنِّي رَجُلٌ مَذَّاءٌ، فَاسْاَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ ذٰلِكَ، فَاِنِّي اَسْتَحْيِي اَنْ اَسْاَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ مِنِّي، لَوْلَا مَكَانُ ابْنَتِهِ لَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ: عَائِشُ فَسَاَلَ اَحَدُ الرَّجُلَيْنِ عَمَّارٌ اَوِ الْمِقْدَادُ، قَالَ قَيْسٌ: فَسَمَّى لِي عَائِشُ الَّذِي سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ ذٰلِكَ مِنْهُمَا، فَنَسِيتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذٰلِكُمُ الْمَذْيُ، اِذَا وَجَدَهُ اَحَدُكُمْ فَلْيَغْسِلْ ذٰلِكَ مِنْهُ، ثُمَّ لِيَتَوَضَّا فَلْيُحْسِنْ وُضُوءَهُ، ثُمَّ لِيَنْتَضِحْ فِي فَرْجِهِ. قَالَ: فَسَاَلْتُ عَطَاءً، عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَغْسِلُ ذٰلِكَ مِنْهُ قَالَ: حَيْثُ الْمَذْيُ يَغْسِلُ مِنْهُ اَمْ ذَكَرَهُ كُلَّهُ؟ فَقَالَ: بَلْ حَيْثُ الْمَذْيُ مِنْهُ قَطُّ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: قیس نے عطاء سے دریافت کیا: مذی کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کیا آپ صرف اُسے پونچھ لیں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! کیونکہ مذی پیشاب سے زیادہ گاڑھی ہوتی ہے اُسے دھویا جائے گا' پھر اُنہوں نے اس بارے میں ہمیں بتایا کہ عائش بن انس جو سعد بن لیث کے بھائی ہیں' اُنہوں نے یہ بات بتائی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی بن ابوطالب' حضرت عمار بن یاسر اور حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہم مذی کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایک ایسا شخص ہوں جس کی مذی بکثرت خارج ہوتی ہے' تم لوگ اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرو کیونکہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں سوال کرتے ہوئے شرم آتی ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی میری اہلیہ ہیں' اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے حوالے سے تعلق نہ ہوتا تو میں خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کر لیتا۔

عائش نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: اُن دونوں صاحبان یعنی حضرت عمار یا شاید حضرت مقداد' ان دونوں میں سے کسی ایک نے سوال کیا۔ قیس نامی راوی بیان کرتے ہیں: عائش نامی راوی نے میرے سامنے اُن صاحب کا نام بھی لیا تھا جن صاحب نے ان دونوں میں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا' لیکن مجھے اُن کا نام بھول گیا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہ مذی ہے' جب کوئی شخص اسے پائے تو اُس جگہ کو دھو لے اور پھر وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے اور پھر اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑک لے''۔

راوی کہتے ہیں: میں نے عطاء سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا کہ وہ اُس سے اسے دھولے۔ تو کیا اس سے مراد یہ ہے کہ جہاں مذی لگی ہوئی ہے صرف اُس جگہ کو دھونا ہے یا پوری شرمگاہ کو دھونا ہے۔ اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! صرف اُس جگہ کو دھونا ہے جہاں مذی لگی ہے۔

**598 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ وَجَدْتُ مَذْيًا فَغَسَلْتُ ذَكَرِي اَفْضَحُ فِي ذٰلِكَ فَرْجِي؟ قَالَ: لَا، حَسْبُكَ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں مذی پاتا

ہوں اور اپنی شرمگاہ کو دھولیتا ہوں تو کیا میں اپنی شرمگاہ پر پانی بھی چھڑکوں؟ اُنہوں نے فرمایا: نہیں! (محض دھولینا) تمہارے لیے کافی ہے۔

**599 - اقوالِ تابعین**: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أُجَامِعُ اَهْلِي فَاَجِدُ مَذْيًا بَعْدَهُ اَوْ عِنْدَهُ بَعْدَ جِمَاعٍ غَيْرِ جِمَاعٍ، فَاَنْفِضُ ذَكَرِي، وَاَغْتَسِلُ، وَاَجِدُ قَبْلَ الطُّهْرِ رِيبَةً مِنْ رَطْبٍ، فَاِنِّي اَجِدُ عَلَى فَخِذِي وَعَلَى الْاُنْثَيَيْنِ، اَنْظُرُ هَلْ اَجِدُ شَيْئًا اَمْ لِي رُخْصَةٌ فِي اَنْ لَا اَنْظُرَ؟ فَقَالَ: اِنْ كُنْتَ مُمْذِيًا فَانْظُرْ، وَاِنْ كُنْتَ غَيْرَ مُمْذٍ فَلَا تَنْظُرْ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں اپنی بیوی کے ساتھ وظیفۂ زوجیت ادا کرتا ہوں اور پھر اس کے بعد یا اُس کے قریب یعنی ایسی قربت جس میں وظیفۂ زوجیت نہ ہو' مجھے مذی محسوس ہوتی ہے تو میں اپنی شرمگاہ کو دھوکر آجاتا ہوں' پھر طہر سے پہلے مجھے تری کے بارے میں شک ہوتا ہے اور اپنے زانو یا اپنے خصیوں پر وہ مجھے محسوس ہوتی ہے' تو کیا میں اُس کا غور سے جائزہ لوں گا کہ کیا مجھے کوئی چیز ملتی ہے' یا مجھے اس بارے میں رخصت ہے کہ میں اُس کا غور سے جائزہ نہ لوں۔ تو اُنہوں نے فرمایا: اگر تمہیں مذی خارج ہونے کی عادت ہے تو تم جائزہ لو گے اور اگر تمہیں عادت نہیں ہے تو تم جائزہ نہیں لو گے۔

**600 - آثارِ صحابہ**: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ الْمِقْدَادِ، اَنَّ عَلِيًّا، اَمَرَهُ اَنْ يَسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الرَّجُلِ اِذَا دَنَا مِنِ امْرَاَتِهِ، فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْيُ مَاذَا عَلَيْهِ؟ فَاِنَّ عِنْدِي ابْنَتَهُ، وَاَنَا اَسْتَحْيِي اَنْ اَسْاَلَهُ، قَالَ الْمِقْدَادُ، فَسَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهُ وَلْيَتَوَضَّاْ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ

❊❊ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُنہیں یہ ہدایت کی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کریں کہ جب وہ اپنی بیوی کے قریب ہو تو اُس کی مذی خارج ہو جاتی ہے' تو ایسے شخص پر کیا لازم ہوگا؟ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی میری اہلیہ ہیں' اس لیے مجھے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اس طرح کی صورتِ حال پائے تو اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑک لے اور نماز کے وضو کی طرح وضو کر لے۔

**601 - حدیثِ نبوی**: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ لِلْمِقْدَادِ: سَلْ لِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الرَّجُلِ يُلَاعِبُ امْرَاَتَهُ وَيُكَلِّمُهَا فَيُمْذِي، لَوْلَا اَنِّي اَسْتَحْيِي وَاَنَّ ابْنَتَهُ تَحْتِي لَسَاَلْتُهُ، فَسَاَلَ الْمِقْدَادُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِيَغْسِلْ ذَكَرَهُ، وَلْيَتَوَضَّاْ، ثُمَّ لِيَنْضَحْ فِي فَرْجِهِ

❊❊ عائش بن انس بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم میرے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کرو جو اپنی بیوی کے ساتھ خوش فعلی کر رہا ہوتا ہے اور بات چیت کر رہا ہوتا ہے کہ اُس کی مذی خارج ہو جاتی ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی میری اہلیہ ہیں' اس لیے مجھے اگر اس حوالے سے شرم نہ آ رہی ہوتی تو میں خود نبی اکرم ﷺ سے خود یہ سوال کرتا۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے یہ سوال کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسے شخص کو چاہیے کہ وہ اپنی شرمگاہ کو دھو کر وضو کر لے اور اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑک لے۔

**602** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: قُلْتُ لِلْمِقْدَادِ: سَلْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِنِّي لَوْلَا اَنَّ تَحْتِيَ ابْنَتَهُ لَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ، اِذَا مَا اقْتَرَبَ الرَّجُلُ مِنِ امْرَاَتِهِ فَاَمْذَى، وَلَمْ يَمْلِكْ ذٰلِكَ وَلَمْ يَمَسَّهَا فَسَاَلَ الْمِقْدَادُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا مَا اَمْذَى اَحَدُكُمْ وَلَمْ يَمَسَّهَا فَلْيَغْسِلْ ذَكَرَهُ وَاُنْثَيَيْهِ. وَكَانَ عُرْوَةُ يَقُولُ: لِيَتَوَضَّاْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُصَلِّيَ كَوُضُوْئِهِ لِلصَّلَاةِ.

* * عروہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے مقداد سے کہا کہ تم نبی اکرم ﷺ سے سوال کرو کیونکہ اگر نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی میری اہلیہ نہ ہوتیں تو میں اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے خود دریافت کر لیتا' وہ یہ کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کے قریب ہو اور اُس کی مذی خارج ہو جائے اور وہ اُس پر قابو نہ پا سکتا ہو' حالانکہ اُس شخص نے اپنی بیوی کے ساتھ وظیفۂ زوجیت بھی ادا نہیں کیا۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے یہ سوال کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی شخص کی مذی خارج ہو اور اُس نے عورت کے ساتھ صحبت نہ کی ہو تو اُس شخص کو اپنی شرمگاہ اور خصیے دھو لینے چاہئیں۔

عروہ یہ کہتے ہیں: جب وہ شخص نماز ادا کرے تو اُسے نماز کے وضو کی طرح وضو بھی کر لینا چاہیے۔

**603** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ مِثْلَهُ

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

**604** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاسْتَحْيَيْتُ اَنْ اَسْاَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَرْتُ رَجُلًا فَسَاَلَهُ فَقَالَ: فِيهِ الْوُضُوءُ. قَالَ الْاَعْمَشُ: فَحَدَّثَنَا اَبُو يَعْلَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: فَاسْتَحْيَيْتُ اَنْ اَسْاَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتِ ابْنَتُهُ تَحْتِيَ فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ فَسَاَلَهُ فَقَالَ: فِيهِ الْوُضُوءُ

* * حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک ایسا شخص تھا جس کی مذی بکثرت خارج ہوتی تھی' مجھے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے سوال کرتے ہوئے شرم آئی' تو میں نے ایک شخص کو ہدایت کی' اُس نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس میں وضو لازم ہوتا ہے۔

اعمش بیان کرتے ہیں: ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے اس حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے سوال کرتے ہوئے شرم آئی کیونکہ نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی میری اہلیہ تھیں' تو میں نے مقداد کو یہ ہدایت کی' اُس

نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس میں وضو لازم ہوتا ہے۔

**605** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ: اِنَّهُ لَيَخْرُجُ مِنْ اَحَدِنَا مِثْلُ الْجُمَانَةِ فَإِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَغْسِلْ ذَكَرَهُ وَلْيَتَوَضَّأْ

✱✱ زید بن اسلم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ہم میں سے کوئی شخص موتی کی طرح (قطرے) خارج کرتا ہے' جب کوئی شخص اس طرح کی صورتِ حال پائے تو وہ اپنی شرمگاہ کو دھو کر وضو کر لے۔

**606** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عُمَرَ، فِي الْمَذْيِ يَغْسِلُ ذَكَرَهُ، وَيَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ

✱✱ زید بن اسلم اپنے والد کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' جو مذی کے بارے میں ہے: ایسا شخص اپنی شرمگاہ کو دھولے گا اور نماز کے وضو کی طرح وضو کر لے گا۔

**607** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ، اَنَّ عُثْمَانَ، سُئِلَ عَنِ الْمَذْيِ، فَقَالَ: ذَاكُمُ الْقَطْرُ مِنْهُ الْوُضُوْءُ

✱✱ خرشہ بن حر بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مذی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ قطرے ہوتے ہیں اس سے وضو لازم ہوتا ہے۔

**608** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، يَقُوْلُ فِي الْمَذْيِ: يَغْسِلُ حَشَفَتَهُ

✱✱ سعید بن جبیر مذی کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: آدمی اپنی شرمگاہ کو دھولے گا۔

**609** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ، مَوْلٰى بَنِيْ اَسَدٍ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: بَيْنَا اَنَا عَلٰى رَاحِلَتِيْ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ اَخَذَتْ مِنِّي شَهْوَةٌ، فَخَرَجَ مِنْ ذَكَرِي شَيْءٌ حَتّٰى مَلَا حَاذِي وَمَا حَوْلَهُ فَقَالَ: اغْسِلْ ذَكَرَكَ، وَمَا اَصَابَكَ، ثُمَّ تَوَضَّاْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلَاةِ

✱✱ ابوحمزہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ ایک مرتبہ میں سونے اور جاگنے کے درمیان کی کیفیت میں تھا کہ اسی دوران مجھ پر شہوت طاری ہوئی اور میری شرمگاہ سے کوئی چیز نکلی یہاں تک کہ اُس نے میری شرمگاہ اور اُس کے آس پاس کی جگہ کو بھر دیا۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اپنی شرمگاہ کو دھولو اور جہاں کہیں وہ لگا ہے اُسے دھولو اور پھر نماز کے وضو کی طرح وضو کرلو۔

**610** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ فِي الْمَذْيِ وَالْوَدْيِ وَالْمَنِيِّ: مِنَ الْمَنِيِّ الْغُسْلُ، وَمِنَ الْمَذْيِ، وَالْوَدْيِ الْوُضُوْءُ يَغْسِلُ حَشَفَتَهُ وَيَتَوَضَّأُ

** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مذی ودی اور منی کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: منی سے غسل لازم ہتا ہے جبکہ مذی اور ودی سے وضو لازم ہوتا ہے آدمی اپنی شرمگاہ کو دھو کر وضو کرے گا۔

611 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ عِكْرِمَةَ قَالَ: هِيَ ثَلَاثَةٌ الْمَذْيُ، وَالْوَدْيُ، وَالْمَنِيُّ، فَأَمَّا الْمَذْيُ: فَهُوَ الَّذِي يَكُونُ مَعَ الْبَوْلِ وَبَعْدَهُ فِيهِ غَسْلُ الْفَرْجِ وَالْوُضُوءُ أَيْضًا، وَأَمَّا الْمَنِيُّ: فَهُوَ الْمَاءُ الدَّافِقُ الَّذِي يَكُونُ فِيهِ الشَّهْوَةُ، وَمِنْهُ يَكُونُ الْوَلَدُ فَفِيهِ الْغُسْلُ.

** عکرمہ فرماتے ہیں: یہ تین چیزیں ہوتی ہیں: مذی ودی اور منی جہاں تک مذی کا تعلق ہے تو یہ وہ چیز ہے جو پیشاب کے ساتھ یا اُس کے بعد خارج ہوتی ہے اس میں شرمگاہ کو دھونا لازم ہوتا ہے اور بعد میں وضو کیا جائے گا' جہاں تک منی کا تعلق ہے تو یہ ایک ایسا پانی ہے جو اُچھل کر باہر آتا ہے جس میں شہوت موجود ہوتی ہے اور اسی کے نتیجہ میں بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس میں غسل لازم ہوگا۔

612 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ

** یہی روایت قتادہ کے حوالے سے منقول ہے۔

613 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: إِنِّي لَأَجِدُ الْمَذْيَ عَلَى فَخِذِي يَنْحَدِرُ وَأَنَا أُصَلِّي فَمَا أُبَالِي ذَلِكَ

قَالَ: وَقَالَ سَعِيدٌ: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، إِنِّي لَأَجِدُ الْمَذْيَ عَلَى فَخِذِي يَنْحَدِرُ وَأَنَا عَلَى الْمِنْبَرِ مَا أُبَالِي ذَلِكَ

** سعید بن مسیب فرماتے ہیں: بعض اوقات مجھے مذی اپنے زانو پر پھسلتی ہوئی محسوس ہوتی ہے اور میں اُس وقت نماز ادا کر رہا ہوتا ہوں لیکن میں اس کی پروانہیں کرتا۔

راوی بیان کرتے ہیں: سعید نے یہ بات بھی بیان کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بعض اوقات مجھے اپنے زانو پر مذی پھسلتی ہوئی محسوس ہوتی ہے' میں اُس وقت منبر پر موجود ہوتا ہوں لیکن میں اس کی پروانہیں کرتا۔

614 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَوْ سَالَ عَلَى فَخِذِي مَا انْصَرَفْتُ - يَعْنِي الْمَذْيَ -

** سعید بن مسیب فرماتے ہیں: اگر وہ میرے زانو پر پھسل جائے تو بھی میں نماز ختم نہیں کروں گا' اُن کی مراد مذی تھی۔

615 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ يَقُولُ: قَالَ عُمَرُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: إِنَّهُ لَيَنْحَدِرُ شَيْءٌ مِثْلُ الْجُمَانِ، أَوْ مِثْلُ الْخَرَزَةِ فَمَا أُبَالِيهِ

** عبدالرحمٰن اعرج بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر یہ بات بیان کی کہ بعض اوقات موتی کے قطرے کی طرح کوئی چیز پھسلتی ہے (یہاں پر ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) لیکن میں اس کی پروانہیں کرتا۔

# بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْعَصَائِبِ وَالْجُرُوحِ

## باب: پٹی اور زخموں پر مسح کرنا

**616** - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ بِشْرٍ بِمَكَّةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ، قَالَ: قَرَاْنَا عَلَى عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قُرْحَةٌ فِي ذِرَاعِي قَالَ: لَا نُعْرِبُهَا وَاَمِسَّهَا الْمَاءَ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ حَوْلَ الْجُرْحِ دَمٌ وَقَيْحٌ وَلٰكِنْ قَدْ لَصِقَ عَلَى شَفَةِ الْجُرْحِ قَالَ: فَاتْبَعْهُ بِصُوفَةٍ، اَوْ كُرْسُفَةٍ فِيهَا مَاءٌ فَاغْسِلْهُ، قُلْتُ: فَلَا رُخْصَةَ لِي اَنْ لَا اَمَسَّهُ وَلَا اُنَقِّيَهُ؟ قَالَ: لَا تُصَلِّ وَبِكَ دَمٌ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میری کلائی پر زخم ہے' اُنہوں نے فرمایا: ہم اُسے معاف نہیں کریں گے' تم اُس پر پانی لگاؤ' میں نے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر اُس زخم کے اردگرد خون اور پیپ موجود ہو اور وہ زخم کے سوراخ پر چپکی ہوئی ہو۔ تو اُنہوں نے فرمایا: تم اُس پر روئی یا کوئی کپڑا لگاؤ جس پر پانی لگا ہوا ہو اور اُسے دھو لو۔ میں نے کہا: کیا اس بارے میں میرے لیے کوئی رخصت نہیں ہے کہ میں اس پر پانی نہ لگاؤں یا اسے صاف نہ کروں۔ تو اُنہوں نے فرمایا: تم ایسی حالت میں نماز ادا نہ کرو کہ تم پر خون لگا ہوا ہو۔

**617** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قُرْحَةٌ فِي ذِرَاعِي، اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ الْجُرْحُ فَاتِحًا فَاهُ قَالَ: فَلَا تُدْخِلْ يَدَكَ فِيهِ وَاَمْسِسِ الْمَاءَ مَا حَوْلَهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میری کلائی میں زخم موجود ہے' اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر اُس زخم کا منہ کھلا ہوا ہو۔ اُنہوں نے فرمایا: تم اپنا ہاتھ اُس میں داخل نہ کرو' اُس کے اردگرد کی جگہ پر پانی لگا لو۔

**618** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ مَكْسُورُ الْيَدِ مَعْصُوبٌ عَلَيْهَا قَالَ: يَمْسَحُ الْعِصَابَةَ وَحْدَهُ وَحَسْبُهُ قَالَ: فَلَا بُدَّ اَنْ يَمَسَّ الْعِصَابَ، اِنَّمَا عِصَابُ يَدِهِ بِمَنْزِلَةِ يَدِهِ، يَمْسَحُ عَلَى الْعِصَابِ مَسْحًا، فَاِنْ اَخْطَاَ مِنْهُ شَيْئًا فَلَا بَاْسَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص ہے جس کا ہاتھ ٹوٹا ہوا ہے اور اُس پر پٹی بندھی ہوئی ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: وہ شخص صرف پٹی پر مسح کرے گا یہ اُس کے لیے کافی ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی فرمایا: یہ بات ضروری ہے کہ وہ پٹی کو چھوئے کیونکہ اُس کے ہاتھ کی پٹی اُس کے ہاتھ کی مانند ہے' وہ پٹی پر مسح کرے گا اور اگر اُس پٹی میں سے کوئی چیز رہ جائے (جس پر مسح نہ ہو سکے) تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**619** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى دُمَّلٍ فِي ذِرَاعِ رَجُلٍ عِصَابٌ، اَوْ قُرْحَةٍ يَسِيرَةٍ، اَيَمْسَحُ عَلَى الْعِصَابِ اَوْ يَنْزِعُهُ؟ قَالَ: اِذَا كَانَتْ يَسِيرَةً فَاُحِبُّ اَنْ يَنْزِعَ الْعَصَائِبَ

✸ ✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کسی شخص کی کلائی پر موجود پھوڑے پھنسیوں پر پٹی بندھی ہوئی ہو' یا معمولی سا زخم ہو تو کیا وہ اپنی پٹی پر مسح کرے گا' یا اُسے اتار دے گا۔ اُنہوں نے فرمایا: اگر وہ تھوڑا سا ہے تو مجھے یہ بات پسند ہے کہ وہ پٹی کو اُتار دے۔

**620** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي كَسْرِ الْيَدِ وَالرِّجْلِ وَكُلِّ شَيْءٍ شَدِيدٍ، إِذَا كَانَ مَعْصُوبًا فَاللَّهُ أَعْذَرَ بِالْعُذْرِ فَلْيَمْسَحِ الْعَصَائِبَ

✸ ✸ ابن جریج' عطاء کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ جس شخص کا ہاتھ یا پاؤں ٹوٹا ہوا ہو' یا کوئی بھی ایسی چیز جو انتہائی شدید ہو اور اُس پر پٹی بندھی ہوئی ہو' تو اللہ تعالیٰ عذر کو قبول کرنے والا ہے' ایسے شخص کو پٹی پر مسح کرنا چاہیے۔

**621** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَعَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءً: أَمْسَحُ عَلَى الْجَبَائِرِ؟ قَالَ: نَعَمْ

✸ ✸ مالک بن مغول بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں پٹی پر مسح کرلوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

**622** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَشْعَثِ قَالَ: سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْجَبَائِرِ فَقَالَ: امْسَحْ عَلَيْهَا مَسْحًا، فَاللَّهُ أَعْذَرَ بِالْعُذْرِ

✸ ✸ اشعث بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے پٹی پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: تم اُس پر مسح کرلو' اللہ تعالیٰ عذر کو قبول کرنے والا ہے (یا معاف کرنے والا ہے)۔

**623** - آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: انْكَسَرَ أَحَدُ زَنْدَيَّ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَمْسَحَ عَلَى الْجَبَائِرِ

✸ ✸ امام زید رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام زین العابدین رضی اللہ عنہ) اپنے دادا (امام حسین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میری ایک ہڈی ٹوٹ گئی' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں پٹی پر مسح کرلوں۔

**624** - اقوالِ تابعین: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، ضَرَبْتُ بَعِيرًا لِي فَشَجَجْتُ نَفْسِي، فَسَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ: اغْسِلْ مَا حَوْلَهُ وَلَا تَقْرَبْهُ الْمَاءَ

✸ ✸ سلمہ بن کہیل بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے اونٹ کو مارا تو خود کو زخمی کرلیا' میں نے سعید بن جبیر سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: تم اُس زخم کے آس پاس کی جگہ کو دھولو لیکن اُس زخم پر پانی نہ لگانا۔

**625** - آثارِ صحابہ: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ قَالَ: إِذَا كَانَ الْجُرْحُ مَعْصُوبًا فَامْسَحْ حَوْلَ الْعِصَابَةِ عَنْ رَجُلٍ، مِنْ أَهْلِ الْجَزِيرَةِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: جب زخم پر پٹی لگی ہوئی ہو تو پٹی کے اردگرد کی جگہ پر مسح کرلو۔

626 - آثارِ صحابہ: عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَهْلِ الْجَزِيرَةِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

627 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنِ اشْتَكَيْتُ اُذُنِي فَاشْتَدَّ عَلَيَّ اَنْ اَغْسِلَهَا قَالَ: لَا تُنَقِّهَا وَاَمِسَّهَا الْمَاءَ فَقَطْ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میرے کان میں تکلیف ہو اور اُسے دھونا میرے لیے دشواری کا باعث ہو۔ تو اُنہوں نے فرمایا: تم اُسے اچھی طرح صاف نہ کرو' تم صرف اُسے پانی لگادو۔

628 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى اَبِي الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيِّ وَهُوَ وَجِعٌ فَوَضَّؤُوهُ، فَلَمَّا بَقِيَتْ اِحْدَى رِجْلَيْهِ قَالَ: امْسَحُوا عَلَى هَذِهِ فَاِنَّهَا مَرِيضَةٌ وَكَانَ بِهَا حُمْرَةٌ. وَالْحُمْرَةُ: الْوَرَمُ

❀❀ عاصم بن سلیمان بیان کرتے ہیں: ہم ابوالعالیہ ریاحی کے پاس گئے' اُنہیں تکلیف لاحق تھی' لوگوں نے اُنہیں وضو کروایا' جب اُن کا ایک پاؤں باقی رہ گیا تو اُنہوں نے فرمایا: اس پر مسح کردو کیونکہ یہ بیمار ہے۔ اُنہیں حمرہ کی شکایت تھی۔ (راوی کہتے ہیں:) حمرہ سے مراد ورم ہے۔

## بَابُ الدُّودِ يَخْرُجُ مِنَ الْاِنْسَانِ

## باب: انسان کے جسم سے نکلنے والے کیڑے کا حکم

629 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي الدُّودِ يَخْرُجُ مِنَ الْاِنْسَانِ مِثْلَ حَبِّ الْقَرْعِ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ مِنْهُ وُضُوءٌ

❀❀ معمر نے قتادہ سے یہ بات نقل کی ہے کہ انسان کے جسم سے جو کیڑا نکلتا ہے جو کدو کے دانے کی مانند ہوتا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اس کے نکلنے کی وجہ سے آدمی پر وضو لازم نہیں ہوگا۔

630 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي الدُّودِ يَخْرُجُ مِنَ الْاِنْسَانِ قَالَ: لَيْسَ فِيهِ وُضُوءٌ

❀❀ ابراہیم نخعی اُس کیڑے کے بارے میں فرماتے ہیں: جو انسان کے جسم سے نکلتا ہے کہ اس میں وضو لازم نہیں ہوگا۔

631 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الدُّودِ يَخْرُجُ مِنَ

الْإِنْسَانِ يُتَوَضَّأُ مِنْهُ .

❋ ❋ عطاء انسان کے جسم سے نکلنے والے کیڑے کے بارے میں فرماتے ہیں: اس کی وجہ سے وضو کیا جائے گا۔

**632** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَهُ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَبِهِ نَاْخُذُ

❋ ❋ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عطاء سے منقول ہے۔ امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

## بَابُ مَنْ قَالَ لَا يُتَوَضَّأُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

## باب: جو حضرات اس بات کے قائل ہیں کہ آگ پر پکی ہوئی چیز (کھانے کے بعد) وضو نہیں کیا جائے گا

**633** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبِي، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دُعِيَ اِلَى الطَّعَامِ فَاَكَلَ كَتِفًا، ثُمَّ جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ اِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

❋ ❋ امام محمد باقر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی گئی' آپ نے شانے کا گوشت کھایا' پھر مؤذن آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ نماز کے لیے تشریف لے گئے اور آپ نے ازسرِنو وضو نہیں کیا۔

**634** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ رَاَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، احْتَزَّ مِنْ كَتِفٍ فَاَكَلَ فَاَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَاَلْقَى السِّكِّينَ، ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

❋ ❋ حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے شانے کا گوشت کھایا اور پھر مؤذن آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے چھری کو رکھ دیا اور نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور آپ نے ازسرِنو وضو نہیں کیا۔

**635** - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّهُ

---

635 -صحيح البخاري، كتاب الوضوء ، باب من لم يتوضا من لحم الشاة والسويق، حديث:203، صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب نسخ الوضوء مما مست النار، حديث:557، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء ، جماع ابواب الافعال اللواتي لا توجب الوضوء، باب اسقاط ايجاب الوضوء من اكل ما مسته النار او غيرته، حديث:38، مستخرج ابي عوانة، مبتدا كتاب الطهارة، بيان ايجاب الوضوء مما مست النار، حديث:578، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب نواقض الوضوء، ذكر خبر قد يوهم غير المتبحر في صناعة العلم ان الوضوء ، حديث:1135، موطا مالك، كتاب الطهارة، باب ترك الوضوء مما مسته النار، حديث:47، سنن ابي داؤد، كتاب الطهارة، باب في ترك (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: تَوَضَّأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ احْتَزَّ كَتِفًا فَأَكَلَ، ثُمَّ مَضَى اِلَى الصَّلَاةِ، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

✱✱ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا' پھر آپ نے (جانور کے) شانے کا گوشت کھایا' پھر آپ نماز کے لیے تشریف لے گئے اور آپ نے از سرِ نو وضو نہیں کیا۔

**636** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، مِنَ الْاَنْصَارِ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَكَلَ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ، ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

✱✱ زہری نے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے بکری کے شانے کا گوشت کھایا' پھر آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے آپ نے از سرِ نو وضو نہیں کیا۔

**637** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ اَبِي الْخُوَارِ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَاْكُلُ عَرْقًا، اَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ، فَوَضَعَهُ، وَقَامَ اِلَى الصَّلَاةِ، وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً

✱✱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہڈی (پر لگا ہوا گوشت) کھایا' پھر مؤذن آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اُسے رکھ دیا اور آپ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور آپ نے پانی استعمال نہیں کیا (یعنی از سرِ نو وضو نہیں کیا)۔

**638** - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، اَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا قَرَّبَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جَنْبًا مَشْوِيًّا، فَاَكَلَ مِنْهُ، ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

✱✱ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: سیّدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں' اُنہوں نے عطاء کو یہ بتایا کہ ایک مرتبہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھنے ہوئے پہلو (کا گوشت) پیش کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے کھایا' پھر آپ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور آپ نے از سرِ نو وضو نہیں کیا۔

---

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ سے) الوضوء مما مست النار، حديث:161، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب الرخصة في ذلك، حديث:485، السنن الصغرى، سؤر الهرة، صفة الوضوء، باب ترك الوضوء مما غيرت النار، حديث:184، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الطهارات، من كان لا يتوضا مما مست النار، حديث:516، السنن الكبرى للنسائي، كتاب المزارعة، الشقاق بين الزوجين، حديث:4556، مسند احمد بن حنبل، مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب، حديث:1933، مسند ابي يعلى الموصلي، اول مسند ابن عباس، حديث:2670، المعجم الاوسط للطبراني، باب الالف، من اسمه احمد، حديث:1186

639 حدیث نبوی: اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَا: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: قُرِّبَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزٌ وَلَحْمٌ، ثُمَّ دَعَا بِوَضُوْءٍ، فَتَوَضَّاَ، ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ طَعَامِهِ فَاَكَلَ، ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ قَالَ: ثُمَّ دَخَلْتُ مَعَ اَبِىْ بَكْرٍ فَقَالَ: هَلْ مِنْ شَىْءٍ؟ فَوَاللّٰهِ مَا وَجَدَهُ، فَقَالَ: اَيْنَ شَاتُكُمْ؟ فَاُتِيَ بِهَا فَاعْتَقَلَهَا، ثُمَّ حَلَبَ لَنَا فَصَنَعَ لَنَا حَيْسًا، فَاَكَلْنَا، ثُمَّ قُمْنَا اِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ، ثُمَّ دَخَلْتُ مَعَ عُمَرَ فَوُضِعَتْ هَاهُنَا جَفْنَةٌ فِيْهَا خُبْزٌ وَلَحْمٌ، وَهَاهُنَا جَفْنَةٌ فِيْهَا خُبْزٌ وَلَحْمٌ، فَاَكَلَ عُمَرُ، ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ.

✽✽ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روٹی اور گوشت پیش کیا گیا' پھر آپ نے وضو کا پانی منگوایا اور وضو کیا' اور ظہر کی نماز ادا کی' پھر آپ نے بچا ہوا کھانا منگوایا اور اُسے کھالیا' پھر آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور آپ نے ازسرِنو وضو نہیں کیا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ (اُن کے گھر میں) داخل ہوا تو اُنہوں نے دریافت کیا: کیا کچھ کھانے کے لیے ہے؟ اللہ کی قسم! اُنہیں کچھ بھی کھانے کے لیے نہیں ملا' تو اُنہوں نے دریافت کیا: تمہاری بکری کہاں ہے؟ وہ بکری لائی گئی تو اُنہوں نے اُسے باندھا اور ہمارے لیے اُس کا دودھ دوھ کر ہمارے لیے حیس تیار کیا' وہ ہم نے کھالیا' پھر ہم نماز کے لیے اُٹھے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ازسرِنو وضو نہیں کیا۔ پھر اُس کے بعد میں ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ (اُن کے گھر میں) داخل ہوا تو وہاں ایک بڑا تھال رکھا گیا جس میں روٹی اور گوشت موجود تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے کھایا' پھر وہ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے ازسرِنو وضو نہیں کیا۔

640 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ مِثْلَهُ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

641 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، اَنَّ عَلِيًّا كَانَ لَا يَتَوَضَّاُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

✽✽ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ آگ پر پکی ہوئی چیز (کو کھانے کے بعد) ازسرِنو وضو نہیں کرتے تھے۔

642 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ، اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَاَبَا هُرَيْرَةَ، وَرَاَى اَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّاُ، ثُمَّ قَالَ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اَتَدْرِيْ مِمَّا ذَا اَتَوَضَّاُ؟ قَالَ: لَا قَالَ: تَوَضَّاْتُ مِنْ اَثْوَارِ اَقِطٍ اَكَلْتُهَا، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا اُبَالِيْ مِمَّا تَوَضَّاْتَ، اَشْهَدُ لَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَكَلَ كَتِفَ لَحْمٍ، ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ وَمَا تَوَضَّاَ قَالَ: وَسُلَيْمَانُ حَاضِرٌ ذٰلِكَ مِنْهُمَا

✽✽ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان اس بارے

میں بحث ہوگئی' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ خیال تھا (کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد) وضو لازم ہوتا ہے' اُنہوں نے فرمایا: اے ابن عباس! کیا تم یہ جانتے ہو کہ کن صورتوں میں مجھے وضو کرنا لازم ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں تو پنیر کے ٹکڑے بھی کھالوں تو اُس کے بعد از سرِ نو وضو کروں گا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں اس بات کی پروا نہیں کرتا کہ میں اس قسم کی صورتِ حال میں وضو کرتا ہوں (یا نہیں کرتا) میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شانے کا گوشت کھایا' پھر آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور آپ نے از سرِ نو وضو نہیں کیا۔

اُس وقت سلیمان بن یسار نامی راوی ان دونوں صاحبان کے ساتھ موجود تھے۔

**643** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، اَكَلَ طَعَامًا قَدْ مَسَّتْهُ النَّارُ، ثُمَّ مَضَى اِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ قَالَ: وَلَا اَعْلَمُ اِلَّا قَالَ: ثُمَّ قَالَ عُثْمَانُ: تَوَضَّاْتُ كَمَا تَوَضَّاَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَكَلْتُ كَمَا اَكَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَلَّيْتُ كَمَا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

* * سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایک ایسا کھانا کھایا جو آگ پر پکا ہوا تھا' پھر وہ نماز کے لیے تشریف لے گئے اور اُنہوں نے از سرِ نو وضو نہیں کیا۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے یہی بات بیان کی تھی کہ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: میں نے اُسی طرح وضو کیا جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور میں نے اُسی طرح کھانا کھایا جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھایا اور پھر میں نے اُسی طرح (از سرِ نو وضو کیے بغیر) نماز ادا کرلی جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی تھی۔

**644** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي عَوْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ: قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: الْوُضُوءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ، فَقَالَ مَرْوَانُ: وَكَيْفَ يُسْاَلُ اَحَدٌ وَفِينَا اَزْوَاجُ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمَّهَاتُنَا قَالَ: فَاَرْسَلَنِي اِلَى اُمِّ سَلَمَةَ فَسَاَلْتُهَا فَقَالَتْ: اَتَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ تَوَضَّاَ فَنَاوَلْتُهُ عَرْقًا اَوْ كَتِفًا فَاَكَلَ، ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ

* * عبداللہ بن شداد بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل تھے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز (کو کھانے کے بعد) وضو لازم ہوتا ہے' تو مروان نے کہا: کسی اور شخص سے اس بارے میں کیسے سوال کیا جا سکتا ہے جبکہ ہمارے درمیان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج موجود ہیں جو ہماری مائیں ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو مروان نے مجھے سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا' میں نے اُن سے سوال کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے' آپ وضو کر چکے تھے' میں نے آپ کی خدمت میں ایک ہڈی (والا گوشت) یا شانے کا گوشت پیش کیا تو آپ نے اُسے کھایا' پھر آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور آپ نے از سرِ نو وضو نہیں کیا۔

**645** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِلَى الصَّلَاةِ فَرَاٰى بَعْضَ صِبْيَانِهٖ مَعَهُ عَرْقٌ، فَاَخَذَهُ فَانْتَهَشَ مِنْهُ، ثُمَّ مَضٰى فَصَلّٰى

✻✻ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نماز کے لیے تشریف لے جانے لگے تو آپ نے کسی بچے کے ہاتھ میں (گوشت والی) ہڈی دیکھی' آپ نے اُسے لیا اور اُس میں سے دانتوں کے ذریعہ نوچ کر کھایا اور پھر تشریف لے گئے اور نماز ادا کر لی۔

**646** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ يُحَدِّثُ، عَنْ خَالِهٖ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَبِيْتُ لَهٗ فِيْ بَيْتِ خَالَتِهٖ مَيْمُوْنَةَ فَيَحَدِّثُ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ: اَخْبِرْنِيْ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا اُخْبِرُكَ اِلَّا مَا رَاَيْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ هُوَ وَاَصْحَابُهٗ فِيْ بَيْتِهٖ، فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ اِلَى الصَّلَاةِ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْبَابِ لُقِيَ بِصَحْفَةٍ فِيْهَا خُبْزٌ وَلَحْمٌ فَرَجَعَ بِاَصْحَابِهٖ فَاَكَلَ وَاَكَلُوْا، ثُمَّ رَجَعَ اِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ

✻✻ محمد بن اسحاق اپنے ماموں کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جمعہ کے دن اپنی خالہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات بسر کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ وہ بات چیت کر رہے تھے تو کسی شخص نے اُن سے کہا: آپ مجھے بتائیے کہ جو چیز آگ پر پکی ہوئی ہے اُسے کھانے سے وضو لازم ہوتا ہے؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں تمہیں صرف وہی بات بتاؤں گا جو میں نے نبی اکرم ﷺ کو کرتے ہوئے دیکھا ہے' نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب آپ کے گھر میں موجود تھے' اسی دوران مؤذن آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نماز کے لیے تشریف لے جانے کے لیے کھڑے ہوئے' جب آپ دروازے پر پہنچے تو آپ کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا جس میں روٹی اور گوشت موجود تھا' آپ اپنے اصحاب کے ساتھ واپس تشریف لائے' آپ نے اُسے کھایا' اُن حضرات نے بھی اُسے کھایا' پھر نبی اکرم ﷺ نماز کے لیے تشریف لے گئے اور آپ نے از سرِ نو وضو نہیں کیا۔

**647** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: اَكَلَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، كَتِفَ لَحْمٍ اَوْ ذِرَاعًا، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى لَنَا وَلَمْ يَتَوَضَّاْ، قَالَ عَطَاءٌ: وَحَسِبْتُ اَنَّ جَابِرًا قَالَ وَلَمْ يُمَضْمِضْ وَلَمْ يَغْسِلْ يَدَهٗ قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ: مَسَحَ يَدَهٗ

✻✻ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شانے یا شاید کلائی کا گوشت کھایا اور پھر کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے ہمیں نماز پڑھائی اور از سرِ نو وضو نہیں کیا۔

عطاء کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا تھا کہ اُنہوں نے کُلّی بھی نہیں کی اور اپنا ہاتھ بھی نہیں دھویا' میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے یہ کہا تھا کہ اُنہوں نے اپنا ہاتھ پونچھ لیا تھا۔

**648** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: اَكَلَ اَبُوْ بَكْرٍ خُبْزًا وَلَحْمًا، ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ

✱✱ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے گوشت کھایا' پھر وہ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے ازسرِنو وضو نہیں کیا۔

**649** - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اَكَلْنَا مَعَ اَبِي بَكْرٍ خُبْزًا وَلَحْمًا، ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ، قَالَ مَعْمَرٌ: - قَدْ اَحْسَبُهُ قَالَ: اِلَّا اَنَّهُ مَضْمَضَ -

✱✱ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ روٹی اور گوشت کھایا' پھر وہ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے ازسرِنو وضو نہیں کیا۔

معمر نامی راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اُنہوں نے کُلّی کی تھی۔

**650** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: اَتَيْنَا بِجَفْنَةٍ وَّنَحْنُ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَاَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ فِي الطَّرِيقِ فَاَكَلَ مِنْهَا وَاَكَلْنَا مَعَهُ، وَجَعَلَ يَدْعُو مَنْ مَرَّ بِهِ، ثُمَّ مَضَيْنَا اِلَى الصَّلَاةِ فَمَا زَادَ عَلَى اَنْ غَسَلَ اَطْرَافَ اَصَابِعِهِ وَمَضْمَضَ فَاهُ، ثُمَّ صَلَّى

✱✱ علقمہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم ایک تھال کے پاس آئے' ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے' اُنہوں نے تھال کے بارے میں حکم دیا تو اُسے راستے میں رکھ دیا گیا' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی اُس میں سے کھایا اور اُن کے ساتھ ہم نے بھی کھایا اور جو شخص وہاں سے گزر رہا تھا وہ اُسے بھی دعوت دے رہے تھے' پھر ہم نماز کے لیے چلے گئے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے صرف اتنا کیا کہ اپنی انگلیوں کے کنارے دھوئے اور کُلّی کی اور نماز ادا کر لی۔

**651** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرٍ، اَنَّهُ كَانَ اَكَلَ عُمَرُ مِنْ جَفْنَةٍ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ

✱✱ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک پیالہ میں سے کھایا' پھر وہ اُٹھے اور نماز ادا کی اور ازسرِنو وضو نہیں کیا۔

**652** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: اُتِينَا بِقَصْعَةٍ مِنْ بَيْتِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِيهَا خُبْزٌ وَلَحْمٌ فَاَكَلْنَا، وَمَعَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَمَضْمَضَ، وَغَسَلَ اَصَابِعَهُ عِنْدَ الْمَغْرِبِ

✱✱ علقمہ بیان کرتے ہیں: ہمارے پاس حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر میں ایک پیالہ لایا گیا' جس میں روٹی اور گوشت موجود تھا' ہم نے اُس میں سے کھایا' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی ہمارے ساتھ (کھانا کھایا) پھر اُنہوں نے مغرب کے وقت کُلّی کی اور اپنی انگلیوں کو دھولیا (اور نماز ادا کی)۔

**653** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: اِنَّمَا النَّارُ بَرَكَةُ اللّٰهِ، وَمَا تُحِلُّ مِنْ شَيْءٍ وَّلَا تُحَرِّمُهُ وَلَا وُضُوْءَ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ، وَلَا وُضُوْءَ مِمَّا دَخَلَ، اِنَّمَا الْوُضُوْءُ

مِمَّا خَرَجَ مِنَ الْاِنْسَانِ، وَاَمَّا قَوْلُهُ: لَا تُحِلُّ مِنْ شَیْءٍ لِقَوْلِهِمْ: اِذَا مَسَّتِ النَّارُ الطِّلَاءَ حَلَّ، وَقَوْلُهُ: لَا تُحَرِّمُهُ لِقَوْلِهِمْ: الْوُضُوْءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

قَالَ عَطَاءٌ: وَسَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ لِاِنْسَانٍ يَسْاَلُهُ، عَنْ ذٰلِكَ: فَاِنْ كُنْتَ مُتَوَضِّئًا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ فَاِنَّ الْحَمِيمَ يَغْتَسِلُ بِهِ، وَكَانَ لَا يَرٰی بِالْغُسْلِ بِالْحَمِيمِ بَاْسًا وَيَتَوَضَّاُ بِهِ، وَاَنَّ الْاَدْهَانَ قَدْ مَسَّتْهَا النَّارُ فَلَا تَتَوَضَّاُ مِنْهَا

❋❋ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آگ اللہ تعالیٰ کی برکت ہے' یہ کسی بھی چیز کو حلال یا حرام نہیں کرتی ہے اور جو چیز آگ پر پکی ہوئی ہو (اُسے کھانے کی وجہ سے) وضو لازم نہیں ہوتا ہے اور وضو کسی ایسی چیز کی وجہ سے لازم نہیں ہوتا جو اندر جاتی ہے' وضو اُس چیز کی وجہ سے لازم ہوتا ہے جو انسان کے جسم میں سے باہر نکلتی ہے۔

جہاں تک حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ان الفاظ کا تعلق ہے کہ یہ کسی بھی چیز کو حلال نہیں کرتی ہے' اس سے مراد یہ تھی کہ بعض لوگوں اس بات کے قائل ہیں کہ جب طلاء کو آگ پر پکا لیا جائے تو وہ حلال ہو جاتا ہے۔ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ کہنا کہ یہ کسی بھی چیز کو حرام نہیں کرتی ہے' اس کی وجہ لوگوں کا یہ کہنا تھا کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو لازم ہوتا ہے۔

عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو سنا' وہ ایک شخص کو یہ کہہ رہے تھے جس نے اُن سے دریافت کیا تھا کہ اگر تم نے آگ پر پکی ہوئی چیز کی وجہ سے وضو کرنا ہی ہے تو پھر تو تم گرم پانی کی وجہ سے غسل کیا کرو' وہ شخص اس بات کا قائل تھا کہ گرم پانی کے ذریعہ وضو کرنے یا اُس کے ذریعہ غسل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر کوئی تیل آگ پر پکایا گیا ہو تو اُس کو لگانے کی وجہ سے وضو لازم نہیں ہوگا۔

**654** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ يَزِيْدَ، اَنَّهُ قَالَ: كُنَّا نَاْتِیْ ابْنَ عَبَّاسٍ اَحْيَانًا فَيُقَرِّبُ عَشَاءَهُ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ، فَيَتَعَشّٰی وَنَتَعَشّٰی، وَلَا يَزِيْدُ عَلٰی اَنْ يَغْسِلَ كَفَّيْهِ وَيُمَضْمِضَ، وَلَا يَتَوَضَّاُ، ثُمَّ يُصَلِّی

❋❋ عبداللہ بن ابویزید بیان کرتے ہیں: ہم بعض اوقات حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے تو وہ سورج غروب ہونے کے قریب رات کا کھانا آگے کر دیتے تھے' وہ رات کا کھانا کھاتے تھے تو ہم بھی ساتھ کھاتے تھے' اور وہ بعد میں صرف اپنے ہاتھ دھوتے تھے اور کلی کرتے تھے' از سرِ نو وضو نہیں کرتے تھے اور پھر نماز ادا کر لیتے تھے۔

**655** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ يَزِيْدَ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ فَقَالَ: اِنَّ النَّارَ لَمْ يَزِدْهُ اِلَّا طَيِّبًا

❋❋ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُن سے آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کی وجہ سے وضو کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: آگ صرف پاکیزگی میں اضافہ کرتی ہے۔

**656** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ زِيَادٍ، عَنْ مِقْسَمٍ، مَوْلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنَّا

مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي بَيْتِهٖ فَقَرَّبَ لَنَا طَعَامًا وَنُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ: إِذَا حَضَرَ هٰذَا فَابْدَءُ وْا بِهٖ فَأَكَلَ الْقَوْمُ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَلَا نَتَوَضَّأُ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَهٗ: قَالَ يُقَالُ: الْوُضُوْءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ قَالَ: مَا زَادَهُ النَّارُ إِلَّا طَيِّبًا، وَلَوْ لَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ لَمْ تَأْكُلْهُ قَالَ: ثُمَّ صَلَّى بِنَا عَلٰى طِنْفِسَةٍ - أَوْ عَلٰى بِسَاطٍ - قَدْ طَبَّقَ بَيْتَهٗ

✵✵ مقسم بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ اُن کے گھر میں موجود تھے اُنہوں نے ہمارے سامنے کھانا رکھا' اسی دوران نماز کے لیے اذان ہوگئی تو اُنہوں نے فرمایا: جب یہ سامنے آچکا ہو تو پہلے اسے نمٹالو۔ لوگوں نے کھانا کھالیا تو بعض حضرات نے یہ کہا: کیا ہم وضو نہ کرلیں! تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اُس شخص سے کہا: یہ بات کہی جاتی ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو لازم ہوتا ہے' حالانکہ آگ صرف پاکیزگی میں اضافہ کرتی ہے اور اگر یہ آگ پر پکا ہوا نہ ہوتا تو تم اسے کھا بھی نہیں سکتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر اُنہوں نے ایک چٹائی پر ہمیں نماز پڑھائی' جسے اُنہوں نے گھر میں بچھایا ہوا (یا پردے کے طور پر لٹکایا) ہوا تھا۔

**657** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَوْلَا التَّلَمُّظُ مَا بَالَيْتُ أَنْ لَا أُمَضْمِضَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر دانتوں میں پھنسے ہوئے ریشوں کا معاملہ نہ ہوتو میں اس بات کی پروا نہ کروں کہ میں کلی نہیں کرتا۔

**658** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: إِنَّمَا الْوُضُوْءُ مِمَّا خَرَجَ، وَالصَّوْمُ مِمَّا دَخَلَ، وَلَيْسَ مِمَّا خَرَجَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: باہر نکلنے والے چیز کی وجہ سے وضو لازم ہوتا ہے اور روزہ اندر داخل ہونے والی چیز کی وجہ سے (ٹوٹتا ہے)' باہر نکلنے والی چیز کی وجہ سے نہیں (ٹوٹتا ہے۔)

**659** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ التَّيْمِيُّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَتَعَشَّيْتُ مَعَ أَبِي طَلْحَةَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ وَعِنْدَهٗ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيهِمْ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَحَضَرَتِ الْمَغْرِبُ فَقُمْتُ أَتَوَضَّأُ فَقَالُوْا: مَا هٰذِهِ الْعِرَاقِيَّةُ الَّتِي أَحْدَثْتَهَا، مِنَ الطَّيِّبَاتِ تَتَوَضَّأُ؟ فَصَلَّوُا الْمَغْرِبَ جَمِيعًا وَلَمْ يَتَوَضَّئُوا

✵✵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ آیا' میں نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مغرب سے پہلے کھانا کھالیا' اُن کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب بھی موجود تھے' جن میں حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے مغرب کا وقت ہوا تو میں اُٹھ کر وضو کرنے لگا تو اُن حضرات نے فرمایا: یہ عراقی شخص کون سا نیا کام کرنے لگا ہے' کیا یہ پاکیزہ چیزیں کھانے کے بعد وضو کرنے لگا ہے! پھر اُن حضرات نے مغرب کی نماز ادا کی اور از سرِنو وضو نہیں کیا۔

**660** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: سَأَلْتُ عَبِيدَةَ عَمَّا مَسَّتِ

النَّارُ، فَاَمَرَ بِشَاةٍ فَذُبِحَتْ، ثُمَّ اَعْجَلَتْهُ حَاجَةٌ قَالَ: اَحْسَبُهُ دَعَاهُ الْاَمِيرُ فَدَعَا بِلَبَنٍ وَّسَمْنٍ وَّخُبْزٍ، فَاَكَلَ وَاَكَلْنَا مَعَهُ، ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ فَصَلّٰى وَمَا تَوَضَّاَ . قَالَ ابْنُ سِيرِينَ: فَظَنَنْتُ اِنَّمَا اَرَادَ اَنْ يُرِيَنِي ذٰلِكَ

✽ ✽ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میں نے عبیدہ سے آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد (وضوکرنے) کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے بکری کے بارے میں حکم دیا' اُسے ذبح کیا گیا' پھراُنہیں کوئی ضروری کام پیش آ گیا' میرا خیال ہے کہ گورنر نے اُنہیں بلالیا تھا' تو اُنہوں نے دودھ اور گھی اور روٹی منگوائی' اُنہوں نے کھانا کھایا' اُن کے ساتھ ہم نے بھی کھایا' پھر وہ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور نماز ادا کی اور ازسرِنو وضونہیں کیا۔

ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میرا اندازہ ہے کہ اِس کے ذریعہ وہ مجھے کر کے دکھانا چاہتے تھے (کہ اس صورتِ حال میں وضو لازم نہیں ہوتا)۔

**661** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شَقِيقٍ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ اَنَّهُ كَانَ يَاْكُلُ الثَّرِيدَ، ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّاُ

✽ ✽ شقیق بن سلمہ ثرید کھاتے تھے اور پھر نماز ادا کر لیتے تھے اور ازسرِنو وضونہیں کرتے تھے۔

**662** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِي غَالِبٍ قَالَ: كُنْتُ آكُلُ مَعَ اَبِي اُمَامَةَ الثَّرِيدَ وَاللَّحْمَ، فَيُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّاُ

✽ ✽ ابوغالب بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ثرید اور گوشت کھاتا تھا' پھر وہ نماز ادا کرتے تھے اور ازسرِنو وضونہیں کرتے تھے۔

**663** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اِنَّمَا الْوُضُوءُ مِمَّا خَرَجَ، قَالَ: وَلَيْسَ مِمَّا دَخَلَ، لِاَنَّهُ يَدْخُلُ وَهُوَ طَيِّبٌ لَا عَلَيْكَ مِنْهُ وَيَخْرُجُ وَهُوَ خَبِيثٌ عَلَيْكَ مِنْهُ الْوُضُوءُ وَالطُّهُورُ

✽ ✽ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: وضو اُس چیز پر لازم ہوتا ہے جو باہر نکلتی ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی فرمایا ہے: یہ اُس چیز پر لازم نہیں ہوتا جو اندر جاتی ہے' کیونکہ جو چیز اندر جاتی ہے وہ پاکیزہ ہوتی ہے' اُس کی وجہ سے تم پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی اور جو چیز باہر نکلتی ہے وہ خبیث ہوتی ہے' اُس کی وجہ سے تم پر وضو اور طہارت لازم ہوگی۔

**664** - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ رَبِيعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِي رَبَاحٍ يَقُولُ: اَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ، اَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ اَوْ ذِرَاعًا، ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ، فَقِيلَ لَهُ: نَاْتِيكَ بِوَضُوءٍ؟ فَقَالَ: اِنِّي لَمْ اُحْدِثْ

✽ ✽ عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بکری کے شانے کا گوشت یا کلائی کا گوشت کھایا' پھر وہ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے ازسرِنو وضونہیں کیا۔ اُن سے کہا گیا: ہم آپ کے لیے وضو کا پانی لے کر آئیں! تو اُنہوں نے فرمایا: میں بے وضونہیں ہوا تھا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيمَا مَسَّتِ النَّارُ مِنَ الشِّدَّةِ

## باب: آگ پر پکی ہوئی چیز کے بارے میں جو سختی منقول ہے

**665** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ الْاَخْنَسِ، اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ حَبِيبَةَ فَسَقَتْهُ سَوِيقًا، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَقَالَتْ لَهُ: تَوَضَّاْ يَا ابْنَ اَخِي؟ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تَوَضَّاْ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: بَلَغَنِي، اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَعَائِشَةَ كَانَا يَتَوَضَّآنِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

✽✽ ابوسفیان بن مغیرہ بیان کرتے ہیں: وہ سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اُنہوں نے اُن صاحب کو ستّو پلوائے' پھر وہ اُٹھ کر نماز ادا کرنے لگے تو سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا نے اُن سے کہا: اے میرے بھتیجے! تم وضو کرلو' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آگ پر پکی ہوئی چیز (کو کھانے کے بعد) وضو کرو۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے یہ بات بیان کی ہے کہ مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت زید بن ثابت اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم آگ پر پکی ہوئی چیز (کو کھانے کے بعد) از سر نو وضو کرتے تھے۔

**666** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْاَخْنَسِ، عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ.

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَبَلَغَنِي ذٰلِكَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، وَعَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✽✽ سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آگ پر پکی ہوئی چیز (کو کھانے کے بعد) وضو کرو۔

زہری بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند روایت مجھ تک پہنچی ہے۔

666 -سنن ابی داؤد، کتاب الطھارۃ، باب التشدید فی ذلک، حدیث:169، السنن الصغری، سؤر الھرۃ، صفۃ الوضوء، باب الوضوء مما غیرت النار، حدیث:180، مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الطھارات، من کان یری الوضوء مما غیرت النار، حدیث: 543، السنن الکبرٰی للنسائی، ذکر ما ینقض الوضوء وما لا ینقضہ، الامر بالوضوء مما مست النار، حدیث:181، شرح معانی الآثار للطحاوی، باب اکل ما غیرت النار , ھل یوجب الوضوء ام لا، حدیث:235، مسند احمد بن حنبل، مسند الانصار، مسند النساء، حدیث ام حبیبۃ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنھا، حدیث:26213، مسند ابی یعلی الموصلی، حدیث ام حبیبۃ بنت ابی سفیان ام المؤمنین، حدیث:6985، المعجم الکبیر للطبرانی، باب الیاء ، ما اسندت ام حبیبۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ابو سفیان بن سعید بن المغیرۃ بن الاخنس ، حدیث:19361

**667** - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ قَالَ: مَرَرْتُ بِاَبِي هُرَيْرَةَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ، فَقَالَ: اَتَدْرِي مِمَّا اَتَوَضَّأُ مِنْ اَثْوَارِ اَقِطٍ اَكَلْتُهَا، اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

** ابراہیم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا' وہ وضو کر رہے تھے' اُنہوں نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو! میں نے پنیر کے کچھ ٹکڑے کھائے تھے اُن کی وجہ سے میں وضو کر رہا ہوں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد ازسرِنو وضو کیا کرو۔

**668** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، اَنَّ اِبْرَاهِيمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ، وَجَدَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ عَلٰى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: اِنَّمَا اَتَوَضَّأُ مِنْ اَثْوَارِ اَقِطٍ اَكَلْتُهَا، لِاَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَوَضَّأُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

** ابراہیم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ اُنہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مسجد کی چھت پر وضو کرتے ہوئے پایا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے پنیر کے کچھ ٹکڑے کھا لیے تھے جس کی وجہ سے میں وضو کر رہا ہوں' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کی وجہ سے وضو کرلو۔

**669** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ: مَا اُبَالِي اَغَمَسْتُ يَدَيَّ فِي فَرْثٍ وَدَمٍ اَوْ اَكَلْتُ طَعَامًا قَدْ مَسَّتْهُ النَّارُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ وَلَمْ اَتَوَضَّأْ، قَالَ: وَبِهٖ كَانَ الْحَسَنُ يَاْخُذُ

** حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس بات کی کوئی پروا نہیں کرتا کہ میں اپنا ہاتھ لید یا خون میں ڈبو دوں' یا میں آگ پر پکا ہوا کھانا کھالوں اور پھر میں ازسرِنو وضو کیے بغیر نماز ادا کرلوں۔

راوی بیان کرتے ہیں: حسن بصری بھی اس کے مطابق فتویٰ دیتے تھے۔

**670** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ: رَاَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، خَرَجَ مِنْ عِنْدِ الْحَجَّاجِ وَهُوَ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ، قُلْتُ: مَا شَاْنُكَ يَا اَبَا حَمْزَةَ؟ قَالَ: خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِ هٰذَا الرَّجُلِ فَدَعَا بِطَعَامٍ لِلنَّاسِ فَاَكَلَ وَاَكَلُوا، ثُمَّ قَامُوا اِلَى الصَّلَاةِ وَمَا تَوَضَّئُوا - اَوْ قَالَ: فَمَا مَسُّوا مَاءً -. كَانَ اَنَسٌ يَتَوَضَّأُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

** ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حجاج کے ہاں سے باہر نکلے اور وہ خودکلامی کے انداز میں کچھ بات چیت کر رہے تھے' میں نے کہا: اے ابوحمزہ! آپ کا کیا معاملہ ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: میں اس شخص کے ہاں سے باہر نکلا ہوں' اس نے لوگوں کے لیے کھانا منگوایا تھا' اس نے کھانا کھایا لوگوں نے بھی کھانا کھایا' پھر یہ لوگ نماز کے لیے کھڑے ہوگئے اور انہوں نے ازسرِنو وضو نہیں کیا۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اُنہوں نے پانی کو چھوا بھی نہیں۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ آگ پر پکی ہوئی کھانے کے بعد از سرِ نو وضو کیا کرتے تھے۔

**671** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَتَوَضَّأُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ، حَتَّى يَتَوَضَّأَ مِنَ السُّكَّرِ

* سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما آگ پر پکی ہوئی چیز کو کھانے کے بعد از سرِ نو وضو کیا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ شکر کھانے کے بعد بھی وضو کرتے تھے۔

**672** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ قَالَ: كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ، فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ أَخَذْتُ دُهْنَةً طَيِّبَةً فَدَهَنْتُ بِهَا لِحْيَتِي، أَكُنْتُ مُتَوَضِّئًا؟ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: يَا ابْنَ أَخِي إِذَا حَدَّثْتَ بِالْحَدِيثِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَا تَضْرِبْ لَهُ الْأَمْثَالَ جَدَلًا. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: كَانَ مَعْمَرٌ، وَالزُّهْرِيُّ يَتَوَضَّآنِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

* جعفر بن برقان بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد از سرِ نو وضو کیا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اس بارے میں اطلاع ملی تو اُنہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو پیغام بھجوایا اور یہ کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں پاکیزہ تیل حاصل کر کے اُسے اپنی داڑھی پر لگا لیتا ہوں تو کیا مجھے اس کی وجہ سے وضو کرنا پڑے گا؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! جب تمہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی حدیث بیان کر دی جائے تو تم بحث کرنے کے لیے اُس کے لیے مثالیں پیش نہ کیا کرو۔

معمر اور زہری بھی آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد از سرِ نو وضو کیا کرتے تھے۔

**673** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَتَوَضَّأُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

* سالم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ وہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد از سرِ نو وضو کرتے تھے۔

**674** - آثارِ صحابہ: عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَتَوَضَّأُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

* سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد از سرِ نو وضو کرتی تھیں۔

## بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ مَاءِ الْحَمِيمِ

## باب: گرم پانی کے ذریعہ وضو کرنا

**675** - آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَغْتَسِلُ بِالْمَاءِ الْحَمِيمِ

✱✱ زید بن اسلم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ گرم پانی کے ذریعہ غسل کیا کرتے تھے۔

676 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَتَوَضَّاُ بِالْمَاءِ الْحَمِيمِ

✱✱ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما گرم پانی کے ذریعہ وضو کیا کرتے تھے۔

677 - عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: لَا بَاْسَ اَنْ يُغْتَسَلَ بِالْحَمِيمِ وَيُتَوَضَّاُ مِنْهُ.

✱✱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: گرم پانی کے ذریعہ غسل کرنے یا وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

678 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: يُكْرَهُ اَنْ يُغْتَسَلَ بِالْمَاءِ الْحَمِيمِ وَيُتَوَضَّاَ بِهِ؟

قَالَ: لَا

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا گرم پانی کے ذریعہ وضو کرنے یا غسل کرنے کو مکروہ قرار دیا گیا ہے؟ اُنہوں نے کہا: جی نہیں!

## بَابُ الْمَضْمَضَةِ مِمَّا اُكِلَ مِنَ الْفَاكِهَةِ وَمَا مَسَّتِ النَّارُ

## باب: کوئی پھل یا آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد کلی کرنا

679 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَكُنْتَ مُتَوَضِّئًا مِنَ اللَّحْمِ وَغَاسِلَ يَدِكَ مِنْ اَثَرِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: بِاُشْنَانٍ اَوْ بِمَاءٍ؟ قَالَ: بَلْ بِالْمَاءِ اِنَّمَا الْاُشْنَانُ شَيْءٌ اَحْدَثُوْهُ، قُلْتُ: اَفَرَاَيْتَ الْوَدَكَ سَمْنًا، اَوْ رُبًّا، اَوْ وَدَكًا اَكَلْتَ مِنْهُ اَكُنْتَ غَاسِلَ يَدِكَ مِنْهُ، اَوْ مُتَمَضْمِضًا؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَمِنْ خُبْزٍ وَّحْدَهُ؟ قَالَ: وَلَا اُمَضْمِضُ مِنْهُ وَلَا اَغْسِلُ يَدَيَّ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ گوشت کھانے کے بعد ازسرنو وضو کریں گے اور اُس کے بعد اپنے ہاتھ کو دھوئیں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے کہا: صابن کے ذریعہ یا صرف پانی کے ذریعہ؟ اُنہوں نے فرمایا: بلکہ صرف پانی کے ذریعہ کیونکہ صابن ایک ایسی چیز ہے جو لوگوں نے بعد میں ایجاد کی ہے۔ میں نے کہا: چربی یا گھی یا رُبّ (پھل کے شیرے کو پکا کر تیار کرنا) کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ آپ اُسے کھا لیتے ہیں تو کیا اس کے بعد آپ اپنے ہاتھ کو دھوئیں گے یا کلی کریں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: تو کیا صرف روٹی کی وجہ سے کریں گے؟ اُنہوں نے فرمایا: میں اس کی وجہ سے نہ تو کلی کروں گا اور نہ اپنے ہاتھ کو دھوؤں گا۔

680 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الثِّمَارُ الْخِرِيزُ وَالْمَوْزُ قَالَ: لَمْ اَكُنْ لِاَغْسِلَ مِنْهَا يَدَيَّ وَلَا اُمَضْمِضُ اِلَّا اَنْ تُقَذِّرَنِيْ اَنْ يُلْصَقَ شَيْءٌ مِنْهَا بِيَدَيَّ، فَاَمَّا لِغَيْرِ ذٰلِكَ فَلَا، قُلْتُ: فَمَا

شَأْنُكَ تُمَضْمِضُ مِنَ اللَّحْمِ مِنْ بَيْنِ ذٰلِكَ؟ قَالَ: اِنَّ اللَّحْمَ يَدْخُلُ فِي الْاَضْرَاسِ وَالْاَسْنَانِ قُلْتُ: اَرَاَيْتَ لَوْ عَلِمْتَ اَنَّهُ لَمْ يَدْخُلْ فِي اَسْنَانِكَ مِنْهُ شَيْءٌ اَكُنْتَ مُبَالِيًا اَلَّا تُمَضْمِضَ؟ قَالَ: لَا، وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ اُبَالِي اَلَّا اَتَمَضْمَضَ مِنْهُ اَبَدًا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: خریز (شاید اس سے مراد تربوز ہے) یا کیلا' ان پھلوں (کا کیا حکم ہوگا؟) اُنہوں نے جواب دیا: میں ان کی وجہ سے نہ تو اپنے ہاتھ دھوؤں گا اور نہ ہی کُلّی کروں گا' البتہ اگر میرے ہاتھ پر گندگی لگ جائے یا اُن میں سے کوئی چیز میرے ہاتھ پر چپک جائے (تو پھر دھولوں گا) اس کے علاوہ صورتِ حال ہو تو پھر نہیں دھوؤں گا۔

میں نے دریافت کیا: کیا وجہ ہے کہ آپ باقی چیزوں کو چھوڑ کر صرف گوشت کھانے کے بعد وضو کرتے ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا: گوشت دانتوں اور داڑھوں کے درمیان پھنس جاتا ہے۔ میں نے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر آپ کو پتا ہو کہ آپ کے دانتوں کے درمیان گوشت میں سے کچھ بھی نہیں پھنسا ہے تو کیا آپ اس بات کی کوئی پروا کریں گے کہ آپ کُلّی نہ کریں؟ اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! اللہ کی قسم! میں اس بات کی کوئی پروا نہیں کروں گا کہ میں اس کو کھانے کے بعد کبھی بھی کُلّی نہ کروں۔

**681** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: اَتَانَا اَبُو بَكْرٍ بِخُبْزٍ وَّلَحْمٍ فَاَكَلْنَا، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ، ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ

✵✵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ روٹی اور گوشت لے کر ہمارے پاس آئے' ہم نے اُسے کھالیا' پھر اُنہوں نے پانی منگوا کر اُس سے کُلّی کی اور از سرِ نو وضو نہیں کیا اور پھر وہ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔

**682** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ: تَوَضَّاْ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ، وَمَضْمِضْ مِنَ اللَّبَنِ وَلَا تُمَضْمِضْ مِنَ الْفَاكِهَةِ

✵✵ ابن محیریز بیان کرتے ہیں: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرو اور دودھ پینے کے بعد کُلّی کرو' البتہ پھل کھانے کے بعد کُلّی نہ کرو۔

## بَابُ الْمَضْمَضَةِ مِنَ الْاَشْرِبَةِ
## باب: کوئی چیز پینے کے بعد کُلّی کرنا

**683** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ

683 -صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب: هل يمضمض من اللبن؟، حديث:207، صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب نسخ الوضوء مما مست النار، حديث:563، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء، جماع ابواب الافعال اللواتي لا توجب الوضوء، باب ذكر الدليل على ان المضمضة من شرب اللبن استحباب لازالة، حديث:47، مستخرج ابي عوانة، مبتدا كتاب الطهارة، باب في المضمضة من شرب اللبن والدسم، حديث:585، صحيح ابن حبان، (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ فَاهُ، وَقَالَ: اِنَّ لَهُ دَسَمًا

✽✽ عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دودھ پیا' پھر آپ نے اپنے منہ میں کلی کی' پھر ارشاد فرمایا: اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔

**684** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِىْ غَالِبٍ، اَنَّ اَبَا اُمَامَةَ كَانَ يُمَضْمِضُ مِنَ اللَّبَنِ، ثُمَّ يُصَلِّي

✽✽ ابوغالب بیان کرتے ہیں: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ دودھ پینے کے بعد کلی کیا کرتے تھے اور پھر نماز ادا کرتے تھے۔

**685** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ: شَرِبَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَبَنًا ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ، فَقُلْتُ: اَلَا تُمَضْمِضُ؟ قَالَ: لَا، اُبَالِيهِ اسْمَحُوا يَسْمَحِ اللّٰهُ لَكُمْ

✽✽ مطرف بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے دودھ پیا' پھر وہ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو میں نے دریافت کیا: کیا آپ کلی نہیں کریں گے؟ اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! میں اس بات کی پروانہیں کرتا' تم لوگ نرمی کرو' اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ نرمی کرے گا۔

**686** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ شَرِبَ لَبَنًا، ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ، فَقَالَ لَهُ مُطَرِّفٌ: اَلَا تُمَضْمِضُ؟ قَالَ: لَا اُبَالِيهِ اسْمَحْ يُسْمَحْ لَكُمْ، فَقَالَ رَجُلٌ: اِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ: (مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ) (النحل: 66)، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَقَدْ قَالَ: (لَبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِلشَّارِبِينَ) (النحل: 66)

✽✽ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے دودھ پیا' پھر وہ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو مطرف نے اُن سے کہا: کیا آپ کلی نہیں کریں گے؟ اُنہوں نے فرمایا: میں اس کی پروانہیں کرتا' تم لوگ آسانی کرو' تمہارے ساتھ آسانی کی جائے گی۔ ایک شخص نے کہا: اللہ تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے:

''یہ لید اور خون کے درمیان میں سے نکلتا ہے''۔

تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے:

---

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ سے) كتاب الطهارة، باب نواقض الوضوء، ذكر اباحة ترك الوضوء من شرب الالبان كلها، حديث:1174، سنن ابی داؤد، كتاب الطهارة، باب في الوضوء من اللبن، حديث:170، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب المضمضة من شرب اللبن، حديث:498، الجامع للترمذي، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب المضمضة من اللبن، حديث: 85، السنن الصغرى، سؤر الهرة، صفة الوضوء، المضمضة من اللبن، حديث:187، السنن الكبرىٰ للنسائي، ذكر ما ينقض الوضوء وما لا ينقضه، المضمضة من اللبن، حديث:187، السنن الكبرىٰ للبيهقي، كتاب الطهارة، جماع ابواب الحدث، باب المضمضة من شرب اللبن وغيره مما له دسومة، حديث:699' مسند احمد بن حنبل ، مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب، حديث:1898، مسند عبد بن حميد، مسند ابن عباس رضي الله عنه، حديث:650

''یہ دودھ ہے جو خالص ہے اور پینے والوں کے لیے سیری کا باعث ہوتا ہے''۔

**687** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ يَزِيْدُ الرِّشْكُ، اَنَّهُ سَمِعَ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: شَرِبَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَبَنًا، ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ فَقُلْتُ: اَلَا تُمَضْمِضُ؟ فَقَالَ: لَا اُبَالِيهِ بَالَةً اسْمَحُوا يُسْمَحْ لَكُمْ

٭٭ مطرف بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے دودھ پیا' پھر وہ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو میں نے دریافت کیا: کیا آپ کلی نہیں کریں گے؟ انہوں نے فرمایا: میں اس کی ذرا بھی پروانہیں کرتا' تم لوگ نرمی کرو تمہارے ساتھ نرمی کی جائے گی۔

**688** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَالْحَارِثِ الْاَعْوَرِ كَانَا يُمَضْمِضَانِ مِنَ اللَّبَنِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

٭٭ ابن سیرین' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حارث اعور کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ وہ دودھ پینے کے بعد تین' تین بار کلی کیا کرتے تھے۔

**689** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ: تُمَضْمِضُ مِنَ اللَّبَنِ

٭٭ ابن محیریز فرماتے ہیں: تم دودھ پینے کے بعد کلی کرو۔

**690** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِیْ حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، شَرِبَ سَوِيقًا دَقِيقًا فِیْ مَسْجِدِ الْبَصْرَةِ، فَقَالَ لَهُ: الْغَضْبَانُ بْنُ الْقَبَعْثَرِیُّ: اَلَا تُمَضْمِضُ؟ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اسْمَحْ يُسْمَحْ لَكُمْ، وَلَمْ يُمَضْمِضْ

٭٭ حسن بن مسلم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بصرہ کی مسجد میں ستو اور آٹا ملا ہوا مشروب پیا تو غضبان بن قبعثری نے اُن سے کہا: آپ کلی نہیں کریں گے؟ حضرت عبداللہ بن عباس نے فرمایا: تم نرمی کرو' تمہارے ساتھ نرمی کی جائے گی۔ حضرت عبداللہ بن عباس نے کلی نہیں کی۔

**691** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، وَابْنِ اَبِیْ سَبْرَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خَيْبَرَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ، وَبَيْنَهَا وَبَيْنَ خَيْبَرَ رَوْحَةٌ، دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَوْمَ بِاَزْوَادِهِمْ، فَمَا اُتِیَ اِلَّا بِسَوِيقٍ فَلَاكَ وَلُكْنَا، ثُمَّ قَامَ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا وَصَلَّى الظُّهْرَ - اَوِ الْعَصْرَ -

٭٭ سوید بن نعمان بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف روانہ ہوئے' جب ہم صہباء کے مقام پر پہنچے اور ہمارے اور خیبر کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رہ گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو کھانے پینے کا سامان لانے کے لیے کہا

تو آپ کی خدمت میں ستو پیش کیے گئے' آپ نے اُنہیں پھانک لیا' ہم نے بھی اُنہیں پھانک لیا' پھر آپ کھڑے ہوئے' آپ نے کُلّی کی' ہم نے بھی کُلّی کی' پھر آپ نے ظہر کی (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) عصر کی نماز ادا کی۔

**692** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: تُمَضْمِضُ مِنَ الْاَشْرِبَةِ النَّبِيذِ وَالْعَسَلِ وَالسَّوِيقِ وَاللَّبَنِ؟ قَالَ: لَا . واللهِ اِنِّي لَاَشْرَبُ النَّبِيذَ فِي الْمَسْجِدِ، فَمَا اُمَضْمِضُ حَتّٰى اُصَلِّيَ، فَقَالَ لَهُ اِنْسَانٌ: السَّوِيقُ الْجَشِيشُ قَالَ: لَا ذٰلِكَ شَيْءٌ يَسْتَمْسِكُ بِالْفَمِ

✽✽ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ مشروبات پینے کے بعد کُلّی کریں گے' جیسے: نبیذ' یا شہد' یا ستو یا دودھ؟ اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! اللہ کی قسم! میں مسجد میں نبیذ نہیں پیوں گا اور نہ ہی کُلّی کروں گا یہاں تک کہ نماز ادا کرلوں۔ ایک شخص نے اُن سے کہا: ستو' جو کوٹے ہوئے ہوتے ہیں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! یہ وہ چیز ہے جو منہ میں رُک جاتی ہے۔

## بَابُ الْوُضُوْءِ بِالنَّبِيذِ

## باب: نبیذ کے ذریعہ وضو کرنا

**693** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَاِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِيْ فَزَارَةَ الْعَبْسِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو زَيْدٍ، مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: لَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْجِنِّ تَخَلَّفَ مِنْهُمْ رَجُلَانِ فَقَالَا: نَشْهَدُ الْفَجْرَ مَعَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَعَكَ مَاءٌ؟ قُلْتُ: لَيْسَ مَعِي مَاءٌ، وَلٰكِنْ مَعِي اِدَاوَةٌ فِيهَا نَبِيذٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ، وَمَاءٌ طَهُورٌ فَتَوَضَّاَ. قَالَ اِسْرَائِيلُ فِي حَدِيثِهِ: ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ

✽✽ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب جنات (نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری دی) اُس رات دو آدمی اُن میں سے پیچھے رہ گئے' اُن دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم آپ کے ساتھ فجر کی نماز میں شریک ہوں گے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) دریافت کیا: کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کی: میرے پاس پانی نہیں ہے' تاہم میرے پاس

693-الجامع للترمذي، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب الوضوء بالنبيذ، حديث:84، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب الوضوء بالنبيذ، حديث:381، سنن ابي داؤد، كتاب الطهارة، باب الوضوء بالنبيذ، حديث:77، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب الرجل لا يجد الا نبيذ التمر , هل يتوضا به، حديث:366، سنن الدارقطني، كتاب الطهارة، باب الوضوء بالنبيذ، حديث:214، السنن الكبرٰى للبيهقي، كتاب الطهارة، باب منع التطهير بالنبيذ، حديث:26، مسند احمد بن حنبل ، مسند عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه، حديث:3698، مسند ابي يعلى الموصلي، مسند عبد الله بن مسعود، حديث:5176' المعجم الكبير للطبراني، من اسمه عبد الله، طرق حديث عبد الله بن مسعود ليلة الجن مع رسول الله، باب من ذكر عن عبد الله بن مسعود انه كان مع، حديث:9776

ایک مشکیزہ ہے جس میں نبیذ موجود ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کھجور پاک ہوتی ہے اور پانی کرنے والا ہے تم وضو کرو۔

اسرائیل نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے صبح کی نماز ادا کی۔

**694** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا تَوَضَّأْ بِلَبَنٍ وَّلَا نَبِيذٍ

✽✽ حسن بصری فرماتے ہیں: دودھ یا نبیذ کے ذریعہ وضو نہ کرو۔

**695** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ اَنَّهٗ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُتَوَضَّأَ بِاللَّبَنِ

✽✽ ابن جریج ' عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ وہ دودھ کے ذریعہ وضو کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

## بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الْحِجَامَةِ وَالْحَلْقِ

## باب: پچھنے لگوانے یا سر منڈوانے کے بعد وضو کرنا

**696** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الرَّجُلِ يَحْتَجِمُ قَالَ: يَغْسِلُ عَنْهُ الدَّمَ، وَيَتَوَضَّأُ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْسَانًا حَلَقَ رَاْسَهٗ وَاحْتَجَمَ عَلَيْهِ غُسْلٌ وَاجِبٌ؟ قَالَ: لَا

✽✽ عطاء ایسے شخص کے بارے میں جس نے پچھنے لگوائے ہوں ' یہ فرماتے ہیں: وہ خون کو دھولے گا اور وضو کرے گا۔ میں نے کہا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو اپنا سر منڈواتا ہے اور پچھنے بھی لگوالیتا ہے ' تو کیا اُس پر غسل واجب ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

**697** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَهُوَ يَحْتَجِمُ فَقُلْتُ: اَتَغْتَسِلُ الْيَوْمَ يَا اَبَا عِمْرَانَ؟ قَالَ: لَا وَلٰكِنْ اَغْسِلُ اَثَرَ الْمَحَاجِمِ

✽✽ منصور بیان کرتے ہیں: میں ابراہیم کی خدمت میں حاضر ہوا ' وہ اُس وقت پچھنے لگوا رہے تھے ' میں نے عرض کی: اے ابو عمران! کیا آپ آج غسل کریں گے؟ اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! میں پچھنے لگوانے کے مقامات کو دھو دوں گا۔

**698** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: يَغْتَسِلُ الرَّجُلُ اِذَا احْتَجَمَ

✽✽ مجاہد بیان کرتے ہیں: آدمی جب پچھنے لگوائے گا تو وہ غسل کرے گا۔

**699** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ، قَالَا فِي الْمُحْتَجِمِ: يَغْسِلُ اَثَرَ الْمَحَاجِمِ فَيَتَوَضَّأُ، ثُمَّ يُصَلِّي

✽✽ حسن بصری اور قتادہ پچھنے لگوانے والے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: وہ پچھنے لگانے کے مقام کو دھولے گا اور پھر وضو کر کے نماز ادا کرلے گا۔

700 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ اَبِىْ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ كَانَ يَغْسِلُ اَثَرَ الْمَحَاجِمِ

❋❋ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ پچھنے لگانے کے مقام کو دھولیا کرتے تھے۔

701 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ بْنِ يُوْنُسَ، عَنْ ثُوَيْرِ بْنِ اَبِىْ فَاخِتَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يَّغْتَسِلَ مِنَ الْحِجَامَةِ

❋❋ ثویر بن ابوفاختہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس بات کو مستحب قرار دیتے تھے کہ پچھنے لگوانے کے بعد غسل کیا جائے۔

702 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: اِنِّىْ لَاُحِبُّ اَنْ اَغْتَسِلَ مِنْ خَمْسٍ: مِنَ الْحِجَامَةِ، وَالْمُوْسٰى، وَالْحَمَّامِ، وَالْجَنَابَةِ، وَيَوْمِ الْجُمُعَةِ.

قَالَ الْاَعْمَشُ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيْمَ، فَقَالَ: مَا كَانَ يَرَوْنَ غُسْلًا وَاجِبًا، اِلَّا غُسْلَ الْجَنَابَةِ وَكَانُوْا يَسْتَحِبُّوْنَ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

❋❋ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پسند ہے کہ پانچ کاموں کے بعد میں غسل کروں: پچھنے لگوانے، اُسترا استعمال کرنے، حمام میں جانے، جنابت لاحق ہونے اور جمعہ کے دن۔

اعمش بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ ابراہیم نخعی سے کیا تو اُنہوں نے کہا: یہ حضرات اس غسل کو واجب نہیں سمجھتے تھے صرف غسلِ جنابت کو واجب سمجھتے تھے اور یہ حضرات جمعہ کے دن غسل کو مستحب سمجھتے تھے۔

703 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: اِذَا احْتَجَمَ الرَّجُلُ اغْتَسَلَ

❋❋ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص پچھنے لگوائے تو وہ غسل کرے۔

## بَابُ الرَّجُلِ يُحْدِثُ بَيْنَ ظَهْرَانَىْ وُضُوْئِهٖ

## باب: جب کوئی شخص وضو کے دوران بے وضو ہو جائے

704 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: اِنْ تَوَضَّاَ رَجُلٌ فَفَرَغَ مِنْ بَعْضِ اَعْضَائِهٖ، وَبَقِىَ بَعْضٌ، فَاَحْدَثَ وُضُوْءٌ مُسْتَقْبَلٌ

❋❋ عطاء فرماتے ہیں: جب کوئی شخص وضو کر رہا ہو اور ابھی وہ کچھ اعضاء سے فارغ ہوا ہو اور کچھ اعضاء باقی ہوں اور اسی دوران اُس کا وضو ٹوٹ جائے تو وہ نئے سرے سے وضو کرے گا۔

705 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا اَحْدَثَ الرَّجُلُ قَبْلَ اَنْ يُّتِمَّ وُضُوْءَهٗ اسْتَاْنَفَ الْوُضُوْءَ

٭٭ قتادہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص وضو مکمل کرنے سے پہلے بے وضو ہو جائے تو وہ نئے سرے سے وضو کرے گا۔

# بَابُ الْمَسْحِ بِالْمِنْدِيلِ

## باب: وضو کرنے کے بعد رومال کے ذریعہ پونچھنا

**706** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ، عَنِ الْمِنْدِيلِ الْمُهَدَّبِ اَيَمْسَحُ بِهِ الرَّجُلُ الْمَاءَ؟ فَاَبَى اَنْ يُرَخِّصَ فِيهِ، وَقَالَ: هُوَ شَيْءٌ اُحْدِثَ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ كُنْتُ اُرِيدُ اَنْ يُذْهِبَ الْمِنْدِيلُ عَنِّي بَرْدَ الْمَاءِ؟ قَالَ: فَلَا بَاْسَ بِهِ اِذًا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے پلو والے رومال کے بارے میں دریافت کیا گیا' کیا آدمی اُس کے ذریعہ پانی کو پونچھ لے گا؟ تو اُنہوں نے اس بارے میں رخصت دینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ یہ ایک ایسی چیز ہے جو بعد میں سامنے آئے گی۔ میں نے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میرا یہ ارادہ ہو کہ اُس رومال کے ذریعہ پانی کی ٹھنڈک مجھ سے دور ہو جائے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: اس صورت میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**707** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّهُمَا كَرِهَا الْمِنْدِيلَ بَعْدَ الْوُضُوءِ لِلصَّلَاةِ

٭٭ ابراہیم نخعی اور سعید بن جبیر نماز کے لیے وضو کے بعد رومال استعمال کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

**708** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: فَاِذَا تَوَضَّاْتَ فَلَا تَمَنْدَلْ

٭٭ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم وضو کر و تو رومال استعمال نہ کرو۔

**709** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ قَابُوسَ، عَنْ اَبِي ظَبْيَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَرِهَ اَنْ يَمْسَحَ بِالْمِنْدِيلِ مِنَ الْوُضُوءِ، وَلَمْ يَكْرَهْهُ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ وضو (کے پانی) کو رومال کے ذریعہ پونچھنے کو مکروہ قرار دیتے تھے البتہ وہ غسلِ جنابت کے بعد پانی کو پونچھنے کو مکروہ نہیں سمجھتے تھے۔

**710** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، اَنَّ ابْنَ اَبِي لَيْلَى، وَمُجَاهِدًا، وَسَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ كَانُوا يَكْرَهُونَ الْمِنْدِيلَ بَعْدَ الْوُضُوءِ لِلصَّلَاةِ

٭٭ ابو اسحاق بیان کرتے ہیں: ابن ابو لیلیٰ' مجاہد اور سعید بن جبیر نماز کے لیے وضو کرنے کے بعد رومال کے استعمال کو مکروہ سمجھتے تھے۔

**711** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنِي، اَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ تَمْسَحَ

عَنْكَ بِالثَّوْبِ الْوَضُوْءَ.

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ سعید بن مسیب اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ تم وضو کے پانی کو کپڑے کے ذریعہ پونچھ لو۔

712 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ، وَاَبَا الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيَّ، كَانَا يَكْرَهَانِ ذٰلِكَ

** تیمی کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ سعید بن مسیب اور ابوالعالیہ ریاحی' یہ دونوں صاحبان اسے مکروہ سمجھتے تھے۔

713 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جَابِرٍ، اَنَّ حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، تَوَضَّاَ، ثُمَّ دَعَا بِرُقْعَةٍ يَنْتَشِفُ بِهَا قَالَ: فَرَاَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ: فَرَاَيْتُهُ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فَمَقَتُّهُ، فَرَاَيْتُ مِنَ اللَّيْلِ كَاَنِّيْ اَقِيْءُ كَبِدِيْ فِي الْمَنَامِ

** حکیم بن جابر بیان کرتے ہیں: حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے وضو کیا' پھر انہوں نے کپڑے کا ٹکڑا لیا اور اُس کے ذریعہ (اپنے اعضاء کو) پونچھ لیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نے اُنہیں دیکھا تو اُس نے کہا: میں نے اُنہیں ایسا کرتے ہوئے دیکھا' میں نے اُن کے سامنے ناپسندیدگی کا اظہار کیا تو میں نے رات کو دیکھا کہ جیسے میں اپنے جگر کو قے کر رہی ہوں۔

714 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: كَانَتْ لَهُ خِرْقَةٌ يَنْتَشِفُ بِهَا مِنَ الْوَضُوْءِ. قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَكَانَ حَمَّادٌ يَدْعُوْ بِالْمِنْدِيْلِ فَيَنْتَشِفُ بِهِ

** مسروق بیان کرتے ہیں: اُن کا ایک کپڑا تھا جس کے ذریعہ وہ وضو کے پانی کو خشک کیا کرتے تھے۔

ثوری فرماتے ہیں: حماد رومال منگوا کر اُس کے ذریعہ (اپنے اعضاء کو) خشک کر لیتے تھے۔

715 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ قَالَ: كَانَتْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ خِرْقَةٌ فَكَانَ يَنْتَشِفُ بِهَا اِذَا تَوَضَّاَ

** یزید بن ابوزیاد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن حارث بن نوفل رضی اللہ عنہ کا ایک رومال تھا جس کے ذریعہ وہ وضو کرنے کے بعد (اپنے اعضاء کو) خشک کرتے تھے۔

716 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: لَا بَاْسَ بِمَسْحِ الْوَضُوْءِ بِالْمِنْدِيْلِ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ، وَمَيْمُوْنَ بْنَ مِهْرَانَ لَا يَرَيَانِ بِهِ بَاْسًا

** زہری اور قتادہ فرماتے ہیں: وضو (کے جسم پر لگے ہوئے پانی) کو رومال کے ذریعہ پونچھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے کہ جس نے حسن بصری اور میمون بن مہران کو سنا ہے کہ اُن دونوں

کے نزدیک بھی اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

717 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ زِيَادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانَتْ لِعَلْقَمَةَ خِرْقَةٌ نَظِيفَةٌ يُنَشِّفُ بِهَا اِذَا تَوَضَّاَ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: علقمہ کا ایک صاف کپڑا تھا جس کے ذریعہ وہ وضو کرنے کے بعد (اپنے اعضاء کو) پونچھ لیتے تھے۔

718 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ سِيرِيْنَ، قَالَا: لَا بَاْسَ بِاَنْ يَّمْسَحَ الرَّجُلُ وَجْهَهُ مِنَ الْوَضُوْءِ قَبْلَ اَنْ يُصَلِّيَ بِالْمِنْدِيلِ - اَوْ قَالَ: بِالثَّوْبِ -

✵✵ حسن بصری اور ابن سیرین بیان کرتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی نماز ادا کرنے سے پہلے اپنے چہرے پر لگے ہوئے وضو کے پانی کو رومال کے ذریعہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) کپڑے کے ذریعہ پونچھ لے۔

719 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، اَوْ غَيْرِهِ، اَنَّ ابْنَ سِيرِيْنَ كَانَ يَمْسَحُ بِالْمِنْدِيلِ عِنْدَ الْوُضُوْءِ

✵✵ ابن سیرین وضو کے بعد رومال کے ذریعہ (اپنے اعضاء کو) پونچھ لیتے تھے۔

720 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: سَمِعْنَا اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا تَوَضَّاَ بِوَضُوْءٍ تَوَضَّاَ بِهِ صَاحِبُهُ لَمْ يُجْزِهُ، فَاِنْ تَوَضَّاَ وُضُوْئًا عَلٰى وُضُوْءٍ اَجْزَاَهُ

✵✵ ثوری بیان کرتے ہیں: ہم نے یہ بات سنی ہے کہ ایک شخص ایک پانی سے وضو کرتا ہے اور پھر اُس کا ساتھی اُسی پانی کے ذریعہ وضو کر لیتا ہے تو یہ جائز نہیں ہوگا' لیکن اگر وہ پہلے سے باوضو ہو اور پھر وضو کر لے تو یہ جائز ہوگا۔

## بَابُ الْوُضُوْءِ بِالْبُصَاقِ

## باب: تھوک کے ذریعہ وضو کرنا

721 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ قَالَ: كَانَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يَاْمُرُ اَهْلَهُ اَنْ يَّتَوَضَّاَ، مِنْ فَضْلِ سِوَاكِهِ

✵✵ قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے اہل خانہ کو یہ حکم دیتے تھے کہ وہ اُن کے مسواک کے بچے ہوئے پانی کے ذریعہ وضو کر لیں۔

722 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اِذَا حَكَكْتَ شَيْئًا مِنْ جَسَدِكَ وَاَنْتَ عَلٰى وُضُوْءٍ فَمَسَحْتَهُ بِالْبُصَاقِ، فَاغْسِلْ ذٰلِكَ الْمَكَانَ بِالْمَاءِ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ حَمَّادًا، يَقُوْلُ مِثْلَ

ذٰلِكَ، قَالَ اَبُو بَكْرٍ: وَرَاَيْتُ اَبَا مَعْمَرٍ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب تم وضو کی حالت میں اپنے جسم کے کسی حصہ پر خارش کرو تو پھر اُسے تھوک کے ذریعہ پونچھ لو اور اُس جگہ کو پانی کے ذریعہ دھولو۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے حماد کو بھی اس کی مانند بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے ابومعمر کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

**723** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: كَانَ يَاْمُرُ الْخَيَّاطَ اَنْ يَبُلَّ الْخُيُوطَ بِالْمَاءِ، وَلَا يَبُلُّهَا بِرِيقِهِ

٭٭ ابن سیرین کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ درزی کو یہ ہدایت کرتے تھے کہ وہ دھاگہ کو پانی کے ذریعہ گیلا کر لے وہ اسے اپنے لعاب کے ذریعہ گیلا نہ کرے۔

**724** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: قَدْ قِيلَ فِي الْبُصَاقِ فَخُذْ فِيهِ بِاَيْسَرِ الْاَمْرِ

٭٭ سفیان ثوری فرماتے ہیں: تھوک کے بارے میں یہ بات کہی جاتی ہے کہ تم اس میں آسان معاملہ کو اختیار کرلو۔

**725** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ وَسَاَلَهُ رَجُلٌ قَالَ: اُدْخِلُ اِصْبَعِي فِي فَمِي وَاُمِرُّهَا عَلٰى اَسْنَانِي كَهَيْئَةِ السِّوَاكِ، ثُمَّ اُدْخِلُهَا فِي وَضُوْئِي؟ قَالَ: لَا بَاْسَ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ کو سنا' ایک شخص نے اُن سے سوال کیا: میں اپنی انگلی اپنے منہ میں داخل کرتا ہوں اور اپنے دانتوں پر اُسے یوں پھیر لیتا ہوں جس طرح مسواک کی جاتی ہے' پھر میں وہ انگلی وضو کے پانی میں داخل کرسکتا ہوں؟ اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

## بَابُ يَتَوَضَّاُ الرَّجُلُ مِنَ الْاِنَاءِ اِذَا بَاتَ مَكْشُوفًا

## باب: آدمی کا ایسے برتن سے وضو کرنا' جو برتن ساری رات اوپر کسی چیز کے بغیر پڑا رہا ہو

**726** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ زَاذَانَ قَالَ: اِذَا بَاتَ الْاِنَاءُ مَكْشُوفًا لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ، بَصَقَ فِيهِ اِبْلِيسُ - اَوْ تَفَلَ فِيهِ اِبْلِيسُ -، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيمَ فَقَالَ: اَوْ يَشْرَبُ مِنْهُ

٭٭ زاذان فرماتے ہیں: جب کوئی برتن کھلا پڑا رہا ہو' اُس پر ڈھانپنے کے لیے کوئی چیز نہ ہو' تو شیطان اُس میں لعاب ڈال دیتا ہے۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے' لیکن مفہوم ایک ہی ہے)

زاذان بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ ابراہیم نخعی سے کیا تو اُنہوں نے فرمایا: یا پھر شیطان اُس برتن میں سے پی لیتا ہے۔

# بَابُ وُضُوْءِ الْمَقْطُوعِ

## باب: جس شخص کے ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے ہوں' اُس کا وضو کرنا

**727** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ قُطِعَتْ ذِرَاعُهُ قَالَ: لَيْسَ عَلَى عَضُدَيْهِ وُضُوْءٌ، وَلَكِنْ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءُ مِنَ الْعَضُدِ قَطُّ

** ابن جریج' عطاء کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ ایک ایسا شخص جس کی کلائی کٹی ہوئی ہو' وہ یہ فرماتے ہیں: اُس کے بازو پر وضو کرنا لازم نہیں ہوگا' البتہ بازو کا جو حصہ موجود ہے' وہاں پر وضو کرنا ہوگا۔

**728** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: إِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ مَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ شَيْءٌ غَسَلَهُ

** ثوری فرماتے ہیں: اگر وضو کے مقامات میں سے کوئی چیز رہ گئی ہو تو آدمی اُسے دھولے۔

**729** - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَمِعْتُ مَعْمَرًا قَالَ: سَمِعْتُ أَنَّ الْمَقْطُوعَ يُوَضَّأُ فِي أَطْرَافِهِ

** معمر فرماتے ہیں: میں نے یہ بات سنی ہے کہ جس شخص کے ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے ہوں' اُسے اطراف میں وضو کروا دیا جائے گا۔

# بَابُ الْقَوْلِ إِذَا فَرَغَ مِنَ الْوُضُوْءِ

## باب: جب آدمی وضو کر کے فارغ ہو تو کیا پڑھے؟

**730** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْوَاسِطِيِّ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ، ثُمَّ فَرَغَ مِنْ وُضُوْئِهِ فَقَالَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ، خُتِمَ عَلَيْهَا بِخَاتَمٍ ثُمَّ وُضِعَتْ تَحْتَ الْعَرْشِ، فَلَمْ تُكْسَرْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ كَمَا أُنْزِلَتْ، ثُمَّ أَدْرَكَ الدَّجَّالَ لَمْ يُسَلَّطْ عَلَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ عَلَيْهِ سَبِيلٌ وَرُفِعَ لَهُ نُورٌ مِنْ حَيْثُ يَقْرَؤُهَا إِلَى مَكَّةَ

** حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص وضو کرے اور پھر اپنے وضو سے فارغ ہونے کے بعد یہ کہے:

''تُو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''۔

تو ان کلمات پر مہر لگا دی جاتی ہے اور پھر انہیں عرش کے نیچے رکھ دیا جاتا ہے' یہ مہر قیامت کے دن تک نہیں توڑی جاتی اور جو شخص سورۂ کہف کی اُسی طرح تلاوت کرے جس طرح یہ نازل ہوئی ہو' وہ اگر دجال کا زمانہ پا بھی لے' تو دجال اُس پر غلبہ حاصل نہیں کر سکے گا اور اُس پر قابو نہیں پا سکے گا اور وہ شخص جہاں اُس سورت کی تلاوت کرتا ہے' وہاں سے لے کر مکہ مکرمہ تک اُس کے لیے نور کو بلند کر دیا جائے گا۔

**731** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: إِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ فَلْيَقُلْ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ

✲✲ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی وضو کرے تو یہ پڑھے:

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں' اے اللہ! تُو مجھے توبہ کرنے والوں میں اور اچھی طریقے سے پاکیزگی حاصل کرنے والوں میں شامل کردے''۔

## بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ

## باب: موزوں اور عمامہ پر مسح کرنا

**732** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ: مَسَحَ بِلَالٌ عَلَى مُوقَيْهِ فَقِيلَ لَهُ: مَا هٰذَا؟ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ

✲✲ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنی جرابوں پر مسح کیا تو اُن سے دریافت کیا گیا: یہ آپ نے کیا کیا ہے؟ اُنہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر اور چادر پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

**733** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى بِلَالٍ - اَوْ قَالَ: اُسَامَةَ - الشَّكُّ مِنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ - وَهُوَ يَتَوَضَّأُ تَحْتَ مَثْعَبٍ فَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ. قُلْتُ: مَا الْمَثْعَبُ؟ قَالَ: الْمِيزَابُ

✲✲ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت بلال رضی اللہ عنہ (امام عبدالرزاق کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' وہ اُس وقت ایک ''مثعب'' کے نیچے وضو کر رہے تھے' اُنہوں نے اپنے موزوں پر مسح کیا' تو اس

---

732 -صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب المسح على الناصية والعمامة، حديث:439، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء ، جماع ابواب الوضوء وسننه، باب الرخصة في المسح على العمامة، حديث:180، مستخرج ابي عوانة، مبتدا كتاب الطهارة، اباحة المسح على العمامة اذا مسحها سع ناصيته وعلى الخمار، حديث:553، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب ما جاء في المسح على العمامة، حديث:558، الجامع للترمذي، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في المسح على العمامة، حديث:97، السنن الصغرى، سؤر الهرة، صفة الوضوء، باب المسح على العمامة، حديث:103، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الطهارات، في المسح على الخفين، حديث:1840، السنن الكبرٰى للنسائي، كتاب الطهارة، المسح على الخفين، حديث:120، السنن الكبرٰى للبيهقي، كتاب الطهارة، جماع ابواب سنة الوضوء وفرضه، باب ايجاب المسح بالراس وان كان متعمما، حديث:271، مسند احمد بن حنبل ، حديث بلال، حديث:23273، مسند الطيالسي، وبلال مولى ابي بكر ، حديث:1197

شخص نے کہا: یہ آپ نے کیا کیا ہے؟ اُنہوں نے کہا: نبی اکرم ﷺ موزوں اور چادر پر مسح کر لیتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: مثعب سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: پرنالہ۔

**734** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ، سَاَلَ بِلَالًا كَيْفَ مَسَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَّيْنِ؟ قَالَ: تَبَرَّزَ، ثُمَّ دَعَانِيْ بِمِطْهَرٍ بِالْإِدَاوَةِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ، وَقَالَ: عَلٰى خِمَارِهٖ لِلْعِمَامَةِ

❊❊ ابوعبداللہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو سنا جنہوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے یہ سوال کیا کہ نبی اکرم ﷺ موزوں پر کیسے مسح کرتے تھے؟ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم ﷺ قضائے حاجت سے فارغ ہو کر مجھے وضو کے برتن والے پانی کے ہمراہ بلاتے تھے' پھر آپ اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کو دھوتے تھے' اپنے دونوں موزوں پر مسح کرتے تھے۔

راوی نے یہ الفاظ بھی نقل کیے تھے: اپنے عمامہ پر موجود چادر پر مسح کرتے تھے۔

**735** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ بِلَالٍ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ، وَعَلَى الْخِمَارِ

❊❊ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو موزوں اور چادر پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

**736** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ بِلَالٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ، وَعَلَى الْخِمَارِ

❊❊ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ موزوں اور چادر پر مسح کرتے تھے۔

**737** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَكْحُولٌ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حِمَارٍ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ بِلَالًا اَخْبَرَهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: امْسَحُوا عَلَى الْخُفَّيْنِ اَوْ عَلَى الْخِمَارِ، - اَوْ خِمَارٍ - - اَبُو سَعِيدٍ شَكَّ

❊❊ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"موزوں اور چادر پر مسح کرلو"۔

ابوسعید نامی راوی کو ایک لفظ کے بارے میں شک ہے (تاہم مفہوم ایک ہی ہے)۔

**738** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ قَالَ: رَاَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ بَالَ، ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّاَ فَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ وَعَلٰى عِمَامَتِهٖ، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى صَلَاةً مَكْتُوبَةً

٭٭ عاصم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا' اُنہوں نے پیشاب کرنے کے بعد وضو کیا تو وضو کرتے ہوئے اپنے موزوں اور عمامہ پر مسح کیا اور پھر اُنہوں نے اُٹھ کر فرض نماز ادا کی۔

**739** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّا وَعَلَيْهِ الْعِمَامَةُ يُؤَخِّرُهَا عَنْ رَاْسِهِ، وَلَا يَحُلُّهَا، ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهِ فَاَشَارَ الْمَاءَ بِكَفٍّ وَاحِدٍ عَلَى الْيَافُوخِ قَطُّ، ثُمَّ يُعِيدُ الْعِمَامَةَ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کر رہے تھے' آپ نے عمامہ باندھا ہوا تھا' آپ نے اُسے اپنے سر سے پیچھے کیا' آپ نے اُسے کھولا نہیں' پھر آپ نے اپنے سر پر مسح کیا اور ایک ہتھیلی کے ذریعہ پانی کو صرف اپنی چندیا پر لگایا اور پھر آپ نے عمامہ اُس کی جگہ پر رکھ دیا۔

**740** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ قَالَ: خَصْلَتَانِ لَا اَسْاَلُ عَنْهُمَا اَحَدًا، رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ دو چیزیں ایسی ہیں کہ جن کے بارے میں' میں کسی سے بھی دریافت نہیں کروں گا! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں اور چادر پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

**741** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى عِمَامَتِهِ قَالَ: يَضَعُ يَدَهُ عَلَى نَاصِيَتِهِ، ثُمَّ يُمِرُّ بِيَدِهِ عَلَى الْعِمَامَةِ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عمامہ پر مسح کرتے تھے' آپ اپنا دستِ مبارک اپنی پیشانی پر رکھتے تھے اور پھر اپنا ہاتھ عمامہ پر پھیر لیتے تھے۔

**742** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: هَلْ بَلَغَكَ مِنْ رُخْصَةٍ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ؟ قَالَ: لَمْ اَسْمَعْهُ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا مِنْ اَبِي سَعْدٍ الْاَعْمَى. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ اَبِي سَعْدٍ الْاَعْمَى حِينَ يُحَدِّثُهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ تک عمامہ پر مسح کرنے کے بارے میں رخصت کی روایت پہنچی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں نے اس بارے میں کسی سے کوئی روایت نہیں سنی' صرف ابوسعد نابینا سے روایت سنی ہے۔ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے بھی یہ روایت ابوسعد نابینا سے سنی ہے جب اُنہوں نے یہ حدیث بیان کی تھی۔

**743** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَمْسَحَ عَلَى الْعِمَامَةِ

٭٭ مجاہد کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں کہ وہ عمامہ پر مسح کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

**744** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ يَنْزِعُ الْعِمَامَةَ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِرَاْسِهِ

✸✸ ہشام بن عروہ اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ وہ اپنا عمامہ اُتار کر پھر اپنے سر پر مسح کرتے تھے۔

## بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْقَلَنْسُوَةِ

## باب: ٹوپی پر مسح کرنا

**745** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ضِرَارٍ قَالَ: رَاَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَتَى الْخَلَاءَ، ثُمَّ خَرَجَ وَعَلَيْهِ قَلَنْسُوَةٌ بَيْضَاءُ مُزَرَّرَةٌ فَمَسَحَ عَلَى الْقَلَنْسُوَةِ وَعَلَى جَوْرَبَيْنِ لَهُ مِرْعِزًّا اَسْوَدَيْنِ ثُمَّ صَلَّى. قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَالْقَلَنْسُوَةُ بِمَنْزِلَةِ الْعِمَامَةِ

✸✸ سعید بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا' وہ بیت الخلاء تشریف لے گئے' پھر وہ تشریف لائے' اُنہوں نے سفید رنگ کی بٹنوں والی ٹوپی پہنی ہوئی تھی' اُنہوں نے اپنی ٹوپی پر اور جرابوں پر مسح کرلیا' اُن کی جرابیں سیاہ رنگ کی تھیں' پھر اُنہوں نے نماز ادا کی۔

ثوری فرماتے ہیں: ٹوپی بھی عمامہ کے حکم میں ہے۔

## بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

## باب: موزوں پر مسح کرنا

**746** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى خُفَّيْهِ

✸✸ حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

**747** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ تَخَلَّفَ وَتَخَلَّفْتُ مَعَهُ بِالْاِدَاوَةِ فَتَبَرَّزَ، ثُمَّ اَتَانِي

746- صحيح البخاري، كتاب الوضوء ، باب المسح على الخفين، حديث:200، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء ، جماع ابواب الوضوء وسننه، باب الرخصة في المسح على العمامة، حديث:181، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب السح على الخفين وغيرهما ، ذكر الاباحة للمرء ان يمسح على عمامته كما كان يمسح على، حديث:1359، سنن الدارمي، كتاب الطهارة، باب السح على العمامة، حديث:744، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها ، باب ما جاء في السح على العمامة، حديث:559، السنن الصغرى، سؤر الهرة، صفة الوضوء، باب السح على الخفين، حديث:118، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الطهارات، من كان يرى السح على العمامة، حديث:228، السنن الكبرى للنسائي، كتاب الطهارة، السح على الخفين، حديث:123، السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الطهارة، جماع ابواب السح على الخفين، باب الرخصة في السح على الخفين، حديث:1195، مسند احمد بن حنبل، مسند الشاميين، تمام حديث عمرو بن امية الضمري، حديث:16927، مسند الطيالسي، عمرو بن اميمة عن النبي صلى الله عليه وسلم، حديث:1336

فَسَكَبْتُ عَلٰى يَدَيْهِ وَذٰلِكَ عِنْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ، فَلَمَّا غَسَلَ وَجْهَهُ وَاَرَادَ غُسْلَ ذِرَاعَيْهِ، ضَاقَ كُمُّ جُبَّتِهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ قَالَ: فَاَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ، فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ تَوَضَّاَ عَلٰى خُفَّيْهِ قَالَ: ثُمَّ انْتَهَيْنَا اِلَى الْقَوْمِ وَقَدْ صَلّٰى بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَكْعَةً فَذَهَبْتُ اُوْذِنُهُ، فَقَالَ: دَعْهُ ثُمَّ انْصَرِفْ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى رَكْعَةً فَفَزِعَ النَّاسُ لِذٰلِكَ، فَقَالَ: اَصَبْتُمْ، - اَوْ قَالَ: اَحْسَنْتُمْ -

✱✱ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہا تھا' راستے میں کسی جگہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے رہ گئے' آپ کے ساتھ میں بھی پیچھے ہوگیا' میرے پاس برتن تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے' پھر آپ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ کے ہاتھوں پر پانی انڈیلا' یہ صبح کی نماز کے وقت کی بات ہے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ دھولیا اور بازوؤں کو دھونے کا ارادہ کیا تو آپ کے جبّے کی آستینیں تنگ تھیں' آپ نے اُس وقت ایک شامی جُبہ پہنا ہوا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبّے کے نیچے سے اپنے بازو باہر نکالے اور اپنے بازوؤں کو دھویا' پھر آپ نے اپنے موزوں پر مسح کیا۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر ہم لوگوں تک پہنچے تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ انہیں ایک رکعت پڑھا چکے تھے' میں اُنہیں بتانا چاہتا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے رہنے دو! جب حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے نماز مکمل کر لی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور (رہ جانے والی) ایک رکعت ادا کر لی۔ لوگ اس بات پر پریشان ہوگئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا ہے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تم نے اچھا کیا ہے۔

**748** - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ زِيَادٍ، اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، غَزْوَةَ تَبُوكَ قَالَ: فَتَبَرَّزَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قِبَلَ الْغَائِطِ فَحَمَلْتُ مَعَهُ اِدَاوَةً قَبْلَ

747- صحيح البخاري، كتاب الوضوء ، باب : الرجل يوضء صاحبه، حديث:179، صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، حديث:431، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء ، جماع ابواب المسح على الخفين، باب الرخصة في استعانة المتوضء بمن يصب عليه الماء ليطهر، حديث:203، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين وغيرهما، ذكر البيان بأن هذه اللفظة " ومسح ناصيته " في هذا، حديث:1363، المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم' ذكر مناقب المغيرة بن شعبة رضي الله عنه، حديث:5897، موطا مالك، كتاب الطهارة، باب ما جاء في المسح على الخفين، حديث:70، سنن الدارمي، كتاب الطهارة، باب في المسح على الخفين، حديث:747، سنن ابي داؤد، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، حديث:130، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها' باب الرجل يستعين على وضوئه فيصب عليه، حديث:386، السنن الصغرى، سؤر الهرة، صب الخادم الماء على الرجل للوضوء، حديث:78، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الطهارات، في المسح على الخفين، حديث:1836، السنن الكبرى للنسائي، كتاب الطهارة، صب الخادم على الرجل الماء للوضوء، حديث:80، مشكل الآثار للطحاوي، باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه، حديث:4946، السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الطهارة، جماع ابواب سنة الوضوء وفرضه، باب مسح بعض الراس، حديث:250

صَلَاةِ الْفَجْرِ، فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَىَّ اَخَذْتُ اُهْرِيقُ عَلٰى يَدَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ، ثُمَّ ذَهَبَ يُخْرِجُ جُبَّتَهُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ، فَضَاقَ كُمَّا جُبَّتِهِ فَاَدْخَلَ يَدَيْهِ فِي الْجُبَّةِ حَتّٰى اَخْرَجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْ اَسْفَلِ الْجُبَّةِ، ثُمَّ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، ثُمَّ تَوَضَّاَ عَلٰى خُفَّيْهِ، ثُمَّ اَقْبَلَ وَاَقْبَلْتُ مَعَهُ حَتّٰى يَجِدَ النَّاسَ قَدْ قَدَّمُوْا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَاَدْرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ فَصَلّٰى مَعَ النَّاسِ الرَّكْعَةَ الْاُخْرٰى فَلَمَّا سَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُتِمُّ صَلَاتَهُ فَاَفْزَعَ ذٰلِكَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَاَكْثَرُوا التَّسْبِيحَ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ، اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ: اَحْسَنْتُمْ - اَوْ قَالَ: اَصَبْتُمْ -، يَغْبِطُهُمْ اَنْ صَلَّوُا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا . قَالَ: ابْنُ شِهَابٍ فَحَدَّثَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ مِثْلَ حَدِيْثِ عَبَّادِ بْنِ زِيَادٍ . وَزَادَ قَالَ: الْمُغِيرَةُ: فَاَرَدْتُ تَاْخِيرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُ

✵✵ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ تبوک میں شرکت کی' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے' میں آپ کے ساتھ پانی کا برتن لے کر گیا' یہ فجر کی نماز سے پہلے کی بات ہے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ کے ہاتھوں پر برتن میں سے پانی انڈیلا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے' پھر آپ نے کلی کی' ناک میں پانی ڈالا' پھر اپنا چہرہ دھویا' پھر آپ نے اپنی کلائیاں جُبّے میں سے باہر نکالنا چاہیں تو جبہ کی آستینیں تنگ تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جُبّے کے اندر سے دونوں بازو جُبّے کے نیچے کی طرف سے باہر نکالے' اور آپ نے دونوں بازو کہنیوں تک دھوئے' پھر آپ نے اپنے موزوں پر وضو کیا (یعنی مسح کیا) پھر آپ تشریف لائے' آپ کے ساتھ میں بھی آ گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو پایا کہ اُنہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو آگے کیا ہوا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو میں سے ایک رکعت (امام کے ساتھ) پائی تھی' آپ نے لوگوں کے ساتھ دوسری رکعت ادا کی' جب حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' آپ نے اپنی نماز مکمل کی (یعنی دوسری رکعت ادا کی)۔ مسلمان اس صورتِ حال سے گھبرا گئے' اُنہوں نے بکثرت سبحان اللہ کہنا شروع کر دیا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز مکمل کی تو آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے اچھا کیا ہے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تم لوگوں نے ٹھیک کیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں اس بات پر شاباش دی تھی کہ اُنہوں نے نماز کو وقت پر ادا کیا تھا۔

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو پیچھے کرواتا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے رہنے دو۔

**749 -** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَمِعْتُ اِسْمَاعِيْلَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ يَقُوْلُ: حَدَّثَنِيْ حَمْزَةُ بْنُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَقَالَ: تَخَلَّفْ يَا

مُغِيرَةُ وَامْضُوا أَيُّهَا النَّاسُ قَالَ: ثُمَّ ذَهَبَ فَقَضَى حَاجَتَهُ، ثُمَّ اتَّبَعْتُهُ بِإِدَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ، فَلَمَّا فَرَغَ سَكَبْتُ عَلَيْهِ مِنْهَا، فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْ جُبَّةٍ عَلَيْهِ رُومِيَّةٍ، فَضَاقَ كُمَّا الْجُبَّةِ فَأَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَهُمَا، ثُمَّ مَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، ثُمَّ صَلَّى

✲✲ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حمزہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر کر رہا تھا' آپ نے فرمایا: اے مغیرہ! تم پیچھے رہو! اور اے لوگو! تم چلتے رہو۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے' آپ نے قضائے حاجت کی' پھر میں پانی کا برتن لے کر آپ کے پاس آیا' جب آپ فارغ ہوئے تو میں نے اُس برتن میں سے آپ پر پانی انڈیلا' آپ نے اپنا چہرہ دھویا' پھر آپ اپنے ہاتھ جبّے میں سے نکالنے لگے' آپ نے اُس وقت رومی جبہ پہنا ہوا تھا' اُس کی آستینیں تنگ تھیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبّے کے نیچے سے دونوں بازو باہر نکالے اور اُنہیں دھویا' پھر آپ نے موزوں پر مسح کیا اور نماز ادا کی۔

**750** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَقَضَى الْحَاجَةَ، ثُمَّ جِئْتُ بِإِدَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَى أَنْ يُخْرِجَ يَدَهُ مِنْ كُمَّيْهَا فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ أَسْفَلِهَا، ثُمَّ تَوَضَّأَ عَلَى خُفَّيْهِ

✲✲ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قضائے حاجت کی تو میں پانی کا برتن لے کر آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس وقت شامی جبہ پہنا ہوا تھا' آپ اپنے بازو اُس کی آستینوں سے باہر نہیں نکال سکے تو آپ نے اُس کے نیچے سے اپنے بازو باہر نکالے اور پھر اپنے موزوں پر وضو (یعنی مسح) کیا۔

**751** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَالَ قَائِمًا عَلَى سُبَاطَةِ قَوْمٍ - يَعْنِي كُنَاسَتَهُ -، ثُمَّ تَنَحَّى فَأَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ فَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ

✲✲ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' آپ نے کچرے کے ڈھیر پر کھڑے ہو کر پیشاب کیا' پھر آپ ایک طرف ہٹ گئے' میں پانی لے کر آپ کے پاس آیا تو آپ نے وضو کرتے ہوئے اپنے موزوں پر مسح کیا۔

**752** - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ رَبِيعَةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءً، عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ: ثَلَاثٌ لِلْمُسَافِرِ، وَيَوْمٌ لِلْمُقِيمِ

✲✲ یحییٰ بن ربیعہ بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: مسافر کے لیے (اس کی مدت) تین دن اور مقیم کے لیے ایک دن ہے۔

**753** - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قَالَ الثَّوْرِيُّ امْسَحْ عَلَيْهَا مَا تَعَلَّقَتْ بِهِ رِجْلُكَ، وَهَلْ كَانَتْ خِفَافُ

الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ اِلَّا مُخَرَّقَةً مُشَقَّقَةً مُرَقَّعَةً

✱✱ ثوری بیان کرتے ہیں: تم اُن (موزوں) پر اُس وقت تک مسح کر سکتے ہو جب تک یہ تمہارے پاؤں کے ساتھ چپکے رہیں' مہاجرین اور انصار کے موزے پھٹے ہوئے' چیرے ہوئے اور ٹکڑوں کی شکل میں ہوتے تھے۔

**754** - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قَالَ مَعْمَرٌ: اِذَا خَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ مِنْ مَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ فَلَا تَمْسَحْ

✱✱ معمر فرماتے ہیں: جب موزے میں سے وضو کے مقام کا کوئی بھی حصہ ظاہر ہو رہا ہو تو تم اُس پر مسح نہ کرو (یعنی پھٹے ہوئے موزے پر مسح نہیں کیا جا سکتا)۔

**755** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ بْنِ يُوْنُسَ، عَنْ عِيْسَى بْنِ اَبِيْ عَزَّةَ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ، سَمِعَ عَلِيًّا، وَسُئِلَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، وَعَلَى النَّعْلَيْنِ، وَعَلَى الْخِمَارِ

✱✱ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُن سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے فرمایا: جی ہاں! (ان پر مسح کیا جا سکتا ہے) اور جوتوں اور چادر پر بھی کیا جا سکتا ہے۔

**756** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: رَاَيْتُ جَرِيْرًا، بَالَ، ثُمَّ مَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ، فَقِيْلَ لَهُ، فَقَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ.

قَالَ اِبْرَاهِيْمُ: وَكَانُوْا يَرَوْنَ الْمَسْحَ كَانَ بَعْدَ الْمَائِدَةِ، لِاَنَّ جَرِيْرًا آخِرُهُمْ اِسْلَامًا

✱✱ ہمام بن حارث بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ کو دیکھا' اُنہوں نے پیشاب کرنے کے بعد (وضو کرتے ہوئے) موزوں پر مسح کیا' اُن سے اس بارے میں گزارش کی گئی تو اُنہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ موزوں پر مسح کرنے کا حکم سورۂ مائدہ کے نازل ہونے کے بعد آیا تھا (کیونکہ سورۂ مائدہ میں وضو میں پاؤں کو دھونے کا حکم ہے) اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس کے) آخری دور میں اسلام قبول کیا تھا۔

**757** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: رَاَيْتُ جَرِيْرًا يَتَوَضَّأُ مِنْ مِطْهَرَةِ الْمَسْجِدِ، فَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ، فَقِيْلَ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ: وَمَا يَمْنَعُنِيْ؟ فَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَفْعَلُهُ.

قَالَ اِبْرَاهِيْمُ: فَكَانَ هٰذَا الْحَدِيْثُ يُعْجِبُ اَصْحَابَ عَبْدِ اللّٰهِ، لِاَنَّ اِسْلَامَ جَرِيْرٍ كَانَ بَعْدَمَا اُنْزِلَتِ الْمَائِدَةُ

✱✱ ہمام بن حارث بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ کے مسجد کے لوٹے سے وضو کرتے ہوئے دیکھا' اُنہوں نے اپنے موزوں پر مسح کیا' اُن سے اس بارے میں بات کی گئی تو اُنہوں نے فرمایا: میں ایسا کیوں نہ کروں! جبکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کو یہ حدیث بہت پسند تھی کیونکہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے سورۂ مائدہ نازل ہونے کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔

**758** حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِي اُمَيَّةَ، اَنَّ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ . قَالَ جَرِيرٌ: وَكَانَ اِسْلَامِي بَعْدَمَا اُنْزِلَتِ الْمَائِدَةُ

❋❋ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے سورۂ مائدہ کے نازل ہونے کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔

**759** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَاسِينَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: وَضَّاْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ بَعْدَمَا اُنْزِلَتِ الْمَائِدَةُ

❋❋ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کروایا تو آپ نے اپنے موزوں پر مسح کیا' یہ سورۂ مائدہ کے نازل ہونے کے بعد کی بات ہے۔

**760** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، رَاَى سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ، يَمْسَحُ عَلٰى خُفَّيْهِ، فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ، فَقَالَ سَعْدٌ: اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ اَنْكَرَ عَلَيَّ اَنْ اَمْسَحَ عَلٰى خُفِّي، فَقَالَ عُمَرُ: لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِي نَفْسِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ اَنْ يَتَوَضَّاَ عَلٰى خُفَّيْهِ وَاِنْ كَانَ جَاءَ مِنَ الْغَائِطِ

❋❋ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے' حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اُن کے اس عمل پر اعتراض کیا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: عبداللہ نے مجھ پر یہ اعتراض کیا ہے کہ میں موزوں پر مسح کرتا ہوں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کسی بھی مسلمان شخص کے ذہن میں اس حوالے سے کوئی اُلجھن نہیں ہونی چاہیے کہ اگر وہ موزوں پر مسح کر لیتا ہے' اگرچہ وہ پاخانہ کر کے آیا ہو۔

**761** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ عُمَرَ، قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: عَمُّكَ اَعْلَمُ مِنِّي - يَعْنِي سَعْدًا -: اِذَا اَدْخَلْتَ رِجْلَيْكَ الْخُفَّيْنِ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ فَامْسَحْ عَلَيْهِمَا، وَاِنْ جِئْتَ مِنَ الْغَائِطِ

❋❋ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: تمہارے چچا' یعنی حضرت سعد رضی اللہ عنہ' مجھ سے زیادہ علم رکھتے ہیں' جب تم اپنے پاؤں موزے میں داخل کرو اور وہ دونوں وضو کی حالت میں ہوں' تو پھر تم (اگلی مرتبہ وضو کرتے ہوئے) اُن پر مسح کر سکتے ہو' اگرچہ تم پاخانہ کر کے آئے ہو۔

**762** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اَنْكَرْتُ عَلٰى سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ وَّهُوَ اَمِيرٌ بِالْكُوفَةِ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ: وَعَلَيَّ فِي ذٰلِكَ بَاْسٌ؟ وَهُوَ مُقِيمٌ بِالْكُوفَةِ، فَقَالَ

عَبْدُ اللّٰهِ: لَمَّا قَالَ ذٰلِكَ عَرَفْتُ اَنَّهٗ يَعْلَمُ مِنْ ذٰلِكَ مَا لَا اَعْلَمُ، فَلَمْ اَرْجِعْ اِلَيْهِ شَيْئًا، ثُمَّ الْتَقَيْنَا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ سَعْدٌ: اسْتَفْتِ اَبَاكَ فِيْمَا اَنْكَرْتَ عَلَيَّ فِيْ شَاْنِ الْخُفَّيْنِ، فَقُلْتُ: اَرَاَيْتَ اَحَدَنَا اِذَا تَوَضَّاَ وَفِيْ رِجْلَيْهِ الْخُفَّانِ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ بَاْسٌ اَنْ يَّمْسَحَ عَلَيْهِمَا؟ . قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَزَادَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ مِثْلَ حَدِيْثِ نَافِعٍ اِيَّايَ وَزَادَ، عَنْ عُمَرَ: اِذَا اَدْخَلْتَ رِجْلَيْكَ فِيْهِمَا وَاَنْتَ طَاهِرٌ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ پر اعتراض کیا جو موزوں پر مسح کرنے کے حوالے سے تھا' حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اُن دنوں کوفہ کے امیر تھے' اُنہوں نے کہا: کیا مجھے اس حوالے سے کوئی گناہ ہوگا؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اُن دنوں کوفہ میں مقیم تھے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جب اُنہوں نے یہ بات کہی تو اس سے مجھے اندازہ ہوگیا کہ وہ اس بارے میں وہ چیز جانتے ہیں جس کا مجھے علم نہیں ہے' اس لیے میں نے اُنہیں کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں ہماری ملاقات ہوئی تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: موزوں کے مسئلہ میں تم نے مجھ پر جو اعتراض کیا تھا' اُس کے بارے میں تم اپنے والد سے مسئلہ دریافت کرو! تو میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ جب کوئی شخص وضو کررہا ہو اور اُس نے پاؤں پر موزے پہنے ہوئے ہوں تو اگر وہ اُن پر مسح کرلے تو اس میں کوئی حرج ہوگا؟

ابن جریج بیان کرتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اُس میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: جب تم نے باوضو حالت میں پاؤں موزوں میں داخل کیے ہوں (تو تم ان پر مسح کرسکتے ہو)۔

**763 - آثارِ صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: اَتَى ابْنُ عُمَرَ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ، فَرَآهُ يَمْسَحُ عَلٰى خُفَّيْهِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اِنَّكُمْ لَتَفْعَلُوْنَ هٰذَا؟ فَقَالَ سَعْدٌ: نَعَمْ، فَاجْتَمَعْنَا عِنْدَ عُمَرَ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَفْتِ ابْنَ اَخِيْ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ؟ فَقَالَ عُمَرُ: كُنَّا وَنَحْنُ مَعَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَمْسَحُ عَلٰى اَخْفَافِنَا لَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا . فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَاِنْ جَاءَ مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ؟ فَقَالَ عُمَرُ: نَعَمْ، وَاِنْ جَاءَ مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ . قَالَ نَافِعٌ: فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَمْسَحُ عَلَيْهِمَا مَا لَمْ يَخْلَعْهُمَا وَلَمْ يُوَقِّتْ لَهُمَا وَقْتًا

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو اُنہیں موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: کیا آپ لوگ یہ کام کرتے ہیں؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) پھر ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اکٹھے ہوئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں میرے بھتیجے کو حکم بیان کیجئے! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے تھے تو ہم موزوں پر مسح کرلیتے تھے اور ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: اگرچہ کوئی شخص پاخانہ یا پیشاب کرکے آیا ہو؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اگرچہ کوئی شخص پاخانہ یا

پیشاب کر کے آیا ہو۔

نافع بیان کرتے ہیں: اُس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اُس وقت تک موزوں پر مسح کرتے رہتے تھے جب تک وہ اُنہیں اُتار نہیں دیتے تھے اور اُنہوں نے اس کے لیے کوئی مدت متعین نہیں کی تھی۔

**764** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَّقَدْ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ

✱✱ مطرف بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: وہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' حضرت عمار رضی اللہ عنہ قضائے حاجت کر کے تشریف لائے تو وضو کرتے ہوئے اُنہوں نے موزوں پر مسح کیا۔

**765** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، مِثْلَ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حَتّٰى بَلَغَ: وَاِنْ جَاءَ مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما والی روایت ایک اور سند کے ساتھ بھی منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: اگرچہ وہ شخص پاخانہ یا پیشاب کر کے آیا ہو۔

**766** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِذَا اَدْخَلَ الرَّجُلُ رِجْلَيْهِ فِي الْخُفَّيْنِ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ، ثُمَّ ذَهَبَ لِلْحَاجَةِ، ثُمَّ تَوَضَّاَ لِلصَّلَاةِ مَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ. وَاِنْ كَانَ يَقُوْلُ: اَمَرَ بِذٰلِكَ عُمَرُ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص باوضو حالت میں اپنے پاؤں موزے میں داخل کرے' پھر وہ قضائے حاجت کے لیے چلا جائے' پھر وہ نماز کے لیے وضو کرے تو وہ اپنے موزوں پر مسح کر لے۔

وہ یہ بھی کہا کرتے تھے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ ہدایت کی ہے۔

**767** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، مِثْلَهُ

✱✱ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

**768** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا يُحَدِّثُ ابْنَ عَبَّاسٍ بِخَبَرِ سَعْدٍ، وَابْنِ عُمَرَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَوْ قُلْتُمْ هٰذَا فِي السَّفَرِ الْبَعِيْدِ، وَالْبَرْدِ الشَّدِيْدِ

768- طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم والی روایت سنائی جو موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تم یہ کہو کہ یہ طویل سفر یا شدید سردی کے بارے میں ہے (تو یہ مناسب ہو گا)۔

769 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَنَّ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ، كَانَ يُفْتِي بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، وَكَانَ لَا يَمْسَحُ فَقِيلَ لَهُ، فَقَالَ: اَتَرَوْنِي اُفْتِيكُمْ بِشَيْءٍ مَهْنَؤُهُ لَكُمْ وَمَاْثَمُهُ عَلَيَّ، وَلٰكِنَّهُ حُبِّبَ اِلَيَّ الطُّهُوْرُ.

✱✱ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ موزوں پر مسح کرنے کا فتویٰ دیتے تھے لیکن وہ خود مسح نہیں کرتے تھے۔ اُن سے اس بارے میں بات کی گئی تو اُنہوں نے فرمایا: کیا تم میرے بارے میں یہ رائے رکھتے ہو کہ میں تمہیں کسی ایسی چیز کے بارے میں فتویٰ دوں گا جس کی سہولت تمہارے لیے ہوگی اور اُس کا گناہ میرے ذمہ ہوگا' اصل بات یہ ہے کہ مجھے دھونا پسند ہے۔

770 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِيهِ نَحْوَ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ. قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ طَاوُسٍ: كَيْفَ كَانَ اَبُوْهُ يَقُوْلُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ؟ فَقَالَ: كَانَ يُحَدِّثُ بِحَدِيْثِ سَعْدٍ وَّابْنِ عُمَرَ

✱✱ ابن جریج نے اپنے والد کے حوالے سے معمر کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کے صاحبزادے سے دریافت کیا: اُن کے والد موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں کیا رائے رکھتے تھے؟ تو طاؤس کے صاحبزادے نے جواب دیا: وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ والی حدیث بیان کرتے تھے۔

771 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، اَنَّهُ رَاَى جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ، يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ

✱✱ سماک بن حرب بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

772 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً عَنِ الْمَسْحِ، عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ: بَلَغَنِي عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَابْنِ عُمَرَ اَنَّهُمَا كَانَا يَقُوْلَانِ فِي ذٰلِكَ الرُّخْصَةُ فِي الْمَسْحِ: عَلَيْهِمَا بِالْمَاءِ اِذَا اَدْخَلْتَهُمَا فِيهِمَا طَاهِرَتَيْنِ.

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَقُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَتَرَى الرُّخْصَةَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِاَنْ لَا يُنْزَعَ الرَّجُلُ دَفَاهُ؟ قَالَ: نَعَمْ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کے بارے میں مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ ان دونوں حضرات نے موزوں پر مسح کی اجازت کے بارے میں فتویٰ دیا ہے۔ یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: جب تم اپنے پاؤں باوضو حالت میں ان موزوں میں داخل کرو گے تو تم پانی کے ذریعہ ان پر مسح کرلو گے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: موزوں پر مسح کی رخصت کے بارے میں کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ آدمی ان دونوں کو اتارے نہیں' اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

# بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ

## باب: جرابوں اور جوتوں پر مسح کرنا

773 آ ثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا بَالَ فَمَسَحَ عَلَى جَوْرَبَيْهِ وَنَعْلَيْهِ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي

٭٭ کعب بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا' اُنہوں نے پیشاب کرنے کے بعد (وضو کرتے ہوئے) جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا اور پھر اُٹھ کر نماز ادا کی۔

774 - آ ثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كَانَ أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ يَمْسَحُ عَلَى جَوْرَبَيْنِ لَهُ مِنْ شَعْرٍ وَنَعْلَيْهِ

٭٭ خالد بن سعد بیان کرتے ہیں: حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ اپنی بالوں سے بنی ہوئی جرابوں پر اور جوتوں پر مسح کر لیتے تھے۔

775 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عَائِذٍ، عَنْ أَخِيهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ: بَالَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ، فَمَسَحَ عَلَى جَوْرَبَيْهِ وَنَعْلَيْهِ، ثُمَّ صَلَّى

٭٭ ہشام بن عائذ اپنے بھائی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابراہیم نخعی نے پیشاب کیا' ہم اُن کے ہاں موجود تھے' اُس کے بعد اُنہوں نے (وضو کرتے ہوئے) اپنی جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا اور پھر نماز ادا کی۔

776 - آ ثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي حَيَّةَ، عَنْ أَبِي الْجُلَاسِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى جَوْرَبَيْهِ وَنَعْلَيْهِ

٭٭ ابوجلاس بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی جرابوں اور جوتوں پر مسح کرتے تھے۔

777 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ

٭٭ ہمام بن حارث بیان کرتے ہیں: حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ جرابوں اور جوتوں پر مسح کرتے تھے۔

778 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَمْسَحُ عَلَى جَوْرَبَيْهِ وَنَعْلَيْهِ

٭٭ اسماعیل بن رجاء اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو اپنی جرابوں اور جوتوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

# بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ

## باب: جرابوں پر مسح کرنا

779 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّهُ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ قَالَ: نَعَمْ، يَمْسَحُ عَلَيْهِمَا مِثْلَ الْخُفَّيْنِ

٭٭ قتادہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ وہ جرابوں پر مسح کیا کرتے تھے۔ اُنہوں نے یہ فرمایا: جی ہاں! ان پر بھی موزوں کی طرح مسح کیا جائے گا۔

780 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ زِيَادٍ اَنَّهُ رَاَى اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيَّ يَمْسَحُ عَلٰى جُرْمُوْقَيْنِ لَهُ مِنْ لُبُودٍ

٭٭ یزید بن ابوزیاد بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے ابراہیم نخعی کو تلبید شدہ بالوں سے بنی ہوئی جرموق (موزے کے اوپر پہنی جانے والی جراب) پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

781 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَمْسَحُ عَلٰى خُفَّيْهِ وَيَمْسَحُ عَلٰى جَوْرَبَيْهِ

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے موزوں پر اور اپنی جرابوں پر مسح کر لیتے تھے۔

782 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِىْ جَعْفَرٍ، عَنْ يَحْيَى الْبَكَّاءِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: الْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ كَالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

٭٭ یحییٰ بکاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جرابوں پر بھی موزوں کی طرح مسح کیا جائے گا۔

# بَابُ الْمَسْحِ عَلَى النَّعْلَيْنِ

## باب: جوتوں پر مسح کرنا

783 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ زِيَادٍ، عَنْ اَبِىْ ظَبْيَانَ الْجَنْبِيِّ قَالَ: رَاَيْتُ عَلِيًّا بَالَ قَائِمًا حَتّٰى اَرْغَى، ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى نَعْلَيْهِ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَجَعَلَهُمَا فِىْ كُمِّهِ، ثُمَّ صَلّٰى. قَالَ مَعْمَرٌ: وَلَوْ شِئْتُ اَنْ اُحَدِّثَ اَنَّ زَيْدَ بْنَ اَسْلَمَ حَدَّثَنِىْ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَنَعَ كَمَا صَنَعَ عَلِيٌّ فَعَلْتُ

٭٭ ابوظبیان جنبی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا' اُنہوں نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا' جب وہ اس سے فارغ ہوئے تو اُنہوں نے وضو کیا اور اپنے جوتوں پر مسح کر لیا' پھر وہ مسجد میں داخل ہوئے' اُنہوں نے اپنے جوتے اتار کر اُنہیں

اپنی آستین میں رکھ لیا اور پھر نماز ادا کی۔

معمر بیان کرتے ہیں: اگر میں چاہوں تو میں یہ روایت بھی بیان کر سکتا ہوں کہ زید بن اسلم نے عطاء بن یسار کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسی طرح کیا تھا جس طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کیا۔

**784** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ ظَبْيَانَ قَالَ: رَاَيْتُ عَلِيًّا بَالَ وَهُوَ قَائِمٌ حَتّٰى اَرْغٰى وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ لَهُ سَوْدَاءُ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ فَمَسَحَ عَلٰى نَعْلَيْهِ، ثُمَّ قَامَ فَنَزَعَهُمَا، ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ

✵✵ ابوظبیان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا' اُنہوں نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا' پھر وہ اس سے فارغ ہوئے' اُنہوں نے سیاہ چادر اوڑھی ہوئی تھی' پھر اُنہوں نے پانی منگوایا اور وضو کرتے ہوئے اپنے جوتوں پر مسح کیا' پھر وہ کھڑے ہوئے' اُنہوں نے انہیں اُتارا اور پھر ظہر کی نماز ادا کی۔

**785** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ قَيْسٌ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، اَنَّهُ اَخْبَرَهُ مَنْ رَاٰى، عَلِيًّا يَمْسَحُ عَلٰى نَعْلَيْهِ

✵✵ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: اُنہیں اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جوتوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا تھا۔

**786** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، وَبَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْتَذِي النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ لِلْوُضُوْءِ

✵✵ صفوان بن سلیم اور بکر بن سوادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے ہوئے سبتی جوتے پہن لیا کرتے تھے۔

**787** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَمَالِكٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: رَاَيْتُكَ تَلْبَسُ هٰذِهِ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ قَالَ: اِنِّي رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَلْبَسُهَا وَيَتَوَضَّاُ فِيْهَا. قُلْنَا لِاَبِيْ بَكْرٍ: مَا السِّبْتِيَّةُ؟ قَالَ: نِعَالٌ لَيْسَ فِيْهَا شَعْرٌ مِنْ جُلُودِ الْبَقَرِ، قُلْنَا: لَعَلَّ ذٰلِكَ مِنْ قِدَمِهَا يَذْهَبُ شَعْرُهَا قَالَ: لَا، اِلَّا اَنَّهَا تُدْبَغُ كَذٰلِكَ بِلَا شَعْرٍ كَهَيْئَةِ الرِّكَاءِ

✵✵ عبید بن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ سبتی جوتے پہنتے ہیں' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو انہیں پہنتے ہوئے اور انہیں پہن کر وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

---

787-صحيح البخاري، كتاب الوضوء ، باب غسل الرجلين في النعلين، حديث:163، صحيح مسلم ، كتاب الحج ، باب الاهلال من حيث تنبعث الراحلة، ديث:2110'مستخرج ابي عوانة ، كتاب الحج ، باب ذكر الخبر المبين ان رسول الله صلى الله عليه وسلم، حديث:2513، صحيح ابن حبان، كتاب الحج، باب مواقيت الحج، ذكر الوقت الذي يهل المرء فيه ، حديث:3824، موطا مالك، كتاب الحج، باب العمل في الاهلال، حديث:731، سنن ابي داؤد، كتاب المناسك، باب في وقت الاحرام ، حديث:1522

راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے امام عبدالرزاق سے دریافت کیا: سبتی جوتے کیا ہوتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: ایسے جوتے جو گائے کی کھال سے بنتے ہیں اور جس میں بال نہیں ہوتے۔ تو ہم نے کہا: ہوسکتا ہے کہ یہ گائے کی ٹانگ کی کھال سے بنتے ہوں کیونکہ وہاں بال نہیں ہوتے؟ تو اُنہوں نے کہا: جی نہیں! جب ان کی دباغت کی جاتی ہے تو یہ اس طرح ہو جاتی ہے کہ اس پر بال نہیں ہوتے جس طرح مشکیزہ ہوتا ہے۔

## بَابُ كَمْ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ

## باب: کتنے عرصہ تک موزوں پر مسح کیا جائے گا؟

**788** - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِءٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ، عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ؟ فَقَالَتْ: سَلِ ابْنَ اَبِي طَالِبٍ، فَاِنَّهٗ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاَلْنَا عَلِيًّا فَقَالَ: لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثٌ، وَلِلْمُقِيْمِ لَيْلَةٌ

٭٭ شریح بن ہانی بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: تم حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کرو کیونکہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے رہے ہیں۔ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو اُنہوں نے فرمایا: مسافر کے لیے تین دن اور مقیم کے لیے ایک دن ہے۔

**789** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِءٍ قَالَ: اَتَيْتُ عَائِشَةَ اَسْاَلُهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ؟ فَقَالَتْ: عَلَيْكَ بِابْنِ اَبِي طَالِبٍ فَاسْاَلْهُ، فَاِنَّهٗ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَيْتُهٗ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ: جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ، وَلَيْلَةً لِلْمُقِيْمِ

٭٭ شریح بن ہانی بیان کرتے ہیں: میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ اُن سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کروں تو اُنہوں نے فرمایا: تم حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر یہ سوال کرو کیونکہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے رہے ہیں۔ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لیے اس کی مدت تین دن اور تین راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات مقرر کی ہے۔

**790** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْاَوْدِيِّ، عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ، عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ لِلْمُسَافِرِ، وَيَوْمًا لِلْمُقِيْمِ، فَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْ مَضَى السَّائِلُ فِي مَسْاَلَتِهٖ لَجَعَلَهَا خَمْسًا

٭٭ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لیے اس کی مدت تین دن اور مقیم کے لیے ایک دن مقرر کی ہے اللہ کی قسم! اگر سوال کرنے والا شخص اپنا سوال جاری رکھتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی مدت پانچ دن بھی مقرر کر

دیتے۔

**791** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيِّ، عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: جَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ لِلْمُسَافِرِ، وَيَوْمًا لِلْمُقِيمِ

✱✱ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لیے مدت تین دن اور مقیم کے لیے ایک دن مقرر کی ہے۔

**792** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ اَسْاَلُهُ، عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ؟ فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَاْمُرُنَا فِي السَّفَرِ اَنْ لَا نَنْزِعَ اَخْفَافَنَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ، وَلٰكِنْ مِنْ نَوْمٍ وَّغَائِطٍ وَّبَوْلٍ

✱✱ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' تاکہ اُن سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کروں تو اُنہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں سفر میں یہ ہدایت کرتے تھے کہ ہم تین دن اور تین راتوں تک اپنے موزے نہ اُتاریں' البتہ جنابت کا حکم مختلف ہے' تاہم سونے' یا پاخانہ' یا پیشاب کرنے کے بعد (وضو کرتے ہوئے انہیں نہ اُتاریں)۔

**793** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُودِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ فَقَالَ: مَا حَاجَتُكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: جِئْتُ اَبْتَغِي الْعِلْمَ قَالَ: فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ خَارِجٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ فِي طَلَبِ عِلْمٍ، اِلَّا وَضَعَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ اَجْنِحَتَهَا رِضًى بِمَا يَصْنَعُ، قُلْتُ: جِئْتُكَ اَسْاَلُكَ، عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَقَالَ: نَعَمْ، كُنْتُ فِي الْجَيْشِ الَّذِي بَعَثَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَرَنَا اَنْ نَمْسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ اِذَا نَحْنُ اَدْخَلْنَاهُمَا عَلَى طُهُورٍ ثَلَاثًا، اِذَا سَافَرْنَا وَلَيْلَةً اِذَا اَقَمْنَا وَلَا نَخْلَعُهُمَا مِنْ غَائِطٍ وَّلَا بَوْلٍ وَّلَا نَوْمٍ وَّلَا نَخْلَعُهُمَا اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ

قَالَ: وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِنَّ بِالْمَغْرِبِ بَابًا مَفْتُوحًا مَسِيرَتُهُ سَبْعِينَ سَنَةً لَا تُغْلَقُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ نَحْوِهِ

✱✱ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اُنہوں نے دریافت کیا: تمہیں کیا کام ہے؟ میں نے کہا: میں علم کے حصول کے لیے آیا ہوں! اُنہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اپنے گھر سے نکلنے والا جو بھی شخص علم کے حصول کے لیے نکلتا ہے تو فرشتے اُس کے عمل سے راضی ہو کر اپنے پر اُس کے لیے بچھا دیتے ہیں''۔

میں نے عرض کی: میں آپ کے پاس موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ اُنہوں

نے فرمایا: ٹھیک ہے! میں اُس لشکر میں موجود تھا جسے نبی اکرم ﷺ نے روانہ کیا تھا' آپ نے ہمیں یہ ہدایت کی کہ جب ہم موزے باوضو حالت میں پہن لیں تو تین دن تک اُن پر مسح کریں جب ہم سفر کر رہے ہوں اور جب ہم مقیم ہوں (دونوں حالتوں میں تین دن تک اُن پر مسح کر سکتے ہیں) اور ہم پاخانہ کرنے یا پیشاب کرنے یا سونے کے بعد (وضو کرتے ہوئے) اُنہیں نہ اُتاریں اور ہم صرف جنابت کی حالت میں اُنہیں اُتاریں۔

اُنہوں نے یہ بھی بتایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مغرب کی سمت میں ایک کھلا ہوا دروازہ ہے جس کی مسافت ستر سال کے برابر ہے' وہ اُس وقت تک بند نہیں ہو گا جب تک سورج اس سمت (یعنی مغرب کی سمت) سے طلوع نہیں ہو جاتا''۔

**784** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ نُبَاتَةَ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ

✱✱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مسافر کے لیے (موزوں پر مسح کی مدت) تین دن اور مقیم کے لیے ایک دن ہے۔

**785** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: أَتَيْتُ صَفْوَانَ فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ؟ فَقُلْتُ: ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ، فَقَالَ: إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًى بِمَا يَطْلُبُ، قُلْتُ: حَكَّ فِي صَدْرِي الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ، وَكُنْتَ امْرَأً مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَيْتُكَ أَسْأَلُكَ عَنْ ذَلِكَ، هَلْ سَمِعْتَ مِنْهُ فِي ذَلِكَ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ كَانَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفَرًا، أَوْ كُنَّا مُسَافِرِينَ، لَا نَنْزِعَ أَخْفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ بِلَيَالِيهِنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ، وَلَكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ،

قُلْتُ لَهُ: أَسَمِعْتَهُ يَذْكُرُ الْهَوَى؟ قَالَ: نَعَمْ، بَيْنَا أَنَا مَعَهُ فِي مَسِيرَةٍ إِذْ نَادَاهُ أَعْرَابِيٌّ بِصَوْتٍ جَهْوَرِيٍّ، - أَوْ قَالَ: جَوْهَرِيٍّ ابْنُ عُيَيْنَةَ يَشُكُّ -، قَالَ لَهُ: يَا مُحَمَّدُ، فَأَجَابَهُ بِنَحْوٍ مِنْ كَلَامِهِ فَقَالَ: مَهْ أَرَأَيْتَ رَجُلًا أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ: هُوَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ مَنْ أَحَبَّ قَالَ: فَلَمْ يَزَلْ يُحَدِّثُنَا حَتَّى قَالَ: إِنَّ مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ لَبَابًا مَسِيرَةُ عَرْضِهِ سَبْعِينَ سَنَةً، فَتَحَهُ اللَّهُ لِلتَّوْبَةِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ لَا يُغْلِقُهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ نَحْوِهِ

✱✱ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں حضرت صفوان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو اُنہوں نے دریافت کیا: تم کیوں آئے ہو؟ میں نے کہا: علم کے حصول کے لیے' اُنہوں نے فرمایا: طالبِ علم کی طلب سے راضی ہو کر فرشتے اپنے پَر اُس کے لیے بچھا دیتے ہیں' میں نے کہا: میرے ذہن میں پاخانہ یا پیشاب کرنے کے بعد (وضو کرتے ہوئے) موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں کچھ اُلجھن ہے اور آپ صحابیٔ رسول ہیں' میں آپ کے پاس اسی لیے حاضر ہوا ہوں تاکہ آپ سے دریافت کروں کہ آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی کوئی بات سنی ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ہدایت کی تھی کہ جب ہم سفر کر رہے ہوں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جب ہم مسافر ہوں تو ہم تین دن اور تین راتوں تک اپنے موزے نہ اُتاریں' البتہ جنابت کا حکم مختلف

ہے تاہم پاخانہ پیشاب یا سونے (کی وجہ سے بے وضو ہونے کی وجہ سے وضو کرتے ہوئے) نہ اُتاریں۔

میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کو خواہشِ نفس کے بارے میں کوئی بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہا تھا' اسی دوران ایک دیہاتی نے آپ کو بلند آواز میں مخاطب کیا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اُس نے کہا: اے حضرت محمد! تو نبی اکرم ﷺ نے اُسی کی طرح بلند آواز میں فرمایا: بولو! تو اُس نے کہا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو کسی قوم سے محبت رکھتا ہے لیکن اُن کے ساتھ شامل نہیں ہوتا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ قیامت کے دن اُن کے ساتھ ہوگا' جن کے ساتھ محبت کرتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُس کے بعد نبی اکرم ﷺ مسلسل ہمارے ساتھ گفتگو کرتے رہے یہاں تک کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

''مغرب کی سمت میں ایک دروازہ ہے جس کی چوڑائی ستر برس کی مسافت جتنی ہے' جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا اُس دن سے اُسے توبہ کے لیے کھولا ہوا ہے اور اُسے اُس وقت تک بند نہیں کرے گا جب تک سورج اس سمت (یعنی مغرب کی سمت) سے طلوع نہیں ہوتا''۔

**796** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ زِيَادٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: كُنَّا بِاَذْرِبِيجَانَ فَكَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ نَمْسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثَلَاثًا اِذَا سَافَرْنَا، وَلَيْلَةً اِذَا اَقَمْنَا

٭٭ زید بن وہب جہنی بیان کرتے ہیں: ہم آذربائیجان میں موجود تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خط میں لکھا کہ جب ہم سفر کر رہے ہوں تو ہم تین دن تک موزوں پر مسح کریں اور جب مقیم ہوں تو ایک دن تک کریں۔

**797** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسَى قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اِلَى اَهْلِ الْمَصِيْصَةِ اَنِ اخْلَعُوا الْخِفَافَ فِىْ كُلِّ ثَلَاثٍ

٭٭ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے مصیصہ کے رہنے والوں کو خط لکھا کہ تم تین دن بعد موزے اُتار دیا کرو۔

**798** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ اَبِىْ مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ، وَحُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ، كَانَا يَقُوْلَانِ: يَمْسَحُ الْمُسَافِرُ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ، وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: مسافر شخص تین دن اور تین راتوں تک اور مقیم ایک دن اور ایک رات تک موزوں پر مسح کرے گا۔

**799** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ لِلْمُسَافِرِ، وَيَوْمٌ لِلْمُقِيمِ

✻✻ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (موزوں پر مسح کی مدت) مسافر کے لیے تین اور مقیم کے لیے ایک دن ہے۔

**800** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ قَالَ: سَافَرْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ثَلَاثًا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَمْ يَنْزِعْ خُفَّيْهِ

✻✻ حضرت عمرو بن حارث بن مصطلق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ تک تین دن سفر کیا' اس دوران انہوں نے اپنے موزے نہیں اُتارے (اور موزوں پر ہی مسح کرتے رہے)۔

**801** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيْقٍ، عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ، وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمٌ. قَالَ: اَبُوْ وَائِلٍ وَّسَافَرْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ فَمَكَثَ ثَلَاثًا يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ

✻✻ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مسافر کے لیے تین دن اور مقیم کے لیے ایک دن (کی مدت کی اجازت ہے) کہ وہ موزوں پر مسح کر سکتا ہے۔

ابووائل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر کیا تو وہ تین دن تک موزوں پر مسح کرتے رہے۔

**802** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ: ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ لِلْمُسَافِرِ، وَيَوْمٌ لِلْمُقِيْمِ

✻✻ محمد بن عمرو' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا موزوں پر مسح کے بارے میں یہ قول نقل کرتے ہیں: ''مسافر کے لیے تین دن اور مقیم کے لیے ایک دن ہے''۔

**803** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبَانُ بْنُ صَالِحِ بْنِ عُمَيْرٍ، اَنَّ ابْنَ سُرَيْجٍ اَخْبَرَهُ، اَنَّ شُرَيْحًا كَانَ يَقُوْلُ: لِلْمُقِيْمِ يَوْمٌ اِلَى اللَّيْلِ، وَلِلْمُسَافِرِ ثَلَاثُ لَيَالٍ

✻✻ قاضی شریح فرماتے ہیں: مقیم کے لیے ایک دن' رات تک کی مدت ہے اور مسافر کے لیے تین راتوں کی ہے۔

**804** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: امْسَحْ عَلَى الْخُفَّيْنِ مَا لَمْ تَخْلَعْهُمَا، كَانَ لَا يُوَقِّتُ لَهُمَا وَقْتًا

✻✻ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم موزوں پر اُس وقت تک مسح کرتے رہو جب تک تم انہیں اتار نہیں دیتے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اس کے لیے کوئی مدت مقرر نہیں کرتے تھے۔

**805** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: يَمْسَحُ الرَّجُلُ عَلٰى خُفَّيْهِ مَا بَدَا لَهُ، وَلَا يُوَقِّتُ وَقْتًا.

✻✻ حسن بصری فرماتے ہیں: جب تک آدمی کو مناسب لگے اُس وقت تک موزوں پر مسح کرے گا' وہ اس بارے میں کوئی

مدت متعین نہیں کرتے تھے۔

806 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

## بَابُ الْمَسْحِ عَلَيْهِمَا مِنَ الْحَدَثِ

## باب: حدث لاحق ہونے پر موزوں پر مسح کرنا

807 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ: إِذَا اَدْخَلْتَهُمَا طَاهِرَتَانِ بِمَاءٍ حَدِيثٍ فَإِنَّكَ تَمْسَحُ مِنَ الْحَدَثِ إِلَى مِثْلِهَا مِنَ الْغَدِ يَقُوْلُ: لَوْ تَوَضَّاْتَ حِيْنَ الْفَجْرِ، فَلَمْ تُحْدِثْ حَتَّى كَانَ الْعَصْرُ فَإِنَّكَ تَمْسَحُ عَلَيْهِمَا حَتَّى الْعَصْرِ مِنَ الْغَدِ

٭٭ امام عبدالرزاق موزوں پر مسح کے بارے میں سفیان ثوری کا یہ قول نقل کرتے ہیں: جب تم نے پاؤں کو باوضو حالت میں موزوں میں داخل کیا ہو تو تم اگلے دن اُسی وقت تک کسی بھی حدث کے لاحق ہونے کی صورت میں موزوں پر مسح کر سکتے ہو۔ وہ یہ فرماتے تھے: اگر تم فجر کے وقت وضو کرو اور اُس وقت تک تمہیں حدث لاحق نہ ہو یہاں تک کہ عصر کا وقت ہو جائے تو تم اگلے دن عصر کے وقت تک اُن پر مسح کر سکتے ہو۔

808 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ: حَضَرْتُ سَعْدًا وَابْنَ عُمَرَ يَخْتَصِمَانِ إِلَى عُمَرَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَقَالَ عُمَرُ: يَمْسَحُ عَلَيْهِمَا إِلَى مِثْلِ سَاعَتِهِ مِنْ يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ

٭٭ ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں: میں حضرت سعد اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کے ساتھ موجود تھا' جب اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں بات چیت کی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی اُس گھڑی سے لے کر اگلے دن کی اُسی گھڑی تک اُن پر مسح کر سکتا ہے (جبکہ وہ مقیم ہو)۔

## بَابُ نَزْعِ الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْمَسْحِ

## باب: مسح کے بعد موزے اُتار لینا

809 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كُنَّا نَمْسَحُ عَلَيْهِمَا ثُمَّ نَقُوْمُ فَنُصَلِّي قَالَ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ اَنَا مِنْ هِشَامٍ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: ہم موزوں پر مسح کرتے تھے اور پھر اُٹھ کر نماز ادا کر لیتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے خود یہ روایت ہشام نامی راوی سے سنی ہے۔

810 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّهُ كَانَ

يُحَدِّثُ، ثُمَّ يَمْسَحُ عَلٰى جُرْمُوقَيْنِ لَهُ مِنْ لُبُودٍ يَمْسَحُ عَلَيْهِمَا، ثُمَّ يَنْزِعُهُمَا، وَإِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ لَبِسَهُمَا وَيُصَلِّي

✱✱ فضیل بن عمرو' ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں کہ جب اُنہیں حدث لاحق ہوتا تھا تو وہ (وضو کرتے ہوئے) تلبید شدہ بالوں سے بنی ہوئی جرموق (موزے کے اوپر پہنی جانے والی جراب) پر مسح کر لیتے تھے' وہ اُن پر مسح کرتے تھے پھر اُنہیں اُتار دیتے تھے' جب وہ نماز کے لیے اُٹھتے تھے' تو اُنہیں پہن کر نماز ادا کر لیتے تھے۔

**811** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا نَزَعَهُمَا أَعَادَ الْوُضُوءَ قَدِ انْتَقَضَ وُضُوءُهُ

✱✱ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب آدمی اُنہیں اُتارے گا تو وہ دوبارہ وضو کرے گا کیونکہ اُس کا وضو ٹوٹ گیا ہے۔

**812** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا نَزَعَهُمَا أَعَادَ الْوُضُوءَ قَدِ انْتَقَضَ وُضُوءُهُ، إِذَا مَسَحَ الرَّجُلُ عَلٰى خُفَّيْهِ، ثُمَّ خَلَعَهُمَا فَلْيَغْسِلْ قَدَمَيْهِ

✱✱ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب آدمی اُنہیں اُتارے گا تو وہ دوبارہ وضو کرے گا کیونکہ اُس کا وضو ٹوٹ گیا ہے' جب کوئی شخص موزوں پر مسح کرے اور پھر اُنہیں اُتار دے تو اُسے اپنے پاؤں دھونے چاہئیں۔

**813** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنِي الثَّوْرِيُّ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا نَزَعْتَهُمَا فَاغْسِلْ قَدَمَيْكَ. وَبِهِ يَأْخُذُ الثَّوْرِيُّ

✱✱ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب تم اُنہیں اُتار دو تو اپنے پاؤں دھولو۔

سفیان ثوری اس کے مطابق فتویٰ دیتے تھے۔

## بَابُ أَيُّ الصَّعِيدِ أَطْيَبُ

## باب: کون سی مٹی زیادہ پاکیزہ ہے؟

**814** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ قَابُوسٍ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَيُّ الصَّعِيدِ أَطْيَبُ؟ قَالَ: الْحَرْثُ

✱✱ ابوظبیان بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ کون سی مٹی زیادہ پاکیزہ ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: کھیتی باڑی والی۔

**815** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: (فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا) (النساء: 43) قَالَ: أَطْيَبُ مَا حَوْلَكَ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

"تم پاک مٹی کے ذریعہ تیمّم کرو"۔

تو عطاء نے جواب دیا: اس سے مراد یہ ہے کہ تمہارے آس پاس جو بھی پاک مٹی ہے اُس سے کرو۔

## بَابُ كَمِ التَّيَمُّمُ مِنْ ضَرْبَةٍ

## باب: تیمّم میں کتنی بار ضرب لگائی جائے گی؟

**816** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَيْفَ التَّيَمُّمُ؟ قَالَ: تَضَعُ بُطُونَ كَفَّيْكَ عَلَى الْأَرْضِ، ثُمَّ تَنْفُضُهُمَا تَضْرِبُ اِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى، ثُمَّ تَمْسَحُ وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ مَسْحَةً وَّاحِدَةً فَقَطْ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ، قُلْتُ: اللِّحْيَةُ اَمْسَحُ عَلَيْهَا مَعَ الْوَجْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، مَعَ الْوَجْهِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: تیمّم کیسے کیا جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: تم اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھو گے' پھر تم اُنہیں ایک دوسرے پر مار کر اُن سے مٹی جھاڑ دو گے' پھر تم اپنے چہرے اور بازوؤں پر ایک مرتبہ ہاتھ پھیر لو گے جو چہرے اور دونوں بازوؤں کے لیے ہوگا۔ میں نے دریافت کیا: کیا میں اپنے چہرے کے ساتھ داڑھی پر بھی مسح کروں گا؟ اُنہوں نے فرمایا: جی ہاں! یہ (داڑھی) چہرے کے ساتھ شمار ہوگی۔

**817** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا تَيَمَّمَ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ ضَرْبَةً عَلَى التُّرَابِ، ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ، ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَةً اُخْرَى، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَلَا يَنْفُضُ يَدَيْهِ مِنَ التُّرَابِ . قَالَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَبِهِ نَاْخُذُ.

٭٭ سالم' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ وہ جب تیمّم کرتے تھے تو وہ اپنے دونوں ہاتھ ایک مرتبہ مٹی پر مارتے تھے' پھر اپنے چہرے کا مسح کرتے تھے' پھر دوسری مرتبہ ہاتھ مارتے تھے اور پھر اُن دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک بازوؤں پر پھیرتے تھے' وہ اپنے ہاتھوں سے مٹی نہیں جھاڑتے تھے۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

**818** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

**819** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: فِي التَّيَمُّمِ مَرَّةٌ لِلْوَجْهِ، وَمَرَّةٌ لِلْيَدَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، وَلَا يَنْفُضُ يَدَيْهِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تیمّم میں ایک مرتبہ چہرے کے لیے اور ایک مرتبہ کہنیوں تک دونوں بازوؤں کے لیے (زمین پر ضرب) لگائی جائے گی اور آدمی اپنے دونوں ہاتھ نہیں جھاڑے گا۔

**820** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَالَهُ مَعْمَرٌ: عَنِ الْحَسَنِ، اَيْضًا

قَالَ: مَرَّةٌ لِلْوَجْهِ، وَمَرَّةٌ لِلْيَدَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ

✽✽ حسن بصری یہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ چہرے کے لیے اور ایک مرتبہ کہنیوں تک دونوں بازوؤں کے لیے (زمین پر ہاتھ مارا جائے گا)۔

**821** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: يَمْسَحُ بِالْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ

✽✽ امام شعبی فرماتے ہیں: آدمی اپنے چہرے پر اور کہنیوں تک دونوں بازوؤں پر ہاتھ پھیرے گا۔

**822** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اَعْجَبُ اِلَيَّ اَنْ اُبْلِغَهُ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ

✽✽ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: میرے نزدیک یہ بات پسندیدہ ہے کہ میں کہنیوں تک ہاتھ پھیروں۔

**823** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: يَمْسَحُ بِالْوَجْهِ، وَيَنْفُضُ كَفَّيْهِ يَضْرِبُ اِحْدَاهُمَا بِالْاُخْرَى، وَيَمْسَحُ كَفَّيْهِ

✽✽ قتادہ فرماتے ہیں: آدمی چہرے پر ہاتھ پھیرے گا اور اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر مار کر ہاتھوں کو جھاڑ لے گا اور دونوں بازوؤں پر ہاتھ پھیرے گا۔

**824** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: فِي التَّيَمُّمِ ضَرْبَةٌ فِي الْوَجْهِ، وَضَرْبَةٌ فِي الْيَدَيْنِ اِلَى الرُّسْغَيْنِ

✽✽ ابوبختری بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں کہ تیمم میں ایک ضرب چہرے کے لیے ہوگی اور ایک ضرب گٹوں تک دونوں ہاتھوں کے لیے ہوگی۔

**825** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: التَّيَمُّمُ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تیمم چہرے اور بازوؤں پر کیا جائے گا۔

**826** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: يَضْرِبُ بِكَفَّيْهِ الْاَرْضَ، ثُمَّ يَضْرِبُ بِيَدِهِ - يَعْنِيْ يَنْفُضُهَا - ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ

✽✽ امام شعبی فرماتے ہیں: آدمی اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے گا' پھر اپنا ہاتھ (دوسرے ہاتھ پر) مارے گا' یعنی اُسے جھاڑے گا اور پھر اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں پر پھیرے گا۔

**827** - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، اَنَّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ، كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ وَّمَعَهُ عَائِشَةُ، فَهَلَكَ عِقْدُهَا فَاحْتَبَسَ

النَّاسُ فِيْ ابْتِغَائِهٖ حَتّٰى اَصْبَحُوا وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَنَزَلَ التَّيَمُّمُ، قَالَ عَمَّارٌ: فَقَامُوْا فَمَسَحُوا فَضَرَبُوْا بِاَيْدِيهِمْ فَمَسَحُوا بِهَا وُجُوْهَهُمْ، ثُمَّ عَادُوا فَضَرَبُوْا بِاَيْدِيهِمْ ثَانِيَةً، فَمَسَحُوا بِهَا اَيْدِيَهُمْ اِلَى الْاِبِطَيْنِ - اَوْ قَالَ: اِلَى الْمَنَاكِبِ - قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَقَدْ كَانَ مَعْمَرٌ يُحَدِّثُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ كَانَ يَمْسَحُ بِالتَّيَمُّمِ وَجْهَهُ مَسْحَةً وَّاحِدَةً، ثُمَّ يَعُوْدُ فَيَمْسَحُ بِيَدَيْهِ اِلَى الْاِبِطَيْنِ، وَكَانَ يَخْتَصِرُهُ مَعْمَرٌ هٰكَذَا

✵✵ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر کر رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں' سیّدہ عائشہ کا ہار گر گیا' لوگ اُس کی تلاش میں رُک گئے یہاں تک کہ صبح ہوگئی' لوگوں کے پاس پانی نہیں تھا تو اُس موقع پر تیمم کے حکم سے متعلق آیت نازل ہوئی۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگ اُٹھے اُنہوں نے ہاتھ پھیرا' اُنہوں نے اپنے ہاتھ زمین پر مارے اور اُنہیں اپنے چہروں پر پھیر لیا' پھر دوبارہ زمین پر مارے اور دوسری مرتبہ اپنے بازوؤں پر پھیر لیے' اُنہوں نے اپنے بازوؤں پر کندھوں تک (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) بغلوں تک ہاتھ پھیرے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ تیمم کرتے ہوئے ایک مرتبہ چہرے پر ہاتھ پھیرتے تھے اور پھر دوسری مرتبہ (زمین پر ہاتھ مار کر) دونوں ہاتھ بغلوں تک لے جاتے تھے۔

معمر نے اس روایت کو اسی طرح مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

**828 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، فِي الْمَسْحِ بِالتُّرَابِ، كَمَا قَالَ اللّٰهُ يَمْسَحُ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ قَالَ: لَمْ اَسْمَعْ مِنْهُ اِلَّا ذٰلِكَ

✵ طاؤس کے صاحبزادے مٹی کے ذریعہ مسح کرنے کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: یہ اُسی طرح ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ آدمی اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں پر ہاتھ پھیرے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد سے اس کے علاوہ اور کوئی بات نہیں سنی۔

**829 اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَاِنْ كَانَ حَرْدٌ غَيْرَ بَطْحٍ يُجْزِءُ عَنِّي؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: الْبَطْحَاءُ مِنِّي قَرِيبٌ، اَفَتُحِبُّ اَنْ تَمْسَحَ مِنْهَا؟ قَالَ: اِنْ كَانَتْ قَرِيبًا فَعَفِّرْ بِهَا كَفَّيْكَ ثَلَاثًا، وَلَا تَمْسَحْ فِيْ ذٰلِكَ الْوَجْهَ، وَلَا تَنْفُضْهَا، ثُمَّ تَمْسَحُ بِوَجْهِكَ وَكَفَّيْكَ مَسْحَةً وَّاحِدَةً قَطْ

827- سنن ابی داؤد، کتاب الطهارة، باب التیمم، حدیث:275، السنن الصغری، سؤر الهرة، صفة الوضوء، باب التیمم فی السفر، حدیث:313، سنن ابن ماجه، کتاب الطهارة وسننها، ابواب التیمم، باب ما جاء فی السبب، حدیث:562، السنن الکبری للنسائی، بدء التیمم، التیمم فی السفر وذکر الاختلاف علی عمار بن یاسر فی کیفیته، حدیث:291، صحیح ابن حبان، کتاب الطهارة، باب التیمم، ذکر خبر قد یوهم غیر المتبحر فی صناعة الحدیث انه مضاد، حدیث:1326، شرح معانی الآثار للطحاوی، باب صفة التیمم کیف هی ؟، حدیث:405، مسند احمد بن حنبل، اول مسند الکوفیین، حدیث عمار بن یاسر، حدیث:18528، مسند الطیالسی، عمار بن یاسر، حدیث:666

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر وہ چٹیل زمین ہو' ہموار نہ ہو' تو کیا میری طرف سے کفایت کر جائے گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! انہوں نے کہا: بطحاء میرے قریب ہے' کیا آپ یہ بات پسند کریں گے کہ آپ اُس کے ذریعہ مسح کر لیں؟ انہوں نے فرمایا: اگر یہ قریب ہے تو تم اس کے ذریعہ اپنے ہاتھوں کو تین مرتبہ خاک آلود کرو اور تم اُس کے ذریعہ چہرے پر مسح نہ کرو اور انہیں جھاڑو نہیں' (پھر تیسری مرتبہ کے بعد) تم اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں پر صرف ایک مرتبہ ہاتھ پھیر لو۔

## بَابُ كَمْ يُصَلِّي بِتَيَمُّمٍ وَّاحِدٍ

## باب: آدمی ایک تیمّم کے ساتھ کتنی نمازیں ادا کرسکتا ہے؟

**830** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ اَنْ لَا يُصَلِّيَ الرَّجُلُ بِالتَّيَمُّمِ اِلَّا صَلَاةً وَّاحِدَةً، ثُمَّ يَتَيَمَّمُ لِلصَّلَاةِ الْاُخْرَى

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ آدمی ایک تیمم کے ساتھ صرف ایک نماز ہی ادا کرے' پھر وہ دوسری نماز کے لیے دوبارہ تیمم کرے۔

**831** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: يُتَيَمَّمُ لِكُلِّ صَلَاةٍ.

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہر نماز کے لیے ازسرنو تیمم کیا جائے گا۔

**832** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، وَمَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ مِثْلَهُ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

**833** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ: نُحْدِثُ لِكُلِّ صَلَاةٍ تَيَمُّمًا. قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ قَتَادَةُ يَاْخُذُ بِهِ

✽✽ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم ہر نماز کے لیے ازسرنو تیمم کرتے ہیں۔

معمر فرماتے ہیں: قتادہ اس کے مطابق فتویٰ دیتے تھے۔

**834** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ: التَّيَمُّمُ بِمَنْزِلَةِ الْمَاءِ يَقُوْلُ: يُصَلِّي بِهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ

✽✽ زہری فرماتے ہیں: تیمم پانی کے حکم میں ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: آدمی اس کے ذریعہ اُس وقت تک نماز ادا کرسکتا ہے' جب تک اُسے حدث لاحق نہیں ہوتا۔

**835** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ بَشِيْرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَا: يَتَيَمَّمُ وَتُجْزِيْهِ الصَّلَوَاتُ كُلُّهَا مَا لَمْ يُحْدِثْ هُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمَاءِ

✱✱ حسن بصری اور سعید بن مسیب فرماتے ہیں: آدمی تیمّم کر لے تو اُس کے لیے اُس وقت تک نمازیں ادا کرنا جائز ہوگا جب تک اُسے حدث لاحق نہیں ہوتا کیونکہ تیمّم پانی (کے ذریعہ وضو کرنے) کے حکم میں ہے۔

**836** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يُجْزِءُ بِتَيَمُّمٍ وَّاحِدٍ مَا لَمْ يُحْدِثْ

✱✱ حسن بصری فرماتے ہیں: ایک تیمّم کے ذریعہ (کئی نمازیں ادا کرنا) کافی ہوگا جب تک آدمی کو حدث لاحق نہیں ہوتا۔

## بَابُ الَّذِي لَا يَجِدُ تُرَابًا تَيَمَّمَ بِغَيْرِهِ

## باب: جو شخص مٹی نہیں پاتا کیا وہ مٹی کے بجائے کسی اور چیز سے تیمّم کر لے؟

**837** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، يُتَيَمَّمُ بِالْكَلَإِ وَالْجَبَلِ، - يَعْنِي مَا يَقَعُ عَلَى الْجَبَلِ مِنَ التُّرَابِ -

✱✱ امام شعبی فرماتے ہیں: گھاس پھوس اور پہاڑ (کی زمین) کے ذریعہ بھی تیمّم کیا جا سکتا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ پہاڑ پر جو مٹی ہوتی ہے (جو کنکریوں کی شکل میں ہوتی ہے اُس کے ذریعہ بھی تیمّم کیا جا سکتا ہے)۔

**838** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: سَمِعْنَا أَنَّهُ إِذَا وَقَعَ ثَلْجٌ لَا يَقْدِرُ مَعَهُ عَلَى التُّرَابِ، أَوْ كَانَتْ رَدْغَةٌ لَا يَقْدِرُ عَلَى التُّرَابِ، فَإِنَّهُ يَتَيَمَّمُ مِنْ عُرْفِ فَرَسِهِ، وَمِنْ مِرْفَقِهِ وَمِمَّا يَكُونُ فِيهِ مِنَ الْغُبَارِ مِنْ قِنَاعِهِ

✱✱ سفیان ثوری فرماتے ہیں: ہم نے یہ بات سنی ہے کہ جب اتنی برفباری ہو کہ آدمی اُس کی وجہ سے مٹی تک نہ پہنچ سکتا ہو یا اتنا کیچڑ ہو کہ آدمی مٹی استعمال کرنے پر قادر نہ ہو تو وہ اپنے گھوڑے کی پیشانی سے تیمّم کرے گا اور اُس کی ٹانگوں کے جوڑ سے اور اُس کی زین پر جو غبار لگا ہوا ہے اُس سے تیمّم کرے گا۔

## بَابُ الَّذِي يَتَيَمَّمُ ثُمَّ يَجِدُ الْمَاءَ

## باب: جو شخص تیمّم کرتا ہے اور پھر اُسے پانی مل جاتا ہے

**839** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الَّذِي يَتَيَمَّمُ فَيُصَلِّي فَيَجِدُ مَاءً قَالَ: إِذَا أَصَابَ الْمَاءَ فِي وَقْتِ تِلْكَ الصَّلَاةِ فَلْيَغْتَسِلْ إِنْ كَانَ جُنُبًا أَوْ لِيَتَوَضَّأْ إِذَا لَمْ يَكُنْ جُنُبًا، ثُمَّ لِيُعِدْ تِلْكَ الصَّلَاةَ، فَإِنْ أَصَابَ الْمَاءَ بَعْدَمَا يَذْهَبُ وَقْتُ تِلْكَ الصَّلَاةِ فَلَا يُعِدْهَا وَلَكِنْ لِيَغْتَسِلْ وَلْيَتَوَضَّأْ لِمَا يُسْتَقْبَلُ مِنْ صَلَاتِهِ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جو شخص تیمّم کرتا ہے پھر نماز ادا کر لیتا ہے پھر اُسے پانی مل جاتا ہے؟ تو عطاء نے جواب دیا: جب وہ شخص اُس نماز کے وقت میں پانی تک پہنچ جائے تو اُسے جنبی ہونے کی صورت میں غسل کرنا

ہوگا اور اگر جنبی نہیں تھا تو وضو کرنا ہوگا اور پھر اُس نماز کو دُہرانا ہوگا' لیکن اگر اُس نماز کا وقت رخصت ہو جانے کے بعد وہ پانی تک پہنچتا ہے تو وہ نماز کو نہیں دُہرائے گا' البتہ اگلی نماز کے لیے وہ غسل یا وضو کر لے گا۔

**840** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: يُعِيدُ مَا كَانَ فِيْ وَقْتٍ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں: جب تک نماز کا وقت موجود ہو' وہ نماز کو دُہرا لے گا۔

**841** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: يُعِيدُ اِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فِي الْوَقْتِ

✵✵ عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب آدمی (نماز کے) وقت میں پانی کو پالے تو وہ نماز کو دُہرائے گا۔

**842** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: يُعِيدُ مَا كَانَ فِيْ وَقْتٍ

✵✵ طاؤس فرماتے ہیں: جب تک وقت باقی ہو' آدمی (نماز کو) دُہرائے گا۔

**843** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يُعِيدُ مَا كَانَ فِيْ وَقْتٍ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: جب تک وقت باقی ہوگا' وہ (نماز کو) دُہرا لے گا۔

## بَابُ نَزْعِ الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْمَسْحِ

## باب: مسح کرنے کے بعد موزے اُتار دینا

**844** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَغَيْرِهِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اِذَا نَزَعَهُمَا اَعَادَ الْوُضُوْءَ وَقَدِ انْتَقَضَ وُضُوْؤُهُ الْاَوَّلُ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب آدمی موزے اتار دے گا تو وہ دوبارہ وضو کرے گا کیونکہ اُس سے پہلے والا وضو ٹوٹ گیا ہے۔

**845** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا تَوَضَّاَ الرَّجُلُ عَلٰى خُفَّيْهِ، ثُمَّ خَلَعَهُمَا فَقَدِ انْتَقَضَ وُضُوْؤُهُ

✵✵ زہری فرماتے ہیں: جب آدمی موزوں پر مسح کرلے اور پھر انہیں اُتار دے تو اُس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

**846** - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَمِعْتُ الثَّوْرِيَّ، يَقُوْلُ فِي الَّذِي يَنْزِعُ اِحْدَى خُفَّيْهِ قَالَ: يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ كِلْتَيْهِمَا اَحَبُّ اِلَيْنَا، وَمِنَّا مَنْ يَقُوْلُ: يَغْسِلُ قَدَمَهُ، وَالْقَوْلُ الْاٰخَرُ اَحَبُّ اِلَيْنَا، قَالَ الثَّوْرِيُّ: اِذَا نَزَعْتَ الْخُفَّ مِنْ مَوْضِعِ الْمَسْحِ فَاغْسِلِ الْقَدَمَ

✵✵ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان ثوری کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اپنا ایک موزہ اتار دیتا ہے تو ثوری فرماتے ہیں: وہ اپنے دونوں پاؤں دھوئے' یہ چیز میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے' جبکہ ہم میں سے بعض حضرات نے یہ کہا ہے کہ وہ اپنے ایک پاؤں کو دھولے تاہم دوسرا قول میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب تم مسح کے مقام سے موزے کو اُتارلو تو تم اپنا پورا پاؤں دھوؤ گے۔

**847 - اقوالِ تابعین:** قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَمِعْتُ الثَّوْرِيَّ فِيْ رَجُلٍ لَبِسَ خُفَّيْنِ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ خُفَّانِ آخَرَانِ، ثُمَّ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ الْاَعْلَيَيْنِ، ثُمَّ نَزَعَهُمَا وَبَقِيَ الْخُفَّانِ الْاَسْفَلَانِ قَالَ: فَقَدِ انْتَقَضَ الْوُضُوْءُ اِذَا نَزَعَ الْخُفَّيْنِ الْاَعْلَيَيْنِ اللَّذَيْنِ كَانَ عَلَيْهِمَا الْمَسْحُ

✵✵ امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: میں نے سفیان ثوری کو ایسے شخص کے بارے میں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے جو موزے پہنتا ہے اور اُن موزوں پر دواور موزے پہن لیتا ہے' پھر وہ اوپر والے موزوں پر مسح کرتا ہے پھر اُنہیں اتار دیتا ہے اور نیچے والے موزے باقی رہ جاتے ہیں۔ تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: اُس کا وضوٹوٹ جائے گا' اُس وقت جب اُس نے اوپر والے موزے اتار دیئے تھے جن پر اُس نے مسح کیا تھا۔

**848 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ مَسَحَ عَلَى جَوْرَبَيْهِ، وَلَبِسَ خُفَّيْنِ عَلَيْهِمَا، ثُمَّ اَحْدَثَ قَالَ: قَالَ: يَنْزِعُ خُفَّيْهِ، وَيَمْسَحُ عَلَى جَوْرَبَيْهِ

✵✵ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی جرابوں پر مسح کر لیتا ہے اور پھر اُن پر موزے پہن لیتا ہے' پھر اُسے حدث لاحق ہو جاتا ہے۔ سفیان ثوری فرماتے ہیں: وہ اپنی موزے اُتار کر اپنی جرابوں پر مسح کرے گا۔

**849 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: بَلَغَنِي، عَنِ الْحَكَمِ، وَاِبْرَاهِيْمَ، اَنَّهُمَا كَانَا اِذَا اَرَادَا الْبَوْلَ وَهُمَا عَلَى وُضُوْءٍ لَبِسَا خُفَّيْنِ، ثُمَّ قَامَا فَبَالَا، ثُمَّ تَوَضَّآ فَمَسَحَا عَلَى الْخُفَّيْنِ

✵✵ سفیان ثوری فرماتے ہیں: حکم اور ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے کہ جب یہ دونوں حضرات وضو کی حالت میں ہوتے اور پھر پیشاب کرنے کا ارادہ کرتے تو ان دونوں (کا یہ طریقہ کار تھا) پہلے موزے؟ ہن لیتے' پھر پیشاب کرتے' اس کے بعد وضو کرتے ہوئے وہ اپنے موزوں پر مسح کر لیتے تھے۔

**850 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلَى قَالَ: اِذَا نَزَعْتَهُمَا فَاَعِدِ الْوُضُوْءَ

✵✵ ابن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: جب تم نے اُن کو اُتار دیا تو تم دوبارہ وضو کرو۔

## بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

## باب: موزوں پر مسح کرنا

**851 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ: رَاَيْتُ الْحَسَنَ، بَالَ، ثُمَّ تَوَضَّاَ فَمَسَحَ عَلَى

خُفَّيْهِ مَسْحَةً وَّاحِدَةً عَلٰى ظُهُوْرِهِمَا قَالَ: فَرَاَيْتُ اَثَرَ اَصَابِعِهٖ عَلَى الْخُفِّ

✱✱ ایوب بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بصری کو دیکھا' اُنہوں نے پیشاب کرنے کے بعد وضو کرتے ہوئے اپنے موزوں پر ایک ہی مرتبہ مسح کیا' جو اُنہوں نے اُن کے اوپر والے حصے کی طرف کیا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اُن کی انگلیوں کا نشان موزے پر دیکھا۔

**852** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْعَلَاءِ، ثُمَّ قَالَ: رَاَيْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، بَالَ، ثُمَّ اَتٰى دِجْلَةَ فَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ، فَمَسَحَ اَصَابِعَهٗ عَلَى الْخُفِّ وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا قَالَ: فَرَاَيْتُ اَثَرَ اَصَابِعِهٖ فِي الْخُفِّ

✱✱ ابواسحاق نے علاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے قیس بن سعد بن عبادہ کو دیکھا' وہ پیشاب کرنے کے بعد دریائے دجلہ کے پاس تشریف لائے اور پھر اُنہوں نے اپنے موزے پر مسح کر لیا' اُنہوں نے اپنی انگلیاں موزے کے اوپر پھیریں اور اپنی انگلیوں کو کشادہ رکھا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اُن کی انگلیوں کا نشان موزے پر دیکھا۔

**853** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِنْ شِئْتَ مَسَحْتَ مِنْ قِبَلِ السَّاقِ، وَاِنْ شِئْتَ مِنْ قِبَلِ الْاَصَابِعِ اِلَى السَّاقِ، قَالَ [illegible]يُّ: وَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا يَقُوْلُ بِغَسْلِ الْخُفِّ

قُلْنَا لِاَبِيْ بَكْرٍ: هَلْ رَاَيْتَ الثَّوْرِيَّ يَمْسَحُ؟ اَوْ هَلْ اَرَاكُمْ كَيْفَ الْمَسْحُ؟ قَالَ: اَرَانَا كَيْفَ الْمَسْحُ فَوَضَعَ اَصَابِعَهٗ عَلٰى مُقَدَّمِ خُفِّهٖ، وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا حَتّٰى اَتٰى اَصْلَ السَّاقِ وَمِنْ اَسْفَلَ فَاَرَانَا اَبُوْ بَكْرٍ كَمَا اَرَاهُ الثَّوْرِيُّ قَالَ: وَاَرَانَاهُ الدَّبَرِيُّ

✱✱ امام شعبی فرماتے ہیں: اگر تم چاہو تو پنڈلی کی طرف سے مسح کر و اور اگر چاہو تو انگلیوں کی طرف سے پنڈلی تک مسح کرو۔

ثوری فرماتے ہیں: میں نے کسی بھی شخص کو موزے کو دھونے کا حکم دیتے ہوئے نہیں سنا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے امام عبدالرزاق سے دریافت کیا: کیا آپ نے کبھی سفیان ثوری کو مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے' یا اُنہوں نے کبھی آپ کو کر کے دکھایا کہ مسح کیسے کیا جاتا ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اُنہوں نے ہمیں کر کے دکھایا تھا کہ مسح کیسے کیا جاتا ہے' اُنہوں نے اپنے موزے کے اگلے حصے پر انگلیاں رکھیں' اُنہیں کشادہ رکھا اور پھر اُسے پنڈلی کی جڑ تک لے آئے اور اُنہوں نے نیچے کی طرف سے بھی مسح کیا۔

امام عبدالرزاق نے ہمیں اُسی طرح مسح کر کے دکھایا جس طرح سفیان ثوری نے اُنہیں کر کے دکھایا تھا اور (کتاب کے ناقل کہتے ہیں:) دبری نے ہمیں اُسی طرح مسح کر کے دکھایا جس طرح (امام عبدالرزاق نے اُنہیں کر کے دکھایا تھا)۔

**854** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّهٗ قَالَ: اِذَا تَوَضَّاَ عَلٰى خُفَّيْهِ يَضَعُ اِحْدٰى يَدَيْهِ، فَوْقَ الْخُفِّ، وَالْاُخْرٰى تَحْتَ الْخُفِّ

✽✽ زہری بیان کرتے ہیں: جب تم موزوں پر مسح کرنے لگو تو اپنا ایک ہاتھ موزے کے اوپر اور دوسرا موزے کے نیچے رکھو۔

**855** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَمْسَحُ عَلَيْهِمَا - يَعْنِي خُفَّيْهِ - مَسْحَةً وَّاحِدَةً بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا بُطُونَهُمَا وَظُهُورَهُمَا، وَقَدْ اَهْرَاقَ قَبْلَ ذٰلِكَ الْمَاءَ فَتَوَضَّاَ هٰكَذَا لِجَنَازَةٍ دُعِيَ اِلَيْهَا

✽✽ عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اُن پر یعنی موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا' اُنہوں نے ایک ہی مرتبہ مسح کیا اور دونوں ہاتھوں کے ذریعہ موزوں کے نیچے والے حصے اور اوپر والے حصے پر کیا' وہ اس سے پہلے پانی بہا چکے تھے اور اُنہوں نے جنازے کے لیے اس طرح وضو کیا تھا' جس جنازے میں شرکت کے لیے اُنہیں بلایا گیا تھا۔

**856** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: امْسَحْ عَلَيْهِمَا ثَلَاثًا اَحَبُّ اِلَيَّ كَمَا يَمْسَحُ الْمَرْءُ بِرِجْلِهِ وَلَا تَغْسِلْهُمَا، قُلْتُ: اَغْمِسُ كَفِّي فِي الْمَاءِ، ثُمَّ لَا اَنْفُضُهَا حَتّٰى اَمْسَحَ بِمَا فِيهَا كَمَا اَمْسَحُ بِالرَّاْسِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ اَخْطَاَتْ بَعْدَ ثَلَاثِ مَسَحَاتٍ شَيْئًا مِنَ الْخُفَّيْنِ قَالَ: لَا يَضُرُّكَ

✽✽ عطاء فرماتے ہیں: تم اُن پر تین مرتبہ مسح کرو' یہ چیز میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے' جس طرح آدمی اپنے پاؤں پر مسح کرتا ہے اور تم اُنہیں (یعنی موزوں کو) دھونا نہیں۔ میں نے دریافت کیا: کیا میں اپنی ہتھیلی پانی میں ڈبو کر پھر اُس کو جھاڑے بغیر اُس ہتھیلی پر موجود پانی کے ذریعہ مسح کرلوں جس طرح میں سر پر مسح کرتا ہوں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر تین دفعہ مسح کرنے کے بعد بھی موزوں کا کچھ حصہ باقی رہ جائے (جس پر ہاتھ نہ پھیرا گیا ہو) تو اُنہوں نے فرمایا: یہ چیز تمہیں نقصان نہیں دے گی۔

**857** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِنَّمَا الْمَسْحُ عَلَى الْحَلَفَيْنِ مِنَ الْخُفَّيْنِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: اَلَا اَمْسَحُ بِبُطُونِ الْخُفَّيْنِ؟ قَالَ: لَا اِلَّا بِظُهُورِهِمَا

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا حلفین پر مسح کرنا موزوں پر مسح کرنے میں شامل ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا میں موزوں کے نیچے والے حصے پر مسح نہ کروں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! صرف اوپر والے حصے پر کرو۔

**858** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَبَلَغَكَ مِنْ رُخْصَةٍ فِي الْمَسْحِ بِالْقُفَّازَيْنِ اَوْ بِالرَّقْعِ؟ قَالَ: لَا

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا دستانوں پر یا (برقع پر) مسح کرنے کے بارے میں اجازت کی روایت آپ تک پہنچی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

**859** - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، سَمِعْتُ سُفْيَانَ فِي رَجُلٍ تَوَضَّاَ فَنَسِيَ الْمَسْحَ بِرَاْسِهِ، اَوْ بَعْضِ

مَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ، ثُمَّ لَبِسَ خُفَّيْهِ، ثُمَّ بَالَ قَالَ: يَخْلَعُ خُفَّيْهِ، وَيُعِيدُ الْوُضُوْءَ لِاَنَّهُ لَبِسَهُمَا عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ تَامٍّ، قَالَ سُفْيَانُ فِيْ رَجُلٍ تَوَضَّاَ لِلْحَضَرِ فَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ بَعْضَ يَوْمٍ لِلظُّهْرِ - اَوِ الْعَصْرِ -، ثُمَّ بَدَا لَهُ اَنْ يُسَافِرَ فَقَالَ: يَمْسَحُ عَلَيْهِمَا بَقِيَّةَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِمَّا مَضٰى قَالَ: وَاِنْ كَانَ مَسَحَ عَلَيْهِمَا فِي السَّفَرِ صَلَاتَيْنِ، ثُمَّ قَدِمَ يُكْمِلُ يَوْمًا وَلَيْلَةً بِمَا مَضٰى مِنَ الْمَسْحِ، وَاِنْ كَانَ مَسَحَ فِي السَّفَرِ يَوْمًا وَلَيْلَةً ثُمَّ قَدِمَ خَلَعَهُمَا حِيْنَ يَقْدَمُ مِنَ السَّفَرِ وَصَارَتْ اِقَامَةً

✳✳ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جو شخص وضو کرتے ہوئے اپنے سر پر مسح کرنا' یا وضو کے کسی مقام کو (دھونا) بھول جائے اور پھر وہ موزے پہن لے اور پھر وہ پیشاب کرے' تو سفیان فرماتے ہیں: وہ اپنے موزے اُتار کر دوبارہ وضو کرے گا کیونکہ اُس نے بے وضو حالت میں اُنہیں پہنا ہے۔ سفیان ایسے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جو مقیم ہونے کی حالت میں وضو کرتا ہے اور موزوں پر دن کے کسی حصہ میں ظہر یا عصر کی نماز کے لیے مسح کر لیتا ہے' پھر اُسے سفر کرنا پڑتا ہے تو ثوری فرماتے ہیں: وہ شخص آئندہ تین دن تک اُن پر مسح کرے گا۔ وہ یہ بھی فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص سفر کے دوران دو نمازیں موزوں پر مسح کر کے ادا کر چکا ہو اور پھر وہ آئے (یعنی مقیم ہو جائے) تو ایک دن اور ایک رات مکمل کرے گا جو اُس کے گزشتہ مسح کا باقی حصہ ہے' اور اگر اُس نے سفر میں ایک دن اور ایک رات مسح کر لیا تھا اور پھر آ گیا تو جیسے ہی وہ سفر سے واپس آئے گا تو وہ اُنہیں اتار دے گا اور مقیم ہو جائے گا۔

**860** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ: لَاَنْ يُقْطَعُ قَدَمِي اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَمْسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ

✳✳ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میرے پاؤں کاٹ دیئے جائیں' یہ چیز مجھے اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں موزوں پر مسح کروں۔

## بَابُ وُضُوْءِ الْمَرِيضِ

## باب: بیمار شخص کا وضو کرنا

**861** - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ بِشْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو يَعْقُوبَ الدَّبَرِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: هَلْ لِلْمَوْعُوكِ اَوْ لِلْمَرِيضِ رُخْصَةٌ فِيْ اَنْ لَا يُنَقِّيَ، وَلَا يُسْبِغَ الْوُضُوْءَ؟ قَالَ: لَا

✳✳ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: بخار زدہ یا بیمار شخص کے لیے اس بارے میں کوئی رخصت ہے کہ وہ (وضو کے اعضاء کو) اچھی طرح صاف نہ کرے' یا اہتمام سے وضو نہ کرے۔ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

**862** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ قَيْسٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَنَّهُ قَالَ: لِلْمَرِيضِ الْمَجْدُوْرِ وَشِبْهِهِ رُخْصَةٌ فِيْ اَنْ لَا يَتَوَضَّاَ وَتَلَا: (اِنْ كُنْتُمْ مَرْضٰى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ) (النساء: 43) ثُمَّ يَقُوْلُ: هِيَ مَا

خَفِيَ مِنْ تَاوِيلِ الْقُرْآنِ، وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مِثْلَهُ

✵✵ مجاہد کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: چیچک کا مریض اوراس جیسے دیگر مریضوں کو یہ رخصت ہے کہ وہ وضو نہ کریں۔ پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''اگرتم بیمار ہو یا سفر میں ہو''۔

پھر مجاہد نے یہ فرمایا: یہ قرآن کا وہ مفہوم ہے جو پوشیدہ ہے۔ سعید بن جبیر سے بھی اس کی مانند روایت منقول ہے۔

**863** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ يَقُوْلُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ: (وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى اَوْ عَلَى سَفَرٍ) (النساء: 43) اَوْ جَاءَ اَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ قَالَ: هِيَ لِلْمَرِيضِ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ، إِذَا خَافَ عَلَى نَفْسِهِ فَلَهُ الرُّخْصَةُ فِي التَّيَمُّمِ مِثْلُ الْمُسَافِرِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ

✵✵ مجاہد فرماتے ہیں: اس آیت میں:

''اور اگرتم بیمار ہو یا سفر میں ہو' یا تم میں سے کوئی شخص پاخانہ کر کے آئے''۔

مجاہد فرماتے ہیں: یہ آیت اُس بیمار کے لیے ہے' جسے جنابت لاحق ہوگئی ہو' اُسے (غسل کرنے کی صورت میں) اپنی جان کے حوالے سے اندیشہ ہو' تو ایسے شخص کو مسافر کی طرح تیمّم کرنے کی اجازت ہے' ایسا مسافر جسے پانی نہیں ملتا۔

## بَابُ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ

## باب: جب کوئی شخص پانی نہ پائے

**864** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: شَأْنُ الْمَجْدُورِ، هَلْ لَهُ رُخْصَةٌ فِي اَنْ يَتَوَضَّأَ؟ وَتَلَوْتُ عَلَيْهِ: (وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى اَوْ عَلَى سَفَرٍ) (النساء: 43)، وَهُوَ سَاكِتٌ كَذَلِكَ حَتَّى جِئْتُ، (فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً) (النساء: 43) قَالَ: ذَلِكَ إِذَا لَمْ يَجِدُوا مَاءً، فَإِنْ وَجَدُوا مَاءً فَلْيَتَطَهَّرُوا قَالَ: وَإِنِ احْتَلَمَ الْمَجْدُورُ وَجَبَ عَلَيْهِ الْغُسْلُ، وَاللَّهِ لَقَدِ احْتَلَمْتُ مَرَّةً - عَطَاءٌ الْقَائِلُ - وَاَنَا مَجْدُورٌ فَاغْتَسَلْتُ، هِيَ لَهُمْ كُلِّهِمْ إِذَا لَمْ يَجِدُوا الْمَاءَ - يَعْنِي الْآيَةَ -

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: چیچک کے شکار شخص کا کیا معاملہ ہے' کیا اُسے یہ اجازت ہے کہ وہ وضو نہ کرے۔ میں نے اُن کے سامنے یہ آیت تلاوت کی:

''اگرتم بیمار ہو یا سفر پر ہو''۔

لیکن عطاء خاموش رہے یہاں تک کہ جب میں نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور اگرتم پانی نہ پاؤ''۔

تو عطاء نے کہا: یہ حکم اُس صورت میں ہے جب اُن لوگوں کو پانی نہیں ملتا' جب اُنہیں پانی مل جاتا ہے تو وہ طہارت حاصل

کریں گے۔

اُنہوں نے یہ فرمایا: اگر چیچک کے شکار شخص کو احتلام ہو جائے' تو اُس پر غسل واجب ہوگا۔

پھر عطاء نے یہ بات بیان کی: اللہ کی قسم! ایک مرتبہ خود مجھے احتلام ہو گیا' میں اُس وقت چیچک کا شکار تھا تو میں نے غسل کیا' تو یہ حکم اُن لوگوں کے لیے اُس صورت میں ہے' جب اُن لوگوں کو پانی نہیں ملتا۔ عطاء کی مراد آیت کا حکم تھی۔

**865** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ قَالَ: نَزَلَ بِي رَجُلٌ فَاَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ وَبِهِ جِرَاحَةٌ فَسَاَلْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ، فَقَالَ: لِيَغْسِلْ مَا حَوْلَهُ وَلَا يَقْرَبْ جِرَاحَتَهُ الْمَاءَ

✵✵ یوسف بن ماہک بیان کرتے ہیں: ایک شخص میرے ہاں مہمان کے طور پر ٹھہرا' اُسے جنابت لاحق ہو گئی' وہ زخمی تھا' میں نے عبید بن عمیر سے (اس بارے میں) دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: وہ زخم کے آس پاس کو دھولے گا لیکن زخم پر پانی نہیں لگائے گا۔

**866** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ سَمْعَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَجُلًا اَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ وَبِهِ جِرَاحٌ فَاحْتَلَمَ فَاسْتَفْتَى، فَاَمَرُوهُ اَنْ يَّغْتَسِلَ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا لَكُمْ قَتَلْتُمُوهُ قَتَلَكُمُ اللّٰهُ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص کو جنابت لاحق ہو گئی' وہ زخمی بھی تھا' اُسے احتلام ہوا تھا' اُس نے مسئلہ دریافت کیا تو لوگوں نے اُسے غسل کرنے کی ہدایت کی' اُس نے غسل کیا تو اُس کا انتقال ہو گیا۔ جب اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: کیا وجہ ہے کہ تم لوگوں نے اُسے قتل کر دیا ہے' اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو برباد کرے!

**867** - حدیث نبوی: عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَجُلًا كَانَ بِهِ جِرَاحٌ فَاَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فَاَمَرُوهُ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: قَتَلْتُمُوهُ قَتَلَكُمُ اللّٰهُ، اَلَمْ يَكُنْ شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالَ؟ قَالَ عَطَاءٌ: فَبَلَغَنِي اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اغْتَسِلْ وَاتْرُكْ مَوْضِعَ الْجِرَاحِ

✵✵ عطاء بن ابی رباح' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص کو زخم لاحق ہوئے' اُسے جنابت بھی لاحق ہو گئی تو لوگوں نے اُسے غسل کرنے کی ہدایت کی' اُس نے غسل کیا تو اُس کا انتقال ہو گیا۔ اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے اُسے مار دیا ہے' اللہ تعالیٰ بھی تمہیں مار دے! کیا ناواقف شخص کی شفاء سوال کرنے میں نہیں ہے۔

عطاء بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت بھی پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ایسی صورتِ حال میں) تم غسل کر لو اور زخم کی جگہ کو چھوڑ دو۔

**868** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ يَحْيَى، اَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ: لِلْمَرِيضِ الشَّدِيدِ الْمَرَضِ رُخْصَةٌ فِي اَنْ لَا يَتَوَضَّاَ وَيَمْسَحَ بِالتُّرَابِ، وَقَالَ: (فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا) (النساء: 43)، قَالَ طَاوُسٌ: هِيَ لِلْجُنُبِ وَاِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى فَذٰلِكَ حَتّٰى اَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَاَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ اَنَّهُ سَمِعَهُ وَذَكَرَ لَهُ قَوْلَهُمْ: اِنَّ لِلْمَرِيضِ رُخْصَةً فِي اَنْ لَا يَتَوَضَّاَ فَمَا اَعْجَبَهُ ذٰلِكَ

✽✽ طاؤس بیان کرتے ہیں: ایسا بیمار شخص جس کی بیماری شدید ہو اُس کے لیے یہ اجازت ہے کہ وہ وضو نہ کرے اور مٹی کے ذریعے تیمم کرلے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اگر تم پانی کو نہیں پاتے ہو تو پاک مٹی کے ذریعہ تیمم کرلو''۔

طاؤس فرماتے ہیں: یہ حکم جنبی شخص کے لیے ہے۔ (پھر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور اگر تم بیمار ہو''۔

تو یہ حکم (بیمار کے لیے ہو جائے گا) یہاں تک کہ آیت میں یہ الفاظ ہیں:

''یا تم عورتوں کے ساتھ وظیفۂ زوجیت ادا کرلو''۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے طاؤس کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے طاؤس کے سامنے بعض لوگوں کا یہ فتویٰ ذکر کیا کہ بیمار شخص کو اس بات کی اجازت ہے کہ وہ وضو نہ کرے' تو یہ بات طاؤس کو پسند نہیں آئی۔

**869** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رُخْصَةٌ لِلْمَرِيضِ فِي الْوُضُوءِ التَّيَمُّمُ بِالصَّعِيدِ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ مُجَلَّدًا؟ كَاَنَّهُ كَيْفَ يَصْنَعُ بِهِ؟

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بیمار شخص کو وضو کے بارے میں یہ اجازت ہے کہ وہ پاک مٹی کے ذریعہ تیمم کرلے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اگر وہ جلد کی بیماری کا شکار ہو' تو (کیا حکم ہوگا؟) اُن کی مراد یہ تھی کہ ایسی صورتِ حال میں وہ کیا کرے گا؟

**870** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا كَانَ بِاِنْسَانٍ جُدَرِيٌّ، اَوْ جُرْحٌ كَبُرَ عَلَيْهِ وَخَشِيَ عَلَيْهِ، فَاِنَّهُ يَتَيَمَّمُ بِالصَّعِيدِ قَالَ: وَبَلَغَنِي ذٰلِكَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

✽✽ قتادہ فرماتے ہیں: جب کسی شخص کو چیچک ہو' یا ایسا زخم ہو جو شدید ہو اور اُسے اپنے بارے میں اندیشہ ہو (کہ غسل کرنے کی صورت میں اُس کا زخم خراب ہو جائے گا) تو وہ مٹی کے ذریعہ تیمم کرلے۔

وہ یہ فرماتے ہیں: سعید بن جبیر کے حوالے سے یہی روایت مجھ تک پہنچی ہے۔

**871** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ حَمَّادٍ فِي الْمَجْدُورِ وَالْحَائِضِ اِذَا خَافَا عَلٰى اَنْفُسِهِمَا تَيَمَّمَا يَقُولُ: الْمَجْدُورُ اِذَا اَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ

❊❊ ابن جریج نے حماد کا یہ قول نقل کیا ہے: جو چیچک کے شکار شخص اور حیض والی عورت کے بارے میں ہے کہ جب اُنہیں اپنی جان کے حوالے سے اندیشہ ہو تو وہ تیمم کرلیں گے۔ حماد فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ چیچک کے شکار شخص کو جب جنابت لاحق ہو جائے۔

**872** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبَانُ، عَنِ النَّخَعِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ، اَنَّ رَجُلًا كَانَ بِهِ جُدَرِيٌّ، فَاَمَرَهُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقُرِّبَ لَهُ تُرَابٌ فِيْ طَسْتٍ اَوْ تَوْرٍ فَتَمَسَّحَ بِالتُّرَابِ

❊❊ علقمہ فرماتے ہیں: ایک شخص کو چیچک کی شکایت تھی تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اُس کے بارے میں حکم دیا کہ ایک طشت میں کچھ مٹی اُس کے قریب کی گئی (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک پیالہ میں کی گئی تو اُس نے مٹی کے ذریعہ مسح کرلیا۔

**873** - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اُنَيْسٍ قَالَ: كَانَ بِرَجُلٍ جُدَرِيٌّ فَاَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فَاَمَرُوهُ، فَاغْتَسَلَ فَانْتَثَرَ لَحْمُهُ فَمَاتَ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: قَتَلُوْهُ قَتَلَهُمُ اللّٰهُ، اَلَمْ يَكُنْ شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالَ؟ لَوْ تَيَمَّمَ بِالصَّعِيدِ

❊❊ حضرت زید بن انیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص کو چیچک کی شکایت تھی' اُسے جنابت لاحق ہوگئی' لوگوں کی ہدایت پر اُس نے غسل کیا تو اُس کا گوشت خراب ہوگیا اور اُس کا انتقال ہوگیا۔ اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان لوگوں نے اُسے قتل کردیا' اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو برباد کرے! کیا ناواقف شخص کی شفاء دریافت کرنے میں نہیں ہے' اگر وہ مٹی کے ذریعہ تیمم کرلیتا (تو یہ مناسب ہوتا)۔

**874** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَنْ اُصَدِّقُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِنَّ رُخْصَةً لِلْمَرِيضِ فِي التَّمَسُّحِ بِالتُّرَابِ وَهُوَ يَجِدُ الْمَاءَ

❊❊ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بیمار شخص کو مٹی کے ذریعہ مسح کرنے کی اجازت ہے' اگرچہ وہ پانی کے پاس موجود ہو۔

## بَابُ الرَّجُلِ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ فِيْ اَرْضٍ بَارِدَةٍ

## باب: جب کسی شخص کو کسی سرد علاقے میں جنابت لاحق ہو جائے

**875** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: هَلْ لِامْرِءٍ بِاَرْضٍ بَارِدَةٍ بِالشَّامِ رُخْصَةٌ فِيْ اَنْ لَا يُنَقِّيَ وَلَا يُسْبِغَ الْوُضُوْءَ؟ قَالَ: لَا

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کوئی ایسا شخص جو شام میں کسی ٹھنڈے علاقے میں رہتا ہو' کیا اُس کے لیے کوئی ایسی رخصت ہے کہ وہ اچھی طرح سے وضو نہ کرے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

876 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: جَاءَ اَهْلُ الطَّائِفِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشَكَوْا اِلَيْهِ الْبَرْدَ وَسَاَلُوهُ عَنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ، فَقَالَ: اَمَّا اَنَا فَاِنِّي اُفِيضُ عَلٰى رَاْسِي ثَلَاثًا

✸✸ قتادہ بیان کرتے ہیں: طائف کے رہنے والے لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے سردی کی شکایت کی' اُن لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے غسلِ جنابت کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: میں تو اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہالیتا ہوں۔

877 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ سَمِعْتُ الثَّوْرِيَّ يَقُولُ: اَجْمَعُوا اَنَّ الرَّجُلَ يَكُونُ فِي اَرْضٍ بَارِدَةٍ فَاَجْنَبَ فَخَشِيَ عَلٰى نَفْسِهِ الْمَوْتَ يَتَيَمَّمُ وَكَانَ بِمَنْزِلَةِ الْمَرِيضِ

✸✸ ثوری بیان کرتے ہیں: لوگوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو شخص کسی سرد علاقے میں موجود ہو اور اُسے جنابت لاحق ہو جائے اور اُسے (غسل کی صورت میں) مرنے کا اندیشہ ہو تو وہ شخص تیمم کرے گا اور وہ بیمار کے حکم میں ہو جائے گا۔

878 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، اَنَّهُ اَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ وَهُوَ اَمِيرُ الْجَيْشِ، فَتَرَكَ الْغُسْلَ مِنْ اَجْلِ آيَةٍ قَالَ: اِنِ اغْتَسَلْتُ مِتُّ فَصَلّٰى بِمَنْ مَعَهُ جُنُبًا، فَلَمَّا قَدِمَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَّفَهُ بِمَا فَعَلَ وَاَنْبَاَهُ بِعُذْرِهِ فَاَقَرَّ وَسَكَتَ

✸✸ حضرت ابوامامہ بن سہل اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما' حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ اُنہیں جنابت لاحق ہوگئی' وہ لشکر کے امیر تھے' اُنہوں نے قرآن کے حکم کے تحت غسل ترک کر دیا' اُنہوں نے کہا: اگر میں نے غسل کر لیا تو میں مر جاؤں گا' پھر اُنہوں نے اپنے ساتھیوں کو جنابت کی حالت میں نماز پڑھا دی۔ پھر جب وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اُنہوں نے اپنے طرزِ عمل کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کو بتایا اور اپنے عذر کے بارے میں بھی آپ کو بتایا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے برقرار رکھا اور آپ خاموش رہے۔

## بَابُ بَدْءِ التَّيَمُّمِ

## باب: تیمم کا آغاز

879 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَوْ غَيْرِهِ قَالَ: سَقَطَ عِقْدٌ لِعَائِشَةَ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَعْشَرًا يَبْتَغُونَهُ، فَاَدْرَكَهُمُ الصُّبْحُ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَصَلَّوْا بِغَيْرِ طُهُورٍ فَشَكَوْا ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَزَلَ التَّيَمُّمُ . قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي اَيُّوبُ قَالَ: مَرَّ اَبُو بَكْرٍ بِعَائِشَةَ فَقَالَ: حَبَسْتِ النَّاسَ وَعَنَّيْتِيهِمْ.

قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ هِشَامٌ، عَنْ اَبِيهِ، وَقَالَهُ اَيُّوبُ اَيْضًا . قَالَ: فَلَمَّا نَزَلَ التَّيَمُّمُ سُرَّ بِذٰلِكَ اَبُو بَكْرٍ وَقَالَ: مَا

عَلِمْتُكِ لَمُبَارَكَةٌ مَا نَزَلَ بِكِ اَمْرٌ تَكْرَهِينَهُ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ - تَبَارَكَ وَتَعَالٰى - لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ خَيْرًا

❊❊ ہشام بن عروہ اپنے والد یا شاید کسی اور راوی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار گر گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی تلاش میں کچھ لوگوں کو بھیجا' اسی دوران صبح صادق ہوگئی' اُن لوگوں کے پاس پانی نہیں تھا' اُنہوں نے وضو کے بغیر نماز ادا کرلی' پھر اُنہوں نے اس بات کی شکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کی تو تیمّم کا حکم نازل ہوگیا۔

معمر بیان کرتے ہیں: ایوب نے میرے سامنے یہ روایت بیان کی ہے: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے گزرے تو فرمایا: تم نے لوگوں کو رُکنے پر مجبور کیا ہے اور اُنہیں پریشانی کا شکار کیا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: ہشام نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے اور ایوب نے بھی یہ الفاظ نقل کیے ہیں کہ جب تیمّم کے حکم سے متعلق آیت نازل ہوگئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس بات پر بہت خوش ہوئے اور اُنہوں نے فرمایا: مجھے یہ پتا نہیں تھا کہ تم اتنی برکت والی ہو' جب بھی تمہیں کسی ایسی صورتِ حال کا سامنا کرنا پڑا' جو تمہارے لیے ناپسندیدہ ہو' تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے اُس میں بھلائی رکھ دی۔

**880** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ اَسْفَارِهِ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ - اَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ - انْقَطَعَ عِقْدِي قَالَ: فَاَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهِ، وَاَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَاَتَى النَّاسُ اِلَى اَبِي بَكْرٍ فَقَالُوا: اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ، اَقَامَتْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ قَالَتْ: فَجَاءَ اَبُو بَكْرٍ وَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاضِعٌ رَاْسَهُ عَلٰى فَخِذِي قَالَ: حَبَسْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلٰى مَاءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَعَاتَبَنِي اَبُو بَكْرٍ، وَقَالَ لِي مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُولَ، وَجَعَلَ يَطْعَنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ اِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَامَ عَلٰى فَخِذِي حَتّٰى اَصْبَحَ عَلٰى غَيْرِ مَاءٍ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ (فَتَيَمَّمُوا) (النساء: 43)، فَقَالَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ: مَا هِيَ بِاَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ اَبِي بَكْرٍ قَالَ: فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّتِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ

❊❊ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے' یہاں تک کہ جب ہم بیداء یا ذات الجیش کے مقام پر پہنچے تو میرا ہار گر گیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس ہار کی تلاش میں وہاں پڑاؤ کیا' آپ کے ہمراہ لوگ بھی ٹھہر گئے' لوگوں کے پاس پانی نہیں تھا۔ کچھ لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: کیا آپ نے دیکھا نہیں ہے کہ سیّدہ عائشہ نے کیا کیا ہے؟ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگوں کو رُکنے پر مجبور کر دیا ہے اور لوگوں کے پاس پانی نہیں ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر تشریف لائے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت اپنا سر میرے زانو پر رکھے سو رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگوں کو رُکنے پر مجبور کر دیا ہے حالانکہ یہاں آس پاس کہیں پانی نہیں ہے اور لوگوں کے پاس بھی پانی نہیں ہے۔ (سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:) حضرت ابوبکر نے مجھ پر ناراضگی کا اظہار کیا اور جو اللہ کو

منظور تھا وہ میرے بارے میں مجھے کہا' وہ اپنا ہاتھ میرے پہلو میں مارتے رہے' لیکن میں نے حرکت صرف اس لیے نہیں کی کیونکہ نبی اکرم ﷺ (آرام فرما تھے) آپ میرے زانو پر سوئے ہوئے تھے' یہاں تک کہ صبح صادق کا وقت ہوگیا اور پانی موجود نہیں تھا' تو اللہ تعالیٰ نے تیمّم کے حکم سے متعلق آیت نازل کردی:

''تم لوگ تیمّم کرلو''۔

اُس وقت اُسید بن حضیر نے یہ بات کہی کہ اے ابوبکر کی آل! یہ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب ہم نے اُس اونٹ کو اُٹھایا جس پر میں موجود تھی تو اُس کے نیچے سے ہمیں ہار مل گیا۔

**881** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: إِذَا صَلَّى بِالتَّيَمُّمِ ثُمَّ وَجَدَ الْمَاءَ فِي وَقْتِ تِلْكَ الصَّلَاةِ لَمْ يُعِدْ

٭٭ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: جب کوئی شخص تیمّم کرکے نماز پڑھ لے اور پھر وہ نماز کے وقت کے دوران ہی پانی کو لے تو وہ نماز کو نہیں دُہرائے گا۔

**882** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، وَعَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَا: إِذَا صَلَّى، ثُمَّ وَجَدَ الْمَاءَ فِي الْوَقْتِ لَمْ يُعِدْ

٭٭ ابراہیم نخعی اور امام شعبی یہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص نماز ادا کرلے اور پھر وقت کے دوران پانی کو پالے تو وہ نماز نہیں دُہرائے گا۔

**883** - آثارِ صحابہ: عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّهُ أَقْبَلَ مَعَ ابْنِ عُمَرَ مِنَ الْجُرُفِ فَلَمَّا أَتَى الْمِرْبَدَ فَلَمْ يَجِدْ مَاءً فَتَيَمَّمَ بِالصَّعِيدِ، وَصَلَّى وَلَمْ يُعِدْ تِلْكَ الصَّلَاةَ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ جرف نامی جگہ سے آرہے تھے' جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ مربد کے مقام پر پہنچے تو اُنہیں پانی نہیں ملا تو اُنہوں نے مٹی کے ذریعہ تیمّم کرلیا اور نماز ادا کرلی اور پھر اُنہوں نے اُس نماز کو دُہرایا نہیں۔

**884** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدٍ، وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ تَيَمَّمَ وَصَلَّى الْعَصْرَ وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَدِينَةِ مِيلٌ أَوْ مِيلَانِ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَدِينَةَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَلَمْ يُعِدْ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے تیمّم کرکے عصر کی نماز ادا کرلی' حالانکہ اُن کے اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک یا شاید دو میل کا فاصلہ تھا' پھر وہ مدینہ منورہ کے اندر داخل ہوگئے تو سورج ابھی بلند تھا' لیکن حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نماز کو دُہرایا نہیں۔

**885** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: إِذَا كُنْتَ جُنُبًا فَتَمَسَّحْ، ثُمَّ إِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَلَا تَغْتَسِلْ مِنْ جَنَابَتِكَ إِنْ شِئْتَ.

قَالَ عَبْدُ الْحَمِيدِ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ الْمُسَيَّبِ، فَقَالَ: وَمَا يُدْرِيهِ؟ إِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَاغْتَسِلْ.

✲✲ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں: جب تم جنبی ہو تو مسح کرلو اور جب تم پانی پالو تو اگر تم چاہو تو غسلِ جنابت نہ کرو۔

عبدالحمید بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ سعید بن میّب سے کیا تو وہ بولے: اُسے کیا پتا! جب تم پانی کو پالو تو تم غسل کرلو۔

**886** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّهُ قَالَ: ذٰلِكَ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں مجھے یہ روایت بتائی گئی ہے کہ اُنہوں نے بھی یہی بات ارشاد فرمائی ہے۔

**887** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: يَغْتَسِلُ إِذَا وَجَدَ الْمَاءَ

✲✲ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب (تیمّم کرنے والا شخص) پانی کو پالے گا تو وہ غسل کرے گا۔

**888** - اقوالِ تابعین: عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّجِيبِيِّ، أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ رَجُلٍ يَتَيَمَّمُ، ثُمَّ يَجِدُ الْمَاءَ فِي الْوَقْتِ قَالَ: يُعِيدُ الصَّلَاةَ

✲✲ سعید بن عبدالرحمٰن تجیبی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو تیمّم کرتا ہے اور پھر (نماز کے) وقت میں پانی کو پالیتا ہے تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ نماز کو دُہرائے گا۔

**889** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا قَالَ: ابْتُلِيَ بِذٰلِكَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ فِي الْوَقْتِ فَاغْتَسَلَا - أَوْ قَالَ: فَتَوَضَّأَ - وَأَعَادَ أَحَدُهُمَا الصَّلَاةَ وَلَمْ يُعِدِ الْآخَرُ، فَأَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَصَّا عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِلَّذِي أَعَادَ: أُوتِيتَ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ، وَقَالَ لِلْآخَرِ: قَدْ أَجْزَأَ عَنْكَ

✲✲ امام اوزاعی بیان کرتے ہیں: بعض حضرات نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو حضرات اس طرح کی صورتِ حال کا شکار ہوئے اور پھر اُن دونوں حضرات نے (نماز کے) وقت میں پانی کو پالیا تو اُن دونوں نے غسل کیا۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) وضو کیا۔ پھر اُن دونوں میں سے ایک نے اُس نماز کو دُہرایا اور دوسرے نے نماز کو نہیں دُہرایا۔ پھر وہ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کو پوری صورتِ حال کے بارے میں بتایا' تو جن صاحب نے نماز کو دُہرایا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: تمہیں دُگنا اجر دیا جائے گا۔ اور دوسرے صاحب سے یہ فرمایا: تمہاری لیے کفایت ہوگئی۔

**890** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، أَنَّ رَجُلَيْنِ أَصَابَتْهُمَا جَنَابَةٌ فَتَيَمَّمَا وَصَلَّيَا، ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ فِي الْوَقْتِ فَاغْتَسَلَا، فَأَعَادَ أَحَدُهُمَا الصَّلَاةَ وَلَمْ يُعِدِ

الْاٰخَرُ، فَسَاَلَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِي اَعَادَ: اُوتِيتَ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ، وَقَالَ لِلْاٰخَرِ: قَدْ اَجْزَاَ عَنْكَ

✵✵ بکر بن سوادہ بیان کرتے ہیں: دوحضرات کو جنابت لاحق ہوئی' اُن دونوں نے تیمّم کر کے نماز ادا کر لی' پھر (نماز کے وقت) کے دوران ہی اُن دونوں کو پانی مل گیا' اُن دونوں نے غسل کیا' اُن دونوں میں سے ایک نے نماز کو دُہرایا اور دوسرے نے نہیں دُہرایا' پھر اُن دونوں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا۔ تو جن صاحب نے نماز کو دُہرایا تھا' اُن سے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں دو مرتبہ اجر دیا جائے گا''۔ اور دوسرے صاحب سے یہ فرمایا: ''تمہارے لیے یہ چیز کافی تھی''۔

**891** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَرْمَلَةَ قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فَقَالَ: اِنِّي احْتَلَمْتُ قَبْلَ الصُّبْحِ فَلَمْ اَجِدْ مَاءً فَتَيَمَّمْتُ وَصَلَّيْتُ، فَلَمَّا اَصْبَحْتُ وَجَدْتُ الْمَاءَ فَاَغْتَسِلُ؟ فَقَالَ اَبُو سَلَمَةَ: اِنْ شِئْتَ فَاغْتَسِلْ، وَاِنْ شِئْتَ فَلَا تَغْتَسِلْ. قَالَ اَبُو حَرْمَلَةَ: فَقُلْتُ لِابْنِ الْمُسَيِّبِ: اَلَا تَسْمَعُ اِلٰى مَا يَقُوْلُ هٰذَا؟ وَحَدَّثْتُهُ بِقَوْلِهِ، فَقَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: اَفَعَلَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: فَحَصَبَ نَحْوَهُ، وَقَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ اَحَدُكُمْ لَا يَدْرِي مَا الْفُتْيَا، لِمَ يُفْتِي النَّاسَ؟ يَا هٰذَا طَهُرْتَ لِصَلَاتِكَ فَاِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَالْغُسْلُ وَاجِبٌ عَلَيْكَ

✵✵ عبدالرحمٰن بن حرملہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے پاس آیا اور بولا: صبح سے پہلے مجھے احتلام ہو گیا' مجھے پانی نہیں ملا' میں نے تیمّم کر کے نماز ادا کر لی' جب صبح ہوئی تو مجھے پانی ملا تو کیا میں غسل کر لوں؟ تو ابوسلمہ نے کہا: اگر تم چاہو تو غسل کر لو اور اگر چاہو تو نہ کرو۔

ابوحرملہ بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیّب سے کہا کہ کیا آپ نے سنا نہیں جو یہ کہہ رہے ہیں! پھر میں نے اُن کے جواب کے بارے میں سعید کو بتایا تو سعید نے فرمایا: کیا اُس نے ایسا کہا ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو سعید نے اُن کی طرف کنکریاں پھینکیں اور بولے: کوئی ایسا شخص جسے یہ پتا ہی نہیں ہے کہ مسئلہ کا جواب کیا ہے' وہ لوگوں کو فتویٰ کیوں دیتا ہے' اے شخص! تم اپنی نماز کے لیے طہارت حاصل کرو اور پھر جب تمہیں پانی مل جائے تو تم پر غسل کرنا واجب ہوگا۔

## بَابُ يَتَيَمَّمُ ثُمَّ يَمُرُّ بِالْمَاءِ هَلْ يَتَوَضَّاُ؟ وَهَلْ يَتَيَمَّمُ لِلتَّطَوُّعِ؟

## باب: ایک شخص تیمّم کرتا ہے اور پھر پانی کے پاس سے گزرتا ہے تو کیا وہ وضو کر لے؟ کیا کوئی شخص نوافل کے لیے تیمّم کر سکتا ہے؟

**892** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا تَيَمَّمَ الرَّجُلُ، ثُمَّ مَرَّ بِمَاءٍ فَقَالَ: حَتّٰى آتِيَ مَاءً آخَرَ فَقَدْ نَقَضَ تَيَمُّمَهُ، وَيَتَوَضَّاُ لِتِلْكَ الصَّلَاةِ، وَاِذَا تَيَمَّمَ، ثُمَّ وَجَدَ الْمَاءَ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ فِي صَلَاتِهِ فَقَدْ هَدَمَ تَيَمُّمَهُ وَيَتَوَضَّاُ لِتِلْكَ الصَّلَاةِ

✽✽ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب کوئی شخص تیمم کرے اور پھر پانی کے پاس سے گزرے وہ فرماتے ہیں: یہاں تک کہ کسی دوسرے پانی کے پاس سے گزرے تو اُس کا تیمم ٹوٹ جائے گا اور وہ اُس نماز کے لیے وضو کرے گا اور جب کوئی شخص تیمم کرے اور نماز کا سلام پھیرنے سے پہلے پانی کو پالے تو اُس کا تیمم کالعدم ہو جائے گا اور وہ اُس پانی سے وضو کرے گا۔

**893** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِیَّ: هَلْ یَتَیَمَّمُ الرَّجُلُ اِذَا لَمْ یَجِدِ الْمَاءَ فَیُصَلِّی تَطَوُّعًا؟ قَالَ: لَا

✽✽ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: جب کوئی شخص پانی کو نہیں پاتا تو کیا وہ تیمم کر کے نوافل ادا کر لے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

**894** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَضَیْتُ الْحَاجَةَ فِیْ بَعْضِ هٰذِهِ الشِّعَابِ اَمْسَحُ بِالتُّرَابِ وَاُصَلِّی؟ قَالَ: اَمَّا الصَّلَاةُ فَلَا

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں نے کسی گھاٹی میں قضائے حاجت کی تو کیا میں مٹی پر ہاتھ پھیر کے (یعنی تیمم کر کے) نماز ادا کر سکتا ہوں؟ اُنہوں نے فرمایا: جہاں تک نماز کا تعلق ہے تو وہ نہیں ہوگی۔

## بَابُ الرَّجُلِ یُعَلِّمُ التَّیَمُّمَ اَیُجْزِیهِ

## باب: ایسا شخص جو تیمم کی تعلیم دیتا ہے تو کیا اس کے لیے یہ چیز کافی ہوگی؟

**895** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ قَالَ: قَالَ سُفْیَانُ: اِذَا عَلَّمْتَ الرَّجُلَ التَّیَمُّمَ فَلَا یُجْزِیكَ ذٰلِكَ التَّیَمُّمُ اَنْ تُصَلِّیَ بِهٖ اِلَّا اِنْ نَوَیْتَ بِهٖ اَنَّكَ تَیَمَّمُ لِنَفْسِكَ، وَاِذَا عَلَّمْتَهُ الْوُضُوْءَ اَجْزَاَكَ

✽✽ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب تم کسی شخص کو (عملی طور پر کر کے دکھا کے) تیمم کی تعلیم دو تو یہ تیمم تمہارے لیے کفایت نہیں کرے گا کہ تم اس کے ذریعہ نماز ادا کر لو ماسوائے اس صورت کے کہ تم نے اس کے ذریعہ تیمم کرنے کی نیت کی ہو کہ تم اپنے لیے تیمم کر رہے ہو لیکن اگر تم کسی کو (عملی طور پر کر کے) وضو کی تعلیم دیتے ہو تو یہ تمہارے لیے جائز ہوگا۔

## بَابُ الْمُسَافِرِ یَخَافُ الْعَطَشَ وَمَعَهٗ مَاءٌ

## باب: جب کسی مسافر کو پیاسے رہ جانے کا اندیشہ ہو حالانکہ اُس کے پاس پانی موجود ہو تو تیمم کا حکم

**896** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ مَعَهٗ اِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ فَقَطْ فِیْ سَفَرٍ فَاَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ، اَوْ حَانَتِ الصَّلَاةُ وَهُوَ عَلٰی غَیْرِ وُضُوْءٍ، فَخَشِیَ اِنْ تَطَهَّرَ بِمَا فِی الْاِدَاوَةِ الظَّمَاَ قَالَ: فَاللّٰهُ اَعْذَرَ بِالْعُذْرِ عَلَیْهِ بِالتُّرَابِ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص کے پاس صرف ایک مشکیزہ میں پانی ہے وہ شخص سفر کر رہا ہے اُسے جنابت لاحق ہو جاتی ہے یا نماز کا وقت ہو جاتا ہے اور وہ شخص بے وضو ہے اُسے یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ اگر اس

نے برتن میں موجود پانی کے ذریعہ وضو کرلیا تو خود پیاسا رہ جائے گا۔ تو عطاء نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عذر کو قبول کرنے والا ہے' ایسے شخص پر مٹی استعمال کرنا لازم ہوگا۔

**897** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا خَشِيَ الْمُسَافِرُ عَلٰى نَفْسِهِ الْعَطَشَ وَمَعَهُ مَاءٌ تَيَمَّمَ.

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: جب مسافر شخص کو اپنی ذات کے حوالے سے پیاسے رہ جانے کا اندیشہ ہو اور اُس کے پاس پانی ہو بھی تو وہ تیمم کرلے۔

**898** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ وَعَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ مِثْلَهُ

✵✵ اسی کی مانند روایت قتادہ کے حوالے سے منقول ہے جبکہ اسی کی مانند روایت ضحاک بن مزاحم سے منقول ہے۔

**899** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، وَعَنْ عَطَاءٍ، قَالَا: اِذَا خَافَ الْعَطَشَ وَمَعَهُ مَاءٌ يَتَيَمَّمُ وَلَا يَتَوَضَّأُ

✵✵ مجاہد کے صاحبزادے اپنے والد اور عطاء کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ جب آدمی کو پیاسے رہنے کا اندیشہ ہو تو اگرچہ اُس کے پاس پانی موجود ہو' پھر بھی وہ تیمم کرے گا وہ وضو نہیں کرے گا۔

## بَابُ الرَّجُلِ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ وَمَعَهُ مِنَ الْمَاءِ مَا يَتَوَضَّأُ

## باب: جس شخص کو جنابت لاحق ہوجائے اور اُس کے پاس صرف اتنا پانی موجود ہو جس کے ساتھ وضو کیا جاسکتا ہو' تو تیمم کا کیا حکم ہوگا؟

**900** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَاَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ وَمَعَهُ مِنَ الْمَاءِ قَدْرُ مَا يَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ قَالَ: فَلْيَتَوَضَّأْ بِهِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص سفر کر رہا ہے' اُسے جنابت لاحق ہوجاتی ہے' اُس کے پاس صرف اتنا پانی ہے کہ جس کے ذریعہ نماز کے وضو کا سا وضو کیا جاسکتا ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: وہ اُس کے ذریعہ وضو کرلے گا۔

**901** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ فِيْ رَجُلٍ اَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فِيْ سَفَرٍ وَّلَمْ يَكُنْ مَعَهُ مِنَ الْمَاءِ اِلَّا قَدْرُ وُضُوْئِهِ لِلصَّلَاةِ قَالَ: يَتَوَضَّأُ بِهِ وَلَا يَتَيَمَّمُ . قَالَ مَعْمَرٌ: يَتَوَضَّأُ وَيَتَيَمَّمُ اَعْجَبُ اِلَيَّ

✵✵ عمرو بن عبید' حسن بصری کے بارے میں فرماتے ہیں: اگر کسی شخص کو سفر کے دوران جنابت لاحق ہوجائے اور اُس کے پاس صرف اتنا پانی ہو جس کے ذریعہ نماز کے لیے وضو کیا جاسکتا ہو تو حسن فرماتے ہیں: وہ آدمی اُس کے ذریعہ وضو کرلے گا' وہ

تیمم نہیں کرے گا۔ معمر فرماتے ہیں: میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ صورتِ حال یہ ہے کہ وہ وضو بھی کرلے اور تیمم بھی کرلے۔

## بَابُ الرَّجُلِ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ وَمَعَهُ مِنَ الْمَاءِ قَدْرُ مَا يَغْسِلُ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَفَرْجَهُ

## باب: جس شخص کو جنابت لاحق ہو جائے اور اُس کے پاس صرف اتنا پانی ہو جس کے ذریعہ وہ اپنے چہرے دونوں بازوؤں اور شرمگاہ کو دھو سکتا ہو

**902** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ فِي رَجُلٍ اَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فِي سَفَرٍ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ مَاءٌ اِلَّا مَا يَغْسِلُ بِهِ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ قَالَ: فَلْيَغْسِلْ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَيُصَلِّي وَلَا يَتَيَمَّمُ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ غَيْرَهُ يَقُولُ لِيَغْسِلْ وَجْهَهُ وَلْيَتَيَمَّمْ اَيْضًا

٭٭ عمرو بن عبید' حسن بصری کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ایک ایسا شخص جسے سفر کے دوران جنابت لاحق ہوگئی اور اُس کے پاس صرف اتنا پانی ہے جس کے ذریعہ وہ اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں (یا بازوؤں) کو دھو سکتا ہے۔ تو حسن بصری فرماتے ہیں: وہ اپنے چہرے اور بازوؤں کو دھو کر نماز ادا کرلے گا اور تیمم نہیں کرے گا۔ معمر کہتے ہیں: میں نے دیگر حضرات کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: وہ اپنا چہرہ بھی دھولے گا اور تیمم بھی کرلے گا۔

**903** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ اَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فِي سَفَرٍ، وَمَعَهُ مَاءٌ اَيُجْزِيهِ اَنْ يَغْسِلَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ، وَمَعَهُ مَا يَبْلُغُ بِهِ قَدَمَيْهِ وَيَدَيْهِ وَذِرَاعَيْهِ؟ قَالَ: لَا، لَعَمْرِي لَا يُجْزِءُ عَنْهُ فَلَا يَدَعُ ذٰلِكَ اِذَا بَلَغَ لَهُ قَدَمَيْهِ وَيَدَيْهِ وَذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ تَلَا آيَةَ الْمَسْحِ، فَجَعَلَهُمَا جَمِيعًا وَجَعَلَ اِلَيْهَا الْمَسْحَ اِنْ لَمْ يَجِدْ مَاءً

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: ایک شخص کو سفر کے دوران جنابت لاحق ہو جاتی ہے اور اُس کے پاس پانی بھی ہے' تو کیا اُس کے لیے یہ بات جائز ہوگی کہ وہ اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھولے' حالانکہ اُس کے پاس اتنا پانی موجود ہو جس کے ذریعے وہ اپنے دونوں پاؤں' دونوں ہاتھوں اور بازوؤں کو دھو سکتا ہو' تو اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے! اُس کے لیے یہ کافی نہیں ہوگا اور وہ اُس وقت تک اسے نہیں چھوڑے گا جب تک اپنے دونوں پاؤں' دونوں بازوؤں کو نہیں دھولیتا۔ پھر اُنہوں نے مسح کے حکم سے متعلق آیت تلاوت کی اور ان سب کو اکٹھا قرار دیا اور اگر آدمی کو پانی نہیں ملتا تو مسح (یعنی تیمم کو) اُس صورت کے لیے قرار دیا۔

**904** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَمَسْحٌ مِنَ الْمَاءِ وَاحِدَةٌ قَطُّ اَحَبُّ اِلَيْكَ، اَمْ ثَلَاثُ مَسَحَاتٍ بِالتُّرَابِ؟ قَالَ: بَلْ مَسْحَةٌ بِالْمَاءِ، فَلْيُؤْثِرِ الْمَاءَ عَلَى التُّرَابِ، وَاِنْ قَلَّ الْمَاءُ فَلَمْ يَكْفِ فَلْيُؤْثِرْ قَلِيلَهُ عَلَى التُّرَابِ يَبْلُغُ مِنْ وُضُوءِ اَعْضَائِهِ مَا بَلَغَ، وَلٰكِنْ اِنْ قَلَّ الْمَاءُ بَدَاَ فِي ذٰلِكَ بِغَسْلِ فَرْجِهِ وَلَوْ لَمْ يَبْلُغْ لَهُ اِلَّا ذٰلِكَ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں ایک مرتبہ پانی کے ذریعہ مسح کرلوں' یہ آپ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے' یا میں تین مرتبہ مٹی کے ذریعہ مسح کروں' یہ زیادہ پسندیدہ ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ پانی کے ذریعہ ایک مرتبہ مسح کرلینا (پسندیدہ ہے)' آدمی کو پانی کو مٹی پر ترجیح دینی چاہیے' اگرچہ پانی تھوڑا ہی کیوں نہ ہو اور آدمی کو تھوڑے پانی کو مٹی پر ترجیح دینی چاہیے' اتنا پانی جو اُس کے وضو کے اعضاء تک پہنچ سکتا ہو' لیکن اگر پانی کم ہو تو وہ اس ساری صورتِ حال میں سب سے پہلے اپنی شرمگاہ کو دھوئے گا اور اگر اُس کے پاس صرف اتنا ہی پانی ہو (جس کے ذریعہ شرمگاہ کو دھویا جاسکتا ہو' تو وہ صرف شرمگاہ کو دھوئے گا)۔

**905** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَكَانَ مَعَهُ مِنَ الْمَاءِ مَا يُوَضِّءُ وَجْهَهُ وَقَدَمَيْهِ وَذِرَاعَيْهِ، اَيَدَعُ الْمَاءَ اِنْ شَاءَ وَيَتَمَسَّحُ بِالتُّرَابِ؟ قَالَ: لَا، لَعَمْرِي قُلْتُ لَهُ، فَكَانَ مَعَهُ مَا يَغْسِلُ بِهِ وَجْهَهُ وَفَرْجَهُ قَطُّ قَالَ: لِيَغْسِلْ وَجْهَهُ وَفَرْجَهُ، ثُمَّ لِيَمْسَحْ كَفَّيْهِ بِالتُّرَابِ، قُلْتُ: فَكَانَ مَا يَغْسِلُ فَرْجَهُ؟ قَالَ: فَلْيَغْسِلْ فَرْجَهُ، وَلْيَمْسَحْ بِالتُّرَابِ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص کے پاس اتنا پانی ہے جس کے ذریعہ وہ اپنے چہرے' دونوں پاؤں اور دونوں بازوؤں کو دھوسکتا ہے تو کیا اگر وہ چاہے تو پانی کو ترک کرکے مٹی کے ذریعہ مسح کرسکتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! مجھے اپنی زندگی کی قسم! (وہ ایسا نہیں کرسکتا)۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: اگر اُس آدمی کے پاس اتنا پانی ہو جس کے ذریعہ وہ صرف اپنے چہرے اور شرمگاہ کو دھوسکتا ہو' اُنہوں نے فرمایا: وہ اپنے چہرے اور شرمگاہ کو دھولے گا اور اپنی ہتھیلیوں کے ذریعہ مٹی سے مسح کرلے گا (یعنی تیمم کرلے گا)۔ میں نے کہا: اگر صرف اتنا پانی ہو جس کے ذریعہ وہ اپنی شرمگاہ کو دھوسکتا ہو' تو اُنہوں نے فرمایا: وہ اپنی شرمگاہ کو دھولے گا اور پھر اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں پر مسح کرلے گا (یعنی تیمم کرلے گا)۔

## بَابُ الرَّجُلِ يُصِيبُ اَهْلَهُ فِي السَّفَرِ وَلَيْسَ مَعَهُ مَاءٌ

## باب: جب کوئی شخص سفر کے دوران اپنی بیوی کے ساتھ وظیفۂ زوجیت ادا کرلے اور اُس کے پاس پانی موجود نہ ہو

**906** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً: هَلْ يُصِيبُ الرَّجُلُ اَهْلَهُ فِي السَّفَرِ وَلَيْسَ مَعَهُ مَاءٌ؟ قَالَ: اِنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَاءِ اَرْبَعُ لَيَالٍ فَصَاعِدًا فَلْيُصِبْ اَهْلَهُ، وَاِنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَاءِ ثَلَاثُ لَيَالٍ فَمَا دُونَهَا فَلَا يُصِبْ اَهْلَهُ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا کوئی ایسا شخص سفر کے دوران اپنی بیوی کے ساتھ وظیفۂ زوجیت ادا کرسکتا ہے جس کے پاس پانی موجود نہ ہو؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اگر اُس شخص اور پانی کے درمیان چار میل یا اس سے زیادہ کا فاصلہ ہو تو وہ اپنی بیوی کے ساتھ وظیفۂ زوجیت ادا کرسکتا ہے' لیکن اگر اُس کے اور پانی کے درمیان تین میل کا

فاصلہ ہو یا اس سے کم ہو تو پھر وہ اپنی بیوی کے ساتھ یہ عمل نہیں کر سکتا۔

**907** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِذَا كَانَ يَأْتِي الْمَاءَ مِنْ يَوْمِهِ، أَوْ مِنَ الْغَدِ فَلَا يَطَأْهَا حَتَّى يَأْتِيَ الْمَاءَ، وَإِنْ كَانَ يَعْزُبُ عَنِ الْمَاءِ فِي غَنَمِهِ، أَوْ إِبِلِهِ فَلَا بَأْسَ أَنْ يُصِيبَ أَهْلَهُ وَيَتَيَمَّمَ

** حسن بصری فرماتے ہیں: اگر وہ شخص اُسی دن یا اُس سے اگلے دن تک پہنچ سکتا ہو تو وہ اپنی بیوی کے ساتھ اُس وقت تک صحبت نہیں کرے گا جب تک وہ پانی تک پہنچ نہیں جاتا' لیکن اگر کوئی شخص پانی سے دور ہو اور اپنی بھیڑ بکریوں میں' یا اونٹوں میں موجود ہو تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد تیمم کر لے۔

**908** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي الرَّجُلِ يَغْشَى امْرَأَتَهُ فِي السَّفَرِ وَلَيْسَ مَعَهُ مَاءٌ قَالَ: لَا بَأْسَ بِذَلِكَ

** قتادہ فرماتے ہیں: ایسا شخص جو سفر کے دوران اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے اور اُس کے پاس پانی نہیں ہوتا' تو قتادہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**909** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ الْأَعْرَابَ، يَسْأَلُونَ أَبَا الشَّعْثَاءِ يَقُولُونَ: إِنَّا نَعْزُبُ فِي مَاشِيَتِنَا الشَّهْرَ وَالشَّهْرَيْنِ، هَلْ يُصِيبُ أَحَدُنَا امْرَأَتَهُ وَلَيْسَ مَعَهُ مَاءٌ؟ قَالَ: نَعَمْ

** عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے کچھ دیہاتیوں کو ابوالشعثاء سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم ایک' ایک' دو' دو ماہ تک اپنے جانوروں کے ساتھ الگ تھلگ رہتے ہیں تو کیا ہم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے جبکہ اُس شخص کے پاس پانی بھی موجود نہ ہو؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

**910** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِذَا كَانَ فِي السَّفَرِ فَلَا يَقْرَبْهَا حَتَّى يَأْتِيَ الْمَاءَ، وَإِذَا كَانَ مُعْزِبًا فَلَا بَأْسَ أَنْ يُصِيبَهَا، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مَاءٌ

** زہری فرماتے ہیں: جب کوئی شخص سفر میں ہو تو اپنی بیوی کے قریب اُس وقت تک نہیں جائے گا' جب تک وہ پانی تک نہیں پہنچ جاتا' لیکن اگر کوئی شخص ویرانے میں رہ رہا ہو' تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لے' اگرچہ اس کے پاس پانی موجود نہ ہو۔

## بَابُ الرَّجُلِ يَعْزُبُ عَنِ الْمَاءِ

## باب: جب کوئی شخص پانی سے دور ہو

**911** - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ

الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّیْ اَكُوْنُ فِی الرَّمْلِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ اَوْ خَمْسَةً فَتَكُوْنُ فِيْنَا النُّفَسَاءُ اَوِ الْحَائِضُ اَوِ الْجُنُبُ فَمَا تَرٰى؟ قَالَ: عَلَيْكَ التُّرَابَ

✱✱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں چار' چار' پانچ پانچ ماہ تک صحرا میں رہتا ہوں' ہمارے درمیان نفاس والی عورتیں ہوتی ہیں' حیض والی عورتیں ہوتی ہیں' جنبی لوگ ہوتے ہیں' تو آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مٹی استعمال کرو (یعنی تیمم کرلو)۔

**912** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ قُشَيْرٍ قَالَ: كُنْتُ اَعْزُبُ عَنِ الْمَاءِ فَتُصِيْبُنِی الْجَنَابَةُ فَاَتَيَمَّمُ، فَوَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ فَاَتَيْتُ اَبَا ذَرٍّ فِیْ مَنْزِلِهٖ فَلَمْ اَجِدْهُ، فَاَتَيْتُ الْمَسْجِدَ وَقَدْ وُصِفَتْ لَهٗ هَيْئَتُهٗ فَاِذَا هُوَ قَائِمٌ يُصَلِّیْ فَعَرَفْتُهٗ بِالنَّعْتِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَیَّ حَتّٰى انْصَرَفَ، فَقُلْتُ: اَنْتَ اَبُوْ ذَرٍّ؟ قَالَ: اِنَّ اَهْلِیْ لَيَقُوْلُوْنَ ذٰلِكَ، قُلْتُ: مَا كَانَ اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ اَحَبَّ اِلَیَّ رُؤْيَةً مِنْكَ فَقَدْ رَاَيْتَنِیْ، قُلْتُ: اِنَّا كُنَّا نَعْزُبُ عَنِ الْمَاءِ فَتُصِيْبُنَا الْجَنَابَةُ فَنَلْبَثُ اَيَّامًا نَتَيَمَّمُ فَوَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ مِنْ ذٰلِكَ اَمْرٌ اَشْكَلَ عَلَیَّ قَالَ: اَتَعْرِفُ اَبَا ذَرٍّ؟ كُنْتُ بِالْمَدِيْنَةِ فَاجْتَوَيْتُهَا فَاَمَرَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِغُنَيْمَةٍ فَخَرَجْتُ فِيْهَا فَاَصَابَتْنِیْ جَنَابَةٌ فَتَيَمَّمْتُ الصَّعِيْدَ فَصَلَّيْتُ اَيَّامًا، فَوَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ مِنْ ذٰلِكَ شَیْءٌ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنِّیْ هَالِكٌ، فَاَمَرْتُ بِقَعُوْدٍ فَشُدَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ رَكِبْتُهٗ حَتّٰى قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ظِلِّ الْمَسْجِدِ فِیْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ وَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ اَبُوْ ذَرٍّ، قُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَصَابَتْنِیْ جَنَابَةٌ فَتَيَمَّمْتُ اَيَّامًا، ثُمَّ وَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ مِنْ ذٰلِكَ شَیْءٌ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنِّیْ هَالِكٌ، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ، فَجَاءَتْ بِهٖ اَمَةٌ سَوْدَاءُ فِیْ عُسٍّ يَتَخَضْخَضُ يَقُوْلُ: لَيْسَ بِمَلْآنَ فَقَالَ: اِنَّ الصَّعِيْدَ الطَّيِّبَ كَافِيًا مَا لَمْ تَجِدِ الْمَاءَ وَلَوْ اِلٰى عَشْرِ سِنِيْنَ، فَاِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَاَمِسَّهٗ بَشَرَتَكَ قَالَ: وَكَانَتْ جَنَابَةُ اَبِیْ ذَرٍّ مِنْ جِمَاعٍ

✱✱ ابوقلابہ نے بنو قشیر سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں پانی سے دور (صحرا میں) رہتا تھا' ایک مرتبہ مجھے جنابت لاحق ہوئی' میں نے تیمم کرلیا' پھر میرے ذہن میں اُلجھن پیدا ہوئی' پھر میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اُن کے گھر پہنچا تو وہ مجھے نہیں ملے' میں مسجد میں آیا اور اُن کے سامنے اُس کی صفت بیان کردی گئی تھی (یعنی اُن کا حلیہ مجھے بتادیا گیا تھا) وہ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے' اُن کے حلیہ سے میں نے اُنہیں پہچان لیا' میں نے اُنہیں سلام کیا تو اُنہوں نے نماز ختم کرنے سے پہلے مجھے جواب نہیں دیا۔ میں نے کہا: کیا آپ حضرت ابوذر ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا: میرے گھر والے تو یہی کہتے ہیں' میں نے کہا: لوگوں میں سے کسی اور شخص کی زیارت کرنا مجھے آپ کی زیارت سے زیادہ محبوب نہیں ہے! اُنہوں نے فرمایا: پھر تو تم نے مجھے دیکھ ہی لیا ہے۔ میں نے کہا: میں ویرانہ میں رہتا ہوں اور پانی سے دور ہوتا ہوں' مجھے جنابت لاحق ہوگئی' میں کچھ دن تک تیمم کرتا رہا پھر میرے ذہن میں اس حوالے سے اُلجھن پیدا ہوئی اور پریشانی لاحق ہوئی۔

تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم ابوذر کو جانتے ہو! میں مدینہ منورہ میں موجود تھا' وہاں کی آب وہوا مجھے موافق نہیں آئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بکریوں میں رہنے کا حکم دیا (جو آبادی سے باہر تھیں) میں وہاں چلا گیا' وہاں مجھے جنابت لاحق ہوئی' میں نے مٹی کے ذریعہ تیمم کیا' پھر میں کچھ دن تک (تیمم کر کے) نماز ادا کرتا رہا' پھر میرے ذہن میں اُلجھن پیدا ہوئی یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ میں ہلاکت کا شکار ہونے والا ہوں تو میں نے پالان کی لکڑیاں رکھنے کا حکم دیا' انہیں باندھ دیا گیا' پھر میں اونٹ پر سوار ہوا اور مدینہ منورہ آیا' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے کچھ اصحاب کے درمیان مسجد کے سائے میں بیٹھے ہوئے دیکھا' میں نے آپ کو سلام کیا! آپ نے سر اُٹھا کر دیکھا اور فرمایا: سبحان اللہ! ابوذر ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! مجھے جنابت لاحق ہوئی تھی' میں کچھ دن تک تیمم کرتا رہا' پھر میرے ذہن میں اس کے حوالے سے کچھ اُلجھن پیدا ہوئی یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ شاید میں ہلاکت کا شکار ہو گیا ہوں۔

راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا' ایک سیاہ فام کنیز ایک برتن میں پانی لے کر آئی' جس میں پانی ہل رہا تھا وہ برتن بھرا ہوا نہیں تھا' میں اونٹنی کی اوٹ میں ہو گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا' اس نے میرے لیے پردہ کر لیا' میں نے غسل کیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوسعید! بے شک پاک مٹی کفایت کرنے والی ہوتی ہے جب تک تمہیں پانی نہیں ملتا' خواہ دس سال گزر جائیں' جب تمہیں پانی مل جائے تو وہ تم اپنے جسم پر لگا لو۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو جو جنابت لاحق ہوئی تھی وہ صحبت کرنے کی وجہ سے ہوئی تھی۔

**913** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ، اَنَّهُ اَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَجْنَبَ، فَدَعَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ، فَاسْتَتَرَ وَاغْتَسَلَ، ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ وُضُوْءُ الْمُسْلِمِ، وَاِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِينَ، فَاِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيُمِسَّهُ بَشَرَتَهُ فَاِنَّ ذٰلِكَ هُوَ خَيْرٌ

٭٭ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہیں جنابت لاحق ہوئی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے پردہ کر کے غسل کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: بے شک پاک مٹی مسلمان کے لیے وضو کا ذریعہ ہے اگرچہ اُسے دس سال تک پانی نہ ملے' جب پانی مل جائے تو وہ اسے اپنے جسم پر ڈال لے' یہ اُس کے لیے زیادہ بہتر ہے۔

**914** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: اَجْنَبْتُ وَاَنَا فِي اِبِلٍ فَتَمَعَّكْتُ كَمَا تَتَمَعَّكُ الدَّابَّةُ، فَاَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ كُلَّهُ، فَقَالَ: كَانَ يُجْزِيكَ مِنْ ذٰلِكَ التَّيَمُّمُ. قَالَ مَعْمَرٌ فِي حَدِيثِهِ: وَاللّٰهِ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهِ فِي الْحَدِيثِ

٭٭ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں جنبی ہو گیا' میں اُس وقت اپنے اونٹوں میں تھا تو میں مٹی میں یوں

لوٹ پوٹ ہو گیا جیسے کوئی جانور لوٹ پوٹ ہوتا ہے' پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے ساری صورتِ حال بتائی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی جگہ تمہارے لیے تیمم کر لینا کافی ہو جاتا۔

معمر نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''اللہ کی قسم! میں نے حدیث روایت کرنے میں اُن کی طرف کبھی کوئی جھوٹی بات منسوب نہیں کی''۔

**915** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اِنَّا نَمْكُثُ الشَّهْرَ وَالشَّهْرَيْنِ لَا نَجِدُ الْمَاءَ، قَالَ عُمَرُ: اَمَّا اَنَا فَلَمْ اَكُنْ لِاُصَلِّيَ حَتّٰى اَجِدَ الْمَاءَ، فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ: اَمَا تَذْكُرُ اِذْ اَنَا وَاَنْتَ بِاَرْضِ كَذَا نَرْعَى الْاِبِلَ فَتَعْلَمُ اَنِّيْ اَجْنَبْتُ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ وَقَالَ: اِنْ كَانَ لَيَكْفِيكَ مِنْ ذٰلِكَ الصَّعِيدِ اَنْ تَقُوْلَ هٰكَذَا، وَضَرَبَ بِيَدِهِ الْاَرْضَ، ثُمَّ نَفَخَهَا، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا عَلٰى وَجْهِهِ وَذِرَاعَيْهِ اِلٰى قَرِيبٍ مِنْ نِصْفِ الذِّرَاعِ، فَقَالَ عُمَرُ: اتَّقِ اللّٰهَ يَا عَمَّارُ قَالَ: فَقَالَ عَمَّارٌ: فَبِمَا عَلَيَّ لَكَ مِنْ حَقٍّ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنْ شِئْتَ اَنْ لَا اَذْكُرَهُ مَا حَيِيْتُ، فَقَالَ عُمَرُ: كَلَّا وَاللّٰهِ، وَلٰكِنْ اُوَلِّيكَ مِنْ اَمْرِكَ مَا تَوَلَّيْتَ

✽✽ عبدالرحمٰن بن ابزی بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: اے امیر المؤمنین! ہم لوگ ایک دو ماہ ایسے گزار دیتے ہیں کہ ہمیں پانی نہیں ملتا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں تک میری بات ہے تو میں اُس وقت تک نماز ادا نہیں کروں گا جب تک مجھے پانی مل نہیں جاتا۔ تو حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ کو یاد نہیں ہے کہ جب آپ اور میں ایسی سرزمین میں موجود تھے جہاں ہم اونٹوں کو چرا رہے تھے اور پھر آپ جانتے ہیں کہ مجھے جنابت لاحق ہو گئی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! (حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) پھر میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا تھا' پھر میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا تو نبی اکرم ﷺ ہنس پڑے' آپ نے ارشاد فرمایا: اُس مٹی میں سے تمہارے لیے اتنا کافی تھا کہ تم یوں کر لیتے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنا ہاتھ زمین پر مارا' پھر آپ نے اُن دونوں ہاتھوں کو جھاڑا اور پھر اُن دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرے اور بازوؤں پر نصف کلائی تک پھیر لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عمار! اللہ سے ڈرو! تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ کا مجھ پر یہ حق ہے کہ اگر آپ چاہیں تو میں اُس روایت کو زندگی بھر دوبارہ ذکر نہ کروں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہرگز نہیں! لیکن میں تمہارے معاملہ کا نگران تمہیں بناتا ہوں' جس کو تم نے اپنے ذمہ لیا ہے۔

**916** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ رَجُلٌ، اَنَّ اَبَا ذَرٍّ اَصَابَ اَهْلَهُ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ مَاءٌ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ وَقَعَ فِيْ نَفْسِهِ شَيْءٌ فَذَهَبَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ مِنْهُ عَلٰى مَسِيْرَةِ ثَلَاثٍ، فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوُا الصُّبْحَ فَسَاَلَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ تَبَرَّزَ لِلْخَلَاءِ فَاتَّبَعَهُ فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَآهُ فَاَهْوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِيَدَيْهِ اِلَى

الْاَرْضِ فَوَضَعَهُمَا قَالَ: - حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: ثُمَّ نَفَضَهُمَا -، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ اَخْبَرَهُ كَيْفَ مَسَحَ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے مجھے یہ بتایا کہ ایک مرتبہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ کے ساتھ وظیفۂ زوجیت ادا کیا تو اُن کے پاس پانی موجود نہیں تھا تو اُنہوں نے اپنے چہرے اور بازوؤں پر مسح (یعنی تیمم) کیا' وہ کہتے ہیں: پھر میرے ذہن میں اس حوالے سے اُلجھن پیدا ہوئی' پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' وہ اُس وقت نبی اکرم ﷺ سے تین دن کی مسافت پر موجود تھے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو پایا کہ وہ صبح کی نماز ادا کر چکے تھے' حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں دریافت کیا تو پتا چلا کہ آپ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے ہیں۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کے پیچھے چلے گئے' نبی اکرم ﷺ نے مڑ کے جب اُنہیں دیکھا تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین کی طرف بڑھائے' آپ نے اُنہیں زمین پر رکھا۔ (راوی کہتے ہیں: روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:) پھر آپ نے اُنہیں جھاڑا' پھر آپ نے اُنہیں اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں پر پھیر لیا اور پھر اُنہیں بتایا کہ اُنہیں کیسے وضو کرنا چاہیے۔

**917** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ قَوْلَهُ: (اَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ) (النساء: 43) هِيَ الْمُوَاقَعَةُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ لَهُ: الْجُنُبُ فِي السَّفَرِ اِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ كَيْفَ طُهُورُهُ؟ قَالَ: طُهُورُ الَّذِي لَيْسَ بِمُتَوَضِّئٍ، اِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ سَوَاءٌ لَا يَخْتَلِفَانِ يَمْسَحَانِ بِوُجُوهِهِمَا وَاَيْدِيهِمَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے: "یا تم عورتوں کو چھولو" کیا اس سے مراد صحبت کرنا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے اُن سے دریافت کیا: ایک شخص جو سفر کے دوران جنبی ہو جاتا ہے' اگر اُسے پانی نہیں ملتا تو اُس کے پاکیزگی حاصل کرنے کا طریقہ کیا ہوگا؟ اُنہوں نے فرمایا: وہ شخص جو وضو کرنے والا نہ ہو' اگر اُسے پانی نہیں ملتا تو اس کے طہارت حاصل کرنے کا طریقہ بھی وہی ہے' ان دونوں میں کوئی اختلاف نہیں ہے' وہ دونوں میاں بیوی اپنے چہروں پر مسح کرلیں گے۔

**918** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا كَانَ الرَّجُلُ يَعْزُبُ عَنِ الْمَاءِ فِيْ اِبِلِهِ اَوْ فِيْ غَنَمِهِ فَلَا بَاْسَ اَنْ يُصِيبَ اَهْلَهُ وَيَتَيَمَّمَ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ ذٰلِكَ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: جب کوئی شخص پانی سے دور ہو' اپنے بکریوں اور اونٹوں میں موجود ہو' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ اپنی بیوی سے صحبت کرلے اور بعد میں تیمم کرلے۔

معمر فرماتے ہیں: میں نے زہری کو بھی یہی بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

**919** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَدَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِي الْعَوَّامِ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنِّي اَعْزُبُ فِيْ اِبِلِي اَفَاُجَامِعُ اِذَا لَمْ اَجِدِ الْمَاءَ؟ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: اَمَّا اَنَا فَلَمْ اَكُنْ اَفْعَلُ ذٰلِكَ فَاِنْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَاتَّقِ اللّٰهَ، وَاغْتَسِلْ اِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ

✵✵ ابوعوام بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا' ایک شخص اُن کے پاس آیا اور بولا: میں

اپنے اونٹوں میں ویرانے میں رہتا ہوں' اگر مجھے پانی نہیں ملتا تو کیا میں صحبت کر سکتا ہوں؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جہاں تک میری بات ہے تو میں تو ایسا نہیں کروں گا لیکن اگر تم ایسا کر لیتے ہو تو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور جب پانی ملے تو غسل کر لینا۔

**920** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَرَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ يَحْرُسَانِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاَجْنَبَا حِيْنَ اَصَابَهُمَا بَرْدُ السَّحَرِ فَتَمَرَّغَ عُمَرُ بِالتُّرَابِ. وَتَيَمَّمَ الْاَنْصَارِيُّ صَعِيْدًا طَيِّبًا فَتَمَسَّحَ بِهِ، ثُمَّ صَلَّيَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَصَابَ الْاَنْصَارِيُّ

✽✽ مجاہد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور ایک انصاری شخص کو مسلمانوں کی پہرہ داری کرنے کے لیے بھیجا' ان دونوں کو جب صبح کے وقت ٹھنڈک محسوس ہوئی تو یہ جنبی ہو گئے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ تو مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گئے اور انصاری نے پاک مٹی کے ذریعہ تیمم کرتے ہوئے اُس کے ذریعہ مسح کر لیا۔ پھر اُن دونوں نے نماز ادا کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انصاری نے ٹھیک کیا ہے۔

**921** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ الْاَعْرَابَ، يَسْاَلُوْنَ اَبَا الشَّعْثَاءِ، يَقُوْلُوْنَ: نَعْزُبُ فِيْ مَاشِيَتِنَا الشَّهْرَ وَالشَّهْرَيْنِ يُصِيْبُ اَحَدُنَا امْرَاَتَهُ وَلَيْسَ عِنْدَهُ مَاءٌ قَالَ: نَعَمْ، كَانَ لَا يَرَى بِهِ بَاْسًا

✽✽ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے کچھ دیہاتیوں کو ابوالشعثاء سے سوال کرتے ہوئے سنا' اُنہوں نے کہا: ہم اپنے جانوروں میں ایک یا دو ماہ تک آبادی سے دور رہتے ہیں' کیا کوئی شخص ایسی حالت میں اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے جب اُس کے پاس پانی موجود نہ ہو؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

**922** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْاَعْرَجِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: لَوْ اَجْنَبْتُ وَلَمْ اَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا مَا صَلَّيْتُ. قَالَ سُفْيَانُ: لَا يُؤْخَذُ بِهِ

✽✽ ابوعبیدہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اگر میں جنبی ہو جاؤں اور پھر مجھے ایک ماہ تک پانی نہ ملے تو میں نماز ادا نہیں کروں گا۔ سفیان ثوری فرماتے ہیں: اس حدیث کے مطابق فتویٰ نہیں دیا جائے گا۔

**923** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِيْ سِنَانٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، نَزَلَ عَنْ قَوْلِهِ فِي الْجُنُبِ: اَنْ لَا يُصَلِّيَ حَتّٰى يَغْتَسِلَ

✽✽ ضحاک بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جنبی شخص کے بارے میں اپنے اس قول سے رجوع کر لیا تھا کہ وہ اُس وقت تک نماز ادا نہیں کرے گا جب تک وہ غسل نہیں کر لیتا۔

**924** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اِذَا اَجْنَبْتَ

فَاسْأَلْ عَنِ الْمَاءِ جَهْدَكَ، فَإِنْ لَمْ تَقْدِرْ فَتَيَمَّمْ وَصَلِّ، فَإِذَا قَدَرْتَ عَلَى الْمَاءِ فَاغْتَسِلْ

✽✽ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم جنبی ہو جاؤ تو تم بھرپور کوشش کرو کہ پانی تلاش کرلو اگر تم اس پر قادر نہ ہو سکو تو تیمم کر کے نماز ادا کرلو پھر جب تم پانی حاصل کرلو تو اس کے ذریعہ غسل کرلو۔

## بَابُ الْمَرْأَةِ تَطْهُرُ عَنْ حَيْضَتِهَا وَلَيْسَ عِنْدَهَا مَاءٌ هَلْ يُصِيبُهَا زَوْجُهَا

## باب: جب عورت حیض سے پاک ہو اور اُس کے پاس پانی نہ ہو (جس کے ذریعہ وہ غسل کرے) تو کیا اُس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت کرسکتا ہے؟

**925** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: فِي الْحَائِضِ تَطْهُرُ وَلَيْسَ عِنْدَهَا مَاءٌ قَالَ: تَيَمَّمُ وَيُصِيبُهَا زَوْجُهَا

✽✽ ابن جریج' عطاء کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ جب کوئی حیض والی عورت پاک ہو جائے اور اُس کے پاس (غسل کرنے کے لیے) پانی موجود نہ ہو تو عطاء فرماتے ہیں: وہ عورت تیمم کرے گی اور اُس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت کرسکتا ہے۔

**926** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سُئِلَ عَنْ بَعْضِ ذَلِكَ فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ

✽✽ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

## بَابُ الرَّجُلِ يُصِيبُ جَنَابَةً وَّلَا يَجِدُ مَاءً إِلَّا الثَّلْجَ

## باب: جب کسی شخص کو جنابت لاحق ہو جائے اور اُسے پانی نہ ملے' صرف برف ملے

**927** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا احْتَلَمَ فِي أَرْضِ ثَلْجٍ فِي الشِّتَاءِ يَرَى أَنَّهُ إِنِ اغْتَسَلَ مَاتَ وَلَا يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يُجَهِّزَ لَهُ مَا يَغْتَسِلُ بِهِ أَيَغْتَسِلُ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَإِنْ مَاتَ، قَالَ اللَّهُ: (وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا) (المائدة: 6) وَمَا جَعَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ عُذْرٍ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر کسی شخص کو سردی کے موسم میں کسی برف والی سرزمین پر احتلام ہو جائے اور اُسے یوں محسوس ہو کہ اگر اُس نے غسل کیا تو وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے گا اور اُس شخص کی یہ حالت ہو کہ اُس کے لیے وہ چیزیں بھی نہ ہوں' جو غسل کے لیے ضروری ہوتی ہیں (یعنی پانی گرم کرنے کا امکان بھی نہ ہو) تو کیا وہ غسل کرے گا؟ عطاء نے جواب دیا: جی ہاں! اگرچہ وہ (غسل کرنے کی وجہ سے) مرجائے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو' تو اچھی طرح پاکیزگی حاصل کرو''۔

اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص کے لیے کوئی عذر مقرر نہیں کیا ہے۔

**928** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ، وَالْحَكَمَ، عَنِ الثَّلْجِ، فَقَالَا: يُتَوَضَّأُ بِهِ. قَالَ سُفْيَانُ: وَالتَّيَمُّمُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الثَّلْجِ إِذَا لَمْ يُسَخِّنْهُ

٭٭ جابر بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی اور حکم سے برف کے بارے میں دریافت کیا تو اُن دونوں نے جواب دیا: آدمی اُس کے ساتھ وضو کرلے گا۔ سفیان کہتے ہیں: برف کے مقابلہ میں تیمم کر لینا میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے جبکہ اُس کو گرم نہ کیا جا سکتا ہو۔

**929** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِذَا لَمْ يَجِدِ الْجُنُبُ إِلَّا ..... فَلْيُذِبْهُ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ نَارًا وَلَمْ يَسْتَطِعِ الْوُضُوْءَ مِنْهُ فَالتَّيَمُّمُ بِالصَّعِيدِ

٭٭ قتادہ فرماتے ہیں: جب جنبی شخص کو صرف (اصل متن میں یہاں کوئی لفظ نہیں ہے) ملے تو وہ اسے پگھلا لے اور اگر اُسے آگ نہیں ملتی اور وہ اُس کے ذریعہ وضو بھی نہ کرسکتا ہو تو پھر وہ پاک مٹی کے ذریعہ تیمم کرلے۔

## بَابُ الرَّجُلِ لَا يَكُوْنُ مَعَ مَاءٍ إِلٰى مَتَى يَنْتَظِرُ

## باب: جس شخص کے پاس پانی نہ ہو وہ کب تک انتظار کرے گا؟

**930** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا أَصَابَ الرَّجُلَ الْجَنَابَةُ فَلْيَنْتَظِرِ الْمَاءَ، فَإِنْ خَشِيَ فَوَاتَ الصَّلَاةِ وَلَمْ يَأْتِ مَاءٌ فَلْيَتَمَسَّحْ بِالتُّرَابِ وَلْيُصَلِّ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: جب کسی شخص کو جنابت لاحق ہو جائے تو وہ پانی کا انتظار کرے گا اور اگر اُسے نماز کے فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو اور وہ پانی تک نہ پہنچ سکا ہو تو وہ مٹی کے ذریعہ مسح کر کے (یعنی تیمم کر کے) نماز ادا کرلے گا۔

**931** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: يَنْتَظِرُ الْمَاءَ مَا لَمْ يَفُتْهُ وَقْتُ تِلْكَ الصَّلَاةِ

٭٭ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آدمی اُس وقت تک پانی کا انتظار کرے گا جب تک اُس کی اُس نماز کا وقت فوت ہونے والا نہ ہو۔

**932** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوْبَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْ كَانَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي سَفَرٍ فَأَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ وَلَيْسَ مَعَهُ مَاءٌ، فَقَالَ: أَتَرَوْنَا لَوْ رَفَعْنَا أَنْ نُدْرِكَ الْمَاءَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ؟ قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: فَرَفَعُوا دَوَابَّهُمْ فَجَاءُوْا قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ فَاغْتَسَلَ عُمَرُ وَصَلَّى.

٭٭ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی جو ایک سفر میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھا' اُنہیں جنابت لاحق ہوگئی اور اُن کے پاس پانی نہیں تھا' تو اُنہوں نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ اگر ہم سفر کرتے

رہیں تو سورج نکلنے سے پہلے پانی تک پہنچ جائیں گے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! راوی بیان کرتے ہیں: تو اُن لوگوں نے اپنے جانور کھڑے کیے اور وہ لوگ سورج نکلنے سے پہلے (پانی تک) آ گئے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غسل کر کے نماز ادا کی۔

**933** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ مِثْلَهُ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

**934** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّ عَلِيًّا، كَانَ يَقُوْلُ: اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ فَلْيُؤَخِّرِ التَّيَمُّمَ اِلَى الْوَقْتِ الْاٰخِرِ

✽✽ ابن شبرمہ فرماتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: جب آدمی کو پانی نہ ملے تو وہ تیمّم کو آخری وقت تک مؤخر کرے گا۔

**935** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ، اَنَّ اَبَاهُ، اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ اعْتَمَرَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَاَنَّ عُمَرَ عَرَّسَ فِيْ بَعْضِ الطَّرِيْقِ قَرِيْبًا مِنْ بَعْضِ الْمِيَاهِ فَاحْتَلَمَ فَاسْتَيْقَظَ، فَقَالَ: اَتَرَوْنَا نُدْرِكُ الْمَاءَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ؟ قَالُوْا: نَعَمْ. قَالَ مَعْمَرٌ: فَاَسْرَعَ السَّيْرَ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَكَانَ الرَّفْعُ حَتّٰى اَدْرَكَ الْمَاءَ، فَاغْتَسَلَ وَصَلّٰى

✽✽ یحییٰ بن عبدالرحمٰن یہ بات بیان کرتے ہیں کہ اُن کے والد نے اُنہیں یہ بات بتائی ہے کہ ایک مرتبہ اُنہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ عمرہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے راستے میں کسی جگہ کسی پانی کے قریب پڑاؤ کیا' اُنہیں احتلام ہو گیا' جب وہ بیدار ہوئے تو اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ ہم سورج نکلنے سے پہلے پانی تک پہنچ جائیں گے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! معمر بیان کرتے ہیں: تو اُن حضرات نے تیزی سے سفر کیا۔ ابن جریج کہتے ہیں: یوں جیسے وہ تیزی سے سفر کر رہے ہوں' یہاں تک کہ وہ پانی تک پہنچ گئے' اُنہوں نے غسل کر کے نماز ادا کی۔

## بَابُ مَا يُوْجِبُ الْغُسْلَ

## باب: کون سی چیز غسل کو لازم کر دیتی ہے؟

**936** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: كَانَ عُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَائِشَةُ، وَالْمُهَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ، يَقُوْلُوْنَ: اِذَا مَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ

✽✽ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر' حضرت عثمان' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم اور مہاجرین اوّلین یہ کہتے تھے کہ جب شرمگاہ' شرمگاہ سے مل جائے گی تو غسل واجب ہو جائے گا۔

**937** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: كَمَا يَجِبُ الْحَدُّ كَذٰلِكَ يَجِبُ الْغُسْلُ

✵✵ عبداللہ بن محمد بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: جس طرح حد واجب ہوتی ہے اُسی طرح غسل بھی واجب ہو جاتا ہے۔

**938** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَارِثُ، عَنْ عَلِيٍّ، وَعَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، وَمَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالُوْا: اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ . قَالَ مَسْرُوْقٌ: فَكَانَتْ عَائِشَةُ اَعْلَمَهُنَّ بِذٰلِكَ

✵✵ حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہم سے یہ بات منقول ہے، یہ فرماتے ہیں: جب شرمگاہ، شرمگاہ میں داخل ہو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

مسروق بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس بارے میں اُن سب سے زیادہ علم رکھتی تھیں۔

**939** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا جَلَسَ بَيْنَ الشُّعَبِ الْاَرْبَعِ، ثُمَّ اَلْزَقَ الْخِتَانَ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ

✵✵ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب مرد (عورت کے) چار جوڑوں کے درمیان بیٹھ جائے اور شرمگاہ کو شرمگاہ سے ملا دے تو غسل واجب ہو جاتا ہے"۔

**940** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: اِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ، ثُمَّ جَهَدَهَا وَجَبَ الْغُسْلُ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب مرد، عورت کے چار جوڑوں کے درمیان بیٹھ جائے اور پھر اُسے مشقت کا شکار کرے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

**941** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِی النَّضْرِ، عَنْ اَبِی سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ، مَا يُوْجِبُ الْغُسْلَ؟ فَقَالَتْ: اَتَدْرِی مَا مَثَلُكَ يَا اَبَا سَلَمَةَ؟ مَثَلُ الْفَرُّوْجِ يَسْمَعُ الدِّيَكَ يَصِيحُ فَصَاحَ، اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ

✵✵ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کون سی چیز غسل کو واجب کرتی ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: اے ابوسلمہ! تمہاری مثال اُس چوزے کی طرح ہے جو مرغ کو اذان دیتے ہوئے سنتا ہے تو خود بھی چیخنے لگتا ہے جب شرمگاہ، شرمگاہ سے مل جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

**942** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ اَبِی جَعْفَرٍ، اَنَّ عَلِيًّا، وَاَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ قَالُوْا: مَا اَوْجَبَ الْحَدَّيْنِ الْجَلْدَ اَوِ الرَّجْمَ اَوْجَبَ الْغُسْلَ

٭٭ ابوجعفر (امام باقر رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں: حضرت علی' حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم یہ فرماتے ہیں: جو چیز دونوں قسم کی حد یعنی کوڑے لگانے یا سنگسار کرنے کو واجب کرتی ہے' وہی چیز غسل کو بھی واجب کر دیتی ہے۔

**943** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِیٍّ، اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ: یُوْجِبُ الْحَدَّ وَلَا یُوْجِبُ قَدَحًا مِنَ الْمَاءِ؟

٭٭ امام باقر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: جو چیز حد کو واجب کرتی ہے' کیا وہ پانی کے ایک برتن کو لازم نہیں کرے گی (جس کے ذریعہ غسل کیا جائے)۔

**944** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ اَبِیْ عَوْنٍ، عَنِ الشَّعْبِیِّ، عَنْ شُرَیْحٍ قَالَ: اَیُوْجِبُ اَرْبَعَۃَ آلَافٍ وَّلَا یُوْجِبُ قَدَحًا مِنْ مَاءٍ؟

٭٭ قاضی شریح فرماتے ہیں: ایک ایسی چیز جو چار ہزار کو واجب کرتی ہے' کیا وہ پانی کے ایک پیالے کو واجب نہیں کرے گی۔

**945** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ عَائِشَۃَ قَالَتْ: اِذَا الْتَقَی الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ.

قَالَ عَطَاءٌ: وَلَا تَطِیْبُ نَفْسِیْ اِذَا الْتَقَی الْخِتَانَانِ وَاِنْ لَّمْ اُھْرِقِ الْمَاءَ حَتّٰی اَغْتَسِلَ بِالْمَاءِ مِنْ اَجْلِ اخْتِلَافِ النَّاسِ حَتّٰی آخُذَ بِالْوُثْقٰی

٭٭ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب شرمگاہیں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

عطاء فرماتے ہیں: جب شرمگاہیں مل جائیں تو مجھے اُس وقت تک تسلی نہیں ہوگی جب تک میں پانی نہیں بہا لیتا' اس کی وجہ لوگوں کا اختلاف ہے یہاں تک کہ میں وثوق کو اختیار کروں گا۔

**946** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ: اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ قَالَ: وَکَانَتْ عَائِشَۃُ تَقُوْلُہٗ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب شرمگاہ' شرمگاہ سے مل جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

راوی فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی یہی فرماتی تھیں۔

**947** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاھِیْمَ، عَنْ عَلْقَمَۃَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، سُئِلَ عَنْ ذٰلِکَ، فَقَالَ: اِذَا بَلَغْتُ اَغْتَسِلُ. قَالَ سُفْیَانُ: الْجَمَاعَۃُ عَلَی الْغُسْلِ

٭٭ علقمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے ارشاد فرمایا: جب میں پہنچ جاؤں تو غسل کر لوں گا۔

سفیان کہتے ہیں: ایک جماعت نے غسل کرنے کا حکم دیا ہے۔

**948** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ

✳✳ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب شرمگاہ شرمگاہ سے مل جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

**949** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اَمَّا اَنَا اِذَا خَالَطْتُ اَهْلِي اغْتَسَلْتُ،

✳✳ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جہاں تک میرا تعلق ہے تو جیسے ہی میں اپنی اہلیہ سے ملتا ہوں تو غسل کر لیتا ہوں۔

**950** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

✳✳ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

**951** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، وَكَانَ قَدْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّمَا كَانَ قَوْلُ الْاَنْصَارِ: الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً فِي اَوَّلِ الْاِسْلَامِ، ثُمَّ اَخَذْنَا بِالْغُسْلِ بَعْدَ ذٰلِكَ اِذَا مَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ

✳✳ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نصیب ہوا ہے وہ فرماتے ہیں: انصار اس بات کے قائل تھے کہ پانی کے ذریعہ پانی لازم ہونے کی اجازت ابتداءِ اسلام میں تھی' اس کے بعد ہم نے شرمگاہ کے شرمگاہ سے ملنے کی وجہ سے غسل لازم ہونے کا قول اختیار کر لیا۔

**952** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ عَبِيدَةَ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا يُوجِبُ الْغُسْلَ؟ فَقَالَ: الْاِخْتِلَاطُ، وَالدَّفْقُ.

✳✳ ابن سیرین، عبیدہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا کہ کیا چیز غسل کو واجب کرتی ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: شرمگاہوں کا مل جانا اور (منی کا) شہوت کے ساتھ نکلنا۔

**953** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ عَبِيدَةَ مِثْلَهُ

✳✳ ابن سیرین نے عبیدہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

**954** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: كَانَ اَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَخْتَلِفُونَ فِي الرَّجُلِ يَطَاُ امْرَاَتَهُ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ عَنْهَا قَبْلَ اَنْ يُنْزِلَ، فَذَكَرَ اَنَّ اَبَا مُوسَى الْاَشْعَرِيَّ اَتَى عَائِشَةَ، فَقَالَ: لَقَدْ شَقَّ عَلَيَّ اخْتِلَافُ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَمْرٍ اِنِّي لَاُعْظِمُكِ اَنْ اَسْتَقْبِلَكِ بِهِ، فَقَالَتْ: مَا هُوَ مِرَارًا، فَقَالَ: الرَّجُلُ يُصِيبُ اَهْلَهُ وَلَمْ يُنْزِلْ قَالَ: فَقَالَتْ لِي: اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ قَالَ: اَبُو مُوسَى: لَا اَسْاَلُ عَنْ هٰذَا بَعْدَكِ اَبَدًا

٭٭ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کا ایسے شخص کے بارے میں اختلاف تھا جو اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرتا ہے اور پھر انزال ہونے سے پہلے اُس عورت سے الگ ہو جاتا ہے۔ پھر ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور بولے: مجھے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کے اختلاف کی وجہ سے بڑی پریشانی ہے اور وہ اختلاف ایک ایسی صورتِ حال کے بارے میں ہے جسے میں آپ کے سامنے پیش کرنے کو بہت مشکل سمجھتا ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کئی مرتبہ دریافت کیا: وہ کیا مسئلہ ہے؟ تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرتا ہے لیکن اُسے انزال نہیں ہوتا۔ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب شرمگاہ شرمگاہ سے مل جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: اب آپ کے بعد میں کبھی کسی سے اس بارے میں دریافت نہیں کروں گا۔

**955** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَنْ سَمِعَ، اَبَا جَعْفَرٍ یَقُوْلُ: كَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ یَاْمُرُوْنَ بِالْغُسْلِ، وَكَانَتِ الْاَنْصَارُ یَقُوْلُوْنَ: الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ فَمَنْ یَفْصِلُ بَیْنَ هٰؤُلَاءِ؟ وَقَالَ الْمُهَاجِرُوْنَ: اِذَا مَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ، فَحَكَّمُوْا بَیْنَهُمْ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فَاخْتَصَمُوْا اِلَیْهِ، فَقَالَ: اَرَاَیْتُمْ لَوْ رَاَیْتُمْ رَجُلًا یُدْخِلُ وَیُخْرِجُ اَیَجِبُ عَلَیْهِ الْحَدُّ؟ قَالَ: فَیُوْجِبُ الْحَدَّ، وَلَا یُوْجِبُ عَلَیْهِ صَاعًا مِنْ مَاءٍ؟، فَقَضٰی لِلْمُهَاجِرِیْنَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ: رُبَّمَا فَعَلْنَا ذٰلِكَ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقُمْنَا وَاغْتَسَلْنَا

٭٭ امام باقر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: مہاجرین غسل کرنے کا حکم دیتے تھے اور انصار اس بات کے قائل تھے کہ پانی (منی کے نکلنے) کی وجہ سے پانی (یعنی غسل) لازم ہوتا ہے تو پھر ان کے درمیان فیصلہ کس نے کرنا تھا۔ مہاجرین کا یہ کہنا تھا کہ جب شرمگاہ شرمگاہ سے مل جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ ان حضرات نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے درمیان ثالث بنایا اور اپنا مقدمہ اُن کے سامنے پیش کیا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم لوگوں کی اس بارے میں کیا رائے ہے کہ اگر تم کسی شخص کو دیکھتے ہو کہ وہ اپنی شرمگاہ (عورت کی شرمگاہ میں) داخل کرتا ہے اور پھر نکال لیتا ہے (اُسے انزال نہیں ہوتا) تو کیا اُس پر حد واجب ہو گی؟ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسے شخص پر حد تو واجب ہو جائے گی لیکن پانی کا ایک صاع واجب نہیں ہو گا (یعنی غسل واجب نہیں ہو گا) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مہاجرین کے حق میں فیصلہ دے دیا۔

جب اس بارے میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اطلاع ملی تو انہوں نے فرمایا: بعض اوقات ہم بھی ایسا کرتے تھے یعنی میں اور نبی اکرم ﷺ (وظیفۂ زوجیت ادا کرتے تھے) اور پھر ہم اُٹھ کر غسل کر لیتے تھے۔

**956** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ یَقُوْلُ: لَقَدْ اَصَبْتُ اَهْلِیْ فَاَكْسَلْتُ فَلَمْ اُنْزِلْ، فَمَا اغْتَسَلْتُ

٭٭ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: میں اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرتا ہوں بعض اوقات انزال کے بغیر فارغ ہو جاتا ہوں تو میں غسل نہیں کرتا۔

**957** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: : اَرَاَيْتَ اِذَا جَامَعَ اَحَدُنَا فَاَكْسَلَ، وَلَمْ يُمْنِ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَغْسِلُ مَا مَسَّ مِنْهُ وَلْيَتَوَضَّاْ. قَالَ: فَكَانَ اَبُو اَيُّوبَ يُفْتِي بِهٰذَا، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

٭٭ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بتائی کہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرتا ہے اور پھر وہ تھک جاتا ہے اور اُسے انزال نہیں ہوتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اپنی شرمگاہ کو دھولے گا اور وضو کر لے گا۔

تو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس روایت کے مطابق فتویٰ دیتے رہے۔

**958** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ، اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِذَا جَامَعَ اَحَدُكُمْ فَاَكْسَلَ فَلْيَتَوَضَّاْ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ

٭٭ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب کوئی شخص صحبت کرے اور تھک جائے (اور اُسے انزال نہ ہو) تو وہ نماز کے وضو کی طرح وضو کرلے۔

**959** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ، اَنَّ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَحَدُنَا يَاْتِي الْمَرْاَةَ ثُمَّ يَكْسَلُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ

٭٭ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' اُنہوں نے عرض کی: ہم میں سے کوئی ایک شخص عورت کے پاس جاتا ہے اور پھر وہ تھک جاتا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی سے پانی لازم ہوتا ہے۔

**960** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مَحْمُودٍ، عَنْ رَاشِدٍ قَالَ: قُلْتُ لِزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: اِنَّ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ كَانَ يُفْتِي بِذٰلِكَ. فَقَالَ زَيْدٌ: اِنَّ اُبَيًّا قَبْلَ اَنْ يَمُوتَ نَزَعَ عَنْ ذٰلِكَ

٭٭ راشد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ تو اس بارے میں یہ فتویٰ دیتے ہیں۔ تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے انتقال سے پہلے اس سے رجوع کرلیا تھا۔

**961** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ: الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ

٭٭ عبداللہ بن محمد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: پانی سے پانی لازم ہوتا

ہے۔

**962** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّ اَبَا صَالِحٍ الزَّيَّاتَ، اَخْبَرَهُ، عَنْ رَجُلٍ، يَنْسُبُهُ عَمْرٌو، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَادَى رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ فَخَرَجَ اِلَيْهِ فَانْطَلَقَا قِبَلَ قُبَاءٍ فَمَرَّا بِمُرَيَّةٍ فَاغْتَسَلَ الْاَنْصَارِيُّ، فَسَاَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: دَعَوْتَنِي وَاَنَا عَلَى امْرَاَتِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَقْحَطَ اَحَدُكُمْ اَوْ اَكْسَلَ فَاِنَّمَا يَكْفِي مِنْهُ الْوُضُوْءُ

✽✽ عمرو بن دینار ابوصالح زیات کے حوالے سے ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ایک انصاری کو (اُس کے گھر کے باہر سے) بلند آواز سے پکارا تو وہ نکل کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آ گیا' پھر یہ دونوں حضرات قباء تشریف لے گئے' ان دونوں کا گزر ایک کنویں کے پاس سے ہوا تو اُس انصاری نے وہاں غسل کیا' نبی اکرم ﷺ نے اُس سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُس نے عرض کی: جب آپ نے مجھے بلوایا تھا تو اُس وقت میں اپنی بیوی کے ساتھ تھا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی شخص کو جلدی ہو جائے یا وہ تھکاوٹ کا شکار ہو جائے تو اُس کے لیے وضو کافی ہوتا ہے۔

**963** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَعْجَلَ اَحَدُكُمْ، اَوْ اَقْحَطَ فَلَا يَغْتَسِلْ. قَوْلُهُ اَقْحَطَ: لَا يُنْزِلُ

✽✽ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کو جلدی ہو یا وہ انزال کے بغیر فارغ ہو جائے تو وہ غسل نہ کرے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: لفظ اقحط سے مراد یہ ہے: اُسے انزال نہ ہو۔

**964** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُعَادٍ وَّكَانَ مَرْضِيًّا مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ، عَنْ اَبِي اَيُّوبَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ

✽✽ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانی سے پانی لازم ہوتا ہے۔

---

962- صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب من لم ير الوضوء الا من المخرجين: من القبل، حديث:177، صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب جواز نوم الجنب واستحباب الوضوء له، حديث:492، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب الغسل، ذكر ما كان على من اكسل في اول الاسلام سوى الاغتسال، حديث:1187، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، ابواب التيمم، باب الماء من الماء، حديث:603، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الطهارات، من كان يقول الماء من الماء، حديث:951، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب الذي يجامع ولا ينزل، حديث:204، السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الطهارة، جماع ابواب ما يوجب الغسل، باب وجوب الغسل بالتقاء الختانين، حديث:730، مسند احمد بن حنبل، مسند ابي سعيد الخدري رضي الله عنه، حديث:10947، مسند ابي يعلى الموصلي، من مسند ابي سعيد الخدري، حديث:1261

**965** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ بَنِي شَيْبَانَ، اَنَّهُ نَكَحَ امْرَاَةً كَانَتْ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَافِعًا كَانَ يُصِيبُهَا فَلَا يُنْزِلُ، فَيَقُولُ: لَا تَغْتَسِلِي وَكَانَ بِهَا قُرُوحٌ

✽✽ عمرو بن دینار نے بنوشیبان سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُن صاحب نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کی جو پہلے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی اہلیہ رہ چکی تھیں اُس خاتون نے اُن صاحب کو بتایا کہ حضرت رافع رضی اللہ عنہ جب اُس عورت کے ساتھ وظیفہ زوجیت ادا کرتے اور اُنہیں انزال نہیں ہوتا تھا تو وہ یہ فرماتے تھے: تم بھی غسل نہ کرنا۔ اُس عورت کو پھوڑے پھنسیوں کی بیماری لاحق تھی۔

**966** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ الشَّيْبَانِيُّ، اَنَّهُ خَلَفَ عَلَى امْرَاَةٍ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَافِعًا كَانَ يَعْزِلُ عَنْهَا مِنْ اَجْلِ قُرُوحٍ كَانَتْ بِهَا، لِاَنْ لَا تَغْتَسِلَ

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: فَاَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ الشَّيْبَانِيِّ، اَنَّ رَافِعًا كَانَ يَقُولُ لَهَا: اَنْتِ اَعْلَمُ اِنْ اَنْزَلْتِ فَاغْتَسِلِي

✽✽ اسماعیل شیبانی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی سابقہ اہلیہ کے ساتھ شادی کر لی تو اُس خاتون نے اُنہیں بتایا کہ حضرت رافع اس عورت کے پھوڑے پھنسیوں کی وجہ سے اُس عورت سے عزل کر لیتے تھے یہ بیماری اُس عورت کو لاحق تھی اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ عورت غسل نہ کرے۔

اسماعیل شیبانی بیان کرتے ہیں: حضرت رافع رضی اللہ عنہ اُس خاتون سے یہ کہتے تھے: تمہیں زیادہ پتا ہوگا اگر تمہیں انزال ہوگیا ہے تو تم غسل کرلو۔

**967** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ

✽✽ عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: پانی سے پانی لازم ہوتا ہے۔

**968** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي عِيَاضٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَاَلْتُ خَمْسًا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ الْاَوَّلِينَ مِنْهُمْ عَلِيٌّ، فَكُلٌّ مِنْهُمْ قَالَ: الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ

✽✽ حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے پانچ مہاجرین اوّلین سے سوال کیا جن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے تو اُن حضرات نے یہی جواب دیا کہ پانی سے پانی لازم ہوتا ہے۔

**969** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا

ہے: پانی سے پانی لازم ہوتا ہے۔

**970** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ الشَّيْبَانِيُّ، اَنَّهُ خَلَفَ عَلٰى امْرَاَةٍ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَافِعًا كَانَ يَعْزِلُ عَنْهَا مِنْ اَجْلِ قُرُوحٍ كَانَتْ بِهَا لِاَنْ لَا تَغْتَسِلَ

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: وَاَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ الشَّيْبَانِيِّ، اَنَّ رَافِعًا كَانَ يَقُولُ لَهَا: اَنْتِ اَعْلَمُ اِنْ اَنْزَلْتِ فَاغْتَسِلِي

✵✵ اسماعیل شیبانی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی سابقہ اہلیہ سے شادی کر لی تو اُس خاتون نے اُنہیں بتایا کہ حضرت رافع اُس خاتون سے عزل کر لیتے تھے کیونکہ اُس خاتون کو پھوڑے (زخم یا شدید خارش) کی شکایت تھی' تاکہ اُس عورت کو غسل نہ کرنا پڑے۔

اسماعیل شیبانی بیان کرتے ہیں: حضرت رافع رضی اللہ عنہ اُس خاتون کو یہ کہا کرتے تھے کہ تم زیادہ بہتر جانتی ہو کہ اگر تمہیں انزال ہوا ہے تو تم غسل کر لو۔

## بَابُ الرَّجُلِ يُصِيبُ امْرَاَتَهُ فِي غَيْرِ الْفَرْجِ

## باب: جب کوئی شخص اپنی بیوی کی شرمگاہ کے علاوہ (کسی حصے سے لذت حاصل کرے)

**971** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يُجَامِعُ امْرَاَتَهُ فِي غَيْرِ الْفَرْجِ فَيُنْزِلُ الْمَاءَ قَالَ: يَغْتَسِلُ هُوَ وَلَا تَغْتَسِلُ هِيَ، وَلٰكِنْ تَغْسِلُ مَا اَصَابَ مِنْهَا

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ اُس کی شرمگاہ کے علاوہ لذت حاصل کرے اور پھر اُس کی منی نکل آئے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ شخص غسل کرے گا لیکن وہ عورت غسل نہیں کرے گی' تاہم اُس مرد کی جو (منی) اُس عورت کو لگ گئی ہے وہ اُسے دھو لے گی۔

**972** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يَسْتَيْقِظُ فَيَجِدُ الْبِلَّةَ؟ قَالَا: يَغْسِلُ فَرْجَهُ وَيَتَوَضَّاُ.

قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ شَرُوسَ، عَنْ عِكْرِمَةَ يَقُولُ: يَغْتَسِلُ حَتّٰى يَذْهَبَ الشَّكُّ

✵✵ قتادہ اور حسن بصری ایسے شخص کے بارے میں جو بیدار ہونے پر تری کو پاتا ہے' یہ فرماتے ہیں: وہ اپنی شرمگاہ کو دھو کر وضو کر لے گا۔

عکرمہ فرماتے ہیں: وہ شخص غسل کرے گا جب تک اُس کا شک ختم نہیں ہوتا۔

**973** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَشْعَثِ قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: يَغْتَسِلُ

٭٭ عکرمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: وہ شخص غسل کرے گا۔

974 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، سَمِعْتُهُ - اَوْ اَخْبَرْتُهُ -، عَنْ اَخِيهِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا اسْتَيْقَظَ الرَّجُلُ مِنَ اللَّيْلِ فَوَجَدَ بَلَلًا وَلَمْ يَذْكُرِ احْتِلَامًا فَلْيَغْتَسِلْ، فَإِنْ رَاٰى اَنَّهُ احْتَلَمَ وَلَمْ يَجِدْ بَلَلًا فَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ

٭٭ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جب کوئی شخص رات کے وقت بیدار ہو اور وہ تری کو پائے لیکن اُسے احتلام یاد نہ ہو تو وہ غسل کرے' لیکن اگر اُس نے خواب میں یہ دیکھا تھا کہ اُسے احتلام ہوا ہے لیکن اُسے تری نہیں ملی تو اُس پر غسل لازم نہیں ہوگا''۔

975 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا يُعْقَدُ ذٰلِكَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَتَعَرَّضُ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ اسے کچھ شمار نہیں کرے گا کیونکہ شیطان اُس کے درپے ہوا تھا۔

## بَابُ الرَّجُلِ يَرَى اَنَّهُ يَحْتَلِمُ فَيَسْتَيْقِظُ فَلَا يَجِدُ بَلَلًا

## باب: جب کوئی شخص (خواب میں) یہ دیکھے کہ اُسے احتلام ہوا ہے اور بیدار ہونے کے بعد اُسے تری نہ نظر نہ آئے

976 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الرَّجُلِ يَرَى اَنَّهُ احْتَلَمَ وَلَمْ يَجِدْ بَلَلًا قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ غُسْلٌ

٭٭ زہری فرماتے ہیں: جو شخص یہ دیکھے کہ اُسے احتلام ہوا ہے اور وہ تری کو نہ پائے تو ایسے شخص پر غسل لازم نہیں ہوگا۔

977 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ يَحْتَلِمُ فَيُدْرِكُ ذَكَرَهُ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ النُّطْفَةُ فَيَقْبِضُ عَلَيْهِ، فَيَرْجِعُ هَلْ عَلَيْهِ غُسْلٌ؟ قَالَ: اِنْ لَمْ يَخْرُجْ مِنْهُ شَيْءٌ فَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص جسے احتلام ہوتا ہے اور پھر وہ نطفہ کے نکلنے سے پہلے اپنی شرمگاہ کو پکڑ لیتا ہے اور وہ نطفہ واپس چلا جاتا ہے تو کیا اُس پر غسل لازم ہوگا؟ عطاء نے فرمایا: اگر اُس کے جسم میں سے کچھ نہیں نکلا تو پھر اُس پر غسل لازم نہیں ہوگا۔

## بَابُ الْبَوْلِ فِي الْمُغْتَسَلِ

## باب: غسل خانہ میں پیشاب کرنا

978 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْاَشْعَثُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَبُولَنَّ اَحَدُكُمْ فِي مُسْتَحَمِّهِ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ فِيهِ، فَإِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی شخص اپنے غسل کی جگہ پر ہرگز پیشاب نہ کرے کہ پھر اُس نے وہاں وضو بھی کرنا ہوگا' زیادہ تر وسوسے اسی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں''۔

**979** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَمَّنْ سَمِعَ اَنَسًا يَقُولُ: الْبَوْلُ فِي الْمُغْتَسَلِ يَأْخُذُ مِنْهُ اللَّمَمَ

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غسل خانہ میں پیشاب کرنا صغیرہ گناہ ہے۔

**980** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: مَنْ بَالَ فِي مُغْتَسَلِهِ لَمْ يَتَطَهَّرْ

✵✵ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص غسل خانہ میں پیشاب کرتا ہے' وہ طہارت حاصل نہیں کر پاتا۔

**981** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَتَكْرَهُ اَنْ يُبَالَ فِي الْمُغْتَسَلِ؟ قَالَ: لَا، وَاَنَا اَبُولُ فِيهِ وَلَوْ كَانَ مُغْتَسَلًا فِي بَطْحَاءَ كَرِهْتُ اَنْ اَبُولَ فِيهِ، فَاَمَّا هٰذِهِ الْمَشِيدَةُ فَلَا يَسْتَقِرُّ فِيهِ شَيْءٌ فَلَا اُبَالِي اَنْ اَبُولَ فِيهِ وَهُوَ زَعَمَ يَبُولُ فِيهِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ اس بات کو مکروہ سمجھتے ہیں کہ غسل خانہ میں پیشاب کیا جائے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں اُس میں پیشاب کر لیتا ہوں' اگر غسل کی جگہ کسی کھلے میدان میں ہوتو میں اس بات کو مکروہ قرار دوں گا کہ میں وہاں پیشاب کروں' لیکن ایسی بند جگہ جہاں کوئی چیز (یعنی پانی) ٹھہرتی نہیں ہے تو میں وہاں پیشاب کرنے کی کوئی پرواہ نہیں کروں گا' وہ یہ بھی کہتے تھے کہ وہ وہاں پیشاب کر لیتے ہیں۔

**982** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا طَهَّرَ اللّٰهُ رَجُلًا يَبُولُ فِي مُغْتَسَلِهِ. قَالَ لَيْثٌ: قَالَ عَطَاءٌ: إِذَا كَانَ لَهُ مَخْرَجٌ فَلَا بَاْسَ بِهِ

✵✵ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو پاک نہ کرے جو غسل خانہ میں پیشاب کر لیتا ہے۔

عطاء فرماتے ہیں: جب پیشاب کے نکلنے کا راستہ ہوتو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

978 –سنن ابی داؤد، کتاب الطهارة، باب فی البول فی المستحم، حدیث:25، سنن ابن ماجه، کتاب الطهارة وسننها، باب کراهیة البول فی المغتسل، حدیث:302، السنن الصغری، کتاب الطهارة، ذکر الفطرة، کراهیة البول فی المستحم، حدیث:36، المنتقی لابن الجارود، کتاب الطهارة، ما یتقی من المواضع للغائط والبول، حدیث:34مسند احمد بن حنبل، اول مسند البصریین، حدیث عبد الله بن مغفل المزنی، حدیث:20080، المستدرک علی الصحیحین للحاکم، کتاب الطهارة، واما حدیث عائشة، حدیث: 546، المعجم الاوسط للطبرانی، باب الالف، من اسمه اسحاق، حدیث:3073

# بَابُ اغْتِسَالِ الْجُنُبِ
# باب: جنبی شخص کا وضو کرنا

**983** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: إِذَا اغْتَسَلْتُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَإِنِّي أَبْدَأُ بِفَرْجِي، ثُمَّ أُمَضْمِضُ وَأَسْتَنْشِقُ، ثُمَّ أَغْسِلُ وَجْهِي وَيَدَيَّ، ثُمَّ أُفِيضُ عَلَى رَأْسِي، ثُمَّ بِيَدَيَّ، ثُمَّ بِرِجْلِي قَالَ: وَأَغْسِلُ قَدَمَيَّ فِي الْمُغْتَسَلِ، ثُمَّ أَنْتَعِلُ فِيهِ، ثُمَّ حَسْبِي لَا أَغْسِلُهُمَا بَعْدُ، قُلْتُ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ تَنْتَعِلْ فِي الْمُغْتَسَلِ وَخَرَجْتَ مِنْهُ حَافِيًا قَالَ: إِذًا غَسَلْتُهُمَا

✲✲ عطاء فرماتے ہیں: جب میں غسل جنابت کرتا ہوں تو اپنی شرمگاہ (کو دھونے) سے آغاز کرتا ہوں' پھر میں کلی کرتا ہوں' پھر ناک میں پانی ڈالتا ہوں' پھر اپنے چہرے اور اپنے بازو کو دھوتا ہوں' پھر اپنے سر پر پانی بہاتا ہوں' پھر اپنے ہاتھ کو اور پھر پاؤں کو دھوتا ہوں۔ وہ یہ فرماتے ہیں: میں اپنے پاؤں غسل خانہ میں ہی دھولیتا ہوں پھر اُس میں جوتا پہن لیتا ہوں' میرے لیے اتنا ہی کافی ہے' میں اس کے بعد انہیں نہیں دھوتا۔

(ابن جریج کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر آپ غسل خانہ میں جوتا نہ پہنیں اور اُس سے ننگے پاؤں باہر آ جائیں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: میں اس صورت میں اُنہیں دھولوں گا۔

**984** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْغَرْفُ عَلَى الرَّأْسِ مَا بَلَغَكَ فِيهِ؟ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّهُ ثَلَاثٌ، قُلْتُ: أَرَأَيْتَ إِنْ أَفَضْتُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَنَا ذُو جُمَّةٍ أُشَرِّبُ مَعَ كُلِّ مَرَّةٍ أُفِيضُهَا، وَكَانَ فِي نَفْسِي حَاجَةٌ إِنْ لَمْ أُبَلِّلْ أُصُولَ الشَّعْرِ كَمَا أُرِيدُ قَالَ: كَذَلِكَ كَانَ يُقَالُ: ثَلَاثَ مَرَّاتٍ هُوَ السُّنَّةُ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: سر پر پانی بہانے کے بارے میں آپ تک کیا روایت پہنچی ہے؟ تو اُنہوں نے بتایا کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ تین مرتبہ بہایا جائے گا۔ میں نے کہا: آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے کہ اگر میں اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہا دیتا ہوں اور میرے بال بڑے ہیں اور ہر مرتبہ میں' میں بالوں پر پانی بہا دیتا ہوں اور مجھے محسوس ہوتا ہے کہ ابھی میرے بالوں کی جڑیں تر نہیں ہو سکی ہیں جس طرح میں چاہتا ہوں۔ تو اُنہوں نے فرمایا: بیان تو اسی طرح کیا گیا ہے کہ تین مرتبہ پانی بہانا سنت ہے۔

**985** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ إِذَا بَالَغَ قَالَ: قُلْتُ أَيُنَقِّي؟ قَالَ: فِيهِ

✲✲ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جنابت سے غسل اُس وقت ہوگا جب آدمی مبالغہ کرے میں نے دریافت کیا: کیا وہ پاک صاف کرے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: ضرور

**986** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: وَيُمِرُّ الْجُنُبُ عَلَى كُلِّ مَا ظَهَرَ مِنْهُ؟

قَالَ: نَعَمْ فَقَالَ لَهُ اِنْسَانٌ: اَيُفِيضُ الْجُنُبُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: لَا، بَلْ يَغْتَسِلُ غُسْلًا، يَغْسِلُ الْجُنُبُ مِقْعَدَتَهُ سَبِيْلَ الْخَلَاءِ لِلْجَنَابَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِيْ وَاللّٰهِ وَاِنَّ ذٰلِكَ لَاَحَقُّ مَا غُسِلَ مِنْهُ قُلْتُ: اَوَ لَيْسَ الرَّجُلُ يَضْرِبُ الْغَائِطَ فَيَتَطَيَّبُ، ثُمَّ يَاْتِي فَيَتَوَضَّاُ وَلَا يَغْسِلُ مِقْعَدَتَهُ؟ قَالَ: اِنَّ الْجَنَابَةَ تَكُوْنُ فِي الْحِيْنِ مَرَّةً

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا جنبی شخص اپنے پورے جسم پر پانی بہائے گا جو اس کا حصہ ظاہر ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو ایک شخص نے اُن سے دریافت کیا: کیا جنبی شخص اپنے اوپر پانی بہائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ اُس کو دھوئے گا اور جنبی شخص پاخانہ کے راستے کو بھی جنابت کے لیے دھوئے گا' اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اللہ کی قسم! یہ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اُس کو دھویا جائے۔ میں نے دریافت کیا: کیا آدمی جب قضائے حاجت کر کے فارغ ہوتا ہے تو وہ پاکیزگی حاصل نہیں کر لیتا؟ پھر وہ آ کر وضو کر لیتا ہے تو کیا وہ اپنے پاخانہ کی جگہ کو نہ دھوئے؟ اُنہوں نے فرمایا: جنابت کسی جگہ میں ایک ہی مرتبہ ہوتی ہے۔

**987** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ عَاصِمٌ، اَنَّ رَهْطًا، اَتَوْا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَاَلُوْهُ، عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ فِيْ بَيْتِهِ تَطَوُّعًا، وَعَمَّا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَاَتِهِ حَائِضًا، وَعَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ، فَقَالَ: اَمَّا صَلَاةُ الرَّجُلِ فِيْ بَيْتِهِ تَطَوُّعًا: فَهُوَ نُوْرٌ، فَنَوِّرُوْا بُيُوتَكُمْ وَمَا خَيْرُ بَيْتٍ لَيْسَ فِيْهِ نُوْرٌ، وَاَمَّا مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَاَتِهِ حَائِضًا: فَلَكَ مَا فَوْقَ الْاِزَارِ وَلَا تَطَّلِعُوْنَ عَلٰى مَا تَحْتَهُ حَتّٰى تَطْهُرَ، وَاَمَّا الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ: فَتَوَضَّاْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اغْسِلْ رَاْسَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ اَفِضِ الْمَاءَ عَلٰى جِلْدِكَ.

✵✵ عاصم بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُن سے آدمی کے اپنے گھر میں نوافل ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا اور آدمی کے لیے اپنی حیض والی بیوی کے ساتھ کس حد تک (جنسی عمل کرنا) جائز ہوتا ہے اور غسلِ جنابت کے بارے میں دریافت کیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں تک آدمی کے اپنے گھر میں نوافل ادا کرنے کا تعلق ہے تو یہ نور ہے تو تم اپنے گھر کو نورانی کرو اور وہ گھر بہتر نہیں ہوتا جس میں نور موجود نہ ہو۔ جہاں تک اس مسئلہ کا تعلق ہے کہ آدمی کے لیے اپنی حیض والی بیوی میں سے کیا چیز حلال ہے! تو تہبند سے اوپر کا حصہ تمہارے لیے حلال ہے' تم اُس کے نیچے والے حصے کی طرف اُس وقت تک نہ جھانکو جب تک عورت پاک نہیں ہو جاتی۔ جہاں تک غسلِ جنابت کا تعلق ہے تو تم پہلے نماز کے وضو کا سا وضو کرو' پھر اپنے سر کو دھوؤ اور اپنے جسم پر بہالو۔

**988** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو الْبَجَلِيِّ، اَنَّ نَفَرًا مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ، اَتَوْا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالُوْا: جِئْنَاكَ نَسْاَلُكَ عَنْ ثَلَاثِ خِصَالٍ: عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ فِيْ بَيْتِهِ تَطَوُّعًا، وَعَمَّا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَاَتِهِ حَائِضًا، وَعَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ؟ قَالَ: اَفَسَحَرَةٌ اَنْتُمْ؟ قَالُوْا: لَا. قَالَ: اَفَكَهَنَةٌ اَنْتُمْ؟ قَالُوْا: لَا. قَالَ: مِنْ اَيْنَ اَنْتُمْ؟ قَالُوْا: مِنَ الْعِرَاقِ. قَالَ: مِنْ اَيِّ الْعِرَاقِ؟ قَالُوْا: مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ:

لَقَدْ سَاَلْتُمُوْنِيْ عَنْ خِصَالٍ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهُنَّ اَحَدٌ مُنْذُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْهُنَّ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ

988-عاصم بن عمرو بجلی بیان کرتے ہیں: اہلِ کوفہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: ہم آپ کے پاس تین چیزیں دریافت کرنے کے لیے حاضر ہوئے ہیں' ایک یہ کہ آدمی کا اپنے گھر میں نفل نماز ادا کرنا؟ ایک اس بارے میں کہ آدمی کے لیے اپنی حیض والی بیوی کے حوالے سے کیا چیز جائز ہے اور ایک غسلِ جنابت کے بارے میں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم لوگ جادوگر ہو؟ اُن لوگوں نے جواب دیا: جی نہیں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم لوگ کاہن ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہارا تعلق کہاں سے ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: عراق سے! حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: عراق میں کہاں سے؟ اُن لوگوں نے جواب دیا: اہلِ کوفہ سے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگوں نے مجھ سے ایسی چیزوں کے بارے میں دریافت کیا کہ جب سے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے بارے میں دریافت کیا ہے' کسی نے بھی مجھ سے ان کے بارے میں دریافت نہیں کیا۔

اُس کے بعد راوی نے معمر کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

**989** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: مَنْ تَخَلَّى، اَوْ اَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فَلْيَجْتَنِبْ بِيَمِيْنِهِ الْاَذَى وَيَغْسِلْ بِشِمَالِهِ حَتّٰى يُنَقِّيَ، فَلْيَغْسِلْ شِمَالَهُ، ثُمَّ لِيُفِضِ الْمَاءَ عَلٰى وَجْهِهٖ وَرَاْسِهٖ

✸✸ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ جو شخص قضائے حاجت کرے یا اُسے جنابت لاحق ہو جائے تو وہ اپنے دائیں ہاتھ سے گندگی صاف کرنے سے اجتناب کرے اور اپنے بائیں ہاتھ سے اُسے دھولے اور اچھی طرح صاف کرلے' پھر اپنے بائیں ہاتھ کو دھولے اور اپنے سر پر پانی بہالے۔

**990** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ، عَنِ اغْتِسَالِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ: كَانَ يُفْرِغُ عَلٰى يَدَيْهِ فَيَغْسِلُهُمَا، ثُمَّ يَغْرِفُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى فَيَصُبُّ عَلٰى فَرْجِهٖ فَيَغْسِلُهُ بِيَدِهِ الشِّمَالِ، فَاِذَا فَرَغَ مِنْ غَسْلِ فَرْجِهٖ غَسَلَ الشِّمَالَ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ وَنَضَحَ فِيْ عَيْنَيْهِ، ثُمَّ بَدَاَ بِوَجْهِهٖ فَغَسَلَهُ، ثُمَّ بِرَاْسِهٖ، ثُمَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى، ثُمَّ بِالشِّمَالِ، ثُمَّ غَرَفَ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهٖ بَعْدُ فَغَسَلَهُ قَالَ: وَلَمْ يَكُنْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَنْضَحُ فِيْ عَيْنَيْهِ الْمَاءَ اِلَّا فِيْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ، فَاَمَّا الْوُضُوْءُ لِلصَّلَاةِ فَلَا

✸✸ نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غسلِ جنابت کرنے کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: وہ پہلے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی بہا کر اُنہیں دھوتے تھے' پھر دائیں چُلّو میں پانی لے کر اپنی شرمگاہ پر بہاتے تھے اور اُسے اپنے بائیں ہاتھ کے ذریعہ دھوتے تھے' جب وہ اپنی شرمگاہ کو دھو کر فارغ ہوتے تھے تو بائیں ہاتھ کو دھو لیتے تھے' پھر وہ کُلّی کرتے تھے' پھر ناک میں پانی ڈالتے تھے' پھر اپنی آنکھوں میں پانی ڈالتے تھے' پھر وہ اپنے چہرے سے آغاز کرتے تھے اور پہلے اُسے دھوتے تھے' پھر اپنے سر کو دھوتے تھے' پھر

دائیں بازو کو پھر بائیں کو پھر دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر اپنے سارے جسم پر بہاتے تھے اور اُسے دھو لیتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صرف غسلِ جنابت میں اپنی آنکھوں میں اچھی طرح ٹپکاتے تھے جہاں تک نماز کے لیے وضو کا تعلق ہے تو اُس میں ایسا نہیں کرتے تھے۔

**991** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ نَضَحَ الْمَاءَ فِيْ عَيْنَيْهِ، وَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَلَا اَعْلَمُ اَحَدًا نَضَحَ الْمَاءَ فِيْ عَيْنَيْهِ اِلَّا ابْنَ عُمَرَ

✽✽ نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ جب وہ غسلِ جنابت کرتے تھے تو اپنی آنکھوں کے اندر پانی ڈالتے تھے اور اپنی داڑھی کا خلال کیا کرتے تھے۔ عبداللہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ اور کسی شخص کے بارے میں مجھے علم نہیں ہے کہ وہ اپنی آنکھوں کے اندر پانی چھڑکتا تھا۔

**992** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُدَلِّكُ لِحْيَتَهُ وَذٰلِكَ اَنِّي سَاَلْتُهُ، عَنْ تَشْرِيبِهِ اُصُولَ شَعْرِهِ

✽✽ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی داڑھی کو ملا کرتے تھے۔ (ابن جریج کہتے ہیں: انہوں نے یہ بات مجھے اس وقت بتائی تھی) جب میں نے ان سے داڑھی کی جڑوں کو تر کرنے کے بارے میں دریافت کیا تھا۔

**993** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْغَرْفُ عَلَى الرَّاْسِ مَا بَلَغَكَ فِيْهِ؟ قَالَ: بَلَغَنِيْ فِيْهِ ثَلَاثٌ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: سر پر چلّو کے ذریعہ پانی ڈالنے کے بارے میں آپ تک کیا روایت پہنچی ہے؟ تو اُنہوں نے بتایا کہ مجھ تک اس بارے میں یہ روایت پہنچی ہے کہ تین مرتبہ ایسا کیا جائے گا۔

**994** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ خَالِدٍ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ، فَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُفِيضُ عَلٰى رَاْسِهِ ثَلَاثًا قَالَ: ثُمَّ اَشَارَ عَبْدُ اللّٰهِ فَاَهْوٰى بِكَفَّيْهِ جَمِيعًا، وَلَمْ يَجْمَعْ اَطْرَافَ الْكَفَّيْنِ اِلٰى اَصْلِهِمَا، وَلٰكِنْ كَاَنَّهُ بَسَطَهُمَا شَيْئًا مِنْ بَسْطٍ، ثُمَّ غَرَفَ بِهِمَا قَالَ: فَاَفَاضَ عَلٰى رَاْسِهِ ثَلَاثًا. يَاْثُرُ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی کہ اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن خالد کو سنا، جن سے غسلِ جنابت کے بارے میں سوال کیا گیا تو اُنہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہاتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر عبداللہ نے اشارہ کر کے بتایا، اُنہوں نے اپنے دونوں ہاتھ ملا کر بڑھائے اور ہتھیلی کے کناروں کو اُن کی اصل تک جمع نہیں کیا، بلکہ یوں تھا جیسے اُنہوں نے اُنہیں کچھ پھیلایا ہوا ہے، پھر اُنہوں نے اُن دونوں کے ذریعہ چلّو بنایا اور پھر اپنے سر پر تین مرتبہ بہایا۔ حضرت عبداللہ بن خالد نے یہ روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کی۔

**995** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ الْخُزَاعِيِّ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَابَةُ فَقَالَ: اَمَّا اَنَا فَاُفِيضُ عَلٰى رَاْسِي ثَلَاثًا، ثُمَّ اَشَارَ بِيَدَيْهِ كَاَنَّهُ يُفِيضُ بِهِمَا عَلَى الرَّاْسِ

✵✵ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے غسلِ جنابت کا ذکر کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہا لیتا ہوں' پھر آپ نے دونوں ہاتھوں کے ذریعہ اشارہ کر کے بتایا کہ آپ اپنے سرِ مبارک پر ان دونوں ہاتھوں کے ذریعہ یوں پانی بہاتے ہیں۔

**996** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: يَغْرِفُ الْجُنُبُ عَلٰى رَاْسِهِ ثَلَاثَ غَرَفَاتٍ مِنَ الْمَاءِ

✵✵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنبی شخص اپنے سر پر دونوں ہاتھ ملا کر تین مرتبہ پانی ڈال لے گا۔

**997** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا اَرَادَ اَنْ يَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ اَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ، ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ تَخَلَّلَ شَعْرَهُ بِالْمَاءِ حَتّٰى يَسْتَبْرِءَ الْبَشَرَةَ، ثُمَّ يُفِيضُ عَلٰى رَاْسِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ يُفِيضُ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهِ، ثُمَّ يَاْخُذُ الْاِنَاءَ فَيَكْفَؤُهُ عَلَيْهِ. قَالَ هِشَامٌ: وَلٰكِنَّهُ يَبْدَاُ بِالْفَرْجِ، وَلَيْسَ ذٰلِكَ فِي حَدِيثِ اَبِي

✵✵ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب غسلِ جنابت کرنے کا ارادہ کرتے تھے تو آپ اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی انڈیل کر پہلے نماز کے وضو کی طرح کا وضو کرتے تھے' پھر آپ پانی کے ذریعے اپنے بالوں کا خلال کرتے تھے یہاں تک کہ اپنی جلد کو صاف کر لیتے تھے پھر آپ اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہاتے تھے' پھر آپ اپنے سارے جسم پر پانی بہاتے تھے' پھر آپ برتن پکڑ کر اُسے اپنے اوپر انڈیل لیتے تھے۔

ہشام بیان کرتے ہیں: تاہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آغاز میں اپنی شرمگاہ کو دھوتے تھے۔ یہ چیز اُبی کی نقل کردہ روایت میں نہیں ہے۔

**998** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ: سَتَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَبَدَاَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ صَبَّ عَلٰى شِمَالِهِ بِيَمِينِهِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا اَصَابَهُ، ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى الْحَائِطِ - اَوِ الْاَرْضِ -، ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ اِلَّا رِجْلَيْهِ، ثُمَّ اَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ، ثُمَّ نَحّٰى قَدَمَيْهِ فَغَسَلَهُمَا

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام کریب' سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پردہ کیا' آپ نے غسلِ جنابت کیا' آپ نے سب سے پہلے دونوں ہاتھ دھوئے' پھر آپ نے دائیں ہاتھ کے ذریعہ بائیں ہاتھ پر پانی بہایا اور اپنی شرمگاہ کو اور اُس پر لگی ہوئی چیز کو دھویا' پھر آپ نے اپنا ہاتھ دیوار پر' یا شاید زمین پر رکھ کر اُس کو ملا (اور صاف کیا) پھر آپ نے نماز کے وضو کی طرح وضو کیا' صرف پاؤں نہیں دھوئے' پھر آپ نے اپنے جسم پر پانی مارا پھر آپ نے اپنے پاؤں

ایک طرف کرکے انہیں دھویا۔

**999** - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَاَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ يَتَوَضَّاُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ يَغْمِسُ يَدَهُ فِي الْمَاءِ فَخَلَّلَ بِاَصَابِعِهِ اُصُوْلَ شَعْرِهِ، حَتّٰى اِذَا خُيِّلَ اِلَيْهِ اَنَّهُ قَدِ اسْتَبْرَاَ بَشَرَةَ رَاْسِهِ اَفَاضَ عَلٰى رَاْسِهِ ثَلَاثَ غَرَفَاتٍ مِنْ مَاءٍ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ يُفِيْضُ الْمَاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَلٰى جِلْدِهِ كُلِّهِ. لَا يَشُكُّوْنَ هِشَامٌ وَلَا غَيْرُهُ اَنَّهُ يَبْدَاُ بِالْفَرْجِ

✱✱ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب غسلِ جنابت کرتے تھے تو سب سے پہلے دونوں ہاتھ دھوتے تھے پھر وضو کرتے تھے جس طرح نماز کے لیے وضو کیا جاتا تھا' پھر آپ اپنا ہاتھ پانی میں داخل کر کے اپنے بالوں کا خلال کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کو محسوس ہوتا کہ آپ نے اپنے سر کی جلد کو صاف کرلیا ہے' پھر آپ اپنے سر پر اپنے ہاتھوں کے ذریعہ تین لپ بہاتے تھے پھر آپ اپنے پورے جسم پر پانی بہادیتے تھے۔

---

999 -صحيح البخاري، كتاب الغسل، باب الوضوء قبل الغسل، حديث:244، صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب صفة غسل الجنابة، حديث:500، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء ، جماع ابواب غسل الجنابة، باب تخليل اصول شعر الراس بالماء قبل افراغ الماء على الراس، حديث:243، مستخرج ابي عوانة، مبتدا كتاب الطهارة، بيان غسل ما ابتدا به رسول الله صلى الله عليه وسلم، حديث:665، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب الغسل، ذكر وصف الاغتسال من الجنابة للجنب اذا اراده، حديث:1207، موطا مالك، كتاب الطهارة، باب العمل في غسل الجنابة، حديث:97، سنن الدارمي، كتاب الطهارة، باب في الغسل من الجنابة، حديث:781، سنن ابي داؤد، كتاب الطهارة، باب في الغسل من الجنابة، حديث:212، الجامع للترمذي، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في الغسل من الجنابة، حديث:100، السنن الصغرى، سؤر الهرة، صفة الوضوء، ازالة الجنب الاذى عن جسده بعد غسل يديه، حديث:245، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الطهارات، في الغسل من الجنابة، حديث:678، السنن الكبرىٰ للنسائي، ذكر ما ينقض الوضوء وما لا ينقضه، صفة الغسل من الجنابة، حديث:238' المنتقى لابن الجارود، كتاب الطهارة، في الجنابة والتطهر لها، حديث:95، سنن الدارقطني، كتاب الطهارة، باب في وجوب الغسل بالتقاء الختانين وان لم ينزل، حديث:349، السنن الكبرىٰ للبيهقي، كتاب الطهارة، جماع ابواب الغسل من الجنابة، باب بداية الجنب في الغسل بغسل يديه قبل ادخالهما في الاناء ، حديث:766، مسند احمد بن حنبل، مسند الانصار، الملحق المستدرك من مسند الانصار، حديث السيدة عائشة رضي الله عنها، حديث:23729، مسند الشافعي، باب ما خرج من كتاب الوضوء ، حديث:59، مسند الطيالسي، احاديث النساء ، علقمة بن قيس عن عائشة، ابو سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة، حديث:1564، مسند الحميدي، احاديث عائشة ام المؤمنين رضي الله عنها عن رسول الله صلى، حديث:160، مسند ابي يعلى الموصلي، مسند عائشة، حديث:4363، المعجم الاوسط للطبراني، باب العين' من اسمه : مسعود، حديث:8786،

ہشام اور دیگر راویوں کو اس بارے میں کوئی شک نہیں ہے کہ نبی اکرم ﷺ سب سے پہلے شرمگاہ کو دھوتے تھے۔

**1000** اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: كَانَ عُثْمَانُ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ تَنَحَّى، عَنْ مَكَانِهِ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ

✻✻ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جب غسلِ جنابت کرتے تھے تو اپنی جگہ سے ایک طرف ہو کر پھر اپنے پاؤں دھوتے تھے۔

**1001** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سُئِلَ أَبُو الدَّرْدَاءِ، عَنْ غُسْلِ الْجُنُبِ قَالَ: يُبِلُّ الشَّعْرَ، وَيُنَقِّي الْبَشَرَةَ

✻✻ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے جنبی شخص کے غسل کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: وہ بالوں کو بھگوئے گا اور جلد کو صاف کرے گا۔

**1002** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَبُلُّوا الشَّعْرَ، وَأَنْقُوا الْبَشَرَ

✻✻ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر بال کے نیچے جنابت ہوتی ہے تم اپنے بالوں کو گیلا کرو اور جلد کو صاف کرو''۔

**1003** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يُفْرِغُ الْجُنُبُ عَلَى كَفَّيْهِ، وَيَتَوَضَّأُ بَعْدَمَا يَغْسِلُ فَرْجَهُ، ثُمَّ يَغْسِلُ رَأْسَهُ، وَيُفِيضُ عَلَى جَسَدِهِ فَإِذَا فَرَغَ غَسَلَ قَدَمَيْهِ

✻✻ حسن بصری فرماتے ہیں: جنبی شخص اپنی ہتھیلیوں کو (پانی میں داخل کرے گا) اور اپنی شرمگاہ کو دھونے کے بعد وضو کرے گا' پھر وہ اپنے سر کو دھوئے گا اور اپنے پورے جسم پر پانی بہالے گا' جب وہ اس سے فارغ ہوگا تو اپنے پاؤں دھولے گا۔

**1004** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: يَغْرِفُ الرَّجُلُ ذُو الْجُمَّةِ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ غَرَفَاتٍ، ثُمَّ يُشَرِّبُ الْمَاءَ أُصُولَ الشَّعْرِ مَعَ كُلِّ غَرْفَةٍ

✻✻ عطاء بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے کہ آدمی جس کے بال زیادہ ہوں' وہ اپنے سر پر تین مرتبہ دونوں ہاتھ ملا کر پانی بہائے گا اور پھر وہ ہر مرتبہ کے ساتھ اپنے بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچائے گا۔

**1005** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ، ذُو الضَّفِيرَتَيْنِ أَيُبِلُّ ضَفِيرَتَيْهِ؟ قَالَ: لَا. وَلَكِنْ أُصُولُ الشَّعْرِ فَرْوَةُ الرَّأْسِ وَبَشَرَتُهُ قَطُّ، وَلَكِنْ يُفِيضُ الْمَاءَ عَلَى رَأْسِهِ فَمَا أَصَابَ ضَفِيرَتَيْهِ أَصَابَهُمَا وَمَا أَخْطَأَهُمَا فَلَا بَأْسَ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جس شخص کی لٹیں بنی ہوئی ہوں' کیا وہ اپنی لٹوں کو بھی تر کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! لیکن بالوں کی جڑوں کو کرے گا' وہ صرف سر کے اوپری حصے اور اُس کی جلد کو گیلا کرے گا'

تاہم وہ اپنے سر پر پانی بہائے گا جو حصہ اُس کی لٹوں تک پہنچ جائے گا وہ پہنچ جائے گا' جو رہ جائے گا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**1006** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: اَنَّهُ اَتَاهُ رَجُلٌ فَسَاَلَهُ عَنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ كَيْفَ يَغْسِلُ رَاْسَهُ؟ فَقَالَ جَابِرٌ: اَمَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَحْثِيْ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلَاثًا قَالَ الرَّجُلُ: اِنَّ شَعْرِى كَثِيرٌ، قَالَ جَابِرٌ: شَعْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرُ وَاَطْيَبُ مِنْ شَعْرِكَ

✵✵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ایک شخص اُن کے پاس آیا اور اُن سے غسلِ جنابت کے بارے میں دریافت کیا کہ وہ اپنے سر کو کیسے دھوئے؟ تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا: جہاں تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق ہے تو آپ اپنے سر پر تین مرتبہ (دونوں ہاتھوں کے ذریعہ) پانی ڈال لیتے تھے۔

اُس شخص نے کہا: میرے بال تو بہت زیادہ ہے' تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال تمہارے بالوں سے زیادہ تھے اور زیادہ پاکیزہ تھے۔

## بَابُ الرَّجُلِ يَغْسِلُ رَاْسَهُ بِالسِّدْرِ
## باب: جو شخص اپنے سر کو بیری کے پتوں کے ذریعہ دھوئے

**1007** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِى اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مَنْ غَسَلَ رَاْسَهُ بِغُسْلٍ وَهُوَ جُنُبٌ فَقَدْ اَبْلَغَ، ثُمَّ يَغْسِلُ سَائِرَ جَسَدِهٖ بَعْدُ

قَالَ اَبُو اِسْحَاقَ: وَاَخْبَرَنِى الْحَارِثُ بْنُ الْاَزْمَعِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: اَيُّمَا جُنُبٍ غَسَلَ رَاْسَهُ بِالْخِطْمِيِّ فَقَدْ اَبْلَغَ

✵✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص جنبی ہو' وہ اپنے سر کو دھوتے ہوئے مبالغہ کرے' پھر اُس کے بعد وہ اپنے سارے جسم کو دھولے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو بھی شخص جنبی ہو اور وہ اپنے سر کو خطمی (نامی بوٹی) کے ذریعہ دھولے تو اُس نے مبالغہ کرلیا۔

**1008** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِى اِسْحَاقَ قَالَ: لَقِيَنِى الْحَارِثُ بْنُ الْاَزْمَعِ، فَقَالَ: اَلَا اُحَدِّثُكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ؟ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اَيُّمَا جُنُبٍ غَسَلَ رَاْسَهُ بِالْخِطْمِيِّ فَقَدْ اَبْلَغَ

✵✵ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: حارث بن ازمع کی مجھ سے ملاقات ہوئی تو اُنہوں نے کہا: کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جو میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنی ہے' میں نے اُنہیں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو جنبی شخص اپنے سر کو خطمی (نامی بوٹی) کے ذریعہ دھولے تو اُس نے اچھی طرح دھولیا۔

**1009** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْاَزْمَعِ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حارث بن ازمع سے منقول ہے۔

## بَابُ الرَّجُلِ يَغْسِلُ رَاْسَهٗ وَهُوَ جُنُبٌ ثُمَّ يَتْرُكُهٗ حَتّٰى يَجِفَّ ثُمَّ يَغْسِلُ بَعْدُ

## باب: جو شخص اپنے سر کو دھوتا ہے اور وہ اُس وقت جنبی ہوتا ہے پھر وہ سر کا (کوئی حصہ) چھوڑ دیتا ہے یہاں تک کہ وہ خشک ہو جاتا ہے اور پھر اُس کے بعد وہ (اُس حصہ کو) دھوتا ہے

**1010** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ اَحَدُهُمْ يَغْسِلُ رَاْسَهٗ مِنَ الْجَنَابَةِ بِالسِّدْرِ، ثُمَّ يَمْكُثُ سَاعَةً، ثُمَّ يَغْسِلُ سَائِرَ جَسَدِهٖ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: کوئی شخص غسلِ جنابت میں بیری کے پتوں کے ذریعہ اپنے سر کو دھوتا ہے پھر وہ کچھ دیر ٹھہر جاتا ہے اور پھر اپنے سارے جسم کو دھو لیتا ہے۔

**1011** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ: قَدْ اُثْبِتَ لَنَا عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: اِذَا غَسَلْتَ رَاْسَكَ وَاَنْتَ جُنُبٌ، ثُمَّ غَسَلْتَ سَائِرَ جَسَدِكَ بَعْدُ فَقَدْ اَجْزَاَ عَنْكَ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم اپنے سر کو جنابت کی حالت میں دھوؤ تو پھر بعد میں اپنے سارے جسم کو دھو لو تو یہ تمہاری طرف سے کفایت کر جائے گا۔

**1012** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ: اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِي الرَّجُلِ تَكُوْنُ لَهُ الْمَرْاَةُ وَالْجَارِيَةُ فَيُرَاقِبُ امْرَاَتَهٗ بِالْغُسْلِ قَالَ: لَا بَاْسَ بِاَنْ يَغْسِلَ رَاْسَهٗ، ثُمَّ يَمْكُثُ، ثُمَّ يَغْسِلُ سَائِرَ جَسَدِهٖ بَعْدُ، وَلَا يَغْسِلُ رَاْسَهٗ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جس شخص کی ایک بیوی اور ایک کنیز ہو اور پھر وہ اپنی بیوی کے (غسل سے) فارغ ہونے کا انتظار کرتا ہے ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ پہلے اپنے سر کو دھو کر کچھ دیر ٹھہر جائے اور پھر اُس کے بعد اپنے پورے جسم کو دھو لے اور پھر سر کو نہ دھوئے۔

**1013** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ غَسَلَ الْجُنُبُ رَاْسَهٗ بِالسِّدْرِ اَوْ بِالْخِطْمِيِّ وَهُوَ جُنُبٌ لَمْ يَتْرُكْهُ حَتّٰى يَجِفَّ ذٰلِكَ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: اگر جنبی شخص اپنے سر کو بیری کے پتے یا خطمی کے ذریعہ دھو لیتا ہے اور وہ اُس وقت جنابت کی حالت میں ہوتا ہے تو وہ اُسے اُس وقت تک ترک نہ کرے جب تک وہ خشک نہیں ہو جاتا۔

**1014** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، فِي الرَّجُلِ يَغْسِلُ رَاْسَهٗ بِالْخِطْمِيِّ وَهُوَ جُنُبٌ، ثُمَّ يَتْرُكُهٗ حَتّٰى يَجِفَّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ يَقُوْلُ: مَا مَسَّ الْمَاءُ مِنْكَ، وَاَنْتَ جُنُبٌ فَقَدْ طَهُرَ

ذٰلِكَ الْمَكَانُ

✻✻ زید بن اسلم فرماتے ہیں: جو شخص اپنے سر کو خطمی کے ذریعہ دھوتا ہے اور پھر اسے چھوڑ دیتا ہے یہاں تک کہ سر خشک ہو جائے تو اس بارے میں، میں نے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جنابت کی حالت میں تمہارے جسم کے جس بھی حصہ سے پانی لگ گیا تو وہ حصہ پاک ہو جائے گا۔

## بَابُ الرَّجُلِ يَتْرُكُ شَيْئًا مِنْ جَسَدِهٖ فِيْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ

## باب: جو شخص غسلِ جنابت میں اپنے جسم کے کچھ حصہ کو چھوڑ دیتا ہے

**1015** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: اغْتَسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا لِجَنَابَةٍ، فَرَاَى بِمَنْكِبِهٖ مَكَانًا مِثْلَ مَوْضِعِ الدِّرْهَمِ لَمْ يَمَسَّهُ الْمَاءُ قَالَ: فَمَسَحَهُ بِشَعْرِ لِحْيَتِهٖ - اَوْ قَالَ: بِشَعْرِ رَاْسِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

✻✻ حضرت علاء بن زیاد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن غسلِ جنابت کیا، آپ نے اپنے کندھے پر ایک درہم جتنی جگہ کو دیکھا کہ وہاں تک پانی نہیں پہنچا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی داڑھی کے بالوں (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) سر کے بالوں کے ذریعہ اُس حصہ کو پونچھ لیا۔

**1016** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ: فِي الرَّجُلِ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَيَبْقَى مِنْ جَسَدِهِ الشَّيْءُ قَالَ: يَغْسِلُ مَا لَمْ يُصِبْهُ الْمَاءُ

✻✻ طاؤس ایسے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں کہ جو غسلِ جنابت کر رہا تھا اور پھر اُس کے جسم میں سے کچھ حصہ باقی رہ گیا (جہاں تک پانی نہیں پہنچا)۔ طاؤس فرماتے ہیں: وہ اُس حصہ کو دھولے گا جہاں پانی نہیں پہنچا تھا۔

**1017** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ مِنْ جَنَابَةٍ، ثُمَّ خَرَجَ وَرَاْسُهُ يَقْطُرُ، وَمَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ اَوْ فَوْقَ ذٰلِكَ مِثْلُ مَوْضِعِ الدِّرْهَمِ لَمْ يَمَسَّهُ الْمَاءُ، فَقَالَ اَحَدٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اغْتَسَلْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَاِنَّ مِثْلَ مَوْضِعِ الدِّرْهَمِ لَمْ يَمَسَّهُ الْمَاءُ، فَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفِّهٖ مِنْ بَعْضِ رَاْسِهٖ مِنَ الَّذِي فِيهِ فَمَسَحَهُ بِهٖ

✻✻ ابن جریج فرماتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسلِ جنابت کیا، پھر آپ باہر تشریف لائے، آپ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے، آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان یا شاید اس سے کچھ اوپر ایک درہم جتنی جگہ ایسی تھی جہاں تک پانی نہیں پہنچا تھا۔ کسی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے غسل کر لیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اُس نے عرض کی: ایک درہم جتنی جگہ ایسی ہے جہاں پانی نہیں پہنچا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ میں اپنے سر کا کچھ حصہ (بال) لیے اور اُنہیں اُس جگہ پر پھیر دیا۔

**1018** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَنَّ عَطَاءً قَالَ: اِنْ نَسِيتَ شَيْئًا قَلِيْلًا مِنْ اَعْضَاءِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْجَسَدِ فَاَمِسَّهُ الْمَاءَ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: اگر تم اپنے جسم کے وضو کے اعضاء میں سے تھوڑے سے حصے کو بھول جاؤ تو تم اُس پر پانی لگا دو۔

## بَابُ الرَّجُلِ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ، ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْهُ الشَّيْءُ

## باب: جو شخص غسلِ جنابت کرتا ہے اور پھر (اُس کی شرمگاہ میں سے) کوئی چیز نکل آتی ہے

**1019** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ، ثُمَّ يَرَى بَلَلًا قَالَ: وُضُوْءُ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ مِثْلُ ذٰلِكَ

٭٭ زہری فرماتے ہیں: جو شخص غسلِ جنابت کرتا ہے اور پھر وہ تری کو دیکھتا ہے تو وہ یہ فرماتے ہیں: وہ شخص وضو کرے گا اور اس بارے میں عورت کا حکم بھی یہی ہے۔

**1020** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا اَصَابَ الرَّجُلَ جَنَابَةٌ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ رَاَى بَلَلًا بَعْدَ مَا يَبُوْلُ لَمْ يُعِدِ الْغُسْلَ، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ بَالَ فَرَاَى بَلَلًا اَعَادَ الْغُسْلَ.

قَالَ: وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: لَا غُسْلَ اِلَّا مِنْ شَهْوَةٍ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: جب کسی شخص کو جنابت لاحق ہو' پھر وہ غسل کر لے' پھر وہ پیشاب کرنے کے بعد تری کو دیکھے تو وہ غسل کو دُہرائے گا نہیں' لیکن اگر اُس نے پیشاب نہیں کیا تھا تو پھر تری کو دیکھ لیا تو وہ غسل کو دُہرائے گا۔

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: غسل صرف اُس صورت میں لازم ہوگا جب وہ (نکلنے والا مواد) شہوت کی وجہ سے ہو۔

**1021** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يَحْتَلِمُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَغْتَسِلُ فَاِذَا اَصْبَحَ وَجَدَ فِيْ جَسَدِهٖ مِنْهُ قَالَ: يُعِيدُ غُسْلَهٗ وَيُعِيدُ الصَّلَاةَ مَا كَانَ فِيْ وَقْتٍ وَّفِيْ غَيْرِ وَقْتٍ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: جس شخص کو رات کے وقت احتلام ہوا اور پھر وہ غسل کر لے اور پھر اُسے صبح کے وقت اپنے جسم پر اُس (منی) کا کچھ حصہ لگا ہوا نظر آئے تو حسن بصری فرماتے ہیں: وہ شخص دوبارہ غسل کرے گا اور دوبارہ نماز ادا کرے گا' خواہ نماز کا وقت باقی ہو یا باقی نہ ہو۔

**1022** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: جَامَعْتُ، ثُمَّ رُحْتُ فَوَجَدْتُ رِيبَةً قَبْلَ الظُّهْرِ، فَلَمْ اَنْظُرْ حَتّٰى انْقَلَبْتُ عِشَاءً فَوَجَدْتُ مَذْيًا قَدْ يَبِسَ عَلٰى طَرَفِ الْاِحْلِيْلِ فَتَعَشَّيْتُ، وَخَرَجْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ وَقَدْ كُنْتُ صَلَّيْتُ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَلَمْ اَعْجَلْ، عَنْ عِشَائِيْ، فَقَالَ: قَدْ اَصَبْتَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں نے صحبت کی' پھر میں چلا گیا' پھر میں نے ظہر سے پہلے شک محسوس کیا' لیکن میں نے دیکھا نہیں یہاں تک کہ جب عشاء ادا کر لی تو پھر میں نے مذی کو پایا کہ وہ شرمگاہ کے کنارے پر

خشک ہو چکی تھی' میں نے رات کا کھانا کھایا اور مسجد کی طرف چلا گیا' پھر میں نے ظہر اور عصر اور مغرب کی نمازیں ادا کیں' میں نے رات کے کھانے کو مؤخر نہیں کیا۔ تو عطاء نے کہا: تم نے ٹھیک کیا۔

## بَابُ الرَّجُلِ يُحْدِثُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ غُسْلِهِ

## باب: جو شخص غسل کرنے کے دوران بے وضو ہو جائے

**1023** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ الْجُنُبَ يَغْتَسِلُ فَلَا يَفْرُغُ مِنْ غُسْلِهِ حَتّٰى يُحْدِثَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ غُسْلِهِ قَالَ: يُوَضِّئُ اَعْضَاءَ الْوُضُوْءِ، مِمَّا غُسِلَ مِنْهُ وَيَغْتَسِلُ لِجَنَابَتِهِ مَا بَقِيَ مِنْهُ، وَلَا يَغْتَسِلُ لِلْجَنَابَةِ مَا قَدْ كَانَ غَسَلَ يَقُوْلُ: لَا بَاْسَ بِاَنْ يُحْدِثَ الْجُنُبُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ غُسْلِهِ اِذَا تَوَضَّاَ لِلصَّلَاةِ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایسے جنبی شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جو غسل کر رہا ہوتا ہے اور ابھی غسل سے فارغ نہیں ہوتا کہ غسل کے دوران ہی اُسے حدث لاحق ہو جاتا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: وہ وضو کے اعضاء پر دوبارہ وضو کرے گا اور جو غسلِ جنابت باقی رہ گیا تھا اُسے مکمل کرے گا۔ غسلِ جنابت میں جن اعضاء کو وہ پہلے دھو چکا تھا اُنہیں دوبارہ نہیں دھوئے گا۔ وہ یہ فرماتے ہیں: جنبی شخص جب نماز کے لیے وضو کر چکا ہو تو پھر اگر اُسے غسل کے دوران حدث لاحق ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**1024** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ غَسَلَ جُنُبٌ رَاْسَهُ بِخِطْمِيٍّ اَوْ بِسِدْرٍ قَامَ فَضَرَبَ الْغَائِطَ، ثُمَّ رَجَعَ اَيَعُوْدُ لِرَاْسِهِ؟ قَالَ: لَا، اِنْ شَاءَ وَلٰكِنَّهُ يَمْسَحُ بِهِ مَسْحَ الْوُضُوْءِ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ غَسَلَ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کوئی جنبی شخص اپنے سر کو خطمی یا بیری کے پتے کے ذریعہ دھو لیتا ہے اور پھر وہ اُٹھ کر پاخانہ کر لیتا ہے' پھر جب وہ واپس آتا ہے تو کیا وہ اپنے سر کو دوبارہ دھوئے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اگر وہ چاہے (تو نہ بھی دھوئے) تاہم وہ نماز کے وضو کا سا وضو کرنے کے حوالے سے اپنے سر پر مسح کرے گا اور پھر غسل کرے گا۔

**1025** - اقوالِ تابعین: الثَّوْرِيُّ فِيْ رَجُلٍ اَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فَتَوَضَّاَ وُضُوْءَ الصَّلَاةِ، ثُمَّ غَسَلَ رَاْسَهُ وَبَعْضَ جَسَدِهِ، ثُمَّ اَحْدَثَ قَبْلَ اَنْ يُتِمَّ غُسْلَهُ قَالَ: يُتِمُّ غُسْلَهُ، ثُمَّ يُعِيْدُ الْوُضُوْءَ نَقَضَ الْوُضُوْءَ الْحَدَثُ وَلَمْ يَنْقُضِ الْغُسْلَ

✲✲ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جسے جنابت لاحق ہو گئی تھی اور اُس نے نماز کے وضو کی طرح کا وضو کر لیا اور پھر اپنے سر اور جسم کے بعض حصے کو دھو لیا' پھر غسل مکمل کرنے سے پہلے اُسے حدث لاحق ہو گیا' تو ثوری فرماتے ہیں:

وہ اپنے غسل کو مکمل کرے گا اور پھر وضو کرے گا' کیونکہ حدث نے اُس کے وضو کو توڑا ہے' اُس نے غسل کو نہیں توڑا۔

**1026** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: لَا يَضُرُّ الْجُنُبَ اَنْ يُحْدِثَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ غُسْلِهِ اِذَا تَوَضَّاَ لِلصَّلَاةِ الْجُنُبَانِ يَشْرَعَانِ جَمِيعًا

٭٭ عمرو بن دینار فرماتے ہیں: جنبی شخص کو کوئی ضرر نہیں ہوگا' اگر اُسے غسل کے دوران حدث لاحق ہو جاتا ہے جبکہ وہ نماز کے وضو کا سا وضو بھی کر چکا ہو۔

## اَلْجُنُبَانِ يَشْرِعَانِ جَمِيْعًا

## باب: دو جنبی افراد کا ایک ساتھ غسل کرنا

**1027** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ قَدْرَ الْفَرَقِ

٭٭ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے جو فرق (نامی برتن) کی مقدار جتنا ہوتا تھا۔

**1028** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْهَا اَنَّهُمَا شَرَعَا جَمِيعًا وَهُمَا جُنُبٌ فِيْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ

٭٭ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے بارے میں یہ بات بتاتی ہیں کہ وہ دونوں ایک ساتھ غسل شروع کرتے تھے حالانکہ وہ دونوں جنابت کی حالت میں ہوتے تھے اور ایک ہی برتن سے (غسل کرتے تھے)۔

**1029** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: اِذَا كَانَ الرَّجُلُ وَالْمَرْاَةُ جُنُبَيْنِ فَاغْتَسَلَا، اِنْ اَحَبَّا فِيْ اِنَاءٍ اِذَا شَرَعَا اَدْلَيَا جَمِيعًا، فَاَمَّا اَنْ يَغْتَسِلَ هٰذَا بِفَضْلِ هٰذَا فَلَا

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: جب مرد اور عورت دونوں جنبی ہوں اور وہ دونوں غسل کرنا چاہیں تو اگر وہ چاہیں تو ایک ہی برتن سے غسل کر سکتے ہیں' جب وہ غسل شروع کریں گے تو دونوں ایک ساتھ ڈول ڈالیں گے' البتہ جہاں تک عورت کے بچائے ہوئے پانی سے' مرد کے غسل کرنے کا تعلق ہے تو یہ نہیں ہو سکتا۔

**1030** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ اَدْلٰى اَحَدُهُمَا فِى الْاِنَاءِ، ثُمَّ اَخْرَجَ يَدَهُ، وَاَدْلَى الْاٰخَرُ حِيْنَ اَخْرَجَ هٰذَا يَدَهُ لَمْ يَسْبِقْهُ اِلَّا بِذٰلِكَ قَالَ: ذٰلِكَ اَدْلٰى جَمِيعًا قَدْ شَرَعَا جَمِيعًا قُلْتُ لَهُ: اِنْ كَانَتْ هِيَ الَّتِيْ سَبَقَتْهُ بِغَرْفَةٍ، ثُمَّ اَخْرَجَتْ يَدَهَا وَاَدْلٰى هُوَ سَاعَتَئِذٍ قَالَ: فَلَا يَضُرُّهُ قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ غَرَفَ اَحَدُهُمَا قَبْلَ الْاٰخَرِ غَرْفًا مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ وَّلَمْ يَفْرُغْ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ غُسْلِهِ قَالَ: لَمْ يَشْرَعَا حِيْنَئِذٍ جَمِيعًا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر اُن دونوں

میں سے کوئی ایک اپنا ڈول اُس برتن میں ڈال لیتا ہے (یعنی ڈبہ ٹب میں ڈال لیتا ہے) پھر وہ اپنا ہاتھ نکال لیتا ہے جب پہلے والے نے ہاتھ نکالا تو دوسرے نے ڈول ڈال دیا' ان دونوں کے درمیان صرف اتنا فرق ہوا' تو عطاء نے فرمایا: وہ دونوں ایک ساتھ ڈول ڈالیں گے اور وہ دونوں ایک ساتھ شروع کریں گے۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: اگر وہ عورت مرد سے پہلے چلو میں پانی لے لیتی ہے اور پھر جب وہ اپنا ہاتھ باہر نکالتی ہے تو مرد اُسی وقت اپنا ڈول برتن میں ڈال دیتا ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: اس صورت میں مرد کو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر اُن میں سے کوئی ایک دوسرے سے پہلے ہاتھ میں پانی لے لیتا ہے اور برتن ایک ہی ہے اور وہ اُس ایک مرتبہ کے پانی کے ذریعہ غسل سے فارغ نہیں ہوتا؟ تو عطاء نے فرمایا: اس صورت میں وہ دونوں ایک ساتھ غسل کرنے والوں میں شامل نہیں ہوں گے۔

**1031** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ وَّنَحْنُ جُنُبَانِ، وَكُنْتُ اَغْسِلُ رَاْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ، وَاَنَا حَائِضٌ وَقَدْ كَانَ يَاْمُرُنِيْ اِذَا كُنْتُ حَائِضًا اَنْ اَتَّزِرَ، ثُمَّ يُبَاشِرُنِيْ

✵✵ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے' ہم اُس وقت جنابت کی حالت میں ہوتے تھے' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کو اُس وقت دھو دیتی تھیں جب آپ مسجد میں اعتکاف کیے ہوئے ہوتے تھے اور میں حیض کی حالت میں ہوتی تھی اور جب میں حیض کی حالت میں ہوتی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ ہدایت کرتے تھے کہ میں تہبند باندھ لوں' پھر آپ میرے ساتھ مباشرت کرتے تھے۔

**1032** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَ: كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے۔

**1033** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا نَغْتَسِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ فِيْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ہم مرد اور خواتین (یعنی میاں بیوی) ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے۔

**1034** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِيَّاهَا كَانَا يَغْتَسِلَانِ مِنَ الْاِنَاءِ الْوَاحِدِ كِلَاهُمَا يَغْرِفُ مِنْهُ وَهُمَا جُنُبٌ

✵✵ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ (یعنی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) دونوں ایک ہی برتن سے غسل

کر لیتے تھے وہ دونوں ایک ساتھ اُس میں سے پانی حاصل کرتے تھے اور وہ دونوں جنابت کی حالت میں ہوتے تھے۔

**1035** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ: كَانَ يَقُوْلُ: لَا بَاْسَ بِاغْتِسَالِ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ جُنُبًا جَمِيعًا فِیْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ

✽✽ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: اس بارے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر مرد اور عورت (یعنی میاں بیوی) جو جنبی ہوں وہ ایک ساتھ ایک ہی برتن سے غسل کریں۔

## بَابُ الْجُنُبِ وَغَيْرِ الْجُنُبِ يَغْتَسِلَانِ جَمِيعًا

## باب: جنبی اور غیر جنبی شخص کا ایک ساتھ غسل کرنا

**1036** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ كَانَ اَحَدُهُمَا جُنُبًا وَالْاٰخَرُ غَيْرَ جُنُبٍ فَلَا يَغْتَسِلَانِ جَمِيعًا، وَلْيَغْتَسِلِ الَّذِی لَيْسَ جُنُبًا قَبْلَ الْجُنُبِ، فَاِنْ لَمْ يَكُوْنَا جُنُبًا فَلْيَغْتَسِلْ اَحَدُهُمَا بِفَضْلِ الْاٰخَرِ

✽✽ عطاء فرماتے ہیں: اگر اُن دونوں میں سے ایک جنبی ہو اور دوسرا جنبی نہ ہو تو وہ دونوں ایک ساتھ غسل نہیں کریں گے، جنبی سے پہلے اُسے غسل کرنا چاہیے جو جنبی نہیں ہے اور اگر وہ دونوں جنبی نہیں ہیں تو پھر اُن دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کے بچائے ہوئے پانی سے غسل کر سکتا ہے۔

**1037** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: عِلْمِی وَالَّذِی يَخْطِرُ عَلٰى بَالِی اَنَّ اَبَا الشَّعْثَاءِ، اَخْبَرَنِی، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ بِفَضْلِ مَيْمُوْنَةَ وَذٰلِكَ اَنِّی سَاَلْتُهُ عَنِ الْجُنُبَيْنِ يَغْتَسِلَانِ جَمِيعًا

✽✽ عمرو بن دینار فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق اور جو میرے ذہن میں گمان ہے اُس کے مطابق ابوالشعثاء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے بچائے ہوئے پانی سے غسل کر لیتے تھے۔

اور یہ اُس وقت ہوا تھا جب میں نے اُن سے دو ایسے جنبی افراد کے بارے میں دریافت کیا تھا جو ایک ساتھ غسل کرتے ہیں۔

## بَابُ الْوُضُوْءِ بَعْدَ الْغُسْلِ

## باب: غسل کے بعد وضو کرنا

**1038** - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: كَانَ اَبِی يَغْتَسِلُ، ثُمَّ يَتَوَضَّاُ فَاَقُوْلُ: اَمَا يُجْزِيكَ الْغُسْلُ، وَاَیُّ وُضُوْءٍ اَتَمُّ مِنَ الْغُسْلِ؟ قَالَ: وَاَیُّ وُضُوْءٍ اَتَمُّ مِنَ الْغُسْلِ لِلْجُنُبِ، وَلٰكِنَّهُ يُخَيَّلُ اِلَیَّ اَنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ذَكَرِی الشَّیْءُ فَاَمَسُّهُ فَاَتَوَضَّاُ لِذٰلِكَ

٭٭ سالم بیان کرتے ہیں: میرے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) پہلے غسل کرتے تھے' پھر وضو کرتے تھے۔
میں نے کہا: کیا آپ کے لیے غسل کر لینا کافی نہیں ہے' غسل سے زیادہ مکمل وضو اور کون سا ہو سکتا ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: کون سا ایسا وضو ہے جو جنبی کے غسل سے زیادہ مکمل ہو' لیکن مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے میری شرمگاہ سے کچھ نکلا ہے' اس لیے میں اُسے پانی سے دھو کر وضو کر لیتا ہوں۔

**1039** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ: اِذَا لَمْ تَمَسَّ فَرْجَكَ بَعْدَ اَنْ تَقْضِيَ غُسْلَكَ فَاَيُّ وُضُوْءٍ اَسْبَغُ مِنَ الْغُسْلِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: جب تم نے غسل مکمل کرنے کے بعد اپنی شرمگاہ کو نہ چھوا ہو' تو کون سا وضو غسل سے زیادہ اچھا ہوگا۔

**1040** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ، عَنِ الْوُضُوْءِ بَعْدَ الْغُسْلِ فَقَالَ: اَيُّ وُضُوْءٍ اَفْضَلُ مِنَ الْغُسْلِ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے غسل کے بعد وضو کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: کون سا وضو ایسا ہے جو غسل سے زیادہ فضیلت والا ہو۔

**1041** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَشْجَعَ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: قُلْتُ: الْوُضُوْءُ مِنَ الْغُسْلِ بَعْدَ الْجَنَابَةِ، فَقَالَ: لَقَدْ تَعَمَّقْتَ يَا عَبْدَ اَشْجَعَ

٭٭ مطرف نے اشجع قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا' میں نے کہا: جنابت کے بعد غسل کے وضو (کا کیا حکم ہے؟) تو اُنہوں نے فرمایا: اے اشجع قبیلہ کے غلام! تم نے بہت زیادہ گہرائی سے کام لیا ہے۔

**1042** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، وَالْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: ذُكِرَتْ لَهُ امْرَاَةٌ تَوَضَّاَتْ بَعْدَ الْغُسْلِ قَالَ: لَوْ كَانَتْ عِنْدِيْ مَا فَعَلَتْ ذٰلِكَ، وَاَيُّ وُضُوْءٍ اَعَمُّ مِنَ الْغُسْلِ

٭٭ ابراہیم نخعی' علقمہ کے بارے میں ذکر کرتے ہیں کہ میں نے اُن کے سامنے ایک ایسی عورت کا ذکر کیا جو غسل کرنے کے بعد وضو بھی کرتی ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: اگر وہ میری بیوی ہوتی تو ایسا نہ کرتی' کون سا وضو ایسا ہے جو غسل سے زیادہ عام ہو (یعنی زیادہ پھیلا ہوا ہو)۔

**1043** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ تَنَحّٰى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غسلِ جنابت سے فارغ ہونے کے بعد ایک طرف ہٹ کر دونوں پاؤں دھوتے تھے۔

**1044** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْوُضُوءِ بَعْدَ الْغُسْلِ فَقَالَ: لَا، وَلٰكِنَّهُ يَغْسِلُ رِجْلَيْهِ

✵✵ یحیٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیّب سے غسل کے بعد وضو کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! البتہ آدمی اپنے پاؤں دھولے گا۔

**1045** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ وَحْشِيَّةَ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ: سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْجُنُبِ يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ يَكْفِيْهِ الْغُسْلُ

✵✵ ابوسفیان بیان کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے جنبی شخص کے غسل کے بعد وضو کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! البتہ اگر وہ چاہے (تو کرسکتا ہے) ویسے غسل اُس کے لیے کافی ہے۔

# بَابُ غُسْلِ النِّسَاءِ

# باب: خواتین کا غسل کرنا

**1046** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّي امْرَاَةٌ اَشُدُّ ضَفْرَ رَاْسِي اَفَاَنْقُضُهُ؟ قَالَ: لَا اِنَّمَا يَكْفِيكِ اَنْ تَاْخُذِي بِكَفَّيْكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ، ثُمَّ تَصُبِّي عَلٰى جِلْدِكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِيْنَ

✵✵ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ایک ایسی عورت ہوں جس نے اپنے بالوں کی مینڈھیاں مضبوطی سے باندھی ہوئی ہوتی ہیں' کیا میں اُنہیں کھولوں گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! تمہارے لیے یہ کافی ہے کہ تم دونوں ہاتھوں میں دومرتبہ پانی لے کر اپنی جلد پر بہالو اور پاک ہوجاؤ۔

**1047** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كُنَّ نِسَاءُ ابْنِ عُمَرَ لَا يَنْقُضْنَ رُءُوْسَهُنَّ اِذَا اغْتَسَلْنَ مِنَ الْجَنَابَةِ وَالْحَيْضِ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خواتین جب جنابت یا حیض کے بعد غسل کرتی تھیں تو وہ اپنے بال کھولتی نہیں تھیں۔

**1048** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ زَادَوَيْهِ، عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ الْمَرْاَةِ اِذَا اغْتَسَلَتْ تَنْقُضُ شَعْرَهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَاِنْ كَانَتْ قَدْ اَنْفَقَتْ عَلَيْهِ اُوْقِيَّةً؟ اِذَا اَفْرَغَتْ عَلٰى رَاْسِهَا ثَلَاثًا فَقَدْ اَجْزَاَ ذٰلِكَ

✵✵ ابوزرعہ بن عمرو بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا جو غسل کرتی ہے' کیا وہ اپنے بالوں کو کھولے گی؟ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: خواہ وہ ایسی ہی عورت کیوں نہ ہو جس پر تم

نے ایک اوقیہ خرچ کیا ہو جب وہ اپنے سر پر تین مرتبہ پانی انڈیل لے گی تو یہ اُس کے لیے کفایت کر جائے گا۔

**1049** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِى عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، اَوْ بَلَغَنِى عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: تَغْرِفُ الْمَرْاَةُ عَلٰى رَاْسِهَا ثَلَاثَ غَرَفَاتٍ. قُلْتُ لِعَمْرٍو: فَذُو الْجُمَّةِ؟ قَالَ: مَا اُرَاهُ اِلَّا مِثْلَهَا

✽✽ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اُن کے بارے میں مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: عورت اپنے سر پر دونوں ہاتھوں کے ذریعہ تین مرتبہ پانی انڈیل لے گی۔

میں نے عمرو سے دریافت کیا: جس عورت کے بال زیادہ ہوں؟ اُنہوں نے فرمایا: میرے خیال میں یہ ایسی ہی کسی عورت کے بارے میں حکم ہے۔

**1050** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ اَبِى بَكْرِ بْنِ عُتْبَةَ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: اِنْ كَانَتْ اِحْدَانَا لَتُبْقِى ضَفِيرَتَهَا عِنْدَ الْغُسْلِ

✽✽ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم میں سے کوئی ایک عورت غسل کے وقت اپنی مینڈھیاں برقرار رکھتی تھی (یعنی اُنہیں کھولتی نہیں تھی)۔

**1051** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ ... قَالَ: اَخْبَرَنِى رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ: اَدْرَكْتُ نِسَاءَ نَا الْاُوَلَ اِذَا اَرَادَتْ اِحْدَاهُنَّ اَنْ تَطْهُرَ مِنَ الْحَيْضَةِ امْتَشَطَتْ بِحِنَّاءٍ رَقِيقٍ، ثُمَّ كَفَاهَا ذٰلِكَ لِغُسْلِهَا مِنَ الْحَيْضَةِ، فَلَمْ تَغْسِلْ رَاْسَهَا

✽✽ زید بن اسلم نے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ہم نے اپنی پہلی خواتین کو دیکھا ہے کہ جب اُن میں سے کوئی ایک حیض سے فارغ ہونے کے بعد غسل کرنے لگتی تھی تو باریک سی مہندی اپنے بالوں میں لگا لیتی تھی اور پھر یہ اُس کے حیض کے بعد والے غسل کے لیے کفایت کر جاتی تھی' پھر وہ خاتون اپنے سر کو نہیں دھوتی تھی۔

**1052** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ: اَرْسَلْتُ رَجُلًا اِلَى ابْنِ الْمُسَيِّبِ يُقَالُ لَهُ سُمَيٌّ يَسْاَلُهُ عَنِ الْمَرْاَةِ اِذَا كَانَتْ جُنُبًا، ثُمَّ امْتَشَطَتْ بِحِنَّاءٍ رَقِيقٍ اَيُجْزِيهَا ذٰلِكَ مِنْ اَنْ تَغْسِلَ رَاْسَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: ارْجِعْ اِلَيْهِ فَاسْاَلْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا فَقَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: لَا اَذْهَبُ لِاَكْذِبَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✽✽ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو سعید بن مسیب کے پاس بھیجا' اُس شخص کا نام ''سمی'' تھا' اُس نے سعید بن مسیب سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا جو جنبی ہوتی ہے اور پھر وہ باریک سی مہندی لگا لیتی ہے' تو کیا اُس کے لیے یہ جائز ہوگا کہ وہ اپنے سر کو دھوئے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے کہا: اُن کے پاس واپس جاؤ اور دریافت کرو کہ کیا

یہ بات نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے؟ تو سعید بن مسیّب نے کہا: میں نبی اکرم ﷺ کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب نہیں کروں گا۔

**1053** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ، اَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ، قَالَ لِابْنَةٍ لَهُ - اَوْ لِامْرَاَتِهِ -: خَلِّلِي رَاْسَكِ بِالْمَاءِ قَبْلَ اَنْ يُخَلِّلَهُ اللّٰهُ بِنَارٍ، قَلِيْلٌ بَقَاؤُهُ عَلَيْهَا

✵✵ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحبزادی یا شاید اپنی اہلیہ سے فرمایا: تم اپنے سر کا پانی کے ذریعہ خلال کرلو اس سے پہلے کہ اللہ تعالیٰ آگ کے ذریعہ اُس کا خلال کرے اس پر انہوں نے تھوڑا ہی عرصہ رہنا ہے۔

**1054** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اِنِ امْتَشَطَتِ امْرَاَةٌ جُنُبٌ بِحِنَّاءٍ رَقِيقٍ، فَحَسْبُهَا ذٰلِكَ مِنْ اَنْ تَغْسِلَ رَاْسَهَا لِجَنَابَتِهَا

✵✵ ابن جریج فرماتے ہیں: (عطاء نے) یہ بات بیان کی ہے: اگر کوئی جنبی عورت باریک مہندی بالوں میں لگا لے تو اُس کے لیے غسلِ جنابت میں اپنے سر دھونے کی جگہ یہ چیز کافی ہوگی۔

**1055** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: كَانَ يُقَالُ: تَغْرِفُ الْمَرْاَةُ عَلٰى رَاْسِهَا ثَلَاثَ غَرَفَاتٍ، كُلَّمَا غَرَفَتْ عَلٰى رَاْسِهَا شَرَّبَتِ الْمَاءَ اُصُولَ الشَّعْرِ، وَتَتَبَّعَتْ بِيَدَيْهَا حَتّٰى تُشَرِّبَ مَفَارِقَ الشَّعْرِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء یہ فرماتے ہیں کہ یہ بات کہی جاتی ہے کہ عورت اپنے سر پر دونوں ہاتھ ملا کر تین لپ ڈالے گی اور جب بھی وہ اپنے سر پر پانی ڈالے گی' پانی اُس کے بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے گا اور وہ اپنے ہاتھوں کے ذریعہ اُسے ملے گی' یہاں تک کہ وہ بالوں کی مانگ کو بھی سیراب کر دے۔

**1056** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تُشَرِّبُ الْمَرْاَةُ وَذُو الْجُمَّةِ رُءُوسَهُمَا اِذَا اغْتَسَلَا مِنَ الْجَنَابَةِ، وَاَرَانِي فَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى رَاْسِهِ مَعًا، ثُمَّ جَعَلَ كَاَنَّهُ يُزَايِلُ مَا بَيْنَ الشَّعْرِ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: عورت اور بڑے بالوں والا شخص جب غسلِ جنابت کریں گے تو وہ اپنے سر کو سیراب کریں گے' پھر اُنہوں نے مجھے کر کے دکھایا' اُنہوں نے اپنے دو ہاتھ اپنے سر پر رکھے اور پھر یوں کرنے لگے جیسے اپنے بالوں کے درمیان میں سے کوئی چیز زائل کر رہے ہیں۔

**1057** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً، عَنِ الْمَرْاَةِ اَصَابَهَا زَوْجُهَا فَلَمْ تَغْتَسِلْ عَنْ جَنَابَتِهَا حَتّٰى حَاضَتْ قَالَ: تَغْتَسِلُ مِنْ جَنَابَتِهَا وَلَا تَنْتَظِرُ اَنْ تَطْهُرَ وَقَدْ كَانَ قَالَ لِي قَبْلَ ذَاكَ: الْحَيْضُ اَشَدُّ مِنَ الْجَنَابَةِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا جس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت کرتا ہے اور پھر اُس عورت کے غسلِ جنابت کرنے سے پہلے اُسے حیض آ جاتا ہے۔ تو عطاء نے فرمایا: وہ عورت جنابت کے

حوالے سے غسل کرلے گی' وہ پاک ہونے کا انتظار نہیں کرے گی۔

حالانکہ اس سے پہلے وہ مجھے یہ بات کہہ چکے تھے کہ حیض' جنابت کے مقابلہ میں زیادہ شدید ہوتا ہے۔

**1058** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ قَالَ: الْحَيْضُ اَكْبَرُ

** عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں: حیض زیادہ بڑا (حدث) ہے۔

**1059** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِىْ امْرَاَةٍ اَصَابَهَا زَوْجُهَا، فَلَمْ تَغْتَسِلْ مِنْ جَنَابَتِهَا حَتّٰى حَاضَتْ قَالَ: تَغْتَسِلُ مِنْ جَنَابَتِهَا. وَقَالَهُ مَعْمَرٌ، عَنِ الْحَسَنِ.

** ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جس عورت کے ساتھ اُس کا شوہر صحبت کرلے' پھر اُس عورت نے غسلِ جنابت نہیں کیا تھا کہ اُسے حیض آ گیا' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ غسلِ جنابت کرے گی۔

معمر نے یہ روایت حسن بصری کے حوالے سے بھی نقل کی ہے۔

**1060** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ

** یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حسن بصری کے حوالے سے منقول ہے۔

## بَابُ الرَّجُلِ يُصِيبُ الْمَرْاَةَ ثُمَّ يُرِيْدُ اَنْ يَّعُوْدَ

## باب: جو شخص بیوی کے ساتھ صحبت کرے اور پھر وہ دوبارہ یہ عمل کرنا چاہتا ہو

**1061** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيفُ عَلٰى نِسَائِهِ فِىْ غُسْلٍ وَّاحِدٍ

** حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام ازواج کے پاس تشریف لے جانے کے بعد ایک ہی مرتبہ غسل کرتے تھے۔

**1062** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ: رَاَيْتُ سَلْمَانَ بْنَ رَبِيْعَةَ الْبَاهِلِيَّ اَصْغَى اِلٰى عُمَرَ فَسَاَلَهُ عَنْ شَىْءٍ فَقُلْنَا: عَمَّ سَاَلْتَهُ؟ فَقَالَ: سَاَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ امْرَاَتَهُ، ثُمَّ يُرِيْدُ اَنْ يَّعُوْدَ، فَقَالَ: يَتَوَضَّاُ

** ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں: میں نے سلمان بن ربیعہ باہلی کو دیکھا کہ اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قریب ہو کر اُن سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا' ہم نے اُن سے دریافت کیا: تم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کیا سوال کیا تھا؟ تو اُنہوں نے بتایا: میں نے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا تھا جو اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرتا ہے اور پھر وہ دوبارہ یہ عمل کرنا چاہتا ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: وہ وضو کرلے۔

1063 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ، عَنْ جَعْدَةَ بْنِ هُبَيْرَةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَنْهُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعُوْدَ، أَوْ يَأْكُلَ، أَوْ يَنَامَ، فَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ

✸✸ جعدہ بن ہبیرہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس صورتِ حال کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: جب وہ شخص دوبارہ یہ عمل کرنا چاہتا ہو'یا کچھ کھانا چاہتا ہو'یا سونا چاہتا ہو تو وہ نماز کے وضو کا سا وضو کر لے۔

1064 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ، أَنْ يَسْتَدْفِءَ الرَّجُلُ جُنُبًا بِامْرَأَتِهِ وَهِيَ كَذَلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، لَا بَأْسَ أَنْ يُصِيبَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ مَرَّتَيْنِ فِي جَنَابَةٍ وَّاحِدَةٍ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے یہ سوال کیا گیا کہ ایک شخص جو جنابت کی حالت میں ہے اور اُس کی بیوی بھی جنابت کی حالت میں ہے اور وہ شخص دوبارہ اُس کے ساتھ وظیفۂ زوجیت ادا کرنا چاہتا ہے تو (اس کا حکم کیا ہوگا؟) تو انہوں نے جواب دیا: یہ ٹھیک ہے'اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی ایک ہی جنابت کے دوران عورت کے ساتھ دو مرتبہ وظیفۂ زوجیت ادا کر لے۔

## بَابُ مُبَاشَرَةِ الْجُنُبِ

## باب: جنبی شخص کے جسم کے ساتھ جسم لگانا

1065 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ التَّيْمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ أَسْبِقَهَا إِلَى الْغُسْلِ فَأَغْتَسِلُ، ثُمَّ أَتَكَرَّى بِهَا حَتَّى أَدْفَأَ، ثُمَّ آمُرُهَا فَتَغْتَسِلُ.

✸✸ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں اپنی بیوی سے پہلے غسل کرلوں'اور پھر جب میں غسل کرلوں تو میں اُس عورت کے ساتھ لگ کے سو جاؤں' تاکہ مجھے گرمی محسوس ہو۔ پھر میں اُسے ہدایت کروں تو وہ غسل کرے۔

1066 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذُعْلُوقٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَقُوْلُهُ وَيَأْمُرُ بِهِ

✸✸ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کرتے تھے اور اس بارے میں حکم بھی دیتے تھے۔

1067 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ: قَالَ: لَا بَأْسَ أَنْ يَسْتَدْفِءَ الرَّجُلُ بِامْرَأَتِهِ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ

✸✸ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ جب آدمی غسلِ جنابت کر لے اور عورت نے غسلِ جنابت نہ کیا ہو تو آدمی اُسے اپنے ساتھ لپٹا لے۔

1068 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ: أَنَّهُ كَانَ يَسْتَدْفِئُ بِهَا بَعْدَ الْغُسْلِ. قَالَ الْأَعْمَشُ: فَقُلْتُ لِإِبْرَاهِيْمَ: أَيَتَوَضَّأُ بَعْدَ هٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ.

✵✵ علقمہ فرماتے ہیں: آدمی غسلِ جنابت کے بعد اُس عورت کو اپنے ساتھ لپٹا سکتا ہے۔
اعمش بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا: کیا وہ اس کے بعد وضو کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

**1069** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ يُفْعَلُ، وَالتَّنَزُّهُ عَنْهُ اَمْثَلُ

✵✵ زہری فرماتے ہیں: یہ سب کچھ آدمی کرسکتا ہے' تاہم اس سے بچ کر رہنا زیادہ مناسب ہے۔

**1070** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، كَانَ يَسْتَدْفِءُ بِامْرَاَتِهٖ فِي الشِّتَاءِ وَهِيَ جُنُبٌ، وَقَدِ اغْتَسَلَ وَيَتَبَرَّدُ بِهَا فِي الصَّيْفِ وَهُمَا كَذٰلِكَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سردی کے موسم میں اپنی بیوی کو اپنے ساتھ لپٹا لیتے تھے حالانکہ وہ خاتون جنابت کی حالت میں ہوتی تھی اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ غسل کرچکے ہوتے تھے' اسی طرح گرمی کے موسم میں وہ اُس کے ذریعہ ٹھنڈک حاصل کرتے تھے حالانکہ اُن دونوں کی یہی صورتِ حال ہوتی تھی (کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ غسل کرچکے ہوتے تھے اور وہ عورت جنابت کی حالت میں ہوتی تھی)۔

## بَابُ الرَّجُلِ يَنَامُ وَهُوَ جُنُبٌ اَوْ يَطْعَمُ اَوْ يَشْرَبُ

## باب: آدمی کا جنابت کی حالت میں سوجانا' یا کچھ کھانا یا پینا

**1071** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهٗ: الْجُنُبُ اغْتَسَلَ وَلَمْ تَغْتَسِلِ امْرَاَتُهٗ، اَيُبَاشِرُهَا اِذَا كَانَ عَلٰى جَزْلَتِهَا اِزَارٌ؟ قَالَ: نَعَمْ

✵✵ ابن جریج' عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: جب جنبی شخص غسل کرچکا ہو اور اُس کی بیوی نے غسل نہ کیا ہو تو کیا وہ اُس عورت کے ساتھ مباشرت کرسکتا ہو' جبکہ اُس عورت کی شرمگاہ پر تہبند موجود ہو؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

**1072** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ فَنَامَ وَلَمْ يَغْتَسِلْ فَلْيَغْسِلْ فَرْجَهٗ وَلْيَتَوَضَّاْ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلَاةِ وَاِذَا تَوَضَّاَ فَلْيُحْسِنْ

✵✵ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد سوجائے اور اُس نے غسل نہ کیا ہو تو اُسے (سونے سے پہلے) اپنی شرمگاہ کو دھولینا چاہیے اور نماز کے وضو کا سا وضو کرلینا چاہیے اور جب وہ وضو کرے تو اچھی طرح سے کرے۔

**1073** - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلَاةِ قَبْلَ اَنْ يَنَامَ، وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَطْعَمَ غَسَلَ فَرْجَهٗ، وَمَضْمَضَ، ثُمَّ طَعِمَ. وَزَادَ آخَرُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ غَسَلَ فَرْجَهُ، ثُمَّ تَوَضَّاَ. اَخْبَرَنَا ذٰلِكَ الْخُرَاسَانِیُّ، عَنْ یُوْنُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ

✵✵ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں سونے کا ارادہ کرتے تھے تو آپ سونے سے پہلے نماز کے وضو کا سا وضو کرتے تھے اور جب آپ کچھ کھانے کا ارادہ کرتے تھے تو آپ اپنی شرمگاہ کو دھو کر کلی کرتے تھے اور پھر کچھ کھاتے تھے۔

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی شرمگاہ کو دھوتے تھے اور پھر وضو کرتے تھے"۔

یہ روایت ایک اور سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

**1074** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، اَنَّهُ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ یَنَامُ اَحَدُنَا اَوْ یَطْعَمُ وَهُوَ جُنُبٌ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، یَتَوَضَّاُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ. قَالَ نَافِعٌ: فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَفْعَلَ شَیْئًا مِنْ ذٰلِكَ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ مَا خَلَا رِجْلَیْهِ.

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کیا کوئی شخص جنابت کی حالت میں سوسکتا ہے یا کچھ کھا سکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! (تاہم وہ پہلے) نماز کے وضو کا سا وضو کرلے۔

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس طرح کا کوئی کام کرنے کا ارادہ کرتے تھے تو آپ نماز کے وضو کا سا وضو کر لیتے تھے' البتہ پاؤں نہیں دھوتے تھے۔

**1075** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَیُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں اسی کی مانند روایت ایک اور سند کے ساتھ بھی منقول ہے۔

**1076** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِیِّ، عَنْ یَحْیَی بْنِ یَعْمُرَ قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ: هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنَامُ وَهُوَ جُنُبٌ؟ قَالَتْ: رُبَّمَا اغْتَسَلَ قَبْلَ اَنْ یَنَامَ، وَرُبَّمَا نَامَ قَبْلَ اَنْ یَغْتَسِلَ وَلٰكِنَّهُ یَتَوَضَّاُ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ فِی الدِّیْنِ سَعَةً

✵✵ یحییٰ بن یعمر بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں سو جاتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: بعض اوقات آپ سونے سے پہلے غسل کر لیتے تھے اور بعض اوقات آپ غسل کرنے سے پہلے سو جاتے تھے' تاہم آپ وضو کر لیتے تھے۔ تو یحییٰ نے کہا: ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لیے مخصوص ہے جس نے دین میں گنجائش رکھی ہے۔

**1077** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ اسْتَفْتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَیَنَامُ اَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، لِیَتَوَضَّاْ، ثُمَّ لِیَنَمْ حَتّٰی یَغْتَسِلَ اِذَا شَاءَ قَالَ:

وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ صَبَّ عَلٰى يَدِهِ مَاءً، ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهُ بِيَدِهِ الشِّمَالِ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الَّتِي غَسَلَ بِهَا فَرْجَهُ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ وَنَضَحَ فِي عَيْنَيْهِ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ، ثُمَّ نَامَ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّطْعَمَ شَيْئًا، وَهُوَ جُنُبٌ فَعَلَ ذٰلِكَ

✽✽ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ روایت نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا' اُنہوں نے عرض کی کہ کیا ہم میں سے کوئی ایک شخص جنابت کی حالت میں سوسکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! اُسے چاہیے کہ وہ پہلے وضو کرے اور پھر سوئے یہاں تک کہ جب چاہے (بیدار ہو کے) غسل کرلے۔

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب جنابت کی حالت میں سونے کا ارادہ کرتے تھے اور اپنے ہاتھ پر پانی بہاتے تھے اور پھر اپنے بائیں ہاتھ کے ذریعہ اپنی شرمگاہ کو دھو لیتے تھے اور پھر وہ اپنے اُس ہاتھ کو دھوتے تھے جس کے ذریعہ اُنہوں نے اپنی شرمگاہ کو دھویا تھا' پھر وہ کُلی کرتے تھے' ناک میں پانی ڈالتے تھے' اپنی آنکھوں میں پانی کے چھپکے مارتے تھے' پھر اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک دھوتے تھے اور پھر اپنے سر کا مسح کرنے کے بعد سو جاتے تھے اور جب اُنہوں نے جنابت کی حالت میں کچھ کھانے کا ارادہ کرنا ہوتا' تو بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

**1078** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَنَامَ يَتَوَضَّاُ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلَاةِ

✽✽ سالم بن ابوالجعد' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ نقل کرتے ہیں کہ جب اُنہوں نے (جنابت کی حالت میں) کچھ کھانے یا سونے کا ارادہ کرنا ہوتا تو وہ پہلے نماز کے وضو کا سا وضو کر لیتے تھے۔

**1079** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ كُنْتُ جُنُبًا فَاَرَدْتُ اَنْ اَطْعَمَ، اَوْ اَشْرَبَ فَتَوَضَّاْتُ، فَلَمَّا فَرَغْتُ اَحْدَثْتُ قَبْلَ اَنْ اَطْعَمَ، اَيَجْزِءُ عَنِّي الْوُضُوْءُ الْاَوَّلُ؟ . قَالَ مَعْمَرٌ: فَاطْعَمْ وَاشْرَبْ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں جنابت کی حالت میں ہوں اور پھر میں کچھ کھانے اور پینے کا ارادہ کردوں اور پھر میں وضو کرلوں اور جب میں وضو سے فارغ ہوں تو کچھ کھانے سے پہلے میرا وضو ٹوٹ جائے' تو کیا میرے لیے پہلا وضو کفایت کر جائے گا؟ تو معمر نے کہا: تم کھا بھی لو اور پی بھی لو۔

(یہاں "عطاء نے کہا" ہونا چاہیے' لیکن متن میں اسی طرح مذکور ہے جو ترجمہ کیا گیا ہے۔)

**1080** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ، اَوْ يَنَامَ اَوْ يَشْرَبَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلَاةِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں سالم نقل کرتے ہیں: جب اُنہوں نے کچھ کھانے' یا سونے یا پینے کا ارادہ

کیا ہوتا اور وہ اُس وقت جنابت کی حالت میں ہوتے تو وہ پہلے وضو کر لیتے تھے۔

**1081** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: الْجُنُبُ يَغْسِلُ كَفَّيْهِ، ثُمَّ يُمَضْمِضُ، ثُمَّ يَأْكُلُ

٭٭ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: جنبی شخص اپنے ہاتھ کو دھو کر کلّی کر کے کچھ بھی کھا سکتا ہے۔

**1082** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ جُنُبًا لَا يَمَسُّ مَاءً

٭٭ سیّدہ عائشہ صدیقہ ﷞ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ جنابت میں سو جایا کرتے تھے آپ پانی استعمال نہیں کرتے تھے (یعنی غسل نہیں کرتے تھے)۔

**1083** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زُبَيْدٍ الْيَامِيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: الْجُنُبُ يَغْسِلُ يَدَيْهِ وَيَاْكُلُ

٭٭ مجاہد بیان کرتے ہیں: جنبی شخص اپنے ہاتھ دھو کر کھا سکتا ہے۔

**1084** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: سَاَلْتُ رَجُلَيْنِ عَنِ الْجَنَابَةِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا: اِذَا اَرَدْتُ اَنْ اَنَامَ تَوَضَّاْتُ وَغَسَلْتُ فَرْجِي - وَقَالَ الْاٰخَرُ: اِذَا اَرَدْتُ اَنْ اَنَامَ غَسَلْتُ فَرْجِي اِلَّا اَنْ اُرِيْدَ اَنْ اَطْعَمَ

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میں نے دو صاحبان سے جنابت کے بارے میں دریافت کیا تو اُن میں سے ایک نے جواب دیا: جب میں سونے کا ارادہ کرتا ہوں تو میں وضو کر کے اپنی سرمگاہ کو دھو لیتا ہوں' دوسرے صاحب نے کہا: جب میں سونے کا ارادہ کرتا ہوں تو میں اپنی شرمگاہ کو دھو لیتا ہوں' البتہ اگر میں کچھ کھانے کا ارادہ کروں تو صورت مختلف ہوتی ہے۔

**1085** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاَكَلَ

٭٭ سیّدہ عائشہ صدیقہ ﷞ بیان فرماتی ہیں: نبی اکرم ﷺ جب جنابت کی حالت میں کچھ کھانے کا ارادہ کرتے تھے تو دونوں ہاتھ دھو کر کلّی کرتے تھے اور کھا لیتے تھے۔

**1086** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيَطْعَمُ الرَّجُلُ قَبْلَ اَنْ يَّتَوَضَّاَ؟ قَالَ: لَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا کوئی شخص (جنابت کی حالت میں) وضو سے پہلے کچھ کھا سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

**1087** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ قَالَ: قَدِمَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ مِنْ سَفَرَةٍ فَضَمَّخَهُ اَهْلُهُ بِصُفْرَةٍ قَالَ: ثُمَّ جِئْتُ فَسَلَّمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَلَيْكَ السَّلَامُ، اذْهَبْ فَاغْتَسِلْ قَالَ: فَذَهَبْتُ فَاغْتَسَلْتُ، ثُمَّ رَجَعْتُ وَبِيْ اَثَرُهُ، فَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ: وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ، اذْهَبْ فَاغْتَسِلْ قَالَ: فَذَهَبْتُ فَاَخَذْتُ شَقْفَةً، فَدَلَكْتُ بِهَا جِلْدِيْ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنِّي قَدْ اَنْقَيْتُ، ثُمَّ اَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ: وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ اجْلِسْ ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَحْضُرُ جِنَازَةَ كَافِرٍ بِخَيْرٍ، وَلَا جُنُبًا حَتّٰى يَغْتَسِلَ اَوْ يَتَوَضَّاَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ، وَلَا مُتَضَمِّخًا بِصُفْرَةٍ

❊❊ یحییٰ بن یعمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ایک سفر سے واپس تشریف لائے تو اُن کی اہلیہ نے اُنہیں زرد رنگ کی خوشبو لگا دی' حضرت عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر میں آیا اور میں نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر بھی سلام ہو! تم جاؤ اور غسل کرو۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں گیا' میں نے غسل کیا' جب میں واپس آیا تو میرے جسم پر اُس کا نشان موجود تھا' میں نے کہا: السلام علیکم! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر بھی سلام ہو! تم جاؤ اور غسل کرو! حضرت عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں گیا' میں نے ٹھیکرا پکڑا اور اُس کے ذریعہ اپنی جلد کو رگڑا یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ میں نے صاف کرلیا ہے' پھر میں آیا' میں نے عرض کی: السلام علیکم! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر بھی سلام ہو! بیٹھ جاؤ! پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فرشتے بھلائی کے ساتھ کسی کافر کے جنازہ میں حاضر نہیں ہوتے' جنبی کے پاس نہیں رہتے جب تک وہ غسل نہیں کرتا یا نماز کے وضو کا سا وضو نہیں کرتا اور اُس شخص کے ساتھ نہیں رہتے جس نے زرد رنگ کی خوشبو لگائی ہو۔

**1088** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَامُ وَاَنَا جُنُبٌ؟ فَقَالَ: تَوَضَّاْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلَاةِ . وَقَالَ سَالِمٌ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ، اِذَا اَرَادَ اَنْ يَنَامَ اَوْ يَطْعَمَ، وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ فَرْجَهُ وَوَجْهَهُ وَيَدَيْهِ لَا يَزِيْدُ عَلٰى ذٰلِكَ

❊❊ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: کیا میں جنابت کی حالت میں سوسکتا ہوں؟ تو آپ نے فرمایا: تم نماز کے وضو کی طرح وضو کرلو۔

سالم بیان کرتے ہیں: جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے جنابت کی حالت میں سونا ہوتا یا کچھ کھانا ہوتا تو وہ اپنی شرمگاہ کو چہرے کو دونوں بازوؤں کو دھو لیتے تھے اس سے زیادہ کچھ نہیں کرتے تھے۔

## بَابُ الرَّجُلِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ وَهُوَ جُنُبٌ

## باب: آدمی کا اپنے گھر سے نکلنا جبکہ وہ جنابت کی حالت میں ہو

**1089** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيَخْرُجُ الرَّجُلُ لِحَاجَتِهِ وَهُوَ جُنُبٌ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ؟ قَالَ: نَعَمْ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آدمی جنابت کی حالت میں وضو کیے بغیر کسی کام سے باہر نکل سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

**1090** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَخْنَسِ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كَانَ سَعْدٌ اِذَا اَجْنَبَ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ

✽✽ مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو جب جنابت لاحق ہوتی تھی تو وہ نماز کے وضو کا سا وضو کر لیتے تھے پھر اپنے کسی کام کے سلسلہ میں باہر تشریف لے جاتے تھے۔

## بَابُ الرَّجُلِ يَحْتَجِمُ وَيَطَّلِي جُنُبًا

## باب: آدمی کا جنابت کی حالت میں پچھنے لگوانا یا (بال صفا پاؤڈر) استعمال کرنا

**1091** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَلْجُنُبُ يَحْتَجِمُ وَيَطَّلِي بِالنُّوْرَةِ وَيُقَلِّمُ اَظْفَارَهٗ، وَيَحْلِقُ رَاْسَهٗ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَمَا ذَاكَ اَیْ لَعَمْرِی وَيَتَعَجَّبُ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا جنبی شخص وضو کیے بغیر ہی پچھنے لگوا سکتا ہے یا نورہ (یعنی بال صفا پاؤڈر) استعمال کر سکتا ہے اور ناخن تراش سکتا ہے اور اپنا سر منڈوا سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میری زندگی کی قسم! یہ کر سکتا ہے۔ اُنہوں نے اس پر حیرانگی کا اظہار بھی کیا۔

## بَابُ احْتِلَامِ الْمَرْاَةِ

## باب: عورت کو احتلام ہونا

**1092** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: اسْتَفْتَتِ امْرَاَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْاَةِ تَحْتَلِمُ، فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: فَضَحْتِ النِّسَاءَ اَوَ تَرَى الْمَرْاَةُ ذٰلِكَ؟ فَالْتَفَتَ اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: فَمِنْ اَيْنَ يَكُوْنُ الشَّبَهُ، تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ؟ وَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْاَةَ بِالْغُسْلِ اِذَا اَنْزَلَتِ الْمَرْاَةُ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ، يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهَا اُمُّ سُلَيْمٍ الْاَنْصَارِيَّةُ زَوْجُهَا اَبُو طَلْحَةَ

✽✽ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی عورت کے متعلق دریافت کیا جسے احتلام ہو جاتا ہے تو سیدہ عائشہ نے اُس خاتون سے فرمایا: تم نے عورتوں کو رُسوا کر دیا ہے! کیا کوئی عورت بھی یہ چیز دیکھتی ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ عائشہ کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے دریافت کیا: (بچہ کی ماں کے ساتھ مشابہت) پھر کس وجہ سے ہوتی ہے؟ تمہارا ہاتھ خاک آلود ہو! پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس عورت کو حکم دیا: جب ایسی عورت کو انزال ہو جائے تو وہ غسل کرے گی۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ہشام بن عروہ کو اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہوئے سنا ہے: وہ خاتون سیدہ

اُم سلیم انصاریہ رضی اللہ عنہا تھیں اور ان کے شوہر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ تھے۔

**1093** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ وَهِيَ اُمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ: مَتٰى يَجِبُ عَلٰى اِحْدَانَا الْغُسْلُ؟ قَالَ: اِذَا رَاَتِ الْمَرْاَةُ مَا يَرَاهُ الرَّجُلُ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: سیّدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا جو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم خواتین پر غسل کب واجب ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب عورت وہی چیز دیکھتی ہے جو مرد دیکھتا ہے۔

**1094** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ، حَدَّثَتْهُ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: دَخَلَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ اُمُّ بَنِيْ اَبِيْ طَلْحَةَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ غُسْلٌ اِذَا احْتَلَمَتْ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِذَا رَاَتِ الْمَاءَ

٭٭ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: سیّدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ محترمہ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے: ایک مرتبہ حضرت ابوطلحہ کے بچوں کی والدہ سیّدہ اُم سلیم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! جب عورت کو احتلام ہو جائے تو کیا اُس پر غسل لازم ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! جبکہ وہ پانی دیکھے (یعنی احتلام کا نشان دیکھے)۔

**1095** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْمَرْاَةُ تَرٰى فِي الْمَنَامِ مَا يَرَى الرَّجُلُ؟ قَالَ: عَلَيْهَا الْغُسْلُ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ تَحْتَلِمُ الْمَرْاَةُ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَبِمَا يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا

٭٭ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! عورت خواب میں وہ چیز دیکھتی ہے جو مرد دیکھتا ہے (تو اُس کا حکم کیا ہوگا؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس پر غسل لازم ہوگا۔ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! تو پھر اُس کا بچہ اُس سے مشابہ کس طرح ہوسکتا ہے۔

**1096** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَنْ، سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ، عَلَيْكَ الْمَرْاَةُ تَرٰى مَا يَرَى الرَّجُلُ فِي الْمَنَامِ؟ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَضَحْتِ النِّسَاءَ. فَقَالَتْ: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَرِبَتْ يَدَاكِ فَمِنْ اَيْنَ يَكُوْنُ الْاَشْبَاهُ

٭٭ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ پر درود نازل کرے! عورت خواب میں وہ چیز دیکھتی ہے جو مرد دیکھتا ہے (یعنی اُسے احتلام ہو جاتا ہے) تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم نے عورتوں کو رُسوا کر دیا ہے! تو سیّدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: بے شک اللہ تعالیٰ حق بات سے حیاء نہیں کرتا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (سیّدہ

عائشہ سے) فرمایا: تمہارے ہاتھ برباد ہو جائیں! پھر (بچہ کی ماں کے ساتھ) مشابہت کس وجہ سے ہوتی ہے۔

**1097** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اِذَا احْتَلَمَتِ الْمَرْاَةُ فَاَنْزَلَتِ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ

** حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب عورت کو احتلام ہو اور اُسے انزال بھی ہو جائے تو اُسے غسل کرنا چاہیے۔

**1098** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ، اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ اِلٰى اِحْدٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: الْمَرْاَةُ تَرٰى اَنَّ الرَّجُلَ يُصِيبُهَا، ثُمَّ خَرَجَتْ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَتْ لَهُ زَوْجَتُهُ وَذٰلِكَ فَاَمَرَ لَهَا فَاَعَادَتِ الْقِصَّةَ فَقَالَ: اِذَا رَاَتْ رَطْبًا فَلْتَغْتَسِلْ

** سلیمان بن عتیق بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ کے پاس تشریف لائی اُس نے عرض کی: عورت (خواب میں) یہ چیز دیکھتی ہے کہ کسی مرد نے اُس کے ساتھ صحبت کی ہے اور پھر اُسے (احتلام ہو جاتا ہے) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ نے آپ کے سامنے یہ صورتِ حال رکھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس عورت کو ہدایت کی اُس نے اپنی صورتِ حال دُہرائی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب وہ تری کو دیکھے گی تو اُسے غسل کرنا چاہیے۔

## بَابُ سَتْرِ الرَّجُلِ اِذَا اغْتَسَلَ

## باب: جب آدمی غسل کرے تو اُس کا پردہ کرنا

**1099** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنِي، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَغْتَسِلُ اِلٰى بَعِيرِهِ، قُلْتُ: اَتُرَاهُ يُجْزِءُ عَنِّي اَنْ اَغْتَسِلَ اِلٰى بَعِيرٍ، وَاَدَعُ عِنْدِي جَبَلًا اَوْ صَخْرَةً؟ قَالَ: نَعَمْ، حَسْبُكَ بَعِيرُكَ قَالَ: قُلْتُ: فَوَسَطَ حُجْرَتِي فَاَغْتَسِلُ اِلٰى وَسَطِهَا؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ اِلٰى بَعْضِ جُدْرَانِهَا قَالَ: قُلْتُ: وَلَيْسَ عَلَيْهِ سِتْرٌ وَلَا شَيْءٌ اَفَحَسْبِي؟ قَالَ: نَعَمْ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت پہنچی ہے کہ وہ اونٹ کی اوٹ میں غسل کر لیتے تھے۔

(ابن جریج کہتے ہیں:) میں نے کہا: کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ میرے لیے یہ کفایت کر جائے گا کہ میں اونٹ کی اوٹ میں غسل کرلوں اور پہاڑ یا چٹان (کی اوٹ کو) ترک کردوں۔ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تمہارا اونٹ تمہارے لیے کافی ہے۔ میں نے دریافت کیا: میرے حجرے کے درمیان کا کیا حکم ہوگا' کیا میں اُس کے درمیان میں غسل کرسکتا ہوں؟ اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ کسی دیوار کے قریب کرو! میں نے دریافت کیا: اُس پر کوئی پردہ یا کوئی اور چیز نہیں ہوتی' تو کیا یہ میرے لیے کافی ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

**1100** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ قَالَ: ذَهَبَ عَبْدُ

الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَاَبُو بَكْرٍ، اَوْ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ اِلٰى غَدِيرٍ بِظَاهِرِ الْحِرَّةِ فَاغْتَسَلَا، فَرَجَعَا فَاَخْبَرَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَخْرَجِهِمَا حَتّٰى اَخْبَرَا عَنِ اغْتِسَالِهِمَا قَالَ: فَكَيْفَ فَعَلْتُمَا؟ قَالَ: سَتَرْتُ عَلَيْهِ حَتّٰى اِذَا اغْتَسَلَ سَتَرَ عَلَيَّ حَتّٰى اغْتَسَلْتُ. قَالَ: لَوْ فَعَلْتُمَا غَيْرَ ذٰلِكَ لَاَوْجَعْتُكُمَا ضَرْبًا

** اسماعیل بن اُمیہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ حرہ (کے میدان) کے دوسری طرف ایک کنویں کے پاس گئے' ان دونوں نے وہاں غسل کیا' یہ دونوں واپس آئے تو ان دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جانے کے بارے میں بتایا اور یہ بھی بتایا کہ ان دونوں نے غسل کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم لوگوں نے کیا کیا؟ تو انہوں نے کہا: میں نے ان کے لیے پردہ کیے رکھا' جب انہوں نے غسل کرلیا تو انہوں نے میرے لیے پردہ کیے رکھا یہاں تک کہ میں نے بھی غسل کرلیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم نے اس کے علاوہ کچھ کیا ہوتا تو میں تمہاری پٹائی کرتا۔

**1101** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ، وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ مَسْتُورٌ عَلَيْهِ، هَبَّتِ الرِّيحُ فَكَشَفَتِ الثَّوْبَ عَنْهُ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلٍ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا بِالْبَرَازِ، فَتَغَيَّظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ، وَاسْتَحْيُوا مِنَ الْكِرَامِ فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تُفَارِقُكُمْ اِلَّا عِنْدَ اِحْدَى ثَلَاثٍ: اِذَا كَانَ الرَّجُلُ يُجَامِعُ امْرَاَتَهُ، وَاِذَا كَانَ فِي الْخَلَاءِ - قَالَ: وَنَسِيتُ الثَّالِثَةَ - قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاِذَا اغْتَسَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَارَ بِالِاغْتِسَالِ اِلٰى جِدَارٍ، اَوْ اِلٰى جَنْبِ بَعِيرٍ، اَوْ يَسْتُرُ عَلَيْهِ اَخُوهُ

** مجاہد بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں موجود تھے تو ایک کپڑے کے ذریعہ آپ کے لیے پردہ کیا گیا تھا' اسی دوران ہوا چلی تو وہ پردہ آپ سے ہٹ گیا' وہاں آپ کو ایک شخص نظر آیا جو کھلے عام برہنہ ہو کر غسل کر رہا تھا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غصہ میں آ گئے' آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو! اور معزز (فرشتوں) سے حیاء کرو کیونکہ فرشتے تم سے اُس وقت تک جدا نہیں ہوتے جب تک کہ ان میں سے کوئی ایک صورتِ حال نہ ہو' اُس وقت جب آدمی اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرتا ہے' اُس وقت جب آدمی قضائے حاجت کرتا ہے۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) تیسری بات میں بھول گیا ہوں۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص غسل کرنے لگے تو وہ غسل کرنے کے لیے دیوار کی اوٹ میں ہو جائے' یا کسی اونٹ کے پہلو میں ہو جائے' یا اُس کا کوئی بھائی اُس کے لیے پردہ تان لے۔

**1102** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ الْحِمْصِيِّ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى قَوْمًا يَغْتَسِلُونَ فِي النَّهْرِ عُرَاةً، لَيْسَ عَلَيْهِمْ اُزُرٌ فَوَقَفَ فَنَادَى بِاَعْلٰى صَوْتِهِ فَقَالَ: (مَا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلّٰهِ وَقَارًا) (نوح: 13)

** حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو برہنہ ہو کر نہر پر نہاتے ہوئے دیکھا'

اُن لوگوں نے تہبند بھی نہیں باندھے ہوئے تھے' تو آپ وہاں ٹھہر گئے اور آپ نے بلند آواز میں ارشاد فرمایا: (یعنی یہ آیت پڑھی: )
''تمہیں کیا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عظمت کا اعتقاد نہیں رکھتے۔''

**1103** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِینَارٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ، فَقَالَ عَبَّاسٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلْ اِزَارَكَ عَلٰى رَقَبَتِكَ مِنَ الْحِجَارَةِ فَفَعَلَ فَخَرَّ اِلَى الْاَرْضِ، وَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ اِلَى السَّمَاءِ، ثُمَّ قَامَ فَقَالَ: اِزَارِیْ اِزَارِیْ، فَشُدَّ عَلَيْهِ اِزَارُهٗ.

** حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب خانۂ کعبہ تعمیر ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی پتھر منتقل کر رہے تھے' حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: آپ اپنا تہبند اپنی گردن پر رکھ لیں تاکہ پتھر (کی رگڑ آپ کو محسوس نہ ہو) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کرنا چاہا تو آپ زمین پر گر گئے' آپ کی نگاہ آسمان کی طرف اُٹھ گئی۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا: میرا تہبند! میرا تہبند! تو آپ کا تہبند آپ کو اوڑھا دیا گیا۔

**1104** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ مِثْلَهٗ

** یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

**1105** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ: لَمَّا بُنِيَ الْبَيْتُ كَانَ النَّاسُ يَنْقُلُوْنَ الْحِجَارَةَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ مَعَهُمْ فَاَخَذَ الثَّوْبَ، فَوَضَعَهٗ عَلٰى عَاتِقِهٖ قَالَ: فَنُوْدِيَ: لَا تَكْشِفْ عَوْرَتَكَ قَالَ: فَاَلْقَى الْحَجَرَ وَلَبِسَ ثَوْبَهٗ

** عبداللہ بن عثمان' ابوطفیل کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ جب خانۂ کعبہ کی تعمیر نو شروع ہوئی تو لوگ پتھر منتقل کر رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُن کے ساتھ پتھر منتقل کر رہے تھے' آپ نے کپڑا اُتار کر اپنی گردن پر رکھا تو اسی دوران آواز دی گئی کہ آپ اپنی شرمگاہ کو بے پردہ نہ کریں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پتھر کو رکھا اور اپنا کپڑا پہن لیا۔

**1106** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ حَكِيمٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا نَاْتِيْ مِنْ عَوْرَاتِنَا وَمَا نَذَرُ؟ قَالَ: احْفَظْ عَلَيْكَ عَوْرَتَكَ اِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ، اَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاِذَا كَانَ بَعْضُنَا فِيْ بَعْضٍ؟ قَالَ: اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَا يَرَى اَحَدٌ عَوْرَتَكَ فَافْعَلْ قَالَ: قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِذَا كَانَ اَحَدُنَا خَالِيًا؟ قَالَ: فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ يُسْتَحْيٰى مِنْهُ وَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى فَرْجِهٖ

** حکیم کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم اپنی شرمگاہوں کو کس حد تک ظاہر کر سکتے ہیں اور کس حد تک چھپا کے رکھیں گے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی شرمگاہ پر پردہ رکھو' البتہ تمہاری بیوی اور تمہاری کنیز کا معاملہ مختلف ہے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر ہم آپس میں اکٹھے ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم سے ہو سکے تو تم یہ کرنا کہ کوئی بھی شخص تمہاری شرمگاہ کو نہ دیکھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے

عرض کی: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کوئی شخص تنہا ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اُس سے حیاء کی جائے' ایسی صورت میں آدمی کو اپنی شرمگاہ پر ہاتھ رکھنا چاہیے (یعنی اُس صورت میں جب آدمی کے پاس کوئی کپڑا نہ ہو)۔

**1107** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُبَاشِرُ رَجُلٌ رَجُلًا، وَلَا امْرَاَةٌ امْرَاَةً، وَلَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى عَوْرَةِ الرَّجُلِ، وَلَا الْمَرْاَةِ اَنْ تَنْظُرَ اِلٰى عَوْرَةِ الْمَرْاَةِ

✻✻ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص کسی دوسرے مرد کے ساتھ' یا کوئی عورت کسی دوسری عورت کے ساتھ مباشرت نہ کرے (یعنی کسی کپڑے کے بغیر اپنا جسم دوسرے کے جسم کے ساتھ نہ ملائے) اور کسی بھی شخص کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے کی شرمگاہ دیکھے اور نہ ہی کسی عورت کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ کسی دوسری عورت کی شرمگاہ دیکھے۔

**1108** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اَتٰى عَلَيْنَا عَلِيٌّ وَنَحْنُ نَغْتَسِلُ يَصُبُّ بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ: اَتَغْتَسِلُوْنَ وَلَا تَسْتَتِرُوْنَ، وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَخْشٰى اَنْ تَكُوْنُوا خَلَفَ الشَّرِّ - يَعْنِي الْخَلَفَ: الَّذِي يَكُوْنُ فِيهِمُ الشَّرُّ -

✻✻ عبداللہ بن عامر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے' ہم اُس وقت اکٹھے غسل کر رہے تھے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم لوگ پردہ کیے بغیر غسل کر رہے ہو! اللہ کی قسم! مجھے یہ اندیشہ ہے کہ تم لوگ ایسے بعد والے بن جاؤ گے جن میں بُرائی ہوتی ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) اس سے مراد یہ ہے کہ ایسا بعد والا شخص جس میں بُرائی موجود ہوتی ہے۔

**1109** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ قَالَ: بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَلْمَانَ عَلٰى سَرِيَّةٍ فَنَزَلَ عَلَى الْفُرَاتِ وَهُوَ فِيْ خِبَاءٍ لَهُ مِنْ صُوفٍ اَوْ عَبَاءَةٍ فَسَمِعَ اَصْوَاتَ النَّاسِ، فَرَاٰى اَنْ قَدْ نَزَلُوا عَلَى الْمَاءِ، فَقَالَ بِيَدِهِ هٰكَذَا وَنَصَبَ يَدَهُ وَعَقَدَ اَصَابِعَهُ، وَقَالَ: وَاللّٰهِ اَنْ اَمُوتَ ثُمَّ اُنْشَرُ، ثُمَّ اَمُوتُ، ثُمَّ اُنْشَرُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَرٰى عَوْرَةَ مُسْلِمٍ، اَوْ يَرٰى عَوْرَتِي

✻✻ عبادہ بن نسی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو ایک جنگی مہم پر روانہ کیا' اُنہوں نے دریائے فرات کے کنارے پڑاؤ کیا' وہ اپنے اُون کے بنے ہوئے خیمہ میں موجود تھے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اسی دوران اُنہوں نے کچھ لوگوں کی آوازیں سنیں' اُنہوں نے دیکھا کہ کچھ لوگ پانی میں اُتر گئے ہیں' تو اُنہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ اس طرح اشارہ کیا' یعنی اپنا ہاتھ کھڑا کر کے انگلیوں کو گرہ لگا لی اور پھر بولے: اللہ کی قسم! اگر میں مر جاؤں اور پھر زندہ ہو جاؤں' پھر مر جاؤں پھر زندہ ہو جاؤں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں کسی مسلمان کی شرمگاہ

دیکھوں یا کوئی میری شرمگاہ دیکھے۔

**1110** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: بَلَغَنِي، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا فَصَبَّ سِجْلًا مِنْ مَاءٍ

❊ ❊ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کے بارے میں حکم دیا تو اُس پر پانی کا ایک ڈول بہا دیا گیا۔

**1111** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ: لَمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَبْوَاءِ اَقْبَلَ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلٍ يَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ عَلٰى حَوْضٍ فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ فَلَمَّا رَآهُ قَائِمًا خَرَجُوا اِلَيْهِ مِنْ رِحَالِهِمْ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ حَيِيٌّ يُحِبُّ الْحَيَاءَ، وَسِتِّيرٌ يُحِبُّ السَّتْرَ، فَاِذَا اغْتَسَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَارَ. فَقَالَ حِينَئِذٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدٍ وَيُوسُفُ بْنُ الْحَكَمِ: قَدْ قَالَ مَعَ ذٰلِكَ: اتَّقُوا اللّٰهَ، وَقَالَ: لِيُفْرِغْ عَلَيْهِ اَخُوهُ، اَوْ غُلَامُهُ، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ فَلْيَغْتَسِلْ اِلٰى بَعِيرِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلًا، كُلُّهُ فِي ذٰلِكَ

❊ ❊ عطاء بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ ابواء کے مقام پر موجود تھے تو وہاں آپ نے ایک شخص کو حوض پر برہنہ ہو کر غسل کرتے ہوئے دیکھا' نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لائے اور کھڑے ہو گئے' جب لوگوں نے آپ کو کھڑے ہوئے دیکھا تو اپنی رہائشی جگہوں سے نکل کر آپ کے پاس آئے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ حیاء فرمانے والا ہے اور وہ حیاء کو پسند کرتا ہے اور وہ پردہ رکھنے والا ہے اور پردہ کو پسند کرتا ہے' جب کوئی شخص غسل کرے تو اُسے پردہ کر لینا چاہیے۔

اُس موقع پر عبداللہ بن عبید اور یوسف بن حکم نامی راوی نے یہ کہا: اُس کے ساتھ اُنہوں نے یہ بھی فرمایا تھا کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرو! اور یہ فرمایا تھا: آدمی کا بھائی یا اُس کا غلام (اُس کے لیے پردہ کر لے) اور اگر وہ بھی نہ ہو تو آدمی اونٹ کی اوٹ میں (غسل کر لے)۔ یہ تمام الفاظ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمائے تھے۔

**1112** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَاِذَا هُوَ بِاَجِيرٍ لَهُ يَغْتَسِلُ فِي الْبَرَازِ فَقَالَ: لَا اَرَاكَ تَسْتَحْيِي مِنْ رَبِّكَ، خُذْ اِجَارَتَكَ لَا حَاجَةَ لَنَا بِكَ

❊ ❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: جب نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے' تو وہاں آپ کا ایک مزدور موجود تھا' جو کھلے عام غسل کر رہا تھا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ تم اپنے پروردگار سے حیا نہیں کرتے' تم اپنا مزدوری کا معاہدہ واپس لو' ہمیں تمہاری مزدوری کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

**1113** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَاْجَرَ رَجُلًا فَرَآهُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا بِالْبَرَازِ عِنْدَ خَرِبَةٍ فَقَالَ لَهُ: خُذْ اِجَارَتَكَ وَاذْهَبْ عَنَّا

**1111** - عامر بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت سنی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو مزدور رکھا' آپ نے اسے

ایک عمارت کے پاس سرعام برہنہ ہوکر غسل کرتے ہوئے دیکھا' تو اس سے فرمایا: تم اپنا اجارہ واپس لےلو اور ہم سے چلے جاؤ۔

**1114** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَوْ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ: اَنَّ حَسَنًا، وَحُسَيْنًا دَخَلَا الْفُرَاتَ وَعَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا اِزَارُهُ، ثُمَّ قَالَا: اِنَّ فِي الْمَاءِ، اَوْ اِنَّ لِلْمَاءِ سَاكِنًا

✵✵ جابر جعفی نے امام شعبی' یا امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما ایک مرتبہ دریائے فرات میں (نہانے کے لیے) اُترے تو اُن میں سے ہر ایک نے تہبند باندھا ہوا تھا' پھر ان دونوں نے فرمایا: پانی میں مکون ہے۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

**1115** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ ابْنِ جَرْهَدٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: رَآنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا كَاشِفٌ فَخِذِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَطِّهَا فَاِنَّهَا مِنَ الْعَوْرَةِ

✵✵ حضرت جرہد رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا کہ میں نے اپنے زانو سے کپڑا اٹھایا ہوا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے ڈھانپ لو کیونکہ یہ پردہ کی چیز ہے۔

## بَابُ الْحَمَّامِ لِلرِّجَالِ

## باب: مردوں کے حمام (کا حکم)

**1116** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اتَّقُوا اللّٰهَ بَيْتًا يُقَالُ لَهُ الْحَمَّامُ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّهُ يُنَقِّي مِنَ الْوَسَخِ، وَيَنْفَعُ مِنْ كَذَا قَالَ: فَمَنْ دَخَلَهُ فَلْيَسْتَتِرْ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اُس گھر سے بچ کے رہنا جس کا نام حمام ہوگا''۔

لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! وہاں تو میل صاف کی جاتی ہے اور یہ یہ فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اس کے اندر جائے وہ پردہ کرے۔

**1117** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اتَّقُوا بَيْتًا يُقَالُ لَهُ الْحَمَّامُ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ يُنَقِّي مِنَ الْوَسَخِ، وَيَنْفَعُ مِنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ: فَمَنْ دَخَلَهُ فَلْيَسْتَتِرْ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اُس گھر سے بچ کے

رہنا جس کا نام حمام ہوگا۔عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہاں میل کچیل صاف ہوتی ہے اور یہ یہ فوائد حاصل ہوتے ہیں۔تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اُس میں داخل ہو وہ پردہ کا خیال رکھے۔

**1118** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دِثَارٍ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: حَرَامٌ دُخُولُ الْحَمَّامِ بِغَيْرِ إِزَارٍ

٭٭ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: حمام میں تہبند پہنے بغیر داخل ہونا حرام ہے۔

**1119** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو: يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّكُمْ سَتَظْهَرُونَ عَلَى الْأَعَاجِمِ فَتَجِدُونَ بُيُوتًا تُدْعَى الْحَمَّامَاتِ فَلَا يَدْخُلُهَا الرِّجَالُ إِلَّا بِإِزَارٍ - أَوْ قَالَ: بِمِئْزَرٍ - وَلَا يَدْخُلُهَا النِّسَاءُ إِلَّا نُفَسَاءَ أَوْ مِنْ مَرَضٍ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ عنقریب عجمیوں پر غالب آ جاؤ گے (اُن کے علاقوں میں) تم کچھ گھروں کو پاؤ گے جنہیں حمام کہا جاتا ہوگا' مرد اُس میں تہبند پہنے بغیر (راوی کو شک ہے' شاید یہاں ایک لفظ مختلف ہے) داخل نہ ہوں اور خواتین بھی اُس میں داخل نہ ہوں' البتہ نفاس والی عورت یا کسی بیماری کی وجہ سے (مجبوری کے عالم میں وہاں جانے والی عورت) کا حکم مختلف ہے''۔

**1120** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ إِلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ: أَلَّا تَدْخُلَنَّ الْحَمَّامَ إِلَّا بِمِئْزَرٍ، وَلَا يَغْتَسِلُ اثْنَانِ مِنْ حَوْضٍ.

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا کہ تم حمام میں تہبند کے بغیر ہرگز داخل نہ ہونا اور دو آدمی ایک حوض سے (ایک ساتھ) غسل نہ کریں۔

**1121** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَهُ، عَنْ عُمَرَ، مِثْلُهُ وَلَا يَذْكُرُ فِيهِ اسْمَ اللّٰهِ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''اور اُس (حمام) میں اللہ کا نام ذکر نہ کیا جائے یہاں تک کہ آدمی اُس سے باہر آ جائے''۔

**1122** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ الثَّقَفِيِّ قَالَ: لَقِيَ عَلِيٌّ رَجُلَيْنِ قَدْ خَرَجَا مِنَ الْحَمَّامِ مُدَّهِنَيْنِ فَقَالَ: مِمَّا أَنْتُمَا؟ قَالَا: مِنَ الْمُهَاجِرِينَ قَالَ: كَذَبْتُمَا بَلْ أَنْتُمَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ إِنَّمَا الْمُهَاجِرُ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ

٭٭ عبداللہ بن سلمہ ثقفی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ملاقات دو آدمیوں سے ہوئی' وہ دونوں حمام سے نکلے تھے'

اُنہوں نے تیل لگایا ہوا تھا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم دونوں کا تعلق کون سے طبقہ سے ہے؟ اُن دونوں نے جواب دیا: مہاجرین سے! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں نے جھوٹ بولا ہے' بلکہ تمہارا تعلق تو لاتعلقی اختیار کرنے والوں سے ہے' مہاجر' تو عمار بن یاسر ہیں۔

**1123** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ: سُئِلَ الْحَسَنُ عَنْ دُخُولِ الْحَمَّامِ فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ إِذَا كَانَ بِمِئْزَرٍ فَقَالُوْا: إِنَّا نَرَى فِيهِ قَوْمًا عُرَاةً، فَقَالَ الْحَسَنُ: الْإِسْلَامُ أَعَزُّ مِنْ ذٰلِكَ

✽✽ ہشام بن حسان بیان کرتے ہیں: حسن بصری سے حمام میں داخل ہونے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: اگر آدمی نے تہبند اوڑھا ہوا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لوگوں نے کہا: ہمیں اُس میں دوسرے لوگ نظر آئیں گے جو برہنہ ہوتے ہیں' تو حسن بصری نے فرمایا: اسلام اس سے زیادہ معزز ہے۔

**1124** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ لَا يَدْخُلُ الْحَمَّامَ وَلَا يَطَّلِي

✽✽ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نہ تو حمام میں داخل ہوتے تھے اور نہ ہی بال صاف کرنے والا پاؤڈر استعمال کرتے تھے۔

**1125** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ دَخَلَ الْحَمَّامَ مَرَّةً وَّعَلَيْهِ إِزَارٌ فَلَمَّا دَخَلَ إِذَا هُوَ بِهِمْ عُرَاةً قَالَ: فَحَوَّلَ وَجْهَهُ نَحْوَ الْجِدَارِ ثُمَّ قَالَ: ائْتِنِيْ بِثَوْبِيْ يَا نَافِعُ قَالَ: فَأَتَيْتُهُ بِهِ فَالْتَفَّ بِهِ، وَغَطّٰى عَلٰى وَجْهِهِ، وَنَاوَلَنِيْ يَدَهُ فَقُدْتُهُ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهُ وَلَمْ يَدْخُلْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ

✽✽ نافع بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حمام میں داخل ہوئے' اُنہوں نے تہبند باندھا ہوا تھا' جب وہ اندر گئے تو وہاں کچھ اور لوگ موجود تھے جو برہنہ تھے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنا چہرہ دیوار کی طرف کرلیا اور پھر فرمایا: اے نافع! میرے کپڑے مجھے پکڑاؤ! نافع کہتے ہیں: میں نے اُنہیں اُن کے کپڑے لاکر دیئے' اُنہوں نے وہ لپیٹے' اپنے چہرے کو ڈھانپا اور اپنا ہاتھ میری طرف بڑھایا تو میں اُن کا ہاتھ تھام کر اُنہیں باہر لے آیا (جس طرح نابینا کو لایا جاتا ہے) اس کے بعد وہ حمام سے باہر آگئے' اس کے بعد وہ کبھی بھی حمام میں داخل نہیں ہوئے۔

**1126** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ شَيْخٍ، مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ: قِيلَ لِابْنِ عُمَرَ: مَا لَكَ لَا تَدْخُلُ الْحَمَّامَ؟ فَيَكْرَهُ ذٰلِكَ فَقِيلَ لَهُ: إِنَّكَ تَسْتُرُ. فَقَالَ: إِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَرَى عَوْرَةَ غَيْرِي

✽✽ ابن عیینہ نے اہلِ کوفہ کے ایک بزرگ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا گیا: کیا وجہ ہے کہ آپ حمام میں نہیں جاتے؟ تو اُنہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔ اُن سے کہا گیا: آپ پردہ کرلیا کریں؟ اُنہوں نے فرمایا: میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ میں کسی دوسرے شخص کی شرمگاہ کو دیکھوں۔

**1127** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اطَّلٰى وَلِّي عَانَتَهُ بِيَدِهِ

✸✸ حبیب بن ابوثابت بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب بال صاف کرنے والا پاؤڈر استعمال کرتے تو آپ اپنی شرمگاہ پر اپنے ہاتھ کے ذریعہ بال صاف کرنے کا پاؤڈر لگاتے تھے۔

**1128** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ اَبِي الشَّعْثَاءِ الْحَمَّامَ فَطَلَيْتُهُ بِنُوْرَةٍ، فَاَدْخَلْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رِجْلَيْهِ فَقَالَ: اُفٍ اُفٍ وَكَرِهَ ذٰلِكَ، وَوَلِيَ هُوَ عَانَتَهُ وَمَرَاقَّهُ

✸✸ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں ابوشعثاء کے ہمراہ حمام میں داخل ہوا' میں نے اُنہیں بال صفا پاؤڈر لگایا' پھر میں نے اپنا ہاتھ ان کی دونوں ٹانگوں کے درمیان رکھا تو اُنہوں نے کہا: اُف' اُف! اُنہوں نے اس بات کو ناپسندیدہ قرار دیا اور پھر اُنہوں نے خود اپنے زیر ناف بال صاف کرنے کا پاؤڈر لگایا۔

**1129** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اطَّلَيْتَ فِي الْحَمَّامِ قَطُّ؟ قَالَ: نَعَمْ مَرَّةً

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ نے کبھی حمام میں بال صفا پاؤڈر استعمال کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ایک مرتبہ۔

## بَابُ الْحَمَّامِ لِلنِّسَاءِ

## باب: خواتین کا حمام میں جانا

**1130** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَاَلَتْ نِسْوَةٌ مِنْ اَهْلِ حِمْصٍ عَائِشَةَ عَنْ دُخُولِ الْحَمَّامِ فَنَهَتْهُنَّ عَنْهُ

✸✸ زہری بیان کرتے ہیں: حمص سے تعلق رکھنے والی کچھ خواتین نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حمام جانے کے بارے میں دریافت کیا تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُنہیں اس سے منع کر دیا۔

**1131** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ كِنْدَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ وَبَيْنِي وَبَيْنَهَا حِجَابٌ قَالَتْ: مِمَّنْ اَنْتَ؟ فَقُلْتُ: مِنْ كِنْدَةَ فَقَالَتْ: مِنْ اَيِّ الْاَجْنَادِ اَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ اَهْلِ حِمْصٍ قَالَتْ: مِنْ اَهْلِ حِمْصٍ الَّذِينَ يُدْخِلُونَ نِسَاءَهُمُ الْحَمَّامَاتِ؟ فَقُلْتُ: اِي وَاللّٰهِ اِنَّهُنَّ لَيَفْعَلْنَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ: اِنَّ الْمَرْاَةَ الْمُسْلِمَةَ اِذَا وَضَعَتْ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا فَقَدْ هَتَكَتْ سِتْرًا فِيمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ رَبِّهَا، فَاِنْ كُنَّ قَدِ اجْتَرَيْنَ عَلٰى ذٰلِكَ، فَلْيَعْتَمِدْ اِحْدَاهُنَّ اِلٰى ثَوْبٍ عَرِيضٍ وَّاسِعٍ يُوَارِي جَسَدَهَا كُلَّهُ لَا تَنْطَلِقُ اُخْرٰى فَتَصِفُهَا لِحَبِيبٍ اَوْ بَغِيضٍ. قَالَ: قُلْتُ لَهَا: اِنِّي لَا اَمْلِكُ مِنْهَا شَيْئًا فَحَدِّثِينِي عَنْ حَاجَتِي، قَالَتْ: وَمَا حَاجَتُكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: اَسَمِعْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِنَّهُ تَاْتِي عَلَيْهِ سَاعَةٌ لَا يَمْلِكُ لِاَحَدٍ فِيهَا شَفَاعَةً؟

قَالَتْ: وَالَّذِي كَذَا وَكَذَا لَقَدْ سَأَلْتُهُ وَإِنَّا لَفِي شِعَارٍ وَاحِدٍ فَقَالَ: نَعَمْ، حِينَ يُوضَعُ الصِّرَاطُ، وَحِينَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ وَعِنْدَ الْجِسْرِ عِنْدَ يُسْجَرُ وَيُشْحَذُ حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ شَفْرَةِ السَّيْفِ، وَيُسْجَرُ حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ الْجَمْرَةِ، فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيُجِيزُهُ وَلَا يَضُرُّهُ، وَأَمَّا الْمُنَافِقُ فَيَنْطَلِقُ حَتَّى إِذَا كَانَ فِي وَسَطِهِ حُزَّ فِي قَدَمَيْهِ، فَيَهْوِي بِيَدَيْهِ إِلَى قَدَمَيْهِ فَهَلْ رَأَيْتَ رَجُلًا يَسْعَى حَافِيًا فَتَأْخُذُهُ شَوْكَةٌ حَتَّى يَكَادَ يَنْفُذُ قَدَمَهُ؟ فَإِنَّهُ كَذَلِكَ يَهْوِي بِيَدَيْهِ إِلَى قَدَمَيْهِ فَيَضْرِبُهُ الزَّبَانِيُّ بِخُطَّافٍ فِي نَاصِيَتِهِ، فَيُطْرَحُ فِي جَهَنَّمَ يَهْوِي فِيهَا خَمْسِينَ عَامًا فَقُلْتُ: أَيَثْقُلُ؟ قَالَ: بِثِقَلِ خَمْسِ خَلِفَاتٍ فَيَوْمَئِذٍ (يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ)

(الرحمٰن: 41)

✲✲ یحییٰ بن ابوکثیر' کندہ کے رہنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا' میرے اور اُن کے درمیان پردہ موجود تھا' اُنہوں نے دریافت کیا: تمہارا تعلق کہاں سے ہے؟ میں نے جواب دیا: کندہ سے' اُنہوں نے دریافت کیا: کون سے علاقے سے؟ میں نے جواب دیا: حمص سے' اُنہوں نے دریافت کیا: اہلِ حمص وہی لوگ ہیں جو اپنی عورتوں کو حمام میں جانے دیتے ہیں؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اللہ کی قسم! وہ عورتیں ایسا کرتی ہیں۔ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب کوئی مسلمان عورت اپنے شوہر کے گھر کے علاوہ کسی جگہ پر اپنے کپڑے اُتارتی ہے تو وہ اپنے اور اپنے پروردگار کے موجود پردہ کو پھاڑ دیتی ہے اور اگر وہ خواتین یہی کرنا چاہتی ہیں تو پھر اُن میں سے کسی ایک کو ایک چوڑا کپڑا لینا چاہیے جو اُس کے پورے جسم کو ڈھانپ دے تاکہ دوسری عورت اپنے محبوب (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ناپسندیدہ شخص (یعنی اپنے شوہر) کے سامنے اُس کی صفت بیان نہ کرے (یعنی جسمانی خدوخال کا تذکرہ نہ کرے)۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی: میں تو اس حوالے سے کچھ نہیں کر سکتا' مجھے جو ضرورت ہے آپ اُس کے بارے میں مجھے بتایئے! سیّدہ عائشہ نے دریافت کیا: تمہیں کیا ضرورت ہے؟ میں نے عرض کی: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک ایسی گھڑی آئے گی جس میں کوئی بھی شخص کسی دوسرے کی شفاعت نہیں کر سکے گا۔ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جو یہ ہے اور وہ ہے! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا اور میں اُس وقت (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ) ایک ہی لحاف میں موجود تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! جب پل صراط کو لگا دیا جائے گا اور جب کچھ چہرے سفید ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے اور اُس پل کے قریب (جہنم کو بھڑکایا جائے گا) اور جوش دلایا جائے گا یہاں تک کہ وہ تلوار کی دھار کی مانند ہو جائے گی اور اُسے پھر بھڑکایا جائے گا یہاں تک کہ وہ انگارہ کی طرح ہو جائے گا' جہاں تک مؤمن کا تعلق ہے تو وہ اُسے پار کر لے گا اُسے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

جہاں تک منافق کا تعلق ہے تو وہ جائے گا یہاں تک کہ جب اُس پل کے درمیان پہنچے گا تو اُس کے قدموں کے درمیان (پل کا آنکڑا) کھب جائے گا تو وہ اپنے دونوں ہاتھ اپنے پاؤں کی طرف بڑھائے گا' کیا تم نے کوئی ایسا شخص دیکھا ہے جو برہنہ پاؤں دوڑ رہا ہو' پھر اُسے کوئی کانٹا پکڑ لے یہاں تک کہ قریب ہو کہ وہ اُس کے پاؤں کو مفلوج کر دے' تو پھر اسی طرح اپنے ہاتھ اپنے

پاؤں کی طرف بڑھائے گا' پھر فرشتہ اُسے گرز مارے گا جو اُس کی پیشانی پر لگے گا' پھر اُسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا' جس میں وہ پچاس سال تک گرتا رہے گا۔ (سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا:) کیا اُس کا بوجھ ہوگا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اُس کا بوجھ پانچ اونٹنیوں جتنا ہوگا' یہ ایسا دن ہے جس کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اُس دن مؤمن اپنی خاص علامت کے ذریعہ پہچانے جائیں گے اور اُنہیں پیشانی اور قدموں کے بل پکڑا جائے گا''۔

**1132** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ اَبِي مُلَيْحٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اَتَتْهَا نِسَاءٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ فَقَالَتْ: لَعَلَّكُنَّ مِنَ الْكُوْرَةِ الَّتِي تَدْخُلُ نِسَاؤُهَا الْحَمَّامَاتِ قُلْنَا: نَعَمْ قَالَتْ: فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ وَّضَعَتْ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِهَا، فَقَدْ هَتَكَتْ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ - اَوْ سِتْرَ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ -

✵✵ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ایک مرتبہ شام کی رہنے والی کچھ خواتین اُن کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو سیّدہ عائشہ نے فرمایا: شاید تمہارا تعلق اُس علاقے سے ہے جہاں کی خواتین حمام میں جاتی ہیں؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں! سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بھی عورت اپنے گھر کے علاوہ کسی اور جگہ اپنے کپڑے اُتارتی ہے وہ اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان موجود (پردہ) کو ختم کردیتی ہے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان موجود پردہ کو ختم کردیتی ہے''۔

**1133** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسَى، عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ، حَدَّثَهُ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ كَانَ يَكْتُبُ اِلَى الْاٰفَاقِ: لَا تَدْخُلَنَّ امْرَاَةٌ مُسْلِمَةٌ الْحَمَّامَ اِلَّا مِنْ سَقَمٍ، وَعَلِّمُوْا نِسَاءَكُمْ سُوْرَةَ النُّوْرِ

✵✵ زیاد بن حارثہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بتائی ہے کہ اُنہوں نے تمام علاقوں میں یہ خط لکھا تھا کہ کوئی بھی مسلمان عورت حمام میں ہرگز داخل نہ ہو' البتہ اگر کسی بیماری کی وجہ سے (مجبوری کے عالم میں جانا پڑے تو حکم مختلف ہے) اور تم لوگ اپنی عورتوں کو سورۂ نور کی تعلیم دو۔

**1134** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، قَالَ ابْنُ الْاَعْرَابِيِّ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ غَيْرِي، عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلَى اَبِي عُبَيْدَةَ: بَلَغَنِي اَنَّ نِسَاءً مِنْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ يَدْخُلْنَ الْحَمَّامَاتِ وَمَعَهُنَّ نِسَاءٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ، فَازْجُرْ عَنْ ذٰلِكَ وَحُلْ دُوْنَهُ، فَقَالَ اَبُو عُبَيْدَةَ وَهُوَ غَضْبَانُ: وَلَمْ يَكُنْ غَضُوبًا وَلَا فَاحِشًا، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اَيُّمَا امْرَاَةٍ دَخَلَتِ الْحَمَّامَ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ، وَلَا سَقَمٍ تُرِيْدُ بِذٰلِكَ اَنْ تُبَيِّضَ وَجْهَهَا فَسَوِّدْ وَجْهَهَا يَوْمَ تَبْيَضُّ الْوُجُوْهُ

٭٭ قیس بن حارث بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا کہ مجھے یہ پتا چلا ہے کہ اہلِ ایمان اور مہاجرین کی کچھ خواتین حمام میں جاتی ہیں اور اُن کے ساتھ اہلِ کتاب کی عورتیں بھی ہوتی ہیں' تو تم اُنہیں اس چیز سے منع کرو اور اُن کے درمیان رکاوٹ بن جاؤ۔ تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے غصہ کے عالم میں فرمایا' یہ بہت زیادہ غصہ نہیں تھا اور فحش غصہ نہیں تھا' اُنہوں نے یہ کہا: اے اللہ! جو عورت کسی علت یا بیماری کے بغیر حمام میں داخل ہوتی ہے اور وہ صرف یہ چاہتی ہے کہ اُس کا چہرہ زیادہ سفید ہو جائے تو تُو اُس دن اُس کے چہرے کو سیاہ کر دینا جس دن چہرے سفید ہوں گے۔

**1135** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ اَنَا اَيْضًا، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اُمِّ كُلْثُومٍ قَالَتْ: اَمَرَتْنِيْ عَائِشَةُ فَطَلَيْتُهَا بِالنَّوْرَةِ، ثُمَّ طَلَيْتُهَا بِالْحِنَّاءِ عَلٰى اِثْرِهَا، مَا بَيْنَ فَرْقِهَا اِلٰى قَدَمِهَا فِي الْحَمَّامِ مِنْ حِصْنٍ كَانَ بِهَا قَالَتْ: فَقُلْتُ لَهَا: اَلَمْ تَكُوْنِيْ تَنْهَى النِّسَاءَ؟ فَقَالَتْ: اِنِّي سَقِيمَةٌ وَاَنَا اَنْهَى الْاٰنَ اَلَّا تَدْخُلَ امْرَاَةٌ الْحَمَّامَ اِلَّا مِنْ سَقَمٍ

٭٭ اُم کلثوم نامی خاتون بیان کرتی ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے ہدایت کی تو میں نے اُنہیں بال صفا پاؤڈر لگا دیا' پھر اس کے بعد میں نے اُنہیں مہندی لگا دی جو اُن کی مانگ سے لے کر اُن کے پاؤں کے درمیان تک تھی' ایسا ہم نے ایک حمام میں کیا جو قلعہ میں تھا۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے اُن سے کہا کہ آپ خواتین کو اس سے منع نہیں کرتی ہیں؟ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں بیمار ہوں! اور میں اب بھی اس بات سے منع کرتی ہوں کہ کوئی عورت حمام میں داخل ہو! البتہ بیماری کے عالم میں داخل ہونے کا حکم مختلف ہے۔

**1136** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ اِلٰى اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ: بَلَغَنِيْ اَنَّ نِسَاءً مِنْ نِسَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ قِبَلَكَ يَدْخُلْنَ الْحَمَّامَ مَعَ نِسَاءِ الْمُشْرِكَاتِ فَانْهَ عَنْ ذٰلِكَ اَشَدَّ النَّهْيِ، فَاِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، اَنْ يَرَى عَوْرَاتِهَا غَيْرُ اَهْلِ دِيْنِهَا.

قَالَ: فَكَانَ عُبَادَةُ بْنُ نُسَيٍّ، وَمَكْحُوْلٌ، وَسُلَيْمَانُ يَكْرَهُوْنَ اَنْ تُقَبِّلَ الْمَرْاَةُ الْمُسْلِمَةُ الْمَرْاَةَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ

٭٭ قیس بن حارث بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا کہ مجھے یہ بات پتا چلی ہے کہ تمہارے علاقے میں کچھ مسلمان خواتین مشرک عورتوں کے ساتھ حمام میں داخل ہوتی ہیں تو تم اُنہیں سختی سے منع کرو' کیونکہ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے دین سے تعلق رکھنے والی عورت کے سامنے اپنے پردہ کو ظاہر کرے۔

راوی بیان کرتے ہیں: عبادہ بن نسی' مکحول اور سلیمان اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ کوئی مسلمان عورت کسی اہلِ کتاب عورت کو بوسہ دے۔

# بَابُ الْحَمَّامِ هَلْ يُغْتَسَلُ مِنْهُ

## باب: حمام کے پانی کا حکم' کیا اُس سے غسل کیا جا سکتا ہے؟

**1137** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِعَطَاءٍ إِنْسَانٌ: اَغْتَسِلُ بِمَاءٍ غَيْرِ مَاءِ الْحَمَّامِ إِذَا خَرَجْتُ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: قُلْتُ لَهُ: فَإِنَّ الْحَمِيمَ يَكُونُ فِي الْمَكَانِ الطَّيِّبِ يَخْرُجُ مِنْهُ قَالَ: لَا اَدْرِي مَا تَغِيبُ عَنِّي مِنِ امْرَاَةٍ، قُلْتُ لَهُ: اطَّلَيْتُ فَاغْتَسَلْتُ فِي الْحَمَّامِ اَيُجْزِءُ عَنِّي مِنَ الْوُضُوْءِ؟ قَالَ: اَخْشٰى اَنْ يَكُوْنَ اَسْقَطْتَ بَيْنَ ذٰلِكَ مِنَ الْوُضُوْءِ شَيْئًا

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے دریافت کیا: حمام کا جو پانی باہر آتا ہے' اُس کے علاوہ پانی کے ذریعہ (میں حمام میں) غسل کر سکتا ہوں؟ اُنہوں نے فرمایا: جی ہاں! میں نے اُن سے دریافت کیا: اُس میں سے جو گرم پانی نکلتا ہے وہ تو پاک صاف جگہ پر ہوتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ عورت میں سے کیا چیز مجھ سے پوشیدہ رہتی ہے۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: میں حمام میں بال صفا پاؤڈر استعمال کر کے غسل کرتا ہوں تو کیا یہ وضو کی جگہ میرے لیے کافی ہوگا؟ اُنہوں نے فرمایا: مجھے یہ اندیشہ ہے کہ تم نے درمیان میں وضو کا کچھ حصہ چھوڑ دیا ہوگا۔

**1138** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ: اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَغْتَسِلُ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْحَمَّامِ.

❊❊ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ جب حمام سے باہر آتے تھے تو وہ غسل کرتے تھے۔

**1139** - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَكَانَ مَعْمَرٌ يَفْعَلُهُ

❊❊ امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: معمر بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

**1140** - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: الطَّهَارَاتُ سِتٌّ: مِنَ الْجَنَابَةِ، وَمِنَ الْحَمَّامِ، وَمِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ، وَمِنَ الْحِجَامَةِ، وَالْغُسْلُ لِلْجُمُعَةِ، وَالْغُسْلُ لِلْعِيدَيْنِ

❊❊ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: طہارت (یعنی غسل) چھ قسم کی ہے: جنابت سے' حمام سے' میت کو غسل دینے سے' پچھنے لگوانے سے' جمعہ کے دن غسل کرنا اور عیدین کے لیے غسل کرنا۔

**1141** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: إِنِّي لَاُحِبُّ اَنْ اَغْتَسِلَ مِنْ خَمْسٍ: مِنَ الْحِجَامَةِ، وَالْحَمَّامِ، وَالْمُوْسَى، وَالْجَنَابَةِ، وَغُسْلِ الْمَيِّتِ، وَيَوْمِ الْجُمُعَةِ. قَالَ: ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ: مَا كَانُوا يَرَوْنَ غُسْلًا وَاجِبًا إِلَّا غُسْلَ الْجَنَابَةِ، وَكَانُوا يَسْتَحِبُّونَ غُسْلَ الْجُمُعَةِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں پانچ کاموں کے بعد غسل کروں: پچھنے لگوانے کے بعد' حمام سے آنے کے بعد' اُسترا استعمال کرنے کے بعد' جنابت کے بعد' میت کو غسل دینے کے بعد اور جمعہ کے دن۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس کا تذکرہ ابراہیم نخعی سے کیا تو اُنہوں نے فرمایا: لوگ ان میں سے صرف غسلِ جنابت کو واجب سمجھتے ہیں اور وہ جمعہ کے دن غسل کرنے کو مستحب سمجھتے ہیں۔

**1142** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَسَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِنَّمَا جَعَلَ اللّٰهُ الْمَاءَ يُطَهِّرُ وَلَا يُطَهَّرُ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے پانی کو ایسی چیز بنایا ہے جو طہارت دیتا ہے' اُسے طہارت نہیں دی جاتی۔

**1143** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يُسْأَلُ عَنِ الْحَمَّامِ اَيُغْتَسَلُ فِيهِ؟ قَالَ: نَعَمْ وَاشْرَبْ مِنْهُ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُن سے حمام کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ کیا اُس میں غسل کیا جا سکتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: جی ہاں! میں اُس میں سے پانی پی بھی لے سکتے ہو۔

**1144** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ، عَنْ حَوْضِ الْحَمَّامِ يَغْتَسِلُ مِنْهُ الْجُنُبُ وَغَيْرُ الْجُنُبِ، فَقَالَ: اِنَّ الْمَاءَ لَا يَجْنُبُ

✽✽ اعمش نے ابن عمر کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے حمام کے حوض کے بارے میں دریافت کیا گیا جس سے جنبی شخص اور غیرِ جنبی شخص سب غسل کرتے ہیں' تو اُنہوں نے فرمایا: پانی کو نجاست لاحق نہیں ہوتی۔

**1145** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ الْفَيَّاضِ، عَنِ الْهَزْهَازِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزَى قَالَ: سُئِلَ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْحَمَّامِ فَقَالَ: اِنَّمَا جَعَلَ اللّٰهُ الْمَاءَ يُطَهِّرُ وَلَا يُتَطَهَّرُ مِنْهُ

✽✽ عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کے بارے میں منقول ہے' اُن سے حمام سے آنے کے بعد غسل کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے پانی کو ایسی چیز بنایا ہے جو طہارت دیتا ہے' اس کو استعمال کرنے کی وجہ سے طہارت حاصل نہیں کرنی پڑتی۔

**1146** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي حَصِينٍ قَالَ: خَرَجَ الشَّعْبِيُّ مِنَ الْحَمَّامِ فَقُلْتُ: اَيُغْتَسَلُ مِنَ الْحَمَّامِ؟ قَالَ: فَلِمَ دَخَلْتُهُ اِذًا

✽✽ ابوحصین بیان کرتے ہیں: امام شعبی حمام سے باہر نکلے' میں نے کہا: کیا آپ حمام سے باہر نکلنے کے بعد غسل کریں گے؟ اُنہوں نے فرمایا: پھر میں اس میں گیا کیوں تھا (اگر میں نے باہر آ کے بھی غسل کرنا تھا)۔

**1147** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي فَرْوَةَ قَالَ: سَاَلْتُ الشَّعْبِيَّ، اَوْ سُئِلَ اَيَكْتَفِي بِغُسْلِ الْحَمَّامِ؟ قَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ اَعُدُّهُ اَبْلَغَ الْغُسْلِ

** ابوفروہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی سے سوال کیا: (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ان سے سوال کیا گیا: کیا حمام میں غسل کر لینا کافی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! پھر میں تو اسے سب سے بہترین غسل قرار دیتا ہوں۔

## بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْحَمَّامِ

## باب: حمام میں قرأت کرنا

**1148** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الْحَمَّامِ فَقَالَ: لَمْ يُبْنَ فِي الْقِرَاءَةِ

** حماد بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے حمام میں قرأت کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: وہ قرأت کرنے کے لیے نہیں بنے ہیں۔
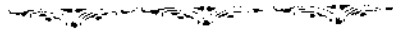
# کِتَابُ الْحَيْضِ

## کتاب: حیض کے بارے میں روایات

## بَابُ اَجَلِ الْحَيْضِ

## باب: حیض کی مدت

**1149** - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْاَعْرَابِيُّ، قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو يَعْقُوبَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ قَالَ: قَرَاْنَا عَلٰى عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَمِّهِ عُمَرَ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ: اَنَّهَا اسْتُحِيضَتْ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجَلَ حَيْضَتِهَا سِتَّةَ اَيَّامٍ اَوْ سَبْعَةٍ

٭٭ عمر بن طلحہ سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ اُنہیں حیض کی شکایت ہوگئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے حیض کی مدت چھ دن یا شاید سات دن مقرر کی تھی' یہ سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ نہیں تھیں۔

**1150** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْجَلْدِ بْنِ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي اِيَاسٍ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: اَجَلُ الْحَيْضِ عَشْرٌ، ثُمَّ هِيَ مُسْتَحَاضَةٌ

٭٭ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہے' اس کے بعد مستحاضہ شمار ہوگا۔

**1151** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَبِيعٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اَبْعَدُ الْحَيْضِ عَشْرٌ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہے۔

**1152** - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْحَائِضُ رَاَتِ الطُّهْرَ، وَتَطَهَّرَتْ ثُمَّ رَاَتْ بَعْدَهُ دَمًا اَحَيْضَةٌ هِيَ؟ قَالَ: لَا اِذَا رَاَتِ الطُّهْرَ فَلْتَغْتَسِلْ، فَاِنْ رَاَتْ بَعْدَهُ دَمًا فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ، فَاِنَّ ذٰلِكَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ قُرْئِهَا قَالَ: فَتُصَلِّي مَا رَاَتِ الطُّهْرَ، ثُمَّ تَسْتَكْمِلُ عَلٰى اَقْرَائِهَا، فَاِنْ زَادَ شَيْئًا فَمَنْزِلَةُ الْمُسْتَحَاضَةِ فَلْتُصَلِّي

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: حیض والی عورت طہر دیکھ لیتی ہے اور پاک ہوجاتی ہے' اُس کے بعد خون دیکھتی ہے تو کیا یہ حیض شمار ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! جب وہ طہر کو دیکھ لیتی ہے تو وہ غسل کرے گی' اگر

وہ اُس کے بعد خون دیکھتی ہے تو وہ مستحاضہ ہو جائے گی اور اگر وہ اُس کے دو قروء کے درمیان ہو تو وہ فرماتے ہیں: جب وہ عورت طہر دیکھ لے گی تو پھر وہ قروء مکمل کرے گی اگر اس سے زیادہ کچھ ہو گا تو وہ استحاضہ کے حکم میں ہو گی۔

**1153** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الْمَرْاَةِ تكُوْنُ حَيْضَتُهَا سِتَّةَ اَيَّامٍ، ثُمَّ تَحِيضُ يَوْمَيْنِ، ثُمَّ تَطْهُرُ قَالَ: تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي، فَإِنْ رَاَتِ الْحَيْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْسَكَتْ حَتّٰى تَطْهُرَ اِلٰى عَشْرٍ، فَإِنْ زَادَتْ عَلٰى عَشْرٍ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ تَقْضِي الْاَيَّامَ الَّتِي زَادَتْ عَلٰى قُرْئِهَا

✵✵ سفیان ثوری فرماتے ہیں: عورت کا حیض چھ دن ہوتا ہے پھر اُسے دو دن حیض آتا ہے پھر وہ پاک ہو جاتی ہے۔ تو سفیان فرماتے ہیں: وہ غسل کر کے نماز ادا کرے گی اگر وہ اُس کے بعد پھر حیض دیکھتی ہے تو وہ رُک جائے گی یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے یعنی دس دن ہو جائیں اگر دس دن سے زیادہ مواد خارج ہوتا رہتا ہے تو وہ عورت مستحاضہ ہو گی اور وہ اُن ایام کی قضاء کرے گی جو اُس کے حیض سے زیادہ تھے۔

## بَابُ الصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ وَإِنْ طَهُرَتْ عِنْدَ الْعِشَاءِ فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهَا

## باب: روزے اور نماز کا حکم اگر عورت عشاء کے وقت پاک ہو تو اُس پر قضاء لازم نہیں ہو گی

**1154** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: تَسْتَطْهِرُ يَوْمًا وَاحِدًا عَلٰى حَيْضَتِهَا، ثُمَّ هِيَ مُسْتَحَاضَةٌ

✵✵ معمر فرماتے ہیں: جب کوئی عورت اپنے حیض سے ایک دن بھی زیادہ ہو تو وہ مستحاضہ شمار ہو گی۔

**1155** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الْمَرْاَةِ حَيْضَتُهَا سَبْعَةُ اَيَّامٍ تَمْكُثُ يَوْمَيْنِ حَائِضَةً، ثُمَّ رَاَتِ الطُّهْرَ فَصَامَتْ يَوْمًا، ثُمَّ رَاَتِ الدَّمَ مِنَ الْغَدِ، ثُمَّ مَضَى بِهَا الدَّمُ تَمَامَ عَشَرَةٍ، ثُمَّ طَهُرَتْ فَإِنَّهَا تَقْضِي ذٰلِكَ الْيَوْمَ، لِاَنَّهَا صَامَتْهُ فِي اَيَّامِ حَيْضَتِهَا، فَإِذَا جَاوَزَتِ الْعَشْرَ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ، وَقَالَ فِي امْرَاَةٍ كَانَ قُرْؤُهَا سِتَّةَ اَيَّامٍ، فَزَادَتْ عَلٰى قُرْئِهَا مَا بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ عَشْرٍ: فَإِنْ طَهُرَتْ تَمَامَ عَشْرٍ لَمْ تَقْضِ الصَّلَاةَ، وَإِنْ زَادَتْ عَلٰى عَشْرٍ قَضَتِ الْاَيَّامَ الَّتِي زَادَتْ عَلٰى قُرْئِهَا

✵✵ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب کسی عورت کا حیض سات دن تک ہو اور وہ دو دن تک حیض کی حالت میں رہے پھر وہ طہر دیکھ لے تو وہ ایک دن روزہ رکھ لے پھر وہ اگلے دن خون دیکھ لے تو پھر وہ اُس خون کے ساتھ دس دن مکمل کرے گی پھر وہ پاک ہو جائے گی اور پھر وہ اُس دن کی قضاء کرے گی کیونکہ وہ اپنے حیض کے دنوں میں روزہ رکھنے والی تھی جب دس دن گزر جائیں گے تو وہ مستحاضہ شمار ہو گی۔

سفیان ثوری نے ایسی عورت کے بارے میں یہ کہا ہے کہ جس کے حیض کے دن چھ دن ہوتے ہیں اور پھر اُس کے حیض کے مخصوص دنوں سے دن زیادہ ہو جاتے ہیں جو مخصوص دنوں اور دس دنوں کے درمیان ہوں اور اگر وہ دس دن مکمل ہونے پر پاک ہو جاتی ہے تو وہ قضاء نہیں کرے گی لیکن اگر وہ دس دن سے زیادہ حیض دیکھتی رہتی ہے تو پھر وہ اُن دنوں کی قضاء کرے گی جو اُس کے

حیض کے مخصوص دنوں سے زیادہ تھے۔

**1156** - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تَضَعُ الْمُسْتَحَاضَةُ الصَّلَاةَ قَدْرَ اَقْرَائِهَا، ثُمَّ تَسْتَظْهِرُ بِيَوْمٍ، ثُمَّ تُصَلِّي. قَالَ: وَقَدْ قَالَ ذٰلِكَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: استحاضہ کا شکار عورت حیض کے مخصوص دنوں میں نماز کو ترک کیے رکھے گی' پھر وہ اگر ایک دن کے لیے پاک ہوتی ہے تو وہ نماز ادا کرے گی۔

یہ بات عمرو بن دینار نے بھی کہی ہے۔

**1157** - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَاِنْ كَانَتْ اَقْرَاؤُهَا تَخْتَلِفُ؟ قَالَ: تَسْتَكْمِلُ عَلٰى اَرْفَعِ ذٰلِكَ، ثُمَّ تَسْتَظْهِرُ بِيَوْمٍ عَلٰى اَرْفَعِهِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر اُس کے حیض کے دن مختلف ہوتے ہوں' تو عطاء نے فرمایا: وہ سب سے زیادہ دنوں کے حساب سے تکمیل کرے گی اور سب سے زیادہ دنوں کے حساب سے ایک دن کے لیے پاک ہو جائے گی۔

## بَابُ كَيْفَ الطُّهْرُ

## باب: طہر کیسے ہوتا ہے؟

**1158** - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الطُّهْرُ مَا هُوَ؟ قَالَ: الْاَبْيَضُ الْخَفُوفُ الَّذِي لَيْسَ مَعَهُ صُفْرَةٌ وَلَا مَاءٌ، الْخَفُوفُ الْاَبْيَضُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: طہر کیا ہوتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: سفید رنگ کا باریک سا مواد' جس کے ساتھ زردی یا پانی نہیں ہوتا' وہ باریک اور سفید مواد ہوتا ہے۔

**1159** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِي عَلْقَمَةَ قَالَ: اَخْبَرَتْنِي اُمِّي، اَنَّ نِسْوَةً سَاَلَتْ عَائِشَةَ، عَنِ الْحَائِضِ تَغْتَسِلُ اِذَا رَاَتِ الصُّفْرَةَ، وَتُصَلِّي، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لَا، حَتّٰى تَرَى الْقُصَّةَ الْبَيْضَاءَ

٭٭ علقمہ بن ابوعلقمہ بیان کرتے ہیں: میری والدہ نے مجھے یہ بات بتائی کہ کچھ خواتین نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حیض والی ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا جو غسل کر لیتی ہے اور پھر اُسے زرد مواد نظر آتا ہے' تو کیا وہ نماز ادا کرے گی؟ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جی نہیں! جب تک اُسے مکمل سفید مواد نظر نہیں آتا۔

## بَابُ مَا تَرَى اَيَّامَ حَيْضَتِهَا اَوْ بَعْدَهَا

## باب: عورت اپنے حیض کے مخصوص دنوں میں اور اُس کے بعد کیا دیکھتی ہے؟

**1160** - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: تَرَى اَيَّامَ حَيْضَتِهَا وَمَعَ حَيْضَتِهَا صُفْرَةٌ تَسْبِقُ الدَّمَ اَوْ مَاءٌ، اَحَيْضَةٌ ذٰلِكَ؟ قَالَ: لَا، وَلَا تَضَعُ الصَّلَاةَ حَتّٰى تَرَى الدَّمَ، اَخْشَى اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَمْنَعَهَا مِنَ الصَّلَاةِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک عورت اپنے حیض کے مخصوص دنوں میں اور اپنے حیض کے ہمراہ زرد رنگ دیکھتی ہے یا پانی دیکھتی ہے جو پانی سے پہلے نکل آتا ہے تو کیا یہ چیز حیض شمار ہوگی؟ انہوں نے فرمایا: جی نہیں! وہ عورت اُس وقت تک نماز پڑھنا ختم نہیں کرے گی جب تک خون نہیں دیکھتی' کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ شیطان اُسے نماز سے روکنے کی کوشش کرتا ہے۔

**1161** - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَاِسْرَائِيْلُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اِذَا رَاَتِ الْمَرْاَةُ بَعْدَ الطُّهْرِ مَا يَرِيبُهَا مِثْلَ غُسَالَةِ اللَّحْمِ، اَوْ مِثْلَ غُسَالَةِ السَّمَكِ، اَوْ مِثْلَ قَطَرَاتِ الدَّمِ قَبْلَ الرُّعَافِ فَاِنَّ ذٰلِكَ رَكْضَةٌ مِنْ رَكَضَاتِ الشَّيْطَانِ فِي الرَّحِمِ، فَلْتَنْضَحْ بِالْمَاءِ وَلْتَتَوَضَّاْ وَلْتُصَلِّي. زَادَ اِسْرَائِيْلُ فِيْ حَدِيْثِهِ: فَاِنْ كَانَ دَمًا عَبِيطًا لَا خَفَاءَ بِهٖ فَلْتَدَعِ الصَّلَاةَ

٭٭ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی عورت طہر کے بعد ایسی چیز دیکھے جو اُسے شک میں مبتلا کر دے' جو یوں ہوتی ہے جیسے وہ پانی ہوتا ہے جس کے ذریعے گوشت کو دھویا جائے (یعنی خون لگنے سے اُس کا رنگ سرخ ہو جاتا ہے) یا جس طرح مچھلی کو دھونے سے پانی ہوتا ہے' یا جس طرح نکسیر سے پہلے خون کے قطرے ہوتے ہیں (یعنی سرخ رنگ کا پتلا مواد ہو) تو یہ شیطان کے رحم میں ٹھونگے مارنے کی وجہ سے ہوتا ہے' وہ عورت (شرمگاہ پر) پانی چھڑک کر وضو کر کے نماز ادا کرے۔

اسرائیل نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جب گاڑھا خون ہو' جس میں کوئی خفاء نہ ہو تو وہ عورت نماز ترک کر دے گی''۔

**1162** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْقَعْقَاعِ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْمَرْاَةِ تَرَى الصُّفْرَةَ قَالَ: تَتَوَضَّاُ وَتُصَلِّي

٭٭ قعقاع بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا جو زرد مواد دیکھتی ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: وہ وضو کر کے نماز ادا کرے گی۔

**1163** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَحَاضَتْ فَاَدْبَرَ عَنْهَا الدَّمُ، وَهِيَ تَرَى مَاءً، اَوْ تَرِيَّةً؟ قَالَ: فَلَا تُصَلِّي حَتّٰى تَرَى الْخُفُوفَ الطَّاهِرَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک عورت کو حیض آ جاتا ہے پھر اُس کا خون آنا بند ہو جاتا ہے' پھر وہ پانی نکلا ہوا دیکھتی ہے یا تریاہٹ دیکھتی ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: وہ اُس وقت تک نماز ادا نہیں کرے گی جب تک وہ باریک اور پاک مواد نہیں دیکھتی۔

# بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ

## باب: استحاضہ والی عورت کا حکم

**1164** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَ: اسْتُحِضْتُ سَبْعَ سِنِينَ فَاشْتَكَيْتُ ذٰلِكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَتْ تِلْكَ بِحَيْضَةٍ وَّلٰكِنَّهُ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي، فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، وَكَانَتْ تَغْتَسِلُ فِي الْمِرْكَنِ فَتَرَى الدَّمَ فِي الْمِرْكَنِ

** سیدہ اُم حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے سات سال تک استحاضہ کی شکایت رہی' میں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ حیض نہیں ہے بلکہ کسی دوسری رگ کا مواد ہے' تم غسل کرو۔ تو وہ خاتون ہر نماز کے وقت غسل کرتی تھیں' وہ ایک ٹب میں غسل کیا کرتی تھیں اور اُس ٹب میں خون دیکھتی تھیں (یعنی اتنا زیادہ مواد خارج ہوتا تھا)۔

**1165** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَتْ

---

1164 -سنن ابی داؤد، کتاب الطهارة، باب من قال اذا اقبلت الحيضة تدع الصلاة، حديث: 251، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، ابواب التيمم، باب ما جاء في المستحاضة التي قد عدت ايام اقرائها ، حديث:619، الجامع للترمذي، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب في المستحاضة انها تجمع بين الصلاتين بغسل واحد، حديث: 121، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الطهارات، المستحاضة كيف تصنع ؟، حديث: 1350، مشكل الآثار للطحاوي، باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه، حديث:2286، سنن الدارقطني، كتاب الحيض، حديث:719، المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب الطهارة، واما حديث عائشة، حديث:566، مسند احمد بن حنبل، مسند الانصار، مسند النساء، حديث حمنة بنت جحش، حديث:26559، مسند الشافعي، ومن كتاب ذكر الله تعالى على غير وضوء ، حديث:1373، السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الطهارة، كتاب الحيض، باب المبتدئة لا تميز بين الدمين، حديث:1490

1165 -صحيح البخاري، كتاب الوضوء ، باب غسل الدم ، حديث: 225، صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب المستحاضة وغسلها وصلاتها، حديث: 527، مستخرج ابي عوانة، مبتدا كتاب الحيض والاستحاضة، باب في المستحاضة، حديث:712، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب الحيض والاستحاضة، ذكر الامر بترك الصلاة عند اقبال الحيضة ، حديث:1366، المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم، ذكر فاطمة بنت ابي حبيش، حديث:6972، موطا مالك، كتاب الطهارة، باب المستحاضة، حديث:133، سنن الدارمي، كتاب الطهارة، باب : في المستحاضة، حديث:801، سنن ابي داؤد، كتاب الطهارة، باب من روى ان : الحيضة اذا ادبرت لا تدع الصلاة، حديث:247، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، ابواب التيمم، باب ما جاء في المستحاضة التي قد عدت ايام اقرائها' حديث:618، الجامع للترمذي، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِیْ حُبَیْشٍ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّی امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلَاةَ؟ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ وَّلَیْسَتْ بِالْحَیْضَةِ، فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَیْضَةُ فَدَعِی الصَّلَاةَ، وَاِذَا اَدْبَرَتِ الْحَیْضَةُ فَاغْسِلِی عَنْكَ الدَّمَ، ثُمَّ صَلِّی قَالَ سُفْیَانُ: وَتَفْسِیرُهُ اِذَا رَاَتِ الدَّمَ بَعْدَ مَا تَغْتَسِلُ اَنْ تَغْسِلَ الدَّمَ فَقَطْ.

✵✵ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابوحبیش نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! میں ایک ایسی عورت ہوں جسے استحاضہ کی شکایت ہے میں پاک نہیں ہوتی ہوں کیا میں نماز ترک کر دوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کسی دوسری رگ کا مواد ہے یہ حیض نہیں ہے جب حیض آئے تو تم نماز ترک کر دو اور جب حیض رخصت ہو جائے تو تم اپنے آپ سے خون کو دھو کر نماز ادا کرلو۔

سفیان کہتے ہیں: اس کی وضاحت یہ ہے کہ اگر وہ غسل کرنے کے بعد بھی خون دیکھتی ہے تو وہ صرف خون کو دھوئے گی۔

**1166** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ

✵✵ اس کی مانند روایت ایک اور سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

**1167** - اقوالِ تابعین: قَالَا: تَغْتَسِلُ مِنَ الظُّهْرِ اِلَی الظُّهْرِ كُلَّ یَوْمٍ مَرَّةً عِنْدَ صَلَاةِ الظُّهْرِ.

✵✵ یہ دونوں حضرات یہ فرماتے ہیں: وہ عورت روزانہ ظہر کی نماز کے وقت غسل کرے گی جو اگلے دن ظہر کی نماز تک کے لیے کافی ہوگا۔

**1168** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ، یَقُوْلُ مِثْلَهُ

✵✵ حسن بصری نے بھی اس کی مانند فتویٰ دیا ہے۔

**1169** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ سُمَیٍّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَیِّبِ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ، فَقَالَ: تَجْلِسُ اَیَّامَ اَقْرَائِهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ مِنَ الظُّهْرِ اِلَی الظُّهْرِ وَتَسْتَثْفِرُ وَتَصُوْمُ، وَیُجَامِعُهَا زَوْجُهَا

✵✵ سمی سعید بن مسیب کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ میں نے اُن سے استحاضہ والی عورت کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: وہ اپنے حیض کے مخصوص دنوں میں بیٹھی رہے گی پھر وہ ایک ظہر کی نماز سے لے کر اگلی (یعنی اگلے دن کی)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ سے) باب فی المستحاضة، حدیث:119، مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الطهارات' المستحاضة کیف تصنع؟، حدیث:1331، السنن الکبرٰی للنسائی، ذکر ما ینقض الوضوء وما لا ینقضه، الفصل بین دم الحیض، حدیث:213، شرح معانی الآثار للطحاوی، باب المستحاضة کیف تتطهر للصلاة، حدیث:386، مشکل الآثار للطحاوی، باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله صلی الله علیه، حدیث:2292، سنن الدارقطنی، کتاب الحیض، حدیث:677، السنن الکبرٰی للبیهقی، کتاب الطهارة، کتاب الحیض، باب اقل الحیض، حدیث:1426، مسند احمد بن حنبل، مسند الانصار، الملحق المستدرك من مسند الانصار، حدیث السیدة عائشة رضی الله عنها، حدیث:25080، مسند الشافعی، ومن کتاب ذکر الله تعالی علی غیر وضوء، حدیث:1372، مسند الحمیدی، احادیث عائشة ام المؤمنین رضی الله عنها عن رسول الله صلی، حدیث:188، المعجم الاوسط للطبرانی، باب العین، من اسمه عبد الله، حدیث:4378

ظہر کی نماز تک کے لیے ایک مرتبہ غسل کرے گی' وہ کپڑا باندھ کر رکھے گی' وہ عورت روزہ بھی رکھے گی اور اُس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت بھی کرے گا۔

**1170** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ قُمَيْرَ امْرَاَةِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا سُئِلَتْ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ، فَقَالَتْ: تَجْلِسُ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ

* * مسروق کی اہلیہ قمیر بیان کرتی ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے استحاضہ والی عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ اپنے حیض کے مخصوص دنوں میں بیٹھی رہے گی پھر وہ ایک مرتبہ غسل کرے گی اور ہر نماز کے لیے وضو کیا کرے گی۔

**1171** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تَنْتَظِرُ الْمُسْتَحَاضَةُ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَاحِدًا تُؤَخِّرُ الظُّهْرَ قَلِيلًا وَتُعَجِّلُ الْعَصْرَ قَلِيلًا وَكَذٰلِكَ الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ وَتَغْتَسِلُ لِلصُّبْحِ غُسْلًا قُلْتُ لَهُ: فَلِمَ يُرَ بَعْدَ الظُّهْرِ دَمًا حَتَّى الْمَغْرِبِ فَرَاَتْهُ تَرِيَّةً غَيْرُ؟ قَالَ: تَتَوَضَّأُ قَطْ تَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

* * عطاء فرماتے ہیں: استحاضہ والی عورت اپنے حیض کے مخصوص دنوں میں انتظار کرتی رہے گی' پھر وہ ظہر اور عصر کی نماز کے لیے ایک مرتبہ غسل کرے گی' وہ ظہر کی نماز کو کچھ مؤخر کر کے اور عصر کی نماز کو کچھ جلدی ادا کرے گی' اسی طرح وہ مغرب اور عشاء میں کرے گی اور صبح کی نماز کے لیے وہ ایک مرتبہ غسل کرے گی۔

میں نے اُن سے دریافت کیا: پھر اگر وہ ظہر کی نماز کے بعد خون نہیں دیکھتی یہاں تک کہ مغرب کا وقت ہو جاتا ہے اور پھر اُسے تری نظر آتی ہے جو دوسرے رنگ کی ہو' تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ صرف وضو کرے گی' وہ عورت مغرب اور عشاء کی نمازیں بھی ایک ساتھ ادا کرے گی۔

**1172** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: تَنْتَظِرُ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَاحِدًا، وَتُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلُ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلُ لِلْمَغْرِبِ، وَالْعِشَاءِ غُسْلًا وَاحِدًا تُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ، وَتُعَجِّلُ الْعِشَاءَ، وَتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ وَلَا تَصُومُ، وَلَا يَاْتِيهَا زَوْجُهَا، وَلَا تَمَسُّ الْمُصْحَفَ

* * ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ عورت اپنے حیض کے مخصوص ایام میں انتظار کرتی رہے گی (جب وہ گزر جائیں گے) تو وہ ظہر اور عصر کی نماز کے لیے ایک مرتبہ غسل کرے گی' پھر وہ ظہر کی نماز کو مؤخر کرے گی اور عصر کی نماز جلدی ادا کر لے گی' پھر وہ مغرب اور عشاء کے لیے ایک مرتبہ غسل کرے گی' وہ مغرب کی نماز کو مؤخر کرے گی اور عشاء کی نماز جلدی ادا کر لے گی' پھر وہ فجر کی نماز کے لیے غسل کرے گی' ایسی عورت نہ تو روزہ رکھے گی اور نہ ہی اُس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے اور نہ ہی وہ عورت قرآنِ مجید کو چھو سکتی ہے۔

**1173** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ: اَنَّ امْرَاَةً مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ كَتَبَتْ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ بِكِتَابٍ فَدَفَعَهُ اِلَى ابْنِهِ لِيَقْرَاَهُ فَتَعْتَعَ فِيهِ فَدَفَعَهُ اِلَيَّ فَقَرَاْتُهُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَمَا لَوْ

هَذْرَمْتَهَا كَمَا هَذْرَمَهَا الْغُلَامُ الْمِصْرِيُّ فَإِذَا فِي الْكِتَابِ: إِنِّي امْرَأَةٌ مُسْتَحَاضَةٌ أَصَابَنِي بَلَاءٌ وَضُرٌّ، وَإِنِّي أَدَعُ الصَّلَاةَ الزَّمَانَ الطَّوِيلَ، وَإِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ سُئِلَ عَنْ ذَلِكَ فَأَفْتَانِي أَنْ أَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اللَّهُمَّ لَا أَجِدُ لَهَا إِلَّا مَا قَالَ عَلِيٌّ غَيْرَ أَنَّهَا تَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِغُسْلٍ، وَاحِدٍ وَّالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ، وَتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ قَالَ: فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ الْكُوفَةَ أَرْضٌ بَارِدَةٌ وَإِنَّهُ يَشُقُّ عَلَيْهَا قَالَ: لَوْ شَاءَ لَابْتَلَاهَا بِأَشَدَّ مِنْ ذَلِكَ

✽✽ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: کوفہ سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو خط لکھا' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے وہ خط اپنے بیٹے کو دیا تاکہ وہ اُنہیں پڑھ کر سنائے' وہ اسے پڑھنے میں تردد کا شکار ہو رہا تھا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے وہ خط میرے سپرد کیا تو میں نے اُنہیں پڑھ کر سنایا' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر یہ (یعنی میرا بیٹا) بھی اس کو اتنی تیزی سے پڑھتا جس طرح مصری غلام نے تیزی سے پڑھا ہے (تو یہ کتنا اچھا تھا)۔ اُس خط میں یہ تحریر تھا:

''میں استحاضہ کا شکار عورت ہوں' مجھے آزمائش اور تکلیف لاحق ہے' میں نے طویل عرصہ سے نماز پڑھنا چھوڑی ہوئی ہے' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے مجھے یہ حکم دیا کہ میں ہر نماز کے وقت غسل کیا کروں''۔

تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے اللہ! (تُو جانتا ہے) اس عورت کے لیے مجھے صرف وہی حکم ملتا ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے' البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ عورت ظہر اور عصر کی نمازیں ایک غسل کے ساتھ اکٹھی ادا کر لے اور مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک غسل کے ساتھ اکٹھی ادا کر لے اور پھر وہ فجر کی نماز کے لیے غسل کرے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ کوفہ ایک سرد علاقہ ہے' اس عورت کے لیے یہ بات پریشانی کا باعث ہوگی' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو اس عورت کو اس سے زیادہ شدید آزمائش میں مبتلا کر سکتا تھا۔

**1174** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَمِّهِ عِمْرَانَ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أُمِّهِ ابْنَةِ جَحْشٍ قَالَتْ: كُنْتُ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً طَوِيلَةً قَالَتْ: فَجِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَفْتِيهِ وَأُخْبِرُهُ فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِ أُخْتِي زَيْنَبَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً قَالَ: مَا هِيَ؟ قُلْتُ: إِنِّي لَأَسْتَحْيِي بِهِ قَالَ: وَمَا هِيَ أَيْ هَنْتَاهُ؟ قَالَتْ: قُلْتُ: إِنِّي أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً طَوِيلَةً كَبِيرَةً قَدْ مَنَعَتْنِي الصَّلَاةَ وَالصَّوْمَ فَمَا تَرَى فِيهَا؟ قَالَ: أَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ فَإِنَّهُ يُذْهِبُ الدَّمَ قَالَتْ: قُلْتُ: هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ: فَتَلَجَّمِي، قُلْتُ: هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ: فَاتَّخِذِي ثَوْبًا، قُلْتُ: هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ، إِنَّمَا يَثُجُّ ثَجًّا قَالَ: سَآمُرُكِ بِأَمْرَيْنِ بِأَيِّهِمَا فَعَلْتِ فَقَدْ أَجْزَأَكِ اللَّهُ مِنَ الْآخَرِ فَإِنْ قَوِيتِ عَلَيْهِمَا فَأَنْتِ أَعْلَمُ وَقَالَ: إِنَّمَا هَذِهِ رَكْضَةٌ مِنْ رَكَضَاتِ الشَّيْطَانِ قَالَ: فَتَحِيضِي سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةً فِي عِلْمِ اللَّهِ، ثُمَّ

اغْتَسِلِي حَتَّى إِذَا رَأَيْتِ أَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَيْقَنْتِ فَصَلِّي أَرْبَعَةً وَّعِشْرِينَ لَيْلَةً وَّأَيَّامَهَا وَصُومِي، فَإِنَّ ذٰلِكَ يُجْزِيكِ وَكَذٰلِكَ فَافْعَلِي فِي كُلِّ شَهْرٍ كَمَا تَحِيضُ النِّسَاءُ وَيَطْهُرْنَ لِمِيقَاتِ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ، وَإِنْ قَوِيتِ عَلَى أَنْ تُؤَخِّرِي الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِي الْعَصْرَ فَتَغْتَسِلِي لَهُمَا جَمِيعًا، ثُمَّ تُؤَخِّرِي الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِينَ الْعِشَاءَ فَتَغْتَسِلِينَ لَهُمَا وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ، وَتَغْتَسِلِينَ مَعَ الْفَجْرِ، ثُمَّ تُصَلِّينَ وَكَذٰلِكَ فَافْعَلِي وَصُومِي إِنْ قَوِيتِ عَلَى ذٰلِكَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَهٰذَا أَعْجَبُ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: تَلَجَّمِي: يَعْنِي تَسْتَثْفِرُ

✴✴ عمرو بن طلحہ اپنی والدہ‘ جو جحش کی صاحبزادی ہیں‘ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مجھے طویل عرصہ تک استحاضہ کی شکایت رہی‘ وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں مسئلہ دریافت کرنے کے لیے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی‘ تاکہ آپ کو اس بارے میں اطلاع بھی دوں تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنی بہن سیّدہ زینب کے گھر میں پایا‘ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے آپ سے ایک کام ہے! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا کام ہے؟ میں نے عرض کی: مجھے اس سے شرم آتی ہے‘ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے خاتون! وہ کیا کام ہے؟ میں نے کہا: میں ایک طویل عرصے سے شدید استحاضہ کا شکار ہوں‘ اس کی وجہ سے میں نماز بھی نہیں ادا کر پاتی اور روزہ بھی نہیں رکھ پاتی‘ اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم رُوئی استعمال کیا کرو‘ وہ خون کو روک دے گی‘ میں نے عرض کی: یہ مواد اس سے زیادہ ہوتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم کپڑا رکھ لیا کرو! میں نے عرض کی: وہ اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے‘ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم بڑا کپڑا رکھ لیا کرو! میں نے عرض کی: وہ اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے‘ وہ بہت زیادہ بہتا ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں دو چیزوں کی ہدایت کرتا ہوں‘ تم ان میں سے جو بھی کرلوگی تو یہ دوسری کی جگہ تمہاری کفایت کرلے گی اور اگر تم ان دونوں کی طاقت رکھتی ہو تو تمہیں زیادہ بہتر پتا ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ شیطان کا ایک ٹھونگا ہے‘ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم چھ دن یا سات دن تک حیض کی حالت میں گزارو‘ جو بھی اللہ کے علم میں ہے‘ پھر تم غسل کرو یہاں تک کہ تم دیکھو کہ تم پاک ہو چکی ہو اور تمہیں یقین ہو جائے تو تم چوبیس دن تک نماز ادا کرتی ہے (اور اگر روزے آجائیں) تو روزے رکھو‘ یہ چیز تمہارے لیے کافی ہوگی‘ ہر مہینے میں تم اسی طرح کرو جس طرح حیض والی خواتین کرتی ہیں اور اپنے حیض اور طہر کے مخصوص اوقات کے حوالے سے پاک ہو جاتی ہیں اور اگر تم سے ہو سکے تو ظہر کی نماز کو مؤخر کرو اور عصر کی نماز جلدی ادا کرلو پھر اُن دونوں کے لیے تم ایک مرتبہ غسل کرلو‘ پھر تم مغرب کو نماز کو مؤخر کرو اور عشاء کی نماز کو جلدی ادا کرلو اور ان دونوں کے لیے ایک مرتبہ غسل کرلو اور ان دونوں نمازوں کو اکٹھا ادا کرو‘ پھر تم فجر کی نماز کے لیے غسل کر کے نماز ادا کرو اگر تم اس کی قوت رکھتی ہو تو تم اس طرح کرو اور (ان دنوں میں) روزے بھی رکھ لو۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ویسے یہ (دوسری صورت) میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: لفظ ترجمی کا مطلب ہے: کپڑا استعمال کرنا۔

**1175** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّهَا كَانَتْ تُهْرَاقُ الدِّمَاءَ وَأَنَّهَا

كَانَتْ سَالَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَرَهَا اَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ

✽✽ یحییٰ بن ابوکثیر' سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اُن کا خون بکثرت خارج ہوتا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُنہوں نے اس بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں یہ حکم دیا کہ وہ ہر نماز کے وقت غسل کرلیا کریں۔

**1176** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ امْرَاَةً مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اسْتُحِيْضَتْ فَسَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اَوْ سُئِلَ عَنْهَا - فَقَالَ: اِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ تَتْرُكُ الصَّلَاةَ قَدْرَ حَيْضَتِهَا، ثُمَّ تَجْمَعُ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ، وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ، وَتَغْتَسِلُ لِلصُّبْحِ غُسْلًا

✽✽ عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مسلمان خاتون کو استحاضہ کی شکایت ہوئی تو اُس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس خاتون کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک دوسری رگ کا مواد ہے' وہ عورت اپنے حیض کے مخصوص دنوں میں نماز ترک کیے رکھے گی' پھر وہ ایک غسل کے ذریعہ ظہر اور عصر کی نمازیں اکٹھی ادا کرے گی اور ایک غسل کے ذریعہ مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھی ادا کرے گی اور صبح کی نماز کے لیے ایک مرتبہ غسل کرلے گی۔

**1177** - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: تَنْتَظِرُ اَيَّامَهَا الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُ، ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي

✽✽ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: وہ عورت اُتنے دن تک انتظار کرے گی جتنے دن تک اُسے پہلے حیض آتا تھا' پھر وہ غسل کرکے نماز ادا کرنا شروع کردے گی۔

**1178** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَكَتَبَتْ اِلَيْهِ امْرَاَةٌ: اِنِّي اسْتُحِضْتُ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا، وَاِنِّي حُدِّثْتُ اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقُوْلُ: تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا اَجِدُ لَهَا اِلَّا مَا قَالَ عَلِيٌّ

✽✽ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا' ایک خاتون نے اُنہیں خط لکھا کہ مجھے اتنے' اتنے عرصہ سے استحاضہ کی شکایت ہے اور مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ ایسی صورت حال میں حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں کہ وہ عورت ہر نماز کے لیے غسل کرے گی۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایسی عورت کے لیے مجھے بھی صرف وہی حکم ملتا ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے۔

**1179** - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ، اَخْبَرَهُ قَالَ: اَرْسَلَتِ امْرَاَةٌ مُسْتَحَاضَةٌ اِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ غُلَامًا لَهَا - اَوْ مَوْلًى لَهَا - اِنِّي مُبْتَلَاةٌ لَمْ اُصَلِّ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا قَالَ: - حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: مُنْذُ مَسْتَنٍ - وَاِنِّي اَنْشُدُكَ اللّٰهَ اِلَّا مَا بَيَّنْتَ لِيْ فِيْ دِيْنِيْ قَالَ: وَكَتَبَتْ اِلَيْهِ، اِنِّي اُفْتِيْتُ اَنْ اَغْتَسِلَ فِيْ كُلِّ صَلَاةٍ، فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: لَا اَجِدُ لَهَا اِلَّا ذٰلِكَ

٭٭ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: استحاضہ کا شکار ایک عورت نے حضرت عبداللہ بن زبیر کے پاس اپنے غلام کو بھیجا کہ مجھے آزمائش لاحق ہوئی ہے' میں اتنے اتنے عرصہ سے نماز ادا نہیں کر سکی۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ اُس نے یہ بات بتائی تھی کہ دو سال سے نہیں کر سکی' اب میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتی ہوں کہ آپ میرے دین کے بارے میں میرے لیے حکم بیان کر دیجئے! راوی بیان کرتے ہیں: اُس خاتون نے خط میں یہ بھی لکھا کہ مجھے یہ مسئلہ بتایا گیا ہے کہ میں ہر نماز کے لیے غسل کروں گی۔ تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسی عورت کے لیے مجھے صرف یہی حکم ملتا ہے۔

**1180** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ، عَنِ امْرَاَةٍ تَرَكَتْهَا الْحَيْضَةُ حِينًا طَوِيلًا، ثُمَّ عَادَ لَهَا الدَّمُ قَالَ: فَتَنْتَظِرُ فَاِنْ كَانَتْ حَيْضَةً فَهِيَ حَيْضَةٌ، وَاِنْ كَانَتْ مُسْتَحَاضَةً فَلَهَا نَحْوٌ، وَلٰكِنْ لَا تَدَعِ الصَّلَاةَ اِذَا رَاَتِ الدَّمَ فَلْتَغْتَسِلْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، ثُمَّ تُصَلِّي، ثُمَّ اِذَا عَلِمَتْ هِيَ تَرَكَتِ الصَّلَاةَ، وَاِنِّي اَخْشَى اَنْ تَكُونَ مُسْتَحَاضَةً

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا جسے ایک طویل عرصہ تک حیض نہیں آتا' پھر دوبارہ اُسے خون آ جاتا ہے۔ تو عطاء نے فرمایا: وہ عورت انتظار کرے گی' اگر تو وہ حیض ہوا تو حیض شمار ہوگا اور اگر وہ مستحاضہ ہوا تو اُسے اُس کی مانند احکام کا سامنا ہوگا' البتہ جب وہ خون دیکھے گی تو وہ نماز کو ترک نہیں کرے گی بلکہ ہر نماز کے وقت غسل کر کے نماز ادا کر لے گی' پھر جب اُسے پتا چل جائے گا تو وہ نماز کو ترک کر دے گی' کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ وہ استحاضہ کا شکار عورت ہو گی۔

**1181** - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ: سُئِلَ عَنِ امْرَاَةٍ تَرَكَتْهَا الْحَيْضَةُ ثَلَاثِينَ سَنَةً، ثُمَّ اسْتُحِيضَتْ فَاَمَرَ فِيهَا شَاْنَ الْمُسْتَحَاضَةِ

٭٭ عطاء سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا جسے تین سال تک حیض نہیں آتا' پھر اُسے استحاضہ کی شکایت ہو جاتی ہے تو عطاء نے اُس کے بارے میں وہ حکم دیا جو مستحاضہ عورت کا ہوتا ہے۔

**1182** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدِّمَاءَ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا اُمُّ سَلَمَةَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَنْتَظِرُ لَهَا عَدَدَ اللَّيَالِي وَالْاَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ قَبْلَ اَنْ يُصِيبَهَا الَّذِي اَصَابَهَا، فَتَتْرُكُ الصَّلَاةَ قَدْرَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ، فَاِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ، ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ، ثُمَّ لِتُصَلِّي

٭٭ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک خاتون کا خون بہت بہتا تھا' سیدہ اُم سلمہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس خاتون کے بارے میں مسئلہ دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُسے یہ بیماری لاحق ہونے سے پہلے جتنے دنوں تک حیض آیا کرتا تھا' وہ اُتنے دن تک انتظار کرے گی اور مہینہ میں اُتنے دن نماز ترک کیے رکھے گی' جب وہ وقت گزر جائے گا تو وہ غسل کرے گی اور کپڑا باندھ لے گی اور نماز ادا کرے گی۔

1183 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِذَا اسْتَنْزَعَتْ دَمًا اَتَغْتَسِلُ مِثْلَ الْمُسْتَحَاضَةِ؟ قَالَ: لَا قُلْتُ: يَخْتَلِفَانِ. قَالَ: اِنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ يَخْرُجُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ جَوْفِهَا

✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جب خون آنا بند ہو جائے تو کیا وہ مستحاضہ عورت کی طرح غسل کرے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: ان دونوں کا حکم مختلف ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: استحاضہ والی عورت کے جسم میں سے جو کچھ نکلتا ہے وہ اُس کے پیٹ میں سے نکلتا ہے۔

## بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ هَلْ يُصِيبُهَا زَوْجُهَا وَهَلْ تُصَلِّي وَتَطُوفُ بِالْبَيْتِ؟

## باب: مستحاضہ عورت کا حکم' کیا اُس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے' کیا وہ نماز ادا کر سکتی ہے کیا وہ بیت اللہ کا طواف کر سکتی ہے؟

1184 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: تُصَلِّي الْمُسْتَحَاضَةُ وَتَطُوفُ بِالْبَيْتِ

✵ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: استحاضہ والی عورت نماز ادا کر سکتی ہے اور بیت اللہ کا طواف بھی کر سکتی ہے۔

1185 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: تُصَلِّي وَيُصِيبُهَا زَوْجُهَا. قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَهُ قَتَادَةُ

✵ حسن بصری فرماتے ہیں: ایسی عورت نماز ادا کرے گی' اُس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت بھی کر سکتا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ نے بھی یہی فتویٰ دیا ہے۔

1186 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَعَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَا فِي الْمُسْتَحَاضَةِ: تَصُومُ، وَيُجَامِعُهَا زَوْجُهَا

✵ سعید بن مسیب اور حسن بصری استحاضہ والی عورت کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: وہ روزہ رکھے گی اور اُس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت بھی کر سکتا ہے۔

1187 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ الْاَفْطَسِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، اَنَّهُ سَاَلَهُ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ اَتُجَامَعُ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ اَعْظَمُ مِنَ الْجِمَاعِ

✵ سالم افطس' سعید بن جبیر کے بارے میں یہ نقل کرتے ہیں کہ اُنہوں نے سعید سے استحاضہ والی عورت کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا اُس کے ساتھ صحبت کی جا سکتی ہے تو اُنہوں نے فرمایا: نماز' صحبت کرنے سے زیادہ اہم مسئلہ ہے (جب نماز ادا کی جا سکتی ہے تو صحبت بھی کی جا سکتی ہے)۔

1188 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ شَرُوسَ قَالَ: سَمِعْتُ

عِكْرِمَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، سُئِلَ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ أَيُصِيبُهَا زَوْجُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، وَإِنْ سَالَ الدَّمُ عَلَى عَقِبِهَا

✽✽ اسماعیل بن شروس بیان کرتے ہیں: میں نے عکرمہ کو سنا' اُن سے استحاضہ والی عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ کیا اُس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت کرسکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اگرچہ اُس کا خون اُس کی ایڑی پر بہہ رہا ہو۔

**1189** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنِ الْأَجْلَحِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا بَأْسَ أَنْ يُجَامِعَهَا زَوْجُهَا

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ ایسی عورت کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت کرے۔

**1190** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: إِنِّي اسْتُحِضْتُ فِي غَيْرِ قُرْئِي قَالَ: فَاحْتَشِي كُرْسُفًا فَإِنْ يَعُدْ فَاحْتَشِي كُرْسُفًا وَصُومِي وَصَلِّي وَاقْضِي مَا عَلَيْكَ

✽✽ امام باقر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اُس نے عرض کی: مجھے اپنے حیض کے مخصوص دنوں کے علاوہ استحاضہ کی شکایت ہو جاتی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم روئی استعمال کرو' اگر وہ پھر نکلتا ہے تو پھر روئی استعمال کرو اور روزے رکھو اور نماز ادا کرو اور جو تمہارے ذمہ لازم ہے اُسے ادا کرو۔

**1191** - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: سُئِلَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ: أَيُصِيبُ الْمُسْتَحَاضَةَ زَوْجُهَا؟ قَالَ: إِنَّمَا سَمِعْنَا بِالرُّخْصَةِ لَهَا فِي الصَّلَاةِ

✽✽ ایوب بیان کرتے ہیں: سلیمان بن یسار سے سوال کیا گیا: کیا استحاضہ والی عورت سے اُس کا شوہر صحبت کرسکتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: ہم نے تو ایسی عورت کو صرف نماز کی رخصت ہونے کے بارے میں سنا ہے۔

**1192** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ: لَا يَقْرَبُهَا زَوْجُهَا

✽✽ ابراہیم نخعی استحاضہ والی عورت کے بارے میں فرماتے ہیں: اُس کا شوہر اُس کے قریب نہیں جائے گا۔

**1193** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا تَصُومُ، وَلَا يَأْتِيهَا زَوْجُهَا، وَلَا تَمَسُّ الْمُصْحَفَ

✽✽ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ایسی عورت روزہ نہیں رکھے گی' اُس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت نہیں کرے گا' وہ عورت قرآنِ مجید کو نہیں چھوئے گی۔

**1194** - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ، عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ فَقَالَ: تُصَلِّي وَتَصُومُ، وَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ، وَتَسْتَثْفِرُ بِثَوْبٍ، ثُمَّ تَطُوفُ. قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى: أَيَحِلُّ لِزَوْجِهَا أَنْ

يُصِيبَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ سُلَيْمَانُ: اَرَاْيٌ، اَمْ عِلْمٌ؟ قَالَ: سَمِعْنَا اَنَّهَا اِذَا صَلَّتْ وَصَامَتْ حَلَّ لِزَوْجِهَا اَنْ يُصِيبَهَا

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے استحاضہ والی عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: وہ نماز ادا کرے گی وہ روزہ رکھے گی قرآن کی تلاوت کرے گی وہ کپڑا باندھ لے گی اور پھر طواف کرلے گی۔ سلیمان بن موسیٰ نے اُن سے دریافت کیا: کیا اُس کے شوہر کے لیے یہ بات جائز ہے کہ وہ اُس کے ساتھ صحبت کرے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! سلیمان نے کہا: کیا آپ یہ رائے کی بنیاد پر کہہ رہے ہیں یا آپ کو اس بارے میں کوئی علم ہے؟ (یعنی اس بارے میں کوئی روایت منقول ہے) تو اُنہوں نے جواب دیا: ہم نے یہ روایت سنی ہے کہ جب وہ عورت نماز ادا کرے گی اور روزہ رکھے گی تو اُس کے شوہر کے لیے یہ بات جائز ہوگی کہ وہ اُس کے ساتھ صحبت کرلے۔

**1195** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، اَنَّ اَبَا مَاعِزٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سُفْيَانَ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَجَاءَتْهُ امْرَاَةٌ تَسْتَفْتِيهِ فَقَالَتْ: اِنِّي اَقْبَلْتُ اُرِيْدُ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ، حَتّٰى اِذَا كُنْتُ بِبَابِ الْمَسْجِدِ اَهْرَقْتُ، فَرَجَعْتُ حَتّٰى ذَهَبَ ذٰلِكَ عَنِّي، ثُمَّ اَقْبَلْتُ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ بِبَابِ الْمَسْجِدِ اَهْرَقْتُ، حَتّٰى فَعَلْتُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اِنَّهَا رَكْضَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاغْتَسِلِي وَاسْتَثْفِرِي بِثَوْبٍ وَّطُوفِي

❋❋ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: ابو ماعز عبداللہ بن سفیان نے اُنہیں یہ بتایا کہ ایک مرتبہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران ایک عورت اُن کے پاس مسئلہ دریافت کرنے کے لیے آئی اُس خاتون نے کہا: میں بیت اللہ کا طواف کرنے کے ارادہ سے یہاں آئی جب میں مسجد کے دروازہ پر پہنچی تو میرا خون بہنے لگا میں واپس چلی گئی یہاں تک کہ جب اس کا بہاؤ ختم ہوا تو میں پھر آئی پھر جب میں مسجد کے دروازہ پر پہنچی تو یہ پھر بہنے لگا یہاں تک کہ تین مرتبہ میں نے ایسا کیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ شیطان کا ٹھونگا ہے تم غسل کرکے کپڑا باندھ لو اور طواف کرو۔

## بَابُ الْبِكْرِ وَالنُّفَسَاءِ

## باب: کنواری اور نفاس والی خواتین کا حکم

**1196** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ، عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِنْ لَمْ تَطْهُرِ الْبِكْرُ فِيْ سَبْعٍ، فَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ، وَاَقْصٰى ذٰلِكَ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً

❋❋ عکرمہ فرماتے ہیں: اگر کنواری لڑکی سات دن تک پاک نہیں ہوتی تو پھر چودہ دن یا اکیس دن تک (دیکھے گی) اس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے۔

**1197** - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: تَنْتَظِرُ الْبِكْرُ اِذَا وَلَدَتْ، وَتَطَاوَلَ بِهَا اَرْبَعِينَ لَيْلَةً، ثُمَّ تَغْتَسِلُ

٭٭ سعید بن مسیب' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: نوجوان لڑکی جب بچے کو جنم دے گی تو وہ انتظار کرے گی اور اُس کا انتظار طویل ہو جائے' یہاں تک کہ جب چالیس دن گزر جائیں گے تو وہ غسل کرلے گی۔

**1198 - آثارِ صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: تَنْتَظِرُ الْبِكْرُ اِذَا وَلَدَتْ، وَتَطَاوَلَ بِهَا الدَّمُ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً، ثُمَّ تَغْتَسِلُ

٭٭ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نوجوان لڑکی جب بچہ کو جنم دے اور خاصے دن تک اُس کا خون نکلتا رہے تو اس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے' پھر وہ غسل کرلے گی۔

**1199 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ: تَنْتَظِرُ سَبْعَ لَيَالٍ، اَوْ اَرْبَعَ عَشْرَةَ، ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي

قَالَ جَابِرٌ: وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: تَنْتَظِرُ كَاَقْصَى مَا يُنْتَظَرُ قَالَ: حَسِبْتُهُ؟ قَالَ: شَهْرَيْنِ

٭٭ ضحاک بن مزاحم بیان کرتے ہیں: ایسی عورت سات دن یا چودہ دن تک انتظار کرے گی' پھر غسل کر کے نماز ادا کر لے گی۔

امام شعبی بیان کرتے ہیں: وہ اتنا انتظار کرے گی جتنا زیادہ سے زیادہ انتظار کیا جا سکتا ہے۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے یہ کہا تھا کہ وہ دو ماہ تک انتظار کرے گی۔

**1200 - اقوالِ تابعین:** اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَعَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَا: تَنْتَظِرُ الْبِكْرُ اِذَا وَلَدَتْ كَامْرَاَةٍ مِنْ نِسَائِهَا

٭٭ عطاء اور قتادہ فرماتے ہیں: نوجوان لڑکی جب بچہ کو جنم دے گی تو وہ اپنی ہم عمر دیگر خواتین کی طرح انتظار کرے گی۔

**1201 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ: اَنَّهُ كَانَ لَا يَقْرَبُ نِسَاءَهُ اِذَا تَنَفَّسَتْ اِحْدَاهُنَّ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً. قَالَ يُونُسُ: وَقَالَ الْحَسَنُ: اَرْبَعِينَ، اَوْ خَمْسِينَ، اَوْ اَرْبَعِينَ اِلَى خَمْسِينَ، فَاِنْ زَادَ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ

٭٭ حسن بصری' حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ جب اُن کی ازواج میں سے کسی ایک خاتون کو نفاس آ جاتا تو وہ چالیس دن تک اُس خاتون کے قریب نہیں جاتے تھے۔

حسن بصری فرماتے ہیں: یہ چالیس دن یا پچاس دن ہوگا۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) چالیس سے لے کر پچاس دن تک ہوگا' اگر اس سے زیادہ ہو تو وہ عورت مستحاضہ شمار ہوگی۔

**1202 - آثارِ صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ، الْحَسَنَ يَقُولُ: يُحَدِّثُ، اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ اَبِي الْعَاصِ كَانَ يَقُولُ لِلْمَرْاَةِ مِنْ نِسَائِهِ اِذَا نُفِسَتْ: لَا تَقْرَبِينِي اَرْبَعِينَ لَيْلَةً. وَقَالَ الْحَسَنُ: اِذَا تَمَّ لَهَا اَرْبَعِينَ، اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتْ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کو فرماتے تھے جب اُسے نفاس ہوتا کہ تم چالیس دن تک میرے قریب نہ آنا۔

حسن بصری فرماتے ہیں: ایسی عورت کے جب چالیس دن مکمل ہو جائیں گے تو وہ غسل کر کے نماز ادا کرے گی۔

**1203** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ اِذَا حَاضَتْ فَاِنَّهَا تَجْلِسُ بِنَحْوٍ مِنْ نِسَائِهَا، قَالَ سُفْيَانُ: وَالصُّفْرَةُ وَالدَّمُ فِيْ اَيَّامِ الْحَيْضِ سَوَاءٌ

٭٭ سفیان ثوری فرماتے ہیں: میں نے (یہاں اصل متن میں لفظ مذکور نہیں ہے) کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جب عورت کو حیض آ جائے تو وہ اپنی ہم عمر دیگر خواتین کی طرح بیٹھی رہے گی۔

سفیان فرماتے ہیں: حیض کے دنوں میں زرد اور سرخ مواد برابر کی حیثیت رکھتا ہے۔

## بَابُ غُسْلِ الْحَائِضِ

## باب: حیض والی عورت کا غسل کرنا

**1204** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: هَلْ لِلْحَائِضِ مِنْ غُسْلٍ مَعْلُومٍ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا اَنْ تُنَقِّي تَغْرِفُ عَلٰى رَاْسِهَا ثَلَاثَ غَرَفَاتٍ اَوْ تَزِيْدُ فَاِنَّ الْحَيْضَةَ اَشَدُّ مِنَ الْجَنَابَةِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا حیض والی عورت کے غسل کرنے کا کوئی متعین طریقہ ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! البتہ وہ صفائی اچھی طرح کرے گی، وہ اپنے سر پر تین لپ ڈالے گی یا اس سے زیادہ ڈالے گی، کیونکہ حیض، جنابت سے زیادہ شدید ہوتا ہے۔

**1205** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: تَغْسِلُ الْمَرْاَةَ جَسَدَهَا اِذَا تَطَهَّرَتْ مِنَ الْحَيْضِ بِالسِّدْرِ، قُلْتُ: تَنْشُرُ شَعْرَهَا؟ قَالَ: لَا وَاِنْ لَمْ تَجِدْ اِلَّا الْاَرْضَ كَفَاهَا، فَاِنْ لَمْ تَجِدْ مَاءً تَمَسَّحَتْ بِالتُّرَابِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: عورت جب حیض سے پاک ہو جائے گی تو اپنے جسم کو بیری کے پتوں کے ذریعہ دھوئے گی، میں نے دریافت کیا: کیا وہ اپنے بال کھولے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اگر اُسے بیری کے پتے نہیں ملتے صرف مٹی ملتی ہے تو یہ بھی اُس کے لیے کفایت کر جائے گی، اور اگر اُس عورت کو پانی نہیں ملتا تو وہ مٹی کے ذریعہ مسح (یعنی تیمم) کر لے گی۔

**1206** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: تَغْتَسِلُ الْحَائِضُ كَمَا يَغْتَسِلُ الْجُنُبُ

٭٭ عمرو بن دینار فرماتے ہیں: حیض والی عورت اُسی طرح غسل کرے گی، جس طرح جنبی شخص غسل کرتا ہے۔

**1207** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ، عَنْ مُعَاذَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّهَا كَانَتْ تَاْمُرُ النِّسَاءَ اِذَا طَهُرْنَ مِنَ الْحَيْضِ اَنْ يَتَّبِعْنَ اَثَرَ الدَّمِ بِالصُّفْرَةِ - يَعْنِي بِالْخَلُوقِ اَوْ بِالذَّرِيرَةِ الصَّفْرَاءِ -

✽✽ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ خواتین کو یہ ہدایت کرتی تھیں کہ جب وہ حیض سے پاک ہوں تو وہ زرد کے ذریعہ خون کے نشانات کو صاف کریں' اُن کی مراد یہ تھی کہ وہ خلوق (نامی خوشبو) یا زرد ذریرہ کے ذریعہ اُسے صاف کریں۔

**1208** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ وَغَيْرِهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ: نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْاَنْصَارِ لَمْ يَكُنْ يَمْنَعُهُنَّ الْحَيَاءُ اَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّينِ، وَاَنْ يَسْاَلْنَ عَنْهُ، وَلَمَّا نَزَلَتْ سُورَةُ النُّورِ شَقَقْنَ حَوَاجِزَ اَوْ حُجَزَ مَنَاطِقِهِنَّ فَاتَّخَذْنَهَا خُمُرًا وَجَاءَتْ فُلَانَةُ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ كَيْفَ اَغْتَسِلُ مِنَ الْحَيْضِ؟ قَالَ: لِتَاْخُذْ اِحْدَاكُنَّ سِدْرَتَهَا وَمَاءَهَا، ثُمَّ لِتَطَّهَّرْ فَلْتُحْسِنِ الطُّهْرَ، ثُمَّ لِتُفِضْ عَلٰى رَاْسِهَا وَلْتُلْصِقْ بِشُئُونِ رَاْسِهَا، ثُمَّ لِتُفِضْ عَلٰى جَسَدِهَا، ثُمَّ لِتَاْخُذْ فُرْصَةً مُمَسَّكَةً، اَوْ قُرْصَةً. - شَكَّ اَبُو بَكْرٍ فَلْتَطَّهَّرْ بِهَا يَعْنِي بِالْقُرْصَةِ الشَّكُّ وَقَالَ: بَعْضُهُمْ: الذَّرِيرَةَ - قَالَتْ: كَيْفَ اَتَطَهَّرُ بِهَا، فَاسْتَحْيَى مِنْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَتَرَ مِنْهَا وَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ تَطَهَّرِينَ بِهَا قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَحَمْتُ الَّذِي قَالَ فَاَخَذْتُ بِجَيْبِ دِرْعِهَا فَقُلْتُ: تَتَّبِعِينَ بِهَا آثَارَ الدَّمِ. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: لَحَمْتُ فَطِنْتُ

✽✽ صفیہ بنت شیبہ' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: سب سے اچھی خواتین انصار کی خواتین ہیں' دین کے معاملات کی سمجھ بوجھ حاصل کرنے میں حیاء اُن کے لیے رکاوٹ نہیں بنتی ہے' جب سورۂ نور نازل ہوئی تو اُن خواتین نے لحاف پھاڑ کر اُن کی چادریں بنالیں۔ فلاں عورت آئی' اُس نے کہا: یارسول اللہ! بے شک اللہ تعالیٰ حق بات میں حیاء نہیں کرتا ہے! میں حیض کے بعد غسل کیسے کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی عورت بیری کے پتے اور پانی لے اور پھر طہارت حاصل کرے اور اچھی طرح سے طہارت حاصل کرے' پھر وہ اپنے سر پر پانی بہائے اور اپنے سر (کے بالوں) کی جڑوں کو ملے' پھر وہ اپنے سارے جسم پر پانی بہالے' پھر وہ مشک لگا ہوا روئی کا ٹکڑا لے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں امام عبدالرزاق کو شک ہے) اور وہ اُس کے ذریعہ طہارت حاصل کرے' جبکہ بعض حضرات نے یہاں پر لفظ ذریرہ استعمال کیا ہے۔ اُس عورت نے کہا: وہ اُس کے ذریعہ کیسے طہارت حاصل کرے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس کی بات پر حیاء آ گئی' آپ نے اُس سے پردہ کرلیا اور فرمایا: اللہ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے! وہ عورت اُس سے طہارت حاصل کرے! سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا مفہوم میں سمجھ گئی۔ میں نے اُس کی قمیص کے دامن کو پکڑا اور کہا: تم اس کے ذریعہ خون کے نشانات کو صاف کرو۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: لفظ لحمت کا مطلب ہے: وہ سمجھ گئیں۔

## بَابُ الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ

## باب: جب کوئی حاملہ عورت خون دیکھے

**1209** - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ قَالَا: اِذَا رَاَتِ الْحَامِلُ الدَّمَ وَاَنَّ حَيْضَتَهَا عَلٰى قَدْرِ اَقْرَائِهَا فَاِنَّهَا تَمْسِكُ عَنِ الصَّلَاةِ كَمَا تَصْنَعُ الْحَائِضُ قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: تِلْكَ التَّرِيَّةُ

* * زہری اور قتادہ یہ فرماتے ہیں: جب حاملہ عورت خون دیکھے تو اُس کا حیض اُس کے عام حیض کے مطابق ہوگا' وہ اس دوران نماز سے رُکی رہے گی جس طرح عام عورت رُکتی ہے۔ زہری کہتے ہیں: یہ تری ہوتی ہے۔

**1210** - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَعَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ فِي الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ قَالَا: هِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّةً عِنْدَ صَلَاةِ الظُّهْرِ

* * سعید بن میتب اور حسن بصری ایسی حاملہ عورت کے بارے میں جو خون دیکھتی ہے' فرماتے ہیں: یہ مستحاضہ کے حکم میں ہوگی' وہ روزانہ ظہر کی نماز کے وقت ایک مرتبہ غسل کرے گی۔

**1211** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا رَاَتْ بَعْدَ الطُّهْرِ اغْتَسَلَتْ

* * قتادہ فرماتے ہیں: جب وہ عورت طہر کے بعد خون دیکھے تو وہ غسل کرے گی۔

**1212** - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: امْرَاَةٌ تُطَلَّقُ فَتَرَى الدَّمَ قَبْلَ اَنْ تَضَعَ اَحَيْضَةٌ ذٰلِكَ؟ قَالَ: لَا وَلٰكِنْ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاتَيْنِ، ثُمَّ تَجْمَعُهُمَا قُلْتُ: يَغْلِبُهَا الْوَجَعُ قَالَ: فَلْتَتَوَضَّأْ وَلْتُصَلِّ حَتّٰى تَضَعَ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک عورت جو حاملہ ہو جاتی ہے' وہ بچہ کو پیدا کرنے سے پہلے خون دیکھ لیتی ہے تو کیا یہ حیض شمار ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ ایسی عورت مستحاضہ کے حکم میں ہوگا' وہ دو نمازوں کے لیے ایک مرتبہ غسل کرے گی اور پھر اُنہیں ایک ساتھ ادا کر لے گی۔ میں نے کہا: اگر اُس پر تکلیف کا غلبہ ہو؟ اُنہوں نے فرمایا: وہ بچہ کو جنم دینے تک غسل کر کے نماز ادا کرتی رہے گی۔

**1213** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَامِعِ بْنِ اَبِي رَاشِدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ فِي الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ قَالَ: تَتَوَضَّاُ وَتُصَلِّي مَا لَمْ تَضَعْ، وَاِنْ سَالَ الدَّمُ فَلَيْسَ عَلَيْهَا غُسْلٌ اِنَّمَا عَلَيْهَا الْوُضُوءُ

* * عطاء بن ابی رباح ایسی حاملہ عورت کے بارے میں جو خون کو دیکھے' یہ فرماتے ہیں: وہ عورت وضو کر کے نماز ادا کرتی رہے گی جب تک وہ بچہ کو جنم نہیں دیتی' اگرچہ اُس کا خون بہتا رہے' ایسی عورت پر غسل لازم نہیں ہوگا اُس پر وضو لازم ہوگا۔

1214 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسَى، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اِذَا رَاَتِ الْحَامِلُ الصُّفْرَةَ تَوَضَّاَتْ وَصَلَّتْ، وَاِذَا رَاَتِ الدَّمَ اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتْ وَلَا تَدَعُ الصَّلَاةَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ

✱✱ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب حاملہ عورت زرد رنگ کا مواد دیکھے گی تو وضو کر کے نماز ادا کرے گی اور جب خون دیکھے گی تو غسل کر کے نماز ادا کرے گی' وہ کسی بھی صورت میں نماز کو ترک نہیں کرے گی۔

1215 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ: كَتَبْتُ اِلٰی نَافِعٍ اَنْ سَلْ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، عَنِ امْرَاَةٍ - حَسِبْتُهُ قَالَ: تَرَى الدَّمَ وَهِيَ حَامِلٌ - فَكَتَبَ اِلَيَّ نَافِعٌ اَنِّي سَاَلْتُهُ فَقَالَ: اِنَّهَا اِذَا رَاَتِ الدَّمَ بِغَيْرِ حَيْضٍ، وَلَا زَمَانَيْنِ فَاِنَّهَا تَغْتَسِلُ وَتَسْتَثْفِرُ بِثَوْبٍ وَّتُصَلِّي

✱✱ ایوب بیان کرتے ہیں: میں نے نافع کو خط میں لکھا کہ تم سلیمان بن یسار سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کرو جو حاملہ ہوتی ہے اور خون دیکھ لیتی ہے۔ تو نافع نے مجھے جوابی خط میں لکھا کہ میں نے اُن سے دریافت کیا تو اُنہوں نے بتایا کہ جب ایسی عورت حیض کے علاوہ خون دیکھے اور دو زمانے نہ ہوں' تو وہ عورت غسل کر کے کپڑا باندھ لے گی اور نماز ادا کر لے گی۔

1216 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: لَمْ نَكُنْ نَرَى الصُّفْرَةَ وَالْكُدْرَةَ شَيْئًا

✱✱ سیّدہ اُمِ عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم زرد اور مٹیالے مواد کو کچھ بھی نہیں سمجھتی تھیں۔

1217 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ رَجُلٍ، سَمِعَ مَكْحُوْلًا يَقُوْلُ: سَاَلْتُ ثَوْبَانَ، عَنِ التَّرِيَّةِ فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهَا تَوَضَّاُ وَتُصَلِّي قَالَ: قُلْتُ: اَشَيْئًا تَقُوْلُهُ اَمْ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ: فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَقَالَ: بَلْ سَمِعْتُهُ

✱✱ مکحول بیان کرتے ہیں: میں نے ثوبان سے تری (مواد نکلنے) کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' عورت وضو کر کے نماز ادا کر لے گی۔ میں نے دریافت کیا: کیا یہ ایسی چیز ہے جو آپ کی اپنی رائے ہے یا آپ نے اس بارے میں کوئی روایت سنی ہے؟ تو اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے' وہ بولے: میں نے اس بارے میں روایت سنی ہے۔

1218 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ لَا يَرَى بِالتَّرِيَةِ وَالصُّفْرَةِ بَاْسًا، وَيَرَى فِيْهَا الْوُضُوْءَ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ تر مواد اور زرد مواد کو کچھ نہیں سمجھتے تھے اور اس کے خروج پر وضو کو لازم قرار دیتے تھے۔

## بَابُ الدَّوَاءِ يَقْطَعُ الْحَيْضَةَ

## باب: ایسی دوائی استعمال کرنا جو حیض کو ختم کردے

**1219** - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ، عَنِ امْرَاَةٍ تَحِيضُ يُجْعَلُ لَهَا دَوَاءٌ فَتَرْتَفِعُ حَيْضَتُهَا، وَهِيَ فِي قُرُئِهَا كَمَا هِيَ تَطُوفُ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِذَا رَاَتِ الطُّهْرَ فَاِذَا هِيَ رَاَتْ خُفُوقًا وَلَمْ تَرَ الطُّهْرَ الْاَبْيَضَ فَلَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا گیا جسے حیض آتا ہے پھر اُسے کوئی دوا دی جاتی ہے جس کے نتیجہ میں حیض ختم ہوجاتا ہے حالانکہ ابھی حیض کے دن چل رہے ہیں جیسے پہلے ہوتے تھے تو کیا وہ طواف کرسکتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جبکہ وہ طہر دیکھ لے اور جب اُس نے پتلا مواد دیکھا ہو لیکن سفید طہر نہ دیکھا ہو تو پھر وہ نہیں کر سکتی۔

**1220** - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: اَخْبَرَنَا وَاصِلٌ مَوْلَى ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ رَجُلٍ، سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ امْرَاَةٍ تَطَاوَلَ بِهَا دَمُ الْحَيْضَةِ فَاَرَادَتْ اَنْ تَشْرَبَ دَوَاءً يَقْطَعُ الدَّمَ عَنْهَا، فَلَمْ يَرَ ابْنُ عُمَرَ بَاْسًا، وَنَعَتَ ابْنُ عُمَرَ مَاءَ الْاَرَاكِ

قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ ابْنَ اَبِي نَجِيحٍ يُسْاَلُ عَنْ ذٰلِكَ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَاْسًا

٭٭ واصل ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ اُس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا جسے خاصے عرصہ تک حیض کا خون نہیں نکلتا' تو وہ یہ ارادہ کرتی ہے کہ وہ کوئی دوا پی لے تاکہ اُس کا خون آنا بند ہوجائے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے پیلو کے درخت کے پانی کے ساتھ تشبیہ دی۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ابن ابونجیح کو سنا' اُن سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے بھی اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

## بَابُ وُضُوءِ الْحَائِضِ عِنْدَ وَقْتِ كُلِّ صَلَاةٍ

## باب: حیض والی عورت کا ہر نماز کے وقت وضو کرنا

**1221** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: هَلْ كَانَ اَبُوكَ يَاْمُرُ النِّسَاءَ عِنْدَ وَقْتِ الصَّلَاةِ بِطُهُورٍ وَذِكْرٍ؟ قَالَ: لَا

٭٭ معمر' طاؤس کے صاحبزادے کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ میں نے اُن سے دریافت کیا: کیا آپ کے والد خواتین کو نماز کے وقت وضو کرنے اور ذکر کرنے کا حکم دیتے تھے؟ تو اُنہوں نے کہا: جی نہیں!

**1222** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَكَانَتِ الْحَائِضُ تُؤْمَرُ اَنْ تَتَوَضَّا عِنْدَ وَقْتِ كُلِّ صَلَاةٍ، ثُمَّ تَجْلِسُ فَتُكْثِرُ وَتَذْكُرُ اللّٰهَ سَاعَةً؟ قَالَ: لَمْ يَبْلُغْنِي فِي ذٰلِكَ شَيْءٌ وَّاِنَّ ذٰلِكَ لَحَسَنٌ . قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِي اَنَّ الْحَائِضَ كَانَتْ تُؤْمَرُ بِذٰلِكَ عِنْدَ وَقْتِ كُلِّ صَلَاةٍ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا حیض والی عورت کو یہ حکم دیا جائے گا کہ وہ ہر نماز کے وقت وضو کرے اور پھر بیٹھ کر کچھ دیر کے لیے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: مجھے اس بارے میں کوئی روایت نہیں پہنچی ہے البتہ ایسا کرنا اچھا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حیض والی عورت کو ہر نماز کے وقت ایسا کرنے کا حکم دیا جائے گا۔

## بَابُ دَمِ الْحَيْضَةِ تُصِيبُ الثَّوْبَ

## باب: حیض کا خون کپڑے پر لگ جانا

**1223** - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضَةِ يُصِيبُ الثَّوْبَ قَالَ: تَقْرُصُهُ بِالْمَاءِ، ثُمَّ تَنْضَحُهُ وَتُصَلِّي

✽✽ سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ سے حیض کے خون کے کپڑے پر لگ جانے کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو آپ نے فرمایا: وہ عورت اُسے پانی کے ذریعہ کھرچ لے گی اور پھر اُس پر پانی چھڑک کر نماز ادا کر لے گی۔

**1224** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْحَائِضِ اَنْ تَغْسِلَ ثِيَابَهَا اِلَّا اَنْ تَشَاءَ

✽✽ زہری فرماتے ہیں: حیض والی عورت پر اپنے کپڑے کو دھونا لازم نہیں ہے البتہ اگر وہ چاہے (تو دھو سکتی ہے)۔

**1225** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَائِشَةَ، سُئِلَتْ عَنْ دَمِ الْحَيْضَةِ يُغْسَلُ بِالْمَاءِ فَلَا يَذْهَبُ اَثَرُهُ قَالَتْ: قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ الْمَاءَ طَهُورًا

✽✽ قتادہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حیض کے خون کے بارے میں دریافت کیا گیا جسے پانی سے دھویا جاتا ہے لیکن اُس کا نشان ختم نہیں ہوتا، تو سیّدہ عائشہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے پانی کو طہارت کے حصول کا ذریعہ بنایا ہے۔

**1226** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْمِقْدَامِ ثَابِتِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اُمِّ قَيْسٍ ابْنَةِ مِحْصَنٍ، اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضَةِ يُصِيبُ الثَّوْبَ قَالَ: اغْسِلِيهِ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ، وَحُكِّيهِ بِضِلْعٍ

✽✽ سیّدہ اُمِّ قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ سے حیض کے خون کے کپڑے پر لگ جانے

کے بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعہ دھولو اور کسی ہڈی کے ذریعہ اسے کھرچ لو۔

**1227** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: تَطْهُرُ الْحَائِضُ وَفِي ثَوْبِهَا دَمٌ؟ قَالَ: تَغْسِلُ وَتَدَعُ ثَوْبَهَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: حیض والی عورت پاک ہوجاتی ہے' لیکن اُس کے کپڑے پر خون لگا ہوتا ہے (تو وہ کیا کرے گی؟) اُنہوں نے جواب دیا: وہ غسل کرلے گی اور اُس کپڑے کو چھوڑ دے گی۔

**1228** - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ: وَكَانَتْ اِحْدَانَا تَحِيضُ فَيَكُونُ فِي ثَوْبِهَا الدَّمُ فَتَحُكُّهُ بِالْحَجَرِ، اَوْ بِالْعُودِ، اَوْ بِالْعَظْمِ، ثُمَّ تَرُشُّهُ وَتُصَلِّي

٭٭ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب ہم میں سے کسی عورت کو حیض آتا تھا اور اُس کے کپڑے پر خون لگا ہوتا تھا تو وہ اُسے پتھر یا لکڑی یا ہڈی کے ذریعہ کھرچ دیتی تھی اور پھر اُس پر پانی چھڑک کر نماز ادا کرلیتی تھی۔

**1229** - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: قَدْ كَانَتْ اِحْدَانَا تَغْسِلُ دَمَ الْحَيْضَةِ بِرِيقِهَا تَقْرُصُهُ بِظُفُرِهَا قَالَ: اَيُّ ذٰلِكَ اَخَذْتَ بِهِ كَانَ وَاسِعًا

٭٭ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم میں سے کوئی عورت حیض کے خون کو لعاب کے ذریعہ صاف کرتی تھی اور اپنے ناخن کے ذریعہ اُسے کھرچ دیتی تھی۔ تو راوی نے کہا: تم اس میں سے جس طریقہ کو بھی اختیار کرو گے اُس کی گنجائش ہوگی' اگر اللہ نے چاہا۔

## بَابُ الْحَائِضِ تَسْمَعُ السَّجْدَةَ

## باب: حیض والی عورت کا آیتِ سجدہ کو سننا

**1230** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ مَرَّتْ حَائِضٌ بِقَوْمٍ يَقْرَءُونَ فَيَسْجُدُونَ اَتَسْجُدُ مَعَهُمْ؟ قَالَ: لَا، قَدْ مُنِعَتْ خَيْرًا مِنْ ذٰلِكَ: الصَّلَاةُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ حیض والی عورت کچھ لوگوں کے پاس سے گزرتی ہے جو تلاوت کررہے ہوتے ہیں اور (آیتِ سجدہ پر) سجدہ کرتے ہیں تو کیا وہ عورت اُن کے ساتھ سجدہ کرے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! کیونکہ اُس عورت کو نماز میں سے' اس بھلائی سے بھی منع کیا گیا ہے۔

**1231** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: تَسْجُدُ

٭٭ قتادہ فرماتے ہیں: وہ عورت سجدہ کرے گی۔

**1232** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا سَمِعَتِ الْحَائِضُ

وَالْجُنُبُ السَّجْدَةَ قَضَى لِاَنَّ الْحَائِضَ لَا تَقْضِي الصَّلَاةَ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب حیض والی عورت یا جنبی شخص آیتِ سجدہ کو سنیں گے تو اس کی قضاء کریں گے کیونکہ حیض والی عورت نماز کی قضاء نہیں کرتی ہے۔

## بَابُ مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ

## باب: حیض والی عورت کے ساتھ مباشرت کرنا

**1233** - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ نُدْبَةَ، مَوْلَاةٍ لِمَيْمُوْنَةَ قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَرْسَلَتْنِيْ مَيْمُوْنَةُ اِلَيْهِ فَاِذَا فِيْ بَيْتِهٖ فِرَاشَانِ، فَرَجَعْتُ اِلٰى مَيْمُوْنَةَ فَقُلْتُ: مَا اَرَى ابْنَ عَبَّاسٍ اِلَّا مُهَاجِرًا لِاَهْلِهٖ، فَاَرْسَلَتْ اِلٰى بِنْتِ مِشْرَحٍ الْكِنْدِيِّ امْرَاَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ تَسْاَلُهَا، فَقَالَتْ: لَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ هَجْرٌ، وَلٰكِنِّيْ حَائِضٌ فَاَرْسَلَتْ مَيْمُوْنَةُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ: اَتَرْغَبُ عَنْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ الْمَرْاَةَ مِنْ نِسَائِهٖ حَائِضًا تَكُوْنُ عَلَيْهَا الْخِرْقَةُ اِلَى الرُّكْبَةِ، اَوْ اِلٰى نِصْفِ الْفَخِذِ.

٭٭ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی کنیز ندبہ بیان کرتی ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گئی سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے مجھے اُن کے پاس بھجوایا تھا' اُن کے گھر میں دو بستر تھے' جب میں سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس آئی تو میں نے کہا: میرا خیال ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے علیحدگی اختیار کی ہوئی ہے۔ تو سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی اہلیہ جو شرح کندی کی صاحبزادی تھیں' اُسے پیغام بھجوایا اور اُس سے دریافت کیا (کہ کیا صورتِ حال ہے) تو اُس خاتون نے کہا: میرے اور اُن کے درمیان کوئی لاتعلقی نہیں ہے بلکہ مجھے حیض آیا ہوا ہے۔ تو سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عبداللہ بن عباس کو پیغام بھجوایا کہ کیا تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے منہ موڑ رہے ہو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج میں سے کسی زوجہ محترمہ کے ساتھ اُس خاتون کے حیض کی حالت میں بھی مباشرت کر لیتے تھے' اُس خاتون کے جسم پر گھٹنے تک (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) نصف زانوں تک کپڑا ہوتا ہے۔

**1234** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: وَذَكَرَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَبِيْبٍ مَوْلٰى عُرْوَةَ، عَنْ نُدْبَةَ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

**1235** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لِحَافِهٖ فَحِضْتُ فَانْسَلَلْتُ مِنْهُ، فَقَالَ: مَا لَكِ اَنُفِسْتِ؟ - يَعْنِي الْحَيْضَةَ - قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ: فَشُدِّيْ عَلَيْكِ ثِيَابَكِ قَالَتْ: فَشَدَدْتُ عَلَيَّ ثِيَابَ حَيْضَتِيْ، ثُمَّ

رَجَعْتُ فَاضْطَجَعْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✽✽ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے لحاف میں موجود تھی اسی دوران مجھے حیض آ گیا تو میں اُس میں سے نکل آئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ کیا تمہیں حیض آ گیا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے کپڑے کو باندھ لو! سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پھر میں نے اپنے حیض کے کپڑے کو باندھ لیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیٹ گئی۔

**1236** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ: حِضْتُ وَاَنَا رَاقِدَةٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُصْلِحَ عَلَيْهَا ثِيَابَهَا، ثُمَّ اَمَرَهَا اَنْ تَرْقُدَ مَعَهُ عَلَى فِرَاشٍ وَاحِدٍ وَهِيَ حَائِضٌ، عَلَى فَرْجِهَا ثَوْبٌ شَقَائِقُ

✽✽ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مجھے حیض آ گیا اور میں اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیٹی ہوئی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں ہدایت کی کہ وہ اپنے حیض کے کپڑے تیار کر لیں (یعنی اُنہیں باندھ لیں) اور پھر اُنہیں یہ حکم دیا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی بستر پر سو جائیں' جبکہ وہ حیض کی حالت میں ہوں' لیکن اُن کے جسم پر کپڑا بندھا ہوا ہو۔

**1237** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنِي اَنْ اَتَّزِرَ بِاِزَارٍ وَاَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ يُبَاشِرُنِي

✽✽ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ حکم دیتے تھے کہ میں حیض کی حالت میں تہبند باندھ لوں' پھر آپ میرے ساتھ مباشرت کر لیتے تھے۔

**1238** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمٍ الْبَجَلِيِّ، اَنَّ نَفَرًا مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ اَتَوْا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَسَاَلُوهُ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ تَطَوُّعًا، وَعَمَّا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَاَتِهِ حَائِضًا، وَعَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ؟ فَقَالَ: اَمَّا صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ تَطَوُّعًا فَهُوَ نُورٌ فَنَوِّرُوا بُيُوتَكُمْ وَمَا خَيْرُ بَيْتٍ لَيْسَ فِيهِ نُورٌ؟، وَاَمَّا مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَاَتِهِ حَائِضًا فَكُلُّ مَا فَوْقَ الْاِزَارِ لَا يَطَّلِعَنَّ عَلَى مَا تَحْتَهُ حَتَّى تَطْهُرَ، وَاَمَّا الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَتَوَضَّاْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اَفِضْ عَلَى رَاْسِكَ ثَلَاثَ مِرَارٍ وَادْلُكْ، ثُمَّ اَفِضِ الْمَاءَ عَلَى جِلْدِكَ.

✽✽ عاصم بجلی بیان کرتے ہیں: اہلِ کوفہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے آدمی کے گھر میں نفل نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا اور اس بارے میں دریافت کیا کہ آدمی کے لیے اپنی حیض والی عورت سے کس حد تک تعلق رکھنا جائز ہے اور غسلِ جنابت کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں تک آدمی کا اپنے گھر میں نفل نماز ادا کرنے کا تعلق ہے تو یہ نور ہے' تو تم لوگ اپنے گھروں کو نورانی کرو اور ایسا گھر بہتر نہیں ہوتا جس میں نور موجود نہ ہو' جہاں تک اس مسئلے کا تعلق ہے کہ آدمی کا اپنی حیض والی بیوی سے کس حد تک تعلق رکھنا

جائز ہے' تو تہبند کے اوپر والے پورے جسم (کے ساتھ مباشرت کی جا سکتی ہے) البتہ کوئی بھی شخص اُس عورت کے پاک ہونے تک اس کے نیچے کے حصے کو نہ جھانک کر دیکھے۔ جہاں تک غسلِ جنابت کا تعلق ہے تو تم پہلے نماز کے وضو کا سا وضو کرو' پھر اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہاؤ اور اُسے ملو اور پھر اپنے پورے جسم پر پانی بہالو۔

**1239** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: لَكَ مَا فَوْقَ السُّرَرِ. وَقَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُوْلُ: مَا فَوْقَ الْإِزَارِ

* * قاضی شریح بیان کرتے ہیں: تمہارے لیے ناف سے اوپر کا حصہ جائز ہے۔

* * قتادہ بیان کرتے ہیں: تہبند سے اوپر کا حصہ جائز ہے۔

**1240** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسَى قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ، اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: لِيُبَاشِرِ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ اِذَا كَانَتْ حَائِضًا تَجْعَلُ عَلٰى سِفْلَتِهَا ثَوْبًا

* * سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ مباشرت کرنی چاہیے جبکہ وہ عورت حیض کی حالت میں ہو اور وہ عورت اپنے نیچے والے حصے پر کپڑا باندھ لے۔

**1241** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوْسَى، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَرْسَلَ اِلٰى عَائِشَةَ يَسْتَفْتِيهَا فِي الْحَائِضِ اَيُبَاشِرُهَا؟ قَالَتْ عَائِشَةُ: نَعَمْ، تَجْعَلُ عَلٰى سِفْلَتِهَا ثَوْبًا

* * نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا اور اُن سے حیض والی عورت کے بارے میں مسئلہ دریافت کیا کہ کیا وہ اُس کے ساتھ مباشرت کر سکتے ہیں؟ سیّدہ عائشہ نے فرمایا: جی ہاں! وہ عورت اپنے جسم کے نیچے والے حصے پر کپڑا ڈال لے گی۔

**1242** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يُبَاشِرُ الْحَائِضَ زَوْجُهَا اِذَا كَانَ عَلٰى جَزْلَتِهَا السُّفْلٰى اِزَارٌ سَمِعْنَا ذٰلِكَ. قَالَ اَبُو بَكْرٍ: جَزْلَتُهَا مِنَ السُّرَّةِ اِلَى الرُّكْبَةِ

* * عطاء فرماتے ہیں: حیض والی عورت کے ساتھ اُس کا شوہر مباشرت کر سکتا ہے' جبکہ اُس کے جسم کے نیچے والے حصے پر تہبند موجود ہو' ہم نے اس بارے میں روایت سنی ہے۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: لفظ جزلۃ سے مراد ناف سے لے کر گھٹنے تک کا حصہ ہے۔

**1243** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسَى قَالَ: مَا تَحْتَ الْإِزَارِ اِذَا كَانَتِ الْمَرْاَةُ حَائِضًا حَرَامٌ

* * سلیمان بن موسیٰ فرماتے ہیں: تہبند سے نیچے کا حصہ' جبکہ عورت حیض کی حالت میں ہو' حرام ہے۔

**1244** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: يُبَاشِرُهَا اِذَا كَانَ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا

✵ ✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: آدمی اُس عورت کے ساتھ مباشرت کر سکتا ہے جبکہ اُس کے زیریں جسم پر کپڑا موجود ہو۔

**1245** - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُبَاشِرُهَا اِذَا ارْتَفَعَ عَنْهَا الدَّمُ وَلَمْ تَطْهُرْ؟ قَالَ: لَا حَتّٰى تَطْهُرَ

✵ ✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جب عورت کا خون آنا بند ہو جائے اور وہ پاک نہ ہوئی ہو تو کیا مرد اُس کے ساتھ مباشرت کر سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! جب تک وہ عورت پاک نہیں ہو جاتی۔

**1246** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ، الْحَسَنَ يَقُوْلُ: الَّتِيْ لَمْ تَطْهُرْ بِمَنْزِلَةِ الْحَائِضِ حَتّٰى تَطْهُرَ

✵ ✵ حسن بصری فرماتے ہیں: جو عورت پاک نہیں ہوئی' وہ حائضہ عورت کے حکم میں ہو گی' جب تک وہ پاک نہیں ہو جاتی۔

# بَابُ تَرْجِيلِ الْحَائِضِ

## باب: حیض والی عورت کا (اپنے شوہر کی) کنگھی کرنا

**1247** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ تُرَجِّلُ رَاْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ: يُنَاوِلُهَا رَاْسَهُ وَهِيَ فِيْ حُجْرَتِهَا، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ

✵ ✵ عروہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں کنگھی کر دیا کرتی تھیں جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کیے ہوئے ہوتے تھے اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا حیض کی حالت میں ہوتی تھیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف بڑھا دیتے تھے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے حجرے میں ہوتی تھیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں ہوتے تھے۔

**1248** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ وَّنَحْنُ جُنُبَانِ، وَكُنْتُ اَغْسِلُ رَاْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ وَاَنَا حَائِضٌ، وَكَانَ يَاْمُرُنِيْ وَاَنَا حَائِضٌ اَنْ اَتَّزِرَ، ثُمَّ يُبَاشِرُنِيْ

✵ ✵ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے' جبکہ ہم دونوں جنابت کی حالت میں ہوتے تھے' اسی طرح میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سر دھو دیا کرتی تھی' جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اعتکاف کیے

ہوئے ہوتے تھے اور میں حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔ آپ مجھے حکم دیتے تھے جبکہ میں حیض کی حالت میں ہوتی تھی (یہ حکم دیتے تھے) کہ میں تہبند باندھ لوں اور پھر آپ میرے ساتھ مباشرت کر لیتے تھے۔

**1249** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْبُوذٌ، اَنَّ اُمَّهُ، اَخْبَرَتْهُ، اَنَّهَا بَيْنَا هِيَ جَالِسَةٌ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذْ دَخَلَ عَلَيْهَا ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَتْ: اَيَا بُنَيَّ مَا لِي اَرَاكَ شَعِثًا؟ فَقَالَ: اُمُّ عَمَّارٍ مُرَجِّلَتِي حَاضَتْ، فَقَالَتْ: اَيْ بُنَيَّ، وَاَيْنَ الْحَيْضَةُ مِنَ الْيَدِ قَالَتْ: لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَيَّ وَهِيَ مُضْطَجِعَةٌ حَائِضَةٌ قَدْ عَلِمَ ذٰلِكَ فَيَتَّكِءُ عَلَيْهَا فَيَتْلُو الْقُرْآنَ وَهُوَ مُتَّكِءٌ عَلَيْهَا، وَيَدْخُلُ عَلَيْهَا قَاعِدَةً وَّهِيَ حَائِضٌ فَيَتَّكِءُ فِي حِجْرِهَا فَيَتْلُو الْقُرْآنَ وَهُوَ مُتَّكِءٌ عَلَيْهَا، وَيَدْخُلُ عَلَيْهَا قَاعِدَةً وَّهِيَ حَائِضٌ فَتَبْسُطُ لَهُ الْخُمْرَةَ فِي مُصَلَّاهِ فَيُصَلِّي عَلَيْهَا فِي بَيْتِي، اَيْ بُنَيَّ وَاَيْنَ الْحَيْضَةُ مِنَ الْيَدِ

✱✱ منبوذ بیان کرتے ہیں: اُن کی والدہ نے اُنہیں بتایا کہ وہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھی ہوئی تھی' اسی دوران حضرت عبداللہ بن عباس اُن کے پاس آئے تو سیّدہ میمونہ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! کیا وجہ ہے کہ میں دیکھ رہی ہوں کہ تمہارے بال بکھرے ہوئے ہیں' تو اُنہوں نے جواب دیا: عمار کی ماں! (یعنی میری بیوی) میرے بالوں میں کنگھی کرتی ہے اور اُسے حیض آیا ہوا ہے۔ سیّدہ میمونہ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! حیض کا ہاتھ کے ساتھ کیا واسطہ؟ پھر سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم ﷺ ہم میں سے کسی ایک کے پاس تشریف لاتے تھے' وہ خاتون اُس وقت حیض کی حالت میں لیٹی ہوئی ہوتی تھی اور نبی اکرم ﷺ کو اس بات کا علم ہوتا تھا لیکن آپ اُس زوجہ کے ساتھ ٹیک لگا کر قرآن کی تلاوت کر لیتے تھے' جبکہ آپ نے اُس خاتون سے ٹیک لگائی ہوئی ہوتی تھی۔ اسی طرح نبی اکرم ﷺ کسی زوجہ کے پاس تشریف لاتے تھے تو وہ حیض کی حالت میں بیٹھی ہوئی ہوتی تھی تو نبی اکرم ﷺ اُن کے پہلو میں سر رکھ کر قرآن کی تلاوت کر لیتے تھے جبکہ آپ نے اُن پر ٹیک لگائی ہوئی ہوتی تھی' اسی طرح آپ کسی زوجہ کے پاس تشریف لاتے تھے تو وہ بیٹھی ہوئی ہوتی تھی اور حیض کی حالت میں ہوتی تھی' تو وہ جائے نماز پر چٹائی بچھا دیا کرتی تھی تو نبی اکرم ﷺ میرے گھر میں اُس چٹائی پر نماز ادا کر لیتے تھے' اے میرے بیٹے! حیض کا ہاتھ کے ساتھ کیا واسطہ؟

**1250** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: كَانَتِ الْحَائِضُ تَخْدُمُ اَبِي، وَيَقُولُ: لَيْسَتْ حَيْضَتُهَا فِي يَدِهَا

✱✱ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: حیض والی عورت میرے والد کی خدمت کرتی تھی کیونکہ والد یہ فرماتے تھے کہ اس کا حیض اس کے ہاتھ میں نہیں ہے۔

**1251** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: سُئِلَ اَتَخْدُمُنِي الْحَائِضُ، اَوْ تَدْنُو مِنِّي، اَوْ تَخْدُمُنِي الْمَرْاَةُ وَهِيَ جُنُبٌ؟ فَقَالَ عُرْوَةُ: كُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي هَيِّنٌ، وَكُلُّ ذٰلِكَ تَخْدُمُنِي وَلَيْسَ عَلَى ذٰلِكَ بَاْسٌ

٭٭ ہشام بن عروہ اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ اُن سے سوال کیا گیا: کیا حیض والی عورت میری خدمت کرسکتی ہے اور میرے قریب ہوسکتی ہے' یا جنابت والی کوئی عورت میری خدمت کرسکتی ہے؟ تو عروہ نے جواب دیا: میرے نزدیک یہ سب کام عام ہیں اور ہر قسم کی عورت میری خدمت کرسکتی ہے' اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**1252** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ صَفِيَّةَ، عَنْ اُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ رَاْسَهُ فِيْ حِجْرِي وَاَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ يَقْرَاُ الْقُرْآنَ

٭٭ صفیہ کے صاحبزادے منصور اپنی والدہ کے حوالہ سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر میری گود میں رکھتے تھے' میں اُس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کی تلاوت کرلیتے تھے۔

**1253** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ اَشْرَبُ فِي الْاِنَاءِ وَاَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ يَاْخُذُهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ فِيْ مَوْضِعِ فَمِي فَيَشْرَبُ، وَكُنْتُ آخُذُ الْعَرْقَ فَاَنْتَهِشُ مِنْهُ، ثُمَّ يَاْخُذُهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى الْمَكَانِ الَّذِي وَضَعْتُ فَمِي عَلَيْهِ فَيَنْتَهِشُ

٭٭ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں حیض کی حالت میں کسی برتن سے پانی پیتی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس برتن کو لے کر اپنا منہ اُسی جگہ رکھتے تھے جہاں میں نے رکھا ہوتا تھا' اور پانی پی لیتے تھے' اسی طرح میں کوئی ہڈی لے کر اُس سے گوشت نوچتی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس ہڈی کو لے کر اپنا منہ اُسی جگہ پر رکھتے تھے جہاں میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا' پھر آپ اُسے نوچ لیتے تھے۔

**1254** - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: الْحَائِضُ تَضَعُ فِي الْمَسْجِدِ الشَّيْءَ وَتَاْخُذُ مِنْهُ

٭٭ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حیض والی عورت مسجد میں کوئی چیز رکھ سکتی ہے اور وہاں سے کوئی چیز اُٹھا بھی سکتی ہے (یہاں مسجد سے مراد شاید جائے نماز ہے)۔

**1255** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كُنَّ جَوَارِيَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَغْسِلْنَ رِجْلَيْهِ وَهُنَّ حُيَّضٌ، وَيُلْقِينَ اِلَيْهِ الْخُمْرَةَ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی کنیزیں اُن کے پاؤں دھودیا کرتی تھیں' جبکہ وہ حیض کی حالت میں ہوتی تھیں' اسی طرح وہ اُنہیں چٹائی بھی پکڑا دیا کرتی تھیں۔

**1256** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اَرْسَلَتْ اُمِّي اِلَى عَلْقَمَةَ: اَتُمَرِّضُ الْحَائِضُ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِذَا حُضِرَتْ فَلْتَقُمْ مِنْ عِنْدِكَ قَالَ: قُلْتُ: تُغَسِّلُنِيْ اِذَا مِتُّ؟ قَالَ: لَا

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: میری والدہ نے مجھے علقمہ کے پاس بھیجا کہ حیض والی عورت بیمار کی تیمارداری کرسکتی

ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! البتہ اگر بیمار کا آخری وقت قریب آ جائے تو وہ عورت اُس کے پاس سے اُٹھ جائے! میں نے دریافت کیا: اگر میں مرجاؤں تو کیا وہ مجھے غسل دے سکتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

**1257** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ، يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ الْحَائِضُ، وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى الْحَائِضِ

✽✽ عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاؤں حیض والی عورت دھو دیتی تھی اور وہ حیض والی عورت کے (بچھونے پر) نماز ادا کر لیتے تھے۔

**1258** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ قَالَتْ: اَنَا حَائِضٌ قَالَ: اِنَّهَا لَيْسَتْ فِي يَدِكِ

✽✽ قاسم بن محمد سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ تم مجھے چٹائی پکڑا دو! اُنہوں نے عرض کی: مجھے حیض آیا ہوا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔

**1259** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، اَنَّ اَبَا ظَبْيَانَ اَرْسَلَ اِلَى اِبْرَاهِيمَ يَسْاَلُهُ، عَنِ الْحَائِضِ تُوَضِّئُنِي، ثُمَّ اَسْتَنِدُ اِلَيْهَا فَاُصَلِّي قَالَ: لَا

✽✽ مغیرہ بیان کرتے ہیں: ابوظبیان نے ابراہیم نخعی کو پیغام بھیجا اور اُن سے حیض والی عورت کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا وہ مجھے وضو کروا سکتی ہے اور کیا میں اُس کے ساتھ ٹیک لگا کر نماز ادا کر سکتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: نہیں!

**1260** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ، فَقُلْتُ: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَاَتِهِ حَائِضًا؟ قَالَتْ: مَا دُونَ الْفَرْجِ .قَالَ: فَغَمَزَ مَسْرُوقٌ بِيَدِهِ رَجُلًا كَانَ مَعَهُ اَيِ اسْمَعْ قَالَ: قُلْتُ: فَمَا يَحِلُّ لِي مِنْهَا صَائِمًا؟ قَالَتْ: كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا الْجِمَاعَ .قَالَ مَعْمَرٌ: بَلَغَنِي اَنَّ امْرَاَةً مِنْ نِسَاءِ ابْنِ عُمَرَ كَانَتْ تُنَاوِلُهُ الْخُمْرَةَ حَائِضًا

✽✽ مسروق بیان کرتے ہیں: میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: اے اُم المومنین! آدمی کا اپنی حیض والی بیوی سے کس حد تک تعلق رکھنا جائز ہے؟ سیّدہ عائشہ نے فرمایا: شرمگاہ کے علاوہ۔ تو مسروق نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ اپنے ساتھ موجود شخص کو ٹھوکا دیا اور بولے: کیا تم سن رہے ہو؟ مسروق کہتے ہیں: پھر میں نے دریافت کیا: میرے لیے روزے کی حالت میں اُس سے کس حد تک تعلق جائز ہے؟ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: صحبت کرنے کے علاوہ سب کچھ۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خواتین میں سے کوئی خاتون حیض کی حالت میں اُنہیں چٹائی پکڑا دیا کرتی تھی۔

# بَابُ اِصَابَةِ الْحَائِضِ

## باب: حیض والی عورت کے ساتھ صحبت کرنا

**1261** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ خُصَيْفٍ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِنْ اَصَابَهَا حَائِضًا تَصَدَّقَ بِدِينَارٍ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر آدمی اپنی حیض والی عورت کے ساتھ صحبت کرلے تو اُسے ایک دینار صدقہ کرنا چاہیے۔

**1262** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ خُصَيْفٍ، عَنْ مِقْسَمٍ، مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَابَ امْرَاَتَهُ حَائِضًا فَاَمَرَ اَنْ يَتَصَدَّقَ بِنِصْفِ دِينَارٍ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَكَانَ الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ، عَنْ مِقْسَمٍ يَقُوْلُ: لَا اَدْرِي قَالَ مِقْسَمٌ: دِينَارًا، اَوْ قَالَ نِصْفَ دِينَارٍ

✵✵ مقسم فرماتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' جس نے اپنی بیوی کے ساتھ اُس کے حیض کے دوران صحبت کرلی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے نصف دینار صدقہ کرنے کا حکم دیا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: راوی نے یہ بات بیان کی ہے: مجھے نہیں معلوم کہ مقسم نامی راوی نے لفظ ''ایک دینار'' استعمال کیا تھا' یا ''نصف دینار'' استعمال کیا تھا۔

**1263** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خُصَيْفٍ، وَعَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ، عَنْ مِقْسَمٍ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا اَتَى امْرَاَتَهُ حَائِضًا اَنْ يَتَصَدَّقَ بِنِصْفِ دِينَارٍ

✵✵ مقسم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو' جس نے اپنی حیض والی بیوی کے ساتھ صحبت کرلی تھی' یہ حکم دیا کہ وہ نصف دینار صدقہ کرے۔

**1264** - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَا: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَتَى امْرَاَتَهُ فِي حَيْضَتِهَا فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ، وَمَنْ اَتَاهَا وَقَدْ اَدْبَرَ الدَّمُ عَنْهَا، فَلَمْ تَغْتَسِلْ فَنِصْفُ دِينَارٍ كُلُّ ذٰلِكَ. عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

✵✵ مقسم' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اپنی حیض والی بیوی کے ساتھ صحبت کرلے اُسے ایک دینار صدقہ کرنا چاہیے اور جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ اُس وقت صحبت کرے' جب اُس کا خون نکلنا بند ہو چکا ہو' لیکن اُس نے ابھی غسل نہ کیا ہو' تو اُسے نصف دینار صدقہ کرنا چاہیے''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) یہ دونوں چیزیں نبی اکرم ﷺ سے منقول ہیں۔

**1265** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

**1266** - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ فِي الْحَائِضِ نِصَابَ دِينَارٍ اِذَا اَصَابَهَا قَبْلَ اَنْ تَغْتَسِلَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حیض والی عورت کے ساتھ صحبت کرنے پر ایک دینار کی ادائیگی کو مقرر کیا ہے جبکہ آدمی نے اُس عورت کے غسل کرنے سے پہلے اُس کے ساتھ صحبت کی ہو۔

**1267** - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنِ الْحَسَنِ: اَنَّهُ كَانَ يَقِيسُهُ بِالَّذِي يَقَعُ عَلَى اَهْلِهِ فِي رَمَضَانَ قَالَ: قَالَ هِشَامٌ، وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ، يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ. وَقَالَهُ مَعْمَرٌ، عَنِ الْحَسَنِ،

✵✵ حسن بصری کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اس صورتِ حال کو اُس صورتِ حال پر قیاس کرتے تھے جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ رمضان میں (روزہ کے دوران) صحبت کرلے۔

ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایسے شخص پر کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی' ایسا شخص اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے گا۔ معمر نے یہی بات حسن بصری کے حوالے سے بھی نقل کی ہے۔

**1268** - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، وَعَنْ مَنْصُورٍ، وَالْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَا: لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

✵✵ ابن سیرین اور ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ایسے شخص پر کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی' وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے گا۔

**1269** - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنِ الْحَائِضِ يُصِيبُهَا زَوْجُهَا قَالَ: لَمْ اَسْمَعْ فِيهِ بِكَفَّارَةٍ مَعْلُومَةٍ، فَلْيَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے حیض والی ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا' جس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت کرلیتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: میں نے اس بارے میں کسی متعین کفارہ سے متعلق کوئی روایت نہیں سنی ہے' البتہ وہ شخص اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے گا۔

**1270** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِاَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ: رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ اَبُولُ دَمًا قَالَ: اَنْتَ رَجُلٌ تَاْتِي امْرَاَتَكَ وَهِيَ حَائِضٌ فَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ، وَلَا تَعُدْ

* * ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا: میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں خون کا پیشاب کر رہا ہوں' تو اُنہوں نے فرمایا: تم نے ضرور اپنی بیوی کے ساتھ اُس کے حیض کے دوران صحبت کی ہوگی' تم اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو اور دوبارہ ایسا نہ کرنا۔

**1271** - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَكْحُوْلًا، يُسْاَلُ عَنِ الرَّجُلِ يَاْتِيْ امْرَاَتَهُ حَائِضًا قَالَ: يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَيَتُوْبُ اِلَيْهِ

* * محمد بن راشد بیان کرتے ہیں: میں نے مکحول کو سنا' اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو اپنی حیض والی بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے اور اُس کی بارگاہ میں توبہ کرے۔

## بَابُ الرَّجُلِ يُصِيبُ امْرَاَتَهُ وَقَدْ رَاَتِ الطُّهْرَ وَلَمْ تَغْتَسِلْ

## باب: آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ اُس وقت صحبت کرنا جب وہ طہر دیکھ چکی ہو لیکن ابھی اُس نے غسل نہ کیا ہو

**1272** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِيْ قَوْلِهِ: (وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ) (البقرة: 222) قَالَ: لِلنِّسَاءِ طُهْرَانِ: طُهْرُ قَوْلِهِ: (حَتّٰى يَطْهُرْنَ) (البقرة: 222) يَقُوْلُ: اِذَا تَطَهَّرْنَ مِنَ الدَّمِ قَبْلَ اَنْ يَغْتَسِلْنَ، وَقَوْلِهِ: (اِذَا تَطَهَّرْنَ) اَيْ اِذَا اغْتَسَلْنَ، وَلَا تَحِلُّ لِزَوْجِهَا حَتّٰى تَغْتَسِلَ يَقُوْلُ: (فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ) (البقرة: 222) مِنْ حَيْثُ يَخْرُجُ الدَّمُ، فَاِنْ لَمْ يَاْتِهَا مِنْ حَيْثُ اُمِرَ فَلَيْسَ مِنَ التَّوَّابِينَ، وَلَا مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ

* * عمر بن حبیب' مجاہد کے بارے میں نقل کرتے ہیں: (اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''اور تم اُن کے قریب نہ جاؤ' جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں' جب وہ پاک ہو جائیں' تو تم جہاں سے چاہو اُن کے پاس جاؤ''۔

مجاہد فرماتے ہیں: عورتوں کے طہر دو قسم کے ہوتے ہیں' ایک طہر کا ذکر اللہ تعالیٰ کے ان الفاظ میں ہیں: ''یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں'' تو اللہ تعالیٰ یہاں یہ فرما رہا ہے کہ جب وہ غسل کرنے سے پہلے خون سے پاک ہو جائیں اور جو دوسرا قول ہے: ''جب وہ پاکی حاصل کر لیں'' اس سے مراد یہ ہے کہ جب وہ غسل کر لیں' تو اُس کے شوہر کے لیے (اُس کے ساتھ صحبت کرنا) اُس وقت تک جائز نہیں ہوگا' جب تک وہ عورت غسل نہیں کر لیتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

''پھر تم اُن عورتوں کے پاس جاؤ' جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے''۔

اس سے مراد یہ ہے کہ اُس جگہ سے آؤ' جہاں سے خون نکلتا ہے' اور اگر کوئی شخص عورت کے پاس اُس طرح سے نہیں آتا جس طرح اُسے حکم دیا گیا ہے' تو ایسا شخص نہ تو' توبہ کرنے والا ہوگا اور نہ ہی طہارت حاصل کرنے والا ہوگا۔

**1273** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلَ اِنْسَانٌ عَطَاءً قَالَ: الْحَائِضُ تَرَى الطُّهْرَ وَلَا تَغْتَسِلُ اَتَحِلُّ لِزَوْجِهَا؟ قَالَ: لَا، حَتّٰى تَغْتَسِلَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے سوال کیا کہ حیض والی عورت طہر دیکھ لیتی ہے لیکن وہ غسل نہیں کرتی تو کیا وہ اپنے شوہر کے لیے حلال ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! جب تک وہ غسل نہیں کرتی (حلال نہیں ہوگی)۔

**1274** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ، اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، سُئِلَا عَنِ الْحَائِضِ هَلْ يُصِيبُهَا زَوْجُهَا اِذَا رَاَتِ الطُّهْرَ قَبْلَ اَنْ تَغْتَسِلَ؟ فَقَالَا: لَا، حَتّٰى تَغْتَسِلَ

٭٭ سالم بن عبداللہ اور سلیمان بن یسار سے حیض والی عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا: جب وہ طہر دیکھ لے تو اُس کے غسل کرنے سے پہلے اُس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت کرسکتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! جب تک وہ غسل نہیں کرلیتی' اُس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت نہیں کرسکتا۔

## بَابُ قَضَاءِ الْحَائِضِ الصَّلَاةَ

## باب: حیض والی عورت کا نماز کی قضاء کرنا

**1275** - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: اَتَقْضِى الْحَائِضُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: لَا، ذٰلِكَ بِدْعَةٌ

٭٭ ابن جریج' عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں' میں نے اُن سے دریافت کیا: کیا حیض والی عورت نماز کی قضاء کرے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! یہ بدعت ہے۔

**1276** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: سُئِلَ اَتَقْضِى الْحَائِضُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: لَا، ذٰلِكَ بِدْعَةٌ

٭٭ عکرمہ کے بارے میں منقول ہے کہ اُن سے سوال کیا گیا: کیا حیض والی عورت نماز کی قضاء کرے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! یہ بدعت ہے۔

**1277** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ قَالَتْ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ، فَقُلْتُ: مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِى الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِى الصَّلَاةَ؟ فَقَالَتْ: اَحَرُورِيَّةٌ اَنْتِ؟ قُلْتُ: لَسْتُ بِحَرُورِيَّةٍ، وَلٰكِنِّى اَسْاَلُ قَالَتْ: قَدْ كَانَ يُصِيبُنَا ذٰلِكَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ، وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ.

٭٭ معاذہ عدویہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا' میں نے کہا: حیض والی عورت کا کیا معاملہ ہے کہ وہ روزہ کی تو قضاء کرتی ہے لیکن نماز کی قضاء نہیں کرتی ہے؟ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم حروریہ ہو؟ میں نے کہا: میں

حرور یہ نہیں ہوں لیکن میں سوال کر رہی ہوں، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس طرح کی صورتِ حال کا سامنا کرنا پڑا (یعنی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہمیں حیض آتا تھا) تو ہمیں روزوں کی قضاء کا حکم دیا جاتا ہے ہمیں نماز کی قضاء کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔

**1278** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مُعَاذَةَ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

**1279** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَاْمُرِ امْرَاَةً مِنَّا اَنْ تَقْضِيَ الصَّلَاةَ

✽✽ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ہم لوگ ہوتے تھے لیکن آپ ہم میں سے کسی بھی خاتون کو نماز قضاء کرنے کا حکم نہیں دیتے تھے۔

**1280** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: الْحَائِضُ تَقْضِي الصَّوْمَ، قُلْتُ: عَمَّنْ؟ قَالَ: هٰذَا مَا اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ وَلَيْسَ فِي كُلِّ شَيْءٍ نَجِدُ الْاِسْنَادَ

✽✽ زہری فرماتے ہیں: حیض والی عورت روزے کی قضاء کرے گی۔ میں نے دریافت کیا: اس کی دلیل کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اس پر لوگوں کا اتفاق ہے اور ہمیں ہر چیز کے بارے میں سند نہیں مل سکتی۔

## بَابُ صَلَاةِ الْحَائِضِ

## باب: حیض والی عورت کا نماز ادا کرنا

**1281** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَمَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَا: اِذَا طَهُرَتِ الْحَائِضُ قَبْلَ اللَّيْلِ صَلَّتِ الْعَصْرَ وَالظُّهْرَ، وَاِذَا طَهُرَتْ قَبْلَ الْفَجْرِ صَلَّتْ بِالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

✽✽ ابن جریج نے عطاء کا اور طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جب حیض والی عورت رات سے پہلے پاک ہو جائے (یعنی سورج غروب ہونے سے پہلے پاک ہو جائے) تو وہ عصر اور ظہر کی نماز ادا کرے گی' اور اگر وہ صبح صادق ہونے سے پہلے پاک ہو جائے تو وہ مغرب اور عشاء کی نماز بھی ادا کرے گی۔

**1282** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنِ الْحَكَمِ، وَعَنْ لَيْثٍ، وَعَنْ طَاوُسٍ مِثْلَهُ.

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ طاؤس کے حوالے سے منقول ہے۔

**1283** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَهُ

✽✽ امام شعبی سے بھی اسی کی مانند منقول ہے۔

**1284** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ طَهُرَتْ فِي اَوَّلِ النَّهَارِ فَلْتُتِمَّ

صَوْمَهَا وَاِلَّا فَلَا

✽✽ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: جب وہ دن کے ابتدائی حصے میں پاک ہو جائے تو وہ اپنے روزے کو مکمل کرے گی ورنہ نہیں کرے گی۔

**1285** - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: اِذَا طَهُرَتِ الْمَرْاَةُ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ صَلَّتْ صَلَاةَ النَّهَارِ كُلَّهَا، وَاِذَا طَهُرَتْ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ صَلَّتْ صَلَاةَ اللَّيْلِ كُلَّهَا

✽✽ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب عورت سورج غروب ہونے سے پہلے پاک ہو جائے تو وہ اُس دن کی تمام نمازیں ادا کرے گی اور جب وہ صبح صادق طلوع ہونے سے پہلے پاک ہو جائے، تو وہ اُس رات کی تمام نمازیں ادا کرے گی (یعنی مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کرے گی)۔

**1286** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا طَهُرَتْ فِي وَقْتِ الْعَصْرِ صَلَّتِ الْعَصْرَ وَلَمْ تُصَلِّ الظُّهْرَ

✽✽ حسن بصری فرماتے ہیں: جب وہ عورت عصر کے وقت میں پاک ہو جائے تو وہ عصر کی نماز ادا کرے گی، ظہر کی نماز ادا نہیں کرے گی۔

**1287** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: اِذَا طَهُرَتِ الْحَائِضُ فِي وَقْتِ صَلَاةٍ صَلَّتْ تِلْكَ الصَّلَاةَ، وَاِذَا لَمْ تَطْهُرْ فِي وَقْتِهَا لَمْ تُصَلِّ تِلْكَ الصَّلَاةَ

✽✽ قتادہ فرماتے ہیں: جب حیض والی عورت کسی نماز کے وقت میں پاک ہو جائے تو وہ اُس نماز کو ادا کرے گی اور جس نماز کے وقت میں وہ پاک نہیں ہوئی تھی، اُس نماز کو وہ ادا نہیں کرے گی۔

**1288** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: اِذَا رَاَتِ الْمَرْاَةُ الطُّهْرَ فِي وَقْتِ صَلَاةٍ فَلَمْ تَغْتَسِلْ حَتَّى يَذْهَبَ وَقْتُهَا فَلْتُعِدْ تِلْكَ الصَّلَاةَ تَقْضِيهَا. وَقَالَهُ الثَّوْرِيُّ

✽✽ قتادہ فرماتے ہیں: جب عورت کسی نماز کے وقت میں پاکی کو دیکھ لے اور اُس نے غسل نہ کیا ہو، یہاں تک کہ اُس کی نماز کا وقت رخصت ہو جائے تو وہ نماز کو دہرائے گی اور اُس کی قضاء کرے گی۔

یہ بات سفیان ثوری نے بھی بیان کی ہے۔

**1289** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَةُ فِي وَقْتِ صَلَاةٍ لَمْ تَكُنْ صَلَّتْ تِلْكَ الصَّلَاةَ قَضَتْهَا اِذَا طَهُرَتْ

✽✽ امام شعبی فرماتے ہیں: جب حیض والی عورت کو کسی نماز کے وقت میں حیض آ جائے تو وہ اُس نماز کو ادا نہیں کرے گی، جب وہ پاک ہو جائے گی تو اُس کی قضاء کرے گی۔

1290 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ: سُئِلَ قَتَادَةُ، عَنِ امْرَاَةٍ نَامَتْ عَنِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ، فَاسْتَيْقَظَتْ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ: اِذَا طَهُرَتْ فَلْتَقْضِهَا

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو عشاء کے وقت سوگئی جب وہ بیدار ہوئی تو اُسے حیض آ گیا تھا' تو اُنہوں نے فرمایا: جب وہ پاک ہوگی' اُس وقت اُس کی قضاء کرے گی۔

1291 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: فِي الْحَائِضِ تَرَى الطُّهْرَ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا تَغْتَسِلُ حَتَّى تُصْبِحَ، قَالَ: تَغْتَسِلُ، وَتُتِمُّ صَوْمَهَا وَلَيْسَ عَلَيْهَا قَضَاءٌ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: حیض والی جو عورت رات کو طہر دیکھ لے اور صبح تک اُس نے غسل نہ کیا ہو' تو عطاء فرماتے ہیں: وہ غسل کر کے اُس دن کا روزہ مکمل کرے گی' البتہ اُس پر قضاء لازم نہیں ہوگی۔

## بَابُ الْحَائِضِ تَطْهُرُ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ

## باب: حیض والی عورت کا سورج غروب ہونے سے پہلے پاک ہو جانا

1292 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْمَرْاَةُ تُصْبِحُ حَائِضًا، ثُمَّ تَطْهُرُ فِي بَعْضِ النَّهَارِ اَتُتِمُّهُ؟ قَالَ: لَا هِيَ قَاضِيَةٌ.

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک عورت صبح کے وقت حیض کی حالت میں ہوتی' پھر وہ دن کے کچھ حصہ میں پاک ہو جاتی ہے' تو کیا وہ اُسے مکمل کرے گی؟ اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! وہ قضاء کرے گی۔

1293 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، مِثْلَ قَوْلِ عَطَاءٍ

٭٭ معمر نے قتادہ کے حوالے سے وہی قول نقل کیا ہے جو عطاء کا ہے۔

1294 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُولُ: اِذَا حَاضَتْ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فِي رَمَضَانَ اَكَلَتْ وَشَرِبَتْ

٭٭ عکرمہ فرماتے ہیں: جب کوئی عورت رمضان کے مہینہ میں سورج غروب ہونے سے پہلے حائضہ ہو جائے تو وہ کھا اور پی سکتی ہے۔

1295 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: اِذَا حَاضَتْ بَعْدَ الْعَصْرِ وَهِيَ صَائِمَةٌ اَفْطَرَتْ وَقَضَتْ

٭٭ حماد اور قتادہ فرماتے ہیں: جب عورت کو عصر کے بعد حیض آ جائے اور اُس نے روزہ رکھا ہوا ہو' تو وہ روزہ ختم کر دے گی اور (بعد میں) اُس کی قضاء کرے گی۔

1296 - اقوالِ تابعین: عَنْ مَعْمَرٍ، وَقَتَادَةَ، قَالَ: اِذَا حَاضَتْ قَبْلَ اللَّيْلِ فَلَا صَوْمَ لَهَا، وَاِذَا اَصْبَحَتْ

حَائِضًا، ثُمَّ طَهُرَتْ بَعْضَ النَّهَارِ فَلَا صَوْمَ لَهَا

✱✱ قتادہ فرماتے ہیں: جب عورت نے صبح کے وقت روزہ رکھا ہوا ہو اور پھر رات ہونے سے پہلے اُسے حیض آ جائے تو اُس کا روزہ نہیں ہوگا' اور اگر وہ صبح کے وقت حیض کی حالت میں ہو اور پھر دن کے کسی حصے میں پاک ہو جائے تو بھی اُس کا روزہ نہیں ہوگا۔

1297 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: امْرَاَةٌ اَصْبَحَتْ حَائِضًا فَلَمْ تَرَ شَيْئًا حَتّٰى طَهُرَتْ قَالَ: تُبْدِلُهُ، قُلْتُ: فَامْرَاَةٌ تَحِيضُ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ اَتُتِمُّ مَا بَقِيَ؟ قَالَ: لَا، قَدْ حَاضَتْ فَتُبْدِلُهُ لَا بُدَّ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک عورت حیض کی حالت میں ہے' اُس نے کوئی چیز نہیں دیکھی لیکن پھر وہ پاک ہوگئی' تو اُنہوں نے فرمایا: وہ اس کا بدل ادا کرے گی' میں نے دریافت کیا: ایک عورت ہے جسے دن کے آخری حصہ میں حیض آ جاتا ہے' تو کیا وہ بقیہ (روزہ) مکمل کرے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اُسے حیض آ گیا ہے' وہ اُس کے بدلے دوسرا روزہ رکھے گی۔

## بَابُ الرَّجُلِ يُصِيبُ امْرَاَتَهُ فَلَا تَغْتَسِلُ حَتّٰى تَحِيضَ

## باب: جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرے' اور اُس عورت کے غسل کرنے سے پہلے اُسے حیض آ جائے

1298 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ الرَّجُلَ يُصِيبُ امْرَاَتَهُ فَلَا تَغْتَسِلُ حَتّٰى تَحِيضَ، قَالَ: تَغْتَسِلُ وَقَدْ قَالَ: فِي الْحَيْضَةِ اَشَدَّ مِنَ الْجَنَابَةِ، اِنَّ الْجُنُبَ لَتَمُرُّ فِي الْمَسْجِدِ وَلَا تَمُرُّ الْحَائِضُ

✱✱ ابن جریج' عطاء کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے صحبت کرے اور پھر اُس عورت نے غسل نہ کیا ہو' یہاں تک کہ اُسے حیض آ جائے تو عطاء فرماتے ہیں کہ وہ عورت پھر بھی غسل کرے گی۔ حیض کے بارے میں اُنہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ جنابت سے زیادہ شدید ہوتا ہے' جنبی شخص مسجد میں سے گزر سکتا ہے لیکن حیض والی عورت نہیں گزر سکتی ہے۔

1299 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، وَسَاَلْتُهُ عَنْهُ قَالَ: الْحَيْضُ اَكْبَرُ

✱✱ عطاء بن ابی رباح کے بارے میں منقول ہے' وہ فرماتے ہیں کہ حیض زیادہ بڑی (نجاست) ہوتی ہے۔

1300 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ، وَعَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: تَغْتَسِلُ

✱✱ حسن بصری فرماتے ہیں: ایسی عورت غسل کرے گی۔

1301 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: تَغْسِلُ فَرْجَهَا، ثُمَّ يَكْفِيهَا ذٰلِكَ

✻✻ قتادہ فرماتے ہیں: وہ عورت اپنی شرمگاہ کو دھولے گی اُس کے لیے یہی کافی ہے۔

## بَابُ هَلْ تَذْكُرُ اللّٰهَ الْحَائِضُ وَالْجُنُبُ

## باب: کیا حیض والی عورت اور جنبی شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کر سکتے ہیں؟

**1302** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنِ الْحَائِضِ وَالْجُنُبِ أَيَذْكُرَانِ اللّٰهَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: أَفَيَقْرَآنِ الْقُرْآنَ؟ قَالَ: لَا

قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ الْحَسَنُ، وَقَتَادَةُ، يَقُولَانِ: لَا يَقْرَآنِ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ

✻✻ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے حیض والی عورت اور جنبی شخص کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا یہ دونوں اللہ تعالیٰ کا ذکر کر سکتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا یہ قرآن کی تلاوت کر سکتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری اور قتادہ یہ فرماتے ہیں: یہ قرآن کا کوئی بھی حصہ (یعنی ایک لفظ بھی) تلاوت نہیں کر سکتے۔

**1303** - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا تَقْرَأُ الْحَائِضُ وَالْجُنُبُ مِنَ الْقُرْآنِ فَقَالَ: أَمَّا الْحَائِضُ فَلَا تَقْرَأُ شَيْئًا، وَأَمَّا الْجُنُبُ فَالْآيَةَ تبفدها

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: حیض والی عورت اور جنبی شخص کتنا قرآن پڑھ سکتے ہیں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جہاں تک حیض والی عورت کا تعلق ہے تو وہ کچھ بھی نہیں پڑھ سکتی' جہاں تک جنبی شخص کا تعلق ہے تو وہ ایک آیت پڑھے گا' تاہم وہ اسے تبفد کرے گا (یہ لفظ مجہول ہے' مصنف عبدالرزاق کے اصل متن کے محقق نے بھی صرف یہی تحریر کیا ہے کہ قلمی نسخے میں اسی طرح تحریر ہے)۔

**1304** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْحَائِضُ وَالْجُنُبُ يَذْكُرَانِ اللّٰهَ؟ قَالَ: نَعَمْ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا حیض والی عورت اور جنبی شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کر سکتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

**1305** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: الْحَائِضُ وَالْجُنُبُ يَذْكُرَانِ اللّٰهَ وَيُسَمِّيَانِ

✻✻ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: حیض والی عورت اور جنبی شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کر سکتے ہیں اور اُس کا نام لے سکتے ہیں (یا بسم اللہ پڑھ سکتے ہیں۔)

**1306** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْغَرِيفِ الْهَمْدَانِيَّ

يَقُولُ: شَهِدْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ بَالَ، ثُمَّ قَالَ: اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا لَمْ يَكُنْ اَحَدُكُمْ جُنُبًا، فَإِذَا كَانَ جُنُبًا فَلَا وَلَا حَرْفًا وَاحِدًا. وَبِهِ يَاْخُذُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ

* * ابوغریف ہمدانی بیان کرتے ہیں: میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' وہ پیشاب کر کے آئے' پھر انہوں نے فرمایا: تم لوگ قرآن کی تلاوت کرلو جب تک کوئی شخص جنبی نہ ہو' جب وہ جنبی ہو تو پھر وہ تلاوت نہ کرے' وہ ایک حرف بھی نہ پڑھے۔

امام عبدالرزاق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

**1307** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، يَكْرَهُ اَنْ يَقْرَاَ الْقُرْآنَ وَهُوَ جُنُبٌ

* * عبیدہ سلمانی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ وہ جنابت کی حالت میں قرآن کی تلاوت کریں۔

**1308** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَارِقٍ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ، اَيَقْرَاُ الْجُنُبُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ: نَعَمْ

* * محمد بن طارق بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب سے دریافت کیا: کیا جنبی شخص قرآن کا کچھ حصہ تلاوت کر سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

**1309** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ: الْجُنُبُ يُسَبِّحُ وَيَحْمَدُ اللّٰهَ، وَيَدْعُو، وَلَا يَقْرَاُ آيَةً وَّاحِدَةً

* * ہشام بن حسان بیان کرتے ہیں: جنبی شخص تسبیح بیان کرسکتا ہے' اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرسکتا ہے' وہ دعا کرسکتا ہے' لیکن ایک آیت کی تلاوت نہیں کرسکتا۔

## بَابُ الْقِرَاءَةِ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ

## باب: بے وضو حالت میں (قرآن کی) تلاوت کرنا

**1310** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا يَقْرَاُ غَيْرُ الْمُتَوَضِّءِ قَالَ: الْخَمْسَ آيَاتٍ وَّالْاَرْبَعَ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: بے وضو شخص کتنی تلاوت کرسکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: پانچ یا چار آیات کی۔

**1311** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: يَقْرَاُ غَيْرُ الْمُتَوَضِّءِ الْآيَاتِ، وَكَانَ لَا

يُسَمِّي عِدَّتَهِنَّ. قَالَ: وَقَالَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: بے وضو شخص چند آیات کی تلاوت کرسکتا ہے' تاہم اُنہوں نے ان کی گنتی نہیں بتائی۔ راوی بیان کرتے ہیں: ابن جریج نے بھی یہ روایت طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے نقل کی ہے۔

1312 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَادَ رَجُلٌ اَنْ يَّسْتَعْرِضَ الْقُرْآنَ فَيَقْرَاَ فِيْ غَيْرِ صَلَاةٍ اَيَتَوَضَّاُ كَوُضُوْءِ الصَّلَاةِ فِي الْإِسْبَاغِ وَمَسْحِ الرَّاْسِ؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص قرآن کی تلاوت کرنا چاہتا ہے اور وہ نماز کے علاوہ اسے پڑھنا چاہتا ہے تو کیا وہ نماز کے وضو کی طرح اچھی طرح وضو کرے گا اور اپنے سر پر مسح کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

1313 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ، يُرَخِّصُ لِغَيْرِ الْمُتَوَضِّءِ اَنْ يَّقْرَاَ غَيْرَ الْآيَةِ وَالْآيَتَيْنِ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بے وضو شخص کو اس بات کی اجازت دی ہے کہ وہ ایک یا دو آیات کی تلاوت کرسکتا ہے۔

1314 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ، لَا يَقْرَاُ الْقُرْآنَ اِلَّا طَاهِرًا.

٭٭ نافع فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صرف باوضو حالت میں قرآن کی تلاوت کرتے تھے۔

1315 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ، الْحَسَنَ، يَقُوْلُ مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ

٭٭ حسن بصری کے حوالے سے وہی بات منقول ہے جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔

1316 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، وَابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَا: اِنَّا لَنَقْرَاُ اَجْزَاءَ نَا مِنَ الْقُرْآنِ بَعْدَ الْحَدَثِ مَا نَمَسُّ مَاءً

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں: ہم حدث لاحق ہو جانے کے بعد بھی قرآن میں سے اپنے جزء (یعنی روز کے معمول کے مطابق حصے) کی تلاوت کر لیتے تھے اور ہم پانی استعمال نہیں کرتے تھے (یعنی ازسرِنو وضو نہیں کرتے تھے)۔

1317 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ: رُبَّمَا سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقْرَاُ يَحْذُرُ السُّوْرَةَ، وَاِنَّهُ لَغَيْرُ مُتَوَضِّءٍ

٭٭ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: بعض اوقات میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو سنتا تھا کہ وہ تیزی سے کسی سورت کی تلاوت کر لیتے تھے اور وہ اُس وقت بے وضو حالت میں ہوتے تھے۔

1318 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنَ

الْخَلاءِ فَقَرَاَ آيَةً - اَوْ آيَاتٍ -، قَالَ لَهُ اَبُو مَرْيَمَ الْحَنَفِيُّ: اَخَرَجْتَ مِنَ الْخَلاءِ وَاَنْتَ تَقْرَاُ؟ قَالَ لَهُ عُمَرُ: اَمُسَيْلِمَةُ اَفْتَاكَ بِهٰذَا وَكَانَ مَعَ مُسَيْلِمَةَ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ قضائے حاجت کر کے آئے پھر انہوں نے ایک آیت یا شاید چند آیات کی تلاوت کی۔ ابومریم حنفی نے اُن سے کہا: آپ قضائے حاجت کر کے آئے ہیں اور اب تلاوت کر رہے ہیں؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا: کیا مسیلمہ (کذاب) نے تمہیں یہ فتویٰ دیا ہے؟ (راوی بیان کرتے ہیں:) وہ شخص مسیلمہ کذاب کے ساتھ رہا تھا۔

**1319** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ، يَفْتَحُ عَلَى الرَّجُلِ وَهُوَ يَقْرَاُ، ثُمَّ قَامَ فَبَالَ فَاَمْسَكَ الرَّجُلُ، عَنِ الْقِرَاءَةِ. فَقَالَ لَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ:

✵✵ عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے لیے دروازہ کھولا' وہ اُس وقت تلاوت کر رہا تھا' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وہاں پیشاب کرنے لگے' تو وہ شخص تلاوت سے رُک گیا' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: (اس سے آگے متن موجود نہیں ہے)۔

**1320** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِى اِيَاسٍ، مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ: اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ، كَانَ يَقْرَاُ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ

✵✵ ابوایاس معاویہ بن قرہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بے وضو حالت میں تلاوت کر لیتے تھے۔

**1321** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِى اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اقْرَاِ الْقُرْآنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ تَكُنْ جُنُبًا

✵✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم ہر حالت میں قرآن پڑھ سکتے ہو' جبکہ تم جنبی نہ ہو۔

**1322** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: اِنِّى لَاَقْرَاُ جُزْئِى - اَوْ قَالَتْ حِزْبِى -، وَاِنِّى لَمُضْطَجِعَةٌ عَلَى السَّرِيرِ

✵✵ اسود بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اپنے جزء (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے حزب (یعنی روز کے معمول کے مطابق حصے) کو تلاوت کر لیتی ہوں' حالانکہ میں چارپائی پر لیٹی ہوئی ہوتی ہوں۔

**1323** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اقْرَاِ الْقُرْآنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ تَكُنْ جُنُبًا، وَادْخُلِ الْمَسْجِدَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ جُنُبًا

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: تم ہر حالت میں قرآن پڑھ سکتے ہو' جبکہ تم جنبی نہ ہو' اور تم ہر حالت میں مسجد میں داخل ہو سکتے ہو' جبکہ تم جنبی نہ ہو۔

**1324** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِى اِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنَ قَيْسٍ يَقُوْلُ:

قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى سَلْمَانَ، فَقَرَأَ عَلَيْنَا آيَاتٍ مِنَ الْقُرْآنِ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ

٭٭ علقمہ بن قیس بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے' اُنہوں نے ہمارے سامنے قرآن کی کچھ آیات کی تلاوت کی' حالانکہ وہ اُس وقت بے وضو تھے۔

**1325** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: اَتَيْنَا سَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ فَخَرَجَ عَلَيْنَا مِنْ كَنِيفٍ لَهُ فَقُلْنَا لَهُ: لَوْ تَوَضَّاْتَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، ثُمَّ قَرَاْتَ عَلَيْنَا سُوْرَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ: اِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ: (فِيْ كِتَابٍ مَكْنُوْنٍ لَا يَمَسُّهُ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ) (الواقعة: 79) وَهُوَ الذِّكْرُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ لَا يَمَسُّهُ اِلَّا الْمَلَائِكَةُ، ثُمَّ قَرَاَ عَلَيْنَا مِنَ الْقُرْآنِ مَا شِئْنَا

٭٭ علقمہ بیان کرتے ہیں: ہم حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے' تو وہ اپنے گھر سے نکل کر باہر ہمارے پاس تشریف لائے' ہم نے اُن سے کہا: اے ابوعبداللہ! اگر آپ وضو کر کے ہمارے سامنے فلاں' فلاں سورت کی تلاوت کر دیں (تو بڑی مہربانی ہوگی) تو اُنہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''پوشیدہ کتاب میں جسے صرف پاک لوگ ہی چھوتے ہیں''۔

تو یہ ایک ایسا ذکر ہے جو آسمان میں ہے جسے صرف فرشتے چھوتے ہیں۔ (راوی کہتے ہیں:) پھر ہم جو چاہتے تھے اُنہوں نے وہ حصہ ہمارے سامنے تلاوت کیا۔

**1326** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ زُرْزُرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِيْ رَبَاحٍ، يُسْاَلُ عَنِ الرَّجُلِ يَقْرَاُ فَتَكُوْنُ مِنْهُ الرِّيحُ قَالَ: لِيُمْسِكْ، عَنِ الْقِرَاءَةِ حَتّٰى يَذْهَبَ مِنْهُ الرِّيحُ

٭٭ زرزر بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء بن ابی رباح کو سنا' اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو تلاوت کر رہا ہوتا ہے اور اُس کی ہوا خارج ہو جاتی ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: وہ تلاوت سے رُک جائے' یہاں تک کہ اُس کی ہوا خارج ہو جائے۔

**1327** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَضَيْتُ الْحَاجَةَ فِيْ بَعْضِ هٰذِهِ الشِّعَابِ، اَفَاَتَمَسَّحُ بِالتُّرَابِ، ثُمَّ اَقْرَاُ؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں کسی گھاٹی میں قضائے حاجت کرتا ہوں' تو کیا مٹی کے ذریعہ تیمم کر کے پھر تلاوت کر سکتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

## بَابُ مَسِّ الْمُصْحَفِ وَالدَّرَاهِمِ الَّتِيْ فِيْهَا الْقُرْآنُ

## باب: مصحف یا وہ دراہم' جن میں قرآن کا کچھ حصہ لکھا ہوتا ہے' اُنہیں چھونے کا حکم

**1328** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: فِيْ كِتَابِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ: لَا يَمَسُّ الْقُرْآنَ إِلَّا عَلٰى طُهْرٍ.

✿✿ عبداللہ بن ابوبکر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو جو خط لکھا تھا' اُس میں یہ تحریر تھا: ''قرآن کو صرف باوضو حالت میں چھوا جائے''۔

**1329** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى مِثْلَهُ

✿✿ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

**1330** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ، الْحَسَنَ يَقُولُ: لَا بَأْسَ أَنْ يَأْخُذَ الْمُصْحَفَ غَيْرُ الْمُتَوَضِّئِ فَيَصْعَدَ مِنْ مَكَانٍ إِلٰى مَكَانٍ

✿✿ حسن بصری فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر کوئی بے وضو شخص قرآنِ مجید کو پکڑے اور اُسے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جائے۔

**1331** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: أَضَعُ الْمُصْحَفَ عَلٰى فِرَاشٍ، أُجَامِعُ عَلَيْهِ، وَأَحْتَلِمُ فِيهِ، وَأَعْرَقُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ

✿✿ عطاء بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: کیا میں قرآن مجید کو ایسے بچھونے پر رکھ سکتا ہوں جس پر میں صحبت بھی کرتا ہوں اور اُس پر مجھے احتلام بھی ہو جاتا ہے اور اُس پر مجھے پسینہ بھی آ جاتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: جی ہاں!

**1332** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَيَمَسُّ الْجُنُبُ وَالْحَائِضُ الْمُصْحَفَ وَهُوَ فِي خِبَائِهِ؟ قَالَ: لَا. قُلْتُ: فَبَيْنَ أَيْدِيهِمَا وَبَيْنَ أَخْبِيَتِهِ ثَوْبٌ؟ قَالَ: لَا، وَلَا الْخِبَاءُ أَكَفُّ مِنَ الثَّوْبِ. قُلْتُ: فَغَيْرُ الْمُتَوَضِّئِ وَهُوَ فِي خِبَائِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، لَا يَضُرُّهُ. قُلْتُ: فَيَأْخُذُهُ مُطْبَقًا؟ قَالَ: نَعَمْ

✿✿ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ کیا جنبی شخص اور حیض والی عورت قرآنِ مجید کو چھو سکتے ہیں جبکہ قرآن مجید غلاف میں ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: اگر ان دونوں کے ہاتھ اور قرآنِ مجید کے غلاف کے درمیان کوئی اور کپڑا بھی ہو؟ اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! جی نہیں! غلاف دوسرے کپڑے کے مقابلہ میں زیادہ محفوظ کرنے والا ہوتا ہے۔ میں نے دریافت کیا: بے وضو شخص اس کے غلاف میں اُسے چھو سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! یہ اُسے کوئی نقصان نہیں دے گا۔ میں نے کہا: کیا وہ اُسے طبق کے طور پر پکڑ سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

**1333** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا يَمَسُّ الْمُصْحَفَ مُفْضِيًا إِلَيْهِ غَيْرُ مُتَوَضِّئٍ. قُلْتُ: فَبَيْنَ أَيْدِيهِمَا وَبَيْنَ أَخْبِيَتِهِ ثَوْبٌ؟ قَالَ: وَلَا الْخِبَاءُ أَكَفُّ مِنَ الثَّوْبِ؟. قُلْتُ: غَيْرُ الْمُتَوَضِّئِ وَهُوَ فِي خِبَائِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، لَا يَضُرُّهُ. قُلْتُ: فَيَأْخُذُهُ مُطْبَقًا؟ قَالَ: نَعَمْ

✿✿ عطاء فرماتے ہیں: قرآن مجید کو ایسا کوئی شخص چھو نہیں سکتا جو بے وضو ہو۔ میں نے کہا: اگر اُس شخص کے ہاتھوں اور

غلاف کے درمیان کوئی اور کپڑا ہو؟ اُنہوں نے فرمایا: پھر بھی نہیں! کیونکہ غلاف دوسرے کپڑے کے مقابلہ میں زیادہ حفاظت والا ہوتا ہے۔ میں نے کہا: اگر وہ شخص بے وضو ہو اور قرآن مجید غلاف میں ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! یہ اُسے کوئی نقصان نہیں دے گا' میں نے کہا: کیا وہ اُسے طبق کے طور پر پکڑ سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

**1334 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَطَاوُسٍ، وَالْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ: كَرِهُوَا اَنْ يَّمَسَّ الْمُصْحَفَ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ

✽✽ امام شعبی' طاؤس' قاسم بن محمد اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ وہ بے وضو حالت میں قرآن مجید کو چھوئیں۔

**1335 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اُحِبُّ اَنْ لَا تُمَسَّ الدَّرَاهِمُ وَالدَّنَانِيْرُ اِلَّا عَلٰى وُضُوْءٍ، وَلٰكِنْ لَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ مَسِّهَا، جُبِلُوْا عَلٰى ذٰلِكَ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، وَكَرِهَ عَطَاءٌ اَنْ تَمَسَّ الْحَائِضُ وَالْجُنُبُ الدَّنَانِيرَ وَالدَّرَاهِمَ

✽✽ عطاء فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پسند ہے کہ درہم اور دینار کو صرف باوضو حالت میں چھوا جائے لیکن کیونکہ لوگوں کی مجبوری ہے کہ وہ اُسے چھوئیں' اس لیے یہ اُن کے معمول میں شامل ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے اس چیز کو مکروہ قرار دیا ہے کہ حیض والی عورت یا جنبی شخص دینار یا درہم کو چھوئیں (جس پر کوئی آیت لکھی ہوئی ہوتی ہے)۔

**1336 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا تُمَسُّ الدَّرَاهِمُ الَّتِىْ فِيْهَا الْقُرْاٰنُ اِلَّا عَلٰى وُضُوْءٍ

وَقَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ الْحَسَنُ، وَقَتَادَةُ، لَا يَرَيَانِ بِهٖ بَاْسًا يَقُوْلُوْنَ: جُبِلُوْا عَلٰى ذٰلِكَ

✽✽ زہری فرماتے ہیں: ایسا درہم جس میں قرآن (کا کچھ حصہ) لکھا ہوا ہو' اُسے صرف باوضو چھوا جا سکتا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری اور قتادہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے' وہ یہ کہتے تھے: یہ ان کی روزمرہ کی ضرورت ہے

**1337 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ: اَرْسَلَنِىْ ابْنُ سِيْرِيْنَ اَسْاَلُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الدَّرَاهِمِ الَّتِىْ فِيْهَا ذِكْرُ اللّٰهِ اَيَبْتَاعُ بِهَا النَّاسُ، وَفِيْهَا الْكِتَابُ وَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِالْكِتَابِ يَتَبَايَعُوْنَ، اِنَّمَا يَتَبَايَعُوْنَ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، لَوْ ذَهَبْتَ بِالْكِتَابِ فِىْ رُقْعَةٍ مَا اَعْطَوْكَ شَيْئًا، وَلٰكِنْ لَا تَمَسُّ الدَّرَاهِمُ الَّتِىْ فِيْهَا ذِكْرُ اللّٰهِ اِلَّا عَلٰى وُضُوْءٍ

✽✽ ہشام بن حسان بیان کرتے ہیں: ابن سیرین نے مجھے قاسم بن محمد سے دراہم کے بارے میں دریافت کرنے کے لیے بھیجا' جن میں اللہ کا ذکر موجود ہوتا ہے' کیا لوگ اُسے فروخت کر سکتے ہیں جبکہ اُس میں (قرآن کی آیت کے کچھ الفاظ) تحریر ہوتے ہیں۔ میں نے اُن سے دریافت کیا تو اُنہوں نے بتایا: اُس تحریر کی خرید و فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ خرید و فروخت سونے اور چاندی کی ہوتی ہے' اگر کسی رقعے میں سے وہ تحریر رخصت ہو جائے تو لوگ تمہیں کچھ نہیں دیں گے' البتہ تم

ایسے درہم کو نہ چھوؤ جس میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے البتہ باوضو حالت میں چھو سکتے ہو۔

**1338** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا تَمَسَّ الدَّرَاهِمُ الَّتِي فِيهَا ذِكْرُ اللّٰهِ اِلَّا عَلٰى وُضُوْءٍ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ایسا درہم جس میں اللہ کا ذکر ہو اُسے صرف باوضو چھوا جا سکتا ہے۔

**1339** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا يَمَسُّ الدَّرَاهِمَ غَيْرُ مُتَوَضِّئٍ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: بے وضو شخص درہم کو نہ چھوئے۔

**1340** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، مِثْلَ ذٰلِكَ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: مِنْ وَرَاءِ الثَّوْبِ

✵✵ ابراہیم نخعی سے اسی کی مانند منقول ہے تاہم اُنہوں نے یہ الفاظ کہے ہیں: کپڑے کے پرے سے (چھو سکتا ہے)۔

**1341** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْهِمْيَانِ فِيهِ الدَّرَاهِمُ فَيَاْتِي الْخَلَاءَ قَالَ: لَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ نَفَقَاتِهِمْ

✵✵ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُن سے اُس تھیلی کے بارے میں دریافت کیا گیا جس میں درہم موجود ہوتے ہیں اور پھر آدمی اُس تھیلی کو لے کر بیت الخلاء میں چلا جاتا ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: لوگوں کے لیے اپنے خرچ کے لیے انہیں رکھنا مجبوری ہے۔

**1342** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيمَ: اَكْتُبُ الرِّسَالَةَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ؟ قَالَ: نَعَمْ

✵✵ منصور فرماتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا: کیا میں بے وضو حالت میں کوئی خط تحریر کر سکتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

**1343** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: يُكْرَهُ اَنْ يَكْتُبَ الْجُنُبُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

✵✵ امام شعبی فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے کہ جنبی شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھے۔

**1344** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَقَدْ كَانَ يُسْتَحَبُّ اَنْ لَا يُقْرَاَ الْاَحَادِيثُ الَّتِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا عَلٰى وُضُوْءٍ

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: یہ بات مستحب ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے منقول احادیث کو صرف باوضو حالت میں پڑھا جائے۔

**1345** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ عَنْ ذٰلِكَ فَلَمْ

يَرَ بِهِ بَأْسًا

* * صدقہ بن یسار بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیب سے اس بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

**1346** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ الْعُصْفُرِيَّ يَقُوْلُ: رَاَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، بَالَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ، ثُمَّ اَخَذَ الْمُصْحَفَ فَقَرَاَ فِيهِ. قَالَ اَبُو بَكْرٍ: وَسَمِعْتُهُ مِنْ مَرْوَانَ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيّ

* * سفیان عصفری فرماتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر کو دیکھا' انہوں نے پیشاب کرنے کے بعد اپنا چہرہ دھویا اور پھر قرآن مجید پکڑا' اور اسے دیکھ کر پڑھنے لگے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت مروان بن معاویہ فزاری سے بھی سنی ہے۔

## بَابُ الْعَلَائِقِ

## باب: تعویذات کا حکم

**1347** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْقُرْآنُ كَانَ عَلَى امْرَاَةٍ فَحَاضَتْ اَوْ اَصَابَتْهَا جَنَابَةٌ اَتَنْزِعُهَا؟ قَالَ: اِذَا كَانَ فِي قَصَبَةٍ فَلَا بَاْسَ قُلْتُ: فَكَانَ فِي رُقْعَةٍ؟ فَقَالَ: هٰذِهِ اَبْغَضُ اِلَيَّ، قُلْتُ: فَلِمَ يَخْتَلِفَانِ؟ قَالَ: اِنَّ الْقَصَبَةَ هِيَ اَكَفُّ مِنَ الرُّقْعَةِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَسَمِعْتُهُ قَبْلَ ذٰلِكَ يُسْاَلُ: اَيُجْعَلُ عَلَى صَبِيٍّ الْقُرْآنُ؟ قَالَ: اِذَا كَانَ فِي قَصَبَةٍ مِنْ حَدِيدٍ، اَوْ قَصَبَةٍ مَا كَانَتْ فَنَعَمْ، وَاَمَّا رُقْعَةٌ فَلَا فَقَالَ: فِي الشَّقِيقَةِ وَهُوَ اللَّوْحُ فِي قِلَادَةِ الصَّبِيِّ فَيَقُولُ: لَا تَطْهُرُ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: قرآن مجید ایک عورت کے جسم پر تھا (یعنی قرآن کی آیت کا تعویذ اُس نے پہنا ہوا تھا) اُس عورت کو حیض آ گیا' یا اُسے جنابت لاحق ہوگئی تو کیا وہ اُسے اُتار دے گی؟ انہوں نے جواب دیا: اگر تو وہ منڈھا ہوا ہو تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے' میں نے کہا: وہ رقعہ میں تھا' تو انہوں نے فرمایا: یہ میرے نزدیک زیادہ ناپسندیدہ ہے۔ میں نے کہا: ان دونوں میں فرق کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: قصبہ (بانس یا نرکل کا خول) رقعہ سے زیادہ محفوظ ہوتا ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے میں انہیں سن چکا تھا' ان سے دریافت کیا گیا: کیا بچے پر قرآن رکھا جا سکتا ہے؟ (یعنی بچے کو قرآن کی آیت والا تعویذ پہنایا جا سکتا ہے) انہوں نے جواب دیا: اگر تو وہ لوہے کے خول میں ہو' یا کسی بھی چیز کے خول میں ہو تو یہ ٹھیک ہے' لیکن جہاں تک صرف کاغذ کا تعلق ہے تو یہ ٹھیک نہیں ہے۔ انہوں نے شقیقہ کے بارے میں فرمایا کہ یہ وہ لوح ہوتی ہے جو بچے کے ہار میں ہوتی ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا: یہ پاک نہیں ہوتی۔

**1348** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَعْمَرٌ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَلْقَمَةُ بْنُ اَبِیْ عَلْقَمَةَ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ الْمُسَیَّبِ، عَنِ الْاِسْتِعَاذَةِ تَكُوْنُ عَلَى الْحَائِضِ وَالْجُنُبِ؟ فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهٖ اِذَا كَانَ فِیْ قَصَبَةٍ اَوْ رُقْعَةٍ یَجُوْزُ عَلَیْهَا

✽✽ علقمہ بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن میتب سے اُس تعویذ کے بارے میں دریافت کیا جو حیض والی عورت نے یا جنبی شخص نے پہنا ہوا ہوتا ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ وہ کسی خول میں ہو یا رقعہ میں ہو جس پر (کوئی چیز منڈھی ہوئی ہو)۔

**1349** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَعَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، قَالَا: كَانُوْا یَكْرَهُوْنَ اَنْ یُعَلِّقُوْا مَعَ الْقُرْاٰنِ شَیْئًا

✽✽ حسن بصری اور منصور فرماتے ہیں: علماء اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں کہ قرآن کے کسی بھی حصے کو (تعویذ کے طور پر) لٹکایا جائے۔

## بَابُ الْخَاتَمِ

## باب: انگوٹھی کا حکم

**1350** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: خَاتَمٌ فِیْ یَدِ حَائِضٍ اَوْ جُنُبٍ قَالَ: لَا یَضُرُّهٗ اِنَّمَا فِی الْخَاتَمِ الْحَرْفُ، اَوِ الشَّیْءُ الْیَسِیْرُ قُلْتُ: فَغَیْرُ الْمُتَوَضِّئِ وَیَاْتِی الْخَلَاءَ وَهُوَ فِیْ یَدِهٖ قَالَ: لَا یَضُرُّهٗ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک انگوٹھی جو کسی حیض والی عورت یا جنبی شخص کے ہاتھ میں ہوتی ہے (اس کا کیا حکم ہے؟) اُنہوں نے جواب دیا: یہ اُسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی' اگر اُس انگوٹھی میں کوئی ایک حرف یا کوئی معمولی سی چیز لکھی ہوئی ہو۔ میں نے کہا: بے وضو شخص یا کوئی شخص جو قضائے حاجت کے لیے بیت الخلاء میں جاتا ہے اور یہ انگوٹھی اُس کے ہاتھ میں ہوتی ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ انگوٹھی اُسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی۔

**1351** - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ، وَمَعْمَرٌ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ یَسَارٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ الْمُسَیَّبِ، عَنِ الْخَاتَمِ فِیْهِ اسْمُ اللّٰهِ وَهِیَ تُصِیْبُهُ الْجَنَابَةُ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهٖ قُلْتُ: فَاِنِّیْ اَدْخُلُ الْكَنِفَ، وَتُصِیْبُنِی الْجَنَابَةُ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهٖ وَقَالَ: اَفْتَانِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ

✽✽ صدقہ بن یسار بیان کرتے ہیں: سعید بن میتب سے اُس انگوٹھی کے بارے میں دریافت کیا گیا' جس میں اللہ کا نام لکھا ہوا ہوتا ہے اور اُس آدمی کو جنابت لاحق ہو جاتی ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اُنہوں نے کہا: مجھے جنابت لاحق ہوتی ہے' یا میں بیت الخلاء میں داخل ہو جاتا ہوں' تو اُنہوں نے فرمایا: اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ راوی نے یہ

بات بیان کی کہ سعید بن مسیب نے مجھے یہی فتویٰ دیا ہے۔

**1352** - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدٌ

٭٭ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی پر لفظ ''محمد'' نقش تھا۔

**1353** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ قَالَ: كَانَ فِیْ خَاتَمِ عَلِيٍّ تَعَالَى اللّٰهُ الْمَلِكُ

٭٭ امام باقر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی پر یہ نقش تھا: ''اللہ تعالیٰ بلند و برتر ہے جو بادشاہ ہے''۔

**1354** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ قَالَ: كَانَ فِیْ خَاتَمِ عَلِيٍّ تَعَالَى اللّٰهُ الْمَلِكُ

٭٭ امام باقر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی پر یہ نقش تھا: ''اللہ تعالیٰ بلند و برتر ہے جو بادشاہ ہے''۔

**1355** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّهٗ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِهٖ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ. وَكَانَ لَا يَلْبَسُهٗ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: اُن کی انگوٹھی پر لا الٰہ الا اللہ نقش تھا' لیکن وہ اسے پہنتے نہیں تھے۔

**1356** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، نَقَشَ فِیْ خَاتَمِهٖ اسْمَهٗ وَكَانَ لَا يَلْبَسُهٗ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی انگوٹھی پر اپنا نام نقش کروایا تھا' لیکن وہ اُسے پہنتے نہیں تھے۔

**1357** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ: كَرِهَ اَنْ يُكْتَبَ فِي الْخَاتَمِ آيَةٌ تَامَّةٌ اِلَّا بَعْضَهَا

٭٭ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ منقول ہے کہ اُنہوں نے انگوٹھی پر ایک مکمل آیت لکھنے کو مکروہ قرار دیا ہے' البتہ اُس کا کچھ حصہ لکھا جاسکتا ہے۔

**1358** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْرَجَ اِلَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ خَاتَمًا نَقْشُهٗ تِمْثَالٌ، وَاَخْبَرَنَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَهٗ مَرَّةً - اَوْ مَرَّتَيْنِ - قَالَ: فَغَسَلَهٗ بَعْضُ مَنْ كَانَ مَعَنَا فَشَرِبَهٗ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن محمد بن عقیل نے ایک انگوٹھی ہمیں نکال کر دکھائی جس کا نقش' تمثال (کسی چیز کی تصویر) تھا' اُنہوں نے ہمیں یہ بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک یا دو مرتبہ پہنا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو ہمارے ساتھ

موجود افراد میں سے ایک صاحب نے اُسے دھویا اور پھر اُس پانی کو پی لیا۔

**1359** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ فِي خَاتَمِ ابْنِ مَسْعُودٍ، شَجَرَةٌ اَوْ بَيْنَ ذُبَابَيْنِ

** جابر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی میں ایک درخت تھا' یا شاید دو مکھیوں کے درمیان تھا۔

**1360** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ اَسَدٌ بَيْنَ رَجُلَيْنِ

** قتادہ فرماتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی میں دو آدمیوں کے درمیان ایک شیر کا نقش تھا۔

**1361** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَرْكِيٌّ - اَوْ قَالَ: طَائِرٌ لَهُ رَأْسَانِ -، وَكَانَ نَقْشُ خَاتَمِ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ الْخُمُسُ لِلّٰهِ

** قتادہ فرماتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی میں کرکی کا نقش تھا۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک پرندہ نقش تھا جس کے دو سر تھے۔ اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی میں یہ نقش تھا: ''خمس' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے''۔

**1362** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ قَالَ: سَاَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، عَنِ الْخَاتَمِ يُكْتَبُ فِيهِ ذِكْرُ اللّٰهِ فَكَرِهَهُ

** عبدالکریم بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر سے ایسی انگوٹھی کے بارے میں دریافت کیا' جس میں ''اللہ'' کا نام لکھا گیا ہو' تو اُنہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔

**1363** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ: اَنَّ الْحَسَنَ، وَالْحُسَيْنَ، نَقَشَا فِي خَوَاتِيمِهِمَا ذِكْرَ اللّٰهِ

** امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام باقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کی انگوٹھیوں میں ''اللہ'' کا نام نقش تھا۔

# كِتَابُ الصَّلَاةِ

## کتاب: نماز کے بارے میں روایات

## بَابُ مَا يَكْفِي الرَّجُلَ مِنَ الثِّيَابِ

## باب: (نماز کی ادائیگی کے لیے) آدمی کے لیے کتنے کپڑے کافی ہوں گے؟

**1364** - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْاَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَبُو يَعْقُوبَ الدَّبَرِيُّ قَالَ: قَرَاْنَا عَلٰى عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ يُصَلِّي الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَ لِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ فِي حَدِيثِهِ: لَاَتْرُكُ ثِيَابِي عَلَى الْمِشْجَبِ وَاُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

* * حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دریافت کیا: یارسول اللہ! کیا کوئی شخص ایک کپڑا پہن کر نماز ادا کرسکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم سب کے پاس دو کپڑے ہوتے ہیں۔

ابن جریج نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بعض اوقات میں اپنے کپڑے کھونٹی پر رہنے دیتا ہوں اور ایک ہی کپڑے میں نماز ادا کر لیتا ہوں۔

**1365** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِي

1364 -صحیح البخاری، کتاب الصلاة، باب الصلاة فی الثوب الواحد ملتحفا به، حدیث:354، صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب الصلاة فی ثوب واحد وصفة لبسه، حدیث:830، صحیح ابن خزیمة، کتاب الصلاة، جماع ابواب اللباس فی الصلاة، باب الرخصة فی الصلاة فی الثوب الواحد، حدیث:733، صحیح ابن حبان، باب الامامة والجماعة، باب الحدث فی الصلاة، ذکر الاباحة للمصلی ان یصلی فی الثوب الواحد، حدیث:2326، موطا مالک، کتاب صلاة الجماعة، باب الرخصة فی الصلاة فی الثوب الواحد، حدیث:321، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب جماع اثواب ما یصلی فیه، حدیث:535، السنن الصغری، کتاب القبلة، الصلاة فی الثوب الواحد، حدیث:759، مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الصلاة، فی الصلاة فی الثوب الواحد، حدیث:3125، السنن الکبری للنسائی، الصلاة فی الثوب الواحد، حدیث:824، السنن الکبری للبیهقی، کتاب الصلاة، جماع ابواب لبس المصلی، باب الصلاة فی ثوب واحد، حدیث:3048، مسند احمد بن حنبل، مسند ابی هریرة رضی الله عنه، حدیث:7437، مسند ابی حنیفة، ابو حنیفة، حدیث:17، مسند الحمیدی، احادیث ابی هریرة رضی الله عنه، حدیث:909، المعجم الاوسط للطبرانی، باب الالف، من اسمه احمد، حدیث:955

سَلَمَةَ اَنَّهُ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهٖ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ. قَالَ الثَّوْرِيُّ فِي حَدِيثِهٖ: فِي بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ

✽✽ حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے جسے آپ نے توشیح کے طور پر لپیٹا ہوا تھا اور اُس کے کنارے مخالف سمت میں (کندھوں میں) ڈالے ہوئے تھے۔

سفیان ثوری نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں''۔

**1366** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهٖ

✽✽ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے جسے آپ نے توشیح کے طور پر (لپیٹا ہوا تھا)۔

**1367** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: آخِرُ صَلَاةٍ صَلَّاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ خَلْفَ اَبِي بَكْرٍ

✽✽ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری نماز جو ادا کی تھی وہ آپ نے ایک کپڑے میں ادا کی تھی جس کے (کنارے) مخالف سمت میں رکھے ہوئے تھے (اور وہ نماز آپ نے) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے ادا کی تھی۔

**1368** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: آخِرُ صَلَاةٍ صَلَّاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِلْحَفَةٍ مُوَرَّسَةٍ مُتَوَشِّحًا بِهَا

✽✽ امام باقر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آخری نماز جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا کی تھی وہ ایک ورس لگی ہوئی چادر میں ادا کی تھی' جسے آپ نے توشیح کے طور پر لپیٹا ہوا تھا۔

**1369** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي كِسَاءٍ مُخَالِفٍ بَيْنَ طَرَفَيْهِ فِي يَوْمٍ بَارِدٍ يَتَّقِي بِالْكِسَاءِ خَصَرَ الْاَرْضِ كَهَيْئَةِ الْحَافِزِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر میں نماز ادا کی' جسے آپ نے مخالف سمتوں میں ڈالا ہوا تھا' یہ ٹھنڈے دن کی بات ہے اور آپ بچنے والے شخص کی طرح اُس چادر کے ذریعہ زمین کی ٹھنڈک سے بچ رہے تھے۔

**1370** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْحٍ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ اَسْفَارِهٖ عَرَّسَ اِلَى مَاءٍ فَجَاءَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَّهُوَ مَاشٍ فَعَرَّسَ اِلَى ذٰلِكَ

الْمَاءِ فَهَبَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ ذَا؟ فَقَالَ: اَنَا مُعَاذٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مُعَاذُ مَا لَكَ بَعِيرٌ؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَتَوَضَّاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى فَكَاَنَّهُ يَتَعَرَّ اِزَارَهُ فَاتَّزَرَ فَصَلّٰى فِيْ مُتَّزَرِهٖ، ثُمَّ قَالَ لِمُعَاذٍ: قُمْ فَارْحَلْ، وَاَحْسِنِ الْحَقِيقَةَ، وَاجْعَلْ لِنَفْسِكَ مِقْعَدًا فَقَالَ: مَا اُحْسِنُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَحَلَ، وَجَعَلَ لَهٗ مَجْلِسًا وَاَرْدَفَهٗ مَعَهٗ

✻✻ محمد بن مسیح بیان کرتے ہیں: ایک سفر کے دوران نبی اکرم ﷺ نے ایک پانی کے قریب پڑاؤ کیا' اسی دوران حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ چلتے ہوئے آئے' اُنہوں نے بھی اُس پانی کے قریب پڑاؤ کیا' نبی اکرم ﷺ کو آہٹ محسوس ہوئی تو آپ نے دریافت کیا: کون ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: میں معاذ ہوں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس اونٹ نہیں ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: جی نہیں! پھر نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا' پھر آپ کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے لگے' یوں جیسے آپ تہبند کو درست کر رہے ہیں' پھر آپ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اُٹھو! اور سوار ہو جاؤ! اور پالان اچھی طرح کرنا اور اپنے لیے بیٹھنے کی جگہ رکھنا۔ اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں یہ اچھی طرح سے نہیں رکھ سکتا ہوں' تو نبی اکرم ﷺ خود کھڑے ہوئے' آپ نے پالان رکھا اور اُن کے بیٹھنے کے لیے جگہ بنائی اور اُنہیں اپنے پیچھے بٹھایا۔

**1371** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا كَانَ الثَّوْبُ وَاسِعًا فَصَلِّ فِيهِ مُتَوَشِّحًا، وَاِذَا كَانَ صَغِيرًا فَصَلِّ فِيهِ مُتَّزِرًا

✻✻ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کپڑا زیادہ ہو تو تم توشیح کے طور پر اُسے لپیٹ کر اُس میں نماز ادا کرو' اور جب چھوٹا ہو تو اُسے تہبند کے طور پر استعمال کر کے اُس میں نماز ادا کرو''۔

**1372** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَاَى رَجُلًا يُصَلِّي فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُلْتَحِفًا بِهٖ، فَقَالَ: لَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ اِذَا لَمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا ثَوْبًا وَاحِدًا فَلْيَتَّزِرْهُ

✻✻ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو ایک کپڑے میں اُسے لپیٹ کر نماز ادا کر رہا تھا' تو اُنہوں نے فرمایا: تم یہودیوں کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو' جب کسی شخص کو صرف ایک ہی کپڑا ملے تو وہ اُسے تہبند بنا لے۔

**1373** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اُصَلِّي اَحْيَانًا فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَقَالَ: فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَطَابَقَ بَيْنَ ثَوْبَيْهِ، ثُمَّ صَلّٰى فِيهِمَا . فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: فَحَدَّثْتُ بِهٖ مَعْمَرًا، فَقَالَ: قَدْ سَمِعْتُ يَحْيَى يَذْكُرُهٗ

* * قیس بن طلق بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! بعض اوقات میں ایک ہی کپڑے میں نماز ادا کر لیتا ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے کوئی جواب نہیں دیا' یہاں تک کہ جب نماز کھڑی ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے دو کپڑوں کو ملا دیا اور پھر اُن میں نماز ادا کر لی۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت معمر کو سنائی تو اُنہوں نے جواب دیا: میں نے یحییٰ کو اس کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے۔

**1374** - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقِهِ

* * حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز ادا کرے تو وہ اُس کے دونوں کنارے مخالف سمت میں کندھوں پر ڈال لے''۔

**1375** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقِهِ مِنْهُ شَيْءٌ

* * حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی شخص ایک کپڑے میں اس طرح نماز ہرگز ادا نہ کرے کہ اُس کے کندھے پر کپڑے میں سے کوئی چیز نہ ہو''۔

**1376** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: كَانُوا يَقُولُونَ: اِذَا كَانَ الْاِزَارُ صَغِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يُوَشِّحَهُ فَلْيُصَلِّ بِمِئْزَرٍ

* * حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: لوگ یہ کہتے ہیں: جب تہبند کا کپڑا چھوٹا ہو اور آدمی اُسے توشیح کے طور پر نہ لپیٹ سکتا ہو تو اُسے تہبند کے طور پر باندھ کر نماز ادا کر لے۔

**1377** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ: يُصَلِّي الْمَرْءُ فِي الثَّوْبِ، وَاِنْ كَانَ ذَا سَعَةٍ وَّلٰكِنْ لِيَتَوَشَّحْ بِهِ، وَاَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يُصَلِّيَ فِي الرِّدَاءِ مَعَ الْاِزَارِ

ثُمَّ اَخْبَرَنَا خَبَرًا اَخْبَرَهُ اِيَّاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَكَانَ مِنْ آخِرِ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتًا قَالَ: فَكُنَّا نَاْتِيهِ فِي بَيْتِهِ فَاَمَّنَا فِي بَيْتِهِ فِي بَنِي سَلَمَةَ وَنَحْنُ نَفَرٌ، فَقَامَ فَاَمَّنَا، وَاِنَّ مِشْجَبَهُ لَمَوْضُوعٌ عَلَيْهِ رِدَاؤُهُ قَالَ: فَتَوَشَّحَ ثَوْبًا قَالَ: مَا تَطْلُعُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ،

قَالَ مُحَمَّدٌ: حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: بِسَاجَةٍ قَالَ: فَمَا رَاَيْتُهُ اِلَّا يُرِيْنَا اَنَّ ذٰلِكَ لَا بَاْسَ بِهِ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ: اَنَا وَاَبِي وَخَالِي مِنْ اَصْحَابِ الْعَقَبَةِ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: آدمی ایک کپڑے میں نماز ادا کر سکتا ہے

جبکہ وہ کپڑا کھلا ہوا اور آدمی کو اُسے توشیح کے طور پر لپیٹنا چاہیے اور میرے نزدیک پسندیدہ بات یہ ہے' آدمی تہبند کے ساتھ چادر اوڑھ کر نماز ادا کرے۔

پھر اُنہوں نے یہ بات بتائی ہے' امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:
حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا انتقال صحابہ کرام میں آخر میں ہوا' امام باقر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ہم بنوسلمہ کے محلّہ میں موجود حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے گھر میں اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اُنہوں نے ہماری امامت کی' ہم کچھ لوگ تھے جب وہ اُٹھ کر ہماری امامت کرنے لگے تو اُس وقت اُن کی بڑی چادر کھونٹی پر لٹکی ہوئی تھی' تو اُنہوں نے کہا: تم اس کپڑے کو توشیح کے طور پر لپیٹ لو اور پھر یہ کہا کہ تمہارے کندھے میں سے کوئی چیز ظاہر نہ ہو۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' اُنہوں نے یہ بھی کہا تھا' وہ چادر بُنی ہوئی تھی۔
راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے اُنہوں نے ایسا اس لیے کیا تھا تاکہ ہمیں دکھائیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے یہ بات بیان کی ہے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں' میرے والد اور میرے ماموں بیعتِ عقبہ میں شرکت کا شرف رکھتے ہیں۔

**1378** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ قَالَ: صَلّٰى بِنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ قَالَ: - اَحْسَبُهٗ قَالَ: اتَّزَرَ بِهٖ -

* * عبداللہ بن محمد بن عقیل بیان کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے ایک کپڑے ہمیں نماز پڑھائی۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اُنہوں نے اُسے تہبند کے طور پر باندھا ہوا تھا۔

**1379** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ قَالَ: رَاَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ قَالَ: فَقُلْتُ: اَتُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَّالثِّيَابُ اِلٰى جَنْبِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، مِنْ اَجْلِ اَحْمَقَ مِثْلِكَ

* * عبیداللہ بن مقسم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو ایک کپڑے میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے کہا: کیا آپ نے ایک کپڑے میں نماز ادا کی ہے؟ جبکہ آپ کے کپڑے آپ کے پہلو میں موجود ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! یہ تمہارے جیسے بیوقوف شخص کی وجہ سے کی ہے۔

**1380** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ حُمَيْدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: رَاَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ

* * محمد بن منکدر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابرؓ بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو ایک کپڑے میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے' جسے اُنہوں نے مخالف سمت میں (کندھوں پر) ڈالا ہوا تھا۔

**1381** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ: اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَمَّهُمْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے' اُنہوں نے لوگوں کی امامت ایک کپڑے میں کی' جسے اُنہوں نے مخالف سمت میں ڈالا ہوا تھا۔

**1382** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ حِرَاشٍ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَمَّهُمْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ

٭٭ مسعود بن حراش بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک کپڑے میں اُن لوگوں کی امامت کی جسے اُنہوں نے توشیح کے طور پر لپیٹا ہوا تھا۔

**1383** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ: اَمَّنَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فِيْ مُسَفَّرَةٍ مُتَوَشِّحًا بِهَا. وَالْمُسَفَّرَةُ: الْمِلْحَفَةُ

٭٭ قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ایک لحاف (چادر) کپڑا پہن کر ہماری امامت کی جسے اُنہوں نے توشیح کے طور پر لپیٹا ہوا تھا۔

(راوی کہتے ہیں:) المسفرہ سے مراد لحاف ہے۔

**1384** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اخْتَلَفَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَابْنُ مَسْعُوْدٍ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، فَقَالَ اُبَيٌّ: يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: فِيْ ثَوْبَيْنِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُمَرَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِمَا فَقَالَ: اخْتَلَفْتُمَا فِيْ اَمْرٍ، ثُمَّ تَفَرَّقْتُمَا فَلَمْ يَدْرِ النَّاسُ بِاَيِّ ذٰلِكَ يَاْخُذُوْنَ لَوْ اَتَيْتُمَا لَوَجَدْتُمَا عِنْدِيْ عِلْمًا الْقَوْلُ مَا قَالَ اُبَيٌّ، وَلَمْ يَاْلُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت اُبی بن کعب اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے درمیان ایسے شخص کے بارے میں اختلاف ہوگیا جو ایک کپڑے میں نماز ادا کرتا ہے' تو حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آدمی ایک کپڑے میں نماز ادا کر سکتا ہے' جبکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: (کم از کم) دو کپڑے ہونے چاہئیں۔ اس بات کی اطلاع حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ملی تو اُنہوں نے ان دونوں صاحبان کو پیغام بھجوا کر بلوایا اور پھر بولے: تم دونوں نے اس معاملہ میں اختلاف کیا اور پھر دونوں (کسی نتیجہ پر پہنچے بغیر) ایک دوسرے سے جدا ہو گئے' لوگوں کو یہ پتا نہیں چل سکا کہ وہ کون سی رائے کو اختیار کریں' اگر تم (میرے پاس) آتے تو تمہیں میرے پاس اس بارے میں علم مل جاتا' اصل قول وہ ہے جو اُبی نے بیان کیا ہے اور غلطی عبداللہ بن مسعود نے بھی نہیں کی۔

**1385** - آثارِ صحابہ: عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ اخْتَلَفَا فِي الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ اُبَيٌّ: لَا بَاْسَ بِهِ، قَدْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَالصَّلَاةُ فِيْهِ جَائِزَةٌ. وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ اِذْ كَانَ النَّاسُ لَا يَجِدُوْنَ الثِّيَابَ، وَاَمَّا اِذْ وَجَدُوْهَا فَالصَّلَاةُ فِيْ ثَوْبَيْنِ، فَقَامَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: الْقَوْلُ مَا قَالَ اُبَيٌّ، وَلَمْ يَاْلُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت اُبی بن کعب اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے درمیان ایک کپڑے میں

نماز ادا کرنے کے بارے میں اختلاف ہوگیا تو حضرت اُبی نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے بھی ایک کپڑے میں نماز ادا کی تو ایک کپڑے میں نماز ادا کرنا جائز ہے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا تھا' یہ اُس وقت کی صورتِ حال تھی جب لوگوں کو کپڑے میسر نہیں تھے لیکن جب کپڑے میسر ہوگئے تو پھر نماز دو کپڑوں میں نماز ادا کی جائے گی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوگئے اور ارشاد فرمایا: قول وہی ہے جو اُبی نے بیان کیا ہے اور عبداللہ بن مسعود نے بھی کوئی کوتاہی (غلطی) نہیں کی ہے۔

**1386** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَيُصَلِّي الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ؟ قَالَ: اَوَ كُلُّكُمْ تَجِدُوْنَ ثَوْبَيْنِ؟

حَتّٰى اِذَا كَانَ فِيْ زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: اُصَلِّي الْعَصْرَ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ؟ فَقَالَ عُمَرُ: اِذَا وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَوَسِّعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ، جَمَعَ الرَّجُلُ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ يُصَلِّي الرَّجُلُ فِيْ اِزَارٍ وَّرِدَاءٍ فِيْ قَمِيْصٍ، وَّاِزَارٍ فِيْ اِزَارٍ، وَقَبَاءٍ فِيْ سَرَاوِيلَ وَقَبَاءٍ قَالَ: - وَاَحْسَبُهُ قَالَ: فِيْ تُبَّانٍ وَّرِدَاءٍ فِيْ تُبَّانٍ، وَقَمِيْصٍ فِيْ تُبَّانٍ وَّقَبَاءٍ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے سامنے کھڑا ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز ادا کرسکتا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہوتے ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو ایک شخص اُن کے سامنے کھڑا ہوا اور اُس نے دریافت کیا: میں نے عصر کی نماز ایک کپڑے میں ادا کرلی تھی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ تمہیں کشادگی عطا کردے تو تم اپنی ذات پر فراخی کرو اور آدمی ایک سے زیادہ کپڑے پہنے' آدمی تہبند اور چادر میں نماز ادا کرے' یا قمیص اور تہبند میں ادا کرے' یا تہبند اور قبا میں ادا کرے' یا شلوار اور قبا میں ادا کرے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) پاجامہ اور چادر میں ادا کرے' یا پاجامہ اور قمیص میں ادا کرے' یا پاجامہ اور قبا میں ادا کرے۔

**1387** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا اَدْنٰى مَا اُصَلِّي فِيْهِ مِنَ الثِّيَابِ صَلَاةَ التَّطَوُّعِ؟ قَالَ: فِيْ ثَوْبٍ قُلْتُ: مُتَوَشِّحًا؟ قَالَ: نَعَمْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کم از کم کتنے کپڑوں میں' میں نفل ادا کرسکتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: ایک کپڑے میں! میں نے دریافت کیا: کیا اُسے توشیح کے طور پر لپیٹا جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

**1388** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، قَالَ فِي الْكِتَابِ الَّذِيْ كَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ: لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ اِلَّا مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ

✵✵ عبداللہ بن ابوبکر بیان کرتے ہیں: وہ خط جسے نبی اکرم ﷺ نے عمرو بن حزم کے نام لکھا تھا' اُس میں یہ تحریر تھا:

''کوئی بھی شخص ایک کپڑے میں نماز ادا نہ کرے' البتہ (اگر کرتا ہے) تو اُس کے سرے مخالف سمت میں ڈال لے''۔

**1389** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: صَلّٰى رَسُوْلُ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ خَمِیْصَۃٍ ذَاتِ اَعْلَامٍ، فَلَمَّا قَضٰی صَلَاتَہٗ قَالَ: اذْھَبُوْا بِھٰذِہِ الْخَمِیْصَۃِ اِلٰی اَبِیْ جَھْمِ بْنِ حُذَیْفَۃَ، وَائْتُوْنِیْ بِاَنْبِجَانِیَّۃٍ، فَاِنَّھَا اَلْھَتْنِیْ آنِفًا عَنْ صَلَاتِیْ

٭٭ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کڑھائی والی قمیص میں نماز ادا کی جب آپ نے نماز ادا کی تو فرمایا: اس قمیص کو ابوجہم بن حذیفہ کے پاس لے جاؤ اور اُس کی انبجانی چادر میرے پاس لے آؤ کیونکہ اس چادر نے میری نماز کے ارتکاز میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کی تھی۔

**1390** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَسَاہُ ثَوْبَیْنِ وَھُوَ غُلَامٌ قَالَ: فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَوَجَدَہٗ یُصَلِّیْ مُتَوَشِّحًا بِہٖ فِیْ ثَوْبٍ فَقَالَ: اَلَیْسَ لَکَ ثَوْبَانِ تَلْبَسُھُمَا؟ فَقُلْتُ: بَلٰی. فَقَالَ: اَرَاَیْتَ لَوْ اَنِّیْ اَرْسَلْتُکَ اِلٰی وَرَاءِ الدَّارِ لَکُنْتَ لَابِسَھُمَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَاللّٰہُ اَحَقُّ اَنْ تَتَزَیَّنَ لَہٗ اَمِ النَّاسُ؟ قَالَ نَافِعٌ: فَقُلْتُ: بَلِ اللّٰہُ

فَاَخْبَرَہٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ - اَوْ عَنْ عُمَرَ - قَدِ اسْتَیْقَنَ نَافِعٌ اَنَّہٗ عَنْ اَحَدِھِمَا، وَمَا اُرَاہُ اِلَّا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ: لَا یَشْتَمِلُ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلَاۃِ اشْتِمَالَ الْیَھُوْدِ لِیَتَوَشَّحْ بِہٖ، مَنْ کَانَ لَہٗ ثَوْبَانِ فَلْیَتَّزِرْ، ثُمَّ لِیُصَلِّ

قَالَ لِیْ نَافِعٌ: وَکَانَ عَبْدُ اللّٰہِ لَا یَرٰی لِاَحَدٍ اَنْ یُصَلِّیَ بِغَیْرِ اِزَارٍ وَّسَرَاوِیْلَ، وَاِنْ کَانَتْ جُبَّۃً وَّرِدَاءً دُوْنَ اِزَارٍ وَّسَرَاوِیْلَ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُنہیں پہننے کے لیے دو کپڑے دیے' وہ اُن دنوں نوجوان تھے' جب وہ مسجد میں داخل ہوئے تو اُنہوں نے اُنہیں دیکھا کہ اُنہوں نے ایک کپڑا توشیح کے طور پر لپیٹا ہوا ہے اور نماز ادا کر رہے ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس دو کپڑے نہیں ہیں جنہیں تم پہن لو؟ میں نے کہا: جی ہاں! اُنہوں نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر میں گھر سے باہر تمہیں (کسی جگہ) بھجواتا تو تم اسے پہن لیتے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حقدار ہے' اُس کے لیے آرائش کی جائے یا لوگ اس کے زیادہ حقدار ہیں؟ تو نافع کہتے ہیں: میں نے کہا: جی نہیں! (بلکہ اللہ تعالیٰ زیادہ حقدار ہے)۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے' یا شاید حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات بتائی ہے' نافع کو یہ یقین ہے' ان دونوں میں سے کسی ایک کے حوالے سے یہ بات منقول ہے۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) میرا یہ خیال ہے' یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی منقول ہے' آپ نے ارشاد فرمایا:

''کوئی بھی شخص نماز کے دوران یہودیوں کی طرح شملہ نہ لٹکائے کہ اُسے توشیح کے طور پر لپیٹ لے' جس شخص کے پاس دو کپڑے ہوں وہ اُنہیں پہن کر نماز ادا کرے''۔

نافع نے مجھ سے کہا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک کسی بھی شخص کے لیے تہبند کے بغیر یا شلوار کے بغیر نماز ادا کرنا' جائز

نہیں ہے اگرچہ اُس تہبند یا شلوار کے علاوہ اُس کے پاس جبہ اور چادر بھی ہو۔

**1391** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: رَآنِي ابْنُ عُمَرَ اُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَقَالَ: اَلَمْ اَكْسِكَ ثَوْبَيْنِ؟ فَقُلْتُ: بَلٰى. قَالَ: اَرَاَيْتَ لَوْ اَرْسَلْتُكَ اِلٰى فُلَانٍ اَكُنْتَ ذَاهِبًا فِي هٰذَا الثَّوْبِ؟ فَقُلْتُ: لَا، فَقَالَ: اللّٰهُ اَحَقُّ مَنْ تَزَيَّنُ لَهُ - اَوْ مَنْ تَزَيَّنْتَ لَهُ -

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے ایک کپڑے میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تو اُنہوں نے دریافت کیا: کیا میں نے تمہیں پہننے کے لیے دو کپڑے نہیں دیئے تھے؟ میں نے کہا: جی ہاں! حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر میں تمہیں فلاں آدمی کے پاس بھیجوں تو کیا تم اسی طرح ایک کپڑا پہن کر چلے جاؤ گے؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! تو اُنہوں نے فرمایا: تو اللہ تعالیٰ اس کا زیادہ حقدار ہے اُس کے لیے تم آرائش کرو۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک پایا جاتا ہے لیکن مفہوم یہی ہے)۔

**1392** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَشْتَمِلُ فِي الثَّوْبِ؟ قَالَ: لَا التَّوَشُّحُ اَسْتَرُ، يَرُدُّ الْمَرْءُ اِزَارَهُ عَلٰى فَرْجِهِ مَرَّتَيْنِ، وَكَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَاْتَزِرَ بِهِ فَيُصَلِّيَ فِيْهِ قَطُّ اِذَا صَغُرَ قُلْتُ: اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ رَجُلَانِ عَلَيْهِمَا اِزَارٌ وَعِنْدَهُمَا رِدَاءٌ وَاحِدٌ فَقَامَا يُصَلِّيَانِ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَنْ يَرْتَدِيَا ذٰلِكَ الرِّدَاءَ عَلَيْهِمَا جَمِيعًا وَعَلَيْهِمَا اِزَارُهُمَا اَوْ يَتَوَشَّحَانِ اِزَارَيْهِمَا وَيَدَعَانِ الرِّدَاءَ قَالَ: بَلْ يُصَلِّيَانِ فِي اِزَارَيْهِمَا، وَالرِّدَاءُ جَمِيعًا اَحَبُّ اِلَيَّ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ ایک کپڑے کو اشتمال کے طور پر لپیٹ لیتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! توشح زیادہ پردہ والی ہوتی ہے آدمی اپنے تہبند کو اپنی شرمگاہ پر دو مرتبہ لپیٹ لے وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی اس طرح تہبند باندھے اور اس میں نماز ادا کرے جبکہ وہ کپڑا کم ہے۔ میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے اگر دو آدمی ہوں اور اُن دونوں کے پاس الگ تہبند ہوں لیکن دونوں کے پاس چادر ایک ہو اور پھر وہ دونوں نماز ادا کرنے لگیں تو آپ کے نزدیک یہ صورتِ حال زیادہ پسندیدہ ہوگی کہ وہ دونوں اُس چادر کو اپنے اوپر لپیٹ لیں یا یہ ہے وہ دونوں اپنے تہبند کے اندر نماز ادا کرلیں یا وہ اپنے تہبند کو توشح کے طور پر لپیٹیں اور چادر کو چھوڑ دیں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ یہ ہے وہ دونوں اپنے تہبند اور چادر سمیت نماز ادا کریں۔

**1393** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْاَحْوَصِ بْنِ الْحَكِيْمِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ صَامِتٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي شَمْلَةٍ، اَوْ بُرْدَةٍ عَقَدَهَا عَلَيْهِ

٭٭ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر میں نماز ادا کی تھی جسے آپ نے اپنے جسم پر باندھ لیا تھا۔

**1394** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ: كَانَ يَقُوْلُ: اِذَا صَلَّى الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ

مُثْنِيًا عَلَى الْفَرْجِ فَلَا بَأْسَ

٭٭ معمر فرماتے ہیں: جب کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز ادا کرے اور اُس نے اُسے اپنی شرمگاہ پر دُہرا کر کے باندھا ہوا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

# بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْقَمِيْصِ

## باب: قمیص میں نماز ادا کرنا

**1395** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ طَاوُسٍ، يُصَلِّي فِي جُبَّةٍ وَّلَيْسَ عَلَيْهِ إِزَارٌ وَّلَا رِدَاءٌ فَسَأَلْتُهُ، فَأَخْبَرَنِي أَنَّ أَبَاهُ، كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يُصَلِّيَ فِي جُبَّةٍ وَّحْدَهَا، وَالْقَمِيْصِ وَحْدَهُ إِذَا كَانَ لَا يَصِفُهُ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کے صاحبزادے کو جُبّہ میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' اُنہوں نے کوئی تہبند نہیں باندھا ہوا تھا اور اُن کے جسم پر کوئی چادر نہیں تھی۔ میں نے اُن سے دریافت کیا تو اُنہوں نے مجھے بتایا کہ اُن کے والد اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ صرف جُبّہ پہن کر نماز ادا کر لیں یا قمیص پہن کر نماز ادا کر لیں' جبکہ وہ اُن کی صفت کو بیان نہ کرتی ہو (یعنی جسم کے اعضاء اُس سے ظاہر نہ ہوتے ہوں)۔

**1396** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: كَانَ طَاوُسٌ إِذَا سُئِلَ عَنِ الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: أَكُلُّ إِنْسَانٍ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ؟ فَكَانَ يَقُوْلُ: يُصَلِّي الرَّجُلُ فِي الْجُبَّةِ وَحْدَهَا، وَالْقَمِيْصِ وَحْدَهُ إِذَا كَانَ كَثِيفًا، وَإِذَا صَغُرَ الْإِزَارُ فَلَمْ يَبْلُغْ أَنْ يَتَّشِحَهُ فَلْيَتَّزِرْهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس سے جب ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے کا سوال کیا جاتا تو وہ دریافت کرتے تھے: کیا ہر شخص کے پاس دو کپڑے ہوتے ہیں؟ وہ یہ فرماتے ہیں: آدمی صرف جُبّہ پہن کر یا صرف قمیص پہن کر نماز ادا کر سکتا ہے جبکہ وہ موٹی ہو' جب تہبند اتنا چھوٹا ہو کہ آدمی اُسے توشیح کے طور پر لپیٹ سکے تو پھر آدمی کو اُسے تہبند کے طور پر پہن لینا چاہیے۔

**1397** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْقَمِيْصُ أُصَلِّي فِيْهِ وَحْدَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِذَا كَانَ كَثِيفًا قَالَ: قُلْتُ: الْفَرْوُ أُصَلِّيْ فِيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَمَا بَأْسُهُ قَدْ دُبِغَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا میں صرف قمیص میں نماز ادا کر سکتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جبکہ وہ موٹی ہو' میں نے دریافت کیا: کیا میں صرف فرو پہن کر نماز ادا کر سکتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اس میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ اُس کی دباغت ہو چکی ہو۔

**1398** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ: يُصَلِّي الرَّجُلُ فِي الْقَمِيْصِ الْوَاحِدِ إِذَا كَانَ ضَيِّقًا لَا بَأْسَ بِهِ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: آدمی ایک قمیص میں نماز ادا کر سکتا ہے جبکہ وہ تنگ ہو' اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**1399** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنِ الصَّبَّاحِ قَالَ: دَخَلَ عَطَاءٌ وَمُجَاهِدٌ عَلَى عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَسَأَلَهُمَا: الرَّجُلُ يُصَلِّي فِي الْقَمِيصِ الْوَاحِدِ؟ فَقَالَ عَطَاءٌ: نَعَمْ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ: اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَشُدَّ عَلٰى حَقْوَيْهِ شَيْئًا

٭٭ صباح بیان کرتے ہیں: عطاء اور مجاہدٗ عبدالحمید بن عبداللہ بن عمرو کی خدمت میں حاضر ہوئےٗ تو اُنہوں نے ان دونوں حضرات سے دریافت کیا: کیا آدمی ایک کپڑے میں نماز ادا کرسکتا ہے؟ تو عطاء نے جواب دیا: جی ہاں! جبکہ مجاہد نے جواب دیا کہ مجھے یہ پسند ہےٗ آدمی اپنے کولہوں پر بھی کوئی چیز باندھ لے۔

**1400** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ رَجُلٍ، سَمَّاهُ، وَعَنْ اَبِيهِ: اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَمَّهُمْ فِي قَمِيصٍ لَيْسَ عَلَيْهِ اِزَارٌ وَلَا رِدَاءٌ، وَقَالَ جَابِرٌ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي قَمِيصٍ

٭٭ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہےٗ اُنہوں نے لوگوں کی امامت ایک قمیص پہن کر کیٗ اُنہوں نے جسم پر کوئی چادر نہیں باندھی اور کوئی تہبند نہیں باندھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک قمیص میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

## بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْقِبَاءِ وَالسَّرَاوِيلِ

## باب: قباء اور شلوار میں نماز ادا کرنا

**1401** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سُئِلَ عَنِ الْقِبَاءِ وَاَنَا اَسْمَعُ: اَيُصَلِّي فِيهِ الْمَرْءُ وَحْدَهُ؟ فَقَالَ: الْقِبَاءُ مُفَرَّجٌ، وَلَوْلَا ذٰلِكَ صَلَّى فِيهِ وَحْدَهُ وَلٰكِنْ لِيَتَّزِرْ عَلَيْهِ، اَوْ تَحْتَهُ اِزَارٌ قُلْتُ لَهُ: اَفَيُصَلِّي الرَّجُلُ فِي السَّرَاوِيلِ وَحْدَهَا؟ فَقَالَ: لَا، اِلَّا اَنْ لَا يَجِدَ غَيْرَهَا. وَفِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَمْرٍو فِي ذٰلِكَ بَيَانٌ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے قباء کے بارے میں سوال کیا گیاٗ میں اسے سن رہا تھاٗ کیا آدمی صرف قباء پہن کر نماز ادا کرسکتا ہےٗ اُنہوں نے جواب دیا: قباء کھلی ہوتی ہےٗ اگر ایسا نہ ہو تو آدمی اُسے پہن کر نماز ادا کرسکتا ہےٗ تاہم آدمی کو تہبند بھی باندھنا چاہیےٗ یا اُس کے نیچے ازار (یعنی شلوار یا پاجامہ یا تہبند) ہونا چاہیے۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: کیا آدمی صرف شلوار پہن کر نماز ادا کرسکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! البتہ اگر اُسے شلوار کے علاوہ کچھ نہیں ملتا (تو کرسکتا ہے)۔

معمر نے اپنی سند کے ساتھ جو روایت نقل کی ہےٗ اُس میں بھی اسی بات کا بیان ہے۔

## بَابُ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ لَا يَدْرِي اَطَاهِرٌ اَمْ لَا

## باب: ایک کپڑے میں نماز ادا کرنا جس کے بارے میں یہ پتا نہ ہو کہ کیا وہ پاک ہے یا نہیں؟

**1402** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اُصَلِّي فِي ثَوْبٍ اُعِرْتُهُ لَا اَدْرِي

اَطَاهِرٌ اَمْ لَا؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا میں ایسے کپڑے میں نماز ادا کرسکتا ہوں' جسے میں نے عاریت کے طور پر لیا ہو اور مجھے یہ پتا نہ ہو کہ کیا وہ پاک ہے یا نہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

**1403** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِنِ اشْتَرَى رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَوْبًا مِنْ مُشْرِكٍ اَوِ اسْتَعَارَهُ فَلْيُصَلِّ فِيهِ، وَلَا يَغْسِلُهُ اِلَّا اَنْ يَعْرِفَ فِيهِ شَيْئًا

٭٭ سفیان ثوری فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص جو مسلمان ہے وہ کسی مشرک شخص سے کوئی کپڑا خریدتا ہے یا اُسے عاریت کے طور پر لیتا ہے' تو وہ اُس کپڑے میں نماز ادا کرلے اور اُسے نہ دھوئے' البتہ اگر اُس کپڑے میں نجاست لگی ہوئی نظر آجاتی ہے (تو حکم مختلف ہے)۔

**1404** - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَمِعْتُ الثَّوْرِيَّ يَقُولُ: لَا بَاْسَ اَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبِ النَّصْرَانِيِّ وَالْمَجُوسِيِّ وَالْيَهُودِيِّ، اِلَّا اَنْ يَعْلَمَ فِيهِ شَيْئًا

٭٭ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ آدمی کسی عیسائی' مجوسی یا یہودی شخص کے کپڑے میں نماز ادا کرلے' البتہ اُسے اُس کپڑے میں کسی نجاست کا علم ہو (تو حکم مختلف ہے)۔

## بَابُ الصَّلَاةِ فِي السَّيْفِ وَالْقَوْسِ

### باب: تلوار یا قوس لٹکا کر نماز ادا کرنا

**1405** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوا يَرَوْنَ السَّيْفَ رِدَاءً

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلے لوگ یہ سمجھتے تھے کہ تلوار بھی چادر کی طرح ہے۔

**1406** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: الْقَوْسُ رِدَاءٌ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: کمان' چادر ہے۔

**1407** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ يَجِدْ رِدَاءً يُصَلِّي فِيهِ طَرَحَ عَلَى كَتِفَيْهِ - اَوْ قَالَ: عَلَى عَاتِقِهِ عِقَالًا

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی کو جب کوئی چادر نماز ادا کرنے کے لیے نہیں ملتی تھی تو وہ اپنے کندھوں پر (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے کندھے پر رسّی ڈال لیتے تھے۔

## بَابُ السَّدْلِ

### باب: سدل (کے طور پر کپڑے کو لٹکانا)

**1408** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: رَاَيْتُ عَطَاءً، يَسْدُلُ ثَوْبَهُ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو سدل کے طور پر اپنا کپڑا لٹکاتے ہوئے دیکھا ہے جبکہ وہ اُس وقت نماز ادا کر رہے تھے۔

1409 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ ثَوْرٍ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: لَا بَأْسَ بِالسَّدْلِ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: سدل میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1410 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، كَرِهَ السَّدْلَ

٭٭ ابراہیم نخعی نے سدل کو مکروہ قرار دیا ہے۔

1411 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ النَّخَعِيِّ: أَنَّهُ كَانَ يَسْدُلُ

٭٭ عبدالرحمٰن بن اسود نخعی کے بارے میں منقول ہے وہ سدل کرتے تھے۔

1412 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ: رَأَيْتُ الْحَسَنَ، وَابْنَ سِيرِيْنَ يَسْدُلَانِ عَلَى قَمِيْصِهِمَا.

٭٭ ہشام بن حسان بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بصری اور ابن سیرین کو اپنے قمیصوں پر سدل کے طور پر کپڑا لٹکائے ہوئے دیکھا ہے۔

1413 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ رَأَى، الْحَسَنَ، وَابْنَ سِيرِيْنَ يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ

٭٭ معمر نے اُس شخص کے حوالے سے روایت نقل کی ہے جس نے حسن بصری اور ابن سیرین کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

1414 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَلُفَّ الرَّجُلُ رِدَاءَهُ عَلَى مَنْكِبَيْهِ قَالَ: يَنْشُرُهُ

٭٭ مجاہد اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ کوئی شخص اپنی چادر کو اپنے کندھوں پر لپیٹ لے وہ یہ فرماتے ہیں: آدمی کو اُسے پھیلانا چاہیے۔

1415 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ سَدَلَ ثَوْبَهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَعَطَفَ ثَوْبَهُ عَلَيْهِ.

٭٭ امام عبدالرزاق امام ابوحنیفہ کے حوالے سے علی بن اقرم کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جس نے اپنے کپڑے کو سدل کے طور پر لٹکایا ہوا تھا اور وہ شخص اُس وقت نماز ادا کر رہا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے وہ کپڑا اُس کے جسم پر لپیٹ دیا۔

1416 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ الْوَادِعِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

* سفیان ثوری ایک شخص کے حوالے سے ابوعطیہ وادعی کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے یہ نقل کرتے ہیں۔

1417 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ أَبَاهُ: كَرِهَ السَّدْلَ فِي الصَّلَاةِ. قَالَ: أَبُو عُبَيْدَةَ، وَكَانَ أَبِي يَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهُ

* ابوعبیدہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: اُن کے والد نماز میں سدل کو مکروہ قرار دیتے تھے۔ ابوعبیدہ فرماتے ہیں: میرے والد یہ ذکر کرتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع کیا ہے۔

1418 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: أَنَّهُ كَرِهَ السَّدْلَ فِي الصَّلَاةِ. قَالَ: وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَهُ.

* مجاہد نماز میں سدل کو مکروہ قرار دیتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' اُنہوں نے اس چیز کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

1419 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْهُمَا أَنَّهُمَا يَكْرَهَانَهُ، مُجَاهِدٌ - أَحْسَبُهُ قَالَ: وَطَاوُسٌ -

* عبدالکریم نامی راوی نے ان دونوں حضرات کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' یہ دونوں اسے مکروہ قرار دیتے تھے' اُن میں سے ایک صاحب مجاہد ہیں اور دوسرے کے بارے میں میرا خیال ہے' وہ طاؤس ہیں۔

1420 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ السَّدْلَ

* مجاہد کے بارے میں یہ بات منقول ہے' وہ سدل کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

1421 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ: أَنَّهُ كَرِهَ السَّدْلَ إِلَّا أَنْ يُمْسِكَ بِطَرَفَيْهِ.

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَرَأَيْتُ الثَّوْرِيَّ إِذَا صَلَّى ضَمَّ طَرَفَيِ الثَّوْبِ بِيَدِهِ إِلَى صَدْرِهِ

* امام ابوحنیفہ نے حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' وہ سدل کو مکروہ قرار دیتے تھے' البتہ اگر اُس کے دونوں کناروں کو پکڑ لیا جائے (یا باندھ لیا جائے) تو حکم مختلف ہوگا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان ثوری کو دیکھا ہے' جب وہ نماز ادا کرتے تھے تو وہ اپنے کپڑے کے دونوں کناروں کو اپنے ہاتھ کے ذریعہ اپنے سینہ پر ایک دوسرے سے ملا لیتے تھے۔

1422 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ: أَنَّهُ كَرِهَ السَّدْلَ

* ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے' وہ سدل کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

1423 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ

اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ: رَاٰی قَوْمًا سَادِلِیْنَ فَقَالَ: كَاَنَّهُمُ الْيَهُوْدُ خَرَجُوْا مِنْ فُهْرِهِمْ. قُلْنَا لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ: مَا فُهْرُهُمْ؟ قَالَ: كَنَائِسُهُمْ

✵✵ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے' اُنہوں نے کچھ لوگوں کو سدل کے طور پر کپڑے لٹکائے ہوئے دیکھا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ لوگ گویا کہ یہود ہیں جو اپنے "فہر" سے نکلے ہیں۔

راوی کہتے ہیں: ہم نے امام عبدالرزاق سے دریافت کیا: اُن کے فہر سے مراد کیا ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اُن کے عبادت خانے۔

**1424** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ: اِذَا يَرَاى الْاِسْبَالَ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيُسَرِّحْ عَلَيْهِ رِدَاءَهُ. فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِطَاوُسٍ فَقَالَ: ذٰلِكَ خَيْرٌ وَاَحْسَنُ

✵✵ مجاہد کے بارے میں یہ بات منقول ہے' جب وہ کسی شخص کو نماز کے دوران کپڑا لٹکائے ہوئے دیکھتے تو اُس کی چادر کو اُس پر لوٹا دیتے تھے۔ میں نے اس بات کا تذکرہ طاؤس سے کیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ بہتر اور عمدہ ہے۔

**1425** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: رَاَيْتُ طَاوُسًا، يُصَلِّي وَقَدْ وَضَعَ رِدَاءَهُ تَحْتَ عَضُدِهِ

✵✵ ابراہیم بن میسرہ فرماتے ہیں: میں نے طاؤس کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' اُنہوں نے اپنی چادر اپنے بازو کے نیچے رکھی ہوئی تھی۔

**1426** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ: اَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَاْسًا اَنْ يَسْدُلَ الرَّجُلُ اِذَا كَانَ عَلَيْهِ قَمِيْصٌ، فَاَمَّا اِذَا كَانَ عَلَيْهِ اِزَارٌ فَلَا يَسْدُلُ

✵✵ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے' وہ اس بارے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی نے سدل کیا ہوا ہو جبکہ اُس کے جسم پر قمیص موجود ہو' لیکن اگر اُس نے صرف شلوار پہنی ہوئی ہو تو پھر وہ سدل نہیں کرے گا۔

**1427** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: - اَحْسَبُهُ عَامِرًا الْاَحْوَلَ -، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ: اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ السَّدْلَ وَيَرْفَعُ فِيْ ذٰلِكَ حَدِيْثًا، ثُمَّ ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ عطاء بن ابی رباح کے بارے میں یہ بات منقول ہے' وہ سدل کو مکروہ قرار دیتے تھے اور اس بارے میں ایک مرفوع حدیث بھی نقل کرتے تھے' اُنہوں نے اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ذکر کیا۔

## بَابُ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُ فِيْهِ، وَيَعْرَقُ فِيْهِ الْجُنُبُ

## باب: ایسے کپڑے میں نماز ادا کرنا جس کو پہن کر آدمی نے صحبت کی ہو یا جس میں کسی جنبی شخص کو پسینہ آیا ہو

**1428** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي

**يَعْرَقُ فِيهِ الْجُنُبُ**

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ اُس کپڑے میں نماز ادا کر لیتے تھے جس میں جنبی شخص کو پسینہ آیا ہو۔

**1429** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ اَيُصَلَّى فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُ فِيهِ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَدْ جَامَعْتُ فِي ثَوْبِي الَّذِي عَلَيَّ الْبَارِحَةَ وَاَنَا اُصَلِّي فِيهِ

✵✵ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: کیا آپ ایسے کپڑے میں نماز ادا کر لیتے ہیں جس میں آپ نے صحبت کی ہو؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے گزشتہ رات اپنے اسی کپڑے میں صحبت کی تھی اور پھر میں نے اسے پہن کر نماز بھی ادا کر لی۔

**1430** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يُصَلَّى فِي الثَّوْبِ الَّذِي يَعْرَقُ فِيهِ الْجُنُبُ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس بارے میں کوئی حرج نہیں ہے اُسی کپڑے کو پہن کر نماز ادا کر لی جائے جس میں جنبی شخص کو پسینہ آیا تھا۔

**1431** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الرَّجُلِ يُصِيبُ الْمَرْاَةَ فِي الثَّوْبِ فَيَعْرَقُ فِيهِ فَقَالَتْ: قَدْ كَانَتِ الْمَرْاَةُ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ تُعِدُّ خِرْقَةً اَوِ الْخِرَقَ فَتَمْسَحُ بِهِ، وَيَمْسَحُ بِهِ الرَّجُلُ وَلَمْ يَرَ بِهِ بَاْسًا - تَعْنِي اَنْ يُصَلِّيَ فِيهِ -

✵✵ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو کسی کپڑے کو پہن کر اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرتا ہے اور پھر اُسے اُس کپڑے میں پسینہ آ جاتا ہے۔ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: پہلے زمانہ میں اس طرح کی صورتِ حال کے لیے عورتیں ایک کپڑا رکھتی تھیں جس کے ذریعہ وہ اپنے جسم اور آدمی کے جسم کو پونچھ لیتی تھیں اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتی تھیں۔ یعنی اس بارے میں کوئی حرج نہیں سمجھتی تھیں کہ اُس کپڑے میں نماز ادا کی جائے۔

**1432** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ اُمِّ الْهُذَيْلِ، اَنَّ عَائِشَةَ، سُئِلَتْ عَنِ الثَّوْبِ تَعْرَقُ فِيهِ الْحَائِضُ فَقَالَتْ: لَا بَاْسَ بِهِ - تَعْنِي اَنْ تُصَلِّيَ فِيهِ -

✵✵ اُم ہذیل بیان کرتی ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسے کپڑے کے بارے میں دریافت کیا گیا جس میں حیض والی عورت کو پسینہ آ جاتا ہے تو اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ تھی کہ اُس کپڑے میں نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**1433** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ قُرَيْشٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ، عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى اَنْ يُصَلَّى فِي شِعَارِ الْمَرْاَةِ. قَالَ: وَسَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ

1

عُرْوَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَكْرَهُ اَنْ يُصَلّٰى فِيْهِ

✽✽ معاذہ عدویہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے عورت کی چادر پر نماز ادا کی جائے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ہشام بن عروہ کو اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہوئے سنا ہے وہ بھی ایسی چادر میں نماز ادا کرنے کو مکروہ سمجھتی تھیں۔

**1434** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْمَرْءُ يُصِيبُ اَهْلَهُ، ثُمَّ يَلْبَسُ ثَوْبَهُ، ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ فَلَعَلَّ ثَوْبَهُ اَنْ يُصِيبَهُ مِنَ الْمَنِيِّ شَيْءٌ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ لِلصَّلَاةِ فَيَجِفُّ فِيْ ذٰلِكَ الثَّوْبَ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرتا ہے پھر وہ اپنے اُسی کپڑے کو پہن لیتا ہے اور اپنی شرمگاہ کو دھو لیتا ہے' تو ہو سکتا ہے' اُس کے کپڑے پر منی میں سے کوئی چیز لگ گئی ہو' پھر وہ نماز کے لیے وضو کرتا ہے اور وہ کپڑا خشک ہو جاتا ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**1435** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: اَضَعُ الْمُصْحَفَ عَلٰى فِرَاشِي، اُجَامِعُ عَلَيْهِ، وَاَحْتَلِمُ عَلَيْهِ، وَاَعْرَقُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے بتایا کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: کیا میں اپنا قرآنِ مجید اُس بچھونے پر رکھ سکتا ہوں جس پر میں صحبت کرتا ہوں' یا جس پر مجھے احتلام ہوا تھا' یا جس پر مجھے پسینہ آیا تھا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

**1436** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: لَيْسَ عَلٰى ثَوْبِ الْحَائِضِ وَالْجُنُبِ غُسْلٌ، وَلَا رَشٌّ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء یہ فرماتے ہیں: حیض والی عورت اور جنبی شخص کے کپڑے کو دھونا یا اُس پر پانی چھڑکنا لازم نہیں ہے۔

## بَابُ الثَّوْبِ يُصِيبُهُ الْمَنِيُّ

## باب: جس کپڑے پر منی لگ جائے

**1437** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَ: اِنْ لَمْ تَقْذَرْهُ فَامِطْهُ بِاِذْخِرَةٍ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کپڑے پر منی لگنے کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: اگر وہ تمہیں ناگوار نہیں ہوتی تو تم

اذخر کے ذریعہ اُسے پونچھ لو۔

**1438** - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يَعْنِيْ عَطَاءً، - سَقَطَ عَطَاءٌ مِنْ كِتَابِ ابْنِ الْاَعْرَابِيِّ -، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: اِذَا احْتَلَمْتَ فِيْ ثَوْبِكَ فَامِطْهُ بِاِذْخِرَةٍ اَوْ خِرْقَةٍ، وَلَا تَغْسِلْهُ اِنْ شِئْتَ اِلَّا اَنْ تَقْذَرَ اَوْ تَكْرَهَ اَنْ يُرَى فِيْ ثَوْبِكَ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب تمہیں اپنے کپڑے میں احتلام ہو جائے تو تم اُسے کسی اذخر (گھاس) یا کسی کپڑے کے ذریعہ پونچھ لو اور اگر چاہو تو اُسے نہ دھوؤ البتہ اگر یہ چیز تمہیں گندی لگتی ہے یا تم اسے ناپسند کرتے ہو کہ وہ تمہارے کپڑے پر دکھائی دے (تو حکم مختلف ہے اُس وقت تم اُسے دھو سکتے ہو)۔

**1439** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: اَرْسَلَتْ عَائِشَةُ اِلٰى ضَيْفٍ لَهَا تَدْعُوْهُ فَقَالُوْا لَهَا: هُوَ يَغْسِلُ جَنَابَةً فِيْ ثَوْبِهٖ، فَقَالَتْ: وَلِمَ يَغْسِلُهُ لَقَدْ كُنْتُ اَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❊❊ ہمام بن حارث بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ایک مہمان کو پیغام بھجوایا اور اُسے بلوایا تو لوگوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتایا کہ وہ اپنے کپڑے پر لگی ہوئی جنابت کی منی کو دھو رہا ہے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ اُسے کیوں دھو رہا ہے؟ جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے میں اسے (یعنی منی کو) کھرچ دیا کرتی تھی۔

**1440** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: تُمِيْطُ الْمَنِيَّ بِاِذْخِرَةٍ، اَوْ حَجَرٍ عَنْ ثَوْبِكَ

❊❊ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم اذخر (گھاس) یا پتھر کے ذریعہ اپنے کپڑے سے منی کو صاف کر سکتے ہو۔

## بَابُ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ وَلَا يُعْرَفُ مَكَانُهُ

## باب: منی کا کپڑے پر لگ جانا' جبکہ اُس کی جگہ کا پتا نہ چل سکے

**1441** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ ابْنِ اَخِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: اَنَا سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: اِذَا عَلِمْتَ اَنْ قَدِ احْتَلَمْتَ فِيْ ثَوْبِكَ، وَلَمْ تَدْرِ اَيْنَ هُوَ، فَاغْسِلِ الثَّوْبَ كُلَّهُ، فَاِنْ لَمْ تَدْرِ اَصَابَهُ اَوْ لَمْ يُصِبْهُ فَانْضَحْهُ بِالْمَاءِ نَضْحًا.

❊❊ طلحہ بن عبداللہ' جو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ہیں' وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب تمہیں یہ پتا چلے کہ تمہیں اپنے اس کپڑے میں احتلام ہو گیا ہو اور تمہیں یہ پتا نہ چل سکے کہ وہ منی کہاں لگی ہے؟ تو تم اپنے پورے کپڑے کو دھوؤ' کیونکہ تم یہ بات نہیں جانتے کہ پانی اُس جگہ تک پہنچا ہے یا نہیں پہنچا' اور تم اُس پر پانی اچھی طرح چھڑکو۔

**1442** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ مِثْلَهُ.

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

**1443** - آثارِصحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهٗ.

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔

**1444** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهٗ. قَالَ الْحَسَنُ: فَاِنِ اسْتَيْقَنْتَ اَنَّهٗ فِيْ نَاحِيَةٍ مِنَ الثَّوْبِ غَسَلْتَ تِلْكَ النَّاحِيَةَ وَرَشَشْتَ النَّاحِيَةَ الْاُخْرٰى

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: اگر تمہیں اس بات کا یقین ہو کہ یہ کپڑے کے ایک کونے پر ہے' تو تم اُسے دھولو اور دوسرے کونے پر پانی چھڑک لو۔

**1445** - آثارِصحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ، حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ: اعْتَمَرَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْ رَكْبٍ فِيْهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ، وَاَنَّ عُمَرَ عَرَّسَ فِيْ بَعْضِ الطَّرِيْقِ قَرِيْبًا مِنَ الْمِيَاهِ، فَاحْتَلَمَ فَاسْتَيْقَظَ، وَقَدْ كَادَ اَنْ يُصْبِحَ فَرَكِبَ، وَكَانَ الرَّفْعُ حَتّٰى جَاءَ الْمَاءَ فَجَلَسَ عَلَى الْمَاءِ يَغْسِلُ مَا رَاٰى مِنَ الْاِحْتِلَامِ حَتّٰى اَسْفَرَ، فَقَالَ عَمْرٌو: اَصْبَحْتَ وَمَعَنَا ثِيَابٌ اَلْبَسْهَا وَدَعْ ثَوْبَكَ يُغْسَلُ، فَقَالَ عُمَرُ: وَاعَجَبًا لَكَ يَا عَمْرُو، لَئِنْ كُنْتَ تَجِدُ الثِّيَابَ اَفَكُلُّ النَّاسِ يَجِدُوْنَ الثِّيَابَ؟ فَوَاللّٰهِ لَوْ فَعَلْتُ لَكَانَتْ سُنَّةً، لَا بَلْ اَغْسِلُ مَا رَاَيْتُ وَاَنْضَحُ مَا لَمْ اَرَ

٭٭ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے یحییٰ بن عبدالرحمٰن کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے یہ بات بیان کی ہے: ایک مرتبہ وہ کچھ سواروں کے ساتھ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ عمرہ کرنے کے لیے گئے' اُن لوگوں میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے' راستے میں کسی جگہ کسی پانی کے چشمے کے قریب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پڑاؤ کیا' اُنہیں احتلام ہوا' جب وہ بیدار ہوئے تو صبح ہونے کے قریب تھی' پھر وہ سوار ہوئے اور پانی کے پاس آئے' پانی کے پاس آ کر اُنہوں نے احتلام کا نشان دیکھا' اس دوران روشنی ہو چکی تھی' اس پر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا: جناب! صبح ہو چکی ہے' ہمارے پاس اور بھی کپڑے ہیں آپ وہ پہن لیں اور اپنے کپڑے کو دھونے کے لیے چھوڑ دیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عمرو! تم پر حیرانگی ہوتی ہے' تمہارے پاس تو اور کپڑے ہیں' کیا سب لوگوں کے پاس اور کپڑے ہوں گے' اللہ کی قسم! اگر میں ایسا کر لیتا تو یہ چیز معمول بن جاتی' جی ہاں! مجھے جس جگہ (منی کا نشان) نظر آئے گا میں اُسے دھولوں گا' اور جہاں نظر نہیں آئے گا وہاں پانی چھڑک لوں گا۔

**1446** - آثارِصحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عُمَرَ اَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ وَهُوَ فِيْ سَفَرٍ، فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ: اَتَرَوْنَا نُدْرِكُ الْمَاءَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، فَاَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى اَدْرَكَ فَاغْتَسَلَ وَجَعَلَ يَغْسِلُ مَا رَاٰى مِنَ الْجَنَابَةِ فِيْ ثَوْبِهٖ، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: لَوْ لَبِسْتَ ثَوْبًا غَيْرَ هٰذَا وَصَلَّيْتَ؟ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ: اِنْ وَجَدْتَ ثَوْبًا وَجَدَهٗ كُلُّ اِنْسَانٍ اِنِّيْ لَوْ فَعَلْتُ لَكَانَتْ سُنَّةً وَلٰكِنِّيْ اَغْسِلُ مَا رَاَيْتُ، وَاَنْضَحُ مَا لَمْ اَرَهٗ

✵✵ یحییٰ بن عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جنابت لاحق ہوگئی وہ اُس وقت سفر کر رہے تھے جب صبح کا وقت ہوا تو اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ سورج نکلنے سے پہلے ہم پانی تک پہنچ جائیں گے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو ان حضرات نے سفر تیز کر دیا یہاں تک کہ وہ پانی تک پہنچ گئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غسل کیا اور اپنے کپڑے پر جس جگہ اُنہیں جنابت کا نشان نظر آ رہا تھا اُسے دھونا شروع کیا تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر آپ اس کی بجائے کوئی دوسرا کپڑا پہن کر نماز پڑھا دیں (تو مناسب ہوگا)۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: اگر آپ کے پاس اور کپڑا ہے تو ہر ایک کے پاس دوسرا کپڑا ہوگا' اگر میں نے ایسا کیا تو یہ چیز معمول بن جائے گی' لیکن میں اُس جگہ کو دھوؤں گا جہاں پر مجھے (منی کا نشان) نظر آتا ہے اور اُس جگہ پر پانی چھڑک لوں گا' جہاں مجھے وہ نشان نظر نہیں آتا۔

**1447** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَنْ كَانَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ سَفَرٍ وَّلَيْسَ مَعَهُ مَاءٌ فَاَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فَقَالَ: اَتَرَوْنَا لَوْ رَفَعْنَا نُدْرِكُ الْمَاءَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ؟ فَاغْتَسَلَ عُمَرُ، وَاَخَذَ يَغْسِلُ مَا اَصَابَ ثَوْبَهُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ - اَوِ الْمُغِيْرَةُ -: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، لَوْ صَلَّيْتَ فِيْ هٰذَا الثَّوْبِ؟ فَقَالَ: يَا ابْنَ عَمْرٍو - اَوِ الْمُغِيْرَةِ - اَتُرِيْدُ اَنْ لَا اُصَلِّيَ فِيْ ثَوْبٍ اَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ؟ فَيُقَالُ: اِنَّ عُمَرَ لَمْ يُصَلِّ فِيْ ثَوْبٍ اَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ، لَا بَلِ اَغْسِلُ مَا رَاَيْتُ، وَاَرُشُّ مَا لَمْ اَرَ

✵✵ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جو ایک سفر میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا' ان لوگوں کے پاس پانی نہیں تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جنابت لاحق ہوگئی تو اُنہوں نے کہا: تمہارا کیا خیال ہے! اگر ہم تیزی سے سفر کرتے رہیں' تو سورج نکلنے سے پہلے پانی تک پہنچ جائیں گے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غسل کیا اور اُن کے کپڑے پر جو جنابت کا نشان لگا ہوا تھا اُسے دھونے لگے' تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے یا شاید حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: اے امیر المؤمنین! اگر آپ اس (دوسرے) کپڑے میں نماز ادا کر لیں (تو مناسب ہوگا)۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عمرو کے صاحبزادے! (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اے مغیرہ! کیا آپ یہ چاہتے ہیں' میں ایسے کپڑے میں نماز ادا نہ کروں جس پر جنابت (یعنی منی) لگ چکی تھی اور پھر یہ بات کہی جائے گی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تو اُس کپڑے میں نماز ہی ادا نہیں کی تھی جس پر جنابت لگی ہوئی تھی' جی نہیں! جس جگہ یہ نظر آئے گی اُسے میں دھوؤں گا' اور جس جگہ نظر نہیں آئے گی وہاں پانی چھڑک دوں گا۔

**1448** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّهُ اعْتَمَرَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْ رَكْبٍ فِيْهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ فَعَرَّسَ قَرِيْبًا مِنْ بَعْضِ الْمِيَاهِ، فَاحْتَلَمَ فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ اَصْبَحَ فَلَمْ يَجِدْ فِي الرَّكْبِ مَاءً فَرَكِبَ، وَكَانَ الرَّفْعُ حَتّٰى جَاءَ الْمَاءَ فَجَلَسَ عَلَى الْمَاءِ يَغْسِلُ مَا فِيْ ثَوْبِهِ مِنَ الْاِحْتِلَامِ فَلَمَّا اَسْفَرَ، قَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: اَصْبَحْتَ دَعْ ثَوْبَكَ يُغْسَلُ، وَالْبَسْ بَعْضَ ثِيَابِنَا فَقَالَ: وَاعَجَبًا لَكَ يَا عَمْرُو لَئِنْ كُنْتَ تَجِدُ الثِّيَابَ اَفَكُلُّ الْمُسْلِمِيْنَ يَجِدُوْنَ

الثِّيَابَ؟ فَوَاللّٰهِ لَوْ فَعَلْتُهَا لَكَانَتْ سُنَّةً، بَلِ اَغْسِلُ مَا رَاَيْتُ، وَاَنْضَحُ مَا لَمْ اَرَ

✵✵ یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ کچھ دوسرے لوگوں کے ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ عمرہ کرنے کے لیے گئے' اُن دوسرے لوگوں میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے' رات کو کسی وقت اُنہوں نے پانی کے قریب کسی جگہ پڑاؤ کرلیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو احتلام ہوگیا جب وہ بیدار ہوئے تو صبح ہوچکی تھی اور اُن کے ساتھیوں میں سے کسی کے پاس پانی نہیں تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ سوار ہوئے اور تیزی سے چلتے ہوئے پانی تک پہنچ گئے' پھر وہ پانی کے کنارے بیٹھے اور اُنہیں اپنے کپڑے پر جس جگہ احتلام کا نشان نظر آیا تھا اُسے دھونے لگے' جب صبح اچھی طرح روشن ہوگئی تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: جناب صبح ہوچکی ہے' آپ اپنے کپڑے کو دھونے کو چھوڑیں اور ہمارے کپڑوں میں سے کوئی دوسرا کپڑا پہن لیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عمرو! تم پر حیرانگی ہوتی ہے' اگر تمہارے پاس اور کپڑے ہیں' تو کیا سب مسلمانوں کے پاس اور کپڑے ہیں' اللہ کی قسم! اگر میں نے ایسا کیا تو یہ چیز معمول بن جائے گی' جی نہیں! بلکہ میں اُس جگہ کو دھوؤں گا جہاں مجھے (منی کا نشان) نظر آتا ہے اور اُس جگہ پر پانی چھڑک لوں گا جہاں مجھے وہ نظر نہیں آتا۔

**1449** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اِذَا احْتَلَمْتَ فِيْ ثَوْبِكَ فَلَمْ تَعْلَمْ مَكَانَهُ فَارْشُشْهُ بِالْمَاءِ

✵✵ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: جب تمہیں اپنے کپڑے میں احتلام ہو جائے اور تمہیں اُس کی جگہ کا پتا نہ چلے تو تم اُس پر پانی چھڑک دو۔

**1450** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الثَّوْبِ جَنَابَةٌ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: کپڑے پر جنابت لاحق نہیں ہوتی۔

**1451** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ بْنِ يُوْنُسَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَلَا يُعْلَمُ مَكَانُهُ قَالَ: يُنْضَحُ الثَّوْبُ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما منی کے کپڑے پر لگ جانے کے بارے میں بیان کرتے ہیں جس کی جگہ کا پتا نہ چل سکے' وہ فرماتے ہیں: پورے کپڑے پر پانی چھڑک لیا جائے۔

**1452** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اَلْقَيْحُ وَالدَّمُ وَالْبَوْلُ وَالْمَذْيُ يُصِيبُ الثَّوْبَ سَوَاءٌ كُلُّهُ، حُكَّهُ، ثُمَّ ارْشُشْهُ بِالْمَاءِ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: پیپ یا خون یا پیشاب یا مذی کپڑے پر لگ جائیں' تو ان سب کا حکم برابر ہے' ان کو کھرچ لیا جائے گا' اور پھر پانی چھڑک لیا جائے گا۔

# بَابُ الدَّمِ يُصِيبُ الثَّوْبَ

## باب: کپڑے پرخون لگ جانا

**1453** - آثارِصحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: الرَّجُلُ يَرَى فِي ثَوْبِهِ الدَّمَ الْقَلِيلَ اَوِ الْكَثِيرَ فَقَالَ: اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَنْصَرِفُ لِقَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ، ثُمَّ يَبْنِيْ عَلٰى مَا قَدْ صَلّٰى اِلَّا اَنْ يَتَكَلَّمَ فَيُعِيدُ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: ایک شخص اپنے کپڑے پر تھوڑا یا زیادہ خون لگا ہوا دیکھ لیتا ہے' تو زہری نے بتایا کہ سالم نے مجھے یہ بات بتائی ہے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دونوں صورتوں میں' خواہ وہ کم ہو یا زیادہ ہو' نماز ختم کر دیتے تھے اور پھر (اُسے دھو کر آنے کے بعد) اُسی پر بنا کرتے تھے جو نماز وہ پہلے ادا کر چکے ہوتے تھے' البتہ اگر وہ درمیان میں کلام کر لیتے تو پھر دوبارہ نماز ادا کرتے تھے۔

**1454** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: هَلْ لِلثَّوْبِ مِنْ غُسْلٍ؟ فَاِنَّكَ اَخْبَرْتَنِي، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَحُكُّ الدَّمَ حَتّٰى قَالَ: فَحَسْبُهُ ذٰلِكَ قُلْتُ: فَالدَّمُ وَالْقَيْحُ وَكُلُّ شَيْءٍ عَلٰى نَحْوِ ذٰلِكَ اِذَا حُكَّ فَحَسْبُهُ قَالَ: نَعَمْ حُكَّهُ، ثُمَّ انْضَحْهُ وَحَسْبُكَ قُلْتُ لَهُ: حَكَكْتُ الدَّمَ مِنْ ثَوْبِي فَغَلَبَنِي لَا يَخْرُجُ قَالَ: فَارْشُشْ عَلَيْهِ وَحَسْبُهُ، وَاِنْ لَمْ تَغْسِلْهُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا کپڑے کو دھونا لازم ہوگا کیونکہ آپ نے مجھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے' وہ خون کو کھرچ دیتی تھیں یہاں تک کہ اُنہوں نے یہ کہا کہ یہ کافی ہوتا ہے۔ تو میں نے جواب دیا: اس صورت میں خون اور پیپ اور اس طرح کی ہر چیز کا حکم یہی ہوگا کہ جب آپ اسے کھرچ دیں گے تو یہ کافی ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تم اُسے کھرچ دو' پھر اُس پر پانی چھڑک دو' یہ تمہارے لیے کافی ہوگا۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: میں اپنے کپڑے سے خون کو کھرچ دیتا ہوں لیکن وہ مجھ پر غالب آ جاتا ہے اور مکمل طور پر نہیں نکلتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: تم اس پر پانی چھڑک دو' یہ کافی ہے (اگر تم اُسے نہیں بھی دھوتے تو کوئی حرج نہیں ہے)۔

**1455** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلَ اِنْسَانٌ عَطَاءً فَقَالَ: فِيْ ظَهْرِيْ جِلْدٌ فِيهِ قُرُوحٌ قَدْ مَلَاَ قَيْحُهَا ثِيَابِي، وَعَنَّانِي الْغُسْلُ، فَقَالَ: اَمَا تَقْدِرُ اَنْ تَجْعَلَ عَلَيْهِ ذَرُورًا يُجَفِّفُهَا؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَصَلِّ وَلَا تَغْسِلْ ثَوْبَكَ فَاللّٰهُ اَعْذَرَ بِالْعُذْرِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے دریافت کیا' اُس نے کہا: میری پشت پر موجود جلد میں بہت سے دانے نکلے ہوئے ہیں' جن کی پیپ میرے کپڑوں پر لگ جاتی ہے اور یہ چیز مجھے غسل کرنے میں بھی دقت کا باعث ہوتی ہے' تو عطاء نے کہا: کیا تم اس بات پر قادر نہیں ہو کہ تم اُس پر بھوسہ لگا دو جو اسے خشک کر دے! اُس نے جواب دیا: جی نہیں! تو عطاء نے فرمایا: تم

نماز ادا کر دو اور اپنے کپڑے نہ دھوو' کیونکہ اللہ تعالیٰ عذر والے شخص کے عذر کو قبول کرتا ہے۔

**1456** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: فِي الثَّوْبِ يُصِيبُهُ الدَّمُ قَالَ: اِنْ كَانَ فَاحِشًا انْصَرَفَ، وَاِنْ كَانَ قَلِيلًا لَمْ يَنْصَرِفْ قَالَ: وَكَانَ يَقُولُ: مَوْضِعُ الدِّرْهَمِ فَاحِشٌ

✱✱ قتادہ فرماتے ہیں: جب کپڑے پر خون لگ جائے تو اگر وہ زیادہ ہو تو تم نماز ختم کر دو اور اگر وہ تھوڑا ہو تو نماز ختم نہ کرو۔ اُنہوں نے یہ بھی فرمایا ہے' ایک درہم جتنی جگہ' زیادہ شمار ہوگی۔

**1457** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَمْ يَكُنْ يَرَى بِدَمِ الْبَرَاغِيثِ بَأْسًا.

✱✱ حسن بصری فرماتے ہیں: پسّو کے خون میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**1458** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ

✱✱ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حسن بصری سے منقول ہے۔

**1459** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُرَيْثٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: اَنَّهُ لَمْ يَرَ بِدَمِ الْبَرَاغِيثِ بَأْسًا

✱✱ امام شعبی پسّو کے خون میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

**1460** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ دَمِ الْبَرَاغِيثِ فِي الثَّوْبِ فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ

✱✱ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: اُن سے کپڑے پر پسّو کے خون کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**1461** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ: اَنَّهُ لَمْ يَرَ بِدَمِ الْبَرَاغِيثِ بَأْسًا.

✱✱ ابن جریج' عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں: وہ پسّو کے خون میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

**1462** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ مِثْلَهُ

✱✱ یہی روایت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے منقول ہے۔

**1463** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ: اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ دَمِ الْبَرَاغِيثِ فِي ثَوْبٍ، فَقَالَ: اغْسِلْ مَا اسْتَطَعْتَ

✱✱ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے' اُن سے کپڑے پر پسّو کے خون کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: تم سے جہاں تک ہو سکے اُسے دھولو۔

**1464** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ، قَالَا الْقَيْحُ بِمَنْزِلَةِ الدَّمِ

✵✵ حسن بصری اور قتادہ یہ فرماتے ہیں: پیپ کا حکم خون کی مانند ہے۔

**1465 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ نُعْمَانَ بْنِ اَبِیْ شَيْبَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّهٗ كَانَ اِذَا صَلّٰى فِیْ ثَوْبٍ وَّفِيْهِ دَمٌ لَمْ يُعِدِ الصَّلَاةَ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: جب وہ کسی ایسے کپڑے میں نماز ادا کرتے جس پر خون لگا ہوا ہوتا تو وہ اُس نماز کو دُہراتے نہیں تھے۔

**1466 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، وَغَيْرِهٖ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانَ عَلٰى عَلْقَمَةَ بُرْدٌ - اَوْ قَالَ: ثَوْبًا - فِيْهِ اَثَرُ دَمٍ قَدْ غُسِلَ، فَلَمْ يَذْهَبْ وَكَانَ يُصَلِّیْ فِيْهِ فَقِيْلَ لَهٗ: لَوْ وَضَعْتَهٗ وَلَبِسْتَ غَيْرَهٗ فَقَالَ: اِنَّ مِمَّا حُبِّبَ اِلَیَّ الصَّلَاةُ فِيْهِ اِنِّیْ اَرٰى دَمَ مِعْضَدٍ فِيْهِ قَالَ: كُنَّا مُحَاصِرِيْنَ قَصْرًا بِاَذْرِبِيجَانَ فَرُمِیَ بِحَجَرٍ فَاَصَابَهٗ فَشَجَّهٗ وَسَالَ الدَّمُ عَلٰى وَجْهِهٖ، فَاَقْسَمْتُ عَلَيْهِ فَاَخَذَ بُرْدِیْ هٰذَا فَاعْتَجَرَ بِهٖ وَجَعَلَ يَمْسَحُ الدَّمَ وَيَقُوْلُ: وَاللّٰهِ اِنَّهَا لَصَغِيْرَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يُبَارِكُ فِی الصَّغِيْرَةِ قَالَ: وَاِنَّ هَامَتَهٗ فُلِقَتْ بِالسَّيْفِ قَالَ: فَمَاتَ مِعْضَدٌ مِنْ جُرْحِهٖ ذٰلِكَ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: علقمہ کے جسم پر ایک چادر تھی یا ایک کپڑا تھا جس پر خون کا نشان موجود تھا' اُنہوں نے اُسے دھویا لیکن وہ ختم نہیں ہوا تو اُنہوں نے اُس کپڑے میں نماز ادا کر لی۔ اُن سے کہا گیا: اگر آپ اسے اُتار دیتے اور اس کی جگہ دوسرا کپڑا پہن لیتے (تو یہ مناسب ہوتا)۔ تو اُنہوں نے جواب دیا: مجھے یہ بات پسند آئی کہ میں اس کپڑے میں نماز ادا کروں کیونکہ میں نے اس میں ایک ایسا خون دیکھا ہے جو اس میں رچا بسا ہوا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نے آذربائیجان کے ایک قلعہ کا محاصرہ کیا ہوا تھا' اسی دوران ایک تیر آ کر اُنہیں لگا تو وہ زخمی ہو گئے' اُن کا خون چہرے پر بہنے لگا' میں نے اُنہیں واسطہ دیا تو اُنہوں نے میری یہ والی چادر لی اور اُسے سر پر لپیٹ لیا' اُنہوں نے خون کو پونچھنا شروع کیا اور یہ کہا: اللہ کی قسم! یہ بہت تھوڑا سا ہے اور اللہ تعالیٰ تھوڑی چیز میں بھی برکت دے دیتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُس وقت اُن کا سر تلوار کے ذریعہ زخمی ہو گیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو اُن کا انتقال ایسے عالم میں ہوا کہ اُنہوں نے اپنے زخم کو باندھا ہوا تھا۔

**1467 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِی الثَّوْبِ يُصِيبُهُ الدَّمُ قَالَ: اِنْ كَانَ فَاحِشًا انْصَرَفَ، وَاِنْ كَانَ قَلِيْلًا لَمْ يَنْصَرِفْ وَكَانَ يَقُوْلُ: مَوْضِعُ الدِّرْهَمِ فَاحِشٌ

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: جب کپڑے پر خون لگ جائے تو اگر وہ زیادہ ہو تو آدمی نماز ختم کر دے گا' اور اگر وہ تھوڑا ہو تو نماز ختم نہیں کرے گا۔ وہ یہ فرماتے ہیں: ایک درہم جتنی جگہ زیادہ شمار ہوتی ہے۔

**1468 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: اِذَا كَانَ مَوْضِعُ الدِّرْهَمِ فِیْ ثَوْبِكَ فَاَعِدِ الصَّلَاةَ

٭٭ حماد فرماتے ہیں: جب تمہارے کپڑے پر ایک درہم جتنی جگہ (پر نجاست لگی ہوئی ہو) تو تم نماز دوبارہ ادا کرو گے۔

**1469** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: لَقَدْ صَلَّيْتُ فِي ثَوْبِي هٰذَا مِرَارًا فِيهِ دَمٌ فَنَسِيتُ اَنْ اَغْسِلَهُ

٭٭ عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: عطاء بن ابی رباح نے مجھ سے کہا: میں نے اپنے اس کپڑے میں کئی مرتبہ نماز ادا کی ہے جبکہ اس میں خون لگا ہوا ہوا اور مجھے اس کو دھونا بھول چکا تھا۔

**1470** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: رَاَيْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ خَلَعَ قَمِيصَهُ فِي دَمٍ فَنَسِيتُ اَنْ اَغْسِلَهُ رَاَى فِيهِ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ الْحَسَنُ يَنْصَرِفُ اِذَا رَاَى فِي ثَوْبِهِ الدَّمَ

٭٭ زہری فرماتے ہیں: میں نے قاسم بن محمد کو دیکھا' اُنہوں نے خون لگی ہوئی قمیص کو اُتارا اور پھر میں یہ بھول گیا کہ میں وہ دھولوں جہاں میں نے خون دیکھا تھا۔

معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری جب اپنے کپڑے میں خون دیکھتے تھے تو نماز ختم کر دیتے تھے۔

## بَابُ بَوْلِ الْخُفَّاشِ

## باب: چمگادڑ کے پیشاب کا حکم

**1471** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُرَيْثٍ قَالَ: سُئِلَ الشَّعْبِيُّ، عَنْ بَوْلِ الْخُفَّاشِ فِي الْمَسْجِدِ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَاْسًا

٭٭ حریث بیان کرتے ہیں: امام شعبی سے مسجد میں چمگادڑ کے پیشاب کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

**1472** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ مُوسَى قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ سِيرِينَ فَسَقَطَ عَلَيْهِ بَوْلُ الْخُفَّاشِ فَنَضَحَهُ، وَقَالَ: مَا كُنْتُ اَرَى النَّضْحَ شَيْئًا حَتَّى بَلَغَنِي عَنْ سِتَّةٍ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٭٭ اسرائیل بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: میں ابن سیرین کے ساتھ مسجد میں موجود تھا' اُن کے جسم پر چمگادڑ کا پیشاب گر گیا' اُنہوں نے اس پر پانی چھڑک لیا اور بولے: میں پانی چھڑکنے کا قائل اُس وقت تک نہیں ہوا' جب تک نبی اکرم ﷺ کے چھ اصحاب کے بارے میں مجھے یہ روایت نہیں پہنچ گئی (کہ اس طرح کی صورتِ حال میں وہ بھی اسی طرح کرتے تھے)۔

## بَابُ خُرْءِ الدَّجَاجِ، وَطِينِ الْمَطَرِ

## باب: مرغی کی بیٹ اور بارش کے کیچڑ کا حکم

**1473** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ حَمَّادًا، عَنْ خُرْءِ الدَّجَاجِ يُصِيبُ الثَّوْبَ،

فَقَالَ: اِذَا يَبِسَ فَلْيَفْرُكْهُ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے حماد بن ابوسلیمان سے مرغی کی بیٹ کے بارے میں دریافت کیا' جو کپڑے پر لگ جاتی ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: جب وہ خشک ہو جائے' تو آدمی اُس کھرچ لے۔

**1474** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِیْ حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: سُئِلَ عَنْ طِينِ الْمَطَرِ يُصِيبُ الثَّوْبَ قَالَ: يُصَلِّي فِيهِ فَاِذَا جَفَّ فَلْيَحُكَّهُ

✵✵ امام عبدالرزاق' امام ابوحنیفہ' حماد کے حوالے سے مجاہد کے بارے میں نقل کرتے ہیں: اُن سے بارش کے کیچڑ کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو کپڑے پر لگ جاتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: آدمی اُسے پہن کر نماز ادا کر لے گا' جب وہ خشک ہو جائے تو اُسے کھرچ لے گا۔

**1475** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا بَاْسَ بَالرَّوْثِ يَكُوْنُ فِي النَّعْلَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّي فِيهِمَا

✵✵ منصور نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' وہ مینگنی میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے' جو جوتے پر لگ جاتی ہے اور وہ اُس میں نماز ادا کر لیتے تھے۔

## بَابُ اَبْوَالِ الدَّوَابِّ وَرَوْثِهَا

## باب: جانوروں کے پیشاب اور اُن کی لید کا حکم

**1476** - اقوالِ تابعین: عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَنْ رَجُلٍ وَّطِءَ رَوْثًا رَطْبًا، فَقَالَ: اِنْ شَاءَ مَسَحَ رِجْلَيْهِ بِالْاَرْضِ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص سے دریافت کیا: جس نے تر لید کو پاؤں تلے دے دیا' تو اُس نے کہا: اگر وہ چاہیں' تو اپنے پاؤں کو زمین پر پونچھ لیں۔

**1477** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَمْشِي خَلْفَ الْاِبِلِ فَيُصِيبُهُ النَّضْحُ مِنْ اَبْوَالِهَا قَالَ: يَنْضَحُ

✵✵ زہری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو کسی اونٹ کے پیچھے چل رہا ہوتا ہے اور اونٹ کے پیشاب کے چھینٹے اُس پر پڑ جاتے ہیں' تو اُنہوں نے فرمایا: وہ شخص پانی چھڑک لے گا۔

**1478** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ لَا يَرَى بِاَرْوَاثِ الدَّوَابِّ شَيْئًا. قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَبْوَالُ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ بِمَنْزِلَةِ الْاِبِلِ

✵✵ قتادہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے' وہ جانوروں کی لید میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ معمر کہتے ہیں: گائے اور

بکری کا پیشاب اونٹ کے پیشاب کے حکم میں ہے۔

**1479** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ: لَا بَاْسَ بِاَبْوَالِ الْاِبِلِ كَانَ بَعْضُهُمْ يَسْتَنْشِقُ مِنْهَا قَالَ: وَكَانُوَا لَا يَرَوْنَ بَاْسًا بِالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ

✱✱ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اونٹوں کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں ہے' بعض حضرات نے اس کی صورت میں پانی چھڑک لینے کا حکم دیا ہے' وہ یہ بھی فرماتے ہیں: وہ لوگ گائے اور بکری کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

**1480** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: لَا بَاْسَ بِاَبْوَالِ الْبَهَائِمِ اِلَّا الْمُسْتَنْقَعَ

✱✱ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جانوروں کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں ہے' البتہ تالاب کا حکم مختلف ہے۔

**1481** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: مَا اَكَلْتَ لَحْمَهُ فَلَا بَاْسَ بِبَوْلِهِ.

✱✱ عطاء فرماتے ہیں: جس جانور کا گوشت تم کھاتے ہو اُس کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**1482** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ

✱✱ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عطاء سے منقول ہے۔

**1483** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: لَا بَاْسَ بِبَوْلِ ذَاتِ الْكَرِشِ

✱✱ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جگالی کرنے والے جانور کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**1484** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ مَا كُنْتَ آكِلَهُ، اَتَغْسِلُ ثَوْبَكَ مِنْ سَلْحِهِ اَوْ بَوْلِهِ؟ قَالَ: وَمَا ذٰلِكَ؟ قُلْتُ: الْاِبِلُ قُلْتُ: وَالْبَقَرُ وَالشَّاءُ وَالصَّيْدُ وَالطَّيْرُ قَالَ: لَمْ اَكُنْ لِاَغْسِلَ ثَوْبِي مِنْ ذٰلِكَ اِلَّا اَنْ اَقْذَرَ رِيحَهُ اَوْ يُرَى فِي ثَوْبِي قُلْتُ: فَالْفَرَسُ فَاِنَّهُ قَدْ كَانَ يُؤْكَلُ لَحْمُهُ قَالَ: لَعَلِّي اَنْ اَغْسِلَ ثَوْبِي مِنْ رَوْثِهِ اَوْ بَوْلِهِ وَمَا عَلَيَّ فِي ذٰلِكَ لَوْ تَرَكْتُ مِنْ بَاْسٍ قَالَ: امْسَحْهُ وَارْشُشْهُ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' جس جانور کا گوشت آپ کھاتے ہیں' کیا اُس کی لید یا پیشاب کی وجہ سے آپ اپنے کپڑے کو دھوئیں گے؟ اُنہوں نے دریافت کیا: وہ جانور کون سا ہے؟ میں نے جواب دیا: اونٹ! پھر میں نے کہا: اس کے علاوہ گائے ہے' بکری ہے' شکار کا جانور ہے' پرندہ ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: میں اس کی وجہ سے اپنے کپڑے کو نہیں دھوؤں گا' البتہ اگر مجھے اُس کی بو بُری لگتی ہے یا اُس کا نشان اپنے کپڑے پر نظر آنا بُرا لگتا ہے (تو پھر دھولوں گا)۔ میں نے دریافت کیا: گھوڑے کا کیا حکم ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: اس کا گوشت کھایا جاتا ہے۔ پھر اُنہوں نے فرمایا: لیکن شاید میں اُس کی لید یا پیشاب کی وجہ سے اپنے کپڑے کو دھولوں گا' لیکن اگر میں اسے ترک کر دیتا ہوں' تو پھر مجھ پر کوئی گناہ لازم نہیں ہوگا۔ اُنہوں نے یہ فرمایا: تم اُسے پونچھ لو اور اس پر پانی چھڑک

# بَابُ بَوْلِ الصَّبِيِّ

## باب: بچے کے پیشاب (کاحکم)

**1485** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أُمِّ قَيْسِ بِنْتِ مِحْصَنٍ الْاَسَدِيَّةِ اُخْتِ عُكَّاشَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ بَابْنٍ لَهَا قَدْ اَعْلَقَتْ عَلَيْهِ تَخَافُ اَنْ يَكُوْنَ بِهِ الْعُذْرَةُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلٰى مَاذَا تَدْغَرُوْنَ اَوْلَادَكُمْ بِهٰذِهِ الْعُلَقِ؟ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ - يَعْنِي الْكُسْتَ - فَاِنَّ فِيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْفِيَةٍ، مِنْهَا ذَاتُ الْجُنْبِ ثُمَّ اَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيَّهَا، فَوَضَعَهُ فِيْ حِجْرِهٖ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَكُنِ الصَّبِيُّ بَلَغَ اَنْ يَّاْكُلَ الطَّعَامَ . قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَيُسْتَعَطُ لِلْعُذْرَةِ، وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجُنُبِ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَمَضَتِ السُّنَّةُ اَنْ يُرَشَّ بَوْلُ الصَّبِيِّ وَيُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ

٭٭ سیدہ اُم قیس بنت محصن اسدیہ رضی اللہ عنہا، جو حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں، وہ بیان کرتی ہیں: میں اپنے بیٹے کو ساتھ لے کر آئی جس کا میں نے گلا ملا تھا' مجھے یہ اندیشہ تھا' اس کے گلے میں تکلیف ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وجہ ہے' تم اس

1485 -صحيح البخاری، كتاب الوضوء ، باب بول الصبيان، حديث:219، صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب حكم بول الطفل الرضيع وكيفية غسله، حديث:458، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء ، جماع ابواب تطهير الثياب بالغسل من الانجاس، باب نضح بول الغلام ، حديث:287، مستخرج ابی عوانة، مبتدا كتاب الطهارة، بيان تطهير الثوب الذی يصلی فيه من بول المولود الذكر الذی، حديث:392، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب النجاسة وتطهيرها ، ذكر الاكتفاء بالرش على الثياب التی اصابها بول الذكر الذی لم، حديث:1390، موطا مالك، كتاب الطهارة، باب ما جاء فی بول الصبی، حديث:139، سنن الدارمی، كتاب الطهارة، باب بول الغلام الذی لم يطعم، حديث:774، سنن ابی داؤد، كتاب الطهارة، باب بول الصبی يصيب الثوب، حديث:322، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها' باب ما جاء فی بول الصبی الذی لم يطعم، حديث:521، الجامع للترمذی، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء فی نضح بول الغلام قبل ان يطعم، حديث:69، السنن الصغری، سؤر الهرة، صفة الوضوء، باب بول الصبی الذی لم ياكل الطعام، حديث: 301، مصنف ابن ابی شيبة، كتاب الطهارات، فی بول الصبی الصغير يصيب الثوب، حديث:1274، السنن الكبرٰی للنسائی، ذكر ما ينقض الوضوء وما لا ينقضه، بول الصبی الذی لم ياكل الطعام ويصيب الثوب ، حديث: 282، شرح معانی الآثار للطحاوی، باب حكم بول الغلام والجارية قبل ان ياكلا الطعام، حديث:356، السنن الكبرٰی للبيهقی، كتاب الصلاة، جماع ابواب الصلاة بالنجاسة وموضع الصلاة من مسجد وغيره، باب الرش على بول الصبی الذی لم ياكل الطعام، حديث:3863، مسند احمد بن حنبل ، مسند النساء، حديث ام قيس بنت محصن اخت عكاشة بن محصن، حديث:26422، مسند الطيالسی، احاديث النساء ، ما روت ام قيس بنت محصن الانصارية عن النبی صلى الله، حديث:1728، مسند الحميدی، احاديث ام قيس بنت محصن الاسدية اسد خزيمة رضی الله عنها، حديث:338، المعجم الاوسط للطبرانی، باب الالف، من اسمه احمد، حديث:2277، المعجم الكبير للطبرانی، باب الفاء ، ام قيس بنت محصن الاسدية اخت عكاشة، عبيد الله بن عبد الله بن عتبة ، حديث:21331

طرح مَل کے اپنے بچوں کو تکلیف پہنچاتی ہے تم پر عودِ ہندی کو استعمال کرنا لازم ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی مراد کست (نامی بوٹی) تھی اس میں چار چیزوں سے شفاء ہے جن میں سے ایک ذات الجنب کی بیماری بھی ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اُس خاتون کے بچے کو پکڑا اور اُسے اپنی گود میں بٹھالیا تو اُس نے نبی اکرم ﷺ پر پیشاب کر دیا' نبی اکرم ﷺ نے پانی منگوا کر اُس پر چھڑک دیا' اُسے بچے کی عمر اتنی نہیں ہوئی تھی کہ وہ کچھ کھانا شروع کرتا۔

امام زہری فرماتے ہیں: اس بوٹی کو گلے کی تکلیف کی بیماری میں سونگھا جاتا ہے اور ذات الجنب کی بیماری میں منہ میں ڈالا جاتا ہے۔

زہری یہ کہتے ہیں: اُس کے بعد یہ رواج چلا آ رہا ہے' بچہ کے پیشاب پر پانی چھڑک دیا جاتا ہے اور بچی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے۔

**1486** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، اَنَّ اُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ، كَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ اللَّاتِيْ بَايَعْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَاَخْبَرَتْنِيْ اَنَّهَا اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا لَمْ يَبْلُغْ اَنْ يَاْكُلَ الطَّعَامَ وَقَدْ اَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلٰى مَا تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُمْ بِهٰذِهِ الْعَلَائِقِ، عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ - يَعْنِي الْكُسْتَ - فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ، مِنْهَا ذَاتُ الْجُنُبِ

قَالَ: عُبَيْدُ اللّٰهِ: فَاَخْبَرَتْنِيْ اُمُّ قَيْسٍ اَنَّ ابْنَهَا ذٰلِكَ بَالَ فِيْ حِجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلٰى بَوْلِهِ وَلَمْ يَغْسِلْهُ فَمَضَتِ السُّنَّةُ بِذٰلِكَ مِنَ النَّضْحِ عَلٰى بَوْلِ مَنْ لَمْ يَاْكُلْ مِنَ الْغِلْمَانِ، وَيُغْسَلُ بَوْلُ مَنْ اَكَلَ مِنْهُمْ

✵ سیدہ اُم قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا' جو ہجرت کرنے والی ابتدائی دور کی خواتین میں سے ہیں' جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے دستِ اقدس پر اسلام قبول کیا تھا' وہ بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ وہ اپنے بیٹے کو ساتھ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں جو بچہ ابھی کھانا کھانے کی عمر تک نہیں پہنچا تھا' اُس خاتون نے اُس بچے کے گلے کی تکلیف کی وجہ سے اُس کا گلا ملا ہوا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا وجہ ہے' تم اس طرح گلا مل کر اپنی اولاد کو تکلیف دیتی ہو' تم پر عود ہندی استعمال کرنا لازم ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی مراد کست (نامی بوٹی) تھی' اس میں سات بیماریوں سے شفاء ہے' جن میں سے ایک ذات الجنب ہے۔

عبیداللہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: سیدہ اُم قیس رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بھی بتایا کہ اُن کے بیٹے نے نبی اکرم ﷺ کی گود میں پیشاب کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے پانی منگوا کر اُس پیشاب پر چھڑک دیا آپ نے اُسے دھو دیا۔

(راوی کہتے ہیں:) اُس کے بعد یہی طریقہ چلا آ رہا ہے' جو بچے کچھ کھاتے پیتے نہیں ہیں' اُن کے پیشاب پر پانی چھڑک دیا جاتا ہے اور جو بچے کچھ کھاتے ہیں' اُن کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے۔

**1487** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ قَابُوْسَ بْنِ الْمُخَارِقِ، يَرْفَعُهُ

اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ، وَيُنْضَحُ بَوْلُ الصَّبِيِّ. قَالَ سُفْيَانُ: وَنَحْنُ نَقُوْلُ: مَا لَمْ يَطْعَمِ الطَّعَامَ

✵✵ قابوس بن مخارق نبی اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''لڑکی کے پیشاب کو دھویا جائے گا' اور لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑک دیا جائے گا''۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں: ہم بھی یہی فتویٰ دیتے ہیں' جبکہ وہ بچہ کچھ کھاتا پیتا نہ ہو۔

**1488** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِىْ عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِىْ حَرْبِ بْنِ اَبِى الْاَسْوَدِ الدِّيلِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ قَالَ: يُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ وَيُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ مَا لَمْ يَطْعَمْ

✵✵ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لڑکی کے پیشاب کو دھویا جائے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑک دیا جائے گا' جبکہ وہ کچھ کھاتا پیتا نہ ہو۔

**1489** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اُتِىَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَيْهِ فَصَبَّ عَلَيْهِ الْمَاءَ

✵✵ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک بچے کو لایا گیا' اُس نے آپ پر پیشاب کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے اُس پر پانی چھڑک دیا۔

**1490** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِىْ بَوْلِ الصَّبِيِّ قَالَ: يُصَبُّ عَلَيْهِ مِثْلُهُ مِنَ الْمَاءِ قَالَ: كَذٰلِكَ صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَوْلِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بچے کے پیشاب کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: اُس پر اُتنا ہی پانی چھڑک دیا جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بھی بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے حسین بن علی کے پیشاب پر ایسا ہی کیا تھا۔

**1491** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مِهْرَانَ الْكُوفِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ لَيْثُ بْنُ اَبِىْ سُلَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنِىْ حدوب مَوْلًى لِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِمًا فِىْ بَيْتِىْ فَجَاءَ حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ يُدْرِجُ فَخَشِيتُ اَنْ يُوقِظَهُ فَعَلَّلْتُهُ بِشَىْءٍ قَالَتْ: ثُمَّ غَفَلْتُ عَنْهُ فَقَعَدَ عَلٰى بَطْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ طَرَفَ ذَكَرِهِ فِىْ سُرَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَالَ فِيهَا قَالَتْ: فَفَزِعْتُ لِذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَاتِىْ مَاءً فَصُبِّيهِ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: يُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ وَيُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ

✽✽ سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں سوئے ہوئے تھے اسی دوران حسین بن علی گھٹنوں کے بل چلتے ہوئے آ گئے مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیدار نہ کر دیں تو میں نے انہیں کوئی چیز پکڑا کر ان کی توجہ کو ہٹا دیا۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر میری توجہ ان سے ہٹی تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیٹ پر بیٹھ چکے تھے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناف میں پیشاب کر دیا۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اس بات پر پریشان ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی لا کر اس پر چھڑک دو۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جائے گا اور بچی کے پیشاب کو دھویا جائے گا۔

**1492** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الصَّبِيُّ مَا لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ، أَتَغْسِلُ بَوْلَهُ أَوْ سَلْحَهُ مِنْ ثَوْبِكَ؟ قَالَ: لَا أَرُشُّ عَلَيْهِ أَوْ أَصُبُّ عَلَيْهِ، قُلْتُ: الصَّبِيُّ يَلْعَقُ قَبْلَ أَنْ يَأْكُلَ الطَّعَامَ بِالسَّمْنِ وَالْعَسَلِ وَذَلِكَ طَعَامُهُ قَالَ: ارْشُشْ أَوِ اصْبُبْ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: وہ بچہ جو ابھی کھانا نہ کھاتا ہو کیا آپ اس کے پیشاب یا پاخانہ کو اپنے کپڑے سے دھوئیں گے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں اس پر پانی چھڑک دوں گا (یہاں لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔ میں نے دریافت کیا: جو بچہ کھانے کی عمر سے پہلے گھی یا شہد وغیرہ چاٹ لیتا ہو تو کیا یہ کھانے والا شمار ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: تم اس پر پانی چھڑک لو (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّوْبِ يُصْبَغُ بِالْبَوْلِ

## باب: ایسا کپڑا جسے پیشاب کے ذریعہ رنگا گیا ہو اس کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

**1493** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: هَمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، أَنْ يَنْهَى عَنِ الْحِبَرَةِ مِنْ صِبَاغِ الْبَوْلِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَلَيْسَ قَدْ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لَبِسَهَا؟ قَالَ: عُمَرُ: بَلَى، قَالَ الرَّجُلُ: أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ: (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ) (الاحزاب: 21) فَتَرَكَهَا عُمَرُ

✽✽ قتادہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حبرہ (نامی مخصوص قسم کی چادر) کو استعمال کرنے سے منع کرنے کا ارادہ کیا جسے پیشاب کے ذریعہ رنگا جاتا ہے تو ایک شخص نے ان سے کہا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ چادر پہنی تھی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! تو اس آدمی نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے:

"تمہارے لیے اللہ کے رسول کے طریقہ میں بہترین نمونہ ہے"۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے ترک کر دیا۔

**1494** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: هَمَّ عُمَرُ، أَنْ يَنْهَى عَنْ ثِيَابِ حِبَرَةَ

لِصَبْغِ الْبَوْلِ، ثُمَّ قَالَ: كُنَّا نُهِينَا، عَنِ التَّعَمُّقِ

✻✻ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حبرہ نامی کپڑوں کو استعمال کرنے سے منع کرنے کا ارادہ کیا' کیونکہ انہیں پیشاب کے ذریعہ رنگا جاتا ہے' پھر انہوں نے فرمایا: ہمیں گہرائی میں جانے سے منع کیا گیا ہے۔

**1495** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: لَوْ نُهِينَا عَنْ هٰذَا الْعَصَبِ فَإِنَّهُ يُصْبَغُ بِالْبَوْلِ، فَقَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: وَاللّٰهِ مَا ذٰلِكَ لَكَ قَالَ: مَا؟ قَالَ: إِنَّا لَبِسْنَاهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ، وَكُفِّنَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ: صَدَقْتَ

✻✻ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کاش کہ ہمیں اس کپڑے کو استعمال کرنے سے منع کر دیا جاتا جسے پیشاب کے ذریعہ رنگا جاتا ہے' تو حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! یہ اختیار آپ کو نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ کیسے؟ حضرت اُبی نے کہا: اس کی وجہ یہ ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ہم یہ کپڑا پہنتے رہے ہیں اور قرآن نازل ہوتا رہا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس کپڑے میں کفن دیا گیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا ہے۔[1]

**1496** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: رَأَيْتُ الزُّهْرِيَّ يَلْبَسُ مَا صُبِغَ بِالْبَوْلِ

✻✻ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری کو دیکھا ہے' انہوں نے ایسا کپڑا پہنا ہوا تھا' جسے پیشاب کے ذریعہ رنگا گیا تھا۔

**1497** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَصْطَنِعُ الْحُلَلَ لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْلُغُ الْحُلَّةُ السَّبْعَ مِائَةٍ إِلَى أَلْفِ دِرْهَمٍ

✻✻ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے لیے حُلّوں پر رنگ کرواتے تھے اور اُن میں سے کسی حُلّے کی قیمت سات سو سے لے کر ایک ہزار درہم تک ہوتی تھی۔

**1498** - آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، أَوْ عُمَرَ كَانَ يَنْهٰى أَنْ يُصْبَغَ بِالْبَوْلِ. قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ: يَسْتَنْسِجُ بِحُلَلٍ لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَلَغَتِ الْحُلَّةُ أَلْفَ دِرْهَمٍ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ

✻✻ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' یا شاید حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پیشاب سے رنگے ہوئے کپڑے کو استعمال کرنے سے منع کر دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے لیے ایسے حُلّے تیار کروایا کرتے تھے کہ اُن میں سے کسی حُلّے کی قیمت ایک ہزار درہم یا اُس سے زیادہ ہوتی تھی۔

**1499** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: كَانَ يَنْهٰى أَنْ يُصْبَغَ بِالْبَوْلِ، وَكَانَ يَسْتَنْسِجُ لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَلَغَتِ الْحُلَّةُ مِنْهَا أَلْفَ دِرْهَمٍ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ

[1] بعض روایات میں یہ بات مذکور ہے کہ ایسی چادر لائی گئی تھی' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں کفن نہیں دیا گیا۔

ذٰلِكَ

٭٭ ابن جریج' نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے (کپڑے کو) پیشاب کے ذریعہ رنگنے سے منع کیا ہے' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے لیے کپڑا بنوایا کرتے تھے اور اُس کپڑے کے ایک حلّے کی قیمت ایک ہزار درہم یا اُس سے زیادہ ہو جاتی تھی۔

# بَابُ الصَّلَاةِ فِي النَّعْلَيْنِ

## باب: جوتے پہن کر نماز ادا کرنا

**1500** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ

٭٭ ابوالعلاء بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جوتے پہن کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

**1501** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُصَلِّي فِي النَّعْلَيْنِ الرَّجُلُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَدْ بَلَغَنِي ذٰلِكَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّهُ صَلَّى فِيهِمَا وَمَا بَاْسُهُمَا، وَفِي الْخُفَّيْنِ اَيْضًا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آدمی جوتے پہن کر نماز ادا کر سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے' آپ نے جوتے پہن کر نماز ادا کی ہے' اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور موزے پہن کر بھی نماز ادا کی ہے۔

**1502** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: وَرَبِّ هٰذِهِ الْبِنْيَةِ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ، وَنَعْلَاهُ فِي رِجْلَيْهِ، وَهُوَ يُصَلِّي كَذٰلِكَ، ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَهُوَ كَذٰلِكَ مَا خَلَعَهُمَا

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس عمارت کے پروردگار کی قسم ہے! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مسجد میں داخل ہوئے تو آپ نے جوتے پہنے ہوئے تھے اور آپ نے اسی طرح (جوتے پہن کر) نماز ادا کر لی' پھر آپ مسجد سے باہر تشریف لے گئے اور آپ اسی حالت میں تھے' آپ نے اُنہیں اُتارا نہیں۔

**1503** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مُتَنَعِّلًا، وَحَافِيًا، وَرَاَيْتُهُ يَنْفَتِلُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے جوتے پہن کر اور جوتے پہنے

بغیر بھی نماز ادا کی ہے اور میں نے آپ کو (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) دائیں طرف سے بھی اور بائیں طرف سے بھی اُٹھتے ہوئے دیکھا ہے۔

**1504** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو الْاَوْبَرِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، وَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، اَنْتَ نَهَيْتَ النَّاسَ اَنْ يَصُومُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ؟ فَقَالَ: لَا لَعَمْرُكَ مَا اَنَا نَهَيْتُ النَّاسَ اَنْ يَصُومُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ غَيْرَ اَنِّي وَرَبِّ هَذِهِ الْحُرْمَةِ، قَالَهَا ثَلَاثًا لَقَدْ سَمِعْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَخُصَّنَّ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصَوْمٍ اِلَّا اَنْ يَصُومُوا اَيَّامًا اُخَرَ قَالَ: فَلَمْ اَبْرَحْ مَعَهُ حَتَّى جَاءَهُ آخَرُ، فَقَالَ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، اَنْتَ نَهَيْتَ النَّاسَ اَنْ يُصَلُّوا فِي نِعَالِهِمْ؟ فَقَالَ: لَا لَعَمْرُ اللّٰهِ مَا نَهَيْتُ النَّاسَ اَنْ يُصَلُّوا فِي نِعَالِهِمْ غَيْرَ اَنِّي وَرَبِّ هَذِهِ الْحُرْمَةِ حَتَّى قَالَهَا: ثَلَاثًا، لَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، هَا هُنَا عِنْدَ الْمَقَامِ يُصَلِّي وَعَلَيْهِ نَعْلَاهُ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَهُمَا عَلَيْهِ

✲✲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے ایک شخص نے اُن سے کہا: اے ابوہریرہ! آپ لوگوں کو اس بات سے منع کرتے ہیں' وہ جمعہ کے دن روزہ رکھیں! تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی نہیں! تمہاری زندگی کی قسم ہے! میں نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع نہیں کیا' تاہم ایسا ہے' اس حرمت والے گھر کے پروردگار کی قسم ہے! اُنہوں نے یہ بات تین مرتبہ کہی اور پھر یہ بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کوئی بھی شخص جمعہ کے دن کو روزہ رکھنے کے لیے مخصوص نہ کرلے، بلکہ دوسرے دنوں میں بھی روزہ رکھا کرے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' یہاں تک کہ ایک اور شخص آیا اور بولا: اے ابوہریرہ! کیا آپ لوگوں کو اس بات سے منع کرتے ہیں' وہ جوتے پہن کر نماز ادا کریں؟ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی نہیں! اللہ کی قسم ہے! میں نے لوگوں کو اس بات سے منع نہیں کیا کہ وہ جوتے پہن کر نماز ادا کریں' تاہم یہ ہے' اس حرمت والے گھر کے پروردگار کی قسم ہے! اُنہوں نے تین مرتبہ یہ کلمات کہے اور پھر یہ بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہاں مقامِ ابراہیم کے پاس نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا آپ نے جوتے پہنے ہوئے تھے' پھر آپ نے نماز ختم کی تو آپ نے جوتے پہنے ہوئے تھے۔

**1505** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ، عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ يَقُولُ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْنِ مَخْصُوفَتَيْنِ

✲✲ حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیوند لگے ہوئے جوتے پہن کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

**1506** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ابْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ شَيْخٍ مِنْهُمْ قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ، وَاَشَارَ اِلَى الْمَقَامِ

✲✲ محمد بن عباد نے ایک مبہم بزرگ کا یہ بیان نقل کیا ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (یہاں) جوتے پہن کر نماز ادا

کرتے ہوئے دیکھا ہے' اُنہوں نے مقامِ ابراہیم کی طرف اشارہ کرکے یہ بات بیان کی تھی۔

**1507** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ بْنِ يُوْنُسَ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، اَنَّ اَبَا مُوْسَى اَمَّهُمْ فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ: لِمَ خَلَعْتَ نَعْلَيْكَ اَبِالْوَادِی الْمُقَدَّسِ اَنْتَ؟

✽✽ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کی امامت کی اور اپنے جوتے اُتار دیئے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: آپ نے اپنے جوتے کیوں اُتار دیئے ہیں' کیا آپ وادیٔ مقدس میں موجود ہیں؟

**1508** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ حَمْزَةَ، مَوْلٰى بَنِیْ اَسَدٍ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يُصَلِّیْ فِیْ نَعْلَيْهِ

✽✽ ابوحمزہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو جوتے پہن کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

**1509** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّیْ فِیْ نَعْلَيْهِ

✽✽ مجاہد کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں نقل کرتے ہیں: وہ جوتے پہن کر نماز ادا کر لیتے تھے۔

**1510** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ النَّخْعِ، اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ: كَانَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ لَبِسَ نَعْلَيْهِ فَيُصَلِّیْ فِيْهِمَا

✽✽ ابراہیم نخعی کے بارے میں منقول ہے: جب نماز کھڑی ہوتی تھی تو وہ اپنے جوتے پہن لیتے تھے اور پھر اُن میں نماز ادا کرتے تھے۔

**1511** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: رَاَيْتُ وَهْبَ بْنَ مُنَبِّهٍ يُصَلِّیْ فِیْ نَعْلَيْهِ

✽✽ داؤد بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: میں نے وہب بن منبہ کو جوتے پہن کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

**1512** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُقَاتِلٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ حَافِيًا، وَمُتَنَعِّلًا

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جوتے پہنے بغیر اور جوتے پہن کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

**1513** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِالنَّاسِ فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ، فَخَلَعَ النَّاسُ نِعَالَهُمْ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: مَا شَاْنُكُمْ؟ فَقَالُوْا: لَقَدْ رَاَيْنَاكَ خَلَعْتَ فَخَلَعْنَا، فَقَالَ: مَنْ شَاءَ فَلْيُصَلِّ فِیْ نَعْلَيْهِ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيَخْلَعْهُمَا

✽✽ حکم بن عتیبہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی تو اپنے جوتے اُتار دیئے' لوگوں نے بھی جوتے اُتار دیئے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ختم کی تو آپ نے دریافت کیا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ (یعنی تم نے جوتے

کیوں اُتارے ہیں؟) لوگوں نے عرض کی: ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے جوتے اتارے ہیں' تو ہم نے بھی اتار دیئے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص چاہے وہ جوتے پہن کر نماز ادا کر لے اور جو شخص چاہے انہیں اتار کر (نماز ادا کر لے)۔

## بَابُ تَعَاهُدِ الرَّجُلِ نَعْلَيْهِ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ

## باب: آدمی کا مسجد کے دروازہ کے قریب اپنے جوتے رکھنا

**1514** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِيْ نَعْلَيْهِ، ثُمَّ خَلَعَهُمَا فَوَضَعَهُمَا عَلٰى يَسَارِهٖ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: لِمَ خَلَعْتُمْ نِعَالَكُمْ؟ فَقَالُوْا: رَاَيْنَاكَ خَلَعْتَ نَعْلَيْكَ فَخَلَعْنَا نِعَالَنَا قَالَ: اِنَّمَا خَلَعْتُهُمَا اَنَّ جِبْرَائِيْلَ جَاءَنِيْ، فَقَالَ: اِنَّ فِيْهَا خَبَثًا فَاِذَا جِئْتُمْ اَبْوَابَ الْمَسْجِدِ - اَوِ الْمَسَاجِدَ - فَتَعَاهَدُوْهَا فَاِنْ كَانَ بِهَا خَبَثٌ فَحُكُّوْهَا، ثُمَّ ادْخُلُوْا فَصَلُّوْا فِيْ نِعَالِكُمْ

✲✲ عطاء بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے' نبی اکرم ﷺ نے جوتے پہن کر نماز ادا کی' پھر آپ نے انہیں اتار کر اپنے بائیں طرف رکھ لیا' پھر آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے لوگوں سے دریافت کیا: تم نے جوتے کیوں اتارے ہیں؟ اُن لوگوں نے عرض کی: ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے جوتے اتارے ہیں' تو ہم نے بھی اتار دیئے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے انہیں اس لیے اتارا تھا' جبریل میرے پاس آئے اور اُنہوں نے مجھے بتایا کہ اس پر نجاست لگی ہوئی ہے' جب تم مسجد کے دروازہ پر قریب آؤ (یہاں راوی کو ایک لفظ کے بارے میں شک ہے) تو تم ان کا جائزہ لو' اگر ان پر نجاست لگی ہوئی ہو تو انہیں صاف کر لو اور پھر مسجد کے اندر آؤ اور جوتے پہن کر نماز ادا کر لو۔

**1515** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَعَاهَدُوْا نِعَالَكُمْ عِنْدَ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ

✲✲ عطاء بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مسجد کے دروازوں کے قریب اپنے جوتوں کا جائزہ لو۔

**1516** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ رَجُلٍ، حَدَّثَهٗ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَا هُوَ يُصَلِّيْ يَوْمًا خَلَعَ نَعْلَيْهِ فَخَلَعَ النَّاسُ نِعَالَهُمْ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: مَا شَاْنُكُمْ خَلَعْتُمْ نِعَالَكُمْ؟ قَالُوْا: رَاَيْنَاكَ خَلَعْتَ فَخَلَعْنَا، فَقَالَ: اِنَّ جِبْرِيْلَ اَتَانِيْ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ بِهِمَا قَذَرًا، فَاِذَا جَاءَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَنْظُرْ نَعْلَيْهِ، فَاِنْ كَانَ بِهِمَا قَذَرٌ فَلْيَدْلُكْهُمَا بِالْاَرْضِ

✲✲ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر رہے تھے' اسی دوران آپ نے اپنے جوتے اتار دیئے تو لوگوں نے بھی اپنے جوتے اتار دیئے' جب نبی اکرم ﷺ نے نماز ختم کی تو آپ نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا؟ تم نے اپنے جوتے کیوں اتار دیئے؟ لوگوں نے عرض کی: ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے جوتے اتارے تو ہم نے بھی اتار دیئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جبریل میرے پاس آئے اور مجھے بتایا کہ ان پر گندگی لگی ہوئی ہے' جب کوئی شخص مسجد میں آئے تو وہ اپنے جوتوں کا جائزہ لے' اگر اس پر کوئی گندگی لگی ہوئی ہو تو اُسے زمین کے ذریعہ صاف کر لے۔

**1517** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِثْلَ ذٰلِكَ

✲✲ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

## بَابُ مَوْضِعِ النَّعْلَيْنِ فِي الصَّلَاةِ اِذَا خُلِعَا

## باب: آدمی جب نماز کے دوران جوتے اُتار دے تو اُنہیں رکھنے کی جگہ

**1518** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَوْ غَيْرِهِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ السَّائِبِ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَخَلَعَهُمَا، عَنْ يَسَارِهِ

✲✲ حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی تو آپ نے اپنے جوتے اتار دیئے اور اُنہیں اتار کر اپنے بائیں طرف رکھ لیا۔

**1519** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ سَعِيدُ بْنُ اَبِیْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ فِیْ نَعْلَيْهِ فَاَرَادَ اَنْ يَخْلَعَهُمَا فَلْيَخْلَعْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ، وَلَا يَضَعُهُمَا اِلٰى جَنْبِهِ يُؤْذِی بِهِمَا اَحَدًا

✲✲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص جوتے پہن کر نماز ادا کر رہا ہو اور پھر وہ اُنہیں اتارنے کا ارادہ کرے تو وہ اُنہیں اتار کر دونوں پاؤں کے درمیان رکھ لے وہ اُنہیں اپنے پہلو میں نہ رکھے کہ اُن کے ذریعہ کسی شخص کو تکلیف پہنچائے''۔

**1520** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ ابْنُ طَاوُسٍ، اَنَّ ابْنَ مُنَبِّهٍ، قَالَ لَهُ: لِمَ تَضَعُ نَعْلَيْكَ عَلٰى يَسَارِكَ، وَتُؤْذِی بِهِمَا صَاحِبَكَ، فَسَمِعَ ذٰلِكَ اَبُوهُ فَقَالَ: اَجَلْ ضَعْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْكَ فَكَانَ ابْنُ طَاوُسٍ لَا يَضَعُهُمَا اَبَدًا اِلَّا بَيْنَ رِجْلَيْهِ

✲✲ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: منبہ کے صاحبزادے نے اُن سے کہا: کیا وجہ ہے' آپ اپنے جوتے اتار کر بائیں طرف رکھ لیتے ہیں اور اپنے ساتھی کو تکلیف پہنچاتے ہیں' جب اُن کے والد نے یہ بات سنی تو اُنہوں نے کہا: جی ہاں! تم اُنہیں اپنے دونوں پاؤں کے درمیان رکھا کرو۔ تو طاؤس کے صاحبزادے اُنہیں اتار کر ہمیشہ دونوں پاؤں کے درمیان ہی رکھا کرتے تھے۔

**1521** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَطَّلِعَ مِنْ نَعْلَيْهِ شَيْئًا مِنْ قَدَمَيْهِ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ آپ کے پاؤں کا کچھ حصہ آپ کے جوتوں سے باہر نکل رہا ہو۔

**1522** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّهُ كَانَ يَنْظُرُ نَعْلَيْهِ اِذَا جَاءَ بَابَ الْمَسْجِدِ اَبِهِمَا قَشْبٌ؟

٭٭ عطاء کے بارے میں یہ بات منقول ہے جب وہ مسجد کے دروازہ پر آتے تھے تو اپنے جوتوں کا جائزہ لیتے تھے کہ کیا ان پر کوئی گندگی لگی ہوئی ہے۔

## بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي الْمَضْرِبَةِ، وَالْحِلَقِ

## باب: آدمی کا مضربہ یا حلق پہن کر نماز ادا کرنا

**1523** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْنَا لِعَطَاءٍ: يُصَلِّي فِي الْمَضْرِبَةِ الَّتِي يَرْمِي الْاِنْسَانُ، وَهِيَ عَلَيْهِ، وَالْحِلَقِ؟ قَالَ: يَنْزِعُهُمَا، قُلْنَا: اِنَّ فِي ذٰلِكَ عَنَاءً فِي رَبْطِ الْمَضْرِبَةِ قَالَ: وَلَوْ اِنَّمَا هِيَ الْمَكْتُوبَةُ، وَاِنْ صَلَّى فِيهِمَا فَلَا حَرَجَ، وَاَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ لَا يَفْعَلَ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا الْمَضْرِبَةُ؟ قَالَ: هِيَ النَّدْوَةُ، قُلْنَا: فَالْحِلَقُ؟ قَالَ: الْاَصَابِعُ الَّتِي تَكُونُ فِي الْاَصَابِعِ اِذَا رُمِيَتْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ہم نے عطاء سے دریافت کیا: کیا کوئی شخص مضربہ پہن کر نماز ادا کرسکتا ہے جسے آدمی اُس وقت پہنتا ہے جس وقت وہ تیراندازی کررہا ہوتا ہے یا حلق پہن کر نماز ادا کرسکتا ہے؟ تو عطاء نے جواب دیا: وہ اُن دونوں کو اُتار دے گا۔ ہم نے دریافت کیا: اگر اُس کو باندھنے میں مشکل ہو تو؟ اُنہوں نے فرمایا: خواہ مشکل ہو بھی کیونکہ یہ فرض نماز ہے اور اگر آدمی اُنہیں پہن کر نماز ادا کرلیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن مجھے یہ پسند ہے آدمی ایسا نہ کرے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے دریافت کیا: مضربہ سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: ندوہ (تیراندازی کے وقت؟ ہنا جانے والا مخصوص جنگی لباس)۔ ہم نے دریافت کیا: حلق سے کیا مراد ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ انگلیاں جو آدمی تیراندازی کرتے وقت اپنی انگلیوں میں پہنتا ہے۔

## بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي وَمَعَهُ الْوَرَقُ وَالْغَزْلُ

## باب: آدمی کا نماز ادا کرنا جبکہ اُس کے پاس چاندی یا سوت ہو

**1524** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اُصَلِّي وَفِي حُجْزَتِي غَزْلٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِنَّمَا هِيَ مِثْلُ ثَوْبِكَ، قُلْتُ: فَسِوَاهُ، فَعُوْدٌ فَصُحُفٌ فِيهَا كُتُبُ حَقٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَاَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَّضَعَهُ فِي الْاَرْضِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا میں ایسی حالت میں نماز ادا کرسکتا ہوں جبکہ میرے ڈب میں ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! یہ تمہارے کپڑے کی مانند ہے۔ میں نے کہا: اس کے علاوہ ہو ایسی لکڑیاں صحیفے جن میں حق والی تحریریں ہوں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: جی ہاں! تاہم مجھے یہ بات زیادہ پسند ہے آدمی اُسے اتار کر زمین پر رکھ دے۔

**1525** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أُصَلِّي وَفِي حُجْزَتِي ذَهَبٌ أَوْ وَرِقٌ؟ قَالَ: لَا، اجْعَلْهُمَا فِي الْأَرْضِ، وَإِنْ كَانَتْ فِي صُوَانٍ، قُلْتُ: إِنَّهَا مَنْثُورَةٌ فِي حُجْزَتِي قَالَ: اصْبُبْهَا عَلَى نَعْلَيْكَ، قُلْتُ: فَمَا شَأْنُ الذَّهَبِ، وَالْوَرِقِ مِنْ بَيْنِ ذٰلِكَ؟ قَالَ: لِأَنَّ لَهُمَا هَيْئَةً لَيْسَ لِذٰلِكَ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا میں ایسی حالت میں نماز ادا کر سکتا ہوں جبکہ میرے ڈب پر سونا یا چاندی لگا ہوا ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! تم انہیں اتار کر زمین پر رکھو گے اگرچہ وہ تھیلی میں ہو۔ میں نے دریافت کیا: وہ میرے ڈب کے ساتھ بکھرے ہوئے ہوتے ہیں تو انہوں نے فرمایا: تم انہیں اپنے جوتوں پر رکھ لو۔ میں نے دریافت کیا: ان کے درمیان سونے اور چاندی کی حالت کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: اس کی وجہ یہ ہے ان دونوں کی حیثیت مختلف ہے۔

## بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي السَّيْفِ الْمُحَلَّى

## باب: آدمی کا زیور سے آراستہ تلوار کو لٹکا کر نماز ادا کرنا

**1526** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: السُّيُوفُ الْمُحَلَّاةُ أُصَلِّي فِيهَا؟ قَالَ: أَكْرَهُهَا بِمَكَّةَ، وَأَمَّا بِغَيْرِهَا فَلَا أَكْرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ فِيهَا، قُلْتُ: وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي مَخَافَةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: وہ تلواریں جو آراستہ کی گئی ہوتی ہیں کیا میں انہیں لٹکا کے نماز ادا کر سکتا ہوں؟ تو عطاء نے کہا: مکہ میں میں اسے مکروہ قرار دیتا ہوں البتہ مکہ کے علاوہ میں میں انہیں پہن کر نماز ادا کرنے کو مکروہ قرار نہیں دیتا۔ میں نے دریافت کیا: اگر اس میں کوئی اندیشہ نہ ہو (تو ٹھیک ہوگا)؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

## بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الصَّفَا وَالتُّرَابِ

## باب: چٹیل میدان میں یا مٹی پر نماز ادا کرنا

**1527** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أُصَلِّي عَلَى الصَّفَا وَأَنَا أَجِدُ إِنْ شِئْتُ بَطْحَاءَ قَرِيبًا مِنِّي؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: أَفَتُجْزِءُ عَنِّي مِنَ الْبَطْحَاءِ أَرْضٌ لَيْسَ فِيهَا بَطْحَاءُ مُدَرَّاةٌ فِيهَا تُرَابٌ، وَأَنَا أَجِدُ إِنْ شِئْتُ بَطْحَاءَ قَرِيبًا مِنِّي قَالَ: إِنْ كَانَ التُّرَابُ فَحَسْبُكَ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں چٹیل میدان میں نماز ادا کرتا ہوں اور میری صورتِ حال یہ ہے اگر میں چاہوں تو زمین میرے قریب ہوتی ہے تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے کہا: کیا ہموار زمین پر نماز ادا کرنا میرے لیے جائز ہوگا جس میں زمین نہ بھی ہو اور کچے پتھر ہوں جس میں مٹی موجود ہو حالانکہ میری صورتِ حال یہ ہے اگر میں چاہوں تو بطحاء میں نماز ادا کر سکتا ہوں جو میرے قریب ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: اگر مٹی ہو تو یہ تمہارے لیے کافی ہے۔

**1528** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ قَالَ: رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صُهَيْبًا يَسْجُدُ كَأَنَّهُ يَتَّقِي التُّرَابَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَرِّبْ وَجْهَكَ يَا صُهَيْبُ

* * خالد حذاء بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھا کہ وہ مٹی سے بچنے کی کوشش کر رہے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے صہیب! اپنے چہرے کو خاک آلود کر لو!

**1529** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أُصَلِّي فِي بَيْتِي فِي مَسْجِدٍ مَبْنِيدٍ، أَوْ بِمَرْمَرٍ لَيْسَ فِيهِ تُرَابٌ، وَلَا بَطْحَاءُ؟ قَالَ: مَا أُحِبُّ ذٰلِكَ، الْبَطْحَاءُ أَحَبُّ إِلَيَّ، قُلْتُ: أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ فِي حَيْثُ أَضَعُ وَجْهِي قَطُّ، قَبْضَةَ بَطْحَاءَ أَيَكْفِينِي؟ قَالَ: نَعَمْ، إِذَا كَانَ قَدْرَ وَجْهِهِ أَوْ أَنْفِهِ، وَجَبِينِهِ، قُلْتُ: وَإِنْ لَمْ يَكُنْ تَحْتَ يَدَيْهِ بَطْحَاءُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَأَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَجْعَلَ السُّجُودَ كُلَّهُ بَطْحَاءَ؟ قَالَ: نَعَمْ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں اپنے گھر میں ایسی جگہ پر نماز ادا کرتا ہوں جہاں جائے نماز موجود ہے جو اینٹوں والی ہے یا سنگ مرمر والی ہے اُس میں مٹی یا ہموار زمین نہیں ہے؟ تو عطاء نے جواب دیا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے مٹی پر نماز ادا کرنا میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔ میں نے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے اگر میں سجدہ کی جگہ کے اوپر تھوڑی سی مٹی رکھ لوں تو کیا میرے لیے کفایت کر جائے گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جبکہ وہ تمہارے چہرے ناک اور پیشانی کی مقدار میں ہو۔ میں نے دریافت کیا: اگر دونوں ہاتھوں کے نیچے مٹی نہ ہو؟ انہوں نے کہا: ٹھیک ہے! میں نے کہا: تو آپ کے نزدیک یہ بات زیادہ پسندیدہ ہے میں سجدہ کے تمام اعضاء کو مٹی پر رکھوں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

**1530** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِنَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ: أَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ فِي الْمَكَانِ الْجَدَدِ، وَيَتَتَبَّعَ الْبَطْحَاءَ وَالتُّرَابَ؟ قَالَ: لَمْ يَكُنْ يُبَالِي

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام نافع سے دریافت کیا: کیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ وہ تعمیر شدہ (فرش والی) جگہ پر نماز ادا کریں وہ ہموار زمین یا مٹی کی تلاش کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ اس کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔

**1531** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ إِنْسَانٌ لِعَطَاءٍ: أَرَأَيْتَ إِنْ صَلَّيْتَ فِي مَكَانٍ جَدَدٍ أَفْحَصُ، عَنْ وَجْهِي التُّرَابَ؟ قَالَ: نَعَمْ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے اگر میں کسی تعمیر شدہ (فرش والی) جگہ پر نماز ادا کر لیتا ہوں جس کی وجہ سے میرے چہرے پر مٹی نہیں لگتی؟ تو انہوں نے جواب دیا: ٹھیک ہے۔

## بَابُ الصَّلَاةِ فِي بَيْتِهِ لَا يَدْرِي أَطَاهِرٌ أَمْ لَا؟

## باب: ایسے گھر میں نماز ادا کرنا کہ جس کے بارے میں پتا نہ ہو کہ وہ پاک ہے یا نہیں؟

**1532** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَعْمِدُ مَكَانًا مِنْ بَيْتِي لَيْسَ فِيهِ

مَسْجِدٌ، لَا اَعْلَمُ بِهِ بَاْسًا فَاُصَلِّي فِيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَلَا اَرُشُّ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا اَنْ تَخْشَى اَنْ يَكُوْنَ بِهِ بَاْسٌ، فَاِنْ شِئْتَ فَارْشُشْهُ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں اپنے گھر میں کسی ایسی جگہ کی طرف جاتا ہوں جہاں جائے نماز نہیں ہے اور مجھے اُس میں کسی حرج کا بھی علم نہیں ہے تو کیا میں وہاں نماز ادا کرلوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا میں وہاں پانی نہ چھڑکوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! البتہ اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ وہاں کوئی حرج ہوگا تو تم پانی چھڑک لو۔

## بَابُ اتِّخَاذِ الرَّجُلِ فِيْ بَيْتِهٖ مَسْجِدًا، وَالصَّلَاةِ

## باب: آدمی اپنے گھر میں سجدہ کرنے کے لیے یا نماز ادا کرنے کے لیے جگہ کو مخصوص کرنا

**1533** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ: اتَّخِذْ فِيْ بَيْتِكَ مَسْجِدًا، فَاِنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ قَالَ: لَا تَتَّخِذُوا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ، وَاتَّخِذُوا فِيْهَا مَسَاجِدَ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: تم اپنے گھر میں نماز کے لیے جگہ مخصوص کرو' کیونکہ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: تم اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ' تم اپنے گھروں میں نماز کے لیے جگہ مخصوص کرو۔

**1534** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: حُدِّثْتُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَكْرِمُوْا بُيُوْتَكُمْ بِبَعْضِ صَلَاتِكُمْ، وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا

* * حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اپنی نماز کے کچھ حصہ کے ذریعہ اپنے گھروں کی عزت افزائی کرو اور اُنہیں قبرستان نہ بناؤ''۔

## بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْخُمْرَةِ، وَالْبُسُطِ

## باب: چٹائی اور بچھونے پر نماز ادا کرنا

**1535** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ صَلَاةَ الْاِنْسَانِ عَلَى الْخُمْرَةِ، وَالْوِطَاءِ؟ قَالَ: لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ اِذَا لَمْ يَكُنْ تَحْتَ وَجْهِهٖ، وَيَدَيْهِ، وَاِنْ كَانَ تَحْتَ رُكْبَتَيْهِ مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ يَسْجُدُ عَلٰى حُرِّ وَجْهِهٖ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آدمی کے چٹائی یا نیچے بچھانے والی کسی چیز پر نماز ادا کرنے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ وہ چیز آدمی کے چہرے یا ہاتھوں کے نیچے نہ ہو' اگرچہ وہ اُس کے گھٹنوں کے نیچے ہو' اس کی وجہ یہ ہے' آدمی اپنے چہرے پر سجدہ کرتا ہے۔

**1536** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْسَانًا يُصَلِّي، وَعَلَيْهِ طَاقٌ

فِي بَرْدٍ فَجَعَلَ يَسْجُدُ عَلَى طَاقِهِ، وَلَا يُخْرِجُ يَدَيْهِ قَالَ: لَا يَضُرُّهُ، قُلْتُ: فَلِغَيْرِ بَرْدٍ قَالَ: اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يُسَوِّيَ بَيْنَهُمَا، وَبَيْنَ الْاَرْضِ فَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَا حَرَجَ، قُلْتُ: اَحَبُّ اِلَيْكَ اَنْ لَا يُصَلِّيَ عَلَى شَيْءٍ اِلَّا عَلَى الْاَرْضِ وَيَدَعُ ذٰلِكَ كُلَّهُ؟ قَالَ: نَعَمْ

✽✽ ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ نے کسی ایسے شخص کو دیکھا ہے جو نماز ادا کر رہا ہو اور اُس ٹوپی والا کوٹ پہنا ہو اور وہ ٹوپی پر سجدہ کرتا ہے اور اپنے ہاتھ باہر نہیں نکالتا؟ تو عطاء نے جواب دیا: یہ بات اُسے کوئی نقصان نہیں دے گی۔ میں نے دریافت کیا: اگر چادر کے علاوہ ہو؟ تو انہوں نے کہا: میرے نزدیک یہ بات پسندیدہ ہے وہ ان دونوں اور زمین کے درمیان کی جگہ کو برابر کر لے اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میں نے کہا: آپ کے نزدیک یہ بات زیادہ پسندیدہ ہے آدمی کسی اور چیز پر نماز ادا نہ کرے براہِ راست زمین پر ادا کرے اور باقی سب چیزوں کو ترک کر دے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

**1537** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ: كَانَ يُصَلِّي عَلَى خُمْرَةٍ تَحْتَهَا حَصِيرُ بَيْتِهِ فِي غَيْرِ مَسْجِدٍ فَيَسْجُدُ عَلَيْهَا، وَيَقُومُ عَلَيْهَا

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: نافع نے مجھے یہ بات بتائی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما چٹائی پر نماز ادا کر لیتے تھے اُس کے نیچے اُن کے گھر کی چٹائی ہوتی تھی اور یہ نماز کے لیے اُن کی مخصوص کردہ جگہ کے علاوہ جگہ ہوتی تھی اور وہ اُس جگہ پر کھڑے ہو جاتے تھے۔

**1538** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ سَاَلْتُ: الزُّهْرِيَّ، عَنِ السُّجُوْدِ عَلَى الطَّنْفَسَةِ؟ قَالَ: لَا بَاْسَ بِذَاكَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ

✽✽ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے چٹائی پر سجدہ کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر نماز ادا کر لیتے تھے۔

**1539** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَّى عَلَى حَصِيرٍ

✽✽ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چٹائی پر نماز ادا کی ہے۔

**1540** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ تَوْبَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ: يُصَلِّي عَلَى عَبْقَرِيٍّ، قُلْتُ: مَا الْعَبْقَرِيُّ؟ قَالَ: لَا اَدْرِي

✽✽ عبداللہ بن عامر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عبقری پر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: عبقری سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم!

**1541** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ، عَنْ مِقْسَمٍ قَالَ: صَلَّى ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى

طُنْفُسَةٍ - اَوْ بِسَاطٍ - قَدْ طَبَّقَ بَيْتَهُ

✱✱ مقسم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے گھر میں چھوٹی چٹائی یا شاید چٹائی پر نماز ادا کی' اُنہوں نے اپنے گھر میں اُسے بچھایا ہوا تھا۔

**1542** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ.

✱✱ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

**1543** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

✱✱ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

**1544** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: صَلَّى ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى طُنْفُسَةٍ طَبَّقَ الْبَيْتَ

✱✱ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے چٹائی پر نماز ادا کی' جسے اُنہوں نے اپنے گھر میں اسے بچھایا ہوا تھا۔

**1545** - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبِي، عَنْ خَلَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُنْدَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ: اَمَّهُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى طُنْفُسَةٍ قَدْ طَبَّقَتِ الْبَيْتَ

✱✱ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک کپڑا پہن کر اُنہیں نماز پڑھائی' جس کے کنارے اُنہوں نے مخالف سمت میں ڈالے ہوئے تھے' اُنہوں نے چٹائی پر نماز ادا کی' جس کو گھر میں بچھایا گیا تھا۔

**1546** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يُصَلِّيَ عَلَى الطُّنْفُسَةِ وَالْخُمْرَةِ

✱✱ حسن بصری فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' آدمی چھوٹی چٹائی یا چٹائی پر نماز ادا کرلے۔

**1547** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ: يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ الْحَائِضُ، وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ

✱✱ عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاؤں حیض والی عورت دھودیا کرتی تھی اور وہ چٹائی پر نماز ادا کرلیتے تھے۔

**1548** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

✱✱ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔

**1549** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، [illegible] اَبِي وَائِلٍ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ: صَلَّى عَلَى مِسْحٍ

✱✱ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ چٹائی پر نماز ادا کر لیتے تھے۔

**1550** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: رَاَيْتُ اَبِی، بُسِطَ لَهٗ بِسَاطٌ فَصَلّٰی عَلَيْهِ، فَظَنَنْتُ اَنَّ ذٰلِكَ لِقَذَرِ الْمَكَانِ

✱✱ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو دیکھا' اُن کے لیے بچھونا بچھایا گیا' اُنہوں نے اُس پر نماز ادا کر لی جس سے میں نے یہ گمان کیا کہ اُس جگہ پر کوئی گندگی موجود تھی (جس پر اُنہوں نے چٹائی بچھائی تھی)۔

**1551** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عُمَرَ، اَوْ غَيْرِهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ فِيْ بَيْتٍ، وَكَفَّ عَلَيْهِ فَاجْتَذَبَ نَطْعًا فَصَلّٰی عَلَيْهِ

✱✱ محمد بن راشد نے جعفر بن عمر' یا شاید کسی اور صاحب کا یہ بیان نقل کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں موجود تھے' آپ وہیں ٹھہرے رہے' تو آپ نے چمڑے کا ٹکڑا لیا اور اُس پر نماز ادا کر لی۔

**1552** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِی اُمَيَّةَ قَالَ: بَلَغَنِی، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ، كَانَ يَسْجُدُ، اَوْ يُصَلِّی عَلَى الْاَرْضِ مُفْضِيًا اِلَيْهَا

✱✱ عبدالکریم ابوامیہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات پتا چلی ہے' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ زمین پر سجدہ کرتے تھے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) نماز ادا کرتے تھے' وہ اُس کے ساتھ لگ جاتے تھے (یعنی درمیان میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی تھی)۔

**1553** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ اَبِی عُبَيْدَةَ قَالَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَا يَسْجُدُ - اَوْ قَالَ: لَا يُصَلِّی - اِلَّا عَلَى الْاَرْضِ

✱✱ ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صرف زمین پر ہی سجدہ کرتے تھے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) نماز ادا کرتے تھے۔

**1554** - اقوالِ تابعین: قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِی مُحِلٌّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْمُ عَلَى الْبَرْدِيِّ، وَيَسْجُدُ عَلَى الْاَرْضِ. قُلْنَا: مَا الْبَرْدِيُّ؟ قَالَ: الْحَصِيرُ؟

✱✱ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے' وہ بردی پر کھڑے ہوتے تھے اور زمین پر سجدہ کرتے تھے۔ ہم نے دریافت کیا: بردی سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: چٹائی۔

**1555** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ ابْنَ شُرَيْحِ بْنِ هَانِءٍ، عَنْ اَبِيْهِ، يُحَدِّثُ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّقِيًا وَجْهَهٗ بِشَيْءٍ - تَعْنِی فِی السُّجُوْدِ

✱✱ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی کسی چیز کے ذریعہ اپنے چہرے کو بچاتے

ہوئے نہیں دیکھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ تھی کہ سجدہ کی حالت میں ایسا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

## بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي الْمَكَانِ الْحَارِّ اَوْ فِي الزِّحَامِ

## باب: آدمی کا گرم جگہ پر یا ہجوم والی جگہ پر نماز ادا کرنا

**1556** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ عُمَرَ قَالَ: اِنِ اشْتَدَّ الزِّحَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَسْجُدْ اَحَدُكُمْ عَلٰى ظَهْرِ اَخِيهِ

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: جب جمعہ کے دن ہجوم زیادہ ہو تو کوئی شخص اپنے بھائی کی پشت پر سجدہ کر لے۔

**1557** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: مَنْ آذَاهُ الْحَرُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَبْسُطْ ثَوْبَهُ فَلْيَسْجُدْ عَلَيْهِ، وَمَنْ زَحَمَهُ النَّاسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى لَا يَسْتَطِيعَ اَنْ يَسْجُدَ عَلَى الْاَرْضِ فَلْيَسْجُدْ عَلٰى ظَهْرِ رَجُلٍ

٭٭ مسیّب بن رافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جمعہ کے دن جو شخص گرمی کی وجہ سے پریشان ہو وہ اپنا کپڑا بچھا لے اور اُس پر سجدہ کرے اور جو شخص جمعہ کے دن لوگوں کے ہجوم کی وجہ سے مشکل کا شکار ہو یہاں تک کہ وہ زمین پر سجدہ نہ کر سکتا ہو تو اُسے دوسرے شخص کی پشت پر سجدہ کر لینا چاہیے۔

**1558** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: اِذَا آذَى اَحَدَكُمُ الْحَرُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَسْجُدْ عَلٰى ثَوْبِهِ

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا کہ جب جمعہ کے دن کسی شخص کو گرمی کی وجہ سے تکلیف ہو رہی ہو تو وہ اپنے کپڑے پر سجدہ کر لے۔

**1559** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِذَا آذَى اَحَدَكُمُ الْحَرُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَسْجُدْ عَلٰى ثَوْبِهِ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب جمعہ کے دن کوئی شخص گرمی کی وجہ سے پریشان ہو تو وہ اپنے کپڑے پر سجدہ کر لے۔

**1560** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: اِذَا كَانَ الزِّحَامُ فَلْيَسْجُدْ عَلٰى رَجُلٍ، قَالَ سُفْيَانُ: وَاِنْ لَمْ يُطِقْ اَنْ يَسْجُدَ عَلٰى رَجُلٍ مَكَثَ حَتّٰى يَقُومَ الْقَوْمُ، ثُمَّ يَسْجُدُ وَيَتْبَعُهُمْ

٭٭ مجاہد فرماتے ہیں: جب ہجوم زیادہ ہو تو آدمی دوسرے شخص پر سجدہ کر لے۔

سفیان فرماتے ہیں: اگر آدمی کسی دوسرے شخص پر سجدہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تو وہ ٹھہرا رہے یہاں تک کہ جب لوگ

کھڑے ہو جائیں تو پھر وہ سجدہ کرے اور پھر لوگوں کی پیروی کرے۔

**1561** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا آذَانِي الْحَرُّ لَمْ أُبَالِ أَنْ أَسْجُدَ، عَلَى ثَوْبِي فَأَمَّا أَنْ أَسْجُدَ عَلَى إِنْسَانٍ فَلَا

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: جب گرمی مجھے تنگ کرتی ہے تو میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ میں اپنے کپڑے پر سجدہ کر رہا ہوں لیکن جہاں تک دوسرے شخص پر سجدہ کرنے کا تعلق ہے تو یہ نہیں کرتا۔

**1562** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: إِذَا اشْتَدَّ الزِّحَامُ فَأَوْمِ بِرَأْسِكَ مَعَ الْإِمَامِ، ثُمَّ اسْجُدْ عَلَى أَخِيكَ، وَقَالَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ: عَنْ طَاوُسٍ

٭٭ طاؤس بیان کرتے ہیں: جب ہجوم زیادہ ہو تو تم اپنے سر کے ذریعہ اشارہ کرو اور امام کے ساتھ نماز ادا کرو اور پھر اپنے بھائی پر سجدہ کرلو۔

ابن جریج نے طاؤس کے حوالے سے یہی بات نقل کی ہے۔

## بَابُ السُّجُوْدِ عَلَى الْعِمَامَةِ

## باب: عمامہ پر سجدہ کرنا

**1563** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا بَأْسَ بِالسُّجُوْدِ عَلَى كَوْرِ الْعِمَامَةِ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**1564** - حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَرَّرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَزِيْدُ بْنُ الْأَصَمِّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ عَلَى كَوْرِ عِمَامَتِهِ.

قَالَ ابْنُ مُحَرَّرٍ: وَأَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى، عَنْ مَكْحُوْلٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عمامہ کے پیچ پر سجدہ کر لیتے تھے۔

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول ہے۔

**1565** اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: رَأَيْتُ مَكْحُوْلًا، يَسْجُدُ عَلَى عِمَامَتِهِ، فَقُلْتُ: لِمَ تَسْجُدُ عَلَيْهَا؟ فَقَالَ: أَتَّقِي الْبَرْدَ عَلَى إِنْسَانِي

٭٭ محمد بن راشد بیان کرتے ہیں: میں نے مکحول کو اپنے عمامہ پر سجدہ کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے دریافت کیا: آپ اس پر سجدہ کیوں کر رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں ٹھنڈک سے بچنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

**1566** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: أَدْرَكْنَا الْقَوْمَ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ

عَلٰی عَمَائِمِهِمْ، وَيَسْجُدُ اَحَدُهُمْ، وَيَدَيْهِ فِيْ قَمِيْصِهِ

* حسن بصری فرماتے ہیں: ہم نے لوگوں کو (یعنی صحابہ کرام کو) پایا ہے وہ اپنے عماموں پر سجدہ کرتے تھے اور اُن میں سے کوئی ایک شخص جب سجدہ کرتا تھا' تو اُس کے ہاتھ اُس کی قمیص (کی آستین) کے اندر ہوتے تھے۔

**1567 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي الضُّحَى، اَنَّ شُرَيْحًا: كَانَ يَسْجُدُ عَلٰی بُرْنُسِهٖ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيْدَ، كَانَ يَسْجُدُ عَلٰی عِمَامَتِهٖ

* ابوضحیٰ بیان کرتے ہیں: قاضی شریح اپنی ٹوپی پر سجدہ کر لیتے تھے' جبکہ عبدالرحمٰن بن یزید اپنے عمامہ پر سجدہ کر لیتے تھے۔

**1568 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ: سَاَلَهٗ اَيَسْجُدُ عَلٰی كَوْرِ الْعِمَامَةِ؟ فَقَالَ: اَسْجُدُ عَلٰی جَبِيْنِيْ اَحَبُّ اِلَيَّ

* زبیر' ابراہیم نخعی کے بارے میں نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے ابراہیم سے دریافت کیا: کیا وہ اپنے عمامہ کے پیچ پر سجدہ کر سکتے ہیں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اپنی پیشانی پر سجدہ کرنا میرے لیے زیادہ محبوب ہے۔

**1569 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: اَصَابَتْنِيْ شَجَّةٌ فِيْ وَجْهِيْ فَعَصَبْتُ عَلَيْهَا، فَسَاَلْتُ عَبِيْدَةَ السَّلْمَانِيَّ اَسْجُدُ عَلَيْهَا؟ فَقَالَ: انْزِعِ الْعِصَابَ

* ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میرے چہرے پر زخم ہو گیا' میں نے اُس پر پٹی باندھ لی تو میں نے عبیدہ سلمانی سے دریافت کیا: کیا میں اس پر سجدہ کرلوں؟ اُنہوں نے فرمایا: پٹی اُتار کے (پھر سجدہ کرو)۔

**1570 - آثارِ صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ: كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَسْجُدَ عَلٰی كَوْرِ عِمَامَتِهٖ حَتّٰی يَكْشِفَهَا

* نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ وہ اپنے عمامہ کے پیچ پر سجدہ کریں' وہ اُسے ہٹا کر (پیشانی زمین کے ساتھ لگاتے تھے)۔

## بَابُ الرَّجُلِ يَسْجُدُ مُلْتَحِفًا لَا يُخْرِجُ يَدَيْهِ

## باب: آدمی کا کسی کپڑے کو یوں لپیٹ کر سجدہ کرنا کہ وہ اپنے ہاتھ باہر نہ نکالے

**1571 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانُوْا يُصَلُّوْنَ فِيْ مَسَاتِقِهِمْ، وَبَرَانِسِهِمْ، وَطَيَالِسِهِمْ مَا يُخْرِجُوْنَ اَيْدِيَهُمْ مِنْهَا، قُلْنَا لَهٗ: مَا الْمُسْتُقَةُ؟ قَالَ: هِيَ جُبَّةٌ يَعْمَلُهَا اَهْلُ الشَّامِ وَلَهَا كُمَّانِ طَوِيْلَانِ، وَلَبِنُهَا عَلَى الصَّدْرِ يَلْبَسُوْنَهَا، وَيَعْقِدُوْنَ كُمَّيْهَا اِذَا لَبِسُوْهَا

* ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلے لوگ اپنی چادروں میں اور ٹوپیوں میں اور بڑی چادروں میں سجدہ کر لیتے تھے' وہ اپنے

ہاتھ باہر نہیں نکالتے تھے۔ ہم نے اُن سے دریافت کیا: مستقہ کیا ہوتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ ایک جُبہ ہے جسے اہل شام تیار کرتے تھے اور اس کی طویل آستینیں ہوتی ہیں اور اس کے بٹن سینے پر ہوتے ہیں' وہ اسے پہنتے ہیں اور جب اسے پہنتے ہیں' تو اس کی آستینیں باندھ لیتے ہیں۔

**1572** - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ رَافِعٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَكْشِفَ سِتْرًا، اَوْ يَكُفَّ شَعْرًا، اَوْ يُحْدِثَ وُضُوئًا. قَالَ: قُلْتُ لِيَحْيَى: مَا قَوْلُهُ: اَوْ يُحْدِثُ وُضُوئًا؟ قَالَ: اِذَا وَطِءَ نَتْنًا، وَكَانَ مُتَوَضِّئًا، وَقَوْلُهُ: لَا يَكْشِفُ سِتْرًا. لَا يَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ يَدَيْهِ اِذَا سَجَدَ

❀❀ ابوعبیدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے' ستر کو بے پردہ کیا جائے' یا بال کو سمیٹ لیا جائے' یا ازسرنو وضو کیا جائے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ سے دریافت کیا: "یا ازسرنو وضو کیا جائے" سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جب کوئی شخص باوضو حالت میں کسی گندگی کی چیز کو پاؤں کے نیچے دیدے (تو پھر ازسرنو وضو کرے) اور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: "وہ ستر سے پردہ نہ ہٹائے" اس سے مراد یہ ہے' جب آدمی سجدہ میں جائے تو کپڑے کو اپنے ہاتھوں سے نہ ہٹائے۔

**1573** - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: مَا كُنَّا نَكْشِفُ ثَوْبًا قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ، وَكَانَ الْحَسَنُ لَا يَفْعَلُهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم لوگ کپڑا اٹھایا نہیں کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنا ہاتھ باہر نکال لیتے تھے' حسن بصری ایسا نہیں کرتے تھے۔

## بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْبَرَادِعِ

## باب: بردعہ (پالان کے نیچے بچھانے والا کپڑا) پر نماز ادا کرنا

**1574** - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَحُصَيْنٍ - اَوْ اَحَدِهِمَا -، عَنِ ابْنِ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ مَوْلَاةٍ لَهُ يُقَالُ لَهَا عَزَّةُ قَالَتْ: خَطَبَنَا اَبُو بَكْرٍ فَنَهَانَا - اَوْ نَهَى - اَنْ نُصَلِّيَ عَلَى الْبَرَادِعِ

❀❀ عزہ نامی خاتون بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے اس بات سے منع کیا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اس بات سے منع کیا کہ بردعہ (اونٹوں کے پالان کے نیچے رکھنے والی چادر) پر نماز ادا کی جائے۔

## بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الطَّرِيقِ

## باب: راستے میں نماز ادا کرنا

**1575** - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي، اَنَّ عَلِيًّا، كَانَ يَنْهَى اَنْ يُصَلَّى عَلَى جَوَادِ

الطَّرِيقِ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: (ایک راوی) نے مجھے یہ بات بتائی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس بات سے منع کرتے تھے کہ راستے کے درمیان میں نماز ادا کی جائے۔

**1576** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَزِيرَةِ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ: كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُتَغَوَّطَ عَلَى الطَّرِيقِ اَوْ يُصَلَّى عَلَيْهَا

✽✽ معمر نے اہلِ جزیرہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ راستے میں پاخانہ کیا جائے' یا وہاں نماز ادا کی جائے۔

**1577** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عَائِذٍ الْاَسَدِيِّ قَالَ: كُنْتُ مَعَ اِبْرَاهِيمَ فَاَمَّنِي فِي الْفَجْرِ فَاَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ، وَتَنَحَّى عَنِ الطَّرِيقِ، قَالَ سُلَيْمَانُ: كَانَ يُسْتَحَبُّ اَنْ يَنْزِلَ الرَّجُلُ عَنْ يَمِينِ الطَّرِيقِ اَوْ يُصَلِّيَ عَنْ يَمِينِ الطَّرِيقِ

✽✽ ہشام بن عائذ اسدی بیان کرتے ہیں: میں ابراہیم نخعی کے ساتھ تھا' فجر کی نماز میں اُنہوں نے میری امامت کی' اُنہوں نے مجھے اپنے دائیں طرف کھڑا کرلیا' وہ راستے سے ذرا ہٹ گئے۔

سلیمان بیان کرتے ہیں: وہ اس بات کو مستحب سمجھتے تھے کہ آدمی راستے سے ایک طرف ہٹ کر اُترے (یعنی پڑاؤ کرے) اور راستے کے ایک طرف ہوکر نماز ادا کرے۔

**1578** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْاَرْضِ اَوَّلُ؟ قَالَ: الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ، قُلْتُ: ثُمَّ اَيُّ؟ قَالَ: ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْاَقْصَى قَالَ: قُلْتُ: كَمْ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: اَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ: ثُمَّ حَيْثُمَا اَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ فَهُوَ مَسْجِدٌ. قَالَ: فَكَانَ اَبِي يُمْسِكُ الْمُصْحَفَ فِي الطَّرِيقِ، وَيَقْرَاُ السُّجُودَ، وَيَسْجُدُ كَمَا هُوَ فِي الطَّرِيقِ

✽✽ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! زمین میں سب سے پہلی مسجد کون سی بنائی گئی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: مسجد حرام! میں نے دریافت کیا: پھر کون سی؟ آپ نے فرمایا: پھر مسجد اقصیٰ! میں نے دریافت کیا: ان دونوں کے درمیان کتنے عرصہ کا وقفہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چالیس سال کا! پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تمہیں جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے نماز ادا کرلو' کیونکہ وہ جگہ جائے نماز ہوگی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرے والد راستے میں قرآن مجید پکڑ لیتے تھے اور جب وہ آیتِ سجدہ تلاوت کرتے تھے تو وہ راستے میں ہی سجدہ تلاوت ادا کر لیتے تھے۔

# بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْقُبُوْرِ

## باب: قبر پر نماز ادا کرنا

**1579** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ. اَتَكْرَهُ اَنْ نُصَلِّيَ فِي وَسَطِ الْقُبُوْرِ، اَوْ فِي مَسْجِدٍ اِلَى قَبْرٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَانَ يُنْهَى عَنْ ذٰلِكَ قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ قَبْرٌ وَبَيْنِي، وَبَيْنَهُ سَعَةٌ غَيْرُ بُعْدٍ اَوْ عَلَى مَسْجِدٍ ذِرَاعٌ فَصَاعِدًا قَالَ: يُكْرَهُ اَنْ يُصَلِّيَ وَسَطَ الْقُبُوْرِ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ اس چیز کو مکروہ سمجھتے ہیں' ہم قبروں کے درمیان میں نماز ادا کریں' یا کسی ایسی مسجد میں نماز ادا کریں' جس کا رُخ قبر کی طرف ہو؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں! اس بات سے منع کیا گیا ہے۔

ابن جریج نے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' اگر قبر کے اور میرے درمیان کچھ فاصلہ ہو' یا مسجد اور قبر کے درمیان چند گز کا فاصلہ ہو؟ تو عطاء نے کہا: یہ بات مکروہ ہے' قبروں کے درمیان نماز ادا کی جائے۔

**1580** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا تُصَلِّ، وَبَيْنَكَ، وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ قَبْرٌ، وَاِنْ كَانَ بَيْنَكَ، وَبَيْنَهُ سِتْرُ ذِرَاعٍ فَصَلِّ

✻✻ عطاء فرماتے ہیں: تم ایسی صورت میں نماز ادا نہ کرو کہ تمہارے اور قبلہ کے درمیان میں قبر موجود ہو' اگر تمہارے اور قبر کے درمیان سترہ موجود ہو' جو ایک بالشت کا ہو تو پھر تم نماز ادا کر لو۔

**1581** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: رَآنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: وَاَنَا اُصَلِّي عِنْدَ قَبْرٍ، فَجَعَلَ يَقُوْلُ: الْقَبْرُ قَالَ: - فَحَسِبْتُهُ يَقُوْلُ: الْقَمَرُ - قَالَ: فَجَعَلْتُ اَرْفَعُ رَاْسِي اِلَى السَّمَاءِ فَاَنْظُرُ فَقَالَ: اِنَّمَا اَقُوْلُ الْقَبْرُ لَا تُصَلِّ اِلَيْهِ. قَالَ ثَابِتٌ: فَكَانَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَاْخُذُ بِيَدِي اِذَا اَرَادَ اَنْ يُصَلِّيَ فَيَتَنَحَّى عَنِ الْقُبُوْرِ

✻✻ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا کہ ایک قبر کے پاس نماز ادا کر رہا تھا' تو اُنہوں نے قبر' قبر کہنا شروع کر دیا۔ میں یہ سمجھا کہ شاید وہ قمر (چاند) کہہ رہے ہیں' میں نے سر آسمان کی طرف اُٹھا کر جائزہ لیا تو اُنہوں نے فرمایا: میں قبر کہہ رہا ہوں' تم اس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا نہ کرو۔

ثابت بنانی بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ جب نماز ادا کرنے کا ارادہ کرتے تو میرا ہاتھ پکڑتے اور قبروں سے ایک طرف ہو جاتے تھے۔

**1582** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْقَبْرَ وَالْحَمَّامَ

٭٭ عمرو بن یحییٰ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تمام روئے زمین جائے نماز ہے' سوائے قبرستان اور حمام کے''۔

**1583** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالُوا: كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَتَّخِذُوا ثَلَاثَةَ أَبْيَاتٍ قِبْلَةً: الْقَبْرَ، وَالْحَمَّامَ، وَالْحَشَّ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلے لوگ اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ تین چیزوں کو قبلہ بنائیں (یعنی اُن کی طرف رُخ کریں) قبر' حمام اور کھجوروں کا جھنڈ۔

**1584** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا تُصَلِّيَنَّ إِلَى حَشٍّ، وَلَا حَمَّامٍ، وَلَا فِي الْمَقْبَرَةِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم کھجوروں کا جھنڈ یا حمام یا قبرستان کی طرف رُخ کر کے نماز ادا نہ کرو۔

**1585** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا تُصَلِّيَنَّ إِلَى حَشٍّ، وَلَا فِي الْحَمَّامِ، وَلَا فِي الْمَقْبَرَةِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم کھجوروں کا جھنڈ یا حمام یا قبرستان کی طرف رُخ کر کے نماز ادا نہ کرو۔

**1586** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، وَالْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، - وَأَحْسَبُ مَعْمَرًا رَفَعَهُ - قَالَ: مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ الْقُبُورَ مَسَاجِدَ

٭٭ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (اور ایک روایت کے مطابق یہ مرفوع روایت ہے: یعنی نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''لوگوں میں بدترین لوگ وہ ہیں' جو قبروں کو سجدہ گاہ بنالیں گے''۔

**1587** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِي وَثَنًا يُصَلَّى إِلَيْهِ، فَإِنَّهُ اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ

٭٭ زید بن اسلم' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے اللہ! تو میری قبر کو ایسا بت نہ بنانا' جس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کی جائے' کیونکہ اللہ تعالیٰ کا غضب ایسے لوگوں پر شدید ہو جاتا ہے جو اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنا لیتے ہیں''۔

**1588** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ جَعَلَ يُلْقِي عَلَى وَجْهِهِ طَرَفَ خَمِيصَةٍ، فَإِذَا اغْتَمَّ بِهَا كَشَفَهَا، عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ: لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ. قَالَ: تَقُولُ عَائِشَةُ: يُحَذِّرُ مِثْلَ الَّذِي صَنَعُوا

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ اپنی چادر کا کنارہ اپنے چہرے پر ڈال لیتے تھے اور جب آپ کو اُس سے اُلجھن ہوتی تھی تو آپ اُسے اپنے چہرے سے ہٹا لیتے تھے۔ آپ نے اُس وقت یہ فرمایا:

''اللہ تعالیٰ یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت کرے! اُنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا تھا''۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے اس طرزِ عمل سے بچانے کے لیے (یہ بات ارشاد فرمارہے تھے)۔

**1589** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُسَيِّبِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ یہودیوں کو برباد کرے! جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا تھا''۔

**1590** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، اَنَّهُ قَالَ: يُنْهٰى اَنْ يُصَلّٰى، وَسَطَ الْقُبُورِ، اَوِ الْحَمَّامَاتِ، وَالْجُبَّانِ

✵✵ نافع بن جبیر فرماتے ہیں: اس بات سے منع کیا گیا ہے' قبروں کے درمیان میں یا حمام میں یا قبرستان میں نماز ادا کی جائے۔

**1591** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، وَسُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ وَسَطَ الْقُبُورِ؟ قَالَ: ذُكِرَ لِي، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَتْ بَنُو اِسْرَائِيلَ اتَّخَذُوا قُبُورَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ فَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى

✵✵ عمرو بن دینار سے قبروں کے درمیان میں نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے بتایا: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''بنی اسرائیل نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا تھا' تو اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں پر لعنت کی''۔

**1592** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا كَانَ يَكْرَهُ الصَّلَاةَ وَسَطَ الْقُبُورِ كَرَاهَةً شَدِيدَةً

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ قبروں کے درمیان میں نماز ادا کرنے کو انتہائی شدید مکروہ قرار دیتے تھے۔

**1593** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِنَافِعٍ: اَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ اَنْ يُصَلِّيَ، وَسَطَ الْقُبُورِ؟ قَالَ: لَقَدْ صَلَّيْنَا عَلٰى عَائِشَةَ، وَاُمِّ سَلَمَةَ وَسَطَ الْبَقِيعِ قَالَ: وَالْاِمَامُ يَوْمَ صَلَّيْنَا عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَبُو هُرَيْرَةَ، وَحَضَرَ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے نافع سے دریافت کیا: کیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ قبروں کے درمیان نماز ادا کی جائے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: ہم نے سیدہ عائشہ اور سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہما کی نمازِ جنازہ جنت البقیع کے اندر ادا کی تھی؛ اُنہوں نے یہ بھی بتایا کہ جس دن ہم نے سیدہ عائشہ کی نمازِ جنازہ ادا کی تھی اُس وقت ہمارے امام حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تھے اور وہاں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔

## بَابُ الصَّلَاةِ فِيْ مُرَاحِ الدَّوَابِّ، وَلُحُومِ الْإِبِلِ هَلْ يُتَوَضَّأُ مِنْهَا؟

## باب: جانوروں اور اونٹوں کے گوشت کا حکم کہ کیا اُسے کھانے کے بعد وضو کیا جائے گا؟

**1594** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: يُصَلِّي فِيْ مُرَاحِ الْإِبِلِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: اَيَكْرَهُ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْ اَعْطَانِ الْإِبِلِ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ يَبُولُ الرَّجُلُ اِلَى الْبَعِيرِ الْبَارِكِ، وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَكَانَ بِمَنْزِلَةِ مُرَاحِهَا قَالَ: فَكُفَّ عَنْهُ اِذًا، فَاِنْ لَمْ تُحِسَّ ذٰلِكَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ مُرَاحِهَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کی جا سکتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا یہ بات مکروہ ہے؛ میں اونٹوں کے باڑے میں اس لیے نماز ادا کروں کیونکہ آدمی بیٹھے ہوئے اونٹ کی طرف رُخ کر کے پیشاب کرسکتا ہے اور اگر یہ چیز نہ ہو تو یہ اُس کی آرام کرنے کی جگہ کی مانند ہو جائے گا۔ تو اُنہوں نے فرمایا: تم اس سے بچنے کی کوشش کرو اور جہاں تمہیں یہ محسوس نہ ہو تو یہ اُن کے آرام کی جگہ کے حکم میں ہوگا۔

**1595** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ، وَلَا يُصَلِّي فِيْ اَعْطَانِ الْإِبِلِ

٭٭ حسن بصری اور قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کی جائے گی؛ اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا نہیں کی جائے گی''۔

**1596** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ: اَنُصَلِّي فِيْ اَعْطَانِ الْإِبِلِ؟ قَالَ: لَا قَالَ: اَفَنُصَلِّي فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: لَا

٭٭ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کیا ہم اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کرلیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! سائل نے دریافت کیا: کیا ہم بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرلیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں! سائل نے دریافت کیا: کیا ہم بکریوں کا گوشت کھانے کے بعد ازسرِنو وضو کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں!

**1597** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى،

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

⁂ یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند منقول ہے۔

**1598** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ اَبِيْ سَبْرَةَ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، اَكَلَ مِنْ لُحُومِ الْاِبِلِ ثُمَّ صَلَّى، وَلَمْ يَتَوَضَّاْ

⁂ ابوسبرہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اونٹ کا گوشت کھایا' پھر انہوں نے نماز ادا کر لی اور ازسرنو وضو نہیں کیا۔

**1599** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلُّوا فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ، وَامْسَحُوا رُعَامَهَا فَاِنَّهَا مِنْ دَوَابِّ الْجَنَّةِ قَالَ: - يَعْنِي الضَّاْنَ مِنْهَا -، قُلْنَا: مَا رُعَامُهَا؟ قَالَ: مَا يَكُوْنُ فِيْ مَنَاخِرِهَا

⁂ ابواسحاق نے قریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرلو اور اُن کے ناک پر ہاتھ پھیرو' کیونکہ یہ جنت کا جانور ہے''۔

نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ تھی کہ اُن میں سے جو بھیڑ ہیں اُن کے ساتھ ایسا کرو۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے دریافت کیا: اُس کے رعام سے مراد کیا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے (یا راوی کے استاد نے) فرمایا: وہ چیز جو اُس کے نتھنوں میں ہوتی ہے۔

**1600** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ حَلْحَلَةَ الدِّيلِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ: اَحْسِنْ اِلٰى غَنَمِكَ، وَامْسَحْ عَنْهَا الرُّعَامَ، وَصَلِّ فِيْ نَاحِيَتِهَا - اَوْ قَالَ: فِيْ مَرَابِضِهَا - فَاِنَّهَا مِنْ دَوَابِّ الْجَنَّةِ

⁂ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم اپنی بکریوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور اُن کے ناک پر ہاتھ پھیرو اور اُن کے پہلو میں نماز ادا کرلو۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اُن کے باڑے میں نماز ادا کرلو' کیونکہ یہ جنت کا جانور ہے۔

**1601** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِيْ حَيَّانَ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا بِالْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلُّوا فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ، وَامْسَحُوا رُعَامَهَا فَاِنَّهَا مِنْ دَوَابِّ الْجَنَّةِ

⁂ ابوحیان بیان کرتے ہیں: میں نے مدینہ منورہ میں ایک شخص کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرلو اور اُن کے ناک پر ہاتھ پھیرو کیونکہ یہ جنت کا جانور ہے''۔

**1602** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا اَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ فَصَلِّ، وَاِذَا اَدْرَكَتْكَ فِيْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ فَابْتَرِزْ فَاِنَّهَا مِنْ خِلْقَةِ الشَّيْطَانِ - اَوْ قَالَ: مِنْ عِيَانِ الشَّيْطَانِ -

٭٭ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جب بکریوں کے باڑے میں تمہیں نماز کا وقت ہو جائے' تو تم نماز ادا کرلو اور جب اونٹوں کے باڑے میں تمہیں نماز کا وقت ہو جائے تو تم وہاں سے نکل جاؤ' کیونکہ یہ شیطان کی طرح کی مخلوق ہیں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) یہ حقیقت میں شیطان ہیں''۔

**1603** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أُصَلِّي فِي مُرَاحِ الشَّاةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: اَتَكْرَهُهُ مِنْ اَجْلِ بَوْلِ الْكَلْبِ بَيْنَ اَظْهُرِهَا؟ قَالَ: فَلَا تُصَلِّ فِيهِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا میں بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرلوں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: اگر ان کے درمیان کتے کا پیشاب ہو تو کیا آپ اس کی وجہ سے اسے مکروہ قرار دیں گے؟ انہوں نے فرمایا: پھر تم وہاں نماز ادا نہ کرو۔

**1604** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اَدْرِكُوا عَنْ صَلَاتِكُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ، وَاَشَدُّ مَا يُتَّقَى عَلَيْهَا مَرَابِضُ الْكِلَابِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جہاں تک ہو سکے اپنی نماز کو وقت پر ادا کرلو اور سب سے زیادہ بچنے کی جگہ کتوں کا باڑہ ہے۔

**1605** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُصَلَّى فِي مُرَاحِ الْبَقَرِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اَرَاَيْتَ اِذَا صَلَّيْتُ فِي الْمُرَاحِ كَذٰلِكَ اَسْجُدُ عَلَى الْبَعْرِ اَمْ اَفْحَصُ لِوَجْهِي؟ قَالَ: بَلِ افْحَصْ لِوَجْهِكَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا گائے کے باڑے میں نماز ادا کر لی جائے گی؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ابن جریج نے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' اگر میں باڑے میں نماز ادا کر رہا ہوں تو کیا میں کسی مینگنی پر سجدہ کروں یا اپنا چہرہ (اس سے) ہٹاؤں؟ تو انہوں نے فرمایا: تم اپنے چہرے کو ہٹالو۔

**1606** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: صَلَّى بِنَا اَبُو مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ فِي دَارِ الْبَرِيدِ عَلَى مَكَانٍ فِيهِ سِرْقِينٌ

٭٭ مالک بن حارث اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ہمیں دارالبرید میں نماز پڑھائی' جو ایک ایسی جگہ پر تھی جس میں گوبر موجود تھا۔

**1607** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ نُعْمَانَ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، وَسَلَمَةَ بْنِ بَهْرَامَ، اَنَّهُمْ: كَانُوا مَعَ طَاوُسٍ، فِي سَفَرٍ فَاَرَادُوا اَنْ يَنْزِلُوا فِي مَكَانٍ فَرَاَى اَثَرَ كَلْبٍ، فَكَرِهَ اَنْ يَنْزِلَ فِيهِ وَمَضَى - اَوْ قَالَ: فَتَنَحَّى عَنْهُ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اور سلمہ بن بہرام بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ لوگ طاؤس کے ساتھ سفر کر رہے تھے' ان

لوگوں نے ایک جگہ پر پڑاؤ کرنے کا ارادہ کیا تو طاؤس نے وہاں کتے کا نشان دیکھا تو اس بات کو مکروہ سمجھا کہ وہاں پڑاؤ کریں' وہ آگے بڑھ گئے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) وہ وہاں سے ہٹ گئے۔

## بَابُ الصَّلاةِ فِي الْبِيْعَةِ

## باب: گرجا گھر میں نماز ادا کرنا

**1608** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خُصَيْفٍ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُصَلِّي فِي الْكَنِيسَةِ اِذَا كَانَ فِيهَا تَمَاثِيلُ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ گرجا گھر میں نماز ادا کی جائے' جبکہ اُس میں تصویریں بھی لگی ہوئی ہوں۔

**1609** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: لَا تَعَلَّمُوا رَطَانَةَ الْاَعَاجِمِ، وَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ فِي كَنَائِسِهِمْ يَوْمَ عِيدِهِمْ، فَاِنَّ السَّخْطَةَ تَنْزِلُ عَلَيْهِمْ

✽✽ ابوعطاء بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: تم لوگ عجمیوں کی زبان نہ سیکھو اور اُن کی عید کے دن اُن کے گرجا گھر میں نہ جاؤ' کیونکہ اُس وقت اُن پر ناراضگی نازل ہوتی ہے۔

**1610** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ اَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ عُمَرُ، الشَّامَ صَنَعَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ عُظَمَاءِ النَّصَارَى طَعَامًا وَدَعَاهُ، فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّا لَا نَدْخُلُ كَنَائِسَكُمْ مِنَ الصُّوَرِ الَّتِي فِيهَا - يَعْنِي التَّمَاثِيلَ -

✽✽ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام اسلم بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام تشریف لائے تو عیسائیوں کے بڑوں میں سے ایک شخص نے اُن کے لیے کھانا تیار کیا اور اُنہیں دعوت دی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم تمہارے گرجا گھر میں اُن تصویروں کی وجہ سے داخل نہیں ہوں گے' جو وہاں موجود ہیں۔

**1611** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ اَسْلَمَ، اَنَّ عُمَرَ حِينَ قَدِمَ الشَّامَ صَنَعَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ النَّصَارَى طَعَامًا، وَقَالَ لِعُمَرَ: اِنِّي اُحِبُّ اَنْ تَجِيئَنِي، وَتُكْرِمَنِي اَنْتَ وَاَصْحَابُكَ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ عُظَمَاءِ النَّصَارَى، فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّا لَا نَدْخُلُ كَنَائِسَكُمْ مِنْ اَجْلِ الصُّوَرِ الَّتِي فِيهَا - يَعْنِي التَّمَاثِيلَ -

✽✽ نافع نے اسلم کا یہ بیان نقل کیا ہے' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام تشریف لائے تو عیسائیوں میں سے ایک شخص نے اُن کے لیے کھانا تیار کیا' اُس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے یہ بات پسند ہے' آپ ہمارے ہاں آئیں اور میری عزت افزائی کریں' آپ بھی ہوں' آپ کے ساتھ آپ کے ساتھی بھی ہوں۔ (راوی کہتے ہیں:) وہ شخص عیسائیوں کے بڑوں میں سے ایک تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اُن تصویروں کی وجہ سے' تمہارے گرجا گھر میں داخل نہیں ہوں گے' جو اُس میں موجود ہیں۔

**1612** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، أَنَّ سَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ، كَانَ يَلْتَمِسُ مَكَانًا يُصَلِّي فِيهِ، فَقَالَتْ لَهُ عِلْجَةٌ: الْتَمِسْ قَلْبًا طَاهِرًا، وَصَلِّ حَيْثُ شِئْتَ، فَقَالَ: فَقِهْتِ

✵✵ نافع بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کوئی جگہ تلاش کرنا چاہی جہاں وہ نماز ادا کریں تو علجہ نے اُن سے کہا: آپ پاکیزہ دل تلاش کیجئے اور پھر جہاں چاہیں نماز ادا کر لیں۔ تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کہا: تم سمجھدار ہو۔

## بَابُ الْجُنُبِ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ
## باب: جنبی شخص کا مسجد میں داخل ہونا

**1613** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّهُ كَانَ يُرَخِّصُ لِلْجُنُبِ أَنْ يَمُرَّ فِي الْمَسْجِدِ مُجْتَازًا، وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ: وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جنبی شخص کو اس بات کی اجازت دیتے تھے کہ وہ پار کرنے کے لیے مسجد میں سے گزر سکتا ہے اور میرے علم کے مطابق اُنہوں نے یہ بات اس لیے کہی تھی کیونکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اور نہ ہی جنبی شخص، ماسوائے اُس کے جو راستے کو عبور کرنے والا ہو''۔

**1614** - اقوالِ تابعین: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: يَمُرُّ الْجُنُبُ فِي الْمَسْجِدِ، قُلْتُ لِعَمْرٍو: مِنْ أَيْنَ تَأْخُذُ ذَلِكَ؟ قَالَ: مِنْ قَوْلِ: (وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ) (النساء: 43) مُسَافِرِينَ لَا يَجِدُونَ مَاءً وَقَالَ: ذَلِكَ مُجَاهِدٌ أَيْضًا

✵✵ عمرو بن دینار فرماتے ہیں: جنبی شخص مسجد میں سے گزر سکتا ہے۔ میں نے عمرو سے دریافت کیا: آپ نے یہ حکم کہاں سے حاصل کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے:

''اور نہ ہی جنبی شخص، البتہ راستے کو عبور کرنے والا شخص ایسا کر سکتا ہے''۔

اس سے مراد وہ مسافر لوگ ہیں، جنہیں (غسل کرنے کے لیے) پانی نہیں ملتا، اور مجاہد نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

**1615** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ مِثْلَهُ. فِي قَوْلِهِ: (وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ) (النساء: 43) قَالَ: مُسَافِرِينَ لَا يَجِدُونَ مَاءً

✵✵ ایک اور سند کے ساتھ مجاہد کے حوالے سے یہی بات منقول ہے، جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے:

''اور نہ ہی جنبی شخص، ماسوائے اُس کے جو راستے کو عبور کرنے والا ہو''۔

اس سے مراد وہ مسافر لوگ ہیں' جنہیں (غسل کرنے کے لیے) پانی نہیں ملتا۔

**1616** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيَمُرُّ الْجُنُبُ فِي الْمَسْجِدِ؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا جنبی شخص مسجد میں سے گزر سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

**1617** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَوْشَبٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ: لَا يَدْخُلُ الْجُنُبُ الْمَسْجِدَ اِلَّا اَنْ يُضْطَرَّ ذٰلِكَ

٭٭ حوشب بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: جنبی شخص مسجد میں داخل نہیں ہوسکتا' البتہ اگر وہ اس کام کے لیے مجبور ہو (تو حکم مختلف ہے)۔

**1618** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: لَا يَمُرُّ الْجُنُبُ فِي الْمَسْجِدِ اِلَّا اَنْ لَا يَجِدَ بُدًّا يَتَيَمَّمُ، وَيَمُرُّ فِيهِ

٭٭ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جنبی شخص مسجد میں سے نہیں گزر سکتا' البتہ اگر اُس کی مجبوری ہو تو وہ تیمّم کر کے مسجد میں سے گزرے گا۔

**1619** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اقْرَاِ الْقُرْآنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ تَكُنْ جُنُبًا، وَادْخُلِ الْمَسْجِدَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ تَكُنْ جُنُبًا

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: تم ہر حالت میں قرآن کی تلاوت کر سکتے ہو' جبکہ تم جنبی نہ ہو اور تم ہر حالت میں مسجد میں داخل ہو سکتے ہو' جبکہ تم جنبی نہ ہو۔

## بَابُ الْمُشْرِكِ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ

## باب: مشرک شخص مسجد میں داخل ہوسکتا ہے؟

**1620** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطٌ مِنْ ثَقِيفٍ فَاُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَقِيلَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّ هٰؤُلَاءِ مُشْرِكُونَ قَالَ: اِنَّ الْاَرْضَ لَا يُنَجِّسُهَا شَيْءٌ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: ثقیف قبیلہ کے کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اسی دوران نماز کھڑی ہوگئی' تو عرض کی گئی: اے اللہ کے نبی! یہ لوگ تو مشرک ہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: زمین کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے۔

**1621** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ اَنَّ مُشْرِكِي

قُرَيْشٍ حِيْنَ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ اُسَرَائِهِمُ الَّذِيْنَ اُسِرُوْا بِبَدْرٍ، كَانُوْا يَبِيْتُوْنَ فِيْ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمْ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ، فَكَانَ جُبَيْرٌ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجُبَيْرٌ يَوْمَئِذٍ مُشْرِكٌ

✵✵ عثمان بن ابوسلیمان بیان کرتے ہیں: قریش سے کچھ مشرکین نبی اکرم ﷺ کے پاس مدینہ منورہ حاضر ہوئے' یہ اپنے قیدیوں کے بارے میں حاضر ہوئے تھے' جنہیں غزوۂ بدر میں قید کرلیا گیا تھا' تو ان لوگوں نے رات مسجد نبوی میں بسر کی' ان لوگوں میں حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بھی تھے' حضرت جبیر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی قرأت سنی' حضرت جبیر رضی اللہ عنہ اُس وقت مشرک تھے۔

**1622** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَنْزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدَ ثَقِيفٍ فِي الْمَسْجِدِ، وَبَنَى لَهُمْ فِيْهِ الْخِيَامَ يَرَوْنَ النَّاسَ حِيْنَ يُصَلُّوْنَ، وَيَسْمَعُوْنَ الْقُرْآنَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ثقیف قبیلہ کے وفد کو مسجد نبوی میں ٹھہرایا تھا' آپ نے اُن کے لیے خیمے لگوائے تھے' جب لوگ نماز ادا کر رہے ہوتے تھے' تو وہ لوگ اُنہیں دیکھتے تھے اور قرآن کی تلاوت سنتے تھے۔

## بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْمَكَانِ الَّذِي فِيْهِ الْعُقُوبَةُ

## باب: ایسی جگہ پر نماز ادا کرنا جہاں کسی کو سزا دی گئی ہو

**1623** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَرِيكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْمُحِلِّ قَالَ: مَرَرْنَا مَعَ عَلِيٍّ، بِالْخَسْفِ الَّذِي بِبَابِلَ فَكَرِهَ اَنْ يُصَلِّيَ فِيْهِ حَتّٰى جَاوَزَهُ

✵✵ عبداللہ بن ابوالمحل بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہمارا گزر بابل میں موجود اُس جگہ سے ہوا' جسے زمین میں دھنسا دیا گیا تھا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس جگہ نماز ادا کرنے کو مکروہ سمجھا یہاں تک کہ وہ اُس سے آگے چلے گئے۔

**1624** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: لَمَّا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجْرِ قَالَ: لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ اَنْ يُصِيْبَكُمْ، مِثْلُ الَّذِي اَصَابَهُمْ، ثُمَّ قَنَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهُ، وَاَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى اَجَازَ الْوَادِيَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ (قومِ ثمود کی بستی) ''حجر'' کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا:

''جن لوگوں نے اپنے اوپر ظلم کیے اُن کے رہائشی علاقے میں ایسی حالت میں داخل ہو کہ تم رو رہے ہو' کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہیں بھی اُس طرح کا عذاب لاحق ہو' جو اُنہیں ہوا تھا''۔

اُس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے اپنے سر کو جھکا لیا اور رفتار کو تیز کر دیا' یہاں تک کہ آپ اُس وادی کو عبور کر گئے۔

**1625** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَمَّا مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجْرِ، قَالَ لَنَا: لَا تَدْخُلُوا عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْمُعَذَّبِينَ اِلَّا اَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ، فَاِنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ فَيُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا اَصَابَهُمْ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ (قومِ ثمود کی بستی) ''حجر'' سے گزرے تو آپ نے ہم سے فرمایا:

''ان عذاب یافتہ لوگوں کی وادی میں روتے ہوئے داخل ہونا' اگر تم رو نہیں سکتے تو تم اُن کے علاقے میں داخل نہ ہونا' کہیں تمہیں بھی وہ چیز لاحق نہ ہو جائے' جو اُنہیں لاحق ہوئی تھی''۔

## بَابُ الْكَلْبِ يَمُرُّ فِي الْمَسْجِدِ

## باب: کتے کا مسجد سے گزرنا

**1626** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ الْكَلْبَ يَمُرُّ فِي الْمَسْجِدِ اَيُرَشُّ اَثَرُهُ؟

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کتے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو مسجد میں سے گزر جاتا ہے' کیا اُس کے نشان پر پانی چھڑکا جائے گا؟

**1627** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَمِعْتُ الثَّوْرِيَّ قَالَ: فِي الْكَلْبِ يَمُرُّ فِي الْمَسْجِدِ يُرَشُّ

٭٭ امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: میں نے سفیان ثوری کو کتے کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا جو مسجد سے گزرتا ہے کہ اُس پر پانی چھڑکا جائے گا۔

## بَابُ الْحَائِضِ تَمُرُّ فِي الْمَسْجِدِ

## باب: حیض والی عورت کا مسجد سے گزرنا

**1628** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْحَائِضُ تَمُرُّ فِي الْمَسْجِدِ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: اَتَدْخُلُ مَسْجِدَهَا فِي الْبَيْتِ؟ قَالَ: لَا، لِتَعْتَزِلْهُ، قُلْتُ: دَخَلَتْ فَتَرُشُّهُ بِالْمَاءِ؟ قَالَ: لَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا حیض والی عورت مسجد سے گزر سکتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: کیا وہ اپنے گھر میں موجود مسجد (نماز کے لیے مخصوص جگہ) سے گزر سکتی ہے؟ اُنہوں نے کہا: جی نہیں! اُس عورت کو چاہیے کہ وہ اُس حصے سے الگ رہے۔ میں نے دریافت کیا: اگر وہ وہاں چلی جائے تو کیا وہاں پانی چھڑکے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

1629 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: يُكْرَهُ اَنْ تَدْخُلَ الْمَرْاَةُ، وَهِيَ حَائِضٌ مَسْجِدَهَا وَلٰكِنْ تَضَعُ فِيهِ مَا شَاءَتْ

٭٭ سفیان ثوری فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے عورت حیض کی حالت میں مسجد میں (یا نماز کی مخصوص جگہ میں) داخل ہو البتہ وہ وہاں جو چیز چاہے رکھ سکتی ہے۔

1630 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ جَوَارِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يُلْقِينَ لَهُ الْخُمْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ، وَهُنَّ حُيَّضٌ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے گھر کی خواتین انہیں مسجد میں چٹائی پکڑا دیا کرتی تھیں حالانکہ وہ خواتین اُس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھیں۔

## بَابُ هَلْ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ غَيْرُ طَاهِرٍ

## باب: کیا بے وضو شخص مسجد میں داخل ہو سکتا ہے؟

1631 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَغَيْرُ مُتَوَضِّءٍ اَيَمُرُّ فِي الْمَسْجِدِ؟ قَالَ: لَا يَضُرُّهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا بے وضو شخص مسجد میں سے گزر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ چیز اُسے نقصان نہیں دے گی۔

[illegible]32 - [illegible]حابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ قَالَ: يُكْرَهُ اَنْ يَدْخُلَ عَنْ اَبِي [illegible]بَيْرَةَ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، اَنَّهُ كَانَ يَبُولُ، ثُمَّ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ

٭٭ [illegible] لیث بن سعد فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے (کہ آدمی بے وضو حالت میں، مسجد میں) داخل ہو۔ حضرت [illegible]رداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ پیشاب کرنے کے بعد (وضو کیے بغیر) مسجد میں داخل ہو جاتے تھے۔

1633 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ سِيرِينَ: كَانَ يَقْعُدُ عَلٰى طَرَفِ الْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ وَرِجْلَاهُ فِي الْاَرْضِ، ثُمَّ يَتَوَضَّاُ

٭٭ قتادہ فرماتے ہیں: ابن سیرین مسجد کے کنارے بیٹھ جاتے تھے جب وہ قضائے حاجت کر کے آتے تھے اور اُن کے پاؤں زمین میں ہوتے تھے پھر وہ وضو کرتے تھے۔

[illegible]34 - [illegible]الِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ سِيرِينَ، خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ، وَقَعَدَ عَلٰى جِدَارِ الْمَسْجِدِ، وَقَدْ اَخْرَجَ رِجْلَيْهِ، وَهُوَ يَتَوَضَّاُ

** ابن تیمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے ابن سیرین کو دیکھا کہ وہ قضائے حاجت کر کے آئے اور مسجد کی دیوار پر بیٹھ گئے اُنہوں نے اپنے پاؤں باہر نکال لیے اور وہ وضو کرنے لگے۔

**1635** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ، وَابْنُ سِيرِيْنَ، يَكْرَهَانِ الرَّجُلَ اِذَا بَالَ اَنْ يَّجْلِسَ فِي الْمَسْجِدِ، وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ طُهْرٍ، وَلٰكِنَّهُ يَمُرُّ، وَلَا يَقْعُدُ. قَالَ: وَكَانَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ لَا يَرَى بِذٰلِكَ بَاْسًا اَنْ يَّقْعُدَ فِيْهِ، وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ

** قتادہ بیان کرتے ہیں: حسن بصری اور ابن سیرین اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی پیشاب کرنے کے بعد بے وضو حالت میں مسجد میں بیٹھے تاہم وہ مسجد سے گزر سکتا ہے وہاں بیٹھ نہیں سکتا

راوی بیان کرتے ہیں: جابر بن زید اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی بے وضو حالت میں مسجد میں بیٹھ جائے۔

**1636** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اُدْخُلِ الْمَسْجِدَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ تَكُنْ جُنُبًا

** ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: تم کسی بھی حالت میں مسجد میں داخل ہو سکتے ہو جبکہ تم جنبی نہ ہو۔

## بَابُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَسْجِدِ

## باب: مسجد میں وضو کرنا

**1637** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ اِنْسَانٌ لِعَطَاءٍ: يَخْرُجُ اِنْسَانٌ فَيَبُوْلُ، ثُمَّ يَاْتِيْ زَمْزَمَ فَيَتَوَضَّاُ قَالَ: لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ، وَاِنْ يَّتَخَلّٰى فَلْيَدْخُلْ، اِنْ شَاءَ فَلْيَتَوَضَّاْ فِيْ زَمْزَمَ، الدِّيْنُ سَمْحٌ سَهْلٌ، قَالَ لَهُ اِنْسَانٌ: اِنِّيْ اَرَى نَاسًا يَتَوَضَّئُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ: اجْلِسْ لَيْسَ بِذٰلِكَ بَاْسًا، قُلْتُ: فَتَتَوَضَّاُ اَنْتَ فِيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: تَمَضْمَضُ وَتَسْتَنْشِقُ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَاُسْبِغُ وُضُوْئِيْ فِيْ مَسْجِدِ مَكَّةَ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے کہا: ایک انسان نکلتا ہے وہ پیشاب کرتا ہے پھر وہ زمزم کے پاس آتا ہے تو کیا وہ وضو کرلے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے اگر وہ قضائے حاجت کر کے فارغ ہوتا ہے تو وہ (مسجد حرام میں) داخل ہو کے زمزم سے وضو کر سکتا ہے اگر وہ چاہے کیونکہ دین آسان ہے سہولت والا ہے۔ ایک شخص نے اُن سے کہا: میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا ہے وہ مسجد میں وضو کرتے ہیں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ! اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا آپ بھی مسجد کے اندر وضو کر لیتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا آپ کُلّی بھی کر لیتے ہیں اور ناک میں پانی بھی ڈال لیتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں مکہ کی مسجد میں مکمل وضو کرتا ہوں۔

**1638** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: رَاَيْتُ اَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، يَتَوَضَّاُ فِيْ مَسْجِدِ مَكَّةَ، وَكَانَ طَاوُسٌ يَتَوَضَّاُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کو مکہ کی مسجد میں وضو کرتے ہوئے دیکھا۔
طاؤس بھی مسجد حرام میں وضو کر لیتے تھے۔

**1639** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَتَوَضَّأُ فِي الْمَسْجِدِ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مسجد میں وضو کر لیتے تھے۔

**1640** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الْوُضُوْءِ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ: اِذَا لَمْ يَكُنْ بَوْلًا فَلَا بَاْسَ بِهِ

✱✱ مسجد میں وضو کرنے کے بارے میں سفیان ثوری یہ فرماتے ہیں: جب مسجد میں پیشاب نہ کیا جائے تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**1641** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ اَبُو هَارُوْنَ الْعَبْدِيُّ، اَنَّهُ رَاَى ابْنَ عُمَرَ يَتَوَضَّأُ فِي الْمَسْجِدِ

✱✱ ابوہارون عبدی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو مسجد میں وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

**1642** - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ: رَاَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْبَيْلَمَانِيِّ، يَتَوَضَّأُ فِيْ مَسْجِدِ صَنْعَاءَ الْاَعْظَمِ

✱✱ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے' میں نے عبدالرحمٰن بن بیلمانی کو صنعاء کی سب سے بڑی مسجد میں وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

**1643** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ رَوَّادٍ قَالَ: رَاَيْتُ طَاؤُسًا، يَتَوَضَّأُ فِي الْمَسْجِدِ.

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَرَاَيْتُ اَنَا ابْنَ جُرَيْجٍ يَتَوَضَّأُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَهُوَ قَاعِدٌ عَلٰى طَنْفَسَةٍ لَهُ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ

✱✱ ابن ابورَوّاد بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کو مسجد میں وضو کرتے ہوئے دیکھا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے ابن جریج کو مسجد حرام میں وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے' وہ اپنی چٹائی پر تشریف فرما تھے' اُنہوں نے کُلّی بھی کی اور ناک میں پانی بھی ڈالا۔

**1644** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاؤُسٍ، اَنَّ اَبَاهُ: كَانَ يَتَوَضَّأُ فِي الْمَسْجِدِ

✱✱ طاؤس کے صاحبزادے نے یہ بات نقل کی ہے' اُن کے والد مسجد میں وضو کر لیتے تھے۔

**1645** - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا رَاٰى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ: فَتَمَنَّيْتُ رُؤْيَا اَقُصُّهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَكُنْتُ غُلَامًا عَزَبًا فَكُنْتُ اَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَاَيْتُ فِي النَّوْمِ كَاَنَّ مَلَكَيْنِ اَخَذَانِي فَذَهَبَا بِي النَّارَ، فَاِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ، وَاِذَا لِلنَّارِ شَيْءٌ كَقَرْنَيِ الْبِئْرِ - يَعْنِيْ قَرْنَيِ الْبِئْرِ: السَّارِيَتَيْنِ لِلْبِئْرِ -، وَاِذَا فِيْهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ، فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ آخَرُ فَقَالَ: لَنْ تُرَعْ، فَقَصَصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ، فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ، عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ، لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ. قَالَ سَالِمٌ: فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بَعْدُ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ اِلَّا قَلِيْلًا

** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں کوئی شخص کوئی خواب دیکھتا تھا' تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کیا کرتا تھا' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے یہ آرزو کی کہ کاش میں بھی کوئی خواب دیکھتا جسے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کرتا۔ میں اُن دنوں کنوارا نوجوان تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں' میں مسجد میں ہی سوجایا کرتا تھا' ایک دن میں نے خواب میں دیکھا کہ دو فرشتوں نے مجھے پکڑا اور آگ کی طرف لے جانے لگے' وہ یوں گول تھی جس طرح کنویں کا کنارہ ہوتا ہے اور اُس کے دونوں کنارے یوں تھے جیسے کنویں کے ہوتے ہیں اور دو ستون اس طرح تھے جس طرح کنویں کے ہوتے ہیں اور اُس میں کچھ ایسے لوگ بھی موجود تھے جنہیں میں پہچانتا تھا' تو میں نے یہ کہنا شروع کیا: میں جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں! پھر ایک اور فرشتہ کی اُن دونوں سے ملاقات ہوئی تو اُس نے کہا: تم پریشان نہ ہو! میں نے یہ خواب سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو سنایا' سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے یہ خواب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عبداللہ اچھا آدمی ہے! اگر وہ رات کے وقت نوافل ادا کیا کرے (تو اور زیادہ بہتر ہے)۔

سالم بیان کرتے ہیں: اُس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ معمول رہا کہ وہ رات میں تھوڑی سی دیر کے لیے سوتے تھے (اور باقی نوافل ادا کرتے تھے)۔

**1646** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَرَى بِالنَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ بَاْسًا قَالَ: كَانَ يَنَامُ فِيْهِ

** نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مسجد میں سونے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ خود بھی مسجد میں سوجایا کرتے تھے۔

**1647** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا بَاْسَ بِالنَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ

** حسن بصری فرماتے ہیں: مسجد میں سونے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**1648** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ الصَّنْعَانِيُّ قَالَ: اَرْسَلَنِي اَبِي اِلٰى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ يَسْاَلُهُ عَنِ النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: فَاَيْنَ كَانَ اَهْلُ الصُّفَّةِ

یَنَامُوْنَ، وَلَمْ یَرَ بِهٖ بَاْسًا

✻✻ مغیرہ بن حکیم صنعانی بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے سعید بن مسیّب کے پاس بھیجا اور اُن سے مسجد میں سونے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اہلِ صُفّہ اور بھلا کہاں سویا کرتے تھے؟ تو سعید نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

**1649** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَحَدَّثَهٗ رَجُلٌ، عَنْ عَلْقَمَةَ الْمُزَنِيِّ قَالَ: كَانَ اَهْلُ الصُّفَّةِ يَبِيتُونَ فِي الْمَسْجِدِ، قَالَ عَلْقَمَةُ: فَتُوُفِّيَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَفَتَحَ اِزَارَهٗ فَوَجَدَ فِيْهِ دِينَارَانِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيَّتَانِ

✻✻ علقمہ مزنی بیان کرتے ہیں: اہلِ صُفّہ مسجد میں رات بسر کیا کرتے تھے۔ علقمہ بیان کرتے ہیں: ان میں سے ایک شخص کا انتقال ہوا اُس کا تہبند کھولا گیا تو اُس میں سے دو دینار ملے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ آگ کے ذریعہ (داغ والے) ہیں۔

**1650** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَتَكْرَهُ اَنْ يُبَاتَ بِالْمَسْجِدِ؟ قَالَ: بَلْ، اُحِبُّهٗ حُبَّ اَنْ يُرْقَدَ فِيْهِ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ اس بات کو مکروہ سمجھتے ہیں' مسجد میں رات بسر کی جائے' اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ مسجد میں سویا جائے۔

**1651** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: كَانَ عَطَاءٌ ثَلَاثِينَ سَنَةً يَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ يَقُوْمُ لِلطَّوَافِ وَالصَّلَاةِ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء (بن ابی رباح) تیس سال تک مسجد میں سوتے رہے' پھر وہ اُٹھ کر طواف کرتے تھے اور نماز پڑھا کرتے تھے۔

**1652** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ قَالَ: نَهَانِي مُجَاهِدٌ عَنِ النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ

✻✻ ابوہیثم بیان کرتے ہیں: مجاہد نے مجھے مسجد میں سونے سے منع کیا ہے۔

**1653** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ خُلَيْدٍ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ؟ فَقَالَ: اِنْ كُنْتَ تَنَامُ لِصَلَاةٍ وَّطَوَافٍ فَلَا بَاْسَ

✻✻ خلید ابواسحاق بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مسجد میں سونے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اگر تم نماز ادا کرنے اور طواف کرنے کے لیے سو جاتے ہو تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**1654** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُوْلُ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ، يَعُسُّ الْمَسْجِدَ فَلَا يَدَعُ سَوَادًا اِلَّا اَخْرَجَهٗ اِلَّا رَجُلًا مُصَلِّيًا

٭٭ ابوعمرو شیبانی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد میں چکر لگایا کرتے تھے اور پھر وہاں موجود ہر شخص کو باہر نکال دیتے تھے سوائے اُس شخص کے جو نماز ادا کر رہا ہوتا تھا۔

**1655** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ حَرَامِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ ابْنَيْ جَابِرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مُضْطَجِعُونَ فِي مَسْجِدِهِ فَضَرَبَنَا بِعَسِيبٍ كَانَ فِي يَدِهِ، وَقَالَ: قُومُوا لَا تَرْقُدُوا فِي الْمَسْجِدِ

٭٭ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، ہم اُس وقت مسجد میں لیٹے ہوئے تھے تو آپ نے اپنے دستِ مبارک میں موجود چھڑی کے ذریعہ ہمیں مارا اور فرمایا: اُٹھ جاؤ اور مسجد میں نہ سوؤ!

**1656** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ قَالَ: دَعَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَهْطٌ مَعِي مِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ فَتَعَشَّيْنَا عِنْدَهُ، ثُمَّ قَالَ: اِنْ شِئْتُمْ رَقَدْتُمْ هَا هُنَا، وَاِنْ شِئْتُمْ فِي الْمَسْجِدِ، فَقُلْنَا: فِي الْمَسْجِدِ؟ قَالَ: فَكُنَّا نَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ

٭٭ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اہلِ صفہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلوایا، میرے ساتھ اہلِ صفہ سے تعلق رکھنے والے کچھ اور لوگ بھی تھے، ہم نے رات کا کھانا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں کھایا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو یہاں سو جاؤ اور اگر چاہو تو مسجد میں سو جاؤ۔ تو ہم نے عرض کی: ہم مسجد میں سو جائیں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم مسجد میں سو جایا کرتے تھے۔

## بَابُ الْحَدَثِ فِي الْمَسْجِدِ

## باب: مسجد میں حدث لاحق ہونا

**1657** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَحْدَثَ الرَّجُلُ فِي مَسْجِدِ مَكَّةَ اَوْ مَسْجِدِهِ فِي الْبَيْتِ عَمْدًا غَيْرَ رَاقِدٍ قَالَ: اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ لَا يَفْعَلَ، قُلْتُ: فَفَعَلَ فَهَلْ مِنْ رَشٍّ؟ قَالَ: لَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص مکہ کی مسجد میں، یا اپنے گھر میں موجود نماز کے لیے مخصوص جگہ پہ جان بوجھ کر سوئے بغیر وضو توڑ دیتا ہے (تو اس کا حکم کیا ہوگا)؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: مجھے یہ بات زیادہ پسند ہے، وہ ایسا نہ کرے۔ میں نے کہا: اگر وہ ایسا کر لیتا ہے تو کیا اُسے پانی چھڑکنا ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

## بَابُ الْبَوْلِ فِي الْمَسْجِدِ

## باب: مسجد میں پیشاب کرنا

**1658** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، اَنَّ

اَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامَ اِلَيْهِ الْقَوْمُ فَانْتَهَرُوهُ، وَاَغْلَظُوا لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوهُ، وَاَهْرِيقُوا عَلٰى بَوْلِهٖ سِجْلًا مِنْ مَاءٍ - اَوْ دَلْوًا مِنْ مَاءٍ -، فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ، وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ، ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْاَعْرَابِيُّ خَلْفَهُ فَبَيْنَا هُمْ يُصَلُّونَ اِذْ قَالَ الْاَعْرَابِيُّ: اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي، وَمُحَمَّدًا، وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا

✽✽ حضرت عبیداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کرنا شروع کیا تو کچھ لوگ اُٹھ کر اُس کی طرف بڑھے تاکہ اُسے اس بات پر جھڑکیں' اُنہوں نے اُس دیہاتی کو سخت سست کہا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے رہنے دو! اور اس کے پیشاب پر پانی کا ایک ڈول بہا دو۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) کیونکہ تم لوگوں کو آسانی فراہم کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہے' تمہیں تنگی کا شکار کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے (اور آپ نماز ادا کرنے لگے) تو وہ دیہاتی بھی آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا' ابھی یہ لوگ نماز ادا کر رہے تھے کہ اس دیہاتی نے کہا: اے اللہ! مجھ پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم کرنا اور ہمارے ساتھ کسی پر رحم نہ کرنا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ختم کی تو آپ نے اُس سے فرمایا: تم نے ایک کشادہ چیز کو تنگ کر دیا ہے۔

**1659** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: بَالَ اَعْرَابِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ فَاَرَادُوا اَنْ يَضْرِبُوهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْفُرُوا مَكَانَهُ، وَاطْرَحُوا عَلَيْهِ دَلْوًا مِنْ مَاءٍ، عَلِّمُوا وَيَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا

✽✽ طاؤس بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کرنا شروع کیا' لوگوں نے اُسے پیٹنے کا ارادہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس جگہ کو کھود دو اور اُس پر پانی کا ایک ڈول بہا دو (لوگوں کو) تعلیم دو' آسانی فراہم کرو' تنگی کا شکار نہ کرو۔

**1660** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ اِذْ دَخَلَ اَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَاحَ بِهٖ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَرَادُوا اَنْ يُقِيمُوهُ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى اِذَا فَرَغَ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُهْرِيقَ عَلٰى بَوْلِهٖ مَاءٌ، اَوْ قِيلَ سِجْلًا مِنْ مَاءٍ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ هٰذَا مَكَانٌ لَا يُبَالُ فِيهِ اِنَّمَا بُنِيَ لِلصَّلَاةِ

✽✽ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں موجود تھے' اسی دوران ایک دیہاتی اندر آیا اور مسجد کے ایک کونے میں پیشاب کرنے لگا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے بلند آواز میں اُسے پکارا اور وہ حضرات اُسے اُٹھانے کے ارادہ سے اُٹھنے لگے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کو منع کر دیا' یہاں تک کہ جب وہ دیہاتی فارغ ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اُس کے پیشاب پر پانی بہا دیا گیا۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) پانی کا ڈول بہا دیا گیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس جگہ پر پیشاب نہیں کرنا چاہیے' اس کو نماز کے لیے بنایا گیا ہے۔

**1661** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ اَبِي نَمِرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامَ اِلَيْهِ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَا تُعَجِّلُوْهُ فَلَمَّا فَرَغَ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِسِجْلٍ مِنْ مَاءٍ فَاُهْرِيقَ عَلٰى بَوْلِهِ. قَالَ: قَالَ اِبْرَاهِيمُ: وَاَخْبَرَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ مِثْلَهُ

⁕⁕ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا' نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اُس کی طرف اُٹھ کر جانے لگے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے جلدی کا شکار نہ کرو۔ جب وہ فارغ ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا تو پانی کا ایک ڈول اُس کے پیشاب پر بہا دیا گیا۔

⁕⁕ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

**1662** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: بَالَ اَعْرَابِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ فَهَمَّ بِهِ الْقَوْمُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْفُرُوْا مَكَانَهُ، وَاطْرَحُوا عَلَيْهِ دَلْوًا مِنْ مَاءٍ، عَلِّمُوْا وَيَسِّرُوْا، وَلَا تُعَسِّرُوْا

⁕⁕ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک دیہاتی مسجد میں پیشاب کرنے لگا تو لوگ اُس کی طرف بڑھے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کی جگہ کو کھود دو اور اس پر پانی کا ایک ڈول بہا دو۔ (لوگوں کو) تعلیم دو' آسانی فراہم کرو' تنگی کا شکار نہ کرو۔

## بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَخَرَجَ مِنْهُ

## باب: جب آدمی مسجد میں داخل ہو اور جب مسجد سے نکلے تو کیا پڑھے؟

**1663** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي هَارُوْنُ بْنُ اَبِي عَائِشَةَ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ: السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَالْجَنَّةِ، وَاِذَا خَرَجَ قَالَ: السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، اللّٰهُمَّ اَعِذْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ، وَمِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ

⁕⁕ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''نبی پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو! اے اللہ! تو میرے لیے اپنی رحمت اور جنت کے دروازے کھول دے''۔

اور جب نبی اکرم ﷺ مسجد سے باہر تشریف لاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''نبی پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت ہو! اے اللہ! مجھے شیطان سے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ فرما لے''۔

**1664** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ رَبِيعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ،

عَنْ فَاطِمَةَ الْكُبْرَى قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ. اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي، وَافْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ. وَإِذَا خَرَجَ. قَالَ مِثْلَهَا اِلَّا اَنَّهُ يَقُولُ: اَبْوَابَ فَضْلِكَ

✵✵ سیدہ فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہا سیدہ فاطمہ کبریٰ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں تشریف لے جاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! تو محمد پر درود نازل فرما! اے اللہ! تو میرے ذنوب کی مغفرت فرما دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے!''

اور جب آپ مسجد سے باہر تشریف لاتے تھے تو اس کی مانند کلمات پڑھتے تھے البتہ یہ کہتے تھے:

''اپنے فضل کے دروازے''۔

**1665** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، فَذَكَرَ مِثْلَهَا، اِلَّا اَنَّهُ يَقُولُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا دَخَلْتُمُ الْمَسْجِدَ فَقُولُوا: اللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَإِذَا خَرَجْتُمْ فَقُولُوا: اللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

✵✵ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم مسجد میں داخل ہو تو یہ پڑھو: اے اللہ! تو ہمارے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے! اور جب تم مسجد سے باہر نکلو تو یہ پڑھو: اے اللہ! بے شک ہم تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتے ہیں''۔

**1666** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي عَمْرٍو، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَسَهِّلْ عَلَيَّ اَبْوَابَ رِزْقِكَ

✵✵ حضرت مطلب بن عبداللہ بن حطب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اے اللہ! تو میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور

1664-الجامع للترمذی، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما يقول عند دخوله المسجد، حديث:297، سنن ابن ماجه، كتاب المساجد والجماعات، باب الدعاء عند دخول المسجد، حديث:769، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الصلاة، ما يقول الرجل اذا دخل المسجد وما يقول اذا خرج، حديث:3376، مسند احمد بن حنبل، مسند النساء، مسند فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم، حديث:25873، مسند ابي يعلى الموصلي، مسند فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليها، حديث:6608، المعجم الاوسط للطبراني، باب العين، باب الميم من اسمه : محمد، حديث:5782، المعجم الكبير للطبراني، باب الياء، ما انتهى الينا من مسند النساء اللاتي روين عن رسول الله، المراسيل، حديث:18862

اپنے رزق کے دروازے میرے لیے آسان کردے''۔

**1667** - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ: كَانَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جب مسجد میں داخل ہوتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو''۔

**1668** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ، فَسَلِّمْ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِذَا دَخَلْتَ عَلٰى اَهْلِكَ قُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، وَاِذَا دَخَلْتَ بَيْتًا لَيْسَ فِيهِ اَحَدٌ فَقُلِ: السَّلَامُ عَلَيْنَا، وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب تم مسجد میں داخل ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجو اور جب تم گھر داخل ہو تو یہ کہو:

''تم لوگوں پر سلام ہو''۔

اور جب تم کسی ایسے گھر میں داخل ہو جہاں کوئی موجود نہ ہو تو یہ کہو:

''ہم پر اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو''۔

**1669** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ ذِي حُدَّانَ قَالَ: سَاَلْتُ عَلْقَمَةَ، قُلْتُ: مَا تَقُوْلُ اِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالَ: اَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ وَصَلَّى اللّٰهُ، وَمَلَائِكَتُهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ

٭٭ سعید بن ذی حدان بیان کرتے ہیں: میں نے علقمہ سے دریافت کیا' میں نے کہا: جب آپ مسجد میں داخل ہوتے ہیں' تو کیا پڑھتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں یہ پڑھتا ہوں:

''اے نبی! آپ پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اُس کی برکتیں نازل ہوں! اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے حضرت محمد پر درود نازل کریں''۔

**1670** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ الْمَدَنِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، اَنَّ كَعْبًا قَالَ: لِاَبِي هُرَيْرَةَ: احْفَظْ عَلَيَّ اثْنَتَيْنِ، اِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ سَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقُلِ: اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَاِذَا خَرَجْتَ قُلِ: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، اللّٰهُمَّ اَعِذْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ

٭٭ سعید بن ابوسعید بیان کرتے ہیں: حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ دو چیزوں کو باقاعدگی سے اختیار کریں: جب آپ مسجد میں داخل ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجیں اور یہ پڑھیں:

''اے اللہ! تو میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے''۔

اور جب آپ (مسجد سے) باہر جائیں تو یہ پڑھیں:

''اے اللہ! تُو حضرت محمد پر درود نازل فرما! اے اللہ! تُو مجھے شیطان سے محفوظ رکھنا''۔

**1671** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

**1672** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: اِذَا خَرَجْتَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

٭٭ مجاہد بیان کرتے ہیں: جب تم مسجد سے باہر جاؤ تو یہ پڑھو:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا اور میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں' ہر اُس چیز کے شر سے جسے اُس نے پیدا کیا ہے''۔

## بَابُ الرُّكُوعِ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ

## باب: مسجد میں داخل ہوکر رکعات ادا کرنا

**1673** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ

٭٭ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو وہ اُس وقت تک نہ بیٹھے جب تک پہلے دو رکعات نہ ادا کرلے''۔

**1674** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ قَالَ: قَالَ لِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: مَا يَمْنَعُ مَوْلَاكَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ اَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ فَاِنَّهُ مِنَ السُّنَّةِ

٭٭ ابونضر بیان کرتے ہیں: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے مجھ سے کہا: تمہارے آقا کو کیا چیز رکاوٹ بنتی ہے' وہ جب مسجد میں داخل ہو تو دو رکعات ادا کرے' کیونکہ ایسا کرنا سنت ہے۔

**1675** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ فَرَكَعْتَ، ثُمَّ خَرَجْتَ، ثُمَّ دَخَلْتَ اَيْضًا كَفَاكَ الرُّكُوعُ الْاَوَّلُ

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: جب تم مسجد میں داخل ہو تو رکعت ادا کرو اور جب باہر نکلو اور پھر دوبارہ داخل ہو تو تمہارے لیے پہلے والی رکعات کافی ہوں گے۔

**1676** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ اِنْسَانٌ لِعَطَاءٍ: اَكَانَ يُقَالُ: اِذَا مَرَّ الرَّجُلُ

بِالْمَسْجِدِ فَلْيَرْكَعْ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ؟ فَقَالَ: لَمْ اَسْمَعْ فِيهِ ذٰلِكَ، وَذٰلِكَ حَسَنٌ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے کہا: کیا یہ بات کہی جاتی تھی کہ جب کوئی شخص مسجد کے پاس سے گزرے تو اُس میں دو رکعات ادا کر لے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: میں نے یہ بات نہیں سنی ہے' ویسے یہ اچھی بات ہے۔

**1677** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: دَخَلَ الْمَسْجِدَ رَجُلٌ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَجْلِسْ حَتّٰى تُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ

❋❋ عامر بن عبداللہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: ایک شخص مسجد میں داخل ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اُس وقت تک نہ بیٹھو جب تک پہلے دو رکعات ادا نہیں کر لیتے۔

**1678** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، وَغَيْرِهِ مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَمُرَّ الرَّجُلُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَا يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ

❋❋ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قیامت کی نشانیوں میں یہ بات بھی شامل ہے' آدمی مسجد میں سے گزرے گا' اور وہاں دو رکعات ادا نہیں کرے گا۔

**1679** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ، دَخَلَ الْمَسْجِدَ، وَخَرَجَ مِنْهُ فَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ

❋❋ علاء بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے اور پھر باہر آ گئے' اُنہوں نے مسجد میں نماز ادا نہیں کی۔

## بَابُ النُّخَامَةِ فِي الْمَسْجِدِ

## باب: مسجد میں تھوکنا

**1680** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: اِذَا صَلَّيْتَ فَاِنَّكَ تُنَاجِي رَبَّكَ فَلَا تَبْصُقْ اَمَامَكَ، وَلَا عَنْ يَمِينِكَ، وَلٰكِنْ عَنْ شِمَالِكَ، فَاِنْ كَانَ عَنْ شِمَالِكَ مَا يَشْغَلُكَ فَابْصُقْ تَحْتَ قَدَمِكَ

❋❋ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم نماز ادا کر رہے ہوتے ہو' تو تم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کر رہے ہوتے ہو' اس لیے اپنے سامنے یا دائیں طرف نہ تھوکو' بلکہ بائیں طرف تھوکو' اگر بائیں طرف کوئی ایسی چیز ہو جس کی وجہ سے تم ایسا نہ کر سکتے ہو' تو تم اپنے پاؤں کے نیچے تھوک لو۔

**1681** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَاَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِمَدَرَةٍ - اَوْ بِشَيْءٍ -، ثُمَّ قَالَ: اِذَا

قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ اَمَامَهُ، وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ فَاِنَّ، عَنْ يَمِيْنِهٖ مَلَكًا، وَلٰكِنْ لِيَتَنَخَّمْ عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى

❋❋ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ کی سمت میں تھوک لگا ہوا دیکھا تو آپ نے پتھر یا کسی اور چیز کے ذریعہ اُسے کھرچ دیا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص نماز ادا کرنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے' تو وہ اپنے سامنے کی طرف یا دائیں طرف ہرگز نہ تھوکے' کیونکہ اُس کے دائیں طرف فرشتہ ہوتا ہے' آدمی کو بائیں طرف' یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوکنا چاہیے۔

**1682** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِىْ رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَرَاَى فِي الْقِبْلَةِ نُخَامَةً فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ: اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلَّى فَاِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ، وَاِنَّ اللّٰهَ يَسْتَقْبِلُهُ بِوَجْهِهٖ، فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْقِبْلَةِ، وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ ثُمَّ دَعَا بِعُوْدٍ فَحَكَّهُ بِهٖ، ثُمَّ دَعَا بِخَلُوْقٍ فَخَضَبَهُ

❋❋ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز ادا کی' آپ کے قبلہ کی سمت میں تھوک لگا ہوا تھا' جب آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہوتا ہے' تو وہ اپنے پروردگار سے مناجات کر رہا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُس کے سامنے کی طرف ہوتا ہے' تو کوئی بھی شخص اپنے سامنے کی طرف' یا دائیں طرف ہرگز نہ تھوکے''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لکڑی منگوائی اور اُس کے ذریعہ اُس تھوک کو کھرچ دیا' پھر آپ نے خلوق (نام کی خوشبو) منگوائی اور وہ اُس جگہ پر لگا دی۔

**1683** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَتَّهَا، ثُمَّ نَضَحَ اَثَرَهَا بِزَعْفَرَانٍ دَعَا بِهٖ فَلِذٰلِكَ صُنِعَ الزَّعْفَرَانُ فِي الْمَسَاجِدِ

❋❋ ایوب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو کھرچ دیا تھا اور پھر اُس کے نشان کی جگہ پر زعفران لگا دیا تھا' وہ آپ نے منگوایا تھا' اس لیے مسجد میں زعفران رکھا جاتا ہے۔

**1684** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنِ الزَّعْفَرَانِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: حَسَنٌ، هُوَ طِيْبُ الْمَسْجِدِ

❋❋ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے مسجد میں زعفران رکھنے کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: یہ اچھی چیز ہے اور یہ مسجد کے اندر خوشبو پیدا کرتی ہے۔

**1685** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ رَوَّادٍ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ طَلْحَةَ الْحَجَبِيِّ قَالَ: صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ، فَرَاَى فِي الْقِبْلَةِ نُخَامَةً فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ: اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلَّى

فَإِنَّهُ يُنَاجِيهِ رَبُّهُ، فَقَالَ: مَنْ إِمَامُكُمْ؟ فَقَالُوا أَبُو فُلَانٍ: فَنَزَعَهُ، ثُمَّ أُخْبِرَتِ امْرَأَتُهُ فَأَمَرَتْ بِمَاءٍ فَغَسَلَتْهُ، وَهَيَّأَتْهُ، وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: وَجَمَّرَتِ الْمَسْجِدَ، فَلَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ، فَقَالَ: مَنْ صَنَعَ هٰذَا؟ فَقَالُوا: امْرَأَةُ فُلَانٍ، فَرَدَّ زَوْجَهَا إِمَامًا

✱✱ منصور بن طلحہ حجبی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں نماز ادا کی تو آپ نے قبلہ کی سمت میں تھوک لگا ہوا دیکھا' جب آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہوتا ہے' تو وہ اپنے پروردگار سے مناجات کر رہا ہوتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہارا امام کون ہے؟ اُن لوگوں نے بتایا: ابوفلاں! نبی اکرم ﷺ نے اُسے الگ کر دیا (یعنی معزول کر دیا)۔ جب اُس شخص کی بیوی کو اس بات کا پتا چلا' تو اُس کے حکم کے تحت اُس جگہ کو پانی کے ذریعہ دھویا گیا۔ (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:) اُس نے وہاں خوشبو بھی لگائی' جب نبی اکرم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو آپ نے دریافت کیا: یہ کس نے کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: فلاں شخص کی بیوی نے! تو نبی اکرم ﷺ نے اُس کے شوہر کو دوبارہ امام مقرر کر دیا۔

**1686** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَبْزُقْ أَمَامَهُ، إِنَّهُ يُنَاجِي اللَّهَ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ، وَلَا عَنْ يَمِينِهِ فَعَنْ يَمِينِهِ مَلَكٌ، وَلٰكِنْ لِيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ، أَوْ تَحْتَ رِجْلَيْهِ

✱✱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرنے کے لیے کھڑا ہو' تو وہ اپنے سامنے کی طرف نہ تھوکے' کیونکہ جب تک وہ نماز ادا کرتا رہتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے مناجات کر رہا ہوتا ہے اور وہ اپنے دائیں طرف بھی نہ تھوکے' کیونکہ اُس کے دائیں طرف ایک فرشتہ موجود ہوتا ہے' اُسے اپنے بائیں طرف' یا اپنے پاؤں کے نیچے تھوکنا چاہیے''۔

**1687** - حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُصَلِّي، ثُمَّ تَنَخَّمَ تَحْتَ قَدَمِهِ، ثُمَّ دَلَكَهَا بِنَعْلِهِ وَهِيَ فِي رِجْلِهِ

✱✱ ابوالعلاء بن عبداللہ بن شخیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ نماز ادا کرتے ہوئے آپ نے اپنے پاؤں کے نیچے تھوکا اور پھر آپ نے اپنے جوتے کے ذریعے اُسے مل دیا' وہ جوتا اُس وقت آپ کے پاؤں میں تھا۔

**1688** - حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا صَلَّيْتَ فَلَا تَبْصُقْ بَيْنَ يَدَيْكَ، وَلَا عَنْ يَمِينِكَ، وَابْصُقْ تِلْقَاءَ شِمَالِكَ إِنْ كَانَ فَارِغًا، وَإِلَّا فَتَحْتَ قَدَمِكَ، وَأَشَارَ بِرِجْلِهِ فَفَحَصَ الْأَرْضَ

✵✵ حضرت طارق بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

''جب تم نماز ادا کرنے لگو تو اپنے سامنے کی طرف یا دائیں طرف نہ تھوکو تم اپنے بائیں طرف تھوکو اگر وہاں کوئی موجود نہ ہو ورنہ اپنے پاؤں کھول لو''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاؤں کے ذریعہ زمین کو کرید کر اشارہ کر کے بتایا۔

**1689** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ، فَقَامَ شَبَثُ بْنُ رِبْعِيٍّ يُصَلِّي فَبَصَقَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: يَا شَبَثُ لَا تَبْصُقْ بَيْنَ يَدَيْكَ، وَلَا عَنْ يَمِيْنِكَ، فَإِنَّ عَنْ يَمِيْنِكَ كَاتِبَ الْحَسَنَاتِ، وَابْصُقْ عَنْ شِمَالِكَ، وَخَلْفَكَ فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، وَقَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اسْتَقْبَلَهُ اللّٰهُ بِوَجْهِهِ يُنَاجِيْهِ فَلَا يَنْصَرِفُ عَنْهُ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ يَنْصَرِفُ، أَوْ يُحْدِثُ حَدَثَ سَوْءٍ

✵✵ ابووائل بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے شبث بن ربعی نماز ادا کرنے کے لیے کھڑا ہوا تو اُس نے سامنے کی طرف تھوک دیا' جب اُس نے نماز مکمل کی تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے شبث! تم اپنے سامنے یا دائیں طرف نہ تھوکو' کیونکہ تمہارے دائیں طرف نیکیوں کو لکھنے والا فرشتہ ہوتا ہے' تم اپنے بائیں طرف یا پیچھے تھوکو' کیونکہ جب کوئی شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے اور پھر نماز کے لیے کھڑا ہو' تو اللہ تعالیٰ مکمل طور پر اُس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور اُس کی مناجات سنتا ہے اور اُس سے اُس وقت تک منہ نہیں پھیرتا' جب تک وہ شخص نہیں پھیر لیتا (یعنی نماز ختم نہیں کر لیتا) یا وہ کوئی بُری حرکت نہیں کرتا۔

**1690** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، وَمُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الشَّامِ يُقَالُ لَهُ: عَبْدُ اللّٰهِ يَقُوْلُ: اَبْصَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ اَوْ بِشَيْءٍ، ثُمَّ قَالَ: مَا يُؤْمِنُ هٰذَا اَنْ تَكُوْنَ كَيَّةً بَيْنَ عَيْنَيْهِ، قَالَ اَحَدُهُمَا: ثُمَّ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَلُوْقٍ اَوْ بِزَعْفَرَانٍ فَلَطَّخَهُ بِهِ

✵✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے اہلِ شام سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب جن کا نام حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تھا' اُنہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ کی سمت میں تھوک لگا ہوا دیکھا' تو آپ نے پتھر کے ذریعہ یا کسی اور چیز کے ذریعہ اُسے کھرچ دیا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: یہ شخص اس بات سے محفوظ نہیں ہے' اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان داغ لگایا جائے۔

یہاں ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خلوق (نامی خوشبو) یا زعفران منگوایا اور وہ اُس جگہ پر لگا دیا۔

**1691** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي الْوَسِمِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ فَزَارَةَ يُقَالُ لَهُ زِيَادُ بْنُ مِلْقَطٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: اِنَّ الْمَسْجِدَ لَيَنْزَوِيْ مِنَ النُّخَامَةِ كَمَا تَنْزَوِي الْبُضْعَةُ اَوِ الْجِلْدَةُ فِي

النَّارِ

** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مسجد تھوک سے اُسی طرح جوش میں آتی ہے' جس طرح آگ میں گوشت یا چمڑے کا ٹکڑا کودتا ہے۔

**1692** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي حُمَيْدُ الطَّوِيلُ اَنَّهُ: سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ فَلَا يَبْصُقْ اَمَامَهُ، وَلَا عَنْ يَمِينِهِ، وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ، فَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلْيَبْصُقْ فِي طَرَفِ ثَوْبِهِ، وَقَالَ: هٰكَذَا، وَعَطَفَ ثَوْبَهُ فَدَلَكَهُ فِيهِ

** حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرے' تو وہ اپنے سامنے کی طرف' یا دائیں طرف نہ تھوکے' بلکہ بائیں طرف تھوکے' اگر وہ ایسا نہیں کرسکتا' تو پھر اپنے کپڑے کے کنارے میں تھوک لے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کر کے دکھایا اور پھر اپنے کپڑے کو موڑ کر اُس میں اُس تھوک کو مل دیا۔

**1693** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: لِيَبْصُقِ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ عَنْ يَسَارِهِ، فَاِنْ لَمْ يَجِدْ مَكَانًا فَلْيَرْفَعْ رِجْلَهُ الْيُسْرَى فَيَبْصُقُ تَحْتَهَا

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: آدمی کو نماز کے دوران اپنے بائیں طرف تھوکنا چاہیے اور اُسے اس کی جگہ نہیں ملتی' تو اپنا بایاں پاؤں اُٹھا کر اُس کے نیچے تھوک دینا چاہیے۔

**1694** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: كَانَ طَاوُسٌ، اِذَا بَصَقَ فِي الْمَسْجِدِ حَفَرَ لَهَا خَدًّا، ثُمَّ دَفَنَهَا

** ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: طاؤس جب مسجد میں تھوک دیتے تھے تو اُس کے لیے زمین کھودتے تھے اور پھر اُسے اُس میں دفن کرتے تھے۔

## بَابُ الرَّجُلِ يَبْصُقُ فِي الْمَسْجِدِ، وَلَا يَدْفِنُهُ

## باب: آدمی کا مسجد میں تھوکنا اور اُسے دفن نہ کرنا

**1695** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ اَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ قَالَ: سَاَلْتُ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَنِ الْبُصَاقِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: هِيَ خَطِيئَةٌ، وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا

** اسماء بن حکم فزاری بیان کرتے ہیں: میں نے ایک صحابی سے مسجد میں تھوکنے کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: یہ گناہ ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے' اُسے دفن کر دیا جائے۔

**1696** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ قَالَ: تَنَخَّمَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَيْلًا فَجَاءَ بِمِصْبَاحٍ فَدَفَنَهَا

٭٭ ابان بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب نے رات کے وقت (مسجد میں) تھوک دیا' پھر وہ چراغ لے کر آئے اور اُسے دفن کیا۔

**1697** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: النُّخَامَةُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ، وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا

٭٭ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اُس کا کفارہ یہ ہے' اُسے دفن کر دیا جائے۔

**1698** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: كَانَ اِذَا تَفَلَ فِي الْمَسْجِدِ اَعْمَقَ لَهَا، ثُمَّ دَفَنَهَا

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: جب وہ (یعنی اُن کے والد) مسجد میں تھوک دیتے تھے تو وہ اُس تھوک کے لیے زمین کو کھودتے تھے اور اُسے اُس میں دفن کرتے تھے۔

## بَابُ الرَّجُلِ يَبْصُقُ عَنْ يَمِيْنِهِ فِيْ غَيْرِ صَلَاةٍ

## باب: آدمی کا نماز کے علاوہ میں' اپنے دائیں طرف تھوکنا

**1699** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: كُنَّا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَاَرَادَ اَنْ يَبْصُقَ وَمَا عَنْ يَمِيْنِهِ فَارِغٌ. فَكَرِهَ اَنْ يَبْصُقَ عَنْ يَمِيْنِهِ وَهُوَ لَيْسَ فِي الصَّلَاةِ

٭٭ عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے' اُنہوں نے تھوکنے کا ارادہ کیا' اُن کے دائیں طرف والی جگہ خالی تھی' لیکن اُنہیں یہ بات اچھی نہیں لگی کہ وہ اپنے دائیں طرف تھوکیں' حالانکہ وہ اُس وقت نماز کی حالت میں نہیں تھے۔

**1700** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: كَانَ مَرِيضًا فَبَصَقَ عَنْ يَمِيْنِهِ. اَوْ اَرَادَ اَنْ يَبْصُقَ، فَقَالَ: مَا بَصَقْتُ عَنْ يَمِيْنِي مُنْذُ اَسْلَمْتُ

٭٭ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ بیمار تھے' اُنہوں نے اپنے دائیں طرف تھوکا' یا شاید دائیں طرف تھوکنے کا ارادہ کیا' پھر اُنہوں نے بتایا کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے' کبھی اپنے دائیں طرف نہیں تھوکا۔

**1701** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ نُعَيْمٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَقُوْلُ: لِابْنِهِ عَبْدِ الْمَلِكِ وَقَدْ بَصَقَ، عَنْ يَمِيْنِهِ، وَهُوَ فِي مَسِيرٍ فَنَهَاهُ، عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ: اِنَّكَ تُؤْذِي صَاحِبَكَ،

ابْصُقْ عَنْ شِمَالِكَ

✳✳ ابن نعیم بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے عمر بن عبدالعزیز کو اپنے بیٹے عبدالملک کو یہ کہتے ہوئے سنا' جس نے اپنے دائیں طرف تھوک دیا تھا اور عمر بن عبدالعزیز اُس وقت سفر کر رہے تھے' اُنہوں نے اپنے بیٹے کو اُس سے منع کیا اور بولے: تم نے اپنے ساتھی (فرشتے) کو اذیت پہنچائی ہے' تم اپنے بائیں طرف تھوکو۔

## بَابُ هَلْ تُقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسْجِدِ

## باب: کیا مسجد میں حدود قائم کی جائیں گی؟

**1702** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: لَا تُقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ قَالَ: وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ: وَلَا يُضْرَبُ فِيهَا، - اَيِ الْاِقْتِصَاصُ -

✳✳ عکرمہ فرماتے ہیں: مسجد میں حدود قائم نہیں کی جائیں گی۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' اُنہوں نے یہ بھی کہا: مسجد میں کسی کی پٹائی نہیں کی جائے گی۔

**1703** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ اِنْسَانٌ لِعَطَاءٍ: اَكَانَ يُنْهٰى عَنِ الْجَلْدِ فِي الْمَسْجِدِ؟ قَالَ: نَعَمْ

✳✳ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے کہا: کیا مسجد میں کوڑے لگانے سے منع کیا جاتا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

**1704** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: رَاَيْتُ الشَّعْبِيَّ يَجْلِدُ يَهُودِيًّا حَدًّا فِي الْمَسْجِدِ

✳✳ ابن شبرمہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی کو دیکھا کہ اُنہوں نے مسجد میں حد کے طور پر ایک یہودی کو کوڑے لگائے۔

**1705** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ عِيسَى بْنِ اَبِيْ عَزَّةَ قَالَ: رَاَيْتُ الشَّعْبِيَّ ضَرَبَ رَجُلًا افْتَرَى عَلٰى رَجُلٍ فِي الرَّحْبَةِ، وَلَمْ يَضْرِبْهُ فِي الْمَسْجِدِ

✳✳ عیسیٰ بن ابوعزہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی کو دیکھا کہ اُنہوں نے کھلے میدان میں ایک شخص کی پٹائی کی' جس نے کسی دوسرے شخص پر جھوٹا الزام لگایا تھا' اُنہوں نے مسجد میں اس شخص کی پٹائی نہیں کی۔

**1706** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: اُتِيَ عُمَرُ بِرَجُلٍ فِيْ شَيْءٍ، فَقَالَ: اَخْرِجَاهُ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاضْرِبَاهُ

✳✳ طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو کسی مقدمہ میں لایا گیا' تو اُنہوں نے فرمایا:

اسے مسجد سے باہر لے جاؤ اور اس کی پٹائی کرو۔

**1707** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُهُ، أَوْ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى قَالَ: سُئِلَ مَرْوَانُ، عَنِ الضَّرْبِ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ: إِنَّ لِلْمَسْجِدِ حُرْمَةً

✽✽ ابوضحیٰ بیان کرتے ہیں: مروان سے مسجد میں پٹائی کیے جانے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُس نے کہا: مسجد قابلِ احترام جگہ ہے۔

**1708** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: سَمِعْنَا أَنَّهُ يُنْهَى أَنْ يُضْرَبَ فِي الْمَسْجِدِ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے مجھ سے کہا کہ ہم نے یہ سنا ہے' مسجد میں پٹائی کرنے سے منع کیا جاتا تھا۔

**1709** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ، سَمِعَ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْشَدَ الْأَشْعَارُ، وَأَنْ يُتَنَاسَ الْجِرَاحَاتُ، وَأَنْ تُقَامَ الْحُدُودُ فِي الْمَسْجِدِ

✽✽ نافع بن جبیر بن مطعم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے' مسجد میں اشعار سنائے جائیں' یا زخموں پر مرہم لگایا جائے' یا حدود قائم کی جائیں۔

**1710** - حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ

✽✽ طاؤس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مساجد میں حدود قائم نہ کی جائیں''۔

## بَابُ اللَّغَطِ، وَرَفْعِ الصَّوْتِ، وَإِنْشَادِ الشِّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ

## باب: مسجد میں شور وغوغا کرنا' آواز بلند کرنا اور شعر سنانا

**1711** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ: لَا تُكْثِرُوا اللَّغَطَ - يَعْنِي فِي الْمَسْجِدِ - قَالَ: فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ قَدِ ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَبَادَرَاهُ فَأَدْرَكَ أَحَدَهُمَا فَضَرَبَهُ وَقَالَ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قَالَ: مِنْ ثَقِيفٍ قَالَ: إِنَّ مَسْجِدَنَا هَذَا لَا يُرْفَعُ فِيهِ الصَّوْتُ

✽✽ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: شور وغوغا زیادہ نہ کرو' یعنی مسجد میں ایسا نہ کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو وہاں دو آدمی موجود تھے اُن دونوں کی آواز بلند ہو چکی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ تیزی سے اُن کی طرف لپکے اور اُنہوں نے اُن میں سے ایک شخص کو پالیا اور اُس کی پٹائی کی اور اُس سے دریافت کیا: تم کہاں سے تعلق رکھتے ہو؟ اُس نے کہا: ثقیف قبیلہ سے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہماری اس مسجد میں آواز بلند نہیں کی جاتی ہے۔

**1712** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْقُدُّوسِ قَالَ: اَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعَ عُمَرُ رَجُلًا رَفَعَ صَوْتَهُ فَقَالَ: مِمَّنْ اَنْتَ؟ قَالَ: مِنْ ثَقِيفٍ قَالَ: مِنْ اَيِّ الْاَرْضِ؟ قَالَ: مِنْ اَهْلِ الطَّائِفِ قَالَ: اَمَا اَنَّكَ لَوْ اَنَّكَ كُنْتَ مِنْ اَهْلِ بَلَدِنَا هٰذَا لَاَوْجَعْتُكَ ضَرْبًا، اِنَّ مَسْجِدَنَا هٰذَا لَا يُرْفَعُ فِيهِ الصَّوْتُ

** حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو بلند آواز کرتے ہوئے سنا' تو دریافت کیا: تمہارا تعلق کہاں سے ہے؟ اُس نے جواب دیا: ثقیف قبیلہ سے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کون سے علاقہ سے ہے؟ اُس نے کہا: اہلِ طائف سے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم ہمارے شہر کے رہنے والے ہوتے' تو میں تمہاری شدید پٹائی کرتا' ہماری مسجد میں آواز کو بلند نہیں کیا جاتا۔

**1713** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنِي، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عُمَرَ، كَانَ اِذَا خَرَجَ اِلَى الصَّلَاةِ نَادَى فِي الْمَسْجِدِ اِيَّاكُمْ وَاللَّغَطَ وَاَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: ارْتَفِعُوا فِي الْمَسْجِدِ

** نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب نماز کے لیے تشریف لے جاتے تھے' تو مسجد میں یہ اعلان کرتے تھے: شوروغوغا کرنے سے بچو! وہ یہ فرماتے تھے: مسجد سے اُٹھ جاؤ!

**1714** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الصِّيَاحُ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ: اَمَّا قَوْلٌ: لَيْسَ فِيهِ بَاْسٌ، وَاَمَّا قَوْلُ فَحَشٍ، اَوْ سَبٌّ فَلَا

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: مسجد میں چیخ کر بولنے کا کیا حکم ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: اگر تو کوئی عام بات ہے' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے' لیکن اگر کوئی بُری بات ہو' یا گالی گلوچ ہو تو پھر یہ نہیں ہوگا۔

**1715** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: سَمِعَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، رَجُلًا يَعْتَرِي ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ قَالَ: فَعَصَّهُ، قَالَ اَبَا الْمُنْذِرِ: مَا كُنْتَ فَاحِشًا قَالَ: اِنَّا اُمِرْنَا بِذٰلِكَ

** ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے ایک شخص کو سنا' تو اُنہوں نے اُسے ڈانٹا۔ راوی نے کہا: اے ابومنذر! آپ تو اتنی سختی کا مظاہرہ نہیں کرتے ہیں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: ہمیں اسی بات کا حکم دیا گیا ہے (کہ اس طرح کے شخص کے ساتھ یہی سلوک کیا جائے)۔

**1716** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اَنْشَدَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَمَرَّ بِهِ عُمَرُ فَلَحَظَهُ، فَقَالَ حَسَّانُ: وَاللّٰهِ لَقَدْ اَنْشَدْتُ فِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ، فَخَشِيَ اَنْ يَرْمِيَهُ

بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجَازَ، وَتَرَكَهُ

✵✵ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ مسجد میں اشعار سنا رہے تھے‘ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اُن کے پاس سے گزر ہوا‘ اُنہوں نے اُنہیں گھور کر دیکھا تو حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے اس مسجد میں اُس وقت شعر سنائے تھے جب اس میں وہ شخصیت موجود تھی‘ جو آپ سے زیادہ بہتر ہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ نبی اکرم کے برخلاف نہ کریں‘ تو وہ آگے گزر گئے اور اُنہوں نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو کچھ نہیں کہا۔

**1717** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ اُسَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ شَاعِرًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: اُنْشِدُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لَا . قَالَ: بَلٰى فَاْذَنْ لِي، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاخْرُجْ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ: فَاَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبًا وَقَالَ: هٰذَا بَدَلُ مَا مَدَحْتَ بِهِ رَبَّكَ

✵✵ حضرت اُسید بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: ایک شاعر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت مسجد میں موجود تھے‘ اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ کو شعر سناؤں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! اُس نے عرض کی: جی ضرور! آپ مجھے اجازت دیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مسجد سے باہر جاؤ! وہ مسجد سے باہر چلا گیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے ایک کپڑا عطا کیا اور فرمایا: یہ اُس چیز کا بدلہ ہے جو تم نے اپنے پروردگار کی تعریف بیان کی ہے۔

## بَابُ هَلْ يَتَخَلَّلُ اَوْ يُقَلِّمُ الْاَظَافِرَ فِي الْمَسْجِدِ؟

## باب: کیا مسجد میں خلال کیا جاسکتا ہے اور ناخن تراشے جاسکتے ہیں؟

**1718** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: يُكْرَهُ اَنْ يُتَسَوَّكَ فِي الْمَسْجِدِ، وَاَنْ يُقَلَّمَ فِيهِ الْاَظْفَارُ

✵✵ عمرو بن دینار فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے‘ مسجد میں مسواک کی جائے‘ یا اُس میں ناخن تراشے جائیں۔

**1719** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ اِنْسَانٌ لِعَطَاءٍ: اَتَخَلَّلُ فِي الْمَسْجِدِ؟ فَفَزِعَ وَقَالَ: اَفِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ الْاٰخَرُ: لَا قَالَ: نَعَمْ، اِنْ شَاءَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے دریافت کیا: کیا میں مسجد میں خلال کرسکتا ہوں؟ تو عطاء پریشان ہوگئے‘ اُنہوں نے دریافت کیا: کیا نماز میں؟ اس شخص نے کہا: جی نہیں! تو عطاء نے کہا: اگر آدمی چاہے‘ تو ایسا کرسکتا ہے۔

## بَابُ اِنْشَادِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ

## باب: مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرنا

**1720** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّهُ: سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ:

نَشَدَ رَجُلٌ ضَالَّتَهُ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا وَجَدَ ضَالَّتَهُ

✱✱ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے طاؤس کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ ایک شخص نے مسجد میں اپنی گمشدہ چیز کا اعلان کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ شخص اپنی گمشدہ چیز کو نہ پائے۔

✱✱ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

**1721** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً جَمَلًا لَهُ اَحْمَرَ فِي الْمَسْجِدِ يَقُولُ: مَنْ دَعَا اِلَى الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا وَجَدْتَ اِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ

✱✱ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو مسجد میں اپنی گمشدہ چیز (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے گمشدہ سرخ اونٹ کا اعلان کرتے ہوئے سنا' وہ یہ کہہ رہا تھا: سرخ اونٹ کے بارے میں کون میری راہنمائی کرے گا؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اُسے نہ پاؤ! مساجد اپنے مخصوص مقصد کے لیے بنی ہیں۔

**1722** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّهَا النَّاشِدُ غَيْرُكَ الْوَاجِدُ لَيْسَ لِهٰذَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ

✱✱ ابوبکر بن محمد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اعلان کرنے والے شخص! یہ چیز تمہاری بجائے کسی اور کو مل جائے! مساجد اس کام کے لیے نہیں بنی ہیں۔

**1723** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاشِدُ غَيْرُكَ الْوَاجِدُ

✱✱ محمد بن منکدر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنا تو ارشاد فرمایا: اے اعلان کرنے والے شخص! وہ چیز تمہاری بجائے کسی اور کو مل جائے!

**1724** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَوْ غَيْرِهِ قَالَ: سَمِعَ ابْنُ مَسْعُودٍ، رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَاَمْسَكَهُ وَانْتَهَرَهُ وَقَالَ: قَدْ نُهِينَا عَنْ هٰذَا

✱✱ ابن سیرین یا شاید کسی اور شخص نے یہ بات بیان کی ہے: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کسی شخص کو مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنا تو اُسے روک دیا' اُسے ڈانٹا اور فرمایا: ہمیں ایسا کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

# بَابُ الْبَيْعِ، وَالْقَضَاءِ فِي الْمَسْجِدِ، وَمَا يُجَنَّبُ الْمَسْجِدَ

## باب: مسجد میں خرید وفروخت کرنا' یا فیصلہ سنانا اور کن چیزوں سے مسجد کو بچا کے رکھا جائے؟

**1725** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ يَقُولُ: كَانَ يُقَالُ: إِذَا نَشَدَ النَّاشِدُ الضَّالَّةَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ: لَا رَدَّهَا اللَّهُ عَلَيْكَ فَإِذَا اشْتَرَى أَوْ بَاعَ فِي الْمَسْجِدِ قِيلَ: لَا أَرْبَحَ اللَّهُ تِجَارَتَكَ

❊ ❊ محمد بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے جب کوئی اعلان کرنے والا مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرے تو آدمی یہ کہے: اللہ تعالیٰ یہ چیز تمہیں واپس نہ کرے۔ اور جب کوئی شخص مسجد میں کوئی چیز خریدے یا فروخت کرے تو یہ کہا جائے: اللہ تعالیٰ تمہاری تجارت میں فائدہ نہ دے۔

**1726** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جَنِّبُوا مَسَاجِدَكُمْ مَجَانِينَكُمْ، وَصِبْيَانَكُمْ، وَرَفْعَ أَصْوَاتِكُمْ، وَسَلَّ سُيُوفِكُمْ، وَبَيْعَكُمْ وَشِرَاءَكُمْ، وَإِقَامَةَ حُدُودِكُمْ، وَخُصُومَتَكُمْ، وَجَمِّرُوهَا يَوْمَ جُمَعِكُمْ، وَاجْعَلُوا مَطَاهِرَكُمْ عَلَى أَبْوَابِهَا

❊ ❊ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اپنی مسجدوں کو اپنے پاگلوں' بچوں' آوازیں بلند کرنے' تلوار سونت کرلے جانے' فروخت کرنے' خریدنے' حدود قائم کرنے' مقدمات کے فیصلہ کرنے سے بچا کے رکھو اور جمعہ کے دن اُن میں خوشبو کی دھونی دیا کرو اور طہارت خانہ اُن کے دروازے پر قائم کرو"۔

**1727** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْقُدُّوسِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَكْحُولًا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جَنِّبُوا مَسَاجِدَكُمُ الصِّبْيَانَ، وَالْمَجَانِينَ

❊ ❊ مکحول بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اپنی مسجدوں کو بچوں اور پاگلوں سے بچا کے رکھو"۔

**1728** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، أَنَّ يَزِيدَ بْنَ الْأَصَمِّ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جَنِّبُوا مَسَاجِدَكُمُ الصِّبْيَانَ، وَالْمَجَانِينَ

❊ ❊ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اپنی مسجدوں کو بچوں اور پاگلوں سے بچا کے رکھو"۔

**1729** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ رَجُلَيْنِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ مُحَرَّرٍ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

**1730** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: لَوْ كَانَ اِلَيَّ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ شَيْءٌ مَا تَرَكْتُ اثْنَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِي الْمَسْجِدِ

٭٭ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: اگر میرے پاس حکومتی معاملات میں کوئی اختیار ہوتا' تو میں کوئی سے دو آدمیوں کو بھی مسجد میں مقدمہ بازی کرنے (یا آپس میں اختلاف کرنے) کا موقع نہ دیتا۔

**1731** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ، اَنَّهُ رَاَى شُرَيْحًا يَقْضِي فِي الْمَسْجِدِ، وَرَاَيْتُ اَنَا ابْنَ اَبِي لَيْلَى يَقْضِي فِي الْمَسْجِدِ

٭٭ حکم بن عتیبہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے قاضی شریح کو مسجد میں فیصلہ سناتے ہوئے دیکھا ہے۔

(معمر بیان کرتے ہیں:) میں نے قاضی ابن ابی لیلیٰ کو مسجد میں فیصلہ سناتے ہوئے دیکھا ہے۔

## بَابُ السِّلَاحِ يُدْخَلُ بِهِ الْمَسْجِدُ

## باب: مسجد میں ہتھیار لے کر داخل ہونا

**1732** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ اِنْسَانٌ لِعَطَاءٍ: اَكَانَ يُنْهٰى عَنْ سَلِّ السَّيْفِ فِي الْمَسْجِدِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، وَكَانَ يُنْهٰى اَنْ يُمَرَّ بِالنَّبْلِ فِي الْمَسْجِدِ اِلَّا مُمْسَكًا عَلٰى نِصَالِهَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے دریافت کیا: کیا مسجد میں تلوار میان سے باہر لے کر گزرنے سے منع کیا گیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اور اس بات سے بھی منع کیا گیا ہے' مسجد میں سے نیزے لے کر گزرے جائیں' البتہ اگر ان کے پھل کی طرف سے انہیں پکڑا گیا ہو (تو حکم مختلف ہے)۔

**1733** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ: سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سَلِّ السَّيْفِ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: قَدْ كُنَّا نَكْرَهُ ذٰلِكَ، وَقَدْ كَانَ رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ بِالنَّبْلِ فِي الْمَسْجِدِ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمُرُّ بِهَا فِي الْمَسْجِدِ اِلَّا وَهُوَ قَابِضٌ عَلٰى نِصَالِهَا جَمِيعًا

٭٭ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مسجد میں میان کے بغیر تلوار لانے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: ہم اس چیز کو مکروہ سمجھتے تھے' بعض اوقات کوئی شخص نیزہ (یا تیر) لے کر وہاں سے گزرتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُسے یہ ہدایت کرتے تھے کہ وہ اُسے لے کر مسجد سے اُس وقت گزرے جب اُس نے اُسے پھل کی طرف سے پکڑا ہو۔

**1734** - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ اَبْزٰى قَالَ: كَانَ يُكْرَهُ سَلُّ السَّيْفِ فِي الْمَسْجِدِ

ابن ابزیٰ فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ قرار دی جاتی ہے مسجد میں تلوار کو میان کے بغیر رکھا جائے۔

**1735** - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ اَبِی بُرْدَةَ، عَنْ اَبِی مُوْسٰی قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا مَرَرْتُمْ بِالسِّهَامِ فِی اَسْوَاقِ الْمُسْلِمِيْنَ اَوْ مَسَاجِدِهِمْ فَاَمْسِكُوا بِالنِّصَالِ لَا تَجْرَحُوا بِهَا اَحَدًا

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جب تم تیر لے کر مسلمانوں کے بازار یا مسجد سے گزرو تو انہیں پھل کی طرف سے پکڑ کے رکھو کہیں تم کسی کو زخمی نہ کر دو''۔

## بَابُ اَكْلِ الثَّوْمِ، وَالْبَصَلِ، ثُمَّ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ

## باب: لہسن یا پیاز کھا کر مسجد میں داخل کرنا

**1736** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِی عَطَاءٌ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ يُرِيْدُ الثُّوْمَ، فَلَا يَغْشٰى مَسْجِدِیْ هٰذَا قَالَ: اَرَاهُ يَرَى النِّيَّةَ الَّتِیْ لَمْ تُطْبَخْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص اس درخت (کا پھل) کھالے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد لہسن تھی تو وہ میری اس مسجد میں نہ آئے''۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے اس سے مراد وہ لہسن ہے جو کچا ہو جسے پکایا نہ گیا ہو۔

**1737** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ الَّذِیْ ذَكَرْتَ اَنَّهُ يَنْهٰى عَنْهُ فِی الْمَسْجِدِ اَفِی الْمَسَاجِدِ كُلِّهَا اَمْ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ خَاصَّةً دُوْنَهَا؟ قَالَ: بَلْ فِی الْمَسَاجِدِ كُلِّهَا

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو مسجد میں آنے سے منع کیا گیا ہے یہ حکم تمام مساجد کے لیے ہے یا صرف مسجد حرام کے لیے ہے اور دوسری مساجد کے لیے نہیں ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: یہ حکم تمام مساجد کے لیے ہے۔

**1738** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ - يَعْنِی الثُّوْمَ - فَلَا يُؤْذِيْنَا فِی مَسْجِدِنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص اس درخت (یعنی لہسن) کا پھل کھالے وہ ہماری مسجد میں ہمیں اذیت نہ پہنچائے''۔

**1739** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِی هَارُوْنَ، عَنْ اَبِی سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَکَلَ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃَ - یَعْنِی الثُّومَ - فَلَا یَقْرَبَنَّ مَسْجِدِیْ ھٰذَا وَلَا یَاْتِینَا یَمْسَحُ جَبْھَتَہٗ قَالَ: قُلْتُ: یَا اَبَا سَعِیدٍ: اَحَرَامٌ ھِیَ؟ قَالَ: لَا، اِنَّمَا کَرِھَھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اَجْلِ رِیحِھَا

✸✸ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اس درخت (یعنی لہسن) کو کھائے تو وہ میری اس مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے اور نہ ہی اپنی پیشانی کو پونچھتا ہوا ہمارے پاس آئے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: اے حضرت ابوسعید! کیا یہ حرام ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے اس کی بدبو کی وجہ سے اسے ناپسند قرار دیا ہے۔

**1740** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ خَبَّابٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَکَلَ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃَ الْخَبِیثَۃَ فَلَا یَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا ھٰذَا

✸✸ علاء بن عبداللہ بن خباب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اس خبیث درخت (کا پھل) کھائے وہ ہماری اس مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے''۔

**1741** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُیَیْنَۃَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَیْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَکَلَ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃَ الْخَبِیثَۃَ فَلَا یُؤْذِینَا فِیْ مَسْجِدِنَا وَلْیَقْعُدْ فِیْ بَیْتِہٖ قَالَ ابْنُ عُیَیْنَۃَ: فَسَمِعْتُ اَبَا الزُّبَیْرِ یُحَدِّثُ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: مَا کَانَ الثُّومُ بِاَرْضِنَا اِذْ ذَاکَ

✸✸ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اس خبیث درخت (کا پھل) کھائے وہ ہماری مسجد میں ہمیں اذیت نہ پہنچائے وہ اپنے گھر بیٹھا رہے''۔

ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابوزبیر کو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات روایت کرتے ہوئے سنا ہے وہ فرماتے ہیں: اُن دنوں لہسن ہمارے علاقہ کی پیداوار نہیں ہوتی تھی۔

## بَابُ الْمَسْجِدِ یُطَیَّنُ فِیْہِ بِطِینٍ فِیْہِ رَوْثٌ

## باب: مسجد میں ایسی مٹی لگانا' جس میں لید ملی ہوئی ہو

**1742** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: اِذَا طَیَّنْتَ مَسْجِدًا فِیْہِ مَدَرٌ بِرَوْثٍ فَلَا تُصَلِّ فِیْہِ حَتّٰی تَغْسِلَہٗ اِذَا کَانَ طَاھِرًا لَھَا

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء یہ فرماتے ہیں: جب تم مسجد میں ایسا لیپ کرو جس میں لید ملی ہوئی ہو تو تم وہاں اُس وقت تک نماز ادا نہ کرو جب تک اُسے دھو نہیں لیتے اور جب تک وہ پاک نہیں ہو جاتی۔

## بَابُ الْقَمْلَةِ فِي الْمَسْجِدِ تُقْتَلُ

## باب: مسجد میں جوؤں کو مارا جاسکتا ہے

**1743** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، اَنَّ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ: رَاَى عَلَى ابْنِ عُمَرَ قَمْلَةً فِي الْمَسْجِدِ فَاَخَذَهَا فَدَفَنَهَا، وَابْنُ عُمَرَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِ ذٰلِكَ

٭٭ یوسف بن ماہک بیان کرتے ہیں: عبید بن عمیر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پر ایک جوؤں کو دیکھا' وہ مسجد میں تھے' اُنہوں نے اُسے پکڑا اور اُسے دفن کر دیا' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُن کی طرف دیکھا لیکن اُن کے اس عمل کا انکار نہیں کیا۔

**1744** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ مَعْمَرٍ، فَحَدَّثْتُ بِهِ يَحْيَى بْنَ اَبِي كَثِيرٍ، فَقَالَ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اَتَرَى كُلَّ حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ بَلَغَ ابْنَ عُمَرَ، ثُمَّ قَالَ يَحْيَى: بَلَغَنِي، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا رَاَى اَحَدُكُمُ الْقَمْلَةَ فَلَا يَقْتُلْهَا فِي الْمَسْجِدِ، وَلٰكِنْ لِيَصُرَّهَا فِي ثَوْبِهِ فَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقْتُلْهَا

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے یہ حدیث یحییٰ بن ابوکثیر کو سنائی تو اُنہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تک پہنچ گئی ہوگی؟ پھر یحییٰ نے یہ بتایا: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب کوئی شخص جوؤں کو دیکھے' تو اُسے مسجد میں نہ مارے' بلکہ اُسے اپنے کپڑے میں ڈال لے اور جب باہر جائے تو اُسے مار دے"۔

**1745** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي غَالِبٍ، اَنَّ اَبَا اُمَامَةَ: رَاَى عَلَى ثِيَابِهِ قَمْلَةً، وَهُوَ فِي لْمَسْجِدِ فَاَخَذَهَا فَدَفَنَهَا فِي الْمَسْجِدِ. وَاَبُو غَالِبٍ يَنْظُرُ اِلَيْهِ

٭٭ ابوغالب بیان کرتے ہیں: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے اپنے کپڑے پر جوؤں دیکھی' وہ اُس وقت مسجد میں موجود تھے' اُنہوں نے اُسے پکڑا اور اُسے مسجد میں دفن کر دیا' جبکہ ابوغالب اُن کی طرف دیکھ رہے تھے۔

**1746** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ فِطْرٍ، عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ اَنَّهُ كَانَ يَتَفَلَّى فِي الْمَسْجِدِ

٭٭ شہر بن حوشب' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ مسجد میں جوئیں نکال لیا کرتے تھے۔

**1747** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ زَاذَانَ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ: اَخَذَ قَمْلَةً فَدَفَنَهَا فِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ قَالَ: (اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا اَحْيَاءً وَّاَمْوَاتًا) (المرسلات: 26)

٭٭ ربیع بن خثیم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک جوؤں کو پکڑا اور اُسے مسجد میں دفن کر دیا اور پھر یہ آیت پڑھی:

"کیا ہم نے زمین کو کفایت کرنے والی چیز نہیں بنایا ہے' زندوں کے لیے بھی اور مردوں کے لیے بھی"۔

**1748** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانُوْا لَا يَرَوْنَ بَاْسًا بِدَفْنِ الْقَمْلَةِ فِي الْاَرْضِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: لوگ جوؤں کو زمین میں دفن کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے' جبکہ آدمی مسجد میں موجود ہو۔

**1749** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَمَّنْ، رَاَى اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ، يَقْتُلُ قَمْلَةً فِي الْمَسْجِدِ بَيْنَ حَصَاتَيْنِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص کے حوالے سے یہ بات بتائی گئی ہے جس نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو مسجد میں دو چٹائیوں کے درمیان جوئیں مارتے ہوئے دیکھا۔

**1750** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحٍ، مَوْلَى التَّوْءَمَةِ اَنَّهُ: رَاَى اَبَا هُرَيْرَةَ، يَدْفِنُ الْقَمْلَةَ فِي الْمَسْجِدِ، وَيَقُوْلُ: النُّخَامَةُ شَرٌّ مِنْهَا

٭٭ صالح بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مسجد میں جوؤں کو دفن کرتے ہوئے دیکھا' اُنہوں نے یہ کہا: رینٹ اس سے زیادہ بُری ہوتی ہے (اور اُسے مسجد میں دفن کیا جاسکتا ہے)۔

## بَابُ قَتْلِ الْقَمْلَةِ فِي الصَّلَاةِ، وَهَلْ عَلٰى قَاتِلِهَا، وُضُوْءٌ؟

## باب: نماز کے دوران جوؤں کو ماردینا' کیا اُسے مارنے والے پر وضو لازم ہوگا؟

**1751** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الرَّجُلِ يَقْتُلُ الْقَمْلَةَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ: لَيْسَ بِشَيْءٍ

٭٭ حصین بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو نماز کے دوران جوؤں کو ماردیتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

**1752** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ قَالَ: رَاَيْتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، يَقْتُلُ الْقَمْلَةَ، وَالْبَرَاغِيْثَ فِي الصَّلَاةِ

٭٭ مالک بن یخامر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو نماز کے دوران جوؤں اور پسوکو مارتے ہوئے دیکھا ہے۔

**1753** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَيْسَ فِيْ قَتْلِ الْقَمْلَةِ وُضُوْءٌ قَالَ: وَكَانَ ابْنُ سِيْرِيْنَ يَرَى الْوُضُوْءَ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: جوؤں کو مارنے پر وضو لازم نہیں ہوتا۔ راوی بیان کرتے ہیں: ابن سیرین ایسی صورت میں وضو لازم ہونے کے قائل تھے۔

## بَابُ قَتْلِ الْحَيَّةِ، وَالْعَقْرَبِ فِي الصَّلَاةِ

## باب: نماز کے دوران سانپ یا بچھو کو مار دینا

**1754** - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ ضَمْضَمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: اَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَقْتُلَ الْاَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ الْحَيَّةَ، وَالْعَقْرَبَ

٭٭ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا تھا' ہم نماز کے دوران دو سیاہ چیزوں کو مار سکتے ہیں: سانپ اور بچھو۔

**1755** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْتُلُوا الْعَقْرَبَ، وَالْحَيَّةَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر حال میں بچھو اور سانپ کو مار دو''۔

**1756** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَقْتُلُ الْعَقْرَبَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ: اِنَّ فِي الصَّلَاةِ لَشُغْلًا

٭٭ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے' اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو نماز کے دوران بچھو کو مار دیتا ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: نماز میں ایک مخصوص مشغولیت ہوتی ہے۔

## بَابُ مُدَافَعَةِ الْبَوْلِ، وَالْغَائِطِ فِي الصَّلَاةِ

## باب: نماز کے دوران پیشاب' یا پاخانہ کو روک کر رکھنا

**1757** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُزَاحِمُوا الْاَخْبَثَيْنِ فِي الصَّلَاةِ الْغَائِطَ، وَالْبَوْلَ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''نماز کے دوران دو خبیث چیزوں کے ساتھ مزاحمت نہ کرو' پاخانہ اور پیشاب''۔

**1758** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، اَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ، يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَاَنْ اَحْمِلَهُ فِي نَاحِيَةِ، رِدَائِي اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ، اُزَاحِمَ الْغَائِطَ، وَالْبَوْلَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں اسے اپنی چادر کے کونے میں اُٹھا لوں' یہ میرے نزدیک اس

سے زیادہ محبوب ہے میں پاخانہ یا پیشاب کے ساتھ مزاحمت کروں (یعنی اُسے روکنے کی کوشش کروں)۔

**1759** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ فَاُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، ثُمَّ ذَهَبَ الْغَائِطَ، فَقِيلَ لَهُ: مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَاَرَادَ اَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلْيَبْدَاْ بِالْغَائِطِ

✵✵ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن ارقم زہری رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا' نماز قائم ہوئی تو وہ قضائے حاجت کے لیے چلے گئے' اُن سے کہا گیا: یہ کیا ہے؟ تو اُنہوں نے کہا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب نماز کھڑی ہو جائے اور تم میں سے کوئی شخص پاخانہ کے لیے جانا چاہتا ہو' تو وہ پہلے پاخانہ کرلے''۔

**1760** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ قَالَ: كُنَّا مَعَهُ فِي سَفَرٍ، وَكَانَ يَؤُمُّهُمْ فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ قَالَ: لِيَؤُمَّكُمْ بَعْضُكُمْ، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، وَاَرَادَ اَحَدُكُمُ الْحَاجَةَ فَلْيَبْدَاْ بِالْحَاجَةِ

✵✵ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم اُن کے ساتھ سفر کر رہے تھے' وہ اُن لوگوں کی امامت کیا کرتے تھے' ایک مرتبہ جب نماز کا وقت ہوا' تو اُنہوں نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک شخص تمہاری امامت کرلے' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب نماز کا وقت ہو جائے اور تم میں سے کسی شخص نے قضائے حاجت کرنی ہو' تو وہ پہلے قضائے حاجت کرلے''۔

**1761** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، قَالَ خَرَجْنَا فِي حَجٍّ - اَوْ عُمْرَةٍ - مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ فَاَقَامَ الصَّلَاةَ، ثُمَّ قَالَ: صَلُّوا وَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ، فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، وَاَرَادَ اَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلْيَبْدَاْ بِالْغَائِطِ

✵✵ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: ہم حج یا شاید عمرہ کے لیے حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کے ہمراہ روانہ ہوئے' جب نماز کھڑی ہوئی تو اُنہوں نے فرمایا: تم نماز ادا کرلو اور وہ قضائے حاجت کے لیے چلے گئے' جب وہ واپس آئے تو اُنہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب نماز قائم ہو جائے اور تم میں سے کسی شخص کا قضائے حاجت کا ارادہ ہو' تو اُسے پہلے قضائے حاجت کرلینی چاہیے''۔

**1762** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَا تَدْفَعُوا الْاَخْبَثَيْنِ فِي الصَّلَاةِ، الْغَائِطَ، وَالْبَوْلَ

✵✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: نماز کے دوران دو خبیث چیزوں کی مدافعت نہ

کرو (یعنی انہیں روکنے کی کوشش نہ کرو) پاخانہ اور پیشاب۔

**1763** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: اِنِّي لَاَتَّقِي اَحَدَهُمَا كَمَا اَتَّقِي الْاٰخَرَ الْغَائِطَ، وَالْبَوْلَ

✵✵ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ان دونوں میں [illegible] ایک سے بھی اُسی طرح بچتا ہوں جس طرح دوسری سے بچتا ہوں: پاخانہ اور پیشاب۔

**1764** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ [illegible]، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: اِنَّا لَنَصُرُّهُ صَرًّا

✵✵ طاؤس فرماتے ہیں: میں اُسے اصرار [illegible]

**1765** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ [illegible] عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: مَا لَمْ يُعْجِلْكَ الْغَائِطُ، وَالْبَوْلُ فِي الصَّلَاةِ فَلَا بَاْسَ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اگر پاخانہ یا پیشاب تمہیں نماز میں جلد [illegible] پر مجبور نہیں کرتے تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**1766** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ اَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بِذٰلِكَ بَاْسًا مَا لَمْ يَخَفْ اَنْ يَّشْغَلَهُ، عَنْ صَلَاتِهِ اَنْ يَّسْبِقَهُ

✵✵ ابراہیم نخعی اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے جبکہ کسی شخص کو یہ اندیشہ نہ ہو کہ یہ چیز اُسے نماز سے مشغول کر دے گی۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اُس سے سبقت لے جائے گی (یعنی اپنی توجہ اُس طرف مبذول کروا دے گی)۔

**1767** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدُكُمْ، وَهُوَ يُدَافِعُ بَوْلًا، وَطَوْفًا - يَعْنِي الْغَائِطَ -

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: کوئی بھی شخص ایسی حالت میں ہرگز بھی نماز ادا نہ کرے کہ اُس نے پیشاب یا پاخانہ کو روکا ہوا ہو۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي فَرْضِ الصَّلَاةِ

## باب: نماز کی فرضیت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

**1768** - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: فُرِضَتِ الصَّلَاةُ خَمْسِيْنَ، ثُمَّ نُقِصَتْ حَتّٰى جُعِلَتْ خَمْسًا، ثُمَّ نُوْدِيَ: يَا مُحَمَّدُ، اِنَّهُ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ، وَاِنَّ لَكَ بِهٰذِهِ الْخَمْسِ خَمْسِيْنَ

✵✵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نمازیں پہلے پچاس فرض ہوئی تھیں، پھر کم ہو گئیں یہاں تک کہ پانچ مقرر کی گئیں۔ پھر یہ کہا گیا: اے محمد! ہمارا فرمان تبدیل نہیں ہوتا، تمہیں ان پانچ کے بدلے پچاس کا ثواب ملے گا۔

**1769** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ هَارُوْنَ الْعَبْدِیِّ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ: فُرِضَتْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: الصَّلَاةُ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِهِ الصَّلَاةُ خَمْسِیْنَ، ثُمَّ نُقِصَتْ حَتّٰی جُعِلَتْ خَمْسًا، فَقَالَ اللّٰهُ: فَاِنَّ لَكَ بِالْخَمْسِ خَمْسِیْنَ الْحَسَنَةُ بِعَشَرَةِ اَمْثَالِهَا

❋❋ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کروائی گئی' اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پچاس نمازیں فرض ہوئیں' پھر یہ کم ہوتی رہیں یہاں تک کہ پانچ مقرر کی گئیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا: تمہارے لیے ان پانچ کے عوض میں پچاس (کا ثواب) ملے گا' کیونکہ نیکی کا بدلہ دس گنا ہوتا ہے۔

**1770** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ یَذْكُرُ اَنَّهَا: فُرِضَتْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِهٖ خَمْسُوْنَ، ثُمَّ رُدَّتْ اِلٰی خَمْسٍ، قَالَ الْحَسَنُ: فَنُوْدِیَ اَنِّیْ قَدْ اَمْضَیْتُ فَرِیْضَتِیْ، وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِیْ، وَاَنَّ لَكَ بِهٰذِهِ الْخَمْسِ خَمْسِیْنَ

❋❋ حسن بصری یہ ذکر کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر معراج کی رات پچاس نمازیں فرض ہوئی تھیں اور پھر یہ پانچ کر دی گئیں۔ حسن بصری کہتے ہیں: پھر یہ پکار کر کہا گیا: میں نے اپنے فرض کو برقرار رکھا ہے اور اپنے بندوں کے لیے تخفیف کر دی ہے' تمہیں ان پانچ کے عوض میں پچاس کا ثواب ملے گا۔

**1771** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّیْمِیِّ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ یَقُوْلُ: (اَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَیِ) (هود: 114) النَّهَارِ حَتّٰی خَتَمَ الْاٰیَةَ قَالَ: فَكَانَتْ اَوَّلُ صَلَاةٍ صَلَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَاَتَاهُ جِبْرِیْلُ فَقَالَ: (اِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّوْنَ) (الصافات: 165)، (وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ) (الصافات: 166) قَالَ: فَقَامَ جِبْرَئِیْلُ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهٗ، ثُمَّ النَّاسُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَالنِّسَاءُ خَلْفَ الرِّجَالِ قَالَ: فَصَلّٰی بِهِمِ الظُّهْرَ اَیْ اَرْبَعًا، حَتّٰی اِذَا كَانَ الْعَصْرُ قَامَ جِبْرِیْلُ فَفَعَلَ مِثْلَهَا، ثُمَّ جَاءَ جِبْرِیْلُ حِیْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰی بِهِمْ ثَلَاثًا یَقْرَاُ فِی الرَّكْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ یَجْهَرُ فِیْهِمَا، وَلَمْ یُسْمِعْ فِی الثَّالِثَةِ، قَالَ الْحَسَنُ: وَهِیَ وِتْرُ صَلَاةِ النَّهَارِ قَالَ: حَتّٰی اِذَا كَانَ عِنْدَ الْعِشَاءِ، وَغَابَ الشَّفَقُ وَاَعْتَمَ جَاءَهٗ جِبْرِیْلُ فَقَامَ بَیْنَ یَدَیْهِ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، یَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فِی الرَّكْعَتَیْنِ، حَتّٰی اِذَا اَصْبَحَ لَیْلَتَهٗ، فَصَلّٰی بِهٖ وَالنَّاسُ مَعَهٗ كَنَحْوِ مَا فَعَلَ، فَصَلّٰی بِهِمْ رَكْعَتَیْنِ، یَقْرَاُ فِیْهِمَا وَیُطِیْلُ الْقِرَاءَةَ، فَلَمْ یَمُتِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی حَدَّ لِلنَّاسِ صَلَاتَهُمْ، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَسَنُ الْجُمُعَةَ قَالَ: فَصَلّٰی بِهِمْ رَكْعَتَیْنِ وَوَضَعَ عَنْهُمْ رَكْعَتَیْنِ لِاجْتِمَاعِ النَّاسِ یَوْمَئِذٍ وَّلِلْخُطْبَةِ، قَالَ اللّٰهُ: (اَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا) (هود: 114) مِنَ اللَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰی لِلذَّاكِرِیْنَ، وَذَكَرَ (طَرَفَیِ النَّهَارِ) (هود: 114) مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ اِلٰی صَلَاةِ الْفَجْرِ، (وَزُلَفًا مِنَ اللَّیْلِ) (هود: 114) الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ

❋❋ حسن بصری فرماتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تم دن کے دونوں کناروں میں نماز قائم کرو''۔ یہ آیت کے اختتام تک ہے۔

پھر حسن بصری نے یہ بتایا کہ سب سے پہلی نماز، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا کی تھی' وہ ظہر کی نماز تھی' پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بولے:

''بے شک ہم صفیں قائم کرنے والے ہیں''، ''بے شک ہم تسبیح پڑھنے والے ہیں''۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کھڑے ہوئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پیچھے کھڑے ہوئے اور لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہوئے اور خواتین' مردوں کے پیچھے کھڑی ہوئیں' پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اُنہیں چار رکعات پڑھائیں یہاں تک کہ جب عصر کا وقت ہوا تو حضرت جبرائیل کھڑے ہوئے' پھر اُنہوں نے ایسا ہی کیا' پھر حضرت جبرائیل اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جب سورج غروب ہو چکا تھا' اُنہوں نے اُن لوگوں کو تین رکعات پڑھائیں جن میں پہلی دو رکعات میں بلند آواز میں قرأت کی اور تیسری رکعت میں بلند آواز میں تلاوت نہیں کی۔ حسن بصری فرماتے ہیں: یہ دن کی نماز کے وتر ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: یہاں تک کہ جب عشاء کا وقت ہوا' شفق غروب ہوگئی اور رات آگئی تو حضرت جبرائیل' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے لوگوں کو چار رکعات پڑھائیں جن میں پہلی دو رکعات میں بلند آواز میں قرأت کی' یہاں تک کہ جب اُس رات سے اگلی صبح آئی تو اُنہوں نے پھر نماز پڑھائی' لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے' اُنہوں نے اُسی طرزِ عمل کو اختیار کیا جو پہلے کیا تھا' تو حضرت جبرائیل نے اُنہیں دو رکعات پڑھائیں' اُنہوں نے ان دونوں رکعت میں تلاوت کی اور طویل قرأت کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وصال سے پہلے لوگوں کو نمازوں کے بارے میں احکام سے آگاہ کر دیا تھا۔

پھر حسن بصری نے جمعہ کا ذکر کرتے ہوئے یہ بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو دو رکعات پڑھائی تھیں اور لوگوں کو دو رکعات معاف ہوگئی تھیں کیونکہ اُس دن لوگوں کا اجتماع ہوتا ہے اور خطبہ ہوتا ہے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

''دن کے دونوں کناروں میں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم کرو' بے شک نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں' یہ نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے نصیحت ہے''۔

یہاں دن کے دونوں کناروں کے ذکر سے مراد صبح کی نماز سے لے کے فجر کی نماز تک کا وقت ہے اور رات کے کچھ حصے سے مراد مغرب اور عشاء کی نمازیں ہیں۔

**1772 - آثارِ صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ قَالَ: خَاصَمَ نَافِعُ بْنُ الْاَزْرَقِ ابْنَ الْعَبَّاسِ، فَقَالَ: هَلْ تَجِدِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِي الْقُرْآنِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ قَرَاَ عَلَيْهِ: (فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ) (الروم: 17) الْمَغْرِبُ وَالْفَجْرُ، (وَعَشِيًّا) (مریم: 11) الْعَصْرُ (وَحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ) (الروم: 18) الظُّهْرُ قَالَ: (وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ) (النور: 58)

✱✱ ابورزین بیان کرتے ہیں: نافع بن ازرق کی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بحث ہوگئی' اُس نے یہ کہا کہ کیا آپ

پانچ نمازوں کا ذکر قرآن میں پاتے ہیں؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس نے جواب دیا: جی ہاں! پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اُس کے سامنے یہ آیت تلاوت کی:

''تو اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرو اُس وقت جب تم شام کرو اور جب تم صبح کرو''۔

اس سے مراد مغرب اور عشاء ہیں۔ ''اور شام کے وقت'' اس سے مراد عصر ہے ''اور اُس وقت ظہر کرتے ہو'' اس سے مراد ظہر ہے ''اور عشاء کی نماز کے بعد''۔

**1773** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ، وَغَيْرُهُ: لَمَّا اَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلَةِ الَّتِيْ اُسْرِيَ بِهِ فِيْهَا لَمْ يَرُعْهُ اِلَّا جِبْرِيلُ يَتَدَلَّى حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ، وَلِذٰلِكَ سُمِّيَتِ الْاُولَى، فَاَمَرَ فَصِيحَ فِي النَّاسِ: لِلصَّلَاةِ جَامِعَةٌ، فَاجْتَمَعُوا فَصَلَّى جِبْرِيلُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ طَوَّلَ الرَّكْعَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ، ثُمَّ قَصَّرَ الْبَاقِيَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ جِبْرِيلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ، ثُمَّ فِي الْعَصْرِ عَلٰى مِثْلِ ذٰلِكَ، فَفَعَلُوْا كَمَا فَعَلُوْا فِي الظُّهْرِ، ثُمَّ نَزَلَ فِيْ اَوَّلِ اللَّيْلِ فَصِيحَ: الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، فَصَلَّى جِبْرِيلُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَرَاَ فِي الْاُولَيَيْنِ وَطَوَّلَ وَجَهَرَ، وَقَصَّرَ فِي الْبَاقِيَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ جِبْرِيلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ

✵✵ نافع بن جبیر اور دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے' جس رات نبی اکرم ﷺ کو معراج ہوئی' اُس سے اگلے دن حضرت جبرائیل علیہ السلام سورج ڈھل جانے کے بعد نازل ہوئے' اسی لیے اس نماز کو پہلی کا نام دیا گیا ہے' اُن کے کہنے کے بعد لوگوں میں یہ اعلان کیا گیا کہ نماز ہونے لگی ہے' تو لوگ اکٹھے ہو گئے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم ﷺ کو نماز پڑھائی اور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی' اُنہوں نے پہلی دو رکعات طویل ادا کیں اور باقی والی مختصر ادا کیں' پھر حضرت جبرائیل نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا اور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو سلام کیا' پھر عصر کی نماز بھی اسی طرح ادا کی گئی تو لوگ اُسی طرح کرتے ہیں جس طرح ظہر میں اُنہوں نے کیا تھا' وہ پھر رات کے ابتدائی حصہ میں نازل ہوئے تو یہ اعلان کیا گیا کہ باجماعت نماز ہونے لگی ہے۔ تو حضرت جبرائیل نے نبی اکرم ﷺ کو نماز پڑھائی اور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی' اُنہوں نے پہلی دو رکعات میں تلاوت کی اور طویل قرأت کی اور بلند آواز میں قرأت کی اور باقی دو رکعات مختصر ادا کیں' پھر حضرت جبرائیل نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا اور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو سلام کیا۔

## بَابُ بَدْءِ الْاَذَانِ

## باب: اذان کا آغاز

**1774** - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ بِشْرٍ الْعِبْرِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ الدَّبَرِيُّ قَالَ: قَرَاْنَا عَلٰى عَبْدِ الرَّزَّاقِ بْنِ هَمَّامٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ يَهُمُّهُمْ شَيْءٌ يَجْمَعُونَ بِهِ لِصَلَاتِهِمْ، فَقَالَ: بَعْضُهُمْ نَاقُوسٌ، وَقَالَ: بَعْضُهُمْ بُوقٌ، فَاُرِىَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ فِي الْمَنَامِ اَنَّ رَجُلًا مَرَّ بِهِ مَعَهُ نَاقُوسٌ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ: تَبِيعُ هٰذَا؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: وَمَا تَصْنَعُ بِهِ؟ قَالَ: نَضْرِبُ بِهِ لِصَلَاتِنَا قَالَ: اَفَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى خَيْرٍ؟ قَالَ: بَلٰى قَالَ: تَقُولُ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ، اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ: وَرَاٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي مَنَامِهِ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَلَمَّا صَلَّى عَبْدُ اللّٰهِ الصُّبْحَ غَدَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَهُ، وَغَدَا عُمَرُ فَوَجَدَ الْاَنْصَارِيَّ قَدْ سَبَقَهُ، وَوَجَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ اَمَرَ بِلَالًا بِالْاَذَانِ

* سعید بن میسب بیان کرتے ہیں: مسلمان اس حوالے سے غور وفکر کر رہے تھے کہ وہ کس طرح نماز کے لیے اکٹھے ہوں' تو بعض لوگوں نے ناقوس بجانے کا مشورہ دیا' بعض نے بوق (بگل) بجانے کا مشورہ دیا' تو حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ کو خواب میں دکھایا گیا کہ ایک شخص اُن کے پاس سے گزرا' اُس کے پاس ناقوس تھا' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہا: کیا تم اسے فروخت کرو گے؟ اُس شخص نے دریافت کیا: تم اس کا کیا کرو گے؟ اُنہوں نے کہا: ہم نماز کے وقت اسے بجالیا کریں گے' اُس شخص نے کہا: کیا میں تمہاری راہنمائی اس سے زیادہ بہتر چیز کی طرف نہ کروں! حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! تو اُس نے کہا: تم یہ کہو:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ، اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھی خواب میں اسی کی مانند دیکھا تھا' جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز ادا کی تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس بارے میں بتانے کے لیے آئے' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی آئے تو وہ انصاری اُن سے سبقت لے جا چکے تھے اور اُنہوں (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا کہ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دینے کا حکم دے دیا تھا۔

**1775** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ عَطَاءٌ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ: اِئْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ كَيْفَ يَجْعَلُونَ شَيْئًا اِذَا اَرَادُوا جَمْعَ الصَّلَاةِ اجْتَمَعُوا لَهَا فَائْتَمَرُوا بِالنَّاقُوسِ قَالَ: فَبَيْنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُرِيدُ اَنْ يَشْتَرِيَ خَشَبَتَيْنِ لِلنَّاقُوسِ، اِذْ رَاٰى فِي الْمَنَامِ اَنْ لَا تَجْعَلُوا النَّاقُوسَ، بَلْ اَذِّنُوا بِالصَّلَاةِ قَالَ: فَذَهَبَ عُمَرُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَهُ بِالَّذِي رَاٰى، وَقَدْ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ بِذٰلِكَ، فَمَا رَاعَ عُمَرَ، إِلَّا بِلَالٌ يُؤَذِّنُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ سَبَقَكَ بِذٰلِكَ الْوَحْيُ، حِيْنَ أَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ عُمَرُ

✵✵ عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب نے آپس میں مشورہ کیا کہ نماز کے لیے اکٹھے ہونے کے لیے اُنہیں کیا کرنا چاہیے؟ جس کی وجہ سے وہ اکٹھے ہوں‘ تو بعض لوگوں نے یہ مشورہ دیا کہ ناقوس بجایا جائے۔ ابھی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یہ ارادہ کر رہے تھے کہ وہ دو لکڑیاں خریدیں جن کے ذریعہ ناقوس بنایا جائے کہ اسی دوران اُنہوں نے خواب میں دیکھا کہ تم ناقوس نہ بناؤ بلکہ نماز کے لیے اعلان کرو۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ‘ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ اُنہیں اُس خواب کے بارے میں بتائیں جو اُنہوں نے دیکھا ہے‘ تو اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کے پاس وحی آ چکی تھی‘ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ پہنچے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دے رہے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وحی تم پر سبقت لے گئی ہے۔ یہ بات آپ ﷺ نے اُس وقت ارشاد فرمائی جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو اس بارے میں بتایا تھا۔

**1776 - حدیث نبوی:** أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَقُوْلُ: كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ فَيَتَحَيَّنُوْنَ الصَّلَاةَ لَيْسَ يُنَادِيْ بِهَا أَحَدٌ فَتَكَلَّمُوْا يَوْمًا فِيْ ذٰلِكَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: اتَّخِذُوْا نَاقُوْسًا مِثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰى، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ بُوْقًا مِثْلَ بُوْقِ الْيَهُوْدِ، فَقَالَ عُمَرُ: أَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا يُنَادِيْ بِالصَّلَاةِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بِلَالُ، قُمْ فَأَذِّنْ بِالصَّلَاةِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب مسلمان مدینہ منورہ آئے تو وہ نماز کے وقت اکٹھے ہو جایا کرتے تھے‘ کوئی بھی شخص کسی کو بلاتا نہیں تھا‘ ایک دن وہ لوگ اس بارے میں بات چیت کر رہے تھے تو اُن میں سے کسی نے دوسروں سے کہا: تم عیسائیوں کے ناقوس کی طرح کوئی ناقوس اختیار کر لو‘ کچھ نے کہا: بلکہ یہودیوں کے بوق کی طرح بوق استعمال کرو‘ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم کسی شخص کو کیوں نہیں بھیجتے کہ وہ نماز کا اعلان کر دیا کرے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلال! تم اُٹھو اور نماز کے لیے اذان دو۔

**1777 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيَّ يَقُوْلُ: آخِرُ الْأَذَانِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اذان کے آخری کلمات یہ ہیں: ”اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ“۔

**1778 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّهُ: كَانَ يَقُوْلُ: فِيْ آخِرِ أَذَانِ بِلَالٍ: اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

✵✵ اسود بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کے آخر میں یہ کلمات ہوتے تھے: ”اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ“۔

**1779** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ مَوْلَاهُمْ، عَنْ أَبِيهِ الشَّيْخِ مَوْلَى أَبِي مَحْذُورَةَ، وَأُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ قَالَ: قَالَ: خَرَجْتُ فِي عَشَرَةِ فِتْيَانٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حُنَيْنٍ وَّهُوَ أَبْغَضُ النَّاسِ إِلَيْنَا، فَأَذَّنُوا وَقُمْنَا نُؤَذِّنُ نَسْتَهْزِءُ بِهِمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِيتُونِي بِهَؤُلَاءِ الْفِتْيَانِ؟ فَقَالَ: أَذِّنُوا، فَأَذَّنُوا وَكُنْتُ آخِرَهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، هٰذَا الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ اذْهَبْ فَأَذِّنْ لِأَهْلِ مَكَّةَ وَقُلْ لِعَتَّابِ بْنِ أُسَيْدٍ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُؤَذِّنَ لِأَهْلِ مَكَّةَ وَمَسَحَ عَلَى نَاصِيَتِهِ، وَقَالَ: قُلْ: اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، مَرَّتَيْنِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ، أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَإِذَا أَذَّنْتَ بِالْأُولَى مِنَ الصُّبْحِ فَقُلْ: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ مَرَّتَيْنِ، وَإِذَا أَقَمْتَ فَقُلْهَا مَرَّتَيْنِ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، سَمِعْتَ قَالَ: فَكَانَ أَبُو مَحْذُورَةَ لَا يَجُزُّ نَاصِيَتَهُ وَلَا يُفَرِّقُهَا، لِأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَيْهَا

✻✻ ابن جریج نے عثمان نامی راوی کا یہ بیان نقل کیا ہے' حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ دس آدمیوں کے ساتھ نکلے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین کی طرف گئے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ شخصیت تھے' اُن لوگوں نے اذان دینا شروع کی تو ہم نے بھی مذاق اُڑانے کے طور پر اذان دینا شروع کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان نوجوانوں کو میرے پاس لے کر آؤ! آپ نے فرمایا: تم لوگ اذان دو! اُن لوگوں کو اذان دی' سب سے آخر میں میں نے اذان دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! یہ وہ شخص ہے جس کی آواز میں سنی تھی' تم جاؤ اور مکہ والوں کے لیے اذان دیا کرو اور عتاب بن اُسید (یعنی مکہ کے گورنر) سے یہ کہنا کہ اللہ کے رسول نے مجھے یہ ہدایت کی ہے' میں اہلِ مکہ کے لیے اذان دیا کروں۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی پیشانی پر دستِ مبارک پھیرا اور فرمایا: تم یہ پڑھو:

اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ، أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

جب تم صبح کی نماز کی پہلی اذان دو تو اُس میں یہ بھی کہا کرو: اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ' اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ۔

اور جب تم اقامت کہو تو یہ کلمات دو مرتبہ کہا کرو: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ' اور انہیں بلند آواز میں کہا کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ اپنی پیشانی کے بال کاٹتے نہیں تھے اور اُس میں مانگ بھی نہیں نکالتے تھے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس پر ہاتھ پھیرا تھا۔

**1780** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ سَعْدِ الْقَرَظِ

فِی اِمَارَۃِ ابْنِ الزُّبَیْرِ: یُؤَذِّنُ الْاُولٰی اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ مَرَّتَیْنِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ مَرَّتَیْنِ. قُلْتُ لِعَمْرٍو: فِی الْاِقَامَۃِ مَرَّتَیْنِ؟ قَالَ: لَا اَدْرِیْ کَیْفَ کَانُوْا یَقُوْلُوْنَ الْاِقَامَۃَ؟

✵✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت سعد القرظ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی حکومت کے زمانہ میں اذان دیتے ہوئے سنا' انہوں نے اذان میں یہ کلمات پڑھے:

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ (دومرتبہ)، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ (دومرتبہ)

میں نے عمرو سے دریافت کیا: کیا اقامت میں دومرتبہ کلمات ہوتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں پتا کہ وہ لوگ اقامت کیسے کہتے تھے؟

**1781** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطَّائِفِیِّ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِعُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ حِیْنَ اسْتَعْمَلَهٗ عَلَی الطَّائِفِ: وَاِنْ اَتَاكَ رَجُلٌ یُرِیْدُ اَنْ یُؤَذِّنَ فَلَا تَمْنَعْهُ

✵✵ عبدربہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کو طائف کا امیر مقرر کیا تو انہیں یہ فرمایا کہ جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص آئے جو اذان دینا چاہتا ہو تو تم اُسے روکنا نہیں۔

**1782** - حدیث نبوی: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَذَکَرَ ابْنُ جُرَیْجٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِعُثْمَانَ مِثْلَ ذٰلِكَ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

**1783** - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ قَالَ: اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ لِمُعَاوِیَۃَ بِمَکَّۃَ فَاحْتَمَلَهٗ اَبُوْ مَحْذُوْرَۃَ فَاَلْقَاهُ فِیْ بِئْرِ زَمْزَمَ

✵✵ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے موذن نے مکہ میں اذان دی تو حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ نے اُسے اُٹھا کر زمزم کے کنویں میں پھینک دیا۔

---

1783 -صحیح ابن خزیمة، کتاب الصلاة، باب التثویب فی اذان الصبح، حدیث:377، السنن الصغری، کتاب الاذان، الاذان فی السفر، حدیث:632، السنن الکبری للنسائی، مواقیت الصلوات، الاذان فی السفر، حدیث:1580، سنن الدارقطنی، کتاب الصلاة، باب فی ذکر اذان ابی محذورة، حدیث:771، السنن الکبری للبیهقی، کتاب الصلاة، ذکر جماع ابواب الاذان والاقامة، باب من قال بتثنیة الاقامة وترجیع الاذان، حدیث:1824، مسند احمد بن حنبل، مسند المکیین' ابو محذورة المؤذن، حدیث:15108، المعجم الکبیر للطبرانی، من اسمه سمرة، سمرة بن معیر ابو محذورة الجمحی، حدیث:6578

**1784** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِمُؤَذِّنٍ فَقَالَ: اَوْتِرْ اَذَانَكَ، فَاِنَّ الْاَذَانَ وِتْرٌ

✽✽ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا گزر ایک مؤذن کے پاس سے ہوا تو اُنہوں نے فرمایا: اذان کے کلمات طاق تعداد میں کہا کرو کیونکہ اذان میں طاق تعداد ہوتی ہے۔

**1785** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ: اَلْاَذَانُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

✽✽ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے تھے: اذان کے کلمات تین تین مرتبہ کہے جاتے ہیں۔

**1786** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ رَجُلٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ: اِذَا قَالَ فِي الْاَذَانِ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ: حَيَّ عَلَى الْعَمَلِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

✽✽ یحییٰ بن ابوکثیر ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اذان دیتے تھے تو حی علی الفلاح کے بعد حی علی العمل بھی کہا کرتے تھے پھر اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ پڑھتے تھے۔

**1787** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِي جَابِرٍ الْبَيَاضِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَخِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ اَنَّهُ: بَيْنَا هُوَ نَائِمٌ اِذْ رَاَى رَجُلًا مَعَهُ خَشَبَتَانِ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ فِي الْمَنَامِ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ اَنْ يَشْتَرِيَ هٰذَيْنِ الْعُوْدَيْنِ، يَجْعَلُهُمَا نَاقُوْسًا يُضْرَبُ بِهِ لِلصَّلَاةِ قَالَ: فَالْتَفَتَ اِلَى صَاحِبِ الْعُوْدَيْنِ بِرَاْسِهِ، فَقَالَ: اَنَا اَدُلُّكُمْ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ هٰذَا، فَبَلَّغَهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُ بِالتَّاْذِيْنِ، فَاسْتَيْقَظَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: وَرَاَى عُمَرُ مِثْلَ رُؤْيَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ فَسَبَقَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُمْ فَاَذِّنْ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّي فَظِيْعُ الصَّوْتِ، فَقَالَ لَهُ: فَعَلِّمْ بِلَالًا مَا رَاَيْتَ، فَعَلَّمَهُ فَكَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ

✽✽ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ جن کا تعلق بنو حارث بن خزرج سے ہے وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ سوئے ہوئے تھے (اُنہوں نے خواب میں دیکھا) کہ ایک شخص کے پاس دو لکڑیاں ہیں میں نے خواب میں ہی اُس شخص سے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دو لکڑیوں کو خریدنا چاہتے ہیں تاکہ ان کے ذریعہ ناقوس بنوائیں جسے نماز کے لیے بجایا جائے۔ راوی کہتے ہیں: تو اُس لکڑیوں والے شخص نے سر موڑ کر میری طرف دیکھا اور کہا: کیا میں تمہاری راہنمائی اس سے زیادہ بہتر چیز کی طرف نہ کروں! تم اللہ کے رسول تک اس کا پیغام پہنچا دینا پھر اُس شخص نے اُنہیں اذان دینے کا طریقہ تعلیم کیا۔ جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے تو اُنہوں نے بتایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اُسی طرح کا خواب دیکھا تھا جس طرح کا حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے دیکھا تھا لیکن حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتا دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: تم اُٹھو اور اذان دو! اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میری آواز پست ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

اُن سے فرمایا: تم نے جو خواب دیکھا ہے اُس کی تعلیم بلال کو دو۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اُنہوں نے اس بارے میں بتایا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی۔

**1788** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، وَحُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنَّهُمَا: سَمِعَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ اَبِي لَيْلَى يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ اَهَمَّهُ الْاَذَانُ حَتّٰى هَمَّ اَنْ يَّاْمُرَ رِجَالًا فَيَقُومُونَ عَلٰى آطَامِ الْمَدِينَةِ فَيُنَادُونَ لِلصَّلَاةِ حَتّٰى نَقَسُوا، اَوْ كَادُوا اَنْ يُنَقِّسُوا قَالَ: فَرَاٰى رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ رَجُلًا عَلٰى حَائِطِ الْمَسْجِدِ عَلَيْهِ بُرْدَانِ اَخْضَرَانِ وَهُوَ يَقُولُ: اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، ثُمَّ قَعَدَ قَعْدَةً، ثُمَّ عَادَ فَقَالَ: مِثْلَهَا، ثُمَّ قَالَ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ مَرَّتَيْنِ الْاِقَامَةَ، فَغَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَهٗ فَقَالَ: عَلِّمْهَا بِلَالًا، ثُمَّ قَامَ عُمَرُ فَقَالَ: لَقَدْ اَطَافَ بِيَ اللَّيْلَةَ الَّذِي اَطَافَ بِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ وَلٰكِنَّهٗ سَبَقَنِي.

✵✵ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اذان کے حوالے سے پریشان تھے' یہاں تک کہ آپ نے ارادہ کیا کہ آپ کچھ لوگوں کو ہدایت کریں اور وہ مدینہ منورہ کے ٹیلوں کے اوپر کھڑے ہو کر نماز کے لیے اعلان کیا کریں' یہاں تک کہ وہ لوگوں کو بلا لیں۔ راوی کہتے ہیں: اسی دوران انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب جن کا نام عبداللہ بن زید تھا اُنہوں نے ایک شخص کو (خواب میں) مسجد کی دیوار پر دیکھا' اُس نے دو سیاہ چادریں اوڑھی ہوئی تھیں اور وہ یہ کہہ رہا تھا:

اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

پھر وہ بیٹھا اور پھر اُس نے اسی کی مانند کلمات کہے اور دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ بھی کہا' یہ اقامت تھی۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتایا تو آپ نے فرمایا: ان کلمات کی تعلیم بلال کو دے دو! پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے عرض کی: گزشتہ رات وہ شخص میرے بھی خواب میں بھی آیا تھا جو اس کے خواب میں آیا تھا لیکن یہ مجھ سے سبقت لے گیا ہے۔

**1789** - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: سَمِعْتُ الثَّوْرِيَّ، وَاَذَّنَ لَنَا بِمِنًى فَقَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ، فَصَنَعَ كَمَا ذُكِرَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى فِي الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ تَمَامٌ مِثْلَ الْحَدِيثِ

* * امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان ثوری کو سنا' اُنہوں نے منیٰ میں ہمارے سامنے اذان دیتے ہوئے یہ کلمات پڑھے:

''اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ' یہ دومرتبہ پڑھا: اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ' یہ دومرتبہ پڑھا''۔

اُس کے بعد اُنہوں نے وہی کچھ کیا جس کا ذکر عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کی نقل کردہ حدیث میں ہے جو اذان اور اقامت کے بارے میں ہے اور پھر اُس کی مانند مکمل حدیث ہے۔

**1790** - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ: اَنَّ بِلَالًا كَانَ يُثَنِّي الْاَذَانَ، وَيُثَنِّي الْاِقَامَةَ، وَاَنَّهُ كَانَ يَبْدَاُ بِالتَّكْبِيْرِ، وَيَخْتِمُ بِالتَّكْبِيْرِ

* * اسود بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کے کلمات دومرتبہ ادا کرتے تھے اور اقامت کے کلمات بھی دومرتبہ ادا کرتے تھے' وہ تکبیر کے ذریعے اسے شروع کرتے تھے اور تکبیر پر ہی ختم کرتے تھے۔

**1791** - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ بِلَالٍ قَالَ: كَانَ اَذَانُهُ، وَاِقَامَتُهُ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

* * اسود' حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: اُن کی اذان اور اقامت (کے کلمات) دو' دومرتبہ ہوتے تھے۔

**1792** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ، مُؤَذِّنَ عَلِيٍّ يَجْعَلُ الْاِقَامَةَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

* * مسلم بطین بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مؤذن کو سنا تھا' وہ اقامت کے کلمات دو' دومرتبہ پڑھ رہا تھا۔

**1793** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ فِطْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: ذُكِرَ لَهُ الْاِقَامَةَ مَرَّةً مَرَّةً، فَقَالَ: هٰذَا شَيْءٌ قَدِ اسْتَخَفَّتْهُ الْاُمَرَاءُ، الْاِقَامَةُ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

* * فطر' مجاہد کے بارے میں نقل کرتے ہیں: اُن کے سامنے یہ بات ذکر کی گئی ہے' اقامت کے کلمات ایک' ایک مرتبہ پڑھے جاتے ہیں' تو اُنہوں نے فرمایا: یہ ایک ایسی چیز ہے' جسے حکمرانوں نے مختصر کروادیا ہے' ورنہ اقامت کے کلمات دو' دومرتبہ ہوتے ہیں۔

**1794** - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: كَانَ بِلَالٌ يُثَنِّي الْاَذَانَ، وَيُوْتِرُ الْاِقَامَةَ، اِلَّا قَوْلَهُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ

* * حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کے کلمات دو' دومرتبہ اور اقامت کے کلمات ایک' ایک

مرتبہ ادا کرتے تھے البتہ قد قامت الصلوٰۃ' قد قامت الصلوٰۃ کو دو مرتبہ پڑھتے تھے۔

**1795** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يُشْفِعَ الْاَذَانَ، وَيُوتِرَ الْاِقَامَةَ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا گیا تھا' وہ اذان کے کلمات جفت تعداد میں اور اقامت کے کلمات طاق تعداد میں کہیں۔

**1796** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، اَنَّ سَعْدًا، اَذَّنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبَاءٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَحْسَنْتَ يَا بُنَيَّ اِذَا جِئْتَ فَاَذِّنْ فَكَانَ سَعْدٌ يُؤَذِّنُ بِقُبَاءٍ وَّلَا يُؤَذِّنُ بِلَالٌ

❁❁ عمر بن حفص بیان کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے قباء میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اذان دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے میرے بیٹے! تم نے اچھا کیا ہے' جب تم آؤ تو اذان دیا کرو۔ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ قباء میں اذان دیتے تھے وہاں حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان نہیں دیتے تھے۔

**1797** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ كَانَ يُقِيمُ الصَّلَاةَ فِي السَّفَرِ يَقُولُهَا مَرَّتَيْنِ - اَوْ ثَلَاثًا - يَقُولُ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے' وہ سفر میں نماز ادا کرتے تھے تو یہ کلمات دو یا تین مرتبہ پڑھتے تھے' وہ حی علی الصلوٰۃ' حی علی خیر العمل پڑھتے تھے۔

**1798** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَانَ يَقُولُ: اِذَا اَذَّنَ يَقُولُ: اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ، يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ، ثُمَّ يَقُولُ خَافِضًا صَوْتَهُ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَرْفَعُ صَوْتَهُ فَيَقُولُ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ: وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَقُولُ نَحْوَ ذٰلِكَ

❁❁ حسن بصری یہ فرماتے ہیں: جب آدمی اذان دے تو اللہ اکبر اللہ اکبر کہے گا' اور اسے بلند آواز میں کہے گا' پھر پست آواز میں اشہد ان لا الٰہ الا اللہ' اشہد ان محمدا رسول اللہ' حی علی الصلوٰۃ' حی علی الفلاح کہے گا' پھر وہ دوبارہ ان کلمات کو پڑھے گا' اور بلند آواز میں اشہد ان لا الٰہ الا اللہ' اشہد ان الٰہ الا اللہ' اشہد ان محمدا رسول اللہ' اشہد ان محمدا رسول اللہ' حی علی الصلوٰۃ' حی علی الصلوٰۃ' حی علی الفلاح' حی علی الفلاح' اللہ اکبر اللہ اکبر' لا الٰہ الا اللہ پڑھے گا۔

ابن سیرین بھی اس کے مطابق فرماتے ہیں۔

# بَابُ الْاَذَانِ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ

## بےوضو حالت میں اذان دینا

**1799** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: حَقٌّ، وَسُنَّةٌ مَسْنُونَةٌ، اَنْ لَا يُؤَذِّنَ مُؤَذِّنٌ اِلَّا مُتَوَضِّئًا قَالَ: هُوَ مِنَ الصَّلَاةِ، وَهُوَ فَاتِحَةُ الصَّلَاةِ فَلَا يُؤَذِّنُ اِلَّا مُتَوَضِّئًا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: یہ بات حق اور سنت ہے جو مسنون ہے' مؤذن شخص صرف باوضو حالت میں اذان دے گا۔ وہ یہ فرماتے ہیں: یہ نماز کا حصہ ہے اور یہ نماز کا آغاز ہے' اس لیے آدمی کو صرف باوضو حالت میں اذان دینی چاہیے۔

**1800** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، اَوْ غَيْرِهٖ قَالَ: لَا يُؤَذِّنُ الرَّجُلُ اِلَّا عَلٰى وُضُوْءٍ

✵✵ ایوب نے ابن سیرین یا شاید کسی اور صاحب کا یہ قول نقل کیا ہے: کوئی بھی شخص صرف باوضو حالت میں ہی اذان دے۔

**1801** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانُوْا لَا يَرَوْنَ بَاْسًا اَنْ يُؤَذِّنَ الْمُؤَذِّنُ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلے لوگ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ مؤذن وضو کے بغیر اذان دیدے۔

# بَابُ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ، وَوَضْعِهٖ، اُصْبُعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ

## باب: (اذان دیتے ہوئے) قبلہ کی طرف رُخ کرنا اور اپنی دو انگلیاں کانوں کے اندر رکھنا

**1802** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُؤَذِّنُ الْمُؤَذِّنُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَاِنْ كَانَ فِيْ قَرْيَةٍ فَاِنَّهٗ يَلْتَفِتُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَيَسَارِهٖ وَوَرَاءَهٗ، فَيَدْعُو النَّاسَ بِالنِّدَاءِ، فَاِنْ كَانَ فِيْ سَفَرٍ لَيْسَ مَعَهٗ بَشَرٌ كَثِيْرٌ مَعَ خَلِيفَةٍ اَوْ لَمْ يَكُنْ فِي النَّاسِ مَنْ يَدْعُوهُمْ اِلَى الْاَذَانِ، فَلْيَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فِيْ نِدَائِهٖ اَجْمَعَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا مؤذن قبلہ کی طرف رُخ کر کے اذان دے گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اگر وہ آبادی کے اندر ہوگا' تو وہ دائیں طرف' بائیں طرف اور پیچھے کی طرف منہ پھیرے گا' اور لوگوں کو اپنی پکار کے ذریعہ دعوت دے گا۔ وہ یہ فرماتے ہیں: اگر وہ سفر میں ہوگا' اور اُس کے ساتھ بہت سے لوگ نہ ہوں جیسے خلیفہ کے ساتھ نہ ہوئیا اتنے زیادہ لوگ نہ ہوں جنہیں اذان کے ذریعہ دعوت دینے کی ضرورت پیش آئے' تو پھر وہ (اذان کے دوران) مکمل طور پر قبلہ کی طرف ہی رُخ رکھے گا۔

**1803** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: اِذَا اَذَّنَ وَلَيْسَ فِيْ جَمَاعَةٍ

يَلْتَفِتُ، وَإِذَا أَذَّنَ فِي جَمَاعَةٍ يَدْعُو بِأَذَانِهِ أَحَدًا فَلْيَسْتَقْبِلِ الْبَيْتَ، حَتَّى يَسْتَفْتِحَ فَيَسْتَقْبِلَهُ، حَتَّى يَقُولَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، ثُمَّ يَلْتَفِتُ بَعْدُ فَيَدْعُو يَمِينًا، وَشِمَالًا إِنْ شَاءَ وَذَكَرَهُ عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنِ النَّخَعِيِّ

✷✷ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء یہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص اذان دے اور اُس وقت وہ لوگوں کے ہجوم میں نہ ہو تو وہ اِدھر اُدھر منہ نہیں پھیرے گا' اور جب وہ کچھ لوگوں کی موجودگی میں اذان دے اور اذان کے ذریعہ اُن لوگوں میں سے کسی کو دعوت دے' تو وہ قبلہ کی طرف رُخ کرے گا' یہاں تک کہ قبلہ کی طرف رُخ رکھتے ہوئے ہی اذان کا آغاز کرے گا یہاں تک کہ جب وہ اشہد ان محمدا رسول اللہ کہہ لے گا تو پھر وہ اِدھر اُدھر منہ پھیرے گا' اور دائیں طرف اور بائیں طرف منہ کر کے پکارے گا' اگر وہ چاہے گا۔

عبدالکریم نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہی بات نقل کی ہے۔

**1804** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ حَتَّى إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُولَ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ دَارَ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ إِذَا قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

✷✷ ابن سیرین فرماتے ہیں: جب مؤذن اذان دے گا' تو قبلہ کی طرف رُخ کرے گا' جب وہ حی علی الصلوٰۃ کہے گا تو گھوم جائے گا' پھر قبلہ کی طرف اُس وقت رُخ کرے گا جب وہ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ پڑھے گا۔

**1805** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوا يَقُولُونَ: مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ بِالتَّكْبِيرِ، وَالشَّهَادَةِ. قَالَ إِبْرَاهِيمُ: قَدَمَاهُ مَكَانَهُمَا

✷✷ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلے لوگ یہ کہا کرتے تھے کہ تکبیر اور شہادت کے کلمات (اذان میں) پڑھتے ہوئے قبلہ کی طرف رُخ کیا جائے گا۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: (مؤذن کے) دونوں پاؤں اپنی جگہ پر رہیں گے (یعنی وہ صرف چہرہ گھمائے گا' پاؤں نہیں گھمائے گا)۔

**1806** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ بِلَالًا يُؤَذِّنُ وَيَدُورُ، فَأَتَتَبَّعُ فَاهُ هَاهُنَا وَهَاهُنَا، وَإِصْبَعَاهُ فِي أُذُنَيْهِ قَالَ: وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ لَهُ حَمْرَاءَ، قَالَ: فَخَرَجَ بِلَالٌ بَيْنَ يَدَيْهِ بِالْعَنَزَةِ فَرَكَزَهَا بِالْأَبْطَحِ، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَرِيقِ سَاقَيْهِ. قَالَ سُفْيَانُ: نَرَى الْقُبَّةَ مِنْ أَدَمٍ، وَالْحُلَّةَ حِبَرَةً

✷✷ عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دیتے ہوئے گھومتے ہوئے دیکھا' اُنہوں نے اپنا چہرہ اس طرف اور اس طرف پھیرا' اُن کی انگلیاں اُن کے کانوں میں تھیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت اپنے سرخ خیمہ میں موجود تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے حضرت بلال رضی اللہ عنہ

لے کر نکلے اور اُسے کھلے میدان میں گاڑ دیا' نبی اکرم ﷺ نے اُس کی طرف رُخ کر کے ظہر اور عصر کی نمازیں ادا کیں' اُس نیزہ کے دوسری طرف سے کتے' گدھے اور خواتین گزر رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے سُرخ حُلّہ پہنا ہوا تھا' آپ کی پنڈلیوں کی چمک کا منظر گویا کہ آج بھی میری نگاہ میں ہے۔

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: ہم یہ سمجھتے ہیں' وہ خیمہ چمڑے سے بنا ہوا تھا اور وہ حُلّہ حبرہ (نامی مخصوص قسم کی چادروں) کا تھا۔

**1807** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ سِيرِينَ: اَنَّ الْمُؤَذِّنَ يَضَعُ سَبَّابَتَهُ فِي اُذُنَيْهِ

٭٭ حسن بصری اور ابن سیرین فرماتے ہیں: مؤذن اپنی شہادت کی انگلیاں کانوں میں ڈالے گا۔

**1808** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: كَانَ بِلَالٌ، وَاَبُو مَحْذُورَةَ يَجْعَلُونَ اَصَابِعَهُمَا فِي آذَانِهِمَا بِالْاَذَانِ

٭٭ سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: حضرت بلال اور حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہما اذان دیتے ہوئے اپنی انگلیاں' کانوں میں ڈالا کرتے تھے۔

## بَابُ الْكَلَامِ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ الْاَذَانِ

## باب: اذان کے دوران کوئی اور کلام کرنا

**1809** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوا يَكْرَهُونَ لِلْمُؤَذِّنِ اِذَا اَخَذَ فِي اَذَانِهِ اَنْ يَتَكَلَّمَ حَتَّى يَفْرُغَ، وَفِي الْاِقَامَةِ كَذٰلِكَ، وَيَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِالتَّكْبِيرِ وَالشَّهَادَةِ. قَالَ اِبْرَاهِيمُ: وَقَدَمَاهُ مَكَانَهُمَا

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلے لوگ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ مؤذن جب اذان دے رہا ہو' تو اذان سے فارغ ہونے سے پہلے کوئی اور کلام کرے اور اقامت کے بارے میں بھی اُن کی یہی رائے تھی' مؤذن' تکبیر اور شہادت کے کلمات پڑھتے ہوئے قبلہ کی طرف رُخ کرے گا۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اُس کے دونوں پاؤں اپنی جگہ رہیں گے۔

**1810** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ فِي الْاَذَانِ، وَالْاِقَامَةِ، وَلَا يَتَكَلَّمُ فِيهِمَا

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: (مؤذن) اذان اور اقامت کہتے ہوئے قبلہ کی طرف رُخ رکھے گا' اور ان کے درمیان میں کلام نہیں کرے گا۔

**1811** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: يَتَكَلَّمُ الْمُؤَذِّنُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ اَذَانِهِ لِلْحَاجَةِ الَّتِي لَا بُدَّ مِنْهَا

✻✻ حسن بصری فرماتے ہیں: اذان کے دوران مؤذن کسی انتہائی ضرورت کے پیش نظر کوئی اور کلام کرسکتا ہے۔

**1812** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: هَلْ يَتَكَلَّمُ الْمُؤَذِّنُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ اَذَانِهِ؟ قَالَ: خَيْرٌ لَهُ، اَنْ لَا يَتَكَلَّمَ فَاِنْ تَكَلَّمَ فَلَا بَاْسَ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا مؤذن اذان کے درمیان کوئی کلام کرسکتا ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: اُس کے لیے زیادہ بہتر یہ ہے وہ کلام نہ کرے لیکن اگر وہ کلام کرلیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

## بَابُ الْاَذَانِ قَاعِدًا وَهَلْ يُؤَذِّنُ الصَّبِيُّ؟

## باب: بیٹھ کر اذان دینا کیا (نابالغ) بچہ اذان دے سکتا ہے؟

**1813** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ: يُكْرَهُ لِلْمُؤَذِّنِ اَنْ يُؤَذِّنَ وَهُوَ قَاعِدٌ، وَيُكْرَهُ لِلصَّبِيِّ اَنْ يُؤَذِّنَ حَتَّى يَحْتَلِمَ

✻✻ ابواسحاق فرماتے ہیں: مؤذن کے لیے یہ بات مکروہ ہے وہ بیٹھ کر اذان دے اسی طرح بچہ کے لیے بھی یہ بات مکروہ ہے وہ اذان دے جب تک وہ بالغ نہیں ہوجاتا۔

**1814** - اقوالِ تابعین: عَنِ الثَّوْرِيِّ: سُئِلَ عَنِ الْغُلَامِ غَيْرِ الْمُحْتَلِمِ هَلْ يُؤَذِّنُ لِلنَّاسِ، وَيُقِيمُ الصَّلَاةَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ

✻✻ امام عبدالرزاق سفیان ثوری کے بارے میں نقل کرتے ہیں: اُن سے ایسے نابالغ لڑکے کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ کیا وہ لوگوں کے لیے اذان دے سکتا ہے اور نماز کے لیے اقامت کہہ سکتا ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

**1815** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: هَلْ يُؤَذِّنُ الْمُؤَذِّنُ غَيْرَ قَائِمٍ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا مِنْ وَجَعٍ، قُلْتُ: مِنْ نُعَاسٍ اَوْ كَسَلٍ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: هَلْ يُؤَذِّنُ الْغُلَامُ غَيْرَ مُحْتَلِمٍ؟ قَالَ: لَا

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا مؤذن کھڑے ہوئے بغیر اذان دے سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! البتہ اگر کوئی تکلیف ہو تو حکم مختلف ہے۔ میں نے دریافت کیا: اگر اونگھ یا کسل مندی کی وجہ سے (وہ کھڑا نہیں ہوتا)؟ تو اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! میں نے کہا: کیا نابالغ لڑکا اذان دے سکتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں!

## بَابُ الْاَذَانِ رَاكِبًا

## باب: سوار ہونے کے عالم میں اذان دینا

**1816** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذُعْلُوقٍ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُؤَذِّنُ وَهُوَ رَاكِبٌ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: اَوَاضِعٌ اِصْبَعَيْهِ فِي اُذُنَيْهِ؟ قَالَ: لَا

✻✻ نسیر بن ذعلوق بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سوار ہونے کے عالم میں اذان دیتے ہوئے

دیکھا ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا کہ کیا اُنہوں نے اپنی انگلیاں کانوں میں رکھی ہوئی تھیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!۔

1817 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ نُعَيْمٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَتْ صَلَاةُ الصُّبْحِ فَقَالَ: اَذِّنْ يَا اَخَا صُدَاءٍ، فَاَذَّنْتُ، وَاَنَا عَلٰى رَاحِلَتِي

✱✱ حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا' صبح کی نماز کا وقت ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے صداء قبیلہ سے تعلق رکھنے والے شخص! تم اذان دو! تو میں نے اذان دی' میں اُس وقت اپنے پالان پر موجود تھا۔

## بَابُ الْمُؤَذِّنِ الْاَعْمَى

## باب: نابینا موذن (کا حکم)

1818 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ وَاصِلٍ الْاَحْدَبِ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ بُرْمَةَ الْاَسَدِيِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ اَنَّهُ قَالَ: مَا اُحِبُّ اَنْ يَكُونَ، مُؤَذِّنُوكُمْ عُمْيَانَكُمْ - حَسِبْتُهُ قَالَ: وَلَا قُرَّاءَكُمْ -

✱✱ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے' تمہارے موذن نابینا ہوں۔

(راوی کہتے ہیں:) میرا خیال ہے اُنہوں نے یہ بھی کہا تھا: اور نہ ہی تمہارے قاری صاحبان (یعنی امام) نابینا ہوں۔

1819 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ ابْنَ اُمِّ مَكْتُومٍ، كَانَ يُؤَذِّنُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ اَعْمَى فَكَانَ لَا يُؤَذِّنُ حَتَّى يُقَالَ لَهُ: اَصْبَحْتَ . قَالَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، فَاَمَّا مَالِكٌ فَذَكَرَهُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

✱✱ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اذان دیا کرتے تھے' وہ نابینا تھے' وہ اُس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے' جب تک اُنہیں یہ کہہ نہیں دیا جاتا تھا' صبح ہو چکی ہے۔

امام مالک نے یہ روایت ابن شہاب کے حوالے سے' سالم کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' اس کی مانند نقل کی ہے۔

## بَابُ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ

## باب: الصلوٰۃ خیر من النوم پڑھنا

1820 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَمَنْ اَرَادَ الصَّوْمَ، فَلَا يَمْنَعُهُ اَذَانُ بِلَالٍ حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ

وَكَانَ اَعْمَى فَكَانَ لَا يُؤَذِّنُ حَتّٰى يُقَالَ لَهُ: اَصْبَحْتَ، فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ اَذَّنَ بِلَالٌ، ثُمَّ جَاءَ يُؤَذِّنُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لَهُ: اِنَّهُ نَائِمٌ، فَنَادٰى بِلَالٌ: اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ، فَاُقِرَّتْ فِي الصُّبْحِ

✵✵ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلال صبح صادق ہونے سے پہلے ہی اذان دے دیتا ہے تو جو شخص روزہ رکھنا چاہتا ہو اُس کے لیے بلال کی اذان رکاوٹ نہ بنے جب تک ابن اُم مکتوم اذان نہیں دے دیتا' راوی بیان کرتے ہیں: وہ نابینا تھے اور وہ اُس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے' جب تک اُنہیں یہ کہہ نہیں دیا جاتا تھا' صبح ہو چکی ہے۔ ایک مرتبہ رات کے وقت (یعنی صبح صادق سے کچھ پہلے) حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی' پھر وہ نبی اکرم ﷺ کو بلانے کے لیے آئے تو اُنہیں بتایا گیا کہ نبی اکرم ﷺ سو رہے ہیں' تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بلند آواز میں پکارا: الصلوٰۃ خیر من النوم' تو یہ کلمہ' صبح کی اذان میں شامل کر لیا گیا۔

**1821** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلْمَانَ، عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ: كُنْتُ اُؤَذِّنُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَاَقُوْلُ: اِذَا قُلْتُ فِي الْاَذَانِ الْاَوَّلِ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ: اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ، اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ

✵✵ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے لیے فجر کی نماز کی اذان دیا کرتا تھا' پہلی اذان میں جب میں حی علی الفلاح کہہ لیتا تھا' تو الصلوٰۃ خیر من النوم الصلوٰۃ خیر من النوم (دو مرتبہ) کہتا تھا۔

**1822** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (اذان میں) یہ کہا کرتا تھا: حی علی الفلاح' الصلوٰۃ خیر من النوم۔

**1823** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَرَ بِلَالًا اَنْ يُثَوِّبَ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، وَلَا يُثَوِّبَ فِيْ غَيْرِهَا

✵✵ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا تھا' وہ فجر کی نماز کے لیے تثویب کہا کریں' اس کے علاوہ کسی نماز کے لیے تثویب نہ کہا کریں۔

**1824** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ بِلَالٍ قَالَ: اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ اُثَوِّبَ فِي الْفَجْرِ، وَنَهَانِيْ اَنْ اُثَوِّبَ فِي الْعِشَاءِ

✵✵ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ' حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ ہدایت کی تھی کہ میں فجر کی نماز میں تثویب کہا کروں اور آپ نے مجھے عشاء کی نماز میں تثویب کہنے سے منع کیا تھا۔

**1825** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ عِيْسَى بْنِ اَبِيْ عَزَّةَ، عَنْ عَامِرٍ، اَنَّهُ كَانَ: يَنْهٰى مُؤَذِّنَهُ اَنْ يُثَوِّبَ اِلَّا فِي الْعِشَاءِ، وَالْفَجْرِ

** عیسیٰ بن ابوعزۂ عامر کے بارے میں نقل کرتے ہیں: وہ اپنے مؤذن کو تثویب کہنے سے منع کرتے تھے صرف عشاء اور فجر کی (اذانوں میں تثویب کی اجازت دیتے تھے)۔

**1826** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي التَّثْوِيبِ: اِذَا قَالَ فِي الْاَذَانِ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ

** زہری تثویب کے بارے میں یہ کہتے ہیں: جب آدمی اذان میں حی علی الفلاح، حی علی الفلاح کہہ لے گا تو پھر الصلوٰۃ خیر من النوم کہے گا۔

**1827** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ مُسْلِمٍ، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ طَاوُسًا جَالِسًا مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، مَتَى قِيلَ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ؟ فَقَالَ طَاوُسٌ: اَمَا اِنَّهَا لَمْ تُقَلْ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلٰكِنْ بِلَالًا، سَمِعَهَا فِي زَمَانِ اَبِي بَكْرٍ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهَا: رَجُلٌ غَيْرُ مُؤَذِّنٍ، فَاَخَذَهَا مِنْهُ، فَاَذَّنَ بِهَا فَلَمْ يَمْكُثْ اَبُو بَكْرٍ اِلَّا قَلِيلًا حَتّٰى اِذَا كَانَ عُمَرُ قَالَ: لَوْ نَهَيْنَا بِلَالًا عَنْ هٰذَا الَّذِي اَحْدَثَ، وَكَاَنَّهُ نَسِيَهُ فَاَذَّنَ بِهِ النَّاسُ حَتَّى الْيَوْمَ

** ابن مسلم بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے طاؤس سے سوال کیا' حسن اُس وقت لوگوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے' اُس شخص نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! الصلوٰۃ خیر من النوم کے کلمات کب کہیں جائیں گے؟ تو طاؤس نے کہا: یہ کلمات نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں نہیں کہے جاتے تھے' حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے یہ کلمات نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں سنے تھے' جنہیں اُس شخص نے کہا تھا جو مؤذن نہیں تھا' تو اُنہوں نے اُس شخص سے یہ کلمات حاصل کر لیے اور اس کے مطابق اذان دینے لگے۔ پھر کچھ عرصہ بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو اُنہوں نے فرمایا کہ اگر ہم بلال کو اس نئی چیز سے منع کر دیں (تو مناسب ہوگا) پھر شاید وہ اس بات کو بھول گئے (کہ اُنہیں منع کریں) تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ ان کلمات کے ذریعہ لوگوں کو اذان دیتے رہے' یہاں تک کہ آج کا وقت آ گیا ہے (اور آج کل بھی اُسی طرح اذان دی جاتی ہے)۔

**1828** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً: مَتَى قِيلَ: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ؟ قَالَ: لَا اَدْرِي

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے سوال کیا: الصلوٰۃ خیر من النوم کے کلمات کب کہے جائیں گے؟ (یا پہلی مرتبہ کب کہے گئے؟) اُنہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم!

**1829** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، اَنَّ سَعْدًا اَوَّلُ مَنْ قَالَ: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ، فَقَالَ: بِدْعَةٌ، ثُمَّ تَرَكَهُ، وَاِنَّ بِلَالًا لَمْ يُؤَذِّنْ لِعُمَرَ

** عمر بن حفص بیان کرتے ہیں: سعد نامی شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں' سب سے پہلی مرتبہ الصلوٰۃ خیر

من النوم کے کلمات کہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: یہ بدعت ہے لیکن پھر انہوں نے اس مؤذن کو کچھ نہیں کہا۔

(راوی کہتے ہیں:) حضرت بلال رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اذان نہیں دیتے تھے۔

**1830** - حدیث نبوی: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ: كَانَ مُؤَذِّنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْهِلُ، فَلَا يُقِيمُ حَتَّى إِذَا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ خَرَجَ أَقَامَ الصَّلَاةَ حِينَ يَرَاهُ

✵✵ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مؤذن انتظار کرتا تھا' وہ اُس وقت تک اذان نہیں کہتا تھا' جب تک وہ آپ کو دیکھ نہیں لیتا تھا' آپ (مسجد میں) تشریف لے آئے ہیں' جب وہ آپ کو دیکھتا تھا' اُس وقت نماز کے لیے اقامت کہتا تھا۔

## بَابُ التَّثْوِيبِ فِي الْأَذَانِ، وَالْإِقَامَةِ

## باب: اذان اور اقامت میں تثویب کہنا

**1831** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَمَا حُكِيَ عَلَيْكَ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ بِاللَّيْلِ، وَالنَّهَارِ مَكَثَ سَاعَةً بَعْدَمَا يَفْرُغُ مِنَ التَّأْذِينِ، ثُمَّ يُنَادِي بِصَوْتِهِ أَلَا حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ مِرَارًا؟ قَالَ: لَمْ أَعْلَمْ، وَلَمْ يَبْلُغْنِي

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آپ کے سامنے اس بارے میں کیا روایت نقل کی گئی ہے' مؤذن جب رات میں یا دن میں کسی وقت اذان دے' تو اذان سے فارغ ہونے کے تھوڑی دیر بعد وہ بلند آواز میں یہ اعلان کرے' خبردار! نماز کی طرف آ جاؤ! وہ چند مرتبہ ایسا کرے۔ تو عطاء نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم، اور اس بارے میں مجھ تک کوئی روایت نہیں پہنچی ہے۔

**1832** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَسَمِعَ رَجُلًا يُثَوِّبُ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: اخْرُجْ بِنَا مِنْ عِنْدِ هٰذَا الْمُبْتَدِعِ

✵✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا' انہوں نے ایک شخص کو مسجد میں تثویب کہتے ہوئے سنا' تو انہوں نے فرمایا: اس بدعتی کو ہمارے یہاں سے نکال دو۔

## بَابُ مَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيمُ

## باب: جو شخص اذان دے وہی اقامت کہے

**1833** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ نُعَيْمٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ فَأَمَرَنِي، فَأَذَّنْتُ الْفَجْرَ فَجَاءَ بِلَالٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: يَا بِلَالُ، إِنَّ اَخَا صُدَاءَ قَدْ اَذَّنَ، وَمَنْ اَذَّنَ فَهُوَ يُقِيمُ

✽✽ حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا' آپ نے مجھے حکم دیا تو میں نے فجر کے لیے اذان دی' پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بلال! صداء قبیلہ سے تعلق رکھنے والے شخص نے اذان دی ہے' تو جو شخص اذان دے وہی اقامت کہے۔

## بَابُ الْمُؤَذِّنِ اَمْلَكُ بِالْاَذَانِ، وَهَلْ يُؤَذِّنُ الْإِمَامُ؟

## باب: مؤذن' اذان دینے کا زیادہ مالک ہوتا ہے (نیز) کیا امام اذان دے سکتا ہے؟

**1834** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، اَنَّ عُمَرَ، قَالَ لِاَبِي مَحْذُورَةَ: إِذَا اَذَّنْتَ الْاُولٰى اَذِّنْ، ثُمَّ ثَوِّبْ آتِكَ

✽✽ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے کہا: جب تم پہلی اذان دے دو' پھر تم تثویب کہو' میں تمہارے پاس آ جاؤں گا۔

**1835** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ، اَنَّ عُمَرَ قَالَ: لِاَبِي مَحْذُورَةَ: إِذَا اَذَّنْتَ الْاُولٰى فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ اَقِمْ فَإِنِّي سَاَخْرُجُ إِلَيْكَ قَالَ: وَكَانَ يُؤَذِّنُ عَلٰى صُفَّةِ زَمْزَمَ

✽✽ ابن ابوسفیان بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جب تم پہلی اذان دے دو' تو پھر دو رکعات ادا کرو' پھر تم اقامت کہو' تو میں نکل کر تمہارے پاس آ جاؤں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ زمزم کے چبوترے پر اذان دیتے تھے۔

**1836** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: الْمُؤَذِّنُ اَمْلَكُ بِالْاَذَانِ، وَالْإِمَامُ اَمْلَكُ بِالْإِقَامَةِ . قَالَ سُفْيَانُ: - يَعْنِي يَقُولُ الْإِمَامُ لِلْمُؤَذِّنِ -: تَاَخَّرْ حَتّٰى اَتَوَضَّاَ اَوْ اُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ

✽✽ ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مؤذن' اذان کا زیادہ مالک ہوتا ہے اور امام اقامت کا زیادہ مالک ہوتا ہے۔

سفیان کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے' امام' مؤذن سے کہے گا: تم اُتنی دیر تک تاخیر کرو' جب تک میں وضو کر کے دو رکعات ادا نہیں کر لیتا۔

**1837** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ: كَانَ مُؤَذِّنُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَذِّنُ، ثُمَّ يُمْهِلُ فَلَا يُقِيمُ حَتّٰى إِذَا رَاَى نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ خَرَجَ اَقَامَ الصَّلَاةَ حِينَ يَرَاهُ

** حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مؤذن اذان دیتا تھا' پھر وہ کچھ دیر ٹھہر جاتا تھا اور اقامت نہیں کہتا تھا' یہاں تک کہ جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا تھا' آپ تشریف لے آئے ہیں' تو جب وہ آپ کو دیکھتا تھا' تو اقامت کہتا تھا۔

## بَابُ الْمُؤَذِّنِ اَمِيْنٌ، وَالْإِمَامُ ضَامِنٌ

## باب: مؤذن امین ہوتا ہے اور امام ضامن ہوتا ہے

**1838** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْإِمَامُ ضَامِنٌ، وَالْمُؤَذِّنُ اَمِيْنٌ اَللّٰهُمَّ اَرْشِدِ الْاَئِمَّةَ، وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِيْنَ

** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''امام ضامن ہوتا ہے اور مؤذن امین ہوتا ہے' اے اللہ! اماموں کو ہدایت پر ثابت قدم رکھ اور اذان دینے والوں کی مغفرت کردے''۔

**1839** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمُؤَذِّنُوْنَ الْاُمَنَاءُ، وَالْاَئِمَّةُ ضُمَنَاءُ اَرْشَدَ اللّٰهُ الْاَئِمَّةَ، وَيَغْفِرُ لِلْمُؤَذِّنِيْنَ

** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مؤذن امین ہوتے ہیں اور امام ضامن ہوتے ہیں' اللہ تعالیٰ اماموں کی راہنمائی فرمائے اور مؤذنوں کی مغفرت کر دے''۔

**1840** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: اَلْإِمَامُ ضَامِنٌ اِنْ قَدَّمَ اَوْ اَخَّرَ، وَاَحْسَنَ اَوْ اَسَاءَ. قَالَ مَعْمَرٌ: لَيْسَ كُلُّ الْحَدِيْثِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

** قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے: امام ضامن ہوتا ہے' خواہ وہ کسی چیز کو مقدم کر دے' یا مؤخر کر دے' یا اچھا کرے' یا برا کرے۔

معمر کہتے ہیں: روایت کے یہ تمام الفاظ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے نہیں ہیں۔

## بَابُ الْقَوْلِ اِذَا سَمِعَ الْاَذَانَ، وَالْاِنْصَاتِ لَهُ

## باب: جب (آدمی) اذان سنے تو کیا پڑھا جائے؟ اور اذان کے لیے خاموش ہونا

**1841** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ اِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ قَالَ: كَمَا يَقُوْلُ، وَاِذَا قَالَ: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ: وَاَنَا

٭٭ عمرو بن دینار، امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنتے تھے تو وہی کلمات کہتے تھے جو مؤذن کہتا ہے اور جب مؤذن اشہد ان محمدا رسول اللہ کہتا تھا تو نبی اکرم ﷺ یہ فرماتے تھے: میں بھی (اس بات کی گواہی دیتا ہوں)۔

**1842** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَمَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا: كَمَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ

٭٭ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم اذان کو سنو تو وہی کلمات کہو جو مؤذن کہتا ہے''۔

**1843** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يُؤَذِّنُ قَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، وَاِذَا قَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاِذَا قَالَ: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَاِذَا قَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن حارث بن نوفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنتے تھے کہ مؤذن نے اللہ اکبر کہا، تو نبی اکرم ﷺ بھی اللہ اکبر کہتے تھے جب مؤذن اشھد ان لا الٰہ الا اللہ کہتا تھا، تو نبی اکرم ﷺ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ کہتے تھے جب مؤذن اشھد ان محمد ارسول اللہ کہتا تھا، تو نبی اکرم ﷺ اس کی مانند کلمات کہتے تھے جب مؤذن حی علی الصلوۃ کہتا تھا، تو نبی اکرم ﷺ لاحول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھتے تھے۔

**1844** - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَغَيْرُهُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى مُعَاوِيَةَ، فَنَادَى الْمُنَادِيْ لِلصَّلَاةِ، فَقَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمَا قَالَ: فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ اَيْضًا، فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

٭٭ عیسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں: ہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، مؤذن نے اذان دی اُس نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا، تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اُس کی مانند کلمات پڑھے، مؤذن نے اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا، تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی مانند کلمات پڑھے، مؤذن نے اشہد ان محمد ارسول اللہ کہا، تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی مانند کلمات پڑھے، پھر اُنہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اسی طرح پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

**1845** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُجَمِّعٍ الْاَنْصَارِيِّ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا اُمَامَةَ بْنَ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، حِيْنَ سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ، كَبَّرَ وَتَشَهَّدَ بِمَا تَشَهَّدَ بِهِ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ اَنَّهُ: سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كَمَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ، فَإِذَا قَالَ: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ: وَاَنَا اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، ثُمَّ سَكَتَ

✻✻ مجمع انصاری بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو سنا کہ جب اُنہوں نے مؤذن کو اذان دیتے ہوئے اور تکبیر کہتے ہوئے اور تشہد کہتے ہوئے سنا' تو اُس کی مانند کلمات پڑھے' پھر اُنہوں نے بتایا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں اسی طرح بیان کیا ہے' اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہی کلمات پڑھتے ہوئے سنا' جو مؤذن کہتا تھا' لیکن مؤذن اشہدان محمدارسول اللہ کہتا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے: میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں' بے شک حضرت محمد' اللہ کے رسول ہیں' پھر آپ خاموش ہو جاتے تھے۔

**1846** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ قَالَ: كَمَا يَقُولُ

✻✻ عمرو بن دینار' امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنتے تھے' تو آپ وہی کلمات کہتے تھے' جو مؤذن کہتا تھا۔

**1847** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ رَجُلٍ، لَمَّا قَالَ الْمُؤَذِّنُ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ: لَا حَوْلَ، وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا سَمِعْنَا نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

✻✻ یحییٰ بن ابوکثیر' ایک شخص کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: جب مؤذن' حی علی الفلاح کہے گا' تو سننے والا لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھے گا۔ پھر اُنہوں نے یہ بات بتائی کہ ہم نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کہتے ہوئے سنا ہے۔

**1848** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، اَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَالَ كَمَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ، فَاِذَا قَالَ: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ: وَاَنَا اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، اِنَّ الَّذِينَ يَجْحَدُونَ بِمُحَمَّدٍ كَاذِبُونَ، كَانَ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ عِدْلُ مَنْ كَذَّبَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✻✻ امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص اُس کی مانند کلمات کہے' جس طرح مؤذن کہتا ہے' پھر جب مؤذن اشہدان محمدارسول اللہ کہے' تو وہ شخص یہ کہے: میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد' اللہ کے رسول ہیں' بے شک جو لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتے ہیں' وہ جھوٹے ہیں' تو ایسے شخص کو اُن تمام لوگوں جتنا ثواب ملے گا' جنہوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی تھی۔

**1849** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ نَاسًا كَانُوا فِيمَا مَضَى كَانُوا يَنْصِتُونَ لِلتَّاذِينِ كَاِنْصَاتِهِمْ لِلْقُرْآنِ، فَلَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ شَيْئًا اِلَّا قَالُوا مِثْلَهُ، حَتَّى اِذَا قَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالُوا: لَا

حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، فَاِذَا قَالَ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالُوْا: مَا شَاءَ اللّٰهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی کہ پہلے زمانہ کے لوگ اذان کی آواز سن کر یوں خاموش ہو جاتے تھے' جس طرح قرآن کی تلاوت کے لیے خاموش ہوتے تھے اور پھر مؤذن جو کلمات بھی کہتا تھا' وہ اُس کی مانند کلمات کہتے تھے' یہاں تک کہ جب مؤذن حی علی الصلوٰۃ کہتا تھا' تو وہ لوگ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھتے تھے' اور جب مؤذن حی علی الفلاح کہتا تھا' تو وہ لوگ ماشاء اللہ پڑھتے تھے۔

## بَابُ الرَّجُلِ مَتَى يَقُوْمُ لِلصَّلَاةِ اِذَا سَمِعَ الْاَذَانَ

## باب: آدمی جب اذان کو سنے گا' تو نماز کے لیے کب کھڑا ہوگا؟

**1850** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِي عَامِرٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالُوْا: كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ اَنْ يَّنْهَضَ، الرَّجُلُ اِلَى الصَّلَاةِ حِيْنَ يَاْخُذُ الْمُؤَذِّنُ فِي اِقَامَتِهِ

٭٭ معاویہ بن قرہ بیان کرتے ہیں: علماء نے یہ بات بیان کی ہے' پہلے لوگ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ جب مؤذن اقامت شروع کرے تو آدمی اُسی وقت کھڑا ہو جائے۔

**1851** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنِ الصَّلْتِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ اُمِّهِ، عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ فِي بَيْتِهَا فَسَمِعَ الْمُؤَذِّنَ فَقَالَ كَمَا يَقُوْلُ: فَلَمَّا قَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، نَهَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّلَاةِ

٭٭ سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں موجود ہوتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم مؤذن کو سنتے تھے' تو وہی کلمات کہتے تھے' جو وہ کہتا تھا' جب وہ حی علی الفلاح کہتا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے اُٹھ جایا کرتے تھے۔

## بَابُ الْبَغْيِ فِي الْاَذَانِ، وَالْاَجْرِ عَلَيْهِ

## باب: اذان دینے (کا موقعہ حاصل کرنے) کی کوشش کرنا اور اس کا اجر

**1852** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى الْبَكَّاءَ يَقُوْلُ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَمَعَهُ نَاسٌ فَجَاءَهُ رَجُلٌ طَوِيْلُ اللِّحْيَةِ فَقَالَ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اِنِّي لَاُحِبُّكَ فِي اللّٰهِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لٰكِنِّي اُبْغِضُكَ فِي اللّٰهِ، فَكَاَنَ اَصْحَابَ ابْنِ عُمَرَ لَامُوْهُ وَكَلَّمُوْهُ، فَقَالَ: اِنَّهُ يَبْغِي فِي اَذَانِهِ، وَيَاْخُذُ عَنْهُ اَجْرًا

٭٭ یحییٰ بکاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے ہوئے دیکھا' اُن کے ساتھ کچھ لوگ بھی تھے' ایک لمبی داڑھی والا شخص اُن کے پاس آیا اور بولا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپ سے محبت کرتا ہوں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: لیکن میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے تمہیں ناپسند کرتا ہوں۔ بعد میں شاید

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھیوں نے اُنہیں اس حوالے سے گزارش کی اور اُن کے ساتھ اس بارے میں بات چیت کی' تو اُنہوں نے فرمایا: یہ شخص اذان کا معاوضہ وصول کرتا ہے اور اس کا اجر لیتا ہے۔

**1853** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ: اِنِّي لَاُحِبُّكَ فِي اللّٰهِ، قَالَ لَهُ: وَلٰكِنِّي اُبْغِضُكَ فِي اللّٰهِ. قَالَ: لِمَ؟ قَالَ: اِنَّكَ تَبْغِي فِيْ اَذَانِكَ، وَتَاْخُذُ الْاَجْرَ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ

٭٭ ضحاک بن قیس بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کے لیے آپ سے محبت کرتا ہوں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس سے کہا: لیکن میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے تم سے بغض رکھتا ہوں' اُس نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیونکہ تم اپنی اذان کا معاوضہ حاصل کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ کی کتاب (کی تعلیم) کا معاوضہ وصول کرتے ہو۔

**1854** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، اَنَّ عُمَرَ قَدِمَ مَكَّةَ فَاَذَّنَ اَبُوْ مَحْذُوْرَةَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: مَا خَشِيتَ اَنْ يَّنْخَرِقَ؟ قَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَدِمْتَ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُسْمِعَكَ فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّ اَرْضَكُمْ مَعْشَرَ اَهْلِ تِهَامَةَ اَرْضٌ حَارَّةٌ فَاَبْرِدْ، ثُمَّ اَبْرِدْ - يَعْنِيْ صَلَاةَ الظُّهْرِ - ثُمَّ اَذِّنْ، ثُمَّ ثَوِّبْ آتِكَ

٭٭ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مکہ تشریف لائے' حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ نے اذان دی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: تمہیں یہ اندیشہ نہیں ہوا' (کہ گلا) پھٹ جائے گا' تو اُنہوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ تشریف لائے ہوئے ہیں' تو میں نے چاہا کہ میں آپ تک آواز پہنچاؤں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اہلِ تہامہ کے گروہ! تمہاری سرزمین گرم ہے' تو تم اسے ٹھنڈا کیا کرو' پھر ٹھنڈا کیا کرو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مراد یہ تھی (کہ ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں ادا کیا کرو) پھر تم اذان دو اور پھر تثویب کہو' تو میں تمہارے پاس آجاؤں گا۔

**1855** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: لَا يُؤْخَذُ عَلَى الْاَذَانِ رِزْقٌ

٭٭ قاسم بن عبداللہ فرماتے ہیں: اذان کا معاوضہ وصول نہیں کیا جائے گا۔

**1856** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَّاْخُذَ، الْجُعْلَ فِيْ اَذَانِهِ اِلَّا اَنْ يُعْطَى شَيْئًا بِغَيْرِ شَرْطٍ

٭٭ قتادہ فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے' مؤذن اپنی اذان کا معاوضہ وصول کرے' البتہ اگر طے کیے بغیر اُسے کچھ دے دیا جائے (تو حکم مختلف ہے)۔

**1857** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ فَرْوَةَ قَالَ: اَوَّلُ مَنْ رَزَقَ الْمُؤَذِّنِينَ عُثْمَانُ

٭٭ اسحاق بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: سب سے پہلے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے مؤذنوں کو تنخواہیں دینا شروع کی تھیں۔

# بَابُ فَضْلِ الْاَذَانِ

## باب: اذان دینے کی فضیلت

**1858** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ قَالَ: اَلْاَذَانُ شِعَارُ الْإِيمَانِ

* * زہری روایت کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: اذان ایمان کا شعار ہے۔

**1859** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ: اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَعْنَاقًا

* * عطاء فرماتے ہیں: قیامت کے دن مؤذن سب سے اونچی گردنوں والے (یعنی بلند مرتبہ کے مالک) ہوں گے۔

**1860** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يَدُوْدُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ

* * مجاہد کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: قیامت کے دن مؤذن سب سے زیادہ لمبی گردنوں والے ہوں گے اور اُن کی قبروں میں ان کا جسم خراب نہیں ہوگا۔

**1861** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

* * حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن مؤذن سب سے لمبی گردنوں والے ہوں گے''۔

**1862** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى، عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُؤَذِّنُوْنَ

* * عیسیٰ بن طلحہ ایک شخص کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن مؤذن سب سے زیادہ لمبی گردن والے ہوں گے''۔

**1863** - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ اُنَيْسٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْمُؤَذِّنَ يُغْفَرُ لَهُ مَدَى صَوْتِهِ، وَيُصَدِّقُهُ كُلُّ رَطْبٍ، وَيَابِسٍ سَمِعَهُ، وَالشَّاهِدُ عَلَيْهِ خَمْسٌ، وَعِشْرُوْنَ حَسَنَةً

* * حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مؤذن کی آواز جہاں تک جاتی ہے اُس کی اُتنی مغفرت ہو جاتی ہے اور اُس کی اذان سننے والی ہر تر اور خشک چیز اُس کی تصدیق کرتی ہے اور اُس پر پچیس نیکیاں مزید ملتی ہیں''۔

**1864** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لِلْمُؤَذِّنِ مَدَى صَوْتِهِ، وَيُصَدِّقُهُ كُلُّ رَطْبٍ، وَيَابِسٍ سَمِعَهُ

٭٭ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اذان دینے والے کی اُتنی مغفرت کر دیتا ہے جہاں تک اُس کی آواز جاتی ہے اور ہر خشک اور تر چیز جو اُس کی آواز کو سنتی ہے وہ اُس کی تصدیق کرتی ہے''۔

**1865** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كُنْتُ فِيْ حِجْرِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ فَقَالَ: اَيْ بُنَيَّ إِذَا كُنْتَ فِي الْبَوَادِيْ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالْاَذَانِ فَاِنِّي سَمِعْتُهُ، - يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَقُوْلُ: مَا مِنْ جِنٍّ، وَلَا اِنْسٍ، وَلَا حَجَرٍ، وَلَا شَجَرٍ اِلَّا شَهِدَ لَهُ

٭٭ عبداللہ بن عبدالرحمٰن انصاری بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے زیر پرورش تھا' اُنہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! جب تم ویرانہ میں ہو' تو بلند آواز میں اذان دو' کیونکہ میں نے اُنہیں (راوی کہتے ہیں: یعنی نبی اکرم ﷺ کو) یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بھی جن یا انسان یا پتھر یا درخت (اذان کی آواز) سنتا ہے' تو وہ اُس (مؤذن) کے حق میں گواہی دے گا''۔

**1866** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسِيْرٍ لَهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى الْفِطْرَةِ عَلَى الْفِطْرَةِ هٰذَا، فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَرِءَ مِنَ الشِّرْكِ هٰذَا، فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَخَلَ الْجَنَّةَ هٰذَا، فَقَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ظَهَرَ الْاِسْلَامُ - اَوْ قَالَ: الْاِيْمَانُ - ، وَرَبِّ الْكَعْبَةِ تَجِدُوْنَ هٰذَا رَاعِيًا اَوْ صَاحِبَ صَيْدٍ، اَوْ رَجُلًا خَرَجَ مُتَبَدِّيًا مِنْ اَهْلِهِ قَالَ: فَابْتَدَرَ الْقَوْمُ لِيُخْبِرُوْهُ بِالَّذِيْ سَمِعُوْا فَوَجَدُوْهُ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ خَرَجَ مُتَبَدِّيًا مِنْ اَهْلِهِ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ سفر کر رہے تھے' آپ نے ایک شخص کو اللہ اکبر اللہ اکبر کہتے ہوئے سنا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ فطرت پر ہے' یہ فطرت پر ہے۔ اُس نے کہا: اشہد ان لا الٰہ الا اللہ' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ شرک سے لاتعلق ہو گیا' اُس نے کہا: اشہد ان محمدا رسول اللہ' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ جنت میں داخل ہو گیا' اُس نے کہا: حی علی الصلوٰۃ' حی علی الفلاح' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسلام غالب آ گیا۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ایمان غالب آ گیا' ربِ کعبہ کی قسم ہے! تم لوگ اس شخص کو پاؤ گے کہ یا تو یہ کوئی چرواہا ہوگا' یا شکاری ہوگا' یا کوئی ایسا شخص ہوگا' جو ویرانے میں رہائش اختیار کیے ہوئے ہے' راوی بیان کرتے ہیں: تو لوگ تیزی سے اُس شخص کی طرف بڑھے' تاکہ اُسے اس بارے میں بتائیں جو اُنہوں نے (نبی اکرم ﷺ کی زبانی) سنا ہے۔ تو اُنہوں نے اُس شخص کو پایا کہ وہ اسلم قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا اور اپنے گھر سے دور

ویرانے میں رہائش اختیار کیے ہوئے تھا۔

**1867** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: الْمُؤَذِّنُ الْمُحْتَسِبُ كَالشَّاهِرِ سَيْفَهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

✱✱ محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ثواب کی اُمید رکھنے والا مؤذن اللہ کی راہ میں تلوار سونتنے والے (مجاہد) کی طرح ہے۔

**1868** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ شَيْخٍ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: لُحُومٌ مُحَرَّمَةٌ عَلَى النَّارِ، ثُمَّ ذَكَرَ الْمُؤَذِّنِينَ. قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَسَمِعْتُ مَنْ يَّذْكُرُ اَنَّ اَهْلَ السَّمَاءِ لَا يَسْمَعُونَ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اِلَّا الْاَذَانَ

✱✱ سفیان ثوری نے ایک بزرگ کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

''کچھ گوشت آگ کے لیے حرام قرار دیے گئے ہیں'' پھر اُنہوں نے مؤذنوں کا ذکر کیا۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں: میں نے ایک صاحب کو یہ ذکر کرتے ہوئے بھی سنا ہے' آسمان کے رہنے والے (فرشتے) زمین کی طرف کی آوازوں میں سے' صرف اذان کو سنتے ہیں۔

**1869** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ بَيَانٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: لَوْ كُنْتُ اُطِيْقُ الْاَذَانَ مَعَ الْخِلِّيفَا لَاَذَّنْتُ

✱✱ قیس بن ابوحازم روایت کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں خلافت کی ذمہ داریوں کے ہمراہ اذان دینے کی بھی طاقت رکھتا' تو میں اذان دیتا۔

**1870** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِیْ سِنَانٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی الْهُذَيْلِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: لَوْلَا اَنِّي اَخَافُ اَنْ يَّكُوْنَ سُنَّةً مَا تَرَكْتُ الْاَذَانَ

✱✱ عبداللہ بن ابوہذیل بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ یہ چیز سنت بن جائے گی' تو میں اذان کو ترک نہ کرتا (یعنی ہمیشہ میں خود اذان دیتا)۔

**1871** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ، عَنْ شُبَيْلِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: مَنْ مُؤَذِّنُوكُمُ الْيَوْمَ؟ قَالُوْا: مَوَالِيْنَا، وَعَبِيدُنَا قَالَ: اِنَّ ذٰلِكَ بِكُمْ لَنَقْصٌ كَثِيرٌ

✱✱ شبیل بن عوف بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا مؤذن آج کل کون ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: ہمارے موالی اور ہمارے غلام۔ تو اُنہوں نے فرمایا: پھر تو تمہارے اندر بہت زیادہ نقص پایا جاتا ہے۔

**1872** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا يَؤُمُّ الْغُلَامُ حَتّٰى يَحْتَلِمَ، وَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ خِيَارُكُمْ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: لڑکا اُس وقت تک امامت نہیں کرے گا جب تک وہ بالغ نہیں ہو جاتا اور

تمہارے بہترین لوگ تمہارے لیے اذان دیں۔

**1873** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ: مَا اُذِّنَ فِي قَوْمٍ بِلَيْلٍ اِلَّا اٰمِنُوا الْعَذَابَ حَتّٰى يُصْبِحُوا، وَلَا نَهَارًا اِلَّا اٰمِنُوا الْعَذَابَ حَتّٰى يُمْسُوا

٭٭ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب بھی کسی قوم میں (یعنی آبادی میں) رات کے وقت اذان دی جاتی ہے تو وہ صبح تک عذاب سے محفوظ ہو جاتے ہیں اور جب دن کے وقت اذان دی جاتی ہے تو وہ شام تک عذاب سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔

# بَابُ الْاِمَامَةِ وَمَا كَانَ فِيهَا

## باب: امامت اور اُس کی ذمہ داریاں

**1874** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: مَا اُحِبُّ اَنْ اَؤُمَّ اَحَدًا اَبَدًا اِلَّا اَهْلَ بَيْتِي مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ اِنْ نَقَصَ مِنَ الصَّلَاةِ فَاِنَّ عَلَيْهِ، اِثْمَ مَا نَقَصَ مِنْ صَلَاتِهِ، وَصَلَاتِهِمْ، وَاَشْيَاءُ يَحِقُّ عَلَى الْاِمَامِ، وَرَآهُ يَخْشَى اَنْ لَا يُؤَدِّيَهَا

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے میں کبھی بھی کسی کی امامت کروں البتہ اپنے گھر والوں کی کر سکتا ہے اس کی وجہ یہ ہے امام کی نماز میں جو کمی ہوگی تو اس کی نماز کی کمی اور اُن لوگوں کی نماز کی کمی کا ذمہ امام پر ہوگا اور کچھ چیزیں ایسی ہیں جو امام پر لازم ہیں۔ عطاء کو اپنے بارے میں یہ اندیشہ تھا وہ اُن حقوق کو ادا نہیں کر سکتے (جو امام کے لیے ضروری ہوتے ہیں)۔

**1875** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، اَوْ غَيْرِهِ قَالَ: خَرَجَ مُجَاهِدٌ، وَرَجُلٌ مَعَهُ اِلَى الطَّائِفِ فَكَرِهَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا، اَنْ يُصَلِّيَ بِصَاحِبِهِ فَصَلّٰى كُلُّ وَاحِدٍ وَحْدَهُ حَتّٰى رَجَعَا

٭٭ ابراہیم بن میسرہ یا کوئی اور صاحب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ مجاہد اور اُن کے ساتھ ایک شخص طائف کی طرف گئے تو اُن میں سے ہر ایک نے یہ ناپسند کیا کہ اپنے ساتھی کو نماز پڑھائے تو واپس آنے تک اُن میں سے ہر ایک نے تنہا نماز ادا کی۔

**1876** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ اَبِي خَالِدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةٌ يَنْبَطِحُونَ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الْجَنَّةِ، رَجُلٌ دَعَا اِلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِي الْيَوْمِ، وَاللَّيْلَةِ يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ، وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ كِتَابَ اللّٰهِ فَاَمَّ بِهِ قَوْمًا وَهُمْ بِهِ رَاضُونَ، وَعَبْدٌ مَمْلُوكٌ لَمْ يَشْغَلْهُ رِقُّ الدُّنْيَا عَنْ طَاعَةِ اللّٰهِ

٭٭ ابن ابو خالد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین قسم کے لوگ قیامت کے دن جنت میں مشک کے ٹیلے کے اوپر بیٹھیں گے ایک وہ شخص جو روزانہ پانچ نمازوں کے لیے دعوت دیتا تھا (یعنی اذان دیتا تھا) اور وہ اس کے ذریعہ اللہ کی رضا کا طلبگار تھا' ایک وہ شخص جو اللہ کی کتاب کی تعلیم حاصل کر کے اُس کے ذریعہ لوگوں کی امامت کرتا تھا اور وہ لوگ اُس سے راضی تھے اور ایک وہ غلام کہ دنیا کی غلامی اُسے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے نہیں روکتی تھی''۔

**1877** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَادِرُوا الْاَذَانَ، وَلَا تَبَادَرُوا الْاِمَامَةَ، وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَادِرُوا الْاِمَامَةَ فِى الْاَذَانِ لِتَجَاوُزِهٖ

٭٭ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اذان کی طرف لپکو لیکن امامت کی طرف نہ لپکو۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

''اذان میں امامت کی طرف لپکو' تاکہ تم اُسے عبور کرلو''۔

**1878** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ ثُوَيْرِ بْنِ اَبِىْ فَاخِتَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ عَلِیُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ: اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَا تَؤُمَّ اَحَدًا فَافْعَلْ، فَاِنَّ الْاِمَامَ لَوْ يَعْلَمُ مَا عَلَيْهِ مَا اَمَّ اَوْ نَحْوَهٗ ذَكَرَ شَيْئًا

٭٭ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: اگر تم اس کی استطاعت رکھتے ہو کہ تم کسی کی امامت نہ کرو' تو تم ایسا (یعنی امامت) نہ کرو' کیونکہ اگر امام کو یہ پتا چل جائے کہ امامت کرتے ہوئے اُس پر کیا فرائض عائد ہوتے ہیں (تو وہ کبھی ایسا نہ کرے) یا شاید اس کی مانند اُنہوں نے کوئی بات ذکر کی۔

**1879** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ اَبِىْ مَعْمَرٍ قَالَ: اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَتَدَافَعَ الْقَوْمُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: لَتَبْتَلُنَّ لَهَا اِمَامًا اَوْ لَتُصَلُّنَّ فُرَادَى. قَالَ: فَقَالَ مُجَاهِدٌ: لَيْسَ هٰكَذَا قَالَ: اَبُو مَعْمَرٍ: قَالَ لِیْ حُذَيْفَةُ: لَتَبْتَلُنَّ لَهَا اِمَامًا اَوْ لَتُصَلُّنَّ وُحْدَانًا. فَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ: سَوَاءٌ، وُحْدَانًا، وَفُرَادَى سَوَاءٌ

٭٭ ابومعمر بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نماز کے لیے اقامت کہی گئی تو حاضرین میں سے کچھ لوگ ایک دوسرے کو پرے کرنے لگے' اس پر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یا تو تم اس کے لیے کسی امام کو طے کرو' یا پھر تنہا نماز ادا کرلو۔

راوی بیان کرتے ہیں: مجاہد نے یہ بات بیان کی ہے' اس طرح نہیں ہوگا۔ ابومعمر کہتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: یا تو تم اس کے لیے امام کو طے کرلو' یا پھر تنہا نماز ادا کرلو۔

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: دونوں صورتیں برابر ہیں' لفظ ''وحدان'' اور لفظ ''فرادیٰ'' ایک ہی حیثیت رکھتے ہیں' یعنی اکیلے' اکیلے نماز ادا کرلو۔

**1880** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ قَالَ: سَمِعْتُ بَعْضَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ قَوْمًا، اَقَامُوا الصَّلَاةَ فَجَعَلَ هٰذَا، يَقُوْلُ لِهٰذَا: تَقَدَّمْ، وَهٰذَا يَقُوْلُ لِهٰذَا: تَقَدَّمْ، فَلَمْ يَزَالُوْا كَذٰلِكَ حَتّٰى خُسِفَ بِهِمْ

** امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے میں نے بعض اہلِ علم کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایک مرتبہ کچھ لوگ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو اُن میں سے ہر ایک دوسرے سے کہنا لگا: آپ آگے ہو جائیں! دوسرا کہتا: آپ آگے ہو جائیں! وہ لوگ مسلسل ایسا کرتے رہے یہاں تک کہ اُنہیں زمین میں دھنسا دیا گیا۔

**1881** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَنَّ الْاِمَامَ اِذَا نَقَصَ الصَّلَاةَ فَاِثْمُهُ، وَاِثْمُ مَنْ وَرَاءَهُ عَلَيْهِ

** عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے یہ بات سنی ہے جب امام نماز میں کوئی کرتا ہے تو اُس کا اپنا گناہ اور اُس کے پیچھے والے لوگوں کا گناہ اُس پر ہوتا ہے۔

**1882** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَبَلَغَكَ اَنَّ الْاِمَامَ اِذَا انْقَصَ الصَّلَاةَ، فَاِثْمُ مَنْ وَرَاءَهُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ تک یہ روایت پہنچی ہے جب امام نماز میں کوئی کمی کرتا ہے تو اُس کے پیچھے والے لوگوں کا گناہ بھی اُس پر ہوتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

**1883** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَبَلَغَكَ اَنَّهُ كَانَ يُقَالُ: حَقٌّ عَلَى الْاِمَامِ اَنْ لَا يَدْعُوَ لِنَفْسِهِ بِشَيْءٍ اِلَّا دَعَا لِمَنْ وَرَاءَهُ بِمِثْلِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَمَا حَقُّهُ عَلَيْهِمْ؟ قَالَ: يَدْعُونَ، وَيَسْتَغْفِرُونَ لِاَنْفُسِهِمْ، وَلِلْمُؤْمِنِينَ، وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَلَا يَخُصُّونَهُ شَيْئًا اِلَّا فِي الْمُؤْمِنِينَ، قُلْتُ: كَيْفَ يَدْعُو؟ قَالَ: يَقُولُ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا اللّٰهُمَّ ارْحَمْنَا، ثُمَّ يَعُمُّ الْمُؤْمِنِينَ، وَالْمُؤْمِنَاتِ فَيَبْدَاُ بِهِمْ فَيَخُصُّهُمْ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا، اللّٰهُمَّ ارْحَمْنَا هٰذِهِ خَاصَّةً اِيَّاهُمْ، ثُمَّ يَعُمُّ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بَعْدُ وَلَا يُسَمِّي مَنْ وَرَاءَهُ اِلَّا كَذٰلِكَ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ تک یہ روایت پہنچی ہے؟ یہ بات کہی جاتی ہے امام پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے لیے جو بھی دعا کرے اپنے پیچھے لوگوں کے لیے بھی وہی دعا کرے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے کہا: امام کا اُن لوگوں پر کیا حق ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ کہ وہ لوگ دعا کریں اور اپنے لیے دعائے استغفار کریں اور مؤمن مرد اور مؤمن عورتوں کے لیے بھی دعائے استغفار کریں وہ اپنے لیے کوئی چیز مخصوص نہ کریں عام اہلِ ایمان کے لیے بھی وہی دعا کریں۔ میں نے دریافت کیا: وہ کیسے دعا کرے؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ یہ کہے:

''اے اللہ! تُو ہماری مغفرت کر دے! اے اللہ! تُو ہم پر رحم کرے! پھر وہ عمومی طور پر مؤمن مرد اور مؤمن عورتوں کا ذکر کرے اور پھر اُن کے ذریعہ آغاز کرے اور اُنہیں مخصوص کر لے اور یہ کہے: اے اللہ! تُو ہماری مغفرت کر دے! اے اللہ! تُو ہم پر رحم کر دے! یہ خاص طور پر اُن لوگوں کے لیے ہو پھر اس کے بعد وہ مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کے لیے عمومی طور پر دعا کرے اور اپنے پیچھے موجود لوگوں کا تذکرہ صرف اسی طرح کرے''۔

# بَابُ الْاَذَانِ فِي طُلُوْعِ الْفَجْرِ

## باب: صبح صادق ہونے پر اذان دینا

**1884** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَمَنْ اَرَادَ الصَّوْمَ فَلَا يَمْنَعُهُ اَذَانُ بِلَالٍ حَتّٰى يَسْمَعَ اَذَانَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ . قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ يُحَدِّثُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ. مِثْلَ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ.

✵✵ سعید بن میّب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بلال رات میں ہی (یعنی صبح صادق سے کچھ پہلے ہی) اذان دے دیتا ہے' تو جو شخص روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتا ہو' بلال کی اذان اُس کے لیے رکاوٹ نہ بنے' جب تک وہ ابن اُم مکتوم کی اذان کو نہیں سن لیتا''۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

**1885** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے اس کی مانند منقول ہے۔

**1886** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا، وَاشْرَبُوْا حَتّٰى تَسْمَعُوْا نِدَاءَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بلال رات میں ہی (یعنی صبح صادق سے کچھ پہلے ہی) اذان دے دیتا ہے' تو تم لوگ اُس وقت تک کھاتے پیتے رہو جب تک تم ابن اُم مکتوم کی اذان نہیں سن لیتے''۔

**1887** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ شَدَّادٍ، مَوْلٰى عَبَّاسٍ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: اَذَّنْتُ مَرَّةً، فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: قَدْ اَذَّنْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: لَا تُؤَذِّنْ حَتّٰى تُصْبِحَ، ثُمَّ جِئْتُهُ اَيْضًا، فَقُلْتُ: قَدْ اَذَّنْتُ، فَقَالَ: لَا تُؤَذِّنْ حَتّٰى تَرَاهُ هٰكَذَا، وَجَمَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ فَرَّقَهُمَا

✵✵ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے اذان دی' پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے اذان دے دی ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اُس وقت تک اذان نہ دو' جب تک صبح صادق نہیں ہو جاتی' پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: میں نے اذان دے دی ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اُس وقت تک اذان نہ دو' جب تک تم (سفیدی کو) اس طرح نہیں دیکھتے' پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ ملا کر

انہیں الگ کیا۔

**1888** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ: اَذَّنَ بِلَالٌ مَرَّةً بِلَيْلٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْرُجْ، فَنَادِ اَنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُوْلُ: لَيْتَ بِلَالًا ثَكِلَتْهُ اُمُّهُ، وَابْتَلَّ مِنْ نَضْحِ دَمِ جَبِيْنِهٖ، ثُمَّ نَادَى اَنَّ الْعَبْدَ نَامَ

❊ ❊ یوب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے رات کو ہی (یعنی صبح صادق سے پہلے ہی) اذان دے دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: تم جاؤ اور یہ اعلان کرو کہ بندہ سو گیا تھا۔ تو وہ باہر نکلے اور وہ یہ کہہ رہے تھے: کاش کہ بلال کی ماں اُسے روئے! اور پھر اُن کی پیشانی عرق آلود ہوگئی' پھر اُنہوں نے یہ اعلان کیا: بندہ سو گیا تھا۔

**1889** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ عَمِّهٖ شُعَيْبِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ زُبَيْدٍ الْاِيَامِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ قَالَ: كَانُوْا اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ اَتَوْهُ فَقَالُوْا: اتَّقِ اللّٰهَ، وَاَعِدْ اَذَانَكَ

❊ ❊ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلے لوگ یہ کرتے تھے کہ جب کوئی مؤذن صبح صادق ہونے سے پہلے ہی اذان دے دیتا تھا' تو وہ لوگ اُس کے پاس آ کر یہ کہتے تھے: تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اذان کو دوبارہ دو۔

**1890** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ: اَحْسَبُهٗ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ اَنْ يُؤَذِّنَ، الْمُؤَذِّنُ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ

❊ ❊ اعمش بیان کرتے ہیں: (راوی کہتے ہیں:) میرا خیال ہے اُنہوں نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: پہلے لوگ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ مؤذن صبح صادق ہونے سے پہلے اذان دیدے۔

**1891** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، وَغَيْرُهٗ، اَنَّ ابْنَ اُمِّ مَكْتُوْمٍ، وَبِلَالًا: كَانَا يُؤَذِّنَانِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ ابْنَ اُمِّ مَكْتُوْمٍ اَعْمَى، فَاِذَا اَذَّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَكُلُوْا، وَاِذَا اَذَّنَ بِلَالٌ فَاَمْسِكُوْا، لَا تَاْكُلُوْا. قَالَ لِيْ سَعِيْدٌ: وَمَا اِخَالُ بِلَالًا انْطَلَقَ فِيْ زَمَنِ عُمَرَ اِلَى الشَّامِ

❊ ❊ سعد بن ابراہیم اور دیگر حضرات نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت ابن اُم مکتوم اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اذان دیا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابن اُم مکتوم نابینا ہے' جب ابن اُم مکتوم اذان دے' تو تم لوگ کھاؤ پیو اور جب بلال اذان دے' تو تم (سحری کا کھانا کھانے سے) رُک جاؤ اور تم کھانا نہ کھاؤ۔

راوی بیان کرتے ہیں: سعید نے مجھ سے کہا: میرا خیال ہے' حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں شام تشریف لے گئے تھے۔

**1892** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: مَا كَانَ بَيْنَهُمَا اِلَّا، اَنْ يَنْزِلَ هٰذَا، وَيَرْقَى هٰذَا

٭٭ عبیداللہ نے محمد نامی راوی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ان دونوں (کے اذان دینے) کے درمیان صرف اتنا فاصلہ ہوتا تھا' اُن میں سے ایک (مینارہ سے) اُتر رہا ہوتا تھا اور دوسرا چڑھ رہا ہوتا تھا۔

## بَابُ الْاَذَانِ فِي السَّفَرِ، وَالصَّلَاةِ فِي الرِّحَالِ

## باب: سفر کے دوران اذان دینا اور رہائشی جگہ پر نماز ادا کرنا

**1893** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ كَانَ يُقِيمُ فِي السَّفَرِ لِكُلِّ صَلَاةٍ اِقَامَةً اِلَّا صَلَاةَ الصُّبْحِ فَاِنَّهُ كَانَ يُؤَذِّنُ لَهَا، وَيُقِيمُ

٭٭ سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر کے دوران ہر نماز کے لیے اقامت کہا کرتے تھے' صرف صبح کی نماز کا معاملہ مختلف تھا' کیونکہ وہ اُس کے لیے اذان بھی دیتے تھے اور اقامت بھی کہتے تھے۔

**1894** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ.

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔

**1895** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ.

٭٭ یہی روایت ایک اورسند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔

**1896** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اورسند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔

**1897** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِنَافِعٍ: كَمْ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُؤَذِّنُ فِي السَّفَرِ؟ قَالَ: اَذَانَيْنِ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ اَذَّنَ بِالْاُولٰى فَاَمَّا سَائِرُ الصَّلَوَاتِ فَاِقَامَةٌ، اِقَامَةٌ لِكُلِّ صَلَاةٍ، كَانَ يَقُولُ: اِنَّمَا التَّاذِينُ لِجَيْشٍ اَوْ رَكْبٍ سَفَرٍ عَلَيْهِمْ اَمِيرٌ، فَيُنَادِيْ بِالصَّلَاةِ لِيَجْتَمِعُوا لَهَا فَاَمَّا رَكْبٌ هَكَذَا، فَاِنَّمَا هِيَ الْاِقَامَةُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے نافع سے دریافت کیا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر کے دوران کتنی مرتبہ اذان دیتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: دو اذانیں دیتے تھے' ایک اُس وقت جب صبح صادق ہوتی تھی' تو وہ پہلی اذان دیتے تھے' باقی تمام نمازوں میں وہ اذان نہیں دیتے تھے' صرف اقامت کہتے تھے جو نماز کے لیے ہوتی تھی' وہ یہ فرماتے تھے: اذان' لشکر میں دی جائے گی' یا کچھ سواروں میں دی جائے گی جن کا کوئی امیر ہو' اُس وقت اذان اس لیے دی جائے گی' تاکہ لوگ نماز کے لیے اکٹھے ہو جائیں' لیکن اگر چند لوگ ہوں' تو پھر اقامت ہی کہہ لی جائے گی۔

**1898** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: تُجْزِيهِ اِقَامَةٌ فِي السَّفَرِ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: سفر کے دوران صرف اقامت کہنا بھی جائز ہے۔

**1899** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: اِذَا جَعَلْتَ الْاَذَانَ

اِقَامَةً فَمِنْهَا

** ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: جب تم اذان کوا قامت بنالو تو یہ اُس کا حصہ ہے۔

**1900** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَلْخَلِيفَةُ فِي السَّفَرِ مَعَهُ مِثْلُ الْحَاجِّ كَمْ يُؤَذِّنُ لَهُ؟ قَالَ: اَذَانٌ وَاِقَامَةٌ لِكُلِّ صَلَاةٍ، قُلْتُ: اَفَرَاَيْتَ مَنْ سَمِعَ الْاِقَامَةَ فِي السَّفَرِ اَحَقٌّ عَلَيْهِ اَنْ يَّاْتِيَ الصَّلَاةَ كَمَا حَقٌّ عَلٰى مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ بِالْحَضَرِ اَنْ يَّاْتِيَ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى رَحْلِهِ، قُلْتُ: فَلَمْ يَكُنْ اِلَّا النَّصَبُ وَالْفَتْرَةُ؟ قَالَ: فَضَحِكَ وَقَالَ: اَيْ لَعَمْرِي اِنَّهُ لَحَقٌّ عَلَيْهِ اَنْ يَّحْضُرَهَا

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: خلیفہ سفر کررہا ہوتا ہے' اُس کی مانند ڈھیر سارے لوگ ہوتے ہیں جیسے حاجی ہوتے ہیں' تو اُس کے لیے کتنی مرتبہ اذان دی جائے گی؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: ہر نماز کے لیے اذان اور اقامت کہی جائے گی۔ میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیارائے ہے' جو شخص سفر کے دوران اقامت کی آواز سنتا ہے' تو کیا اُس کے لیے یہ بات لازم ہے' وہ نماز کے لیے آئے' جس طرح حضر کے عالم میں اذان سننے والے شخص پر یہ بات لازم ہے' وہ نماز کے لیے آئے۔ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! البتہ اگر وہ شخص اپنی رہائشی جگہ پر ہو' تو حکم مختلف ہے۔ میں نے دریافت کیا: پھر تو صرف تنگی اور علیحدگی ہی ہوگی؟ وہ ہنس پڑے' اُنہوں نے فرمایا: مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے! ایسے شخص پر لازم ہے' وہ نماز میں شریک ہو۔

**1901** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، اَذَّنَ وَهُوَ بِضَجْنَانَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فِي عَشِيَّةٍ ذَاتِ رِيحٍ وَّبَرْدٍ، فَلَمَّا قَضَى النِّدَاءَ قَالَ لِاَصْحَابِهِ: اَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ، ثُمَّ حَدَّثَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ يَاْمُرُ بِذٰلِكَ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ اَوِ الْمَطِيرَةِ اِذَا فَرَغَ مِنْ اَذَانِهِ قَالَ: اَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ مَرَّتَيْنِ

** نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اذان دی' وہ اُس وقت مکہ اور مدینہ کے درمیان ضجنان کے مقام پر تھے' یہ رات کے وقت کی بات ہے' اُس وقت ہوا بھی چل رہی تھی اور ٹھنڈک بھی زیادہ تھی' جب اذان ختم ہوئی تو اُنہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: اپنی رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کرلو۔ پھر اُنہوں نے یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سرد یا بارانی رات میں اسی بات کا حکم دیتے تھے کہ جب مؤذن اذان سے فارغ ہو' تو دومرتبہ یہ کہے: ''خبردار! اپنی رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کرلو!''

**1902** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، اَذَّنَ بِضَجْنَانَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَقَالَ: صَلُّوا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ يَاْمُرُ مُنَادِيَهُ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ، اَوِ الْمَطِيرَةِ، اَوْ ذَاتِ رِيحٍ يَقُولُ: صَلُّوا فِي الرِّحَالِ

** نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مکہ اور مدینہ کے درمیان ضجنان کے مقام پر اذان دی تو یہ کہا: رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کرلو' پھر اُنہوں نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سرد یا بارانی' یا ہوا والی رات میں' اپنے مؤذن کو یہ ہدایت کرتے

تھے تو وہ یہ کہتا تھا: ''اپنی رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کرلو''۔

**1903** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ اَنَّهُ: بَلَغَهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ: اَخَذَهُ مَطَرٌ وَهُمْ فِيْ سَفَرٍ، فَقَالَ لِاَصْحَابِهِ: صَلُّوا فِيْ رِحَالِكُمْ. قُلْتُ لِعَطَاءٍ: بِصَلَاتِهِ يُصَلُّوْنَ؟ قَالَ: نَعَمْ، اَظُنُّ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے یہ بات بتائی ہے اُن تک یہ روایت پہنچی ہے ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے سفر کے دوران بارش ہوگئی تو آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: اپنی رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کرلو۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: میرا یہ خیال ہے ایسا ہی تھا۔

**1904** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: سَمِعَ الْاِقَامَةَ فِي السَّفَرِ، وَظَنَّ اَنَّهُ مُدْرِكُهَا اَوْ بَعْضَهَا فَحَقٌّ عَلَيْهِ اَنْ يَّاْتِيَهَا، وَمَنْ ظَنَّ اَنَّهُ غَيْرُ مُدْرِكِهَا فَلَا حَقَّ عَلَيْهِ؟ قُلْتُ: اَرَاَيْتَ مَنْ سَمِعَ الْاِقَامَةَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ حَقٌّ عَلَيْهِ اَنْ يَّاْتِيَ الصَّلَاةَ اِذَا سَمِعَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، اِنْ لَّمْ يَكُنْ مَشْغُوْلًا فِيْ رَحْلِهِ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص سفر کے دوران اقامت کی آواز سنتا ہے اور یہ گمان کرتا ہے وہ نماز تک پہنچ جائے گا یا نماز کے کچھ حصہ کو پالے گا' تو کیا اُس پر یہ بات لازم ہے وہ نماز میں شریک ہو؟ اور جو شخص یہ گمان کرتا ہے وہ نماز تک نہیں پہنچ سکے گا' تو کیا اُس پر یہ بات لازم نہیں ہوگی (کہ وہ نماز میں شریک ہو؟)۔ میں نے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' جو شخص عرفہ کی شام اقامت کی آواز سنتا ہے' تو کیا اس پر یہ بات لازم ہے جب وہ اقامت کو سنے تو نماز کے لیے آئے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اگر وہ اپنی رہائشی جگہ پر مصروف نہیں ہوتا۔

**1905** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: كَانَ اَيُّوْبُ، يُؤَذِّنُ فِي السَّفَرِ

✽✽ معمر فرماتے ہیں: ایوب سفر میں اذان دیا کرتے تھے۔

## بَابُ الْاَذَانِ فِي الْبَادِيَةِ

## باب: ویرانہ میں اذان دینا

**1906** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ قَرْيَةٍ غَيْرِ جَامِعَةٍ فَلَهُمْ اَذَانٌ، وَاِقَامَةٌ لِكُلِّ صَلَاةٍ، قُلْتُ: سَاكِنِيْ عَرَفَةَ كَمْ لَهُمْ؟ قَالَ: اَذَانٌ، وَاِقَامَةٌ لِكُلِّ صَلَاةٍ اِنْ كَانَ لَهُمْ اِمَامٌ يَجْمَعُهُمْ فَلَهُمْ اَذَانٌ، وَاِقَامَةٌ لِكُلِّ صَلَاةٍ

✽✽ ابن جریج' عطاء کے کا یہ قول نقل کرتے ہیں: جو شخص کسی ایسی بستی میں رہتا ہو' جو جامع نہ ہو' تو وہاں کے لوگوں کے لیے ہر نماز کے لیے اذان اور اقامت کہی جائے گی۔ میں نے دریافت کیا: عرفہ کے رہنے والوں کے لیے کیا حکم ہے' اُن کے لیے کتنی مرتبہ (اذان دی جائے گی)؟ اُنہوں نے جواب دیا: ہر نماز کے لیے اذان اور اقامت کہی جائے گی' اگر اُن لوگوں کا کوئی ایسا

امام ہو جو انہیں اکٹھا رکھے تو اُن لوگوں کے لیے ہر نماز کے لیے اذان اور اقامت کہی جائے گی۔

**1907** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: جَارٌ لِي بِالْبَادِيَةِ اَقَامَ قَبْلِي اَوْ اَقَمْتُ قَبْلَهُ؟ قَالَ: لَيْسَ يَحِقُّ عَلٰى اَحَدٍ كَمَا اَنْ يَّاْتِيَ صَاحِبُهُ، اَنْتَ اِمَامُ اَهْلِكَ، وَهُوَ اِمَامُ اَهْلِهِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: ویرانہ میں میرا ایک پڑوسی ہے وہ مجھ سے پہلے اقامت کہہ دے یا میں اُس سے پہلے اقامت کہہ دوں (تو کیا حکم ہوگا؟) اُنہوں نے جواب دیا: تم میں سے کسی پر یہ بات لازم ہے وہ اپنے ساتھی کے پاس آئے تم اپنے اہلِ خانہ کا امام ہوگے اور وہ اپنے اہلِ خانہ کا امام ہوگا۔

**1908** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِمَامُ قَوْمٍ فِيْ بَادِيَةٍ يُؤَذِّنُ بِالْعَتَمَةِ فِيْ بَيْتِهِ، وَلَا يَخْرُجُ لَا يَبْرُزُ لَهُمْ قَالَ: فَلَا يَاْتُوهُ قَالَ: فَهُوَ حِيْنَئِذٍ لَا يُرِيْدُ اَنْ يَّاْتُوهُ فِيْ بَيْتِهِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ویرانہ میں رہنے والی ایک قوم کا امام اپنے گھر میں رات کی نماز کے لیے اذان دیتا ہے وہ گھر سے باہر نہیں نکلتا اور لوگوں کے سامنے نہیں آتا تو اُنہوں نے کہا: اس صورت میں وہ یہ نہیں چاہتا کہ لوگ اُس کے پاس اُس کے گھر میں آئیں۔ تو اُنہوں نے کہا: ایسی صورت میں لوگ اُس کے پاس نہیں آئیں گے کیونکہ اس طرح کی صورتِ حال میں وہ یہ نہیں چاہتا کہ لوگ اُس کے پاس اُس کے گھر میں آئیں۔

## بَابُ الدُّعَاءِ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ

## باب: اذان اور اقامت کے درمیان دعا کرنا

**1909** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زَيْدِ الْعَمِّيِّ، عَنْ اَبِيْ اِيَاسٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُرَدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْاَذَانِ، وَالْاِقَامَةِ

٭٭ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا رد نہیں ہوتی''۔

**1910** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّهُ قَالَ: سَاعَتَانِ تُفْتَحُ فِيْهِمَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَقَلَّ دَاعٍ تُرَدُّ عَلَيْهِ دَعْوَتُهُ بِحَضْرَةِ النِّدَاءِ اِلَى الصَّلَاةِ، وَالصَّفُّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

٭٭ حضرت سعد بن سہل ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو گھڑیاں ایسی ہیں جن میں آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اس دوران دعا کرنے والے کی دعا بہت کم مسترد ہوتی ہیں نماز کے لیے جب اذان دی جائے اُس وقت اور جب اللہ کی راہ میں صف بندی کی جائے۔

**1911** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَيُّوبَ، وَجَابِرٍ الْجُعْفِيِّ، قَالَا: مَنْ قَالَ عِنْدَ الْاِقَامَةِ: اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، اَعْطِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ، وَارْفَعْ لَهُ الدَّرَجَاتِ، حَقَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ

عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٭٭ ایوب اور جابر جعفی فرماتے ہیں: جو شخص اقامت کے وقت یہ کہے:

''اے اللہ! اے اس مکمل دعوت اور اس کے نتیجہ میں کھڑی ہونے والی نماز کے رب' تو ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کو وسیلہ عطا فرما اور اُن کے درجات بلند کر دے''۔

تو ایسے شخص کے لیے نبی اکرم ﷺ کی شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

## بَابُ مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ

## باب: جو شخص اذان سنے

**1912** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: وَإِنَّمَا الْأُولٰى مِنَ الْأَذَانِ، لِيُؤْذَنَ بِهَا النَّاسُ قَالَ: فَحَقٌّ وَاجِبٌ لَا بُدَّ مِنْهُ، وَلَا يَحِلُّ غَيْرُهُ إِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ أَنْ يَأْتِيَ فَيَشْهَدَ الصَّلَاةَ، ثُمَّ أَخْبَرَنِي عِنْدَ ذٰلِكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَا بَالُ رِجَالٍ يَسْمَعُونَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ، ثُمَّ يَتَخَلَّفُونَ؟ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُقِيمَ الصَّلَاةَ ثُمَّ لَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا أَحَدٌ إِلَّا حَرَّقْتُ بَيْتَهُ، أَوْ حَرَّقْتُ عَلَيْهِ قَالَ: وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنِّي ضَرِيرٌ وَإِنِّي عَزِيزٌ عَلَيَّ أَنْ لَا أَشْهَدَ الصَّلَاةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْهَدْهَا قَالَ: إِنِّي ضَرِيرٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: أَتَسْمَعُ النِّدَاءَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَاشْهَدْهَا، قُلْتُ: مَا ضَرَرُهُ؟ قَالَ: حَسِبْتُ أَنَّهُ أَعْمَى، أَوْ سَيِّءُ الْبَصَرِ، وَسَأَلَ الرُّخْصَةَ فِي الْعَتَمَةِ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَأَخْبَرَنِي مَنْ أُصَدِّقُ أَنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء یہ فرماتے ہیں: اذان کا بنیادی مقصد یہ ہے' اس کے ذریعہ لوگوں کو اطلاع دی جائے' وہ یہ فرماتے ہیں: یہ لازم حق ہے جس کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے اور کسی بھی شخص کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے' جب وہ اذان سنے تو پھر آ کر نماز میں شریک نہ ہو' اُس وقت اُنہوں نے یہ بتائی کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''لوگوں کو کیا ہو گیا ہے' وہ نماز کے لیے اذان سنتے ہیں اور پھر پیچھے رہ جاتے ہیں' میں نے یہ ارادہ کیا کہ نماز کھڑی ہو جائے اور پھر جو بھی شخص نماز میں شریک نہیں ہوا میں اُس کا گھر جلا دوں۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) میں اُسے جلا دوں''۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں نابینا ہوں اور میرے لیے نماز میں شریک ہونا بہت مشکل ہوتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اُس میں شریک ہو! اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نابینا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم اذان سنتے ہو؟ اُس نے کہا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم نماز میں شریک ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اُس شخص کو کیا ضرر لاحق تھا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: میرا خیال ہے وہ یا تو نابینا تھا یا اُس کی بینائی انتہائی کمزور تھی۔ پھر اُس شخص نے عشاء کی نماز کے بارے میں اجازت مانگی۔ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس کی میں تصدیق کروں گا کہ وہ نابینا شخص حضرت ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ تھے۔

**1913** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِی النَّجُوْدِ، عَنْ صَالِحٍ قَالَ: اَتَی ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَقَدْ اَصَابَهُ ضَرَرٌ فِيْ عَيْنَيْهِ فَقَالَ: هَلْ تَجِدُ لِي رُخْصَةً اَنْ اُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِي؟ قَالَ: لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: مَا اَجِدُ لَكَ رُخْصَةً. قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْجَزِيرَةِ يَقُوْلُ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَسْمَعُ الْفَلَاحَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَاَجِبْ

✵✵ صالح بیان کرتے ہیں: حضرت ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُن کی آنکھوں میں تکلیف لاحق ہو چکی تھی' اُنہوں نے عرض کی: کیا آپ میرے لیے یہ رخصت پاتے ہیں' میں اپنے گھر میں نماز ادا کر لیا کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے دریافت کیا: کیا تم اذان سنتے ہو؟ اُنہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے لیے رخصت نہیں پاتا۔

معمر کہتے ہیں: میں نے اہلِ جزیرہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا: کیا تم الفلاح (کے کلمہ) سنتے ہو؟ اُنہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اس کا جواب دو۔

**1914** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَاِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيْدَ، اَنَّ عَلِيًّا، وَابْنَ عَبَّاسٍ قَالَا: مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يُجِبْ فَلَا صَلَاةَ لَهُ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اِلَّا مِنْ عِلَّةٍ اَوْ عُذْرٍ

✵✵ ابن جریج اور ابراہیم بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں: جو شخص جو اذان سنے اور پھر اُس کا جواب نہ دے (یعنی باجماعت نماز میں شریک نہ ہو) اُس کی نماز نہیں ہوتی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: البتہ کسی علّت یا عذر کا حکم مختلف ہے۔

**1915** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي حَيَّانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَا صَلَاةَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ اِلَّا فِي الْمَسْجِدِ. قَالَ الثَّوْرِيُّ فِيْ حَدِيْثِهِ قِيْلَ لِعَلِيٍّ: وَمَنْ جَارُ الْمَسْجِدِ؟ قَالَ: مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ

✵✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مسجد کے پڑوسی کی نماز' صرف مسجد میں درست ہوتی ہے۔

سفیان ثوری نے اپنی روایت میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: مسجد کا پڑوسی کون ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جو بھی اذان کی آواز سنے۔

**1916** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مَنْ سَمِعَ

النِّدَاءَ مِنْ جِيرَانِ الْمَسْجِدِ، فَلَمْ يُجِبْ، وَهُوَ صَحِيحٌ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلَا صَلَاةَ لَهُ

٭٭ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مسجد کے پڑوسیوں میں سے جو بھی اذان سنتا ہے اور پھر اُس کا جواب نہیں دیتا (یعنی باجماعت نماز میں شریک نہیں ہوتا) اور وہ شخص اُس وقت تندرست ہو' اُسے کوئی عذر لاحق نہ ہو' تو اُس کی نماز نہیں ہوتی۔

**1917** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ، فَلَمْ يُجِبْ فَلَمْ يُرِدْ خَيْرًا، وَلَمْ يُرَدْ بِهِ

٭٭ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جو شخص اذان سنتا ہے اور اُس کا جواب نہیں دیتا' تو نہ تو اُس نے بھلائی کا ارادہ کیا' اور نہ ہی اُس کے لیے بھلائی کا ارادہ کیا گیا۔

**1918** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، اَنَّ عَائِشَةَ، تَقُوْلُ: مَنْ سَمِعَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَلَمْ يُجِبْ فَلَمْ يَزْدَدْ خَيْرًا بِهِ

٭٭ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جو شخص حی علی الفلاح' حی علی الفلاح سنتا ہے اور پھر اس کا جواب نہیں دیتا' اُس کی بھلائی میں اضافہ نہیں ہوتا۔

**1919** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: فَلَيْسَ لِاَحَدٍ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ فِي الْحَضَرِ، وَالْقَرْيَةِ رُخْصَةٌ فِيْ اَنْ يَدَعَ، قُلْتُ: وَاِنْ كَانَ عَلٰى بَزٍّ لَهُ يَبِيعُهُ يُفَرَّقُ اِنْ قَامَ عَنْهُ اَنْ يَضِيعَ قَالَ: وَاَنْ لَا رُخْصَةَ لَهُ فِي ذٰلِكَ، قُلْتُ: اِنْ كَانَ بِهِ رَمَدٌ وَمَرَضٌ غَيْرُ حَابِسٍ اَوْ يَشْتَكِي يَدَيْهِ؟ قَالَ: اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَتَكَلَّفَ

٭٭ ابن جریج نقل کرتے ہیں: عطاء یہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں مقیم رہنے والے اور بستی میں رہنے والے کسی بھی شخص کو اس بات کی رخصت نہیں ہے (کہ وہ باجماعت نماز کو) ترک کر دے۔ میں نے دریافت کیا: اگرچہ وہ شخص اُس وقت اپنا ریشم بیچ رہا ہو اور اُسے یہ اندیشہ ہو کہ اگر وہ اُسے چھوڑ کر چلا گیا' تو وہ ریشم ضائع ہو جائے گا۔ اُنہوں نے کہا: اگرچہ ایسا ہی ہو' اس صورت میں بھی اُس شخص کے لیے رخصت نہیں ہے۔ میں نے دریافت کیا: اگر اُس کی آنکھوں میں تکلیف ہو' یا کوئی بیماری لاحق ہو جو اُس کو چلنے میں رکاوٹ نہ بنتی ہو' یا اُس کے ہاتھوں میں کوئی شکایت ہو۔ تو اُنہوں نے فرمایا: میرے نزدیک یہ بات پسندیدہ ہے' وہ تکلیف برداشت کر لے۔

**1920** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ مَنْ لَمْ يَسْمَعِ النِّدَاءَ مِنْ اَهْلِ الْقَرْيَةِ قَالَ: اِنْ شَاءَ جَاءَ، وَاِنْ شَاءَ فَلَا قَالَ: قُلْتُ: وَاِنْ كَانَ قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ؟ قَالَ: اِنْ شَاءَ فَلْيَاْتِ، وَاِنْ شَاءَ فَلْيَجْلِسْ، قُلْتُ: اَفَرَاَيْتَ اِنْ كُنْتُ فِيْ مَسْكَنٍ اَسْمَعُ فِيهِ مَرَّةً، وَلَا اَسْمَعُ فِيهِ اُخْرَى اِلَى رُخْصَةٌ اَنْ اَجْلِسَ اِذَا لَمْ اَسْمَعْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَاِنْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّ الصَّلَاةَ قَدْ حَانَ حِيْنُهَا الَّذِي اَظُنُّ اَنَّهَا تُصَلَّى لَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِذَا لَمْ تَسْمَعِ النِّدَاءَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' بستی کے رہنے

والوں میں سے جو شخص اذان کی آواز نہیں سنتا؟ تو اُنہوں نے فرمایا: اگر وہ شخص چاہے تو آ جائے اور اگر چاہے تو نہ آئے۔ میں نے دریافت کیا: اگر وہ شخص مسجد کے قریب ہو؟ اُنہوں نے فرمایا: اگر وہ چاہے تو آ جائے اور چاہے تو بیٹھا رہے۔ میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے میں ایسی جگہ پر ہوں جہاں مجھے کبھی آواز آ جاتی ہو اور کبھی آواز نہ آتی ہو تو مجھے اس بارے میں رخصت ہو گی کہ جب مجھے آواز نہیں آتی' تو میں گھر میں بیٹھا کروں۔ اُنہوں نے فرمایا: جی ہاں! میں نے کہا: اگر مجھے پتا چل جائے کہ اب نماز کا وقت ہو چکا ہے اور میں یہ گمان رکھتا ہوں کہ اب نماز ہونے لگی ہو گی' تو اُنہوں نے فرمایا: ٹھیک ہے! جبکہ تم آواز نہیں بھی سنتے (تو بھی تم اُس میں شرکت کے لیے آؤ)۔

**1921** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقَدَ رَجُلًا اَيَّامًا فَاِمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَاِمَّا لَقِيَهُ قَالَ: مِنْ اَيْنَ تَرَى؟ قَالَ: اشْتَكَيْتُ فَمَا خَرَجْتُ لِصَلَاةٍ، وَلَا لِغَيْرِهَا، فَقَالَ عُمَرُ: اِنْ كُنْتُ مُجِيبًا شَيْئًا فَاَجِبِ الْفَلَاحَ

❊ ❊ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کچھ دن کے لیے ایک شخص کو غیر موجود پایا' پھر بعد میں وہ اُس کے گھر تشریف لے گئے' یا اُس سے اُن کی ملاقات ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کہاں تھے؟ اُس نے کہا: میں بیمار تھا' اس لیے نماز یا کسی بھی اور کام کے لیے گھر سے نہیں نکلا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم نے کوئی بھی کام کرنا ہو' تو سب سے پہلے فلاح کا جواب دو (یعنی نماز باجماعت ادا کرو)۔

**1922** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَمَنْ سَمِعَ الْاِقَامَةَ فِي الْحَضَرِ وَلَمْ يَسْمَعِ الْاُولٰى قَالَ: فَاِنْ ظَنَّ اَنَّهُ يُدْرِكُهَا فَحَقٌّ عَلَيْهِ اَنْ يَاْتِيَهَا

❊ ❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جو شخص حضر کے دوران اقامت سن لیتا ہے' لیکن وہ پہلی (اذان) نہیں سنتا' تو اُنہوں نے فرمایا: اگر وہ شخص یہ گمان کرتا ہے' وہ نماز باجماعت میں شریک ہو جائے گا تو اُس کے لیے لازم ہے' وہ نماز کے لیے آئے۔

## بَابُ الرُّخْصَةِ لِمَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ

## باب: جو شخص اذان سنے اُس کے لیے رخصت

**1923** - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ: اَمَرَ مُنَادِيَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ فَقَالَ: اِذَا بَلَغْتَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَقُلْ: اَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ، فَقِيلَ لَهُ: مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي

❊ ❊ عبداللہ بن حارث بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو جمعہ کے دن جب بارش ہو رہی تھی' اپنے مؤذن کو ہدایت کی کہ جب وہ حی علی الفلاح کہہ لے تو پھر یہ کہے: خبردار! اپنی رہائشی جگہ پر نماز ادا کر لو۔ اُن سے دریافت کیا گیا: یہ

کیا چیز ہے؟ تو انہوں نے کہا: یہ کام اُس ہستی نے کیا ہے جو مجھ سے زیادہ بہتر ہیں۔

**1924** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِيْ مُلَيْحِ بْنِ اُسَامَةَ قَالَ: صَلَّيْنَا الْعِشَاءَ بِالْبَصْرَةِ، وَمُطِرْنَا، ثُمَّ جِئْتُ اَسْتَفْتِحُ فَقَالَ لِي اَبِيْ اُسَامَةُ: رَاَيْتَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَانَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَمُطِرْنَا فَلَمْ تَبُلَّ السَّمَاءُ اَسْفَلَ نِعَالِنَا فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ صَلُّوا فِيْ رِحَالِكُمْ

٭٭ ابوملیح بن اسامہ بیان کرتے ہیں: ہم نے بصرہ میں عشاء کی نماز ادا کی اسی دوران بارش ہوگئی پھر میں واپس آیا اور دروازہ کھولنے کے لیے کہا تو میرے والد حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے صلح حدیبیہ کے موقع پر ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اتنی بارش ہوئی کہ ہمارے جوتوں کا زیریں حصہ بھی پوری طرح گیلا نہیں ہوا لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے یہ اعلان کیا کہ تم لوگ اپنی رہائشی جگہ پر نماز ادا کرلو۔

**1925** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ اَوْسٍ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ رَجُلًا مِنْ ثَقِيفٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ: سَمِعَ مُؤَذِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةٍ مَطِيرَةٍ يَقُوْلُ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ صَلُّوا فِيْ رِحَالِكُمْ

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: عمرو بن اوس نے اُنہیں یہ بتایا ہے ثقیف قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اُنہیں یہ بتائی کہ اُس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن کو بارش والی رات یہ کہتے ہوئے سنا: حی علی الفلاح حی علی الفلاح اپنی رہائشی جگہ پر نماز ادا کرلو۔

**1926** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ شَيْخٍ، قَدْ سَمَّاهُ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ النَّحَّامِ قَالَ: سَمِعْتُ مُؤَذِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ، وَاَنَا فِيْ لِحَافٍ فَتَمَنَّيْتُ اَنْ يَقُوْلَ: صَلُّوا فِيْ رِحَالِكُمْ، فَلَمَّا بَلَغَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ: صَلُّوا فِيْ رِحَالِكُمْ، ثُمَّ سَاَلْتُ عَنْهَا فَاِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ اَمَرَ بِذٰلِكَ

٭٭ حضرت نعیم بن نحام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے سرد رات میں جبکہ میں اپنے لحاف میں موجود تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن کو سنا میری یہ آرزو تھی کہ وہ یہ کہے کہ تم لوگ اپنی رہائشی جگہ پر نماز ادا کرلو۔ اُس مؤذن نے جب حی علی الفلاح کہا تو اُس نے کہا: تم لوگ اپنی رہائشی جگہ پر نماز ادا کرلو۔ پھر میں نے اس کے بارے میں تحقیق کی تو پتا چلا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم دیا تھا۔

**1927** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ النَّحَّامِ قَالَ: اَذَّنَ مُؤَذِّنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةٍ فِيهَا بَرْدٌ، وَاَنَا تَحْتَ لِحَافِيْ فَتَمَنَّيْتُ اَنْ يُلْقِيَ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِهِ وَلَا حَرَجَ قَالَ: وَلَا حَرَجَ

٭٭ حضرت نعیم بن نحام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن نے ایک سرد رات میں اذان دی، میں اُس وقت اپنے لحاف کے نیچے تھا، میں نے یہ آرزو کی کہ اللہ تعالیٰ اُس کی زبان پر یہ بات ڈال دے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے (کہ تم نماز باجماعت میں نہ آؤ) تو اُس نے یہ کہہ دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**1928** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَنْ سَمِعَ الْإِقَامَةَ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَكَاَنَّمَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ

٭٭ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جو شخص اقامت کی آواز سن کر اٹھا ہو کر نماز ادا کر لے تو گویا اُس نے امام کی اقتداء میں نماز ادا کی۔

**1929** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: اِنِّي قَدْ اَنْكَرْتُ بَصَرِي، وَاِنَّ السُّيُولَ تَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِي، وَلَوَدِدْتُ اَنَّكَ جِئْتَ فَصَلَّيْتَ فِي بَيْتِي مَكَانًا اَتَّخِذُهُ مَسْجِدًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفْعَلُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ: فَمَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى اَبِي بَكْرٍ فَاسْتَتْبَعَهُ، فَانْطَلَقَ مَعَهُ، فَاسْتَاْذَنَ فَدَخَلَ، فَقَالَ وَهُوَ قَائِمٌ: اَيْنَ تُرِيدُ اَنْ اُصَلِّيَ؟ فَاَشَرْتُ لَهُ حَيْثُ اُرِيدُ قَالَ: ثُمَّ حَبَسْنَاهُ عَلَى خَزِيرَةٍ صَنَعْنَاهَا لَهُ، فَسَمِعَ بِهِ اَهْلُ الْوَادِي - يَعْنِي اَهْلَ الدَّارِ - فَثَابُوا اِلَيْهِ حَتَّى امْتَلَاَ الْبَيْتُ، فَقَالَ رَجُلٌ: اَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ اَوِ ابْنُ الدُّخَيْشِ؟ فَقَالَ رَجُلٌ: اِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ لَمُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَلَا رَسُولَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُولُهُ وَهُوَ يَقُولُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَمَّا نَحْنُ فَنَرَى، وَجْهَهُ وَحَدِيثَهُ فِي الْمُنَافِقِينَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيْضًا لَا تَقُولُهُ وَهُوَ يَقُولُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: فَلَنْ يُوَافِيَ عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا حُرِّمَ عَلَى النَّارِ . قَالَ مَحْمُودٌ: فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ نَفَرًا فِيهِمْ اَبُو اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ: مَا اَظُنُّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا قُلْتَ قَالَ: فَآلَيْتُ اِنْ رَجَعْتُ اِلَى عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ اَنْ اَسْاَلَهُ فَرَجَعْتُ اِلَيْهِ فَوَجَدْتُهُ، شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ، وَهُوَ اِمَامُ قَوْمِهِ فَجَلَسْتُ اِلَى جَنْبِهِ فَسَاَلْتُهُ، عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِيهِ كَمَا حَدَّثَنِيهِ اَوَّلَ مَرَّةٍ، قَالَ مَعْمَرٌ: فَكَانَ الزُّهْرِيُّ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ: ثُمَّ نَزَلَتْ بَعْدُ فَرَائِضُ وَاُمُورٌ نَرَى اَنَّ الْاَمْرَ انْتَهَى اِلَيْهَا فَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَا يَغْتَرَّ فَلَا يَغْتَرَّ

٭٭ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے عرض کی: میری بینائی کمزور ہو چکی ہے، میرے اور میرے محلہ کی مسجد کے درمیان (بارش وغیرہ کا) پانی گزرتا ہے، میری یہ خواہش ہے، آپ تشریف لائیں اور میرے گھر میں کسی جگہ نماز ادا کریں، تاکہ میں اُس جگہ کو نماز کے لیے مخصوص کرلوں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو میں ایسا کروں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: (اگلے دن) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے

گزرے تو اُنہیں بھی اپنے ساتھ لیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آ گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر آنے کے لیے اجازت طلب کی' پھر آپ اندر تشریف لائے' آپ نے کھڑے ہوئے ہی دریافت کیا: تم کہاں یہ چاہتے ہو کہ میں نماز ادا کروں؟ تو میں نے اُس جگہ کی طرف اشارہ کیا جہاں میں یہ چاہتا تھا' راوی کہتے ہیں: پھر ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خزیرہ کھانے کے لیے روک لیا جو ہم نے آپ کے لیے تیار کیا تھا۔ جب محلّہ والوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی خبر ملی تو وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے' یہاں تک کہ گھر بھر گیا۔ حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا: مالک بن دخشن (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) مالک بن دخیش کہاں ہے؟ ایک اور صاحب نے کہا: وہ ایک منافق شخص ہے جو اللہ اور اُس کے رسول سے محبت نہیں کرتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ نہ کہو! وہ یہ کہتا ہے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور وہ اللہ کی رضا چاہتا ہے۔ اُن لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! جہاں تک ہمارا تعلق ہے' تو ہم تو یہ دیکھتے ہیں' اُس کی توجہ اور اُس کی بات چیت منافقین کے ساتھ ہی ہوتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر یہ فرمایا: تم یہ نہ کہو! وہ لا الٰہ الا اللہ پڑھتا ہے اور اللہ کی رضا کے لیے پڑھتا ہے۔ اُن لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جو بھی بندہ اس حالت میں آئے کہ وہ لا الٰہ الا اللہ پڑھتا رہا ہو اور اللہ کی رضا کے لیے پڑھتا رہا ہو' تو ایسا شخص آگ کے لیے حرام ہو جائے گا۔

حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے یہ حدیث کچھ صحابہ کرام کو سنائی جن میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے تو اُنہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں میرا یہ گمان نہیں ہے' آپ نے یہ ارشاد فرمائی ہوگی' جو تم نے بیان کی ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں واپس حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس جاتا ہوں اور اُن سے اس بارے میں سوال کرتا ہوں۔ میں اُن کے پاس گیا' میں نے اُنہیں پایا کہ وہ ایک عمر رسیدہ شخص ہو چکے تھے' اُن کی بینائی رخصت ہو چکی تھی' وہ اپنی قوم کے امام تھے' میں اُن کے پہلو میں بیٹھ گیا' میں نے اُن سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے یہ حدیث مجھے اُسی طرح بیان کی جس طرح پہلی مرتبہ بیان کی تھی۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری جب اس حدیث کو بیان کر لیتے تھے تو پھر یہ کہتے تھے: بعد میں بھی کچھ فرائض اور اُمور نازل ہوئے تھے' ہم یہ سمجھتے ہیں' معاملہ یہیں پر ختم نہیں ہو گیا تھا' تو جو شخص یہ استطاعت رکھتا ہو کہ وہ کسی غلط فہمی کا شکار نہ ہو' اُسے غلط فہمی کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔

## بَابُ مُكْثِ الْإِمَامِ بَعْدَ الْإِقَامَةِ

## باب: اقامت کے بعد امام کا کچھ دیر کے لیے ٹھہرے رہنا

**1930** - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا يُقِيمُ الْمُؤَذِّنُ، وَيَسْكُتُونَ يَتَكَلَّمُ بِالْحَاجَاتِ، وَيَقْضِيهَا فَجُعِلَ لَهُ عُوْدٌ فِي الْقِبْلَةِ كَالْوَتَدِ يَسْتَمْسِكُ عَلَيْهِ لِذٰلِكَ

✵✵ عروہ بیان کرتے ہیں: جب مؤذن اقامت کہہ دیتا اور لوگ خاموش ہو جاتے تو اس کے بعد بھی نبی اکرم ﷺ کوئی ضروری گفتگو کرتے رہتے تھے اور کوئی فیصلہ دیتے تھے' آپ کے لیے' کیل کی طرح قبلہ کی سمت میں ایک لکڑی گاڑ دی جاتی تھی' آپ اُسے پکڑ لیتے تھے۔

1931 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: كَانَتِ الصَّلَاةُ تُقَامُ فَيُكَلِّمُ الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَاجَةِ تَكُوْنُ لَهُ فَيَقُوْمُ بَيْنَهُ، وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَمَا يَزَالُ قَائِمًا يُكَلِّمُهُ فَرُبَّمَا رَاَيْتُ بَعْضَ الْقَوْمِ يَنْعَسُ مِنْ طُوْلِ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نماز کھڑی ہو جاتی' پھر کوئی شخص اپنی کسی ضرورت کے متعلق نبی اکرم ﷺ سے بات چیت کرتا تو وہ نبی اکرم ﷺ اور قبلہ کے درمیان کھڑا ہو جاتا تھا اور نبی اکرم ﷺ مسلسل کھڑے ہوئے اُس کے ساتھ بات چیت کرتے رہتے تھے' بعض اوقات میں نے دیکھا کہ حاضرین میں سے کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کے طویل قیام کی وجہ سے اونگھنے لگے۔

## بَابُ قِيَامِ النَّاسِ عِنْدَ الْاِقَامَةِ

## باب: اقامت کے وقت لوگوں کا کھڑا ہونا

1932 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ اَبِيْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ

✵✵ حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جب نماز کھڑی ہو جائے' تو تم لوگ اُس وقت تک کھڑے نہ ہو' جب تک مجھے نہ دیکھ لو''۔

1933 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ فِطْرٍ، عَنْ اَبِيْ خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ، اَنَّ عَلِيًّا: خَرَجَ عَلَيْهِمْ حِيْنَ اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ وَهُمْ قِيَامٌ، فَقَالَ: مَا لَكُمْ سَامِدِيْنَ

✵✵ ابوخالد والبی بیان کرتے ہیں: جب نماز کھڑی ہوئی اور وہ لوگ قیام کی حالت میں تھے' حضرت علی رضی اللہ عنہ اُن لوگوں کے پاس تشریف لائے اور اُنہوں نے فرمایا: کیا وجہ ہے' تم لوگ حیران کھڑے ہوئے ہو۔

1934 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زُبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: سَاَلْتُهُ اَقِيَامًا اَمْ قُعُوْدًا تَنْتَظِرُوْنَ الْاِمَامَ؟ قَالَ: بَلْ قُعُوْدًا

✵✵ زبیر بن عدی' ابراہیم نخعی کے بارے میں فرماتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: کیا آپ لوگ امام کا انتظار کھڑے ہو کر کرتے ہیں یا بیٹھ کر کرتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: بیٹھ کر کرتے ہیں۔

**1935** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَتَيْتُ اَبَا اِسْحَاقَ: وَكَانَ جَارًا لِلْمَسْجِدِ لَا يَخْرُجُ حَتّٰى يَسْمَعَ الْاِقَامَةَ قَالَ: وَرَاَيْتُ رِجَالًا يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ

✲✲ معمر بیان کرتے ہیں: میں ابواسحاق کے پاس آیا' وہ مسجد کے پڑوس میں رہتے تھے اور اُس وقت تک نہیں نکلتے تھے جب تک اقامت نہیں سن لیتے تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے کئی حضرات کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

**1936** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ، اِنَّهُ يُقَالُ: اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ فَلْيَقُمِ النَّاسُ حِيْنَئِذٍ قَالَ: نَعَمْ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: یہ بات کہی جاتی ہے' جب مؤذن قد قامت الصلوٰۃ کہے' اُس وقت لوگوں کو کھڑا ہونا چاہیے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

**1937** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ يَزِيْدَ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ: وَرَاَيْتُهُ فِیْ حَوْضِ زَمْزَمَ الَّذِیْ يُسْقَى الْحَاجُّ فِيْهِ، وَالْحَوْضُ يَوْمَئِذٍ بَيْنَ الرُّكْنِ وَزَمْزَمَ فَاَقَامَ الْمُؤَذِّنُ بِالصَّلَاةِ، فَلَمَّا قَالَ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَامَ حُسَيْنٌ، وَذٰلِكَ بَعْدَ وَفَاةِ مُعَاوِيَةَ، وَاَهْلُ مَكَّةَ لَا اِمَامَ لَهُمْ، فَقَالَ لَهُ: اجْلِسْ حَتّٰى يَصُفَّ النَّاسُ فَيَقُوْلُ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ

✲✲ عبیداللہ بن ابویزید' حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے انہیں زمزم کے حوض کے پاس دیکھا' جس میں سے حاجی پانی پیتے ہیں' وہ حوض اُن دنوں رکن اور زمزم کے درمیان تھا' مؤذن نے نماز کے لیے اقامت کہی' جب اُس نے قد قامت الصلوٰۃ کہا تو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے ، یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد کی بات ہے۔ اہلِ مکہ کا اُن دنوں کوئی امام نہیں تھا' تو اُن سے کہا گیا: آپ تشریف رکھیں جب تک لوگ صف نہیں بنا لیتے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: نماز کھڑی ہو چکی ہے۔

**1938** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ يَزِيْدَ قَالَ: رَاَيْتُ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ يَخُوْضُ فِیْ زَمْزَمَ، وَشَجَرَ بَيْنَ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَبَيْنَ رَجُلٍ شَیْءٌ عِنْدَ اِقَامَةِ الصَّلَاةِ، فَرَاَيْتُ حُسَيْنًا قَائِمًا فِی الْحَوْضِ فَيُقَالُ لَهُ: اجْلِسْ فَيَقُوْلُ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ مَرَّتَيْنِ

✲✲ عبیداللہ بن ابویزید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو زمزم میں غوطہ لگاتے ہوئے دیکھا' نماز کی اقامت کے وقت حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اور ایک شخص کے درمیان کچھ اختلاف ہو گیا تو میں نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حوض میں کھڑے ہوئے ہیں' اُن سے کہا گیا کہ آپ بیٹھ جائیں! تو اُنہوں نے دو مرتبہ یہ کہا: نماز کھڑی ہو چکی ہے۔

**1939** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ مَالِكٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ: بَعَثَ اِلَى الْمَسْجِدِ رِجَالًا اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَقُوْمُوْا اِلَيْهَا

✲✲ عبدالکریم بن مالک بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز کچھ لوگوں کو مسجد بھیجتے تھے' وہ لوگ یہ کہتے تھے کہ جب نماز

کھڑی ہو جائے تو تم لوگ نماز کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔

**1940** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَطِيَّةَ قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَلَمَّا اَخَذَ الْمُؤَذِّنُ فِي الْاِقَامَةِ قُمْنَا، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اجْلِسُوا فَاِذَا قَالَ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ فَقُوْمُوْا

✽✽ محمد بن عبیداللہ' عطیہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' جب مؤذن اقامت کہنے لگا تو ہم کھڑے ہو گئے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ بیٹھ جاؤ! جب یہ قد قامت الصلوٰۃ کہے گا اُس وقت کھڑے ہونا۔

**1941** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ زُرْعَةَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ: كَانَ يُوَكِّلُ الْحَرَسَ اِذَا اَخَذَ الْمُؤَذِّنُ فِي الْاِقَامَةِ اَنْ يُقِيمُوا النَّاسَ اِلَى الصَّلَاةِ حَتَّى يُكَبِّرَ

✽✽ زرعہ بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے سپاہی کو اس بات کے لیے مقرر کیا ہوا تھا' جب مؤذن اقامت کہے' تو وہ لوگوں کو نماز کے لیے کھڑا کروائے' یہاں تک کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز تکبیر کہہ دیں۔

**1942** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ: اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا سَاعَةَ يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، يُقِيمُ الصَّلَاةَ، يَقُوْمُ النَّاسُ اِلَى الصَّلَاةِ، فَلَا يَاْتِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامَهُ حَتَّى يُعَدِّلَ الصُّفُوفَ

✽✽ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: جب مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہتے ہوئے نماز کے لیے اقامت کہتا تھا' تو لوگ اُسی وقت کھڑے ہو جایا کرتے تھے اور جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ پر پہنچتے تھے تو اس دوران صفیں ٹھیک ہو جاتی تھیں۔

## بَابُ الرَّجُلِ يَمُرُّ بِالْمَسْجِدِ فَيَسْمَعُ الْاِقَامَةَ

## باب: جو شخص مسجد سے گزرے اور اقامت سنے

**1943** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: سَاَلْتُ الْحَسَنَ قَالَ: قُلْتُ: نَمُرُّ بِالْمَسْجِدِ فَاَسْمَعُ بِالْاِقَامَةِ فَاُرِيْدُ اَنْ اُجَاوِزَهُ اِلَى غَيْرِهِ، فَقَالَ: كَانَ الرَّجُلُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَقُوْلُ لِاَخِيهِ اِذَا سَمِعَ الْاِقَامَةَ: احْتُبِسْتَ

✽✽ عمرو بن عبید بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بصری سے سوال کیا' میں نے کہا: میں مسجد سے گزرتا ہوں اور اس دوران اقامت کی آواز سن لیتا ہوں' حالانکہ میرا یہ ارادہ ہے' میں اُدھر سے گزر کر دوسری طرف چلا جاؤں۔ تو اُنہوں نے فرمایا: ایک مسلمان' جب اقامت کی آواز سنتا' تو اپنے بھائی سے یہ کہتا: تمہیں روک لیا گیا ہے (یعنی اب تم مسجد سے باہر نہیں جا سکتے۔)

**1944** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا سَمِعَ الرَّجُلُ الْاَذَانَ، فَقَدِ احْتُبِسَ

✱✱ حسن بصری فرماتے ہیں: جب آدمی اذان سنتا ہے' تو وہ پابند ہو جاتا ہے۔

# بَابُ الرَّجُلُ يَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ

# باب: آدمی کا مسجد سے باہر چلے جانا

**1945** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَسَاَلَهُ عَنْ حَاجَةٍ لَهُ ثُمَّ ذَهَبَ يَخْرُجُ فَقَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: اَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: اَصْحَابِيْ يَنْتَظِرُوْنَنِي، قَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: قَدْ اُذِّنَ فَلَا تَخْرُجْ قَالَ: اِنَّهُمْ عَلٰى دَوَابِّهِمْ وَاَنَا اَكْرَهُ اَنْ اَحْبِسَهُمْ، قَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: لَا تَخْرُجْ حَتّٰى تُصَلِّيَ قَالَ: فَغَفَلَ عَنْهُ ابْنُ الْمُسَيِّبِ فَانْسَلَّ الرَّجُلُ فَذَهَبَ فَالْتَفَتَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ فَقَالَ: اَيْنَ الرَّجُلُ؟ قَالُوْا: ذَهَبَ قَالَ: مَا اُرَاهُ يُصِيبُ فِي سَفَرِهِ هٰذَا خَيْرًا فَمَا سَارَ اِلَّا اَمْيَالًا حَتّٰى خَرَّ عَنْ دَابَّتِهِ رَاحِلَتِهِ فَانْكَسَرَتْ رِجْلُهُ

✱✱ ابراہیم بن عقبہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص سعید بن مسیب کے پاس آیا' وہ اُس وقت مسجد میں موجود تھے' اُس نے اُن سے کسی ضرورت کے بارے میں سوال کیا' پھر وہ گیا اور مسجد سے باہر چلا گیا تو سعید بن مسیّب نے دریافت کیا: تم کہاں جا رہے ہو؟ اُس نے کہا: میرے ساتھی میرا انتظار کر رہے ہیں' سعید بن مسیب نے اُس سے کہا: اذان ہو چکی ہے' تم باہر نہ جاؤ۔ اُس نے کہا: وہ لوگ سواریوں پر سوار ہیں اور مجھے یہ بات پسند نہیں ہے' میں اُنہیں رُکنے پر مجبور کروں۔ تو سعید بن مسیّب نے کہا: تم نماز ادا کیے بغیر باہر نہ جاؤ۔ پھر سعید بن مسیب کی توجہ اُس سے ہٹی تو وہ شخص وہاں سے کھسک کر چلا گیا' جب سعید بن مسیّب کی توجہ مبذول ہوئی تو اُنہوں نے دریافت کیا: وہ شخص کہاں ہے؟ لوگوں نے بتایا: وہ چلا گیا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: میرا نہیں خیال کہ یہ شخص اپنے اس سفر میں کسی بھلائی کو حاصل کر پائے گا۔ وہ شخص ابھی کچھ میل آگے گیا تھا' اپنی سواری سے گرا اور اُس کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔

**1946** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَرْمَلَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ الْمُسَيِّبِ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَسَاَلَهُ عَنْ بَعْضِ الْاَمْرِ، وَنَادَى الْمُنَادِيْ فَاَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ، فَقَالَ لَهُ سَعِيدٌ: قَدْ نُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ الرَّجُلُ: اِنَّ اَصْحَابِيْ قَدْ مَضَوْا، وَهٰذِهِ رَاحِلَتِيْ بِالْبَابِ قَالَ: فَقَالَ لَهُ: لَا تَخْرُجْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ النِّدَاءِ اِلَّا مُنَافِقٌ، اِلَّا رَجُلٌ يَخْرُجُ لِحَاجَتِهِ وَهُوَ يُرِيدُ الرَّجْعَةَ اِلَى الصَّلَاةِ، فَاَبَى الرَّجُلُ اِلَّا اَنْ يَّخْرُجَ فَقَالَ سَعِيدٌ: دُوْنَكُمُ الرَّجُلَ فَاِنِّي عِنْدَهُ ذَاتَ يَوْمٍ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اَلَمْ تَرَ اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ اَبَى - يَعْنِيْ هٰذَا الَّذِي اَبَى - اِلَّا اَنْ يَّخْرُجَ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَانْكَسَرَتْ رِجْلُهُ فَقَالَ لَهُ سَعِيدٌ: قَدْ ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَيُصِيبُهُ اَمْرٌ

✱✱ عبدالرحمٰن بن حرملہ بیان کرتے ہیں: میں سعید بن مسیّب کے پاس موجود تھا' ایک شخص اُن کے پاس آیا اور اُن سے کسی معاملہ کے بارے میں دریافت کیا' اسی دوران مؤذن نے اذان دی تو وہ باہر جانے لگا' سعید نے اُس سے کہا: نماز کے لیے

اذان دی جاچکی ہے' اُس شخص نے کہا: میرے ساتھی جاچکے ہیں اور میری سواری دروازے پر موجود ہے' سعید نے اُس سے کہا: تم باہر نہ جاؤ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اذان کے بعد مسجد سے باہر صرف منافق شخص ہی نکلتا ہے' یا وہ شخص نکلتا ہے جسے کوئی ضرورت پیش آ گئی ہو اور اُس کا نماز کے لیے واپس آنے کا ارادہ ہو''۔

لیکن اُس شخص نے یہ بات نہیں مانی اور باہر چلا گیا تو سعید نے کہا: اس شخص کا خیال رکھنا!

راوی بیان کرتے ہیں: ایک دن میں سعید کے پاس موجود تھا' اسی دوران ایک شخص اُن کے پاس آیا اور بولا: اے ابومحمد! کیا آپ کو یاد ہے وہ جس شخص نے آپ کی بات نہیں مانی تھی' یعنی وہ شخص جس نے بات نہیں مانی تھی اور چلا گیا تھا' وہ شخص سواری سے گرا اور اُس کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ تو سعید نے کہا: مجھے یہ اندازہ تھا' اسے کوئی پریشانی لاحق ہوگی۔

**1947** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ: كُنَّا مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَى الْمُنَادِيْ بِالْعَصْرِ فَخَرَجَ رَجُلٌ، فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصَى اَبَا الْقَاسِمِ

❋❋ ابوالشعثاء بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں تھے' مؤذن نے عصر کی اذان دی تو ایک شخص مسجد سے باہر چلا گیا' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص نے حضرت ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی ہے۔

**1948** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ: اِذَا سَمِعْتَ الْاِقَامَةَ فَلَا تَخْرُجْ مِنَ الْمَسْجِدِ. وَكَانَ اِبْرَاهِيْمُ: فِي الْاَذَانِ اَبْيَنَ مِنْهُ فِي الْاِقَامَةِ

❋❋ مغیرہ فرماتے ہیں: جب تم اقامت سنو تو مسجد سے باہر نہ جاؤ۔ ابراہیم اذان کے بارے میں فرماتے ہیں: یہ حکم اقامت کے بارے میں' اذان سے زیادہ واضح ہے۔

**1949** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: جِئْتُ اَنَا وَابْنُ عُمَرَ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ فَجَلَسْنَا عِنْدَ الْحَدَائِقِ حَتّٰى فَرَغُوا

❋❋ مجاہد فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما آئے' لوگ اُس وقت نماز پڑھ رہے تھے' تو ہم باغ کے پاس بیٹھ گئے یہاں تک کہ لوگ نماز سے فارغ ہوئے۔

## بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي بِاِقَامَةٍ وَحْدَهُ

## باب: آدمی کا اکیلے ہی اقامت کہہ کر نماز ادا کرنا

**1950** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اَيُّمَا رَجُلٍ خَرَجَ فِيْ اَرْضٍ قِيٍّ - يَعْنِيْ قَفْرٍ - فَلْيَتَخَيَّرْ لِلصَّلَاةِ، وَلْيَرْمِ بِبَصَرِهِ يَمِيْنًا، وَشِمَالًا فَلْيَنْظُرْ اَسْهَلَهَا مَوْطِئًا، وَاَطْيَبَهَا لِمُصَلَّاهُ فَاِنَّ الْبِقَاعَ تَنَافَسُ الرَّجُلَ الْمُسْلِمَ كُلُّ بُقْعَةٍ تُحِبُّ اَنْ يُذْكَرَ اللّٰهُ فِيْهَا، فَاِنْ شَاءَ اَذَّنَ، وَاِنْ شَاءَ

اَقَامَ

٭٭ عاصم بن ضمرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کسی ویران جگہ پر جائے اور پھر نماز کا وقت ہو جائے تو وہ دائیں بائیں اپنی نگاہ دوڑائے اور ایسی جگہ تلاش کرے جو نماز کی ادائیگی کے لیے زیادہ سہولت والی اور زیادہ پاکیزہ ہو کیونکہ یہ خطۂ زمین مسلمان شخص پر فخر کا اظہار کرے گا' ہر خطۂ زمین اس بات کو پسند کرتا ہے' اُس پر اللہ کا ذکر کیا جائے' اب اگر وہ شخص چاہے' تو وہاں اذان دیدے اور اگر چاہے' تو صرف اقامت کہے۔

**1951** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: اِذَا كَانَ الرَّجُلُ بِفَلَاةٍ مِنَ الْاَرْضِ فَاَذَّنَ، وَاَقَامَ وَصَلّٰى صَلّٰى مَعَهُ اَرْبَعَةُ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ اَوْ اَرْبَعَةُ آلَافِ اَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کوئی شخص بے آب و گیاہ جگہ پر موجود ہو' پھر وہ اذان دے اور اقامت کہے اور نماز ادا کرے تو اُس کے ساتھ چار ہزار فرشتے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) چار ہزار' ہزار فرشتے نماز ادا کرتے ہیں۔

**1952** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اِذَا صَلَّى الرَّجُلُ وَاَقَامَ صَلّٰى مَعَهُ مَلَكَاهُ، وَاِذَا اَذَّنَ، وَاَقَامَ صَلّٰى مَعَهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ كَثِيْرٌ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص اقامت کہہ کر نماز ادا کرتا ہے' تو اُس کے ساتھ دو فرشتے نماز ادا کرتے تھے اور جب کوئی شخص اقامت کہہ کر نماز ادا کرتا ہے' تو اُس کے ساتھ بہت سے فرشتے نماز ادا کرتے ہیں (یعنی جب کوئی شخص کسی ویرانے میں تنہا ہو اور ایسا کرے)۔

**1953** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ: اِذَا اَقَامَ الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ صَلّٰى مَعَهُ مَلَكَاهُ، وَاِذَا اَذَّنَ، وَاَقَامَ صَلّٰى مَعَهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مَا شَهِدَ الْاَرْضَ

٭٭ مکحول فرماتے ہیں: جب کوئی شخص صرف اپنے لیے اقامت کہتا ہے' تو اُس کے ساتھ دو فرشتے نماز ادا کرتے ہیں' اور جب وہ شخص (کسی جگہ پر اکیلا ہو) اور وہ اذان دے اور اقامت کہے' تو اُس کے ساتھ زمین پر موجود تمام فرشتے نماز ادا کرتے ہیں۔

**1954** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: مَنْ صَلّٰى بِاَرْضٍ فَلَاةٍ فَاَقَامَ صَلّٰى، عَنْ يَمِيْنِهِ مَلَكٌ، وَعَنْ يَسَارِهِ مَلَكٌ وَمَنْ اَذَّنَ، وَاَقَامَ صَلّٰى مَعَهُ الْمَلَائِكَةُ اَمْثَالَ الْجِبَالِ

٭٭ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: جو شخص بے آب و گیاہ جگہ پر نماز ادا کرتے ہوئے اقامت کہے' تو اُس کے دائیں طرف ایک فرشتہ نماز ادا کرتا ہے اور بائیں طرف ایک فرشتہ نماز ادا کرتا ہے' اور جو شخص اذان بھی دے اور اقامت بھی کہے' تو اُس

کے ساتھ پہاڑوں جتنے فرشتے نماز ادا کرتے ہیں۔

**1955** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا كَانَ الرَّجُلُ بِاَرْضٍ قِيٍّ فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَلْيَتَوَضَّاْ، فَاِنْ لَمْ يَجِدْ مَاءً فَلْيَتَيَمَّمْ، فَاِنْ اَقَامَ صَلّٰى مَعَهُ مَلَكَاهُ، وَاِنْ اَذَّنَ وَاَقَامَ صَلّٰى خَلْفَهُ مِنْ جُنُوْدِ اللّٰهِ مَا لَا يُرٰى طَرَفَاهُ

✵✵ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص کسی ویران جگہ پر موجود ہو اور نماز کا وقت ہو جائے تو وہ شخص وضو کرے' اگر اُسے پانی نہیں ملتا تو وہ تیمم کرے' اگر وہ اقامت کہہ کر (نماز ادا کرتا ہے) تو اُس کے ساتھ دو فرشتے نماز ادا کرتے ہیں اور اگر وہ اذان دیتا ہے اور اقامت کہتا ہے' تو اُس کے پیچھے اللہ تعالیٰ کے اتنے لشکر نماز ادا کرتے ہیں' جن کے دونوں کنارے دکھائی نہیں دیتے''۔

## بَابُ مَنْ نَسِيَ الْاِقَامَةَ

## باب: جو شخص اقامت کہنا بھول جائے

**1956** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: نَسِيتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ حَتّٰى اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ قَالَ: فَارْكَعْهُمَا، ثُمَّ صَلِّ وَلَا تُعِدِ الْاِقَامَةَ، الْاُوْلٰى تُجْزِيكَ

✵✵ ابن جریج کہتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں فجر کی دو رکعات بھول جاتا ہوں یہاں تک کہ اقامت کہہ دی جاتی ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: پہلے تم اُن دونوں کو ادا کرو اور پھر نماز ادا کرو اور تم اقامت دوبارہ نہ کہنا' پہلی اقامت تمہارے لیے کافی ہوگی۔

**1957** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لِكُلِّ صَلَاةٍ اِقَامَةٌ لَا بُدَّ، وَاِنْ صَلَّيْتَ لِنَفْسِكَ، وَاِنْ كُنْتَ فِيْ سَفَرٍ

✵✵ ابن جریج' عطاء کا یہ قول نقل کرتے ہیں: ہر نماز کے لیے اقامت ضروری ہے خواہ تم تنہا نماز ادا کر رہے ہو' خواہ تم سفر میں ہو۔

**1958** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: صَلَّيْتُ لِنَفْسِي الْمَكْتُوبَةَ فَنَسِيتُ اَنْ اُقِيمَ لَهَا قَالَ: عُدْ لِصَلَاتِكَ اَقِمْ لَهَا ثُمَّ عُدْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں اکیلا فرض نماز ادا کرتا ہوں اور اُس کے لیے اقامت کہنا بھول جاتا ہوں' تو اُنہوں نے فرمایا: تم اپنی نماز کو دُہراؤ اور اُس کے لیے اقامت کہہ کر پھر دوبارہ نماز ادا کرو۔

**1959** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: مَنْ نَسِيَ الْاِقَامَةَ حَتّٰى صَلّٰى

لَمْ يُعِدْ صَلَاتَهُ

✸✸ زہری اور قتادہ فرماتے ہیں: جو شخص اقامت کہنا بھول جائے اور نماز ادا کر لے تو وہ اپنی نماز کو نہیں دُہرائے گا۔

**1960** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِإِبْرَاهِيْمَ: صَلَّيْتُ بِغَيْرِ إِقَامَةٍ قَالَ: يُجْزِيكَ

✸✸ منصور بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم سے دریافت کیا: میں نے اقامت کے بغیر نماز ادا کر لی' تو اُنہوں نے فرمایا: یہ تمہارے لیے جائز ہے۔

## بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي الْمِصْرِ بِغَيْرِ إِقَامَةٍ

## باب: جو شخص شہر میں اقامت کے بغیر نماز ادا کرلے

**1961** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ: صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فِي دَارِهِ بِغَيْرِ إِقَامَةٍ، وَقَالَ: إِقَامَةُ الْمِصْرِ تَكْفِي

✸✸ امام عبدالرزاق' امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے حماد کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو اپنے گھر میں اقامت کے بغیر نماز پڑھادی' اُنہوں نے یہ فرمایا: شہر میں کہی گئی اقامت کفایت کر جاتی ہے۔

**1962** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، وَعُثْمَانَ، وَالْأَسْوَدَ: صَلَّوْا بِغَيْرِ أَذَانٍ وَّلَا إِقَامَةٍ. قَالَ سُفْيَانُ: كَفَتْهُمْ إِقَامَةُ الْمِصْرِ

✸✸ امام عبدالرزاق نے سفیان ثوری کے حوالے سے حماد کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود' عثمان اور اسود نے اذان اور اقامت کے بغیر نماز ادا کر لی۔

سفیان کہتے ہیں: شہر کی اقامت اُن کے لیے کفایت کر گئی۔

**1963** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوْبَ فِي رَجُلٍ نَسِيَ الْإِقَامَةَ حَتَّى قَامَ يُصَلِّي قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ: إِذَا كَانَ فِي مِصْرٍ تُقَامُ فِيْهِ الصَّلَاةُ أَجْزَأَ عَنْهُ

✸✸ معمر نے ایوب کا بیان ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو اقامت بھول جاتا ہے اور کھڑا ہو کر نماز ادا کر لیتا ہے' تو اُنہوں نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب شہر میں ہوتے تھے تو شہر میں نماز کے لیے جو اقامت کہی جاتی تھی وہ اُن کے لیے کفایت کر جاتی تھی۔

**1964** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ: إِذَا كُنْتَ فِي الْمِصْرِ يُجْزِيكَ إِقَامَةُ الْمِصْرِ، وَإِنْ لَمْ تَسْمَعْ

* * ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب تم شہر میں موجود ہو تو شہر کی اقامت تمہارے لیے کافی ہوگی' خواہ وہ تم نے سنی نہ بھی ہو۔

**1965** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ: إِذَا صَلَّى بِأَرْضٍ تُقَامُ بِهَا الصَّلَاةُ يُصَلِّي بِإِقَامَتِهِمْ وَلَمْ يُقِمْ لِنَفْسِهِ

* * عبداللہ بن واقد بیان کرتے ہیں: جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کسی ایسی جگہ پر نماز ادا کرتے جہاں نماز قائم ہو چکی ہوتی تھی تو وہ اُن لوگوں کی اقامت کی بنیاد پر نماز ادا کر لیتے تھے' وہ اپنے لیے اقامت نہیں کہتے تھے۔

**1966** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي زِيَادٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى فَقُلْتُ: جِئْتُ الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّوْا، أُقِيمُ؟ قَالَ: قَدْ كُفِيتَ

* * ابن ابوزیاد بیان کرتے ہیں: میں نے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے سوال کیا' میں نے کہا: میں مسجد میں آتا ہوں' لوگ نماز ادا کر چکے ہوتے ہیں' تو کیا میں اقامت کہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: تمہارے لیے کفایت ہو چکی ہے۔

**1967** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسًا: وَقَدْ دَخَلَ مَسْجِدًا قَدْ صَلَّى فِيهِ فَأَذَّنَ، وَأَقَامَ

* * ابن جریج' ابوعثمان کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا' وہ مسجد میں داخل ہوئے جہاں نماز ہو چکی تھی تو اُنہوں نے اذان بھی دی اور اقامت بھی کہی۔

## بَابُ مَنْ نَسِيَ الْإِقَامَةَ فِي السَّفَرِ

## باب: جو شخص سفر کے دوران اقامت کہنا بھول جائے

**1968** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ إِقَامَةٌ قَالَ: وَمَنْ نَسِيَ إِقَامَةً فِي السَّفَرِ فَلَيْسَ عَلَيْهِ إِعَادَةٌ، وَمَنْ نَسِيَ الْمَضْمَضَةَ، وَالِاسْتِنْشَاقَ لَمْ يُعِدْ

* * حسن بصری فرماتے ہیں: خواتین پر اقامت کہنا لازم نہیں ہے۔ وہ فرماتے ہیں: جو شخص سفر کے دوران اقامت کہنا بھول جائے' اُس پر دوبارہ نماز ادا کرنا لازم نہیں ہوگا' اور جو شخص کُلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا بھول جائے اُس پر (وضو کو) دُہرانا لازم نہیں ہوگا۔

**1969** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ: قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ: نَسِيتُ الْإِقَامَةَ فِي السَّفَرِ قَالَ: تُجْزِيكَ صَلَاتُكَ

* * منصور بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم سے کہا کہ میں سفر کے دوران اقامت کہنا بھول گیا تھا' تو اُنہوں نے فرمایا: تمہاری نماز درست ہوئی ہے۔

**1970** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: فَإِنْ كُنْتَ فِي السَّفَرِ فَلَا تُصَلِّ إِلَّا بِالْإِقَامَةِ، فَإِنْ

نَسِيتَ الْإِقَامَةَ فَعُدْ لِصَلَاتِكَ اَقِمْ، ثُمَّ عُدْ

❋❋ عطاء فرماتے ہیں: اگر تم سفر میں ہو تو صرف اقامت کے ساتھ ہی نماز ادا کرو اور اگر تم اقامت بھول جاتے ہو تو اپنی نماز کو دُہراؤ' اقامت کہہ کر پھر نماز ادا کرو۔

## بَابُ الرَّجُلُ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيَسْمَعُ الْإِقَامَةَ فِيْ غَيْرِهِ

## جو شخص مسجد میں داخل ہوتا ہے' اور پھر کسی دوسری جگہ سے اقامت کی آواز سنتا ہے

**1971** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ سَمِعَ النِّدَاءَ، اَوِ الْإِقَامَةَ وَهُوَ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ اَيَقْطَعُ صَلَاتَهُ وَيَاْتِي الْمَسْجِدَ الْجَامِعَ؟ قَالَ: اِنْ ظَنَّ اَنَّهُ مُدْرِكٌ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ شَيْئًا فَنَعَمْ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ سَمِعْتُ الْإِقَامَةَ اَيَحِقُّ عَلَيَّ اَنْ آتِيَ الصَّلَاةَ كَمَا يَحِقُّ اِذَا سَمِعْتُ النِّدَاءَ؟ قَالَ: نَعَمْ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' اگر کوئی شخص اذان یا اقامت سنتا ہے اور اُس وقت وہ فرض نماز ادا کر رہا ہو' تو وہ اپنی نماز کو منقطع کر کے جامع مسجد میں آئے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: اگر وہ یہ گمان رکھتا ہو کہ وہ فرض نماز کا کچھ حصہ (باجماعت) پالے گا تو پھر ایسا ہی ہوگا۔ میں نے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' اگر میں اقامت سنتا ہوں' تو کیا مجھ پر یہ بات لازم ہوگی کہ میں نماز کے لیے آؤں' جس طرح اذان سن کر مجھ پر یہ بات لازم ہوتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

**1972** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ: صَلَّى رَكْعَتَيْنِ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ فِيْ بَيْتِهِ، ثُمَّ سَمِعَ الْإِقَامَةَ فَخَرَجَ اِلَيْهَا

❋❋ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرض نماز کی دو رکعات اپنے گھر میں ادا کر چکے ہوتے تھے' پھر وہ اقامت کی آواز سنتے تھے تو اُس کی طرف تشریف لے جاتے تھے۔

**1973** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ اَبِي رَاشِدٍ قَالَ: رَاَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، جَاءَنَا وَقَدْ صَلَّيْنَا فَسَمِعَ مُؤَذِّنًا، فَخَرَجَ لَهُ

❋❋ ربیع بن ابوراشد بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر کو دیکھا' وہ ہمارے پاس تشریف لائے' ہم نماز ادا کر چکے تھے' اُنہوں نے مؤذن کو سنا تو اُس کی طرف تشریف لے گئے۔

**1974** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: فَعَلَهُ الْاَسْوَدُ يَقُولُ: مَرَّةً اَتَّبِعُ الْمَسْجِدَ

❋❋ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اسود نے بھی ایسا ہی کیا تھا' اُنہوں نے یہ فرمایا: میں ایک مرتبہ میں مسجد کے پیچھے جاتا ہوں۔

**1975** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ

عَلْقَمَةَ، اَنَّهُ كَانَ يَجِيءُ الْمَسْجِدَ، وَقَدْ صَلَّوْا فِيهِ، وَهُوَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنِينَ فَيُصَلِّي فِي مَسْجِدِهِ الَّذِي دَخَلَهُ

✲✲ علقمہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ مسجد میں آئے وہاں لوگ نماز ادا کر چکے تھے پھر انہوں نے اذان دینے والوں کی آواز سنی تو انہوں نے اُسی مسجد میں نماز ادا کر لی جس میں وہ داخل ہوئے تھے۔

**1976 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: فِي رَجُلٍ صَلَّى مِنَ الْمَكْتُوبَةِ رَكْعَةً ثُمَّ سَمِعَ الْإِقَامَةَ قَالَ: يَصِلُ اِلَيْهَا اُخْرَى، ثُمَّ يَاْتِي الْاِمَامَ فَيُصَلِّي مَعَهُ فِي جَمَاعَةٍ، وَاِنْ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ دَخَلَ مَعَهُمْ

✲✲ قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو فرض نماز کی ایک رکعت ادا کر چکا ہو اور پھر اقامت سنے تو قتادہ فرماتے ہیں: وہ دوسری رکعت اُس کے ساتھ ملا کر (دو نفل بنائے گا) پھر وہ امام کے پاس آئے گا اور اُس کی اقتداء میں باجماعت نماز ادا کرے گا اور اگر وہ مسجد میں موجود تھا تو اُن لوگوں کے ساتھ (نماز باجماعت میں) شریک ہو جائے گا۔

**1977 - آثارِ صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: اِذَا فُرِضَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَخْرُجْ مِنْهَا اِلَى غَيْرِهَا

✲✲ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب نماز فرض ہو جائے تو تم اُس سے نکل کر دوسری کی طرف نہ جاؤ۔

## بَابُ الرَّجُلِ يُؤَذِّنُ فَيَنْسَى فَيَجْعَلُهُ اِقَامَةً

## باب: جو شخص اذان دیتے ہوئے بھول جائے اور اُسے اقامت بنالے (یعنی اُس میں اقامت کے کلمات پڑھ دے)

**1978 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اَذَّنَ فَنَسِيَ فَاَقَامَ، قَالَ الشَّعْبِيُّ: يُؤَذِّنُ، وَيُقِيمُ قَالَ: تَفْسِيرُهُ عِنْدَنَا اَنْ يَجْعَلَ الْاِقَامَةَ اَذَانًا، ثُمَّ يُقِيمُ

✲✲ امام شعبی سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اذان دیتے ہوئے بھول جاتا ہے اور اقامت کہہ دیتا ہے تو امام شعبی نے کہا: وہ اذان دے گا اور اقامت کہے گا۔

راوی کہتے ہیں: ہمارے نزدیک اس کی وضاحت یہ ہے وہ اقامت کو اذان بنادے گا اور پھر دوبارہ اقامت کہے گا۔

## بَابُ شُهُودِ الْجَمَاعَةِ

## باب: جماعت (کے ساتھ نماز میں) شریک ہونا

**1979 - آثارِ صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَلْقَى اللّٰهَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلَى هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ حَيْثُ يُنَادَى بِهِنَّ فَاِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى، وَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهُدَى، وَلَعَمْرِي مَا اِخَالُ اَحَدَكُمْ اِلَّا، وَقَدْ

اتَّخَذَ مَسْجِدًا فِي بَيْتِهِ، وَلَوْ اَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ، كَمَا يُصَلِّي هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِي بَيْتِهِ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَضَلَلْتُمْ، وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا، وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُومٌ نِفَاقُهُ اَوْ مَعْرُوفٌ نِفَاقُهُ، وَلَقَدْ رَاَيْتُ الرَّجُلَ يُهَادَى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ، حَتّٰى يُقَامَ فِي الصَّفِّ فَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُوْرَ فَيَخْطُو خُطْوَةً يَعْمِدُ بِهَا اِلَى مَسْجِدٍ لِلّٰهِ تَعَالٰى اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَرَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً، حَتّٰى اِنْ كُنَّا لَنُقَارِبُ فِي الْخُطَا

❊❊ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ کل وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مسلمان ہونے کے طور پر حاضر ہو تو اُسے ان پانچ فرض نمازوں کی حفاظت کرنی چاہیے جب ان کے لیے بلایا جائے' کیونکہ یہ ہدایت کے طریقے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کے لیے ہدایت کے طریقے مشروع کیے ہیں' مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے! میرا نہیں خیال کہ تم میں سے کوئی شخص اگر اپنے گھر میں نماز کے لیے جگہ مخصوص کر لیتا ہے (تو یہ مناسب ہوگا)' اگر تم اپنے گھروں میں نماز ادا کرو جس طرح وہ شخص ادا کرتا ہے جو نماز باجماعت میں شریک نہیں ہوتا اور گھر بیٹھا رہتا ہے' تو تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو ترک کر دو گے اور اگر تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو ترک کر دو گے تو تم گمراہ ہو جاؤ گے' مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے' ہم یہ سمجھتے تھے کہ باجماعت نماز میں شریک نہ ہونے والا شخص کوئی ایسا منافق ہوگا جس کا نفاق طے شدہ ہو' یا جس کا نفاق معروف ہو' اور میں نے دیکھا کہ بعض اوقات کسی شخص کو دو آدمیوں کے درمیان سہارا دے کر لایا جاتا تھا اور اُسے صف میں کھڑا کر دیا جاتا تھا' جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور پھر وہ پیدل چلتا ہوا اللہ تعالیٰ کی مسجد کی طرف جائے تو اللہ تعالیٰ اُس کے ہر ایک قدم کے عوض میں اُس کے لیے ایک نیکی نوٹ کرے گا' اور اُس کے ایک قدم کے عوض میں اُس کا ایک درجہ بلند کرے گا' ایک قدم کے عوض میں اُس کا ایک گناہ معاف کرے گا' یہاں تک کہ ہم لوگ چھوٹے قدم اُٹھایا کرتے تھے (تاکہ زیادہ اجر و ثواب حاصل ہو)۔

**1980** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ لَيْثٍ، يَرْفَعُهُ اِلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِثْلَهُ

❊❊ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

**1981** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، مَوْلٰى عُمَرَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: اَبْعَدُكُمْ بَيْتًا اَعْظَمُ اَجْرًا قَالُوْا: كَيْفَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: كَثْرَةُ الْخُطَا يَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِاِحْدَى خُطْوَتَيْهِ حَسَنَةً، وَيُمْحَى عَنْهُ بِالْاُخْرَى سَيِّئَةٌ

❊❊ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم میں سے جس شخص کا گھر (مسجد سے) زیادہ دور ہوگا' اُسے اجر زیادہ ملے گا۔ لوگوں نے دریافت کیا: اے حضرت ابوہریرہ! وہ کس طرح؟ انہوں نے فرمایا: زیادہ قدموں کی وجہ سے' کیونکہ اللہ تعالیٰ دو میں سے ایک قدم کے بدلے میں ایک نیکی نوٹ کرتا ہے اور دوسرے کے عوض میں ایک گناہ کو مٹا دیتا ہے۔

**1982** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ طَرِيفٍ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ: شَكَتْ بَنُو سَلِمَةَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعْدَ مَنَازِلِهِمْ فِي الْمَسْجِدِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (نَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا

وَ آثَارَهُمْ) (یس: 12) فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ مَنَازِلَكُمْ فَإِنَّمَا تُكْتَبُ آثَارُكُمْ

✻✻ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنوسلمہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کی کہ اُن کے گھر مسجد سے دور ہیں' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''جو اُن لوگوں نے آگے بھیجا ہے اور جو ان لوگوں کے قدموں کے نشانات ہیں' ہم اُنہیں نوٹ کر رہے ہیں''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی رہائشی جگہ پر ہی رہو' کیونکہ تمہارے قدموں کے نشان نوٹ کیے جاتے ہیں۔

**1983** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: وَضَعَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَدَهُ، عَلَيَّ: وَهُوَ يُرِيْدُ الصَّلَاةَ فَجَعَلَ يُقَارِبُ خَطْوَهُ

✻✻ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ مجھ پر رکھا' وہ نماز کا ارادہ رکھتے تھے اور پھر اُنہوں نے چھوٹے قدم اُٹھانا شروع کیے۔

**1984** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آمُرَ فِتْيَانِيْ يَسْتَعِدُّوا اِلَيَّ بِحُزَمِ الْحَطَبِ، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، ثُمَّ نُحَرِّقَ بُيُوتًا عَلٰى مَنْ فِيْهَا

✻✻ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اُس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں کچھ نوجوانوں کو حکم دوں کہ وہ میرے لیے لکڑیوں کا گٹھا تیار کریں اور پھر میں کسی شخص کو ہدایت کروں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے اور پھر ہم اُن لوگوں سمیت اُن کے گھر جلا دیں (جو نماز باجماعت میں شریک نہیں ہوئے)''۔

**1985** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آمُرَ فِتْيَانِيْ فَيَجْمَعُوا لِي حُزَمًا مِنْ حَطَبٍ، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، ثُمَّ اَنْطَلِقَ فَاُحَرِّقَ عَلٰى قَوْمٍ بُيُوتَهُمْ لَا يَشْهَدُوْنَ الصَّلَاةَ.

✻✻ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں کچھ نوجوانوں کو ہدایت کروں وہ میرے لیے لکڑیوں کے گٹھے تیار کریں' پھر میں ایک شخص کو ہدایت کروں وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور پھر میں جاؤں اور اُن لوگوں کے گھر جلا دوں جو (نماز باجماعت میں) شریک نہیں ہوئے''۔

**1986** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✻✻ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

**1987** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، اَوْ غَیْرِهٖ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَهٰذَا قَالَ: وَلَوْ قِیْلَ لِاَحَدِکُمْ: اِنَّکَ اِذَا شَهِدْتَ الْعِشَاءَ، وَجَدْتَ مِرْمَاتَیْنِ حَسَنَتَیْنِ اَوْ عَرْقًا سَمِیْنًا لَشَهِدَهَا، وَمَا صَلَاةٌ اَشَدُّ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ مِنْ هَاتَیْنِ الصَّلَاتَیْنِ: صَلَاةُ الصُّبْحِ، وَصَلَاةُ الْعِشَاءِ لَا یُطِیْقُوْنَهَا

✱✱ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں:

''اگر تم میں سے کسی شخص کو یہ کہا جائے کہ اگر تم عشاء کی نماز میں شریک ہوئے تو تمہیں دو اچھے پائے ملیں گے' یا پُر گوشت ہڈی ملے گی تو آدمی اُس میں ضرور شریک ہوگا' منافقین کے لیے کوئی بھی نماز ان دو نمازوں سے زیادہ سخت نہیں ہے' صبح کی نماز اور عشاء کی نماز' یہ لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے (کہ اس میں شریک ہوں)''۔

**1988** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ: خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلَی الصَّلَاةِ فَاسْتَقْبَلَ النَّاسَ فَاَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَقَامَ وَقَالَ: لَا نَنْتَظِرُ لِصَلَاتِنَا اَحَدًا فَلَمَّا قَضَی صَلَاتَهُ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ، ثُمَّ قَالَ: مَا بَالُ اَقْوَامٍ یَتَخَلَّفُ بِتَخَلُّفِهِمْ آخَرُوْنَ، وَاللّٰهِ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اُرْسِلَ اِلَیْهِمْ فَیُجَاءَ فِیْ اَعْنَاقِهِمْ، ثُمَّ یُقَالُ: اشْهَدُوا الصَّلَاةَ

✱✱ ثابت بن حجاج بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نماز ادا کرنے کے لیے نکلے' اُنہوں نے لوگوں کی طرف رُخ کیا' اُنہوں نے مؤذن کو حکم دیا' اُس نے اقامت کہی تو اُنہوں نے کہا: ہم اپنی اس نماز کے لیے کسی کا انتظار نہیں کریں گے۔ جب اُنہوں نے نماز مکمل کی تو لوگوں کی طرف توجہ ہوئے اور بولے: لوگوں کو کیا ہوگیا ہے' وہ نماز سے پیچھے رہ جاتے ہیں' اللہ کی قسم! میں نے ارادہ کیا کہ میں اُن کی طرف پیغام بھیجوں اور پھر اُنہیں گردنوں سے پکڑ کر لایا جائے اور کہا جائے: نماز میں شریک ہو!

**1989** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ لَیْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: شَهِدْتُ رَجُلًا اَقَامَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ شَهْرًا یَسْاَلُهُ عَنْ هٰذِهِ الْمَسْاَلَةِ کُلَّ یَوْمٍ: مَا تَقُوْلُ فِیْ رَجُلٍ یَصُوْمُ فِی النَّهَارِ، وَیَقُوْمُ فِی اللَّیْلِ لَا یَشْهَدُ جَمَاعَةً، وَلَا جُمُعَةً اَیْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِی النَّارِ

✱✱ مجاہد بیان کرتے ہیں: میں ایک شخص کے پاس موجود تھا جو ایک ماہ تک حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ہاں ٹھہرا' وہ روزانہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس مسئلہ کے بارے میں دریافت کرتا تھا' ایسے شخص کے بارے میں آپ کیا رائے رکھتے ہیں جو دن کے وقت نفلی روزہ رکھتا ہے' رات کے وقت نوافل ادا کرتا ہے' لیکن وہ نہ تو نماز باجماعت میں شریک ہوتا ہے اور نہ جمعہ کی نماز میں شریک ہوتا ہے' ایسا شخص کہاں جائے گا؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جہنم میں!

**1990** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ لَیْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ:

رَجُلٌ يَصُومُ النَّهَارَ، وَيَقُومُ اللَّيْلَ لَا يَشْهَدُ جَمَاعَةً، وَلَا جُمُعَةً اَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي النَّارِ، ثُمَّ جَاءَ الْغَدُ فَسَاَلَهُ، عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: هُوَ فِي النَّارِ، فَاخْتَلَفَ اِلَيْهِ قَرِيبًا مِنْ شَهْرٍ يَسْاَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ، وَيَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ: هُوَ فِي النَّارِ

✱✱ مجاہد بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: ایک شخص دن کے وقت روزہ رکھتا ہے' رات کے وقت نوافل ادا کرتا ہے' لیکن وہ باجماعت نماز میں اور جمعہ کی نماز میں شریک نہیں ہوتا' وہ شخص کہاں ہوگا؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جہنم میں! وہ شخص اگلے دن آیا' اُس نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے یہی جواب دیا کہ وہ جہنم میں ہوگا۔ وہ شخص تقریباً ایک ماہ تک حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آتا رہا اور اُن سے اس بارے میں دریافت کرتا رہا' لیکن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہی کہتے رہے کہ وہ شخص جہنم میں جائے گا۔

**1991** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ، اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَهُوَ مَحْصُورٌ، وَعَلِيٌّ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَقَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اَنَا اَتَحَرَّجُ اَنْ اُصَلِّيَ مَعَ هٰؤُلَاءِ، وَاَنْتَ الْإِمَامُ، قَالَ عُثْمَانُ: اِنَّ الصَّلَاةَ اَحْسَنُ مَا عَمِلَ النَّاسُ فَاِذَا رَاَيْتَ النَّاسَ يُحْسِنُونَ فَاَحْسِنْ مَعَهُمْ، وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ يُسِيئُونَ فَاجْتَنِبْ اِسَاءَتَهُمْ

✱✱ عبیداللہ بن عدی بن خیار بیان کرتے ہیں: وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' جنہیں اُس وقت محصور کیا جاچکا تھا' حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے۔ عبیداللہ بن عدی نے کہا: اے امیر المؤمنین! مجھے اس بات میں حرج محسوس ہوتا ہے' میں ان لوگوں کے ساتھ نماز ادا کرلوں حالانکہ امام آپ ہیں۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ جو عمل کرتے ہیں اُن میں سب سے عمدہ عمل نماز ہے' جب تم لوگوں کو دیکھو کہ وہ اچھائی کررہے ہیں' تو تم اُن کے ساتھ اچھائی کرو اور جب تم اُنہیں دیکھو کہ بُرائی کررہے ہیں' تو تم اُن کی بُرائی سے اجتناب کرو۔

**1992** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: مَا مِنْ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا الْمُسْلِمُ اِلَى مَسْجِدٍ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً، وَمَحَى عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً

✱✱ محمد بن عبدالرحمٰن اپنے دادا (حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مسلمان شخص مسجد کی طرف جاتے ہوئے جو بھی قدم اُٹھاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اُس کے عوض میں ایک نیکی نوٹ کرتا ہے اور اُس کے عوض میں ایک گناہ کو مٹا دیتا ہے۔

**1993** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يُكَفِّرُ اللّٰهُ الْخَطَايَا، وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟ اَلْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ، وَاِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عِنْدَ الْمَكَارِهِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ

✱✱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہاری راہنمائی اُس عمل کی طرف نہ کروں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور درجات کو بلند کر دیتا ہے' وہ مسجد کی طرف قدم اُٹھا کر جانا ہے' طبیعت کی عدم آمادگی کے وقت اچھی طرح وضو کرنا ہے' ایک نماز کے بعد

دوسری نماز کا انتظار کرنا ہے' یہی تیاری ہے' یہی تیاری ہے''۔

**1994** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ حُمَیْدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیُّ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: الرِّبَاطُ اَفْضَلُ الرِّبَاطِ الصَّلَاةُ بَعْدَ الصَّلَاةِ، وَلُزُوْمُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ، مَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّی، ثُمَّ يَجْلِسُ فِیْ مَجْلِسِهٖ اِلَّا صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتّٰی يُحْدِثَ

✲✲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے بہترین تیاری ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا' ذکر کی محافل میں شریک ہونا ہے' جو بھی شخص نماز ادا کرنے کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھا رہے' تو فرشتے اُس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں جب تک وہ شخص بے وضو نہیں ہوتا''۔

**1995** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِیْ مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: يَرْجُوْنَ لِلرَّجُلِ اِذَا مَشٰی اِلَی الْمَسْجِدِ - يَعْنِیْ لِلصَّلَاةِ فِی اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ - الْمَغْفِرَةَ

✲✲ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جو شخص تاریک رات میں مسجد کی طرف یعنی نماز کی ادائیگی کے لیے پیدل چل کر جاتا ہے' پہلے لوگ اُس کے لیے مغفرت کی اُمید رکھتے تھے۔

**1996** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ كَعْبًا قَالَ: مَنْ غَدَا اِلَی الْمَسْجِدِ وَرَاحَ اَعْزَمَ اللّٰهُ السَّمَاءَ، وَالْاَرْضَ رِزْقَهٗ - اَوْ قَالَ: السَّمٰوَاتِ - عَبْدُ الرَّزَّاقِ يَشُكُّ

✲✲ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: جو شخص مسجد کی طرف صبح کے وقت جاتا ہے اور شام کے وقت جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ آسمان اور زمین میں اُس کے رزق کو پختہ کر دیتا ہے۔

امام عبدالرزاق کو شک ہے' شاید آسمان کی جگہ لفظ آسمانوں نقل ہوا ہے۔

**1997** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنَّ الشَّيْطَانَ ذِئْبُ ابْنِ آدَمَ، كَذِئْبِ الْغَنَمِ يَاْخُذُ الشَّاةَ دُوْنَ النَّاحِيَةِ وَالْقَاصِيَةِ فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْمَسَاجِدِ

✲✲ عطاء فرماتے ہیں: شیطان' انسان کے لیے بھیڑیے کی حیثیت رکھتا ہے جس طرح بکریوں کے لیے بھیڑیا ہوتا ہے' جو کنارے پر موجود یا الگ چلنے والی بکری کو پکڑ لیتا ہے' تو تم پر جماعت اور مساجد کے ساتھ رہنا لازم ہے۔

**1998** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ سَبْرَةَ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آمُرَ فِتْيَانًا فَيَجْمَعُوْنَ حَطَبًا، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّیَ بِالنَّاسِ ثُمَّ اَحْضُرَ اِلٰی بُيُوْتِ قَوْمٍ لَمْ يَحْضُرُوا الصَّلَاةَ فَاُحَرِّقَهَا عَلَيْهِمْ، وَاللّٰهِ لَوْ قِيْلَ لِاَحَدِهِمْ: اِنْ جَاءَ اِلَی الْمَسْجِدِ وَجَدَ مِرْمَاةً اَوْ مِرْمَاتَيْنِ، اَوْ عَرْقًا اَوْ عَرْقَيْنِ لَحَضَرَهَا

✲✲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں کچھ نوجوانوں کو ہدایت کروں وہ لکڑیاں اکٹھی کریں' پھر میں ایک شخص کو ہدایت کروں وہ لوگوں کو نماز پڑھائے' پھر میں اُن لوگوں کے گھروں کی طرف جاؤں' جو نماز میں شریک نہیں ہوئے اور اُن کے گھر جلا دوں' اللہ کی قسم! اگر اُن میں سے کسی شخص سے یہ کہا جائے کہ اگر وہ مسجد میں آیا تو اُسے ایک یا دو پائے ملیں گے یا ایک یا دو گوشت والی ہڈیاں ملیں گی تو وہ اس (باجماعت نماز میں) شریک ہوگا''۔

## بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِيْ جَمَاعَةٍ

## باب: باجماعت نماز ادا کرنے کی فضیلت

**1999** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: فَضْلُ الصَّلَاةِ فِيْ جَمَاعَةٍ خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ ضِعْفًا

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: باجماعت نماز ادا کرنے کو پچیس گنا فضیلت حاصل ہے۔

**2000** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ اَبِي الْخُوَارِ، اَنَّهُ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ مَعَ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ اِذْ مَرَّ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ خَتَنُ زَيْدِ بْنِ الزَّبَّانِ، فَدَعَاهُ نَافِعٌ، فَقَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةٌ مَعَ الْاِمَامِ اَفْضَلُ مِنْ خَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ صَلَاةً يُصَلِّيْهَا وَحْدَهُ

✵✵ عمر بن عطاء بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ نافع بن جبیر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' اسی دوران ابوعبداللہ وہاں سے گزرے' جو زید بن زبان کے داماد تھے' نافع نے اُنہیں بلایا اور کہا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''امام کے ساتھ نماز ادا کرنا' آدمی کے تنہا نماز ادا کرنے پر پچیس گنا فضیلت رکھتا ہے''۔

**2001** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَضْلُ صَلَاةِ الْجَمِيْعِ عَلٰى صَلَاةِ الْوَاحِدِ خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ دَرَجَةً، وَتَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ . يَقُوْلُ اَبُو هُرَيْرَةَ: وَاقْرَاُوا اِنْ شِئْتُمْ: (وَقُرْآنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا) (الإسراء: 78). قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ قَتَادَةُ: يَشْهَدُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''باجماعت نماز ادا کرنا' تنہا نماز ادا کرنے پر پچیس درجہ فضیلت رکھتا ہے' رات اور دن کے فرشتے صبح کی نماز میں اکٹھے ہوتے ہیں''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر تم لوگ چاہو تو یہ آیت تلاوت کرلو:

''اور فجر کی تلاوت' بے شک فجر کی تلاوت میں حاضری ہوتی ہے''۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: یعنی رات اور دن کے فرشتے موجود ہوتے ہیں۔

**2002** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ، الْحَسَنَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمِيعِ، تَفْضُلُ عَلٰى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهٗ، اَرْبَعًا وَعِشْرِيْنَ صَلَاةً

✱✱ حسن بصری فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا' آدمی کے تنہا نماز ادا کرنے پر چوبیس گنا فضیلت رکھتا ہے''۔

**2003** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: فَضْلُ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ عَلٰى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهٗ بِضْعٌ وَعِشْرُوْنَ دَرَجَةً

✱✱ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا' آدمی کے تنہا نماز ادا کرنے پر بیس درجہ فضیلت رکھتا ہے۔

**2004** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْبَصِيرِ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: اَشَاهِدٌ فُلَانٌ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، وَلَمْ يَحْضُرْ، قَالَهَا ثَلَاثًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَثْقَلَ الصَّلَوَاتِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ، وَالْفَجْرِ، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا، اَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا، وَاِنَّ الصَّفَّ الْاَوَّلَ عَلٰى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ، وَلَوْ عَلِمْتُمْ مَا فَضِيلَتُهٗ ابْتَدَرْتُمُوْهُ، وَصَلَاتُكَ مَعَ الرَّجُلِ اَزْكٰى مِنْ صَلَاتِكَ وَحْدَكَ، وَصَلَاتُكَ مَعَ الرَّجُلَيْنِ اَزْكٰى مِنْ صَلَاتِكَ مَعَ الرَّجُلِ، وَمَا اَكْثَرُ فَهُوَ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ

✱✱ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی' جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ نے دریافت کیا: کیا فلاں موجود ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی! وہ موجود نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ یہ کلمات ارشاد فرمائے' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: منافقین کے لیے سب سے زیادہ بوجھل نماز عشاء اور فجر کی نمازیں ہیں' اگر تمہیں یہ پتا چل جائے کہ ان دونوں میں کتنا اجر و ثواب ہے' تو وہ ان دونوں میں ضرور شریک ہوں خواہ وہ گھسٹ کر چل کر آئیں اور پہلی صف کی مثال فرشتوں کی صف کی مانند ہے' اگر تمہیں یہ پتا چل جائے کہ اس کی کتنی فضیلت ہے' تو تم تیزی سے اس کی طرف جاؤ اور تمہارا ایک آدمی کے ساتھ نماز ادا کرنا' تمہارے تنہا نماز ادا کرنے سے زیادہ پاکیزگی کا باعث ہے اور تمہارا دو آدمیوں کے ساتھ نماز ادا کرنا' تمہارے ایک آدمی کے ساتھ نماز ادا کرنے سے زیادہ پاکیزگی کا باعث ہے اور جتنے لوگ زیادہ ہوں گے تو یہ چیز اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُتنی ہی زیادہ محبوب ہوگی۔

**2005** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَفَضْلُ صَلَاةِ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ عَلٰى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهٗ خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ دَرَجَةً.

✱✱ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کا جماعت کے ساتھ ادا کرنا' اُس کے تنہا نماز ادا کرنے پر پچیس درجہ فضیلت رکھتا ہے''۔

**2006** - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَیٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَصِیرٍ الْاَوَّلِ

✱✱ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

**2007** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَیٍّ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی النِّدَاءِ، وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ یَجِدُوا اِلَّا اَنْ یَّسْتَهِمُوا عَلَیْهِ لَاسْتَهَمُوا، وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی التَّهْجِیرِ، لَاسْتَبَقُوا اِلَیْهِ، وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِیْ شُهُودِ الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا حَبْوًا. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: فَقُلْتُ لِمَالِكٍ: مَا یُكْرَهُ اَنْ یَّقُوْلَ: الْعَتَمَةَ قَالَ: هٰكَذَا قَالَ الَّذِی حَدَّثَنِی

✱✱ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر لوگوں کو پتا چل جائے کہ اذان اور پہلی صف میں کتنا اجر وثواب ہے اور پھر اُنہیں اس کا موقع صرف قرعہ اندازی کے ذریعہ ملے تو وہ اس کے لیے قرعہ اندازی بھی کر لیں گے' اور اگر اُنہیں صبح کی نماز کے بارے میں پتا چل جائے تو وہ اس کی طرف سبقت لے جائیں گے اور اگر اُنہیں عشاء اور صبح کی نماز باجماعت میں شریک ہونے کے اجر وثواب کا پتا چل جائے تو وہ اس میں ضرور شریک ہوں گے خواہ اُنہیں گھسٹ کر آنا پڑے''۔

امام عبدالرزاق کہتے ہیں: میں نے امام مالک سے دریافت کیا: کیا وجہ ہے' عشاء کی نماز کے لیے لفظ عتمہ استعمال کرنے کو مکروہ قرار دیا جاتا ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جس شخص نے مجھے حدیث بیان کی ہے اُس نے تو اسی طرح بیان کی ہے۔

**2008** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِیمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِیْ جَمَاعَةٍ، فَهُوَ كَقِیَامِ نِصْفِ لَیْلَةٍ، وَمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَالصُّبْحَ فِیْ جَمَاعَةٍ، فَهُوَ كَقِیَامِ لَیْلَةٍ

✱✱ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص عشاء کی نماز باجماعت ادا کرتا ہے' تو یہ نصف رات تک نوافل ادا کرنے کی مانند ہے اور جو شخص عشاء اور صبح کی نمازیں باجماعت ادا کرتا ہے' تو یہ پوری رات قیام کی مانند ہے''۔

**2009** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، عَنْ یَحْیَى بْنِ سَعِیدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّیْمِیُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ: خَرَجَ عُثْمَانُ اِلَى الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فَوَجَدَ النَّاسَ قَلِیلًا، فَاضْطَجَعَ قَلِیلًا فِیْ مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ حَتّٰى كَثُرَ النَّاسُ قَالَ: فَاضْطَجَعْتُ، فَسَاَلَنِی: مَنْ اَنْتَ؟ فَاَخْبَرْتُهُ، ثُمَّ سَاَلَنِی: مَا مَعِی مِنَ الْقُرْاٰنِ؟ فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ عُثْمَانُ: اَمَا اِنَّهُ مَنْ شَهِدَ الْعَتَمَةَ، فَكَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ لَیْلَةٍ، وَمَنْ شَهِدَ الصُّبْحَ، فَكَاَنَّمَا قَامَ لَیْلَةً

✱✱ عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ انصاری بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ عشاء کی نماز کے لیے تشریف لائے' تو اُنہوں نے لوگوں کی تعداد کم پائی' تو وہ مسجد کے پیچھے والے حصے میں تھوڑی دیر کے لیے لیٹ گئے یہاں تک کہ لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی۔ راوی کہتے ہیں: میں بھی لیٹ گیا' اُنہوں نے مجھ سے دریافت کیا: تم کون ہو؟ میں نے اُنہیں بتایا' اُنہوں نے مجھ سے دریافت کیا: تمہیں کتنا قرآن آتا ہے؟ میں نے بتایا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص عشاء کی نماز (باجماعت) میں شریک ہوتا ہے' گویا وہ نصف رات تک نوافل ادا کرتا رہتا ہے اور جو شخص صبح کی نماز میں شریک ہوتا ہے' وہ گویا رات بھر نوافل ادا کرتا رہتا ہے۔

**2010** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ: جَاءَتْ شِفَاءُ اِحْدَى نِسَاءِ بَنِيْ عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ عُمَرَ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَ: مَا لِي لَا اَرَى اَبَا حَثْمَةَ لِزَوْجِهَا شَهِدَ الصُّبْحَ؟ وَهُوَ اَحَدُ رِجَالِ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَتْ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ دَابَ لَيْلَتَهُ فَكَسَلَ اَنْ يَّخْرُجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ رَقَدَ؟ فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَوْ شَهِدَهَا لَكَانَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ دُؤُوبَةِ لَيْلَتَهُ

✱✱ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: بنوعدی بن کعب سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون "شفاء" رمضان کے مہینے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا وجہ ہے' میں نے ابوحثمہ کو صبح کی نماز باجماعت میں نہیں دیکھا؟ یہ اُس خاتون کا شوہر تھا اور اُس کا تعلق بنوعدی بن کعب سے تھا' تو اُس خاتون نے کہا: اے امیر المؤمنین! وہ رات بھر جاگتا رہا تو صبح کی نماز ادا کرنے کے لیے وہ سستی کا شکار ہوا' اُس نے گھر میں ہی نماز ادا کی اور سوگیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر وہ اس باجماعت نماز میں شریک ہوتا' تو یہ چیز میرے نزدیک اُس کے رات بھر عبادت کرنے سے زیادہ بہتر تھی۔

**2011** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ، عَنِ الشِّفَاءِ بِنْتِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ بَيْتِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَوَجَدَ عِنْدِيْ رَجُلَيْنِ نَائِمَيْنِ، فَقَالَ: وَمَا شَأْنُ هٰذَيْنِ مَا شَهِدَا مَعِي الصَّلَاةَ؟ قُلْتُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صَلَّيَا مَعَ النَّاسِ، وَكَانَ ذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ فَلَمْ يَزَالَا يُصَلِّيَانِ حَتّٰى اَصْبَحَا، وَصَلَّيَا الصُّبْحَ، وَنَامَا، فَقَالَ عُمَرُ: لَاَنْ اُصَلِّيَ الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ، اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُصَلِّيَ لَيْلَةً حَتّٰى اُصْبِحَ

✱✱ شفاء بنت عبداللہ بیان کرتی ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے گھر تشریف لائے تو اُنہوں نے میرے پاس دو آدمیوں کو سوتے ہوئے پایا' اُنہوں نے دریافت کیا: ان دونوں کا کیا معاملہ ہے' یہ میرے ساتھ نماز باجماعت میں شریک نہیں ہوئے؟ میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! ان دونوں نے لوگوں کے ساتھ (رات کی نفل) نماز ادا کی تھی' یہ رمضان کے مہینے کی بات ہے' یہ لوگ مسلسل نماز ادا کرتے رہے یہاں تک کہ صبح ہوئی تو یہ دونوں صبح کی نماز ادا کر کے گھر میں ہی سوگئے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں صبح کی نماز باجماعت ادا کروں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے' میں صبح تک رات بھر نوافل ادا کرتا رہوں۔

**2012** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِيْ سُلَيْمٍ، مَوْلٰى اُمِّ عَلِيٍّ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ: شُهُوْدُهُمَا الْعِشَاءَ وَالصُّبْحَ اَفْضَلُ مِنْ قِيَامِ مَا بَيْنَهُمَا

٭٭ مجاہد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک انصاری سے فرمایا: ان دو نمازوں میں شریک ہونا' یعنی عشاء اور صبح کی نمازوں میں' یہ ان دونوں کے درمیان (رات بھر) نوافل ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

**2013** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: لَاَنْ اُصَلِّيَ الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ، اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُحْيِيَ اللَّيْلَ كُلَّهُ

٭٭ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں عشاء کی نماز باجماعت ادا کروں' یہ میرے نزدیک اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے' میں رات بھر نوافل ادا کرتا رہوں۔

**2014** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ قَالَ: كَانَتْ تَعْدِلُ صَلَاةُ الصُّبْحِ فِيْ جَمَاعَةٍ بِقِيَامِ اللَّيْلِ كُلِّهِ، وَصَلَاةُ الْعِشَاءِ بِنِصْفِ اللَّيْلِ

٭٭ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: صبح کی نماز باجماعت ادا کرنے کو ساری رات نوافل ادا کرنے کے برابر قرار دیا گیا ہے اور عشاء کی نماز (باجماعت ادا کرنے کو) نصف رات (تک نوافل ادا کرنے کے برابر قرار دیا گیا ہے)۔

**2015** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: شُهُوْدُ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ مَا كَانَتْ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ قِيَامِ لَيْلَةٍ، وَصِيَامِ يَوْمٍ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: فرض نماز باجماعت میں شریک ہونا' میرے نزدیک رات بھر کے نوافل ادا کرنے اور دن کے وقت نفلی روزہ رکھنے سے زیادہ محبوب ہے۔

**2016** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِيْ رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ اِذَا شَهِدَ الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ مَعَ النَّاسِ صَلَّى رَكَعَاتٍ، ثُمَّ نَامَ، وَاِذَا لَمْ يَشْهَدْهَا فِيْ جَمَاعَةٍ، اَحْيَا لَيْلَهُ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ بَعْضُ اَهْلِ مَعْمَرٍ اَنَّهُ كَانَ يَفْعَلُهُ. فَحَدَّثْتُ بِهِ مَعْمَرًا قَالَ: كَانَ اَيُّوْبُ يَفْعَلُهُ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب عشاء کی نماز لوگوں کے ساتھ باجماعت ادا کر لیتے تھے تو اُس کے بعد کچھ رکعات ادا کرنے کے بعد سو جاتے تھے اور جب وہ عشاء کی نماز باجماعت میں شریک نہیں ہو پاتے تھے' تو رات بھر نوافل ادا کرتے رہتے تھے۔

معمر کے گھر والوں میں سے بھی کسی نے مجھے یہ بات بتائی ہے' معمر بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ میں نے معمر کو یہ روایت سنائی تو اُنہوں نے بتایا کہ ایوب بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

**2017** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ، لَمْ يَفُتْهُ خَيْرُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

٭٭ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: جو شخص مغرب اور عشاء کی نماز باجماعت ادا کر لیتا ہے' تو شبِ قدر کی بھلائی اُس سے فوت نہیں ہوتی۔

**2018** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: - لَا اَدْرِي اَرَفَعَهُ - قَالَ: مَنْ شَهِدَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً فِي جَمَاعَةٍ، يُدْرِكُ التَّكْبِيرَةَ الْاُولٰى وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ

✽✽ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ کیا یہ مرفوع حدیث ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:
''جو شخص چالیس دن تک پانچوں نمازیں باجماعت ادا کرتا رہے' جس میں وہ تکبیر اولیٰ میں بھی شریک ہو' تو ایسے شخص کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے''۔

**2019** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: مَنْ لَمْ تَفُتْهُ الرَّكْعَةُ الْاُولٰى مِنَ الصَّلَاةِ اَرْبَعِينَ يَوْمًا، كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَتَانِ، بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ، وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ

✽✽ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس شخص کی چالیس دن تک نماز کی پہلی رکعت بھی فوت نہ ہو (یعنی وہ پوری نماز باجماعت ادا کرے) تو اُس شخص کے لیے دو طرح کی برأت نوٹ کر لی جاتی ہے' جہنم سے برأت اور منافقت سے برأت۔

**2020** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، اَنَّ رَجُلًا تَهَاوَنَ - اَوْ تَخَلَّفَ - عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰى يُكَبِّرَ الْاِمَامُ، قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ، وَابْنُ عُمَرَ: لَمَا فَاتَكَ مِنْهَا خَيْرٌ مِنْ اَلْفٍ

✽✽ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے کمتر سمجھتے ہوئے باجماعت نماز میں شرکت نہیں کی' یہاں تک کہ امام نے تکبیر کہہ دی' تو حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے فرمایا: ایک ہزار سے زیادہ بھلائی تم سے رہ گئی!

**2021** - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِي يَحْيَى، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا، مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بَدْرًا، قَالَ لِابْنِهِ: اَدْرَكْتَ الصَّلَاةَ مَعَنَا؟ قَالَ: اَدْرَكْتَ التَّكْبِيرَةَ الْاُولٰى؟ قَالَ: لَا قَالَ: لَمَا فَاتَكَ مِنْهَا خَيْرٌ مِنْ مِائَةِ نَاقَةٍ، كُلُّهَا سُودُ الْعَيْنِ

✽✽ مجاہد فرماتے ہیں: میں نے ایک صحابی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا اور میرے علم کے مطابق اُنہوں نے غزوۂ بدر میں شرکت بھی کی ہے' اُنہوں نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا: کیا تم نے ہمارے ساتھ باجماعت نماز ادا کی ہے؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے پہلی تکبیر میں شرکت کی ہے؟ اُس نے جواب دیا: جی نہیں! تو اُنہوں نے فرمایا: اس کی وجہ سے تم سے ایک سو اونٹنیوں (جتنا قیمتی ثواب) فوت ہو گیا' وہ سب اونٹنیاں سیاہ آنکھوں والی ہوتیں۔

**2022** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِي سِنَانٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَاَنْ اُصَلِّيَ مَعَ اِمَامٍ يَقْرَاُ: هَلْ اَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَقْرَاَ مِائَةَ آيَةٍ فِي صَلَاتِي

✽✽ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: میں امام کے ساتھ نماز ادا کروں جس میں وہ سورۃ الغاشیہ کی تلاوت کرے' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے' میں تنہا نماز ادا کرتے ہوئے ایک سو آیات کی تلاوت کروں۔

**2023** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ اَبِي بِشْرٍ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي وَحْشِيَّةَ قَالَ: اَبُو عُمَيْرِ بْنُ اَنَسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمُومَةٌ لِي مِنَ الْاَنْصَارِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا شَهِدَهُمَا

مُنَافِقٌ - يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعِشَاءَ -

✽✽ ابوعمیر بن انس بیان کرتے ہیں: میرے کچھ انصاری چچاؤں نے جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں' یہ حدیث بیان کی ہے' ان دونوں میں کوئی منافق شریک نہیں ہوتا' یعنی فجر اور عشاء کی نماز میں۔

**2024** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَهِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَمَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ قَالُوْا: الثَّلَاثَةُ جَمَاعَةٌ

✽✽ حسن بصری' زہری اور قتادہ یہ فرماتے ہیں: تین آدمی جماعت ہوتے ہیں۔

**2025** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ اَفْلَحَ قَالَ: دَخَلَ عَلَيْنَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ بَيْتَ الْمَالِ فَصَلَّى بِنَا الْعَصْرَ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ صَلَاةَ الْجَمِيعِ تَفْضُلُ عَلٰى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ بِضْعًا وَعِشْرِيْنَ

✽✽ کثیر بن افلح بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ہمارے پاس بیت المال میں تشریف لائے' انہوں نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی' پھر یہ فرمایا: باجماعت نماز آدمی کے تنہا نماز ادا کرنے پر بیس سے زیادہ گنا فضیلت رکھتی ہے۔

## بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي الصُّبْحَ ثُمَّ يَقْعُدُ فِي مَجْلِسِهِ

## باب: جو شخص صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھا رہے

**2026** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ بْنِ يُوْنُسَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ سَمُرَةَ يَقُوْلُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ قَعَدَ فِي مَجْلِسِهِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

✽✽ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد سورج نکلنے تک اپنی جگہ پر تشریف فرما رہتے تھے۔

**2027** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي حُمَيْدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي حَازِمُ بْنُ تَمَّامٍ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ الْاَنْصَارِيِّ ثُمَّ السَّاعِدِيِّ، كَذَا قَالَ: عَنْ اَبِيهِ، اَوْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَاَنْ اُصَلِّيَ الصُّبْحَ، ثُمَّ اَجْلِسَ فِي مَجْلِسِي فَاَذْكُرَ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ شَدِّ عَلٰى جِيَادِ الْخَيْلِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي حُمَيْدٍ: وَحَدَّثَنَا اَشْيَاخُنَا، اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَاَنْ اُصَلِّيَ الصُّبْحَ وَاَقْعُدَ اَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ

✽✽ حضرت سہل بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد سورج نکلنے تک اپنی جگہ پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہوں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے' میں اللہ کی راہ میں (جہاد میں شرکت کے لیے) عمدہ گھوڑے باندھوں''۔

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہوں یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے' یہ چیز میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے' جس پر سورج طلوع ہوتا ہے اور غروب ہوتا ہے''۔

## بَابُ الْمَوَاقِيتِ

## باب: (نمازوں کے) اوقات کا بیان

**2028** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ اَبِيْ سَبْرَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنِيْ حَكِيْمُ بْنُ حَكِيْمٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَّنِيْ جِبْرِيْلُ عِنْدَ الْبَيْتِ فَصَلَّى بِيَ الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ. وَكَانَتْ بِقَدْرِ الشِّرَاكِ، ثُمَّ صَلَّى بِيَ الْعَصْرَ، حِيْنَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ، ثُمَّ صَلَّى بِيَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ، ثُمَّ صَلَّى بِيَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ، ثُمَّ صَلَّى بِيَ الْفَجْرَ حِيْنَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ قَالَ: ثُمَّ صَلَّى بِيَ الْغَدَ الظُّهْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ، ثُمَّ صَلَّى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ، ثُمَّ صَلَّى بِيَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ، ثُمَّ صَلَّى بِيَ الْعِشَاءَ فِيْ ثُلُثِ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ صَلَّى بِيَ الْفَجْرَ فَاَسْفَرَ، ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيَّ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، هٰذَا وَقْتُ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلَكَ، الْوَقْتُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ

** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بیت اللہ کے قریب جبرائیل نے میری امامت کی' انہوں نے مجھے ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی' جب سورج ڈھل چکا

2028 -صحيح ابن خزيمة، كتاب الصلاة، باب ذكر الدليل على ان فرض الصلاة كان على الانبياء قبل، حديث:323، المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب الصلاة باب في مواقيت الصلاة، حديث:642، سنن ابي داؤد، كتاب الصلاة، باب في المواقيت، حديث:336، الجامع للترمذي، ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في مواقيت الصلاة عن النبي صلى الله عليه، حديث:142، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الصلاة، في جميع مواقيت الصلاة، حديث:3185، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب مواقيت الصلاة، حديث:524، سنن الدارقطني، كتاب الصلاة، باب امامة جبرائيل، حديث:873، السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الصلاة، جماع ابواب المواقيت، باب آخر وقت الظهر واول وقت العصر، حديث:1583، مسند احمد بن حنبل، مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب، حديث:2983، مسند الشافعي، باب: ومن كتاب استقبال القبلة في الصلاة، حديث:96، مسند عبد بن حميد، مسند ابن عباس رضي الله عنه، حديث:704، مسند ابي يعلى الموصلي، اول مسند ابن عباس، حديث:2685، المعجم الكبير للطبراني، من اسمه عبد الله، وما اسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما، نافع بن جبير بن مطعم عن ابن عباس، حديث:10561

تھا اور ایک تسمہ کے جتنا (سایہ) ہو چکا تھا' پھر اُنہوں نے مجھے عصر کی نماز اُس وقت پڑھائی' جب ہر چیز کا سایہ اُس کی مانند ہو چکا تھا' پھر اُنہوں نے مجھے مغرب کی نماز اُس وقت پڑھائی' جب روزہ دار روزہ افطار کر لیتا ہے' پھر اُنہوں نے مجھے عشاء کی نماز اُس وقت پڑھائی' جب شفق غروب ہو جاتی ہے' پھر اُنہوں نے مجھے فجر کی نماز اُس وقت پڑھائی' جب روزہ دار پر کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر اُنہوں نے اگلے دن مجھے ظہر کی نماز اُس وقت پڑھائی' جب ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہو گا' پھر عصر کی نماز اُس وقت پڑھائی' جب ہر چیز کا سایہ دو مثل ہو چکا تھا' پھر مغرب کی نماز اُس وقت پڑھائی' جب روزہ دار افطاری کر لیتا ہے' پھر اُنہوں نے مجھے عشاء کی نماز ایک تہائی رات گزرنے کے بعد پڑھائی' پھر اُنہوں نے مجھے فجر کی نماز روشنی میں پڑھائی' پھر وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور بولے:

اے حضرت محمد! یہ آپ سے پہلے کے انبیاء کا وقت ہے اور (نمازوں کا) وقت ان دو اوقات کے درمیان ہے"۔

**2029** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اَتَى جِبْرِيْلُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ لَهُ: قُمْ فَصَلِّ، فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ جَاءَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ، فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّ، فَصَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ جَاءَهُ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ، وَدَخَلَ اللَّيْلُ، فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّ، فَصَلَّى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ جَاءَهُ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ، فَقَالَ لَهُ: قُمْ فَصَلِّ، فَصَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ جَاءَهُ حِيْنَ اَضَاءَ الْفَجْرُ، فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّ الْفَجْرَ، ثُمَّ جَاءَهُ الْغَدَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ: قُمْ فَصَلِّ، فَصَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ جَاءَهُ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ، وَدَخَلَ اللَّيْلُ، فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّ، فَصَلَّى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ جَاءَهُ حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ، فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّ، فَصَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ جَاءَ حِيْنَ اَسْفَرَ فَقَالَ لَهُ: قُمْ فَصَلِّ، فَصَلَّى الْفَجْرَ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: هٰذِهِ صَلَاةُ النَّبِيِّيْنَ قَبْلَكَ فَالْزَمْ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل سورج ڈھلنے کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: آپ اُٹھیں اور نماز ادا کر لیں! پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا کی' پھر وہ اُس وقت آئے جب ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہو چکا تھا' اُنہوں نے کہا: آپ اُٹھیں اور نماز ادا کر لیں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز ادا کی' پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اُس وقت آئے' جب سورج غروب ہو چکا تھا اور رات شروع ہو چکی تھی' تو اُنہوں نے کہا: آپ اُٹھیں اور نماز ادا کر لیں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز ادا کی' پھر وہ شفق غروب ہونے کے وقت آئے اور اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: آپ اُٹھیں اور نماز ادا کر لیں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا کی' پھر وہ اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جب صبح صادق ہوئی تھی' اُنہوں نے کہا: آپ اُٹھیں اور نماز ادا کر لیں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز ادا کی۔ پھر اگلے دن وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اُس وقت آئے جب ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہو چکا تھا' اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: آپ اُٹھیں اور نماز ادا کر لیں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا کی' پھر وہ اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جب ہر چیز کا سایہ دو مثل ہو چکا تھا' اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: آپ اُٹھیں اور نماز ادا کر لیں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز ادا کی' پھر وہ اُس وقت نبی

اکرم ﷺ کے پاس آئے' جب سورج غروب ہو چکا تھا اور رات داخل ہو چکی تھی' اُنہوں نے کہا: آپ اُٹھیں اور نماز ادا کرلیں! تو نبی اکرم ﷺ نے مغرب کی نماز ادا کی' پھر وہ اُس وقت نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے جب ایک تہائی رات رخصت ہو چکی تھی' اُنہوں نے کہا: آپ اُٹھیں اور نماز ادا کرلیں! تو نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز ادا کی' پھر وہ اُس وقت آئے جب روشنی ہو چکی تھی' اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ سے کہا: آپ اُٹھیں اور نماز ادا کرلیں! تو نبی اکرم ﷺ نے فجر کی نماز ادا کی۔ پھر اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ سے کہا: یہ آپ سے پہلے کے انبیاء کی نمازوں (کا وقت ہے) آپ اس کو لازم کرلیں۔

**2030** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ، وَغَيْرُهُ: لَمَّا اَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لَيْلَتِهِ الَّذِي اُسْرِيَ بِهِ فِيهَا لَمْ يَرُعْهُ اِلَّا جَبْرَئِيْلُ، فَنَزَلَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ، فَلِذٰلِكَ سُمِّيَتِ الْاُولٰى، قَامَ فَصَاحَ بِاَصْحَابِهِ: اَلصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، فَاجْتَمَعُوا، فَصَلّٰى جَبْرَئِيْلُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ طَوَّلَ الرَّكْعَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ، ثُمَّ قَصَّرَ الْبَاقِيَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ جَبْرَئِيْلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ، ثُمَّ نَزَلَ فِي الْعَصْرِ عَلٰى مِثْلِهِ، فَفَعَلُوْا مِثْلَ مَا فَعَلُوْا فِي الظُّهْرِ، ثُمَّ نَزَلَ فِيْ اَوَّلِ اللَّيْلِ، فَصَاحَ الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، فَصَلّٰى جَبْرَئِيْلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ طَوَّلَ فِي الْاُولَيَيْنِ، وَقَصَّرَ فِي الثَّالِثَةِ، ثُمَّ سَلَّمَ جَبْرَئِيْلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ، ثُمَّ لَمَّا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ، نَزَلَ فَصَاحَ بِالنَّاسِ: اَلصَّلَاةُ جَامِعَةٌ فَاجْتَمَعُوا، فَصَلّٰى جَبْرَئِيْلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ فَقَرَاَ فِي الْاُولَيَيْنِ، فَطَوَّلَ وَجَهَرَ، وَقَصَّرَ فِي الْبَاقِيَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ جَبْرَئِيْلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ، ثُمَّ لَمَّا طَلَعَ الْفَجْرُ، صَبَّحَ جَبْرَئِيْلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ، فَقَرَاَ فِيْهِمَا فَجَهَرَ وَطَوَّلَ وَرَفَعَ صَوْتَهُ، ثُمَّ سَلَّمَ جَبْرَئِيْلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ

✲✲ نافع بن جبیر اور دیگر حضرات نقل کرتے ہیں: جس رات نبی اکرم ﷺ کو معراج کروائی گئی' اُس سے اگلے دن حضرت جبرائیل علیہ السلام اُس وقت نازل ہوئے' جب سورج ڈھل گیا تھا' اسی لیے اس نماز کو ''پہلی'' کہا جاتا ہے' وہ اُٹھے تو نبی اکرم ﷺ نے بلند آواز میں اپنے اصحاب کو مخاطب کیا: باجماعت نماز ہونے لگی ہے' تو وہ لوگ اکٹھے ہو گئے' حضرت جبرائیل نے نبی اکرم ﷺ کو نماز پڑھائی اور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی' اُنہوں نے پہلی دو رکعات طویل ادا کیں اور باقی کی دو رکعات مختصر ادا کیں' پھر حضرت جبرائیل نے نبی اکرم ﷺ کو سلام پھیرا اور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں پر سلام پھیرا' پھر وہ عصر کے وقت نازل ہوئے اور ایسا ہی کیا' لوگوں نے بھی اُسی طرح کیا جس طرح اُنہوں نے ظہر کی نماز میں ادا کیا تھا' پھر وہ رات کے ابتدائی حصہ میں نازل ہوئے تو اُنہوں نے اعلان کیا: باجماعت نماز ہونے لگی ہے! پھر حضرت جبرائیل نے نبی اکرم ﷺ کو نماز پڑھائی اور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی' اُنہوں نے پہلی دو رکعات طویل ادا کیں اور تیسری رکعت مختصر ادا کی' پھر حضرت

جبرائیل نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا اور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو سلام کیا' پھر جب ایک تہائی رات گزر گئی تو حضرت جبرائیل نازل ہوئے تو اُنہوں نے بلند آواز میں لوگوں میں اعلان کیا: باجماعت نماز ہونے لگی ہے! لوگ اکٹھے ہو گئے' حضرت جبرائیل نے نبی اکرم ﷺ کو نماز پڑھائی اور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی' اُنہوں نے پہلی دو رکعات میں طویل قرأت کی اور بلند آواز میں قرأت کی اور باقی دو رکعات مختصر ادا کیں' پھر حضرت جبرائیل نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا اور نبی اکرم ﷺ کو لوگوں کو سلام کیا۔ پھر جب صبح صادق ہو گئی تو حضرت جبرائیل صبح کے وقت نازل ہوئی (یہاں اصل مسودے میں کچھ الفاظ نہیں ہیں) حضرت جبرائیل نے نبی اکرم ﷺ کو نماز پڑھائی اور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی' حضرت جبرائیل نے ان دونوں رکعت میں بلند آواز میں قرأت کی اور طویل قرأت کی اور اُنہوں نے آواز بلند رکھی' پھر حضرت جبرائیل نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا اور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو سلام کیا۔

**2031** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَوَاقِيتُ الصَّلَاةِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَوَاقِيتُ الصَّلَاةِ قَالَ: احْضُرْ مَعِيَ الصَّلَاةَ الْيَوْمَ وَغَدًا فَصَلَّى الظُّهْرَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَالَ: ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ، فَعَجَّلَهَا، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ دَخَلَ اللَّيْلُ، حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ، وَأَمَّا الْعَتَمَةُ فَلَا أَدْرِي مَتَى صَلَّاهَا، - قَالَ غَيْرُ عَطَاءٍ: حَتَّى غَابَ الشَّفَقُ -، قَالَ عَطَاءٌ: ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ، ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ مِنَ الْغَدِ، فَلَمْ يُصَلِّهَا حَتَّى أَبْرَدَ، قُلْتُ: الْإِبْرَادُ الْأَوَّلُ؟ قَالَ: بَعْدُ وَبَعْدُ مُمْسِيًا قَالَ: ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ ذٰلِكَ يُؤَخِّرُهَا، قُلْتُ: أَيَّ تَأْخِيرٍ؟ قَالَ: مُمْسِيًا قَبْلَ أَنْ تَدْخُلَ الشَّمْسَ صُفْرَةٌ قَالَ: ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ قَالَ: قَالَ: وَلَا أَدْرِي أَيَّ وَقْتٍ صَلَّى الْعَتَمَةَ، قَالَ غَيْرُهُ: صَلَّى لِثُلُثِ اللَّيْلِ، قَالَ عَطَاءٌ: ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ حِينَ أَسْفَرَ فَأَسْفَرَهَا جِدًّا، قُلْتُ: أَيَّ حِينٍ؟ قَالَ: قَبْلَ حِينِ تَفْرِيطِهَا قَبْلَ أَنْ يَحِينَ طُلُوعُ الشَّمْسِ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيْنَ الَّذِي سَأَلَنِي، عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ يَنْبَغِي؟ فَأُتِيَ بِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. أَحَضَرْتَ مَعِيَ الصَّلَاةَ الْيَوْمَ وَأَمْسِ؟ قَالَ: فَصَلِّهَا مَا بَيْنَ ذٰلِكَ. قَالَ: ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ: إِنِّي لَأَظُنُّهُ كَانَ يُصَلِّيهَا فِيمَا بَيْنَ ذٰلِكَ - يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: نمازوں کے اوقات کیا ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُس نے دریافت کیا: نمازوں کے اوقات کیا ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم آج اور کل ہمارے ساتھ نماز میں شریک ہونا! تو نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز اُس وقت ادا کی' جب سورج ڈھل گیا تھا' پھر نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز ادا کی اور اُسے جلدی ادا کر لیا' پھر آپ نے مغرب کی نماز اُس وقت ادا کی' جب رات شروع ہو گئی تھی جب روزہ دار افطار کر لیتا ہے' جہاں تک عشاء کا تعلق ہے' تو مجھے نہیں معلوم (کہ پہلے دن) نبی اکرم ﷺ نے وہ نماز کس وقت ادا کی تھی؟ البتہ عطاء کے علاوہ دیگر راویوں نے یہ بات نقل کی ہے' جب شفق غروب ہوئی تھی' اُس وقت ادا کی تھی۔

عطاء بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے صبح کی نماز اُس وقت ادا کی' جب صبح صادق ہو گئی تھی' اگلے دن نبی اکرم ﷺ

نے ظہر کی نماز ادا کی' لیکن آپ نے اسے اُس وقت ادا کیا' جب ٹھنڈک ہو چکی تھی' میں نے دریافت کیا: پہلی والی ٹھنڈک؟ اُنہوں نے جواب دیا: اُس سے کچھ بعد! اُس کے کچھ بعد جو شام کے قریب ہوتی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز اُس کے بعد ادا کی' آپ نے اُسے مؤخر کر کے ادا کیا' میں نے دریافت کیا: کتنی تاخیر کی؟ اُنہوں نے کہا: کچھ شام کر کے! لیکن ابھی سورج میں زردی داخل نہیں ہوئی تھی' اُنہوں نے یہ بات بیان کی کہ پھر مغرب کی نماز اُس وقت ادا کی جب شفق غروب ہو گئی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ عشاء کی نماز نبی اکرم ﷺ نے کب ادا کی تھی؟ لیکن دوسرے راویوں نے یہ بات نقل کی ہے' ایک تہائی رات گزرنے کے بعد ادا کی تھی۔

عطاء بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے صبح کی نماز اُس وقت ادا کی جب روشنی ہو چکی تھی' نبی اکرم ﷺ نے اُسے خوب روشن کر کے ادا کیا۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون سا وقت ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ اُس سے پہلے کا وقت تھا' جب اس میں تفریط ہو چکی ہوتی ہے اور جب سورج نکلنے کا وقت ہو چکا ہوتا ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شخص کہاں ہے جس نے نماز کے وقت کے بارے میں مجھ سے سوال کیا تھا' نماز کس وقت میں ادا کی جانی چاہیے؟ تو اُسے نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا گیا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم آج اور گزشتہ کل میرے ساتھ نماز میں شریک رہے تھے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ان دو اوقات کے درمیان نمازیں ادا کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر عطاء میری طرف متوجہ ہوئے اور بولے: میرا خیال ہے' نبی اکرم ﷺ ان دو اوقات کے درمیان میں ہی نمازیں ادا کیا کرتے تھے۔

**2032** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ جَبْرَئِيْلَ نَزَلَ فَصَلَّى بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الظُّهْرِ، وَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ، حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ، حِيْنَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ، كَاَنَّهُ يُرِيْدُ ذَهَابَ الشَّفَقِ، ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ بِغَلَسٍ، حِيْنَ فَجَرَ الْفَجْرُ قَالَ: ثُمَّ نَزَلَ جَبْرَئِيْلُ الْغَدَ، فَصَلَّى بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ الظُّهْرَ، حِيْنَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ، ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ، حِيْنَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ، حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ لِوَقْتٍ وَّاحِدٍ، ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَمَا ذَهَبَ هَوِيٌّ مِنَ اللَّيْلِ، ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ بَعْدَمَا اَسْفَرَ بِهَا جِدًّا، ثُمَّ قَالَ: فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ وَقْتٌ

✵✵ محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت جبرائیل نازل ہوئے' اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کو ظہر کی نماز پڑھائی' نبی اکرم ﷺ نے نماز اُس وقت ادا کی جب سورج ڈھل گیا تھا' پھر اُنہوں نے عصر کی نماز ادا کی جب ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہو چکا تھا' پھر مغرب کی نماز اُس وقت ادا کی' جب سورج غروب ہو چکا تھا' پھر عشاء کی نماز اُس کے بعد ادا کی' یعنی اُس وقت تقریباً شفق رخصت ہو چکی تھی' پھر فجر کی نماز اندھیرے میں ادا کی' جب صبح صادق ہو چکی ہوتی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر اگلے دن حضرت جبرائیل نازل ہوئے' اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز پڑھائی' تو نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو ظہر کی نماز اُس وقت پڑھائی' جب ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہو چکا تھا' پھر عصر کی نماز اُس وقت پڑھائی' جب ہر چیز کا سایہ دو مثل ہو چکا تھا' پھر مغرب کی نماز اُس وقت پڑھائی' جب سورج غروب ہوا تھا' یعنی اس کا وقت ایک ہی تھا' پھر عشاء کی نماز رات کا کچھ حصہ گزر جانے کے بعد پڑھائی' پھر فجر کی نماز اچھی طرح روشنی ہو جانے کے بعد پڑھائی' پھر یہ بات بیان کی کہ ان دونوں اوقات کے درمیان (نماز کا مخصوص) وقت ہے۔

**2033** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: جَاءَ جَبْرَئِيْلُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى بِهِ الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ

٭٭ ابوبکر بن محمد بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اُنہوں نے ظہر کی نماز اُس وقت پڑھائی' جب سورج ڈھل گیا تھا۔

**2034** - آثارِ صحابہ: مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: لِلصَّلَاةِ وَقْتٌ كَوَقْتِ الْحَجِّ، فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا

٭٭ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نماز کا مخصوص وقت ہوتا ہے' جس طرح حج کا مخصوص وقت ہوتا ہے' تو تم نماز کو اُس کے مخصوص وقت میں ادا کرو۔

**2035** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، كَتَبَ اِلٰى اَبِي مُوْسَى: اَنْ صَلِّ الظُّهْرَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ عَنْ بَطْنِ السَّمَاءِ، وَصَلِّ الْعَصْرَ اِذَا تَصَوَّبَتِ الشَّمْسُ وَهِيَ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ، وَصَلِّ الْمَغْرِبَ اِذَا وَجَبَتِ الشَّمْسُ، وَصَلِّ الْعِشَاءَ اِذَا غَابَ الشَّفَقُ، اِلٰى حِيْنِ شِئْتَ، فَكَانَ يُقَالُ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ دَرْكٌ، وَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ اِفْرَاطٌ، وَصَلِّ الصُّبْحَ وَالنُّجُوْمُ بَادِيَةٌ مُشْتَبِكَةٌ، وَاَطِلِ الْقِرَاءَةَ، وَاعْلَمْ اَنَّ جَمْعًا بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ مِنَ الْكَبَائِرِ

٭٭ ابوالعالیہ ریاحی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا کہ تم ظہر کی نماز اُس وقت ادا کرو' جب سورج آسمان کے درمیان سے ڈھل جائے اور عصر کی نماز اُس وقت ادا کرو' جب سورج ہلکا ہو چکا ہو' لیکن چمکدار اور روشن ہو' مغرب کی نماز اُس وقت ادا کرو' جب سورج غروب ہو جائے' عشاء کی نماز اُس وقت ادا کرو' جب شفق غروب ہو جائے' یہ اُس کے بعد تم جب چاہو ادا کرو' لیکن یہ بات کہی جاتی ہے' نصف رات سے پہلے اسے ادا کر لینا چاہیے' اس کے بعد اس کے وقت میں تاخیر ہو جاتی ہے اور صبح کی نماز اُس وقت ادا کرو' جبکہ ستارے روشن ہوں اور چمک رہے ہوں' تم اس میں طویل قراءت کرو اور یہ بات یاد رکھنا کہ کسی عذر کے بغیر دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

**2036** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَمِّهِ اَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنِ

الْخَطَّابِ، كَتَبَ اِلٰى اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ: اَنْ صَلِّ الظُّهْرَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ قَبْلَ اَنْ تَدْخُلَهَا صُفْرَةٌ، وَالْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، وَاٰخِرِ الْعِشَاءَ مَا لَمْ تَنَمْ، وَصَلِّ الصُّبْحَ وَالنُّجُومُ بَادِيَةٌ مُشْتَبِكَةٌ، وَاقْرَاْ فِيْهَا سُوْرَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ مِنَ الْمُفَصَّلِ

✽ ✽ ابوسہیل بن مالک اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا: تم ظہر کی نماز اُس وقت ادا کرو جب سورج ڈھل جائے اور عصر کی نماز اُس وقت ادا کرو جب سورج روشن اور چمکدار ہو اور اُس میں زردی داخل نہ ہوئی ہو مغرب کی نماز اُس وقت ادا کرو جب سورج غروب ہو جائے اور عشاء کی نماز کو مؤخر کرو جب تک تم ہارا سونے کا وقت نہیں ہو جاتا اور صبح کی نماز اُس وقت ادا کرو جب ستارے روشن ہوں اور چمکدار ہوں اور تم اس نماز میں مفصل سے تعلق رکھنے والی دو طویل سورتیں تلاوت کرو۔

**2037** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ اِلٰى اَهْلِ الْاَمْصَارِ اَنْ صَلُّوا الظُّهْرَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ اِلٰى اَنْ يَّكُوْنَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ، وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَاقِيَةٌ قَدْرَ مَا يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فَرْسَخَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً، وَالْمَغْرِبَ حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَتَدْخُلُ اللَّيْلَ، وَالْعِشَاءَ اِذَا غَابَ الشَّفَقُ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ، لَا تَشَاغَلُوْا عَنِ الصَّلَاةِ، فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهُ، فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهُ

✽ ✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمام شہروں کی طرف یہ خط لکھا تھا' تم ظہر کی نماز اُس وقت ادا کرو جب سورج ڈھل جائے اور اُس وقت تک ادا کر سکتے ہو جب تک ہر چیز کا سایہ ایک مثل نہیں ہو جاتا' اور عصر کی نماز اُس وقت ادا کرو جب سورج کی یہ حالت ہو کہ اُس کے بعد کوئی سوار شخص دو یا تین فرسخ کا فاصلہ طے کر سکے' مغرب کی نماز اُس وقت ادا کرو جب سورج غروب ہو جائے اور رات داخل ہو جائے' عشاء کی نماز شفق غروب ہونے کے بعد سے لے کر ایک تہائی رات تک ادا کر لو اور نمازوں سے غافل نہ ہونا' جو شخص سو جائے' تو اُس کی آنکھ نہ سوئے' جو شخص سو جائے تو اُس کی آنکھ نہ سوئے۔

**2038** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ اِلٰى عُمَّالِهِ: اِنَّ اَهَمَّ اُمُوْرِكُمْ عِنْدِي الصَّلَاةَ، مَنْ حَفِظَهَا وَحَافَظَ عَلَيْهَا حَفِظَ دِيْنَهُ، وَمَنْ ضَيَّعَهَا فَهُوَ لِسِوَاهَا اَضْيَعُ، ثُمَّ كَتَبَ: اَنْ صَلُّوا الظُّهْرَ اِذَا كَانَ الْفَيْءُ ذِرَاعًا اِلٰى اَنْ يَّكُوْنَ ظِلُّ اَحَدِكُمْ مِثْلَهُ، وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ قَدْرَ مَا يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فَرْسَخَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً، وَالْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، وَالْعِشَاءَ اِذَا غَابَ الشَّفَقُ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ، فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهُ، فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهُ، وَالصُّبْحَ وَالنُّجُوْمُ بَادِيَةٌ مُشْتَبِكَةٌ.

✽ ✽ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے اہلکاروں کو یہ خط لکھا تھا' میرے نزدیک تمہارے کاموں میں سب سے اہم کام نماز ہے' جو شخص اس کی حفاظت کرتا ہے اور اسے باقاعدگی سے ادا کرتا ہے' وہ اپنے دین کو محفوظ کر لیتا ہے' اور جو شخص اسے ضائع کر دیتا ہے' تو وہ باقی چیزوں کو اور زیادہ ضائع کرے گا۔ پھر اُنہوں نے یہ خط میں لکھا کہ تم لوگ ظہر کی نماز اُس وقت ادا کرو جب سایہ ایک بالشت جتنا ہو اور اُس وقت تک ادا کر سکتے ہو' جب تک کسی شخص کا سایہ ایک مثل نہیں ہو جاتا' عصر کی نماز اُس

وقت ادا کرو' جب سورج بلند' روشن اور چمکدار ہو' جتنی دیر میں کوئی سوار دو یا تین فرسخ کا فاصلہ طے کرتا ہے' مغرب کی نماز اُس وقت ادا کرو' جب سورج غروب ہو جائے' عشاء کی نماز اُس وقت ادا کرو' جب شفق غروب ہو جائے' اس کے بعد سے لے کر ایک تہائی رات تک ادا کر سکتے ہو' جو شخص (عشاء ادا کرنے سے پہلے) سو جائے' تو اُس کی آنکھ نہ سوئے' جو شخص سو جائے' تو اُس کی آنکھ نہ سوئے۔اور صبح کی نماز اُس وقت ادا کرو' جب ستارے روشن اور چمکدار ہوں۔

**2039** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

**2040** - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنِ ابْنِ لَبِيبَةَ قَالَ: جِئْتُ اِلٰى اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَهُوَ جَالِسٌ فِى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ: قُلْتُ: صِفْهُ لِى قَالَ: كَانَ رَجُلًا آدَمَ ذَا ضَفِيرَتَيْنِ، بَعِيدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، اَقْنَعُ الثَّنِيَّتَيْنِ، قُلْتُ: اَخْبِرْنِى، عَنْ اَمْرِ الْاُمُوْرِ نَبَعَ عَنْ صَلَاتِنَا الَّذِى لَا بُدَّ لَنَا مِنْهَا قَالَ: فَمَنْ اَنْتَ؟ قَالَ: مِنْ قَوْمٍ سُرُّوْا بِطَاعَتِهِمْ وَاشْمَلُوْا بِهَا قَالَ: مِمَّنْ اَنْتَ؟: قُلْتُ: مِنْ ثَقِيفٍ قَالَ: فَاَيْنَ اَنْتَ مِنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ؟ قَالَ: قُلْتُ: فَرَاَيْتُ كَانَ عَمْرٌو، وَلٰكِنِّى جِئْتُكَ اَسْاَلُكَ قَالَ: اَتَقْرَاُ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: فَقَرَاْتُ لَهُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فَقَالَ: هٰذِهِ السَّبْعُ الْمَثَانِى الَّتِىْ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: (وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِى وَالْقُرْآنَ) (الحجر: 87) قَالَ: ثُمَّ قَالَ لِى: اَتَقْرَاُ سُوْرَةَ الْمَائِدَةِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: فَاقْرَاْ عَلَىَّ آيَةَ الْوُضُوْءِ، فَقَرَاْتُهَا فَقَالَ: مَا اَرَاكَ اِلَّا عَرَفْتَ وُضُوْءَ الصَّلَاةِ اَمَا سَمِعْتَ اللّٰهَ يَقُوْلُ: (اَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ) (الإسراء: 78)؟ اَتَدْرِى مَا دُلُوْكُ الشَّمْسِ؟ قُلْتُ: لَا قَالَ: اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ، عَنْ كَبِدِ السَّمَاءِ - اَوْ عَنْ بَطْنِ السَّمَاءِ - بَعْدَ نِصْفِ النَّهَارِ قَالَ: نَعَمْ فَصَلِّ الظُّهْرَ حِيْنَئِذٍ، وَصَلِّ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ تَجِدُ لَهَا مَسًّا قَالَ: اَتَدْرِى مَا غَسَقُ اللَّيْلِ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، غُرُوْبُ الشَّمْسِ قَالَ: نَعَمْ، فَاحْذُرْهَا فِىْ اَثَرِهَا، ثُمَّ احْذُرْهَا فِىْ اَثَرِهَا، وَصَلِّ الْعِشَاءَ اِذَا ذَهَبَ الشَّفَقُ، وَادْلَامَّ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا - وَاَشَارَ اِلَى الْمَشْرِقِ -، فِيْمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ ثُلُثِ اللَّيْلِ، وَمَا عَجَّلْتُ بَعْدَ ذَهَابِ بَيَاضِ الْاُفُقِ، فَهُوَ اَفْضَلُ، وَصَلِّ الْفَجْرَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ، اَتَعْرِفُ الْفَجْرَ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَعْرِفُهُ قَالَ: قُلْتُ: اِذَا اصْطَفَقَ بِالْبَيَاضِ قَالَ: نَعَمْ، فَصَلِّهَا حِيْنَئِذٍ اِلَى السَّدَفِ، ثُمَّ اِلَى السَّدَفِ وَقَالَ فِىْ حَدِيْثِهِ: وَاِيَّاكَ وَالْحَبْرَةَ وَتَحَفَّظْ مِنَ السَّهْوِ حَتّٰى نَفْرُغَ قَالَ: قُلْتُ: اَخْبِرْنِى، عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى قَالَ: اَمَا سَمِعْتَ اللّٰهَ يَقُوْلُ: (اَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ) (الإسراء: 78) الْآيَةَ، وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَكُمْ فَذَكَرَ الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا، ثُمَّ قَالَ: (حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى) (البقرة: 238) اَلَا وَهِىَ الْعَصْرُ، اَلَا وَهِىَ الْعَصْرُ

✽✽ ابن لبیبہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' وہ اُس وقت مسجد حرام میں تشریف فرما تھے' میں نے کہا: آپ میرے سامنے اُن کا حلیہ بیان کریں! اُنہوں نے کہا: وہ ایک ایسے شخص تھے' جو گندمی رنگت کے تھے اور اُن کے بالوں کی

لٹیں تھیں' اُن کے کندھے چوڑے تھے' اُن کے سامنے کے دانت تھے۔

میں نے اُن سے کہا: آپ مجھے سب سے اہم معاملہ یعنی ہماری نماز کے بارے میں بتایئے' جس کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے۔ اُنہوں نے کہا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: میرا تعلق ایک ایسی قوم سے ہے' جو بزرگوں کی فرمانبرداری سے خوش ہوتی ہے اور یہ ان کا معمول ہے۔ اُنہوں نے دریافت کیا: تمہارا تعلق کون سے قبیلہ سے ہے؟ میں نے جواب دیا: ثقیف قبیلہ سے' اُنہوں نے دریافت کیا: عمرو بن اوس کے پاس تم کیوں نہیں گئے؟ میں نے کہا: میں نے عمرو کو دیکھا ہے' لیکن میں آپ کے پاس سوال کرنے کے لیے آیا ہوں' اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے قرآن کا کچھ حصہ سیکھا ہوا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: پھر میں نے اُنہیں سورۂ فاتحہ پڑھ کر سنائی تو اُنہوں نے کہا: یہ دو دفعہ پڑھی جانے والی وہ سات آیات ہیں' جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

''ہم نے تمہیں دو مرتبہ پڑھی جانے والی سات آیات اور قرآن عطا کیا ہے''۔

پھر اُنہوں نے مجھ سے دریافت کیا: کیا تم سورۂ مائدہ کی تلاوت کر سکتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں! اُنہوں نے کہا: تم میرے سامنے وضو سے متعلق آیت تلاوت کرو! وہ میں نے اُن کے سامنے تلاوت کی' تو اُنہوں نے فرمایا: تمہارے بارے میں میری یہ رائے ہے' تم نماز کے وضو کے بارے میں جانتے ہو! کیا تم نے اللہ تعالیٰ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا ہے:

''سورج کے''دلوک'' کے وقت نماز قائم کرو''۔

(پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا:) تم جانتے ہو کہ سورج کے ''دلوک'' سے مراد کیا ہے؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! اُنہوں نے فرمایا: جب سورج آسمان کے جگر سے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) آسمان کے پیٹ سے نصف النہار کے بعد ڈھل جائے (تو وہ وقت مراد ہے)' اُنہوں نے کہا: ٹھیک ہے! تم اس وقت ظہر کی نماز ادا کرلو اور عصر کی نماز اُس وقت ادا کرو' جب سورج روشن اور چمکدار ہو اور تمہیں اُس کی تپش محسوس ہو۔ پھر اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تم جانتے ہو کہ ''غسق اللیل'' سے کیا مراد ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! سورج غروب ہونا۔ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو تم اُس کے فوراً بعد نماز ادا کرو' تم اُس کے فوراً بعد نماز ادا کرو اور تم عشاء کی نماز اُس وقت ادا کرو' جب شفق رخصت ہو جائے اور اس طرف سے رات آ جائے' اُنہوں نے مشرق کی طرف اشارہ کر کے کہا' تم اُس وقت اور ایک تہائی رات کے درمیان میں اسے ادا کر سکتے ہو اور اگر تم اُفق کی سفیدی رخصت ہو جانے کے بعد اسے جلدی ادا کرلو' تو یہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور تم فجر کی نماز اُس وقت ادا کرو' جب صبح صادق ہو جائے' کیا تم صبح صادق کو جانتے ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے کہا: سب لوگ اس کو نہیں جانتے ہیں' میں نے کہا: جب سفیدی پھیل جائے! اُنہوں نے کہا: جی ہاں! تم یہ نماز اُس وقت سے لے کر سدف تک اور پھر سدف تک (یعنی روشنی تک) ادا کر سکتے ہو۔ اُنہوں نے اپنی روایت میں یہ الفاظ بھی استعمال کیے کہ تم احتیاء کے طور پر بیٹھنے سے بچنا اور نماز سے فارغ ہونے تک سہو سے بچ کے رہنا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: آپ مجھے درمیانی نماز کے بارے میں بتایئے! تو اُنہوں نے فرمایا: کیا تم نے

اللہ تعالیٰ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا ہے:

''سورج ڈھلنے سے لے کر رات آنے تک نماز قائم کرو اور فجر کی نماز کی تلاوت''۔

''اور عشاء کی نماز کے بعد سے لے کر تمہارے پردہ کے اوقات ہیں''۔

اُس کے بعد اُنہوں نے تمام نمازوں کے اوقات کا ذکر کیا اور پھر یہ آیت تلاوت کی:

''تمام نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیانی نماز کی بھی''۔

پھر اُنہوں نے فرمایا: خبردار! اس سے مراد عصر کی نماز ہے' خبردار! اس سے مراد عصر کی نماز ہے۔

**2041** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ، مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ، اَنَّهُ سَاَلَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: اَنَا اُخْبِرُكَ، صَلِّ الظُّهْرَ، اِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَكَ، وَالْعَصْرَ اِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَيْكَ، وَالْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، وَالْعِشَاءَ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ ثُلُثِ اللَّيْلِ، فَاِنْ نِمْتَ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ فَلَا نَامَتْ عَيْنَاكَ، وَصَلِّ الصُّبْحَ بِغَلَسٍ

✵✵ عبداللہ بن رافع جو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نماز کے وقت کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں بتاتا ہوں! تم فجر کی نماز اُس وقت ادا کرو جب تمہارا سایہ تمہاری طرح مثل ہو جائے اور عصر کی نماز اُس وقت ادا کرو جب تمہارا سایہ تمہاری دو مثل ہو جائے' اور مغرب کی نماز اُس وقت ادا کرو جب سورج غروب ہو جائے اور عشاء کی نماز ایک تہائی رات تک ادا کر سکتے ہو' اگر تم سو جاؤ تو نصف رات تک ادا کر لو لیکن تمہاری آنکھیں نہ سوئیں اور صبح کی نماز اندھیرے میں ادا کرو۔

**2042** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ اَشَدَّ تَعْجِيلًا لِلظُّهْرِ، وَاَشَدَّ تَاْخِيرًا لِلْعَصْرِ مِنْكُمْ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: تم سے پہلے کے لوگ ظہر کی نماز زیادہ جلدی ادا کر لیتے تھے اور عصر کی نماز تم سے زیادہ تاخیر سے ادا کرتے تھے۔

**2043** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ: كَانَ اَصْحَابُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ يُعَجِّلُونَ الظُّهْرَ، وَيُؤَخِّرُونَ الْعَصْرَ، وَيُعَجِّلُونَ الْمَغْرِبَ، وَيُؤَخِّرُونَ الْعِشَاءَ

✵✵ اعمش بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد ظہر کی نماز جلدی ادا کر لیتے تھے اور عصر کی نماز تاخیر سے ادا کرتے تھے' وہ لوگ مغرب کی نماز جلدی ادا کر لیتے تھے اور عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کرتے تھے۔

**2044** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كُنَّا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَاَخَّرَ صَلَاةَ الْعَصْرِ مَرَّةً، فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ: حَدَّثَنِي بَشِيرُ بْنُ اَبِي مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيُّ، اَنَّ الْمُغِيرَةَ اَخَّرَ الصَّلَاةَ مَرَّةً - يَعْنِي الْعَصْرَ - فَقَالَ لَهُ اَبُو مَسْعُودٍ: اَمَا وَاللّٰهِ يَا مُغِيرَةُ لَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ جِبْرِيلَ نَزَلَ فَصَلَّى، فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى النَّاسُ مَعَهُ، ثُمَّ نَزَلَ، فَصَلَّى، فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى عَدَّ خَمْسَ صَلَوَاتٍ. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: انْظُرْ مَا تَقُولُ يَا عُرْوَةُ، اَوَ اِنَّ جِبْرِيلَ سَنَّ وَقْتَ الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ: كَذٰلِكَ حَدَّثَنِي بَشِيرُ بْنُ اَبِي مَسْعُودٍ فَقَالَ: فَمَا زَالَ يَعْلَمُ وَقْتَ الصَّلَاةِ بِعَلَامَةٍ حَتّٰى غَابَ مِنَ الدُّنْيَا

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ تھے'ایک مرتبہ اُنہوں نے عصر کی نماز ذرا تاخیر سے ادا کی تو عروہ نے اُن سے کہا: بشیر بن ابومسعود انصاری نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے'ایک مرتبہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے ایک نماز یعنی عصر کی نماز تاخیر سے ادا کی تو حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: اے مغیرہ! اللہ کی قسم! آپ یہ بات جانتے ہیں' حضرت جبرائیل نازل ہوئے' اُنہوں نے نماز پڑھائی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز ادا کی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوگوں نے بھی نماز ادا کی' پھر وہ نازل ہوئے اور اُنہوں نے نماز پڑھائی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز ادا کی یہاں تک کہ اُنہوں نے پانچوں نمازوں کی گنتی کروا دی۔ تو عمر بن عبدالعزیز نے اُن سے کہا: اے عروہ! آپ اس بات کا جائزہ لیں کہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ کیا حضرت جبرائیل نے نماز کا وقت مقرر کیا تھا۔ تو عروہ نے اُن سے کہا: بشیر بن ابومسعود نے مجھے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو وہ مسلسل نمازوں کے اوقات کی علامت کے بارے میں بتاتے رہے یہاں تک کہ وہ دنیا سے چلے گئے۔

**2045** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، يَسْاَلُ عُرْوَةَ، قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: مَسَّى الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ بِصَلَاةِ الْعَصْرِ وَهُوَ عَلَى الْكُوفَةِ، فَدَخَلَ اَبُو مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيُّ، فَقَالَ لَهُ: يَا مُغِيرَةُ لَقَدْ عَلِمْتُ لَقَدْ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى النَّاسُ خَمْسَ مَرَّاتٍ بِقَوْلِهِ يَقُولُهُ ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا اُمِرْتُ. فَقَالَ عُمَرُ لِعُرْوَةَ: اعْلَمْ مَا تَقُولُ اَوَ اِنَّ جِبْرِيلَ هُوَ اَقَامَ وَقْتَ الصَّلَاةِ فَقَالَ عُرْوَةُ: كَذٰلِكَ كَانَ بَشِيرُ بْنُ اَبِي مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيهِ

✵✵ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے عمر بن عبدالعزیز کو عروہ سے سوال کرتے ہوئے سنا' تو عروہ نے کہا: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ عصر کی نماز تاخیر سے ادا کی' وہ اُس وقت کوفہ کے گورنر تھے تو حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور اُن سے کہا: اے مغیرہ! آپ یہ بات جانتے ہیں' حضرت جبرائیل نازل ہوئے تو اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھائی اور لوگوں کو بھی نماز پڑھائی' ایسا پانچ مرتبہ ہوا' اُنہوں نے پانچ مرتبہ یہ کلمات بیان کیے۔ پھر اُنہوں نے بتایا کہ مجھے اسی طرح حکم دیا گیا ہے' تو عمر بن عبدالعزیز نے عروہ سے کہا: آپ جانتے ہیں' آپ کیا کہہ رہے ہیں! کیا حضرت جبرائیل نے نمازوں کے وقت کو قائم کیا تھا؟ تو عروہ نے کہا: بشیر بن ابومسعود نے اپنے والد کے حوالے سے یہ حدیث اسی طرح بیان کی ہے۔

## بَابُ وَقْتِ الظُّهْرِ

## باب: ظہر کی نماز کا وقت

**2046** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ

✻✻ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز اُس وقت ادا کر لیتے تھے' جب سورج ڈھل جاتا تھا۔

**2047** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَىُّ حِيْنٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَنْ اُصَلِّيَ الظُّهْرَ اِمَامًا وَخَلْوًا؟ قَالَ: حِيْنَ تُبْرِدُ، اَوْ بَعْدَ الْاِبْرَادِ، وَلَا تُمْسِي بِهَا قُلْتُ: اَفَرَاَيْتَ فِي الشِّتَاءِ؟ قَالَ: وَحِيْنَ تُبْرِدُ، وَقَبْلَ الْحِيْنِ الَّتِيْ تُصَلِّيهَا فِي الصَّيْفِ مِنْ اَجَلِ الْبَرْدِ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ صَلَّيْتُهَا فِيْ بَيْتٍ فِيْ ظِلٍّ قَالَ: وَحِيْنَ تُبْرِدُ اَحَبُّ اِلَيَّ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آپ کے نزدیک کس وقت میرا ظہر کی نماز ادا کرنا پسندیدہ ہے؟ خواہ میں امام ہوں یا تنہا ہوں؟ اُنہوں نے فرمایا: اُس وقت جب ٹھنڈک ہو جائے' یا ٹھنڈک ہونے کے کچھ بعد' لیکن تم اُسے زیادہ مؤخر نہ کرنا۔ میں نے کہا: سردی کے موسم میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اُنہوں نے کہا: اُس وقت جب ٹھنڈک ہو جائے اور اُس وقت سے پہلے جس وقت میں تم ٹھنڈک کی وجہ سے سردی میں اسے ادا کرتے ہو۔ میں نے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر میں کسی ایسے گھر میں اسے ادا کروں جہاں سایہ ہو؟ تو اُنہوں نے فرمایا: اُس صورت میں بھی ٹھنڈے وقت میں ادا کرنا' میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔

**2048** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: اَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ، فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

✻✻ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نماز کو ٹھنڈا کر کے ادا کرو' کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا حصہ ہے۔

**2049** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَاَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ، فَاَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ، فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

✻✻ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب گرمی شدید ہو' تو نماز ٹھنڈی کر کے ادا کرو' کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا حصہ ہے''۔

**2050** - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَبْرِدُوا عَنِ الظُّهْرِ، فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ - وَقَالَ بَعْضُهُمْ: مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ -

✻✻ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ظہر کو ٹھنڈا کر کے ادا کرو' کیونکہ گرمی کی شدت' جہنم کی تپش کا حصہ ہے''۔

یہاں پر بعض راویوں نے ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے۔

**2051** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✱✱ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

**2052** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: دُلُوكُ الشَّمْسِ زِيَاغُهَا بَعْدَ نِصْفِ النَّهَارِ، وَذٰلِكَ وَقْتُ الظُّهْرِ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: دلوک الشمس سے مراد سورج کا نصف النہار کے بعد ڈھل جانا ہے اور یہ ظہر کا وقت ہے۔

**2053** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلَاةُ الظُّهْرِ حِيْنَ تَمِيلُ الشَّمْسُ

قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ: كُنَّا نُصَلِّي الظُّهْرَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تَمِيلُ الشَّمْسُ عَنْ ظِلِّ الرَّجُلِ ذِرَاعًا اَوْ ذِرَاعَيْنِ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَكَانَ اَحَبُّ اِلٰى طَاوُسٍ مَا قَرُبَتِ الظُّهْرُ مِنْ زَيْغِ الشَّمْسِ، وَكَانَ يَقُوْلُ: مَا عَجَّلْتُهَا هُوَ اَحَبُّ اِلَيَّ، غَيْرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَنْ يُبْرَدَ بِالظُّهْرِ فِي الْحَرِّ. ذَكَرَهُ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ

✱✱ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ظہر کی نماز اُس وقت ادا کی جائے گی جب سورج ڈھل جائے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ظہر کی نماز اُس وقت ادا کرتے تھے جب سورج ڈھل جاتا تھا اور آدمی کا سایہ ایک یا دو بالشت ہو جاتا تھا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس کے نزدیک یہ بات زیادہ پسندیدہ تھی کہ ظہر کا وقت سورج ڈھلنے کے قریب رہے۔ وہ یہ فرماتے تھے: اس نماز کو جلدی ادا کرنا میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے تاہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم دیا ہے گرمی میں ظہر کی نماز کو ٹھنڈی کر کے ادا کیا جائے۔

یہ بات طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے بارے میں نقل کی ہے۔

**2054** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَشَدَّ تَعْجِيلًا لِلظُّهْرِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: مَا اسْتَثْنَتْ اَبَاهَا وَلَا عُمَرَ

✱✱ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے کسی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ جلدی ظہر کی نماز ادا کرتے ہوئے

نہیں دیکھا۔ راوی کہتے ہیں: انہوں نے اپنے والد اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بھی استثناء نہیں کیا۔

**2055** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ خُبَابٍ قَالَ: شَكَوْنَا اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّمْضَاءَ، فَمَا اَشْكَانَا يَقُوْلُ: فِيْ صَلَاةِ الظُّهْرِ

✵✵ حضرت خباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زمین کی گرمی کی شکایت کی' تو آپ نے ہماری اس شکایت کو قبول نہیں کیا۔ انہوں نے یہ شکایت ظہر کی نماز کے بارے میں کی تھی۔

**2056** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: الظُّهْرُ كَاسْمِهَا يَقُوْلُ: بِالظَّهِيرَةِ

✵✵ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ظہر کی نماز اسی طرح ادا کی جائے گی' جیسا کہ اس کا نام ہے' یعنی ظہیرہ (یعنی دوپہر کے وقت)۔

**2057** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي الظُّهْرَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشِّتَاءِ، فَلَا نَدْرِيْ مَا مَضَى مِنَ النَّهَارِ اَكْثَرُ اَمْ مَا بَقِيَ

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں سردی کے موسم میں' ہم ظہر کی نماز ادا کر لیتے تھے' ہمیں پتا نہیں چلتا تھا' دن کا جو حصہ گزر گیا ہے' وہ زیادہ ہے؟ یا جو باقی رہ گیا ہے' وہ زیادہ ہے؟

**2058** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ بُدَيْلٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنِ امْرَاَةٍ، سَمَّاهَا قَالَتْ: كُنْتُ اُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ، فَكُنْتُ اَعْرِفُ وَقْتَهَا فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، مِنْ قِبَلِ الشَّمْسِ كَانَ يُصَلِّيهَا اِذَا دَلَكَتِ الشَّمْسُ

✵✵ ابو العلاء بن عبد اللہ بن شخیر ایک خاتون کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' جس کا نام بھی انہوں نے بیان کیا تھا' وہ خاتون کہتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ظہر کی نماز ادا کی' تو میں سورج کے حوالے سے آسمان اور زمین میں موجود اس کے وقت کو جانتی ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ نماز اس وقت ادا کرتے تھے' جب سورج ڈھل جاتا تھا۔

**2059** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ

✵✵ ابو عثمان نہدی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ظہر کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے' جب سورج ڈھل جاتا تھا۔

**2060** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، وَيَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: قَدِمَ عُمَرُ مَكَّةَ فَاَذَّنَ لَهُ اَبُوْ مَحْذُوْرَةَ، فَقَالَ لَهُ: اَمَا خَشِيْتَ اَنْ يَنْخَرِقَ مُرَيْطَاؤُكَ؟ قَالَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَدِمْتَ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُسْمِعَكُمْ اَذَانِيْ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اِنَّ اَرْضَكُمْ مَعْشَرَ اَهْلِ تِهَامَةَ حَارَّةٌ، فَاَبْرِدْ، ثُمَّ اَبْرِدْ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا،

ثُمَّ اَذِّنْ، ثُمَّ ثَوِّبْ آتِكَ

٭٭ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مکہ آئے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ نے اُن کے لیے اذان دی تو اُنہوں نے اُن سے کہا: کیا تمہیں یہ اندیشہ نہیں ہوا کہ تمہارے حلق کا کوا پھٹ جائے گا' تو اُنہوں نے عرض کی: اے امیرالمؤمنین! آپ تشریف لائے تو مجھے یہ اچھا لگا کہ میری اذان کی آواز آپ تک جائے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اہلِ تہامہ کے گروہ! تمہاری سرزمین گرم ہے' تو تم اسے ٹھنڈا کرو' پھر ٹھنڈا کرو۔ اُنہوں نے دو یا تین مرتبہ ایسا کہا' پھر اذان دو' پھر تثویب کہو' میں تمہارے پاس آجاؤں گا

**2061** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لِاَصْحَابِهِ: لَا آلُوكُمْ عَنِ الْوَقْتِ قَالَ: فَصَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ - حَسِبْتُهُ قَالَ: حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ -

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: میں وقت کے حوالے سے تم سے کوئی کوتاہی نہیں کروں گا' پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کو ظہر کی نماز اُس وقت پڑھائی جب سورج ڈھل گیا تھا۔

**2062** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ فِىْ سَفَرٍ فَاَرَادَ اَنْ يُرَوِّحَ فِىْ مَنْزِلِهِ، فَكَانَ الظِّلُّ شِبْرًا صَلَّى الظُّهْرَ

٭٭ عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے تھے اور آپ نے اپنی جگہ سے روانگی کا ارادہ کرنا ہوتا تھا' تو آپ ایک بالشت سایہ ہونے پر ہی ظہر کی نماز ادا کر لیتے تھے۔

**2063** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: حُدِّثْتُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْزِلْ مَنْزِلًا فِىْ سَفَرٍ فَيَرْتَحِلُ، حَتّٰى يُصَلِّيَ الظُّهْرَ، وَكَانَ اَعْجَلَ مَا يُصَلِّي اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: مجھے حدیث بیان کی گئی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی سفر کے دوران کسی جگہ پڑاؤ کرتے تھے تو روانہ ہونے سے پہلے ظہر کی نماز ادا کر لیتے تھے اور جب آپ نے جلدی سفر کرنا ہوتا تھا' تو آپ اُسے اُس وقت تک ادا نہیں کرتے تھے جب تک سورج ڈھل نہیں جاتا تھا۔

**2064** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: اِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ فَلَا يَبْرَحِ الرَّجُلُ مِنْ مَنْزِلِهِ فِي السَّفَرِ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے' جب سورج ڈھل جائے تو پھر آدمی سفر کے دوران اپنی جگہ سے روانہ نہ ہو (جب تک نماز ادا نہیں کر لیتا)۔

**2065** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ نَافِعٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ: كَانَ اِذَا بَلَغَهُ كَثِيرَةُ فِي

السَّفَرِ وَقَدْ زَاغَتِ الشَّمْسُ، وَهُوَ فِي مَنْزِلِهِ فَيَرْكَبُ قَبْلَ اَنْ يُصَلِّيَ، فَيَسِيرُ اَمْيَالًا يُنِيخُ، فَيُصَلِّي الظُّهْرَ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جب سفر درپیش ہوتا اور سورج ڈھل جاتا اور وہ اپنی رہائش گاہ پر ہوتے تو وہ نماز ادا کرنے سے پہلے سوار ہو جاتے تھے' پھر کچھ میل سفر کرنے کے بعد سواری کو بٹھا کر ظہر کی نماز ادا کرتے تھے۔

**2066** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ بَنِي ضَبَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا، لَمْ يَرْتَفِعْ حَتَّى تُحَلَّ الرِّحَالُ

٭٭ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جگہ پڑاؤ کرتے تھے تو وہاں سے اُس وقت تک نہیں اُٹھتے تھے جب تک پالان کھول نہیں لیے جاتے تھے۔

**2067** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، اَنَّهُ قَالَ: مَا اَدْرَكْتُ النَّاسَ اِلَّا وَهُمْ يُصَلُّونَ الظُّهْرَ بِعَشِيٍّ

٭٭ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: میں نے لوگوں کو پایا ہے' وہ ہمیشہ ظہر کی نماز ذرا ٹھنڈک میں ادا کرتے تھے۔

**2068** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً عَنْ دُلُوكِ الشَّمْسِ، فَقَالَ: دُلُوكُهَا: مَيْلُهَا، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِنْ قُمْتُ فِي الظُّهْرِ فَاُصَلِّيهَا فَاَسْرَعْتُ فِيهَا قَبْلَ اَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ، فَلَمْ اَرْكَعْ حَتَّى زَاغَتْ قَالَ: لَا اُحِبُّ ذٰلِكَ ثُمَّ تَلَا: (لِدُلُوكِ الشَّمْسِ) (الإسراء: 78)

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے سورج کے دلوک کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اس کے دلوک سے مراد اس کا ڈھل جانا ہے۔ میں نے دریافت کیا: اگر میں ظہر کی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہوں اور اُسے ادا کرنے لگتا ہوں اور سورج ڈھلنے سے کچھ پہلے ادا کر لیتا ہوں اور ابھی میں رکوع میں نہیں گیا تھا' سورج ڈھل گیا۔ تو اُنہوں نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے' پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''سورج ڈھلنے کے وقت''۔

## بَابُ وَقْتِ الْعَصْرِ

## باب: عصر کا وقت

**2069** - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَى الْعَوَالِي وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَالْعَوَالِي عَلَى مِيلَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ قَالَ: - وَاَحْسَبُهُ قَالَ: وَاَرْبَعَةٍ -.

٭٭ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے' پھر کوئی شخص نواحی علاقے

تک چلا جاتا تھا اور سورج ابھی بلند ہوتا تھا۔

زہری کہتے ہیں: وہ نواحی علاقہ دو یا شاید تین میل کے فاصلہ پر تھا۔ (راوی کہتے ہیں:) میرا خیال ہے' شاید چار میل کے فاصلہ پر تھا۔

**2070** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

**2071** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ، قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ الشَّمْسُ مِنْ حُجْرَتِي طَالِعَةً

✽✽ ابن شہاب روایت کرتے ہیں: (سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے حالانکہ دھوپ ابھی میرے حجرے سے باہر نہیں نکلی ہوتی تھی۔

**2072** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

**2073** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: لَقَدْ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي صَلَاةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ، وَلَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا

فَقَالَ: سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى، نُبِّئْتُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: صَلُّوا صَلَاةَ الْعَصْرِ بِقَدْرِ مَا يَسِيرُ الرَّاكِبُ، اِلَى ذِي الْحُلَيْفَةِ سِتَّةَ اَمْيَالٍ

✽✽ عروہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے اور دھوپ ابھی سیدہ عائشہ کے حجرے میں موجود ہوتی تھی' ابھی رخصت نہیں ہوئی ہوتی تھی اور نہ ہی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے سے سایہ رخصت ہوا ہوتا تھا۔

سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''عصر کی نماز اُس وقت ادا کرو کہ (اُس کے بعد) کوئی سوار شخص ذوالحلیفہ تک جا سکے'' جو چھ میل کے فاصلہ پر ہے۔

**2074** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ» الَّذِي تَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ، فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهُ وَمَالَهُ. قَالَ: فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَى اَنَّهَا الصَّلَاةُ الْوُسْطَى

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہوگئی گویا کہ اُس کے اہلِ خانہ اور مال برباد ہو گئے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کے قائل تھے کہ یہی (عصر کی نماز) صلوٰۃ وسطیٰ ہے۔

**2075** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ الَّذِي تَفُوْتُهُ الْعَصْرُ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهُ وَمَالَهُ. قُلْتُ لِنَافِعٍ: حَتّٰى تَغِيبَ الشَّمْسُ؟ قَالَ: نَعَمْ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہوگئی' گویا کہ اُس کے اہلِ خانہ اور مال برباد ہو گئے''۔

راوی کہتے ہیں: میں نے نافع سے دریافت کیا: یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

**2076** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اَنْ صَلُّوا وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ قَدْرَ مَا يَسِيرُ الرَّاكِبُ فَرْسَخَيْنِ اِلٰى اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ

✵✵ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خط میں لکھا کہ تم لوگ نماز ادا کر لو' جبکہ سورج ابھی روشن اور چمکدار ہو اور (نماز کے بعد) کوئی سوار شخص سورج غروب ہونے تک دو فرسخ کا فاصلہ طے کر سکے۔

**2077** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ حِينَ تَخْرُجُ الشَّمْسُ مِنْ حُجْرَتِي، وَكَانَتْ حُجْرَتِي بَسْطَةً

✵✵ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اُس وقت ادا کرتے تھے جب دھوپ میرے حجرے سے نکل جاتی تھی اور میرا حجرہ کشادہ تھا۔

**2078** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنٍ الْاَوْدِيَّ، وَاَنَا خَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ فِي اِمَارَةِ بِشْرِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ: اَصَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ؟ قَالَ: قُلْتُ: الْاٰنَ صَلَّيْتُ الظُّهْرَ؟ قَالَ: لَقَدْ كُنْتُ اُصَلِّي مَعَ عُمَرَ الْعَصْرَ هٰذَا الْحِينَ

✵✵ اسماعیل بن ابو خالد بیان کرتے ہیں: میں نے عمرو بن میمون اودی کو سنا' میں اُس وقت مسجد سے باہر موجود تھا اور یہ بشر بن مروان کی حکومت کی بات ہے' اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تم لوگوں نے عصر کی نماز ادا کر لی ہے؟ تو میں نے کہا: میں نے تو ابھی ظہر کی نماز ادا کی ہے' تو اُنہوں نے کہا: میں اس وقت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں عصر کی نماز ادا کیا کرتا تھا۔

**2079** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ فَيَخْرُجُ الْاِنْسَانُ اِلٰى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَيَجِدُهُمْ يُصَلُّوْنَ الْعَصْرَ

✵✵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے' پھر کوئی شخص بنو عمرو بن عوف کے محلّہ میں جاتا تھا' تو اُن لوگوں کو عصر کی نماز ادا کرتے ہوئے پاتا تھا۔

**2080** - حدیث نبوی:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بَعْدَ الظُّهْرِ فَتَقَدَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ، فَلَمَّا فَرَغَ ذَكَرْنَاهُ تَعْجِيلَ الصَّلَاةِ اَوْ ذَكَرَهَا فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِينَ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - يَجْلِسُ اَحَدُهُمْ حَتّٰى اِذَا اصْفَرَّتِ الشَّمْسُ، وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيْ، اَوْ عَلٰى قَرْنِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا، لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيهَا اِلَّا قَلِيلًا

✵✵ علاء بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: ہم لوگ ظہر کے بعد حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو وہ عصر کی نماز ادا کرنے کے لیے آگے بڑھ گئے' جب وہ فارغ ہوئے تو ہم نے جلدی نماز ادا کرنے کا ذکر کیا' یا شاید خود اُنہوں نے اس کا ذکر کیا' پھر اُنہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''یہ منافقین کی نماز ہے''۔

یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی (اور پھر فرمایا:)

''اُن میں سے کوئی ایک شخص بیٹھا رہتا ہے' یہاں تک کہ جب سورج زرد ہو جاتا ہے اور شیطان کے دو سینگوں کے درمیان (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) شیطان کے سینگ پر پہنچ جاتا ہے' تو وہ شخص اُٹھ کر چار مرتبہ ٹھونگے مارتا ہے' وہ اس نماز میں اللہ تعالیٰ کا ذکر تھوڑا سا کرتا ہے''۔

**2081** - آثارِ صحابہ:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي يَزِيدَ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُصَلِّي الْعَصْرَ اَحْيَانًا حِينَ يُصَلِّي الظُّهْرَ، وَيُصَلِّي الظُّهْرَ اَحْيَانًا حِينَ الْعَصْرِ

✵✵ عبیداللہ بن ابویزید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بعض اوقات عصر کی نماز اُس وقت ادا کرتے ہوئے دیکھا' جب وہ ظہر کی نماز ادا کیا کرتے تھے اور بعض اوقات ظہر کی نماز اُس وقت ادا کرتے ہوئے دیکھا' جس وقت وہ عصر کی نماز ادا کرتے تھے۔

**2082** - اقوالِ تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ اَنَّهُ كَانَ يُؤَخِّرُ الْعَصْرَ حَتّٰى تَصْفَرَّ الشَّمْسُ جِدًّا قُلْتُ لِاِبْرَاهِيمَ: اَمْرٌ رَاَيْتَهُ؟ قَالَ: بَلْ كَانَ يَعُدُّ لِذٰلِكَ، كَانَ يُقِيمُ الْيَوْمَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ بِمَكَّةَ اَنْ يُصَلِّيَ. كَذٰلِكَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: كَانَ ابْنُ طَاوُسٍ يُعَجِّلُهَا مَرَّةً وَيُؤَخِّرُهَا مَرَّةً

✵✵ طاؤس کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ عصر کی نماز کو مؤخر کر دیتے تھے' یہاں تک کہ سورج انتہائی زرد ہو جاتا تھا۔ میں نے ابراہیم سے کہا: کیا آپ نے یہ معاملہ دیکھا ہے؟ تو اُنہوں نے کہا: جی نہیں! اسے اس لیے شمار کیا جاتا ہے' وہ دو دن یا تین دن مکہ میں مقیم رہتے ہیں اور وہ اسی طرح نماز ادا کرتے ہیں۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس کے صاحبزادے کبھی اسے جلدی ادا کر لیتے تھے اور کبھی تاخیر سے ادا کرتے تھے۔

**2083** - اقوالِ تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُّ حِينٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَنْ اُصَلِّيَ الْعَصْرَ اِمَامًا وَخِلْوًا؟ قَالَ: تَعْجِيلُهَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آپ کے نزدیک کون سا وقت زیادہ پسندیدہ ہے' میں اُس میں عصر کی نماز ادا کروں؟ خواہ میں امام ہوں' یا اکیلا ہوں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: اسے جلدی ادا کرنا۔

**2084** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِنَافِعٍ: مَتَى كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي الْعَصْرَ؟ قَالَ: وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ لَمْ تَتَغَيَّرْ، مَنْ اَسْرَعَ السَّيْرَ سَارَ قَبْلَ اللَّيْلِ خَمْسَةَ اَمْيَالٍ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے نافع سے دریافت کیا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عصر کی نماز کب ادا کرتے تھے؟ اُنہوں نے فرمایا: جب سورج روشن ہوتا تھا اور متغیر نہیں ہوتا تھا اور (اُس کے بعد اتنا وقت بچتا تھا) کہ تیز رفتاری سے سفر کرنے والا شخص مغرب ہونے سے پہلے پانچ میل کا سفر طے کر سکتا تھا۔

**2085** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعَصْرِ يَوْمًا بِنَهَارٍ

٭٭ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دن میں عصر کی نماز پڑھائی۔

**2086** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَجَدَ الْمُنْكَدِرَ يُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ، فَجَلَسَ اِلَى جَنْبِهِ مَعَهُ الدِّرَّةُ قَالَ: مَا هٰذِهِ الصَّلَاةُ؟ انْصَرِفْ، فَاتَتْنِي مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَتَانِ، فَقَالَ: اِذَا فَاتَتْ اَحَدَكُمُ الْعَصْرُ اَوْ بَعْضُهَا، فَلَا يُطَوِّلُ حَتَّى تُدْرِكَهُ صُفْرَةُ الشَّمْسِ

٭٭ محمد نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منکدر کو عصر کے بعد نماز ادا کرتے ہوئے پایا' تو وہ اُس کے پہلو میں بیٹھ گئے' اُن کے پاس دُرّہ بھی تھا' اُنہوں نے دریافت کیا: یہ کون سی نماز ہے؟ تو منکدر نے جواب دیا: میری عصر کی دو رکعات رہ گئی تھیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کسی شخص کی عصر کی نماز رہ گئی ہو' یا اُس کا کچھ حصہ رہ گیا ہو' تو وہ اسے اتنا طول نہ دے کہ سورج کے زرد ہونے کا وقت آ جائے۔

**2087** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، وَاَبِي قِلَابَةَ: كَانَا يُمَسِّيَانِ الْعَصْرَ

٭٭ ابن سیرین اور ابوقلابہ عصر کی نماز شام کے وقت ادا کرتے تھے۔

**2088** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، اَنَّ الْحَسَنَ، وَمُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ، وَاَبَا قِلَابَةَ: كَانُوا يُمَسُّونَ بِالْعَصْرِ

٭٭ حسن بصری' محمد بن سیرین اور ابوقلابہ عصر کی نماز شام کے وقت ادا کرتے تھے۔

**2089** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ: كَانَ يُؤَخِّرُ الْعَصْرَ

٭٭ عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عصر کی نماز تاخیر سے ادا کرتے تھے۔

# بَابُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ

## باب: مغرب کا وقت

**2090** - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ رِجَالًا مِنْ بَنِي سَلِمَةَ: كَانُوْا يَشْهَدُوْنَ الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْصَرِفُوْنَ اِلٰى اَهْلِيهِمْ وَهُمْ يُبْصِرُوْنَ مَوَاقِعَ النَّبْلِ

✵✵ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: بنوسلمہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ مغرب کی نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں شریک ہوئے' پھر وہ اپنے گھر والوں کے پاس واپس چلے گئے اور وہ اُس وقت تیر کے گرنے کی جگہ کو دیکھ سکتے تھے (یعنی اتنی روشنی باقی تھی)۔

**2091** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ نَرْجِعُ اِلٰى مَنَازِلِنَا، وَهِيَ مِيلٌ، وَاَنَا اُبْصِرُ مَوَاقِعَ النَّبْلِ

✵✵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں مغرب کی نماز ادا کرتے تھے' پھر ہم اپنی رہائش گاہ پر واپس آ جاتے تھے' جو ایک میل کے فاصلہ پر تھی اور میں اُس وقت تیر کے گرنے کی جگہ دیکھ سکتا تھا۔

**2092** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ الْجُعْفِيِّ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: صَلُّوا صَلَاتَكُمْ هٰذِهِ الصَّلَاةَ، وَالْفِجَاجُ مُسْفِرَةٌ لِلْمَغْرِبِ

✵✵ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم اپنی یہ نماز اُس وقت ادا کرو' جبکہ راستے روشن ہوں' اُنہوں نے مغرب کی نماز کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی تھی۔

**2093** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلٰى اَهْلِ الْاَمْصَارِ: اَنْ لَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمَسْبُوقِينَ بِفِطْرِكُمْ، وَلَا الْمُنْتَظِرِيْنَ بِصَلَاتِكُمْ اشْتِبَاكَ النُّجُومِ

✵✵ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے تمام علاقوں کے لوگوں کی طرف یہ خط میں لکھا تھا' تم افطاری کرنے میں سبقت لے جانے والے نہ بننا' اور اپنی نماز کے لیے ستاروں کے چمکنے کا انتظار کرنے والے نہ بننا۔

**2094** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسَى قَالَ: اُنْبِئْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: صَلُّوا الْمَغْرِبَ حِيْنَ تَغِيبُ الشَّمْسُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَكَانَ طَاوُسٌ يُصَلِّيهَا حِيْنَ يَكُوْنُ اَوَّلُ اللَّيْلِ.

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا غَسَقُ اللَّيْلِ؟ قَالَ: اَوَّلُهُ حِينَ يَدْخُلُ فَاَحَبُّهُ، اِلَيَّ اَنْ اُصَلِّيَ الْمَغْرِبَ حِينَ يَدْخُلُ اَوَّلُ الْمَغْرِبِ

✸✸ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب سورج غروب ہو جائے' تو تم مغرب کی نماز ادا کرلو''۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: غسق اللیل سے کیا مراد ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اُس کا ابتدائی حصہ' جب وہ شروع ہوتی ہے اور مجھے یہ بات پسند ہے' میں مغرب کی نماز اُس وقت ادا کرلوں' جب مغرب کا ابتدائی وقت شروع ہوتا ہے۔

**2095** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ ابْنِ مَسْعُودٍ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ: كَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ حِينَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ فَيَقُولُ: هٰذَا وَاللّٰهِ وَقْتُهَا، وَكَانَ لَا يَحْلِفُ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ الصَّلَاةِ غَيْرَهَا

✸✸ ابن سیرین نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بعض شاگردوں کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مغرب کی نماز اُسی وقت ادا کر لیتے تھے' جب سورج غروب ہو جاتا تھا اور وہ یہ فرماتے تھے: اللہ کی قسم! یہی اس کا وقت ہے اور نماز کے حوالے سے وہ اس چیز کے علاوہ اور کسی بات پر حلف نہیں اُٹھاتے تھے۔

**2096** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنًا لِعَبْدِ اللّٰهِ - يَعْنِي عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ حِينَ يَغْرُبُ حَاجِبُ الشَّمْسِ، وَيَحْلِفُ اَنَّهُ الْوَقْتُ الَّذِي قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: (اَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ اللَّيْلِ) (الاسراء: 78). قَالَ: ذَكَرَ الصَّلَوَاتِ كُلَّهُنَّ فَلَمْ اَحْفَظْهُنَّ

✸✸ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مغرب کی نماز اُس وقت ادا کر لیتے تھے جب سورج کی ٹکیہ غروب ہو جاتی تھی اور وہ اس بات پر حلف اُٹھاتے تھے کہ یہ وہ وقت ہے' جس کے بارے میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''سورج ڈھلنے سے لے کر رات داخل ہونے تک نماز قائم کرو''۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے تمام نمازوں کا ذکر کیا تھا' لیکن مجھے یہ بات یاد نہیں رہی۔

**2097** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي عَمْرٍو، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ اِذَا اَفْطَرَ الْمُعَجِّلُ

✺✺ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز اُس وقت ادا کرتے تھے' جب افطاری کرنے والا شخص افطاری کر لیتا ہے۔

**2098** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ، اَوْ غَيْرُهُ: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَقُوْلُ: مَا صَلَاةٌ اَخْوَفُ عِنْدِیْ فَوَاتًا مِنَ الْمَغْرِبِ

✺✺ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مجھے مغرب کی نماز سے زیادہ اور کسی نماز کے فوت ہونے کا اندیشہ نہیں ہوتا (یعنی اسے میں جلدی ادا کر لیتا ہوں)۔

**2099** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، اَنَّ طَاوُسًا كَانَ يَقُوْلُ: لَا بَاْسَ اَنْ يُؤَخِّرَ الْمَغْرِبَ الْمُسَافِرُ وَذُو الْعِلَّةِ، قَدْرَ مَا يُصَلِّيهَا الْحَاجُّ بِالْمُزْدَلِفَةِ

✺✺ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: طاؤس یہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اگر مسافر شخص مغرب کی نماز کو مؤخر کر دے' یا کوئی بیمار شخص اس نماز کو اتنا مؤخر کر دے' جس وقت میں حاجی لوگ مزدلفہ میں اسے ادا کرتے ہیں۔

**2100** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَرَبَتْ لَهُ الشَّمْسُ بِسَرِفَ، فَلَمْ يُصَلِّ الْمَغْرِبَ حَتّٰى دَخَلَ مَكَّةَ

✺✺ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سرف کے مقام پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورج غروب ہو گیا' لیکن آپ نے مغرب کی نماز اُس وقت تک ادا نہیں کی' جب تک آپ مکہ میں داخل نہیں ہو گئے۔

**2101** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ: قُلْتُ لِسَالِمٍ: مَا اَبْعَدُ مَا اَخَّرَ ابْنُ عُمَرَ الْمَغْرِبَ؟ قَالَ: مِنْ ذَاتِ الْجَيْشِ اِلٰى ذَاتِ الْعُقُوقِ وَبَيْنَهُمَا ثَمَانِيَةُ اَمْيَالٍ

✺✺ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: میں نے سالم سے دریافت کیا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مغرب کی نماز زیادہ سے زیادہ کتنی مؤخر کر کے ادا کی ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: ذات الجیش سے لے کر ذات العقوق تک' ان دونوں کے درمیان آٹھ میل کا فاصلہ ہے (یعنی اُنہوں نے سورج غروب ہونے کے بعد آٹھ میل کا فاصلہ طے کرنے کے بعد مغرب کی نماز ادا کی)۔

**2102** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مَاعِزٍ قَالَ: كَانَ الرَّبِيْعُ بْنُ خُثَيْمٍ، يَقُوْلُ لِلْمُؤَذِّنِ فِی الْعَشِيَّةِ الَّتِیْ فِيْهَا الْغَيْمُ: اغْسِقْ بِالصَّلَاةِ

✺✺ بکر بن ماعز بیان کرتے ہیں: وہ شام' جس میں بادل موجود ہوں' ربیع بن خثیم' مؤذن سے یہ فرماتے تھے: نماز کے لیے شام ہو لینے دو۔

**2103** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، خَرَجَ مِنْ اَرْضِهِ مَرَّ حِيْنَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ يُرِيْدُ الْمَدِيْنَةَ فَلَمْ يُصَلِّ الْمَغْرِبَ، حَتّٰى جَاءَ الْمَحَجَّةَ مِنَ الظَّهْرَانِ فَجَمَعَ بَيْنَهَا، وَبَيْنَ الْعِشَاءِ، وَيُقَالُ لَهُ قَبْلَ ذٰلِكَ الصَّلَاةُ، فَيَقُوْلُ: شَمِّرُوْا عَنْكُمْ

✲✲ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنی زمین ''مر'' سے نکلے' یہ اُس وقت کی بات ہے جب روزہ دار افطاری کر لیتا ہے اور وہ مدینہ منورہ جانا چاہتے تھے' اُنہوں نے مغرب کی نماز اُس وقت تک ادا نہیں کی' جب تک وہ ظہران کے حصے مجہ تک نہیں آ گئے' پھر اُنہوں نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کیں' اُس سے پہلے اُنہیں یہ کہا گیا: جناب! نماز پڑھنی ہے! تو وہ یہی فرماتے رہے: تم اپنی پنڈلیوں سے چادر اُٹھا کے رکھو (یعنی تیزی سے چلتے رہو)۔

**2104 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَحِيرٍ قَالَ: كَانَ وَهْبٌ يَعْرِفُ الشَّمْسَ بِالرَّحْبَةِ فَيَرْكَبُ فَلَا يُصَلِّي الْمَغْرِبَ اِلَّا فِيْ بَيْتِهِ، غَيْرَ مَرَّةٍ فَعَلَهُ

✲✲ عبداللہ بن بحیر بیان کرتے ہیں: وہب کھلے میدان میں دیکھ لیتے تھے کہ سورج (غروب ہو گیا ہے) پھر وہ سوار ہوتے تھے اور مغرب کی نماز اپنے گھر پہنچ کر ادا کرتے تھے' ایسا اُنہوں نے کئی مرتبہ کیا۔

**2105 - حدیث نبوی:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ جِبْرَئِيْلُ يَفْرِضُ الصَّلَاةَ، فَصَلَّى كُلَّ صَلَاةٍ لِوَقْتَيْنِ، اِلَّا الْمَغْرِبَ صَلَّاهَا فِيْ وَقْتٍ وَّاحِدٍ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ

✲✲ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام باقر رحمۃ اللہ علیہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبرائیل آئے جب نماز فرض ہوئی تھی (یہ اُس وقت کی بات ہے) تو اُنہوں نے ہر نماز دو مختلف اوقات میں ادا کی' صرف مغرب کی نماز کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ اُنہوں نے یہ نماز ایک ہی وقت میں ادا کی' اُس وقت جب سورج غروب ہوا تھا۔

## بَابُ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ

## باب: عشاء کی نماز کا وقت

**2106 - حدیث نبوی:** اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ بِشْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبَّادٍ الدَّبَرِيُّ قَالَ: قَرَاْنَا عَلٰى عَبْدِ الرَّزَّاقِ بْنِ هَمَّامٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ الْوُضُوْءِ، وَلَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَخَّرْتُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ اَوْ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ، فَاِنَّهُ - اَوْ قَالَ: اِنَّ رَبَّنَا - تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَنْزِلُ اِلٰى سَمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَقُوْلُ: مَنْ يَّسْاَلُنِيْ؟ فَاُعْطِيَهُ، مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِيْ؟ فَاَغْفِرَ لَهُ، مَنْ يَّدْعُوْنِيْ؟ فَاَسْتَجِيْبَ لَهُ

---

2106 - الجامع للترمذی، ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في تاخير العشاء الآخرة، حديث:156، سنن ابن ماجه، كتاب الصلاة، ابواب مواقيت الصلاة، باب وقت صلاة العشاء، حديث:689، صحيح ابن حبان، كتاب الصلاة، باب مواقيت الصلاة، ذكر الاخبار عما يستحب للمرء تاخير صلاة العشاء الى بعض الليل، حديث:1550، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الصلاة، في العشاء الآخرة تعجل او تؤخر، حديث:3309

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر مجھے اپنی اُمت کے مشقت کا شکار ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں اُنہیں [illegible] ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا اور اگر مجھے اپنی اُمت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں عشاء کی نماز کو [illegible] تہائی رات تک (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) نصف رات تک مؤخر کرتا' کیونکہ اللہ تعالیٰ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) بے شک ہمارا پروردگار آسمانِ دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اور یہ فرماتا ہے: کون مجھ سے مانگتا ہے تاکہ میں اُسے عطاء کروں' کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے' تاکہ میں اُس کی مغفرت کروں' کون مجھ سے دعا کرتا ہے' تاکہ میں اُس کی دعا کو قبول کروں''۔

**2107** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ لِكُلِّ وُضُوْءٍ، وَبِتَاْخِيرِ الْعِشَاءِ - يَعْنِي الْعَتَمَةَ -

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ میں اہلِ ایمان کو مشقت کا شکار کر دوں گا' تو میں اُن لوگوں کو ہر وضو کے لیے مسواک کرنے کا حکم دیتا اور عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کرنے کا حکم دیتا''۔

**2108** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ اِلٰى اَبِي مُوْسَى اَنْ صَلُّوا صَلَاةَ الْعِشَاءِ فِيمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ ثُلُثِ اللَّيْلِ، فَاِنْ اَخَّرْتُمْ فَاِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ، وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْغَافِلِينَ

✵✵ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا کہ تم لوگ عشاء کی نماز (اُس کے ابتدائی وقت سے لے کر) ایک تہائی رات تک کے درمیان میں ادا کر لو' اگر اسے مؤخر کرتے ہو' تو اسے نصف رات تک ادا کر لو' لیکن تم غفلت کا شکار ہونے والے نہ بن جانا۔

**2109** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

**2110** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: اَنْ صَلُّوا صَلَاةَ الْعِشَاءِ اِذَا ذَهَبَ بَيَاضُ الْاُفُقِ، فِيمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ ثُلُثِ اللَّيْلِ، وَمَا عَجَّلْتُمْ بَعْدَ ذَهَابِ الْاُفُقِ فَهُوَ اَفْضَلُ

✵✵ جعفر بن برقان بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے یہ خط میں لکھا کہ تم لوگ عشاء کی نماز اُس وقت ادا کرو' جب اُفق کی سفیدی رخصت ہو جائے اور پھر اُس وقت سے لے کر ایک تہائی رات تک کے درمیان میں ادا کر لو۔ اُفق کے رخصت ہو جانے کے بعد تم اسے جتنی جلدی ادا کر لو گے' اُتنا ہی افضل ہوگا۔

**2111** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: سَمِعْتُ مَكْحُوْلًا يَقُوْلُ: كَانَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ، وَشَدَّادُ بْنُ اَوْسٍ يُصَلِّيَانِ الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ اِذَا ذَهَبَتِ الْحُمْرَةُ. قَالَ مَكْحُوْلٌ: وَهُوَ الشَّفَقُ

✲✲ مکحول فرماتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت اور حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہما عشاء کی نماز اُس وقت ادا کر لیتے تھے جب سرخی رخصت ہو جاتی تھی۔ مکحول کہتے ہیں: یہی شفق ہے۔

**2112** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: اَعْتَمَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِالْعِشَاءِ، حَتّٰى رَقَدَ النَّاسُ، وَاسْتَيْقَظُوْا، وَرَقَدُوْا، وَاسْتَيْقَظُوْا، فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: الصَّلَاةُ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ الْاٰنَ يَقْطُرُ رَاْسُهُ مَاءً وَّاضِعٌ يَدَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شِقِّ رَاْسِهِ فَقَالَ: لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُصَلُّوْهَا هٰكَذَا

✲✲ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں تاخیر کر دی' یہاں تک کہ لوگ سو گئے' پھر بیدار ہو گئے' پھر سو گئے پھر بیدار ہو گئے' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' اُنہوں نے عرض کی: نماز! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے۔ راوی کہتے ہیں: یہ منظر گویا کہ آج بھی میری نگاہ میں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے اور آپ نے اپنا ایک دستِ مبارک سر کے ایک حصے پر رکھا ہوا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ میں اپنی اُمت کو مشقت کا شکار کر دوں گا' تو میں انہیں یہ ہدایت کرتا کہ وہ اس نماز کو اس وقت میں ادا کریں۔

**2113** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَلَاةِ الْعِشَاءِ لَيْلَةً، ثُمَّ خَرَجَ وَرَاْسُهُ يَقْطُرُ مَاءً، فَقَالَ: لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَحْبَبْتُ اَنْ اُصَلِّيَ هٰذِهِ الصَّلَاةَ لِهٰذَا الْوَقْتِ

✲✲ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا کرنے میں تاخیر کر دی' پھر آپ تشریف لائے' تو آپ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے' آپ نے ارشاد فرمایا:

''اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ میں اپنی اُمت کو مشقت کا شکار کر دوں گا' تو مجھے یہ بات پسند تھی کہ میں اس نماز کو اس وقت میں ادا کروں''۔

**2114** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْمُغِيْرَةُ بْنُ حَكِيْمٍ، عَنْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتُ اَبِيْ بَكْرٍ، اَخْبَرَتْهُ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، حَتّٰى ذَهَبَ عَامَّةُ اللَّيْلِ، وَحَتّٰى نَامَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى، فَقَالَ: اِنَّهُ لَوَقْتُهَا لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ

✲✲ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں تاخیر کر دی' یہاں تک کہ رات کا خاصا حصہ گزر گیا' یہاں تک کہ مسجد میں موجود لوگ سو گئے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' آپ نے نماز ادا کی' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اس کا یہی وقت ہوتا' اگر مجھے اپنی اُمت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی کام میں مصروف رہے اور آپ نے اس (یعنی عشاء کی نماز کو) مؤخر کر دیا' یہاں تک کہ ہم سو گئے' پھر ہم بیدار ہو گئے' پھر سو گئے' پھر بیدار ہو گئے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارے علاوہ روئے زمین کا اور کوئی فرد اس نماز کا انتظار نہیں کر رہا۔

**2115** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُغِلَ عَنْهَا لَيْلَةً فَاَخَّرَهَا حَتَّى رَقَدْنَا، ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا، ثُمَّ رَقَدْنَا، ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا، ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَيْسَ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ يَنْتَظِرُ هٰذِهِ الصَّلَاةَ غَيْرُكُمْ

✱✱ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے یہ بات بتائی ہے' ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مصروفیت کی وجہ سے (عشاء کی نماز کو) مؤخر کر دیا' یہاں تک کہ ہم سو گئے' پھر بیدار ہو گئے' پھر سو گئے پھر بیدار ہو گئے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' آپ نے ارشاد فرمایا: اہلِ زمین میں سے تمہارے علاوہ اور کوئی اس نماز کا انتظار نہیں کر رہا ہوگا۔

**2116** - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اَعْتَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَنَادَاهُ عُمَرُ فَقَالَ: نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ: مَا يَنْتَظِرُ هٰذِهِ الصَّلَاةَ اَحَدٌ غَيْرُكُمْ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّي يَوْمَئِذٍ اِلَّا مَنْ بِالْمَدِينَةِ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز کے لیے تاخیر کر دی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بلند آواز میں آپ کو پکارا اور عرض کی: خواتین اور بچے سو چکے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے پاس تشریف لائے' آپ نے ارشاد فرمایا: اہلِ زمین میں سے' تمہارے علاوہ اور کوئی اس نماز کا انتظار نہیں کر رہا ہے۔

زہری بیان کرتے ہیں: اُن دنوں نماز صرف وہی شخص ادا کرتا تھا' جو مدینہ منورہ میں موجود تھا۔

**2117** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ اُصَلِّيَهَا اِمَامًا اَوْ خِلْوًا اُؤَخِّرُهَا كَمَا صَلَّاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً، فَاِنْ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْكَ، وَعَلَى النَّاسِ فَصَلِّهَا وَسَطًا، لَا مُعَجَّلَةً، وَلَا مُؤَخَّرَةً، قُلْتُ: فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ اِلَى عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بِكِتَابٍ شَدِيدٍ يَنْهَى فِيهِ اَنْ تُصَلَّى الْعِشَاءُ الْاٰخِرَةُ حَتَّى يَغِيبَ الشَّفَقُ، وَيَذْكُرُ فِي كِتَابِهِ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ اُنَاسًا يُصَلُّونَهَا قَبْلَ اَنْ تَغِيبَ الشَّفَقُ وَيَاْمُرُهُمْ فِي ذٰلِكَ بِاَمْرٍ شَدِيدٍ

✱✱ ابن جریج نقل کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: میرے نزدیک یہ بات محبوب ہے' میں خواہ امام ہوں' یا تنہا ہوں' میں اس نماز کو مؤخر کر کے ادا کروں' جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رات کے وقت (مؤخر کر کے) ادا کیا تھا اور اگر یہ بات تمہارے لیے اور لوگوں کے لیے مشقت کا باعث ہوتی ہے' تو تم اسے درمیان میں ادا کر لو یعنی نہ زیادہ جلدی ہو' نہ زیادہ تاخیر کے ساتھ ہو۔

راوی کہتے ہیں: میں نے کہا کہ عمر بن عبدالعزیز نے عبدالعزیز بن عبداللہ کو خط میں لکھا تھا' جس میں سختی سے اس چیز سے منع کیا تھا' عشاء کی نماز کو اُس وقت ادا کیا جائے' جب شفق غروب ہو جاتی ہے۔ اُنہوں نے اپنے خط میں یہ بات ذکر کی تھی کہ اُن تک یہ اطلاع پہنچی ہے' کچھ لوگ شفق غروب ہونے سے پہلے اسے ادا کر لیتے ہیں۔ عمر بن عبدالعزیز نے اُن لوگوں کو اس معاملہ میں سختی سے تاکید کی تھی۔

**2118** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ نَافِعٌ: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ لَا يُبَالِى اَقَدَّمَهَا، اَمْ اَخَّرَهَا، اِذَا كَانَ لَا يَغْلِبُهُ النَّوْمُ عَنْ وَقْتِهَا

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کی پرواہ نہیں کرتے تھے کہ وہ اس (عشاء کی نماز) جلدی پڑھ لیتے ہیں' یا تاخیر سے پڑھتے ہیں' جبکہ نیند کے غلبہ کی وجہ سے وہ اس کے وقت میں سوئے نہ رہ جائیں۔

**2119** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسَى قَالَ: اُنْبِئْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: صَلُّوا الْعِشَاءَ بَعْدَ اَنْ يَغِيْبَ الشَّفَقُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ نِصْفِ اللَّيْلِ

✵✵ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عشاء کی نماز تم لوگ شفق غروب ہونے کے بعد سے لے کر نصف رات تک کے درمیانی وقت میں ادا کر لو''۔

**2120** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ يَزِيْدَ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: لَيْسَ بِتَاْخِيرِ الْعَتَمَةِ بَاْسٌ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**2121** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ مَكْحُوْلٍ اِلَى مَكَّةَ، قَالَ: فَكَانَ ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ يُؤَذِّنُ لَهُ، فَكَانَ يَاْمُرُهُ اَنْ لَا يُنَادِىَ بِالْعِشَاءِ حَتّٰى تَذْهَبَ الْحُمْرَةُ وَيَقُوْلُ: هُوَ الشَّفَقُ

✵✵ محمد بن راشد بیان کرتے ہیں: ہم لوگ مکحول کے ساتھ مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے' ثور بن یزید اُن کے لیے اذان دیتے تھے' مکحول اُنہیں یہ ہدایت دیتے تھے کہ وہ عشاء کی اذان اُس وقت دیں' جب سرخی رخصت ہو جائے۔

مکحول یہ فرماتے ہیں: یہی شفق ہے۔

**2122** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَقُوْلُ: الشَّفَقُ الْحُمْرَةُ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: شفق سے مراد سرخی ہے۔

**2123** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ: رَاَيْتُ طَاوُسًا: يُصَلِّى الْمَغْرِبَ، وَيَطُوْفُ سَبْعًا، ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّى الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ، ثُمَّ يَنْقَلِبُ قَالَ: وَكَانَ بِمِنًى اِذَا صَلَّى الْمَغْرِبَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ، ثُمَّ انْقَلَبَ قَالَ: وَلَا اَعْلَمُ ذٰلِكَ اِلَّا قَبْلَ غُرُوبِ الشَّفَقِ

✵✵ ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کو مغرب کی نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' اُنہوں نے طواف کے

سات چکر لگائے' پھر دو رکعات ادا کیں' پھر عشاء کی نماز ادا کی اور پھر واپس چلے گئے۔

راوی بیان کرتے ہیں: منیٰ میں اُنہوں نے جب مغرب کی نماز ادا کر لی تو اُس کے بعد دو رکعات ادا کیں' پھر عشاء کی نماز ادا کی اور پھر واپس چلے گئے۔ راوی کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق یہ نمازیں اُنہوں نے شفق غروب ہونے سے پہلے ادا کی تھیں۔

**2124** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: كَانَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، اِذَا اَرَادَ اَنْ يُصَلِّيَ الْعِشَاءَ قَالَ لِغُلَامٍ لَهُ - اَوْ لِمَوْلًى لَهُ -: انْظُرْ هَلِ اسْتَوَى الْاُفُقَانِ؟

٭٭ عاصم بن سلیمان بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ جب عشاء کی نماز ادا کرنے کا ارادہ کرتے تھے تو اپنے کسی لڑکے یا غلام سے یہ کہتے تھے: تم اس بات کا جائزہ لو کہ کیا دونوں اُفق برابر ہو گئے ہیں (یعنی برابر کے سیاہ ہو گئے ہیں)۔

**2125** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِيفِ، وَسَقَمُ السَّقِيمِ لَاَخَّرْتُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ

٭٭ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اگر کمزور شخص کی کمزوری اور بیمار کی بیماری کا خیال نہ ہوتا تو میں عشاء کی نماز کو تاخیر سے ادا کرتا''۔

**2126** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُ مُعَاوِيَةَ، يُصَلِّي الْمَغْرِبَ، ثُمَّ مَا اَطُوفُ اِلَّا سَبْعًا اَوْ سَبْعِينَ، حَتَّى يَخْرُجَ فَيُصَلِّيَ الْعِشَاءَ، وَلَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ قَالَ: فَكَانَ عَطَاءٌ يَقُولُ: صَلِّ الْعِشَاءَ قَبْلَ اَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ قَالَ عَطَاءٌ: وَاِنِّي لَاَطُوفُ اَحْيَانًا سَبْعًا بَعْدَ الْمَغْرِبِ، ثُمَّ اُصَلِّي الْعِشَاءَ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو مغرب کی نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' ابھی میں نے طواف کے سات چکر لگائے تھے کہ وہ تشریف لائے اور اُنہوں نے عشاء کی نماز بھی ادا کر لی' حالانکہ ابھی شفق غروب نہیں ہوئی تھی۔

عطاء یہ فرماتے تھے: تم عشاء کی نماز شفق غروب ہونے سے پہلے ادا کر سکتے ہو۔

عطاء یہ فرماتے تھے: بعض اوقات میں مغرب کے بعد طواف کے سات چکر لگاتا ہوں اور پھر عشاء کی نماز ادا کر لیتا ہوں۔

**2127** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: رَاَيْتُ طَاوُسًا: يُصَلِّي الْمَغْرِبَ، ثُمَّ يَطُوفُ سَبْعًا وَاحِدًا، ثُمَّ يُصَلِّي الْعِشَاءَ، ثُمَّ يَنْقَلِبُ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: میں نے طاؤس کو دیکھا کہ اُنہوں نے مغرب کی نماز ادا کی' پھر اُنہوں نے طواف کے سات چکر لگائے' پھر عشاء کی نماز ادا کی اور پھر واپس چلے گئے۔

**2128** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: صَلِّ الْعِشَاءَ فِيمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ ثُلُثِ اللَّيْلِ، فَمَنْ نَامَ بَعْدَ ثُلُثِ اللَّيْلِ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهُ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عشاء کی نماز ایک تہائی رات ہونے تک ادا کر لو اور جو شخص ایک تہائی رات ہونے کے بعد سویا رہے' تو اُس کی آنکھیں نہ سوئیں۔

**2129** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلَى، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفْلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: صَلُّوا الْعِشَاءَ قَبْلَ اَنْ يَّنَامَ الْمَرِيْضُ، وَيَكْسَلُ الْعَامِلُ

✵✵ سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

''عشاء کی نماز اس سے پہلے ادا کرلو کہ بیمار سو جائیں اور کام کاج کرنے والا شخص سو جائے''۔

## بَابُ النَّوْمِ قَبْلَهَا وَالسَّهَرِ بَعْدَهَا

## باب: (عشاء کی نماز) سے پہلے سو جانا' یا اس کے بعد بات چیت کرنا

**2130** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ، عَبْدَ اللّٰهِ يَقُوْلُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا سَمَرَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ اِلَّا لِمُصَلٍّ، اَوْ مُسَافِرٍ

✵✵ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عشاء کی نماز کے بعد کوئی بات چیت نہیں ہوگی' سوائے نمازی کے' یا مسافر شخص کے (ان دونوں کا حکم مختلف ہے)''۔

**2131** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ، عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ: كَرِهَ - اَوْ نَهٰى - عَنِ النَّوْمِ قَبْلَهَا، وَالْحَدِيْثِ بَعْدَهَا

✵✵ حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ اس چیز کو ناپسند کرتے تھے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) آپ نے عشاء کی نماز سے پہلے سونے اور اس کے بعد بات چیت کرنے سے منع کیا ہے۔

**2132** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ قَالَ: رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَضْرِبُ النَّاسَ عَلَى السَّمَرِ بَعْدَهَا

✵✵ خرشہ بن حُر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے' وہ عشاء کے بعد بات چیت کرنے پر لوگوں کی پٹائی کیا کرتے تھے۔

**2133** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ قَالَ: مَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰى سَامِرٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَقَالَ: وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ، وَاُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ

✵✵ یحییٰ بن جعدہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک بات چیت کرنے والے شخص کے پاس سے گزرے' تو اُنہوں نے اُسے سلام کیا اور بولے: اُس ذات کی قسم جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے! اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین کرتا ہوں۔

**2134** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ الْفَزَارِيِّ قَالَ: رَاٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَوْمًا سَمَرُوْا بَعْدَ الْعِشَاءِ فَفَرَّقَ بَيْنَهُمْ بِالدِّرَّةِ، فَقَالَ: اَسَمَرًا مِنْ اَوَّلِهِ،

وَنَوْمًا مِنْ آخِرِهِ

* * خرشہ بن حُر فزاری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو عشاء کی نماز کے بعد بات چیت کرتے ہوئے دیکھا تو اپنے دُرّے کے ذریعہ اشارہ کر کے اُنہیں ایک دوسرے سے جدا کر دیا اور بولے: کیا رات کے ابتدائی حصہ میں بات چیت کرو گے اور آخری حصہ میں سوئے رہو گے۔

**2135** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ قَالَ: سَاَلَ اَبُو خَلَفٍ الْاَعْمَى اَنَسًا عَنِ امْرَاَةٍ مِنْ اَهْلِهِ، تَنَامُ قَبْلَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ قَالَ: آمُرُهَا اَنْ لَا تُصَلِّيَ بَعْدَ النَّوْمِ - اَيْ لَا تَنَامُ حَتّٰى تُصَلِّيَ - قَالَ: اِنَّمَا يَاْمُرُ بَعْضُ اَهْلِهَا اَنْ يُوقِظَهَا اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ: مُرْهَا، قُلْنَا: مُرِ الَّذِي اَمَرْتَهُ اَنْ يُوقِظَهَا فَلَا يَدَعْهَا اَنْ تَنَامَ

* * ابان بیان کرتے ہیں: ابوحلف جو ایک نابینا شخص تھے' اُنہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اپنے خاندان کی ایک عورت کے بارے میں دریافت کیا جو عشاء کی نماز پڑھنے سے پہلے سو جاتی ہے' اُنہوں نے کہا: میں نے اُس عورت کو یہ ہدایت کی ہے' وہ اگر سو جائے تو پھر بعد میں نماز ادا نہ کرے' یعنی اُس وقت تک نہ سوئے جب تک نماز ادا نہیں کر لیتی۔ راوی کہتے ہیں: تو وہ خاتون اپنے گھر والوں کو یہ ہدایت کرتی تھی کہ جب مؤذن اذان دے تو وہ اُسے بیدار کر دیں۔ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اُس عورت کو ہدایت کرو۔ ہم نے کہا: تم اُس شخص کو یہ ہدایت کرو جسے اُس عورت نے ہدایت کی ہے' وہ اُسے بیدار کرے (تم اُسے یہ ہدایت کرو) کہ وہ اُس عورت کو سونے نہ دے۔

**2136** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ: طَلَبْتُ حُذَيْفَةَ، فَقَالَ: لِمَ طَلَبْتَنِي؟ قَالَ: قُلْتُ: لِلْحَدِيْثِ، فَقَالَ: اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، كَانَ يُحَذِّرُ بِالْحَدِيْثِ بَعْدَ صَلَاةِ النَّوْمِ

* * ابووائل بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو تلاش کیا' اُنہوں نے دریافت کیا: تم مجھے کیوں تلاش کر رہے تھے؟ میں نے کہا: ایک حدیث کے لیے! اُنہوں نے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہمیں سونے والی نماز کے بعد بات چیت کرنے سے منع کیا کرتے تھے۔

**2137** - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ اُصَدِّقُ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا سَمِعَتْ عُرْوَةَ يَتَحَدَّثُ بَعْدَ الْعَتَمَةِ فَقَالَتْ: مَا هٰذَا الْحَدِيْثُ بَعْدَ الْعَتَمَةِ؟ مَا رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاقِدًا قَطُّ قَبْلَهَا، وَلَا مُتَحَدِّثًا بَعْدَهَا، اِمَّا مُصَلِّيًا فَيَغْنَمُ، اَوْ رَاقِدًا فَيَسْلَمُ.

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جسے میں سچا قرار دیتا ہوں' ایک مرتبہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عروہ کو عشاء کے نماز کے بعد بات چیت کرتے ہوئے سنا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ عشاء کے بعد کون سی بات چیت ہو رہی ہے؟ میں نے کبھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عشاء کی نماز سے پہلے سوتے ہوئے اور اس کے بعد بات چیت کرتے ہوئے نہیں دیکھا' یا تو آدمی نماز ادا کرے تاکہ اُسے غنیمت (یعنی اجر و ثواب) حاصل ہو' یا پھر آدمی سو جائے تاکہ وہ سلامت رہے۔

**2138** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اَنَسٍ نَحْوَهُ وَزَادَ: فَاِنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِيْ ذٰلِكَ: (يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ) (آل عمران: 191) (تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ) (السجدۃ: 16)

❋❋ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' جس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی تھی: ''وہ لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں''۔

''اُن لوگوں کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں''۔

**2139** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ سَلِمَةَ، يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: اِيَّاكُمْ وَالسَّمَرَ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ، وَاِذَا تَنَاهَقَتِ الْحُمُرُ مِنَ اللَّيْلِ، فَاسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ

❋❋ عثمان بن محمد' بنوسلمہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ روایت نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عشاء کی نماز کے بعد بات چیت کرنے سے بچو! جب رات کے وقت گدھے رینکنے لگیں' تو شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو''۔

**2140** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ: اِذَا تَنَاهَقَتِ الْحُمُرُ مِنَ اللَّيْلِ فَقُوْلُوْا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

❋❋ عطاء فرماتے ہیں: جب رات کے وقت گدھے رینکنے لگیں تو تم یہ پڑھو:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل ہوتے ہوئے' جو بڑا مہربان نہایت کرنے رحم والا ہے' میں مردود شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں''۔

**2141** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ، وَالسَّمَرَ بَعْدَهَا

❋❋ قتادہ فرماتے ہیں: عشاء کی نماز سے پہلے سونا اور اس کے بعد بات چیت کرنا مکروہ ہے۔

**2142** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: مَنْ نَامَ قَبْلَ الْعِشَاءِ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهُ

❋❋ نافع' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: جو شخص عشاء سے پہلے سو جائے اُس کی آنکھ نہ سوئے (یعنی اُس کی نیند اُڑ جائے)۔

**2143** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَا بَاْسَ بِالسَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ لِلْفِقْهِ

❋❋ مجاہد فرماتے ہیں: عشاء کی نماز کے بعد دین کے احکام سیکھنے کے لیے بات چیت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**2144** - اقوالِ تابعین: عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: لَأَنْ أَنَامَ عَنِ الْعِشَاءِ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَلْغُوَ بَعْدَهَا

❋❋ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: میں عشاء کی نماز کے وقت سو یا رہ جاؤں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے' میں اس کے بعد لغو حرکتیں کروں۔

**2145** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: لَأَنْ أَرْقُدَ عَنِ الْعِشَاءِ الَّتِي - سَمَّاهَا الْأَعْرَابُ الْعَتَمَةَ - أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَلْغُوَ بَعْدَهَا

❋❋ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: میں عشاء کے وقت سو یا رہ جاؤں' جسے دیہاتی لوگ عتمہ کہتے ہیں' یہ چیز میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے' میں اس کے بعد لغو حرکتیں کروں۔

**2146** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ: رُبَّمَا رَقَدَ عَنِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ، وَيَأْمُرُ أَهْلَهُ أَنْ يُوقِظُوهُ

❋❋ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بعض اوقات عشاء کے وقت سوئے ہوئے ہوتے تھے' وہ اپنے اہلِ خانہ کو ہدایت کرتے تھے کہ وہ انہیں بیدار کردیں۔

**2147** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ جَدَّتِهِ، - وَكَانَتْ سُرِّيَّةَ عَلِيٍّ - قَالَتْ: كَانَ عَلِيٌّ، يَتَعَشَّى، ثُمَّ يَنَامُ، وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ قَبْلَ الْعِشَاءِ

❋❋ عبیداللہ بن عبداللہ اپنی دادی' جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عزیزہ تھیں' اُن کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ رات کا کھانا کھانے کے بعد عشاء سے پہلے سو جاتے تھے' اُن کے کپڑے اُن کے جسم پر ہوتے تھے (یعنی اضافی لباس اُتارا نہیں ہوتا تھا)۔

**2148** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: كَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَتَيْنِ، وَيَنَامُ مَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي رَمَضَانَ

❋❋ ابراہیم نخعی' اسود کے بارے میں نقل کرتے ہیں: وہ دو راتوں میں پورا قرآن تلاوت کر لیتے تھے' وہ رمضان میں مغرب اور عشاء کے درمیان سو جاتے تھے۔

**2149** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: كُنْتُ أَتَحَدَّثُ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَنَادَتْنِي عَائِشَةُ: أَلَا تُرِيحُ كَاتِبَيْكَ يَا عُرَيَّةُ؟ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ قَبْلَهَا، وَلَا يَتَحَدَّثُ بَعْدَهَا

❋❋ عروہ بن زبیر فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں عشاء کے بعد بات چیت کر رہا تھا' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے پکار کر کہا: اے عروہ! کیا تم اپنے کاتب فرشتوں کو آرام نہیں کرنے دو گے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز سے پہلے سوتے نہیں تھے اور اس کے بعد

بات چیت نہیں کرتے تھے۔

**2150** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: بَلَغَنِي، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: مَنْ خَشِيَ اَنْ يَّنَامَ قَبْلَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ، فَلَا بَاْسَ اَنْ يُّصَلِّيَ قَبْلَ اَنْ يَّغِيبَ الشَّفَقُ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص کو یہ اندیشہ ہو کہ وہ عشاء کی نماز سے پہلے سو جائے گا' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے' وہ شفق غروب ہونے سے پہلے یہ نماز ادا کرلے۔

## بَابُ اسْمِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ

## باب: دوسری عشاء کا نام دینا

**2151** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ لَبِيدٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهَا صَلَاةُ الْعِشَاءِ، فَلَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰى اسْمِ صَلَاتِكُمْ، فَاِنَّهُمْ يُعْتِمُوْنَ عَنِ الْاِبِلِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"یہ عشاء کی نماز ہے' دیہاتی تمہاری اس نماز کے نام کے حوالے سے تم پر غالب نہ آجائیں' کیونکہ وہ اس وقت اونٹوں سے فارغ ہوتے ہیں"۔

**2152** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ لَبِيدٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ: اَلَا لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰى اسْمِ صَلَاتِكُمْ، اَلَا اِنَّهَا الْعِشَاءُ، وَهُمْ يُعْتِمُوْنَ عَنِ الْاِبِلِ - اَوْ قَالَ: الْاِبِلَ -

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے' وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

"خبردار! دیہاتی لوگ تمہاری نماز کے نام کے حوالے سے تم پر غالب نہ آجائیں' یہ عشاء کی نماز ہے اور وہ لوگ اونٹوں سے (تاخیر سے) فارغ ہوتے ہیں۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)"۔

**2153** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ غَيْلَانَ الثَّقَفِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ لَا تُغْلَبَنَّ عَلٰى اسْمِ صَلَاتِكُمْ، فَاِنَّ اللّٰهَ سَمَّاهَا الْعِشَاءَ، وَاِنَّمَا سَمَّاهَا الْاَعْرَابُ الْعَتَمَةَ، مِنْ اَجْلِ اِعْتَامِ حَلْبِ اِبِلِهِمْ

✵✵ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

"اے عبدالرحمٰن! تم اپنی نماز کے نام کے حوالے سے مغلوب نہ ہو جانا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام عشاء مقرر کیا ہے

اور دیہاتی اسے عتمہ کہتے ہیں کیونکہ اپنے اونٹوں کا دودھ دوہ کرتا خیر سے فارغ ہوتے ہیں''۔

**2154** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِیْ رَوَّادٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ، اِذَا سَمِعَهُمْ يَقُولُوْنَ: الْعَتَمَةَ. غَضِبَ وَصَاحَ عَلَيْهِمْ

٭٭ عبدالعزیز بن ابورواد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب لوگوں کو (عشاء کی نماز کو) عتمہ کہتے ہوئے سنتے تھے تو غصہ میں آجاتے تھے اور چیخ کر (انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرتے تھے)۔

**2155** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِی، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰى اسْمِ صَلَاتِكُمْ - يَعْنِی الْعِشَاءَ -

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دیہاتی لوگ تمہاری نماز کے نام کے حوالے سے تم پر غالب نہ آجائیں''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد عشاء کی نماز تھی۔

# بَابُ وَقْتِ الصُّبْحِ

## باب: صبح کی نماز کا وقت

**2156** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ: صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ يَوْمًا، ثُمَّ اَصْبَحَ بِهَا مِنَ الْغَدِ، ثُمَّ قَالَ: مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ وَقْتٌ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز ادا کی' پھر آپ تشریف فرما رہے' اگلے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز ادا کی' پھر آپ نے فرمایا: ان دو کے درمیان (نماز کا) وقت ہے۔

**2157** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ رَجُلًا قَامَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصُّبْحِ، فَاَمَرَ مُنَادِيَهُ، فَاَقَامَ عِنْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ، ثُمَّ اَمَرَهُ بَعْدُ اَنْ لَا يُقِيمَ حَتّٰى يَاْمُرَهُ، فَخَلّٰى عَنْهُ، حَتّٰى اَسْفَرَ جِدًّا، ثُمَّ اَمَرَهُ، فَقَامَ فَصَلّٰى بِهٖ، ثُمَّ قَالَ: اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ؟ فَقَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَشَهِدْتَ مَعَنَا الصَّلَاتَيْنِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: مَا بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ وَقْتٌ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا' اُس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صبح کی نماز کے وقت کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے مؤذن کو حکم دیا تو اُس نے صبح صادق کے وقت اقامت کہہ دی' پھر بعد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے حکم دیا کہ وہ اقامت اُس وقت تک نہ کہے جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُسے ہدایت نہیں کرتے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اقامت نہیں کہلوائی یہاں تک کہ جب اچھی طرح روشنی ہوگئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤذن کو حکم دیا' وہ کھڑا ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: نماز کے وقت کے بارے میں دریافت کرنے والا شخص کہاں ہے؟ وہ شخص کھڑا ہوا تو نبی

اکرم ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا: کیا تم ان دونوں نمازوں میں شریک ہوئے ہو؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان دو نمازوں کے درمیان میں وقت ہے۔

**2158** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ كَثِيْرُ بْنُ كَثِيْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ صَلَاةِ الصُّبْحِ، فَقَالَ: صَلِّهَا الْيَوْمَ مَعَنَا وَغَدًا فَلَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَاعِ نَمِرَةَ مِنَ الْجُحْفَةِ صَلَّاهَا حِيْنَ طَلَعَ اَوَّلُ الْفَجْرِ، حَتّٰى اِذَا كَانَ بِذِیْ طُوًى اَخَّرَهَا، حَتّٰى قَالَ النَّاسُ: اَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ صَلَّاهُ، فَصَلَّاهَا اَمَامَ الشَّمْسِ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: مَاذَا قُلْتُمْ؟ قَالُوْا: قُلْنَا: لَوْ صَلَّيْنَا . قَالَ: لَوْ فَعَلْتُمْ لَاَصَابَكُمْ عَذَابٌ ثُمَّ دَعَا السَّائِلَ فَقَالَ: وَقْتُهَا مَا بَيْنَ صَلَاتَيَّ

❋❋ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے صبح کی نماز کے وقت کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم آج اور کل یہ نماز ہمارے ساتھ ادا کرنا۔ جب نبی اکرم ﷺ جحفہ کی جگہ نمرہ کے میدان میں تھے تو آپ نے یہ نماز اُس وقت ادا کی جب صبح صادق ہوئی تھی' یہاں تک کہ جب نبی اکرم ﷺ ذی طوی پہنچے تو آپ نے اس نماز کو تاخیر سے ادا کیا یہاں تک کہ لوگوں نے کہا کہ کیا نبی اکرم ﷺ سوئے رہ گئے ہیں یا آپ نے یہ نماز ادا کر لی ہوئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ نماز سورج کے سامنے ادا کی تھی۔ پھر آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے دریافت کیا: تم لوگوں نے کیا کہا تھا؟ لوگوں نے عرض کی: ہم نے یہ کہا تھا کہ ہم بھی نماز ادا کر لیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم ایسا کرتے تو تمہیں عذاب لاحق ہوتا' پھر آپ نے سوال کرنے والے شخص کو بلوایا اور آپ نے فرمایا: ان دو نمازوں کے درمیان میں اس کا وقت ہے۔

**2159** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَسْفِرُوْا بِصَلَاةِ الْغَدَاةِ

❋❋ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''صبح کی نماز کو روشن کر کے ادا کرو''۔

**2160** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُسْفِرُ بِصَلَاةِ الْغَدَاةِ

❋❋ عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صبح کی نماز کو روشن کر کے ادا کرتے تھے۔

**2161** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ صَلَاةَ الْغَدَاةِ، فَجَعَلْنَا نَلْتَفِتُ حِيْنَ انْصَرَفْنَا فَقَالَ: مَا لَكُمْ؟ فَقُلْنَا: نَرٰى اَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ فَقَالَ: هٰذَا وَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ مِيْقَاتُ هٰذِهِ الصَّلَاةِ (اَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ

اللَّيْلِ) (الإسراء: 78) فَهٰذَا دُلُوكُ الشَّمْسِ، وَهٰذَا غَسَقُ اللَّيْلِ

❋❋ عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اقتداء کی صبح کی نماز ادا کی' جب ہم نے نماز مکمل کی تو ہم نے ایک دوسرے کی طرف دیکھنا شروع کیا' اُنہوں نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ ہم نے کہا: ہم یہ سمجھ رہے ہیں' سورج نکل چکا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: اُس ذات کی قسم! جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے! اس نماز کا یہی وقت ہے۔

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''سورج ڈھلنے سے لے کر رات آنے تک نماز قائم کرو''۔

تو یہ سورج کا ڈھلنا ہے اور یہ رات کا آنا ہے۔

**2162** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنًا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ يَقُولُ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ يُغَلِّسُ بِالصُّبْحِ كَمَا يُغَلِّسُ بِهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ، وَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ حِينَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَيَقُولُ: وَاللّٰهِ اِنَّهُ لَكُمَا، قَالَ اللّٰهُ: (اِلٰى غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا) (الإسراء: 78)

❋❋ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صبح کی نماز اسی طرح اندھیرے میں ادا کرتے تھے جس طرح حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اسے اندھیرے میں ادا کرتے تھے اور وہ مغرب کی نماز اُس وقت ادا کرتے تھے جب سورج غروب ہو جاتا تھا' وہ یہ کہتے تھے: اللہ کی قسم! یہ بالکل اسی طرح ہے' جس طرح اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''رات کے آنے تک اور فجر کی تلاوت' بے شک فجر کی تلاوت میں حاضری ہوتی ہے''۔

**2163** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ طَاوُسٌ: وَقْتُهَا حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ، وَكَانَ اَحَبَّ اِلَيْهِ اَنْ يُسْفِرَ بِهَا

❋❋ طاؤس فرماتے ہیں: اس نماز کا وقت اُس وقت شروع ہوتا ہے' جب صبح صادق طلوع ہوتی ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) اور اُن کے نزدیک یہ بات محبوب تھی کہ اسے روشن کر کے ادا کیا جائے۔

**2164** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ: اَنَّهُ كَانَ يُسْفِرُ بِصَلَاةِ الْغَدَاةِ

❋❋ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ صبح کی نماز روشن کر کے ادا کرتے تھے۔

**2165** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا، يَقُولُ لِمُؤَذِّنِهِ: اَسْفِرْ اَسْفِرْ - يَعْنِي صَلَاةَ الصُّبْحِ -

❋❋ علی بن ربیعہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے مؤذن کو یہ کہتے ہوئے سنا: روشن کرو! روشن کرو!

یعنی صبح کی نماز کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا تھا۔

**2166** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ اِيَاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، يَقُوْلُ لِلْمُؤَذِّنِ: اَسْفِرْ اَسْفِرْ - يَعْنِيْ صَلَاةَ الصُّبْحِ -

٭٭ عبید بن ایاس بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر کو مؤذن سے یہ کہتے ہوئے سنا: روشن کرو! روشن کرو! یعنی صبح کی نماز کو روشن کرو۔

**2167** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ الْمُكْتِبِ قَالَ: قَالَ لِي اِبْرَاهِيْمُ: وَكُنْتُ مُؤَذِّنًا، اَسْفِرْ اَسْفِرْ - يَعْنِيْ صَلَاةَ الصُّبْحِ -

٭٭ عبید المکتب بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی نے مجھ سے کہا' میں مؤذن تھا: تم روشن کرو! روشن کرو! یعنی صبح کی نماز کو۔

**2168** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ اَبِي الْحُصَيْنِ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، يُغَلِّسُ بِصَلَاةِ الصُّبْحِ، وَيُسْفِرُ، وَيُصَلِّيهَا بَيْنَ ذٰلِكَ

٭٭ خرشہ بن حر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ صبح کی نماز تاریکی میں بھی ادا کر لیتے تھے اور روشن کر کے بھی ادا کرتے تھے' وہ ان دونوں کے درمیان میں اسے ادا کرتے تھے۔

**2169** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُّ حِيْنٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَنْ اُصَلِّيَ الصُّبْحَ اِمَامًا وَخَلْوًا؟ قَالَ: حِيْنَ يَنْفَجِرُ الْفَجْرُ الْاٰخِرُ، ثُمَّ تُطَوِّلُ فِي الْقِرَاءَةِ، وَالرُّكُوْعِ، وَالسُّجُوْدِ، حَتّٰى تَنْصَرِفَ مِنْهَا وَقَدْ سَطَعَ الْفَجْرُ، وَتَتَامَّ النَّاسُ، وَلَقَدْ بَلَغَنِيْ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، كَانَ يُصَلِّيهَا حِيْنَ يَنْفَجِرُ الْفَجْرُ الْاٰخِرُ، وَكَانَ يَقْرَاُ فِي اِحْدَاهُمَا سُوْرَةَ يُوْسُفَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آپ کے نزدیک کون سے وقت میں میرا صبح کی نماز کو ادا کرنا زیادہ محبوب ہے؟ خواہ میں امام ہوں یا تنہا ہوں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: اُس وقت جب دوسری فجر پھوٹ پڑتی ہے' پھر تم طویل قرأت کرو' طویل رکوع کرو' طویل سجدہ کرو یہاں تک کہ جب تم نماز سے فارغ ہو' تو فجر پھیل چکی ہو اور لوگ ان کی امامت میں اکٹھے ہوتے ہیں۔

مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یہ نماز اُس وقت ادا کرتے تھے' جب دوسری فجر (یعنی روشنی) پھوٹ جاتی تھی اور وہ اس کی دو رکعات میں سے ایک میں سورۂ یوسف کی تلاوت کرتے تھے۔

**2170** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ: اَنْ صَلِّ الصُّبْحَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ وَالنُّجُوْمُ مُشْتَبِكَةٌ بِغَلَسٍ، وَاَطِلِ الْقِرَاءَةَ

٭٭ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ خط میں لکھا کہ تم صبح کی نماز اُس وقت ادا کرو' جب صبح صادق ہو جائے اور اندھیرے کی وجہ سے ستارے چمک رہے ہوں اور طویل قرأت کرو۔

**2171** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنِ الْاَوْدِيِّ قَالَ: كُنْتُ اُصَلِّي مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الصُّبْحَ، وَلَوْ كَانَ ابْنِيْ اِلٰى جَنْبِي، مَا عَرَفْتُ وَجْهَهُ

❋❋ عمرو بن میمون اودی بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں صبح کی نماز ادا کرتا تھا (اور یہ صورتِ حال ہوتی تھی) کہ اگر میرا بیٹا میرے پہلو میں نماز ادا کر رہا ہو تو میں اُس کے چہرے کو نہیں پہچان سکتا تھا۔

**2172** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ لَقِيطٌ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ: كُنْتُ اُصَلِّي مَعَ عُمَرَ، ثُمَّ اَنْصَرِفُ فَلَا اَعْرِفُ وَجْهَ صَاحِبِي

❋❋ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کرتا تھا' پھر جب میں نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تھے' تو میں اپنے ساتھی کے چہرے کو نہیں پہچان سکتا تھا۔

**2173** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: كُنْتُ اُصَلِّي مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ الصُّبْحَ، ثُمَّ اَذْهَبُ اِلٰى اَجْيَادَ فَاَقْضِيَ حَاجَتِي، حَتّٰى يُغَلِّسَ

❋❋ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں صبح کی نماز ادا کرتا تھا' پھر میں اطراف کی طرف چلا جاتا تھا اور قضائے حاجت کرتا تھا۔ راوی کہتے ہیں: یعنی اُس وقت اندھیرا ہوتا تھا۔

**2174** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ الصُّبْحَ، ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى مَنْزِلِهٖ مَعَ الصَّلَاةِ، لِاَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يُصَلِّي بِلَيْلٍ - اَوْ قَالَ: بِغَلَسٍ -

❋❋ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں صبح کی نماز ادا کرتے تھے اور پھر نماز کے ساتھ ہی اپنے گھر واپس چلے جاتے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما رات میں ہی (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اندھیرے میں ہی نماز ادا کر لیتے تھے۔

**2175** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ بِلَيْلٍ، فَاِنَّهُ يُعِيدُهَا اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ، وَيُعِيدُ الْاِقَامَةَ

❋❋ قتادہ بیان کرتے ہیں: جو شخص صبح کی نماز رات میں ہی ادا کر لے (یعنی صبح صادق سے کچھ پہلے ادا کر لے) تو وہ صبح صادق ہونے کے بعد اسے دُہرائے گا' اور دوبارہ اقامت کہے گا۔

**2176** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، مِثْلَ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ. عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ

❋❋ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی منقول ہے۔

**2177** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ اِذَا تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ لَا شَكَّ فِيْهِمَا اَنَاخَ فَصَلَّى الصُّبْحَ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے جب صبح صادق واضح ہو جاتی تھی' جس میں کوئی شک نہیں ہوتا تھا' تو وہ اپنے جانور کو بٹھا کر صبح کی نماز ادا کرتے تھے۔

**2178** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِی رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ صَلَّى الصُّبْحَ بِمِنًى، ثُمَّ اَسْفَرَ بِهَا جِدًّا، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ ابْنُ عُمَرَ: مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى تَاْخِيرِ الصَّلَاةِ اِلٰى هٰذَا الْقَوْمِ؟ قَالَ: اِنَّا قَوْمٌ مُحَارِبُوْنَ خَائِفُونَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ ابْنُ عُمَرَ: لَيْسَ عَلَيْكَ خَوْفٌ اَنْ تُصَلِّيَ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، فَلَا تُؤَخِّرْهَا اِلٰى هٰذَا الْحِيْنِ وَصَلّٰى ابْنُ عُمَرَ مَعَهُ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: جب حجاج نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما پر حملہ کیا (تو اُس کے بعد) اُس نے منٰی میں صبح کی نماز ادا کرتے ہوئے انتہائی روشنی میں ادا کی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُسے پیغام بھیجا کہ تم نے ان لوگوں کو نماز اتنی تاخیر سے کیوں پڑھائی ہے؟ تو اُس نے کہا: ہم ایسے لوگ ہیں جو حالتِ جنگ میں ہیں اور خوف میں بھی ہیں۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُسے جواب بھجوایا کہ تم پر کوئی خوف نہیں ہوگا' اگر تم نماز کو اُس کے وقت پر ادا کر لو' اس لیے تم اس نماز کو اِس وقت تک مؤخر نہ کرو۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کی اقتداء میں نماز ادا کی۔

**2179** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: (وَقُرْآنَ الْفَجْرِ) (الإسراء: 78) قَالَ: هُوَ الصُّبْحُ قُلْتُ: (كَانَ مَشْهُودًا) (الإسراء: 78) قَالَ: يَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ وَالْخَيْرُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ''فجر کی تلاوت'' اس سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: صبح کی نماز! میں نے دریافت کیا: ''اُس میں حاضری ہوتی ہے'' اس سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس میں فرشتے شریک ہوتے ہیں اور بھلائی موجود ہوتی ہے۔

**2180** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قُمْتُ اِلَى الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ، فَلَمْ اَرْكَعْ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ قَالَ: مَا اُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ: (وَقُرْآنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا) (الإسراء: 78)

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں صبح صادق ہونے سے پہلے صبح کی نماز کے لیے کھڑا ہو جاتا ہوں اور میں ابھی رکوع میں نہیں گیا ہوتا کہ صبح صادق ہو جاتی ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے۔ پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور فجر کی تلاوت' بے شک فجر کی تلاوت میں حاضری ہوتی ہے''۔

**2181** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ هِنْدِ بِنْتِ الْحَارِثِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: كُنَّ نِسَاءً يَشْهَدْنَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَيَنْصَرِفْنَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ قَالَتْ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ مَكَثَ

مَكَانَهُ قَلِيلًا، وَكَانُوا يَرَوْنَ اَنَّ ذٰلِكَ كَيْمَا يَنْفُذُ النِّسَاءُ، قَبْلَ الرِّجَالِ

✵✵ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: خواتین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں صبح کی نماز میں شریک ہوتی تھیں اور پھر وہ (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) اپنی چادریں لپیٹ کر واپس چلی جاتی تھیں لیکن اندھیرے کی وجہ سے اُنہیں پہچانا نہیں جاسکتا تھا۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ پر تھوڑی دیر تک بیٹھے رہتے تھے' لوگ یہ سمجھتے تھے کہ آپ ایسا اس لیے کرتے تھے کہ مردوں کے اُٹھنے سے پہلے خواتین چلی جائیں۔

**2182** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَسْفِرُوْا بِصَلَاةِ الصُّبْحِ، فَهُوَ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ

✵✵ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''صبح کی نماز کو روشن کر کے ادا کرو' کیونکہ اس میں اجر زیادہ ہے''۔

## بَابُ اِذَا قُرِّبَ الْعَشَاءُ وَنُودِيَ بِالصَّلَاةِ

## باب: جب کھانا رکھ دیا جائے اور نماز کے لیے اذان بھی ہو جائے (تو کیا' کیا جائے؟)

**2183** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا قُرِّبَ الْعَشَاءُ، وَنُودِيَ بِالصَّلَاةِ، فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ، ثُمَّ صَلُّوا

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کھانا رکھ دیا جائے اور نماز کے لیے اذان بھی ہو جائے' تو تم پہلے کھانا کھالو پھر نماز ادا کرو''۔

**2184** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، وَوُضِعَ الْعَشَاءُ، فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ

✵✵ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب نماز کھڑی ہو جائے اور کھانا رکھ دیا جائے' تو پہلے کھانا کھالو''۔

**2185** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ قَالَ: دَعَانَا مَيْمُوْنُ بْنُ مِهْرَانَ عَلٰى طَعَامٍ، وَنُودِيَ بِالصَّلَاةِ، فَقُمْنَا، وَتَرَكْنَا طَعَامَهُ، فَكَاَنَّهُ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهِ، فَقَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَ نَحْوُ هٰذَا عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ فَبَدَاَ بِالطَّعَامِ

✵✵ جعفر بن برقان بیان کرتے ہیں: میمون بن مہران نے ہمیں کھانے کے لیے بلایا' اسی دوران نماز کے لیے اذان ہو گئی' ہم اُٹھے اور ہم نے کھانا ترک کر دیا' تو شاید اس سے میمون کو کچھ اُلجھن ہوئی' اُنہوں نے کہا: اللہ کی قسم! اس طرح کی صورتِ حال جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں پیش آتی تھی' تو وہ پہلے کھانا کھا لیتے تھے۔

**2186** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ اَبِيْ عَاصِمٍ الْعَبْسِيِّ، عَنْ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ خَازِنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: دَعَانَا يَسَارٌ عَلٰى طَعَامٍ، فَاَرَدْنَا اَنْ نَقُوْمَ حِيْنَ حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَقَالَ: اِنَّ عُمَرَ كَانَ يَاْمُرُنَا اِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَوُضِعَ الطَّعَامُ، اَنْ نَبْدَاَ بِالطَّعَامِ

٭٭ ابوعاصم عبسی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خازن یسار بن نمیر نے ہمیں کھانے پر بلایا' جب نماز کا وقت ہوا اور ہم نے اُٹھنے کا ارادہ کیا تو یسار نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمیں یہ حکم دیتے تھے کہ جب نماز کا وقت ہو جائے اور کھانا بھی رکھ دیا جائے' تو پہلے ہم کھانا کھالیں۔

**2187** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّابْنِ طَلْحَةَ وَرِجَالٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَنُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ، وَنَحْنُ عَلٰى طَعَامٍ لَنَا، قَالَ اَنَسٌ: فَوَلَّيْتُ لِنَخْرُجَ فَحَبَسُوْنِيْ وَقَالُوْا: اَفُتْيَا عِرَاقِيَّةٌ؟ فَعَابُوْا ذٰلِكَ عَلَيَّ حَتّٰى جَلَسْتُ

٭٭ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ' حضرت ابن طلحہ رضی اللہ عنہ اور کچھ انصاریوں لوگوں کے ساتھ تھا' اسی دوران اذان ہوگئی' ہم اُس وقت کھانا کھا رہے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں وہاں سے اُٹھنے کے لیے مڑا' تو اُن لوگوں نے مجھے روک لیا اور بولے: یہ کوئی عراقی فتویٰ ہے؟ اُنہوں نے اس حوالے سے مجھ پر تنقید کی' یہاں تک کہ میں بیٹھ گیا۔

**2188** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ عَلٰى عَشَائِهِ، اَوْ طَعَامِهِ، وَنُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ، فَلَا يَعْجَلْ عَنْهُ، حَتّٰى يَفْرُغَ

٭٭ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص رات کا کھانا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) کھانا کھا رہا ہو اور اسی دوران نماز کے لیے اذان ہو جائے' تو وہ کھانے کو چھوڑ کر نہ جائے' بلکہ پہلے اُس سے فارغ ہوتے لے۔

**2189** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ اَحْيَانًا نَلْقَاهُ، وَهُوَ صَائِمٌ، فَيُقَدَّمُ لَهُ الْعَشَاءُ، وَقَدْ نُوْدِيَ بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ، ثُمَّ تُقَامُ، وَهُوَ يَسْمَعُ، - يَعْنِي الصَّلَاةَ - فَلَا يَتْرُكُ عَشَاءَهُ، وَلَا يَعْجَلُ حَتّٰى يَقْضِيَ عَشَاءَهُ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيَ، وَيَقُوْلُ: اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: لَا تَعْجَلُوْا عَنْ عَشَائِكُمْ اِذَا قُدِّمَ اِلَيْكُمْ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' بعض اوقات ہم اُن سے ملتے تھے تو وہ روزے کی حالت میں ہوتے تھے' اُن کے سامنے رات کا کھانا رکھا جاتا تھا' تو اسی دوران مغرب کی نماز کے لیے اذان ہو جاتی تھی' پھر اقامت بھی ہو جاتی تھی اور وہ اسے سن رہے ہوتے تھے (یعنی نماز کی تلاوت سن رہے ہوتے تھے) لیکن پھر بھی وہ رات کا کھانا ترک نہیں کرتے تھے اور اُسے چھوڑ کر نہیں جاتے تھے' بلکہ پہلے کھانا کھا لیتے تھے' پھر تشریف لے جا کر نماز ادا کرتے تھے۔ وہ یہ کہتے تھے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جب کھانا تمہارے سامنے آجائے' تو اُسے چھوڑ کر نہ جاؤ''۔

**2190** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ: كَانَ يَكُوْنُ عَلٰى طَعَامِهٖ، وَهُوَ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ، فَمَا يَقُوْمُ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ طَعَامِهٖ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کھانا کھا رہے ہوتے تھے اور وہ امام کی تلاوت کی آواز بھی سن رہے ہوتے تھے' لیکن وہ اُس وقت تک نہیں اُٹھتے تھے' جب تک کھانا کھا کر فارغ نہیں ہو جاتے تھے۔

## بَابُ صَلَاةِ الْوُسْطٰى

## باب: نمازِ وسطیٰ کا بیان

**2191** - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلَّذِىْ تَفُوْتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ، فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ. قَالَ: فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَرَى اَنَّهَا الصَّلَاةُ الْوُسْطٰى

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہوگئی' گویا اُس کے اہلِ خانہ اور مال فوت ہوگئے''۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ یہ سمجھتے تھے کہ یہی نمازِ وسطیٰ ہے۔

**2192** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: قُلْتُ لِعُبَيْدَةَ: سَلْ عَلِيًّا، عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى، فَسَاَلَهٗ فَقَالَ: كُنَّا نَرَى اَنَّهَا صَلَاةُ الْعَصْرِ، حَتّٰى سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ: شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ، مَلَاَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ وَاَجْوَافَهُمْ نَارًا

✵✵ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں نے عبیدہ سے کہا: تم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نمازِ وسطیٰ کے بارے میں دریافت کرو' اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم یہ سمجھتے ہیں اس سے مراد عصر کی نماز ہے' یہاں تک کہ میں نے غزوۂ خندق کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''ان لوگوں نے ہمیں نمازِ وسطیٰ یعنی عصر کی نماز نہیں پڑھنے دی' اللہ تعالیٰ ان کی قبروں اور ان کے پیٹوں کو آگ سے بھر دے''۔

**2193** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَلِيٍّ، اَنَّهٗ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ: مَلَاَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ وَبُيُوْتَهُمْ نَارًا، كَمَا شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى، حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ، وَلَمْ يَكُنْ يَّوْمَئِذٍ صَلَّى الظُّهْرَ، وَالْعَصْرَ، حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ

✵✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خندق کے دن ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ ان کی قبروں اور ان کے پیٹوں کو آگ سے بھر دے' کیونکہ انہوں نے ہمیں نمازِ وسطیٰ ادا نہیں کرنے دی یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُس وقت نبی اکرم ﷺ نے سورج غروب ہونے تک ظہر اور عصر کی نماز ادا نہیں کی تھی۔

**2194** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي الضُّحَى، عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ الْعَبْسِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْاَحْزَابِ صَلَّيْنَا الْعَصْرَ، بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، مَلَا اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ وَاَجْوَافَهُمْ نَارًا، شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى، صَلَاةِ الْعَصْرِ، مَلَا اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ وَاَجْوَافَهُمْ نَارًا

✽✽ شتیر بن شکل عبسی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: غزوۂ خندق کے دن ہم نے عصر کی نماز مغرب اور عشاء کے درمیان ادا کی تھی۔ (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا:)

''اللہ تعالیٰ ان کی قبروں اور ان کے پیٹوں کو آگ سے بھر دے کہ انہوں نے ہمیں نمازِ وسطیٰ یعنی عصر کی نماز ادا نہیں کرنے دی' اللہ تعالیٰ ان کے قبروں اور ان کے پیٹوں کو آگ سے بھر دے''۔

**2195** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ، عَنْ عَلِيٍّ، اَنَّهُ قَالَ: هِيَ الْعَصْرُ

✽✽ یحییٰ بن ابوکثیر نے عبدالقیس قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس سے مراد عصر کی نماز ہے۔

**2196** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: سَاَلْتُ عَبِيدَةَ عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى فَقَالَ: هِيَ الْعَصْرُ

✽✽ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میں نے عبادہ سے نمازِ وسطیٰ کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ عصر کی نماز ہے۔

**2197** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنِ ابْنِ لَبِيبَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: هِيَ الْعَصْرُ

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ عصر کی نماز ہے۔

**2198** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: هِيَ الظُّهْرُ

✽✽ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ ظہر کی نماز ہے۔

**2199** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنِ ابْنِ يَرْبُوعٍ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُوْلُ: هِيَ الظُّهْرُ

✽✽ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ ظہر کی نماز ہے۔

**2200** - آثارِ صحابہ:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَحْشِيِّ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ: اَرْسَلَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَوْلَاهُ حَرْمَلَةَ اِلٰى عَائِشَةَ يَسْاَلُهَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى قَالَتْ: هِيَ الظُّهْرُ قَالَتْ: فَكَانَ زَيْدٌ يَقُوْلُ: هِيَ الظُّهْرُ فَلَا اَدْرِي اَعَنْهَا اَخَذَهُ اَمْ غَيْرِهَا

✸✸ ابوبکر بن محمد بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام حرملہ کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تاکہ اُن سے نمازِ وسطٰی کے بارے میں دریافت کریں؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہ ظہر کی نماز ہے۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ بھی یہ کہا کرتے تھے: اس سے مراد ظہر کی نماز ہے' مجھے یہ نہیں معلوم کہ اُنہوں نے یہ بات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حاصل کی تھی' یا کسی اور سے حاصل کی تھی۔

**2201** - آثارِ صحابہ:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: قَرَاْتُ فِي مُصْحَفِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى) (البقرة: 238) وَصَلَاةِ الْعَصْرِ (وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ) (البقرة: 238)

✸✸ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا قرآنِ مجید تلاوت کیا کرتا تھا' جس میں یہ تحریر تھا:

''نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیانی نماز کی''۔ (حاشیہ میں یہ تھا: اس سے مراد عصر کی نماز ہے) ''اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی کے ساتھ کھڑے رہو''۔

**2202** - آثارِ صحابہ:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، اَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَتْ مُصْحَفًا اِلٰى مَوْلًى لَهَا يَكْتُبُهُ، وَقَالَتْ: اِذَا بَلَغْتَ هَذِهِ الْآيَةَ (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى) (البقرة: 238) فَآذِنِّي، فَلَمَّا بَلَغَهَا جَاءَهَا، فَكَتَبَتْ بِيَدِهَا (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى) (البقرة: 238) وَصَلَاةِ الْعَصْرِ (وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ) (البقرة: 238) قَالَ: وَسَاَلَتْ اُمُّ حُمَيْدٍ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَائِشَةَ عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى، فَقَالَتْ: كُنَّا نَقْرَاُهَا فِي الْعَهْدِ الْاَوَّلِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى) (البقرة: 238) وَصَلَاةِ الْعَصْرِ (وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ) (البقرة: 238)۔

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: نافع نے مجھے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے اپنا قرآنِ مجید اپنے غلام کو دیا' تاکہ وہ اسے تحریر کردے' اُنہوں نے فرمایا: جب تم اس آیت پر پہنچو:

''تم لوگ نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیانی نماز کی''

تو تم مجھے اس بارے میں بتانا' جب وہ لکھنے والا اُس آیت پر پہنچا' تو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ہاتھ سے لکھا: ''تم نمازوں کی حفاظت کرنا اور درمیانی نماز کی'' (حاشیہ میں یہ لکھا:) اس سے مراد عصر کی نماز ہے ''اور تم لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی کے ساتھ کھڑے رہنا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُم حمید بنت عبدالرحمٰن نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نمازِ وسطٰی کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے

جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں یعنی پہلے زمانہ میں ہم اس کی تلاوت یوں کیا کرتے تھے:

''تم لوگ نمازوں کی حفاظت کرو اور بطورِ خاص درمیانی نماز کی' جو عصر کی نماز ہے اور تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی کے ساتھ کھڑے رہو''۔

**2203** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: ذَكَرَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اُمِّهِ اُمِّ حُمَيْدٍ، اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبدالملک بن عبدالرحمٰن نے اپنی والدہ اُم حمید کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' اُنہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا تھا۔

**2204** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَافِعٍ يَقُوْلُ: اَمَرَتْنِیْ اُمُّ سَلَمَةَ اَنْ اَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا، وَقَالَتْ: اِذَا بَلَغْتَ (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى) (البقرة: 238) فَاَخْبِرْنِیْ، فَاَخْبَرْتُهَا فَقَالَتْ: اكْتُبْ (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى) (البقرة: 238)، وَصَلَاةِ الْعَصْرِ (وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ) (البقرة: 238)

✵✵ عبداللہ بن رافع بیان کرتے ہیں: سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں اُن کے لیے قرآن مجید تحریر کردوں' اُنہوں نے فرمایا: جب تم اس آیت پر پہنچو:

''تم لوگ نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیانی نماز کی''۔

تو مجھے بتانا' میں نے اُنہیں بتایا تو اُنہوں نے فرمایا: تم یہ لکھو:

''تم لوگ نمازوں کی حفاظت کرو' بطورِ خاص درمیانی نماز کی' جو عصر کی نماز ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی کے ساتھ کھڑے رہو''۔

**2205** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى قَالَ: اَظُنُّهَا الصُّبْحَ، اَلَا تَسْمَعُ بِقَوْلِهِ: (وَقُرْآنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا) (الإسراء: 78)

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے درمیانی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: میرا خیال ہے اس سے مراد صبح کی نماز ہے' کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا ہے:

''اور فجر کی تلاوت' بے شک فجر کی تلاوت میں حاضر ہوتی ہے''۔

**2206** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ فِیْ حَدِيْثِهِ: وَسَطَتْ فَكَانَ بَيْنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

✵✵ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے اُن کی روایت میں یہ بات نقل کی ہے:

''یہ درمیانی نماز ہوگی جو رات اور دن کے درمیان ہو''۔

**2207** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ اَبِي رَجَاءٍ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: هِيَ صَلَاةُ الْغَدَاةِ

✽✽ ابورجاء بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اس سے مراد صبح کی نماز ہے۔

**2208** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ، عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْغَدَاةِ. فَلَمَّا فَرَغْنَا قُلْتُ: اَيُّ صَلَاةٍ صَلَاةُ الْوُسْطٰى؟ قَالَ: الَّتِيْ صَلَّيْتَ الْاٰنَ

✽✽ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے ساتھ صبح کی نماز ادا کی' جب ہم فارغ ہوئے تو میں نے دریافت کیا: کون سی نماز درمیانی نماز ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ نماز جو تم نے ابھی ادا کی ہے۔

**2209** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ اَبِي سَبْرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي حَبِيْبٍ، عَنْ اَبِي نُضْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعَصْرِ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهَا، الْتَفَتَ، فَقَالَ: اِنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ فُرِضَتْ عَلٰى مَنْ قَبْلَكُمْ، فَاَبَوْهَا، وَثَقُلَتْ عَلَيْهِمْ، وَفُضِّلَتْ عَلٰى مَا سِوَاهَا، سِتَّةً وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: هٰكَذَا قَالَ الدَّبَرِيُّ اَبُوْ نُضْرَةَ بِالضَّادِ وَالنُّوْنِ فِيْ اَصْلِهِ، وَكَذَا قَالَ الدَّبَرِيُّ وَالصَّوَابُ اَبُوْ بَصْرَةَ

✽✽ حضرت ابونضرہ غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی' جب ہم اس سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا:

''بے شک یہ نماز تم سے پہلے لوگوں پر فرض کی گئی تھی' تو اُنہوں نے اس کا انکار کیا اور یہ اُن کے لیے بوجھل ہوگئی' اس نماز کو دیگر تمام نمازوں پر چھبیس درجہ فضیلت عطا کی گئی ہے''۔

ابوسعید نامی راوی کہتے ہیں: دبری نے اسے اسی طرح نقل کیا ہے' راوی کا نام حضرت ابونضرہ ہے' یعنی صاد اور نون کے ساتھ ہے۔ دبری نے اسی طرح بیان کیا ہے' حالانکہ درست لفظ ''ابوبصرہ'' ہے۔

## بَابُ مَنِ انْتَظَرَ الصَّلَاةَ

## باب: جو شخص نماز کا انتظار کرے

**2210** - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رسول اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاةٍ مَا زَالَ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ، وَلَا يَزَالُ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا كَانَ فِي الْمَسْجِدِ، وَتَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ

** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے وہ مسلسل نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے اور جب تک آدمی مسجد میں موجود رہتا ہے فرشتے اُس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں اور یہ کہتے ہیں: اے اللہ! تو اس کی مغفرت کر دے! اے اللہ! تو اس پر رحم کر''۔

**2211** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاةٍ، مَا دَامَ يَنْتَظِرُهَا، وَلَا تَزَالُ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلٰى اَحَدِكُمْ، مَا كَانَ فِي الْمَسْجِدِ، تَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ حَضْرَمَوْتَ: وَمَا الْحَدَثُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: فُسَاءٌ اَوْ ضُرَاطٌ

** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی اُس وقت تک نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے جب تک وہ اس کا انتظار کرتا ہے اور جب تک آدمی مسجد میں موجود رہتا ہے فرشتے اُس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں: اے اللہ! تو اس کی مغفرت کر دے! اے اللہ! تو اس پر رحم کر! ایسا اُس وقت تک ہوتا ہے جب تک وہ شخص بے وضو نہیں ہوتا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضر موت سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے دریافت کیا: اے حضرت ابوہریرہ! حدث سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: ہوا خارج ہونا (یعنی وضو کا ٹوٹ جانا)۔

## بَابُ تَفْرِيطِ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ

## باب: نمازوں کے اوقات میں تفریط (یعنی وقت کا اختتام)

**2212** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَتَى تَفْرِيطُ الصُّبْحِ؟ قَالَ: حَتّٰى يَحْسُرَ طُلُوْعُهَا قُلْتُ لَهُ: مَتَى تَفْرِيطُ الظُّهْرِ؟ قَالَ: لَا تَفْرِيطَ لَهَا حَتّٰى تَدْخُلَ الشَّمْسَ صُفْرَةٌ قُلْتُ: فَالْعَصْرُ؟ قَالَ: حَتّٰى تَدْخُلَ الشَّمْسَ صُفْرَةٌ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: صبح کی نماز میں تفریط کب ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جب سورج اچھی طرح طلوع ہو جائے۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: ظہر کی نماز میں تفریط کب ہوگی؟ اُنہوں نے کہا: اس کی تفریط اُس وقت تک نہیں ہوگی جب تک سورج میں زردی داخل نہیں ہو جاتی۔ میں نے دریافت کیا: عصر کی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جب تک سورج میں زردی داخل نہیں ہو جاتی۔

**2213** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَانَ يُقَالُ: صَلَاةُ الْعِشَاءِ فِيْمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ شَطْرِ اللَّيْلِ، فَمَا وَرَاءَ ذٰلِكَ تَفْرِيطٌ، وَالْمَغْرِبُ عَلٰى نَحْوِ ذٰلِكَ قَالَ: تَفْرِيطٌ لَهَا حَتّٰى شَطْرِ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: یہ بات کہی جاتی ہے' عشاء کی نماز اپنے ابتدائی وقت سے لے کر نصف رات تک ادا کی جاسکتی ہے اور جو اس کے بعد کا وقت وہ نماز کا وقت نہیں ہوتا اور مغرب کی بھی یہی صورتِ حال ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: اس کا وقت اُس وقت ختم ہوتا ہے' جب رات کا ابتدائی نصف حصہ گزر جائے۔

**2214** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، خَرَجَ مِنْ اَرْضِهِ مِنْ مَرٍّ حِيْنَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ، يُرِيْدُ الْمَدِيْنَةَ، فَلَمْ يُصَلِّ الْمَغْرِبَ، حَتّٰى جَاءَ الْمَحَجَّةَ مِنَ الظَّهْرَانِ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ، وَيُقَالُ لَهُ. الصَّلَاةُ

* * عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنی سرزمین سے نکلے جس کا نام ''مر'' تھا' یہ اُس وقت کی بات ہے' جب روزہ دار افطاری کر لیتا ہے' وہ مدینہ منورہ جا رہے تھے' اُنہوں نے مغرب کی نماز ادا نہیں کی' یہاں تک کہ ''ظہران'' کی ''محجہ'' آئے' تو وہاں اُنہوں نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کیں' حالانکہ اُنہیں یہ کہا جاتا رہا کہ جناب نماز پڑھنی ہے۔

**2215** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ عَنْ بَطْنِ السَّمَاءِ، فَصَلَاةُ الظُّهْرِ دَرَكًا حَتّٰى يَحْضُرَ الْعَصْرُ، وَصَلَاةُ الْعَصْرِ دَرَكًا حَتّٰى يَذْهَبَ الشَّفَقُ، فَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ اِفْرَاطٌ، وَصَلَاةُ الْعِشَاءِ دَرَكٌ، حَتّٰى نِصْفِ اللَّيْلِ، فَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ اِفْرَاطٌ، وَصَلَاةُ الْفَجْرِ دَرَكٌ، حَتّٰى تَطْلُعَ قَرْنُ الشَّمْسِ، فَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ اِفْرَاطٌ

* * حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب سورج آسمان کے درمیان سے ڈھل جائے' تو ظہر کی نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور اُس وقت تک رہتا ہے' جب تک عصر کا وقت شروع نہیں ہوتا' اور عصر کا وقت اُس وقت تک رہتا ہے' جب تک شفق رخصت نہیں ہو جاتی' اس کے بعد نماز کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور عشاء کا وقت اُس وقت تک رہتا ہے' جب تک نصف رات نہیں گزر جاتی' اس کے بعد وقت ختم ہو جاتا ہے اور فجر کا وقت اُس وقت تک رہتا ہے' جب تک سورج کا کنارہ طلوع نہیں ہو جاتا ہے' اس کے بعد اس کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

**2216** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، وَسَاَلَهُ رَجُلٌ عَنِ التَّفْرِيطِ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: اَنْ تُؤَخِّرُوهَا اِلَى الْوَقْتِ الَّتِيْ بَعْدَهَا، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ فَرَّطَ

* * عثمان بن موہب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو سنا' ایک شخص نے اُن سے نماز کا وقت رخصت ہو جانے کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے کہا: اس سے مراد یہ ہے' تم اس کو اُس وقت تک مؤخر کر دو' جو اس سے بعد والی نماز کا وقت ہے' جو شخص ایسا کرتا ہے' تو وہ نماز کا وقت گزار دیتا ہے۔

**2217** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ، عَنْ بَعْضِ اُمَّهَاتِهِ اَوْ جَدَّاتِهِ، عَنْ اُمِّ فَرْوَةَ، وَكَانَتْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ فِيْ اَوَّلِ وَقْتِهَا

✽✽ قاسم بن غنام نے اپنی بزرگ خواتین میں سے ایک خاتون سیدہ اُم فروہ ﷞ ' جنہیں نبی اکرم ﷺ کے دستِ اقدس پر اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل ہے' اُن کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: نماز کو اُس کے ابتدائی وقت میں ادا کرنا۔

**2218 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: صَلَّيْتُ بَعْضَ الصَّلَوَاتِ مُفَرِّطًا فِيهَا، وَلَمْ تَفُتْنِي قَالَ: فَلَا تَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں نے ایک نماز کو اُس کا وقت گزار کر ادا کیا' لیکن اُس نماز کا وقت مجھ سے فوت نہیں ہوا تھا؟ اُنہوں نے فرمایا: پھر تم اس کے لیے سجدۂ سہو نہ کرو۔

**2219 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا تَفُوتُ صَلَاةُ النَّهَارِ الظُّهْرُ وَالْعَصْرُ حَتَّى اللَّيْلِ، وَلَا تَفُوتُ صَلَاةُ اللَّيْلِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ حَتَّى النَّهَارِ، وَلَا يَفُوتُ وَقْتُ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

✽✽ عطاء فرماتے ہیں: دن کی نماز یعنی ظہر اور عصر کا وقت اُس وقت تک ختم نہیں ہوتا' جب تک رات نہیں آ جاتی ہے (یعنی مغرب کا وقت نہیں ہو جاتا) اور رات کی نمازوں یعنی مغرب اور عشاء کا وقت اُس وقت تک ختم نہیں ہوتا' جب تک دن نہیں آ جاتا (یعنی صبح صادق نہیں ہو جاتی) اور صبح کی نماز کا وقت اُس وقت تک ختم نہیں ہوتا' جب تک سورج نکل نہیں آتا۔

**2220 - حدیث نبوی:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ أَبِي سَبْرَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ،

---

2224-صحيح البخاري، كتاب مواقيت الصلاة، باب من ادرك من الفجر ركعة، حديث:563، صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب من ادرك ركعة من الصلاة فقد ادرك تلك الصلاة، حديث:988، صحيح ابن خزيمة، جماع ابواب المواضع التي تجوز الصلاة عليها ، جماع ابواب صلاة الفريضة عند العلة تحدث، باب ذكر البيان ضد قول من زعم ان المدرك ركعة من، حديث:928، مستخرج ابي عوانة، مبتدا ابواب مواقيت الصلاة، باب صفة وقت الفجر، حديث:855، صحيح ابن حبان، كتاب الصلاة فصل في الاوقات المنهي عنها، ذكر خبر ينفي الريب عن القلوب بان الزجر عن الصلاة بعد، حديث:1576، موطا مالك، كتاب وقوت الصلاة، باب وقوت الصلاة، حديث:4، سنن الدارمي، كتاب الصلاة، باب من ادرك ركعة من صلاة فقد ادرك، حديث:1249، سنن ابي داؤد، كتاب الصلاة، باب في وقت صلاة العصر، حديث:353، سنن ابن ماجه، كتاب الصلاة، ابواب مواقيت الصلاة، باب وقت الصلاة في العذر والضرورة، حديث:697، السنن الصغرى، كتاب المواقيت، من ادرك ركعتين من العصر، حديث:515، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الرد على ابي حنيفة، الصلاة في آخر الوقت، حديث:35501، السنن الكبرى للنسائي، مواقيت الصلوات، آخر وقت العصر، حديث:1484، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب مواقيت الصلاة، حديث 533، السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الصلاة، جماع ابواب المواقيت، باب آخر وقت الجواز لصلاة العصر، حديث:1589، مسند احمد بن حنبل، مسند ابي هريرة رضي الله عنه، حديث:7290، مسند الشافعي، باب : ومن كتاب استقبال القبلة في الصلاة، حديث:99، مسند الطيالسي، احاديث النساء ، ما اسند ابو هريرة، وابو صالح، حديث:2542

عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَاَنْ يُوتَرَ اَحَدُكُمْ اَهْلَهُ وَمَالَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَفُوتَهُ وَقْتُ صَلَاةٍ

٭٭ نوفل بن معاویہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدمی کے اہلِ خانہ اور اُس کے مال برباد ہو جائیں' یہ اس سے زیادہ بہتر ہے' اُس کی نماز کا وقت گزر جائے اور اُس نے نماز ادا نہ کی ہو''۔

**2221** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَاَلْتُ طَاوُسًا: مَتَى تَفُوتُ صَلَاةُ الْعِشَاءِ؟ فَقَالَ: اِلَى الصُّبْحِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُتَّخَذَ ذٰلِكَ عَادَةً، وَلَا تَقُولَنَّ اِنَّكَ خَيْرٌ مِنْ اَحَدٍ

٭٭ داؤد بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس سے دریافت کیا: عشاء کی نماز کا وقت کب ختم ہوتا ہے؟ اُنہوں نے کہا: صبح صادق ہونے تک' جبکہ آدمی نے اسے عادت نہ بنایا ہو اور تم یہ ہرگز نہ کہنا کہ تم کسی ایک سے بہتر ہو۔

**2222** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: كَانَ طَاوُسٌ لَا يُصَلِّي الْمَغْرِبَ بِجَمْعٍ، حَتَّى يَذْهَبَ الشَّفَقُ قَالَ: وَكَانَ طَاوُسٌ يَقُولُ: لَا يَفُوتُ الظُّهْرُ وَالْعَصْرُ حَتَّى اللَّيْلِ، وَلَا يَفُوتُ الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ حَتَّى الْفَجْرِ، وَلَا يَفُوتُ الصُّبْحُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس' مزدلفہ میں مغرب کی نماز اُس وقت تک ادا نہیں کرتے تھے' جب تک شفق رخصت نہیں ہو جاتی ہے۔ طاؤس یہ فرماتے ہیں: ظہر اور عصر کی نماز کا وقت اُس وقت تک ختم نہیں ہوتا' جب تک رات نہیں آ جاتی (یعنی مغرب کا وقت شروع نہیں ہو جاتا) اور مغرب اور عشاء کی نماز کا وقت اُس وقت تک ختم نہیں ہوتا' جب تک صبح صادق نہیں ہو جاتی اور صبح کی نماز کا وقت اُس وقت تک ختم نہیں ہوتا' جب تک سورج نہیں نکل آتا۔

**2223** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ عِكْرِمَةَ، يَقُولُ مِثْلَ قَوْلِ طَاوُسٍ

٭٭ عکرمہ کے حوالے سے بھی یہی قول منقول ہے' جو طاؤس کے قول کی مانند ہے۔

**2224** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً، قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ، فَقَدْ اَدْرَكَهَا، وَمَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً، قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَهَا

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالے' اُس نے اس نماز کو پالیا اور جو شخص سورج نکلنے سے پہلے صبح کی نماز کی ایک رکعت کو پالے' اُس نے اس کو پالیا''۔

**2225** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ اَبِي سَبْرَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَحَدَكُمْ اَوْ اِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ لَيُصَلِّي، وَلَمَا فَاتَهُ مِنْ

وَقْتِهَا خَيْرٌ لَهُ مِنْ مِثْلِ اَهْلِهِ وَمَالِهِ

✽✽ حضرت طلق بن حبیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے کوئی ایک شخص (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) تم میں سے کوئی ایک مرد نماز ادا کرتا ہے اور اُس کی نماز کا وقت فوت نہیں ہوتا' تو یہ اُس کے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے اُس کے اہلِ خانہ اور اُس کے مال کی مانند (چیزیں اُسے مل جائیں)''۔

**2226** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: وَقْتُ الظُّهْرِ اِلَى الْعَصْرِ، وَالْعَصْرِ اِلَى الْمَغْرِبِ، وَالْمَغْرِبِ اِلَى الْعِشَاءِ، وَالْعِشَاءِ اِلَى الصُّبْحِ. قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَقَدْ كَانَ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ يَقُوْلُ: الظُّهْرُ وَالْعَصْرُ حَتَّى اللَّيْلِ، وَلَا يَفُوتُ الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ حَتَّى الْفَجْرِ، وَلَا يَفُوتُ الْفَجْرُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ظہر کا وقت عصر تک ہوتا ہے' عصر کا وقت مغرب تک ہوتا ہے' مغرب کا وقت عشاء تک ہوتا ہے' عشاء کا وقت صبح صادق تک ہوتا ہے۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں: بعض فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے: ظہر اور عصر کا وقت رات (یعنی مغرب تک؟) ہوتا ہے اور مغرب اور عشاء کا وقت ''فجر'' (یعنی صبح صادق تک) ختم نہیں ہوتا اور فجر کا وقت اُس وقت تک ختم نہیں ہوتا' جب تک سورج نکل نہیں آتا۔

**2227** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً، قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ، فَقَدْ اَدْرَكَهَا

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جو شخص سورج نکلنے سے پہلے' صبح کی نماز کی ایک رکعت کو پالے اُس نے اُس نماز کو پالیا۔

**2228** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْفَجْرِ، قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ، فَقَدْ اَدْرَكَهَا، وَمَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَقَدْ اَدْرَكَهَا

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص سورج نکلنے سے پہلے فجر کی ایک رکعت کو پالے' اُس نے فجر کی نماز کو پالیا' اور جو شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی دو رکعات کو پالے' اُس نے عصر کی نماز کو پالیا۔

**2229** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ فَقَدْ اَدْرَكَ، وَمَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَقَدْ اَدْرَكَ

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص سورج نکلنے سے پہلے فجر کی ایک رکعت کو پالے' اُس نے (فجر کی نماز

کو) پالیا اور جو شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی دو رکعات کو پالے اُس نے (فجر کی نماز کو) پالیا۔

**2230** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، دَخَلَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَحَدَّثَهُ وَهُوَ مُتَّكِءٌ عَلٰى وِسَادَةٍ، فَنَامَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَانْسَلَّ مِنْ عِنْدِهِ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ، فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ، حَتّٰى اَصْبَحَ، فَقَالَ لِغُلَامِهِ: اَتُرٰى اَسْتَطِيعُ اَنْ اُصَلِّيَ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ الشَّمْسُ اَرْبَعًا، - يَعْنِي الْعِشَاءَ - وَثَلَاثًا - يَعْنِي الْوِتْرَ - وَرَكْعَتَيْنِ - يَعْنِي الْفَجْرَ - وَوَاحِدَةً - يَعْنِي رَكْعَةً مِنَ الصُّبْحِ؟ - قَالَ: نَعَمْ، فَصَلَّاهُنَّ

❋❋ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور اُن کے ساتھ بات چیت کرنے لگے وہ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سو گئے تو حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ ان کے پاس سے اُٹھ کر چلے گئے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اُس وقت تک بیدار نہیں ہوئے جب تک صبح نہیں ہو گئی اُنہوں نے اپنے غلام سے کہا: کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں سورج نکلنے سے پہلے چار رکعات ادا کر سکتا ہوں؟ اُن کی مراد یہ تھی کہ عشاء کی نماز اور تین رکعات یعنی وتر کی نماز اور دو رکعات یعنی فجر کی نماز اور ایک رکعت یعنی صبح کی نماز۔ تو غلام نے کہا: جی ہاں! تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے وہ رکعات ادا کیں۔

**2231** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ قَالَ: دَخَلَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَكَسَوْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ وِسَادَةً، فَنَامَ عَلَيْهَا فَتَحَدَّثَ عِنْدَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ قَلِيلًا، فَخَرَجَ وَنَامَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْعِشَاءِ وَالْوِتْرِ حَتّٰى اَصْبَحَ، فَقَالَ لِغُلَامِهِ: اَتَرَانِي اُصَلِّي الْعِشَاءَ وَالْوِتْرَ، وَرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، وَرَكْعَةً قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَصَلَّى ابْنُ عَبَّاسٍ الْعِشَاءَ، ثُمَّ اَوْتَرَ، وَصَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ، وَقَدْ كَادَتِ الشَّمْسُ اَنْ تَطْلُعَ

❋❋ ابوجوزاء بیان کرتے ہیں: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے تو میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے لیے تکیہ رکھ دیا تو وہ اُس سے ٹیک لگا کر سو گئے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے اُن کے ساتھ تھوڑی بات چیت کی پھر وہ چلے گئے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما عشاء کے وقت اور وتر کے وقت سو گئے یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ تو اُنہوں نے اپنے غلام سے کہا: کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں عشاء کی نماز وتر اور فجر کی دو رکعات اور ایک رکعت سورج نکلنے سے پہلے ادا کر سکتا ہوں؟ غلام نے جواب دیا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عشاء کی نماز ادا کی پھر اُنہوں نے وتر ادا کیے پھر اُنہوں نے فجر کی دو رکعات ادا کیں پھر اُنہوں نے فجر کی نماز ادا کی اُس وقت سورج طلوع ہونے کے قریب تھا۔

**2232** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يُحَنَّسَ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: اِنْ خَشِيتَ مِنَ الْعَصْرِ فَوَاتًا، فَاحْذِفِ الرَّكْعَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ، فَاِنْ سَبَقْتَ بِهِمَا اللَّيْلَ، فَاَتِمَّ الْاُخْرَيَيْنِ، وَطَوِّلْهُمَا اِنْ بَدَا لَكَ

❋❋ عطاء اور عبدالرحمٰن بن عامر عطاء بن یحنس کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اگر تمہیں عصر کی نماز فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو تو تم اُس کی پہلی دو رکعات مختصر ادا کرو اور اگر اُن سے پہلے ہی رات آ جائے (یعنی سورج غروب ہو جائے) تو تم آخری والی دو رکعات کو مکمل کرو اور اگر تمہیں مناسب لگے تو اُنہیں طویل ادا کرو۔

**2233** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَطَاءٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يُحَنَّسَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: اِنْ خَشِيتَ مِنَ الصُّبْحِ فَوَاتًا، فَبَادِرْ بِالرَّكْعَةِ الْاُولَى، الشَّمْسَ فَاِنْ سَبَقَتْ بِهَا الشَّمْسَ، فَلَا تَعْجَلْ بِالْاٰخِرَةِ اَنْ تُكْمِلَهَا

❋❋ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر تمہیں صبح کی نماز فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو پہلی رکعت سورج نکلنے سے پہلے ادا کر لو اگر سورج اُس سے پہلے نکل آتا ہے تو پھر دوسری رکعت ادا کرنے میں جلدی نہ کرو اُسے مکمل کرو۔

**2234** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ بُدَيْلٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ: بَلَغَنِىْ اَنَّ الْعَبْدَ اِذَا صَلَّى لِوَقْتِهَا سَطَعَ لَهَا نُورٌ سَاطِعٌ فِى السَّمَاءِ وَقَالَتْ: حَفِظْتَنِىْ حَفِظَكَ اللّٰهُ، وَاِذَا صَلَّاهَا لِغَيْرِ وَقْتٍ، طُوِيَتْ كَمَا يُطْوَى الثَّوْبُ الْخَلَقُ، فَضُرِبَ بِهَا وَجْهُهُ

❋❋ بدیل عقیلی بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے جب کوئی بندہ کوئی نماز وقت پر ادا کر لے تو اُس نماز کے لیے آسمان میں ایک چمکدار نور روشن ہوتا ہے وہ نماز یہ کہتی ہے: تم نے میری حفاظت کی اللہ تعالیٰ (تمہاری) حفاظت کرے! اور جب کوئی شخص نماز کو اُس کے وقت کے علاوہ میں ادا کرتا ہے تو اُس نماز کو یوں لپیٹا جاتا ہے جس طرح پرانے کپڑے کو لپیٹا جاتا ہے اور اُس شخص کے منہ پر مار دیا جاتا ہے۔

**2235** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ الْفَيَّاضِ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِىَّ يَقُوْلُ: لَوْلَا اَنَّ رَجُلًا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ، ثُمَّ مَاتَ كَانَ قَدْ صَلَّى الْغَدَاةَ

❋❋ ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص صبح کی نماز سے پہلے کی دو رکعات (سنت) ادا کر لے اور پھر اُس کا انتقال ہو جائے تو اُس نے گویا فجر کی نماز ادا کر لی۔

**2236** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَنْ يَقُوْلُ: اِذَا خَافَ طُلُوْعَ الشَّمْسِ، حَذَفَ الرَّكْعَةَ الْاُوْلَى، وَطَوَّلَ الْاٰخِرَةَ اِنْ بَدَا لَهُ

❋❋ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایک صاحب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جب سورج کے طلوع ہونے کا اندیشہ ہو تو پہلی رکعت مختصر ادا کرو اور اگر آدمی کو مناسب لگے تو دوسری رکعت طویل ادا کر لے۔

## بَابُ مَنْ نَسِىَ صَلَاةً اَوْ نَامَ عَنْهَا

## باب: جو شخص نماز ادا کرنا بھول جائے یا نماز کے وقت سویا رہ جائے

**2237** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِىِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: لَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ اَسْرَى لَيْلَةً حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ عَدَلَ عَنِ الطَّرِيقِ، ثُمَّ عَرَّسَ وَقَالَ: مَنْ يَحْفَظُ عَلَيْنَا الصَّلَاةَ؟ فَقَالَ بِلَالٌ: اَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَجَلَسَ فَحَفِظَ عَلَيْهِمْ، فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ، فَبَيْنَا بِلَالٌ جَالِسٌ غَلَبَتْهُ عَيْنُهُ، فَمَا اَيْقَظَهُمْ اِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ فَفَزِعُوا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنِمْتَ يَا بِلَالُ؟ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَخَذَ نَفْسِي الَّذِي اَخَذَ بِاَنْفُسِكُمْ قَالَ: فَبَادَرُوا رَوَاحِلَهُمْ، وَتَنَحَّوْا عَنِ الْمَكَانِ الَّذِي اَصَابَتْهُمْ فِيهِ الْغَفْلَةُ، ثُمَّ صَلَّى بِهِمُ الصُّبْحَ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُولُ: (اَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي) (طه: 14). قَالَ: قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: اَبَلَغَكَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَهَا لِذِكْرِي؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ مَعْمَرٌ: كَانَ الْحَسَنُ يُحَدِّثُ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيثِ وَيَذْكُرُ اَنَّهُمْ رَكَعُوا رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى بِهِمُ الصُّبْحَ

✻✻ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ غزوۂ خیبر سے واپس تشریف لا رہے تھے' تو آپ رات بھر سفر کرتے رہے' یہاں تک کہ رات کا آخری وقت ہوا' تو آپ راستے سے ہٹ گئے اور آپ نے رات کے وقت پڑاؤ کرلیا۔ آپ نے دریافت کیا: کون ہماری (صبح کی) نماز کے لیے حفاظت کرے گا؟ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کروں گا! پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور اُن لوگوں کے لیے دھیان رکھنے لگے' نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب سو گئے' حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے ہی سو گئے' ان سب لوگوں کو سورج کی تپش نے بیدار کیا' لوگ گھبرا گئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے بلال! کیا تم سو گئے تھے؟ اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے بھی اُسی ذات نے پکڑ لیا تھا' جس نے آپ کو پکڑا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو اُن لوگوں نے تیزی سے اپنے پالان باندھے اور اُس جگہ سے ہٹ گئے' جہاں اُن پر غفلت طاری ہوئی تھی' پھر نبی اکرم ﷺ نے اُن لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی' جب آپ فارغ ہوئے' تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے' تو جب وہ اُسے یاد آئے' اُس وقت اُسے ادا کرلے' کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''میری یاد کے لیے نماز کو قائم کرو''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: کیا آپ تک یہ روایت پہنچی ہے' نبی اکرم ﷺ نے اس لفظ کو لذکری کے طور پر تلاوت کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری بھی اس حدیث کو اس کی مانند روایت کرتے تھے' البتہ وہ یہ ذکر کرتے تھے کہ ان حضرات نے پہلے دو رکعات سنت ادا کی تھیں اور پھر نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں صبح کی نماز پڑھائی تھی۔

**2238** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، اَنَّ النَّبِيَّ بَيْنَا هُوَ فِي بَعْضِ اَسْفَارِهِ، فَسَارَ لَيْلَتَهُمْ، حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ، نَزَلُوا لِلتَّعْرِيسِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يُوقِظُنَا لِلصُّبْحِ؟ فَقَالَ بِلَالٌ: اَنَا. فَتَوَسَّدَ بِلَالٌ ذِرَاعَ نَاقَتِهِ، فَلَمْ يَسْتَيْقِظُوا حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّاَ، فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي مُعَرَّسِهِ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً، ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ. فَقُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُّ سَفَرٍ هُوَ؟

قَالَ: لَا اَدْرِی

✽✽ عطاء بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ سفر کر رہے تھے' آپ رات بھر سفر کرتے رہے' یہاں تک کہ جب رات کا آخری حصہ آیا' تو ان لوگوں نے رات کے وقت پڑاؤ کر لیا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کون ہمیں صبح کی نماز کے لیے بیدار کرے گا؟ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں! پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ اپنی اونٹنی کی ٹانگ کے ساتھ بیٹھ گئے' (پھر وہ بھی سو گئے) یہ سب لوگ اُس وقت بیدار ہوئے' جب سورج نکل چکا تھا' تو نبی اکرم ﷺ اُٹھے' آپ نے وضو کیا' آپ نے اپنی پڑاؤ کی جگہ پر دو رکعات ادا کیں' پھر آپ کچھ دیر چلتے رہے' پھر آپ نے صبح کی نماز ادا کی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: یہ کون سا سفر تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم!

**2239** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: نَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ اِلَّا لِحَرِّ الشَّمْسِ فَسَارَ، حَتّٰى جَازَ الْوَادِیَ، وَقَالَ: لَا نُصَلِّی حَيْثُ اَنْسَانَا الشَّيْطَانُ قَالَ: فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ، وَاَقَامَ فَصَلَّى

✽✽ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سوئے رہے' یہاں تک کہ آپ اُس وقت بیدار ہوئے' جب سورج کی تپش آ گئی' آپ وہاں سے روانہ ہوئے' یہاں تک کہ اُس وادی سے آگے گزر گئے' آپ نے ارشاد فرمایا: ہم اُس جگہ نماز ادا نہیں کریں گے' جہاں شیطان نے ہمیں بھلا دیا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے دو رکعات ادا کیں' پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا' اُنہوں نے اذان دی اور اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی۔

**2240** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ الْاَنْصَارِیِّ، عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَاَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَسِيرُ لَيْلَةً، وَاَخَذَهُ النَّوْمُ: تَنَحَّ عَنِ الطَّرِيقِ، وَاَنِخْ، فَاَنَاخَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَخْنَا قَالَ: فَتَوَسَّدَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا ذِرَاعَ رَاحِلَتِهِ فَمَا اسْتَيْقَظْنَا حَتّٰى اَشْرَقَتِ الشَّمْسُ، وَمَا اسْتَيْقَظْنَا اِلَّا بِصَوْتِ الصُّرَدِ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هَلَكْنَا، فَقَالَ: لَمْ تَهْلَكُوا، اِنَّ الصَّلَاةَ لَا تَفُوتُ النَّائِمَ اِنَّمَا تَفُوتُ الْيَقْظَانَ قَالَ: فَتَوَضَّاَ، وَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ، وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ تَحَوَّلَ عَنْ مَكَانِهِ ذٰلِكَ، ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ فَصَلَّى بِنَا الصُّبْحَ

✽✽ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا' ہم اُس وقت رات کے وقت سفر کر رہے تھے اور نبی اکرم ﷺ کو نیند آ رہی تھی' کہ تم راستے سے ہٹ جاؤ اور سواری کو بٹھا دو۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے سواری کو بٹھایا' ہم نے بھی سواری کو بٹھا دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم میں سے ہر ایک شخص نے اپنی سواری کی ٹانگ کو تکیہ بنا لیا اور ہم اُس وقت بیدار ہوئے' جب سورج طلوع ہو چکا تھا اور ہم پرندے کی آواز سن کر بیدار ہوئے' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم ہلاکت کا شکار ہو گئے!

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ہلاکت کا شکار نہیں ہوئے' سوئے رہ جانے والے شخص کی نماز فوت نہیں ہوتی' بیدار شخص کی نماز فوت ہوتی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا' آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا' اُنہوں نے اذان دی اور دو رکعات ادا کیں' پھر نبی اکرم ﷺ اپنی اُس جگہ سے ہٹ گئے' پھر آپ نے اُنہیں حکم دیا تو اُنہوں نے اقامت کہی تو آپ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی۔

**2241** - حدیث نبوی: عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: لَمَّا نِمْنَا عَنِ الصَّلَاةِ، فَاسْتَيْقَظْنَا فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَلا نُصَلِّي كَذَا وَكَذَا صَلَاةً؟ قَالَ: اَيَنْهَانَا رَبُّنَا عَنِ الرِّبَا، وَيَقْبَلُهُ مِنَّا، اِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقَظَةِ

٭٭ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم نماز کے وقت سوئے رہ گئے' تو جب ہم بیدار ہوئے تو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم اتنی اور اتنی نماز ادا نہ کرلیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا ہمارا پروردگار ہمیں سود سے منع کرتا ہے اور خود وہ ہم سے وصول کرلے گا' نماز میں تفریط بیداری کے عالم میں ہوتی ہے۔

**2242** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، وَيَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: اَتَى رَجُلٌ ابْنَ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: اِنِّي نِمْتُ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اذْهَبْ فَتَوَضَّاْ، كَاَحْسَنِ مَا كُنْتَ مُتَوَضِّئًا، وَصَلِّ كَاَحْسَنِ مَا كُنْتَ مُصَلِّيًا، ثُمَّ اَعَادَ عَلَيْهِ الْقَوْلَ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ: فَلَمْ تَدَعْهُ نَفْسُهُ مِنْ عِظَمِ خَطِيئَتِهِ فِي نَفْسِهِ حَتَّى اَعْبُدَ اللّٰهَ حِينَ خَفَّ مِنْ عِنْدِهِ، فَقَالَ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَاَعَادَ عَلَيْهِ الْقَوْلَ قَالَ: فَاَخَذَ عَبْدُ اللّٰهِ بِيَدِهِ وَقَالَ: اِنَّمَا يُقَالُ لَكَ لِتَفْعَلَ، اذْهَبْ فَتَوَضَّاْ كَاَحْسَنِ مَا كُنْتَ مُتَوَضِّئًا، وَصَلِّ كَاَحْسَنِ مَا كُنْتَ مُصَلِّيًا

٭٭ زید بن وہب بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میں صبح کی نماز کے وقت سویا رہ گیا یہاں تک کہ سورج نکل آیا۔ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جاؤ اور جتنے اچھے طریقے سے وضو کر سکتے ہو' وضو کرو اور جتنے اچھے طریقے سے نماز ادا کر سکتے ہو' نماز ادا کرو۔ اُس شخص نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے اپنی بات دُہرائی' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پھر اس بات کی مانند جواب دیا۔ لیکن اُس شخص نے اپنی غلطی کو بڑا سمجھتے ہوئے اسے کافی نہیں سمجھا' جبکہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک اُس کے خیال میں یہ بدلہ کم تھا' اُس نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! پھر اُس نے اپنی بات دُہرائی۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اُس کا ہاتھ پکڑا اور بولے: تمہیں جو بات کہی گئی ہے تم وہ کرو' تم جاؤ اور اچھی طرح وضو کرو' جتنا اچھی طرح سے کر سکتے ہو اور اچھی طرح سے نماز ادا کرو' جتنے اچھے طریقے سے ادا کر سکتے ہو۔

**2243** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ نَسِيَ الظُّهْرَ حَتَّى صَلَّى الْعَصْرَ قَالَ: قَدْ مَضَتْ لَهُ الْعَصْرُ، وَيُصَلِّي الظُّهْرَ قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَيَقُولُ: اِذَا صَلَّى مَعَ قَوْمٍ صَلَاةً، وَهُوَ لَمْ يُصَلِّ الَّتِي قَبْلَهَا، اَعَادَهُمَا جَمِيعًا، اِلَّا اَنْ يَكُونَ نَاسِيًا فَهُوَ يُجْزِئُهُ

✽✽ قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جوظہر کی نماز پڑھنی بھول جاتی ہے یہاں تک کہ عصر کی نماز بھی ادا کر لیتا ہے۔تو وہ فرماتے ہیں: اُس شخص کی عصر کی نماز ادا ہوگئی اور وہ ظہر کی نماز ادا کرے گا۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب اُس شخص نے لوگوں کے ساتھ نماز ادا کی ہو اور اُس سے پہلے والی نماز ادا نہ کی ہو تو وہ اُن دونوں کو دُہرائے گا' البتہ اگر وہ بھول گیا' تو پھر یہ اُس کی طرف سے کافی ہوگی۔

**2244** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَهُمَا نَائِمَانِ فَقَالَ: اَلَا تُصَلُّوا؟ فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّمَا اَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّبْعَثَهَا بَعَثَهَا فَانْصَرَفَ عَنْهُمَا، وَهُوَ يَقُولُ: (وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا) (الكهف. 54)

✽✽ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے تو یہ دونوں سوئے ہوئے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم لوگوں نے نماز ادا نہیں کی؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ہماری جانیں اللہ تعالیٰ کے دستِ قدرت میں تھیں' جب اُس نے بھیجنے کا ارادہ کیا تو بھیج دیا۔تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہتے ہوئے اُن کے پاس سے اُٹھ کر چل دیئے:

''انسان سب سے زیادہ بحث کرنے والا ہے''۔

## بَابُ مَنْ نَامَ عَنْ صَلَاةٍ اَوْ نَسِيَ فَاسْتَيْقَظَ اَوْ ذَكَرَ فِيْ وَقْتِ تُكْرَهُ الصَّلَاةُ

## باب: جوشخص نماز کے وقت سویا رہ جائے یا نماز بھول جائے اور جب وہ بیدار ہو یا جب اُسے یاد آئے تو وہ ایسا وقت ہو جس میں نماز ادا کرنا مکروہ ہوتا ہے

**2245** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا، فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ: (اَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي) (طٰه: 14)

✽✽ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جوشخص نماز کو بھول جائے' وہ اُسے اُس وقت ادا کرلے جب وہ اُسے یاد آئے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''میرے ذکر کے لیے نماز کو قائم کرو''۔

**2246** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يُصَلِّيهَا حِينَ ذَكَرَهَا، وَلَا يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، قَالَ عَطَاءٌ: وَاِنْ نَسِيَ صَلَاةً يَوْمَيْنِ يُصَلِّي صَلَاةَ ذَيْنِكَ الْيَوْمَيْنِ حِينَ يَذْكُرُ: (وَاذْكُرْ رَبَّكَ اِذَا نَسِيتَ) (الكهف: 24)

✽✽ عطاء فرماتے ہیں: آدمی وہ نماز اُس وقت ادا کرے گا' جب اُسے یاد آ جائے گی اور سجدۂ سہو نہیں کرے گا۔عطاء یہ

فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص دو دن تک نماز کو بھولا رہا' تو وہ اُن دو دنوں کی نمازیں ادا کرے گا' جب اُسے یاد آئے گی (کیونکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''جب تم بھول جاؤ' تو اپنے پروردگار کا ذکر کرو''۔

**2247** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: كَانَ طَاوُسٌ يَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ نَسِيَ صَلَاةَ النَّهَارِ حَتّٰى ذَكَرَهَا بِاللَّيْلِ: لِيُصَلِّهَا حِيْنَ يَذْكُرُهَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دن کی نماز کو بھول جاتا ہے اور وہ نماز اُسے رات کے وقت یاد آتی ہے' تو وہ فرماتے ہیں: جیسے ہی اُسے وہ یاد آئے گی' وہ اُسے ادا کرلے گا۔

**2248** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: لِيُصَلِّهَا حِيْنَ يَذْكُرُهَا

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: آدمی کو نماز اُس وقت ادا کرلینی چاہیے' جب وہ اُسے یاد آئے۔

**2249** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: صَلِّهَا حِيْنَ تَذْكُرُهَا يَعْنِيْ اِبْرَاهِيْمُ وَكُلُّ مَنْ يُذْكَرُ عَنْهُ هٰذَا: وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ فِيْ وَقْتٍ تُكْرَهُ فِيْهِ الصَّلَاةُ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: تم اُسے اُس وقت ادا کرلو جب وہ تمہیں یاد آجائے' خواہ وہ کوئی ایسا وقت ہو' جس میں نماز ادا کرنا مکروہ ہوتا ہے۔

**2250** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، اَنَّ اَبَا بَكْرَةَ، اَتَاهُمْ فِيْ بُسْتَانٍ لَهُمْ، فَنَامَ عَنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَالَ: فَرَاَيْنَا اَنَّهُ قَدْ كَانَ صَلّٰى، وَلَمْ يَكُنْ صَلّٰى، فَقَامَ فَتَوَضَّاَ، وَلَمْ يُصَلِّ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ اُن لوگوں کے باغ میں آئے' وہ عصر کی نماز کے وقت سوئے رہ گئے۔ راوی کہتے ہیں: ہم یہ سمجھے کہ شاید وہ نماز ادا کر چکے ہیں' حالانکہ اُنہوں نے نماز ادا نہیں کی تھی' پھر وہ اُٹھے اُنہوں نے وضو کیا اور اُنہوں نے وہ نماز اُس وقت ادا کی' جب سورج غروب ہو چکا تھا۔

**2251** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ وَلَدِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ: اَنَّهُ نَامَ عَنِ الْفَجْرِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَالَ: فَقُمْتُ فَاُصَلِّيَ فَدَعَانِيْ فَاَجْلَسَنِيْ - يَعْنِيْ كَعْبًا - حَتّٰى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ وَابْيَضَّتْ، ثُمَّ قَالَ: قُمْ فَصَلِّ

✵✵ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک صاحب بیان کرتے ہیں: وہ فجر کی نماز کے وقت سوئے رہ گئے' یہاں تک کہ سورج نکل آیا۔ وہ صاحب بیان کرتے ہیں: میں اُٹھا' میں نے نماز ادا کی۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے مجھے بلایا' مجھے اپنے پاس بٹھایا یہاں تک کہ جب سورج نکل آیا اور اچھی طرح روشن ہو گیا تو اُنہوں نے فرمایا: تم اُٹھو اور اب نماز ادا کرو۔

## بَابُ الرَّجُلِ يَنْسَى صَلَاةً فَيَذْكُرُهَا فِي وَقْتٍ آخَرٍ

## باب: جب کوئی شخص نماز بھول جائے اور اُسے وہ نماز کسی دوسری نماز کے وقت میں یاد آئے

**2252** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ فِي رَجُلٍ نَسِيَ صَلَاةً حَتَّى دَخَلَ وَقْتُ الْأُخْرَى، فَخَشِيَ إِنْ صَلَّى الصَّلَاةَ الْأُولَى تَفُوتُهُ هَذِهِ قَالَ: يُصَلِّي هَذِهِ الصَّلَاةَ الَّتِي يَخْشَى فَوْتَهَا، وَلَمْ يُضَيِّعْ مَرَّتَيْنِ

✽✽ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے' یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت شروع ہو جائے اور اُسے یہ اندیشہ ہو کہ اگر اُس نے پہلے والی نماز ادا کی' تو دوسری نماز فوت ہو جائے گی' تو سعید فرماتے ہیں: وہ شخص اس وقت کی نماز کو ادا کرے گا' جس کے فوت ہونے کا اندیشہ ہے' وہ دو مرتبہ نماز کو ضائع نہیں کرے گا۔

**2253** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَبِهِ يَأْخُذُ الثَّوْرِيُّ

✽✽ حسن بصری سے بھی اس کی مانند منقول ہے۔ امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: سفیان ثوری نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

**2254** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ نَسِيَ الْعِشَاءَ، أَوْ رَقَدَ عَنْهَا حَتَّى كَانَ مَعَ الصُّبْحِ، فَقِيلَ لَهُ: إِنْ بَدَأَ بِالْعِشَاءِ فَفَاتَهُ الصُّبْحُ قَالَ: فَلْيَبْدَأْ بِالْعِشَاءِ وَإِنْ فَاتَتْهُ صَلَاةُ الصُّبْحِ

✽✽ عطاء ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو عشاء کی نماز پڑھنا بھول جاتا ہے' یا عشاء کے وقت سو یا رہ جاتا ہے یہاں تک کہ اُسے صبح کی نماز کے ساتھ ادا کرتا ہے' تو اُن سے کہا گیا: اگر وہ شخص عشاء کی نماز پہلے ادا کر لے' تو صبح کی نماز اُس کی رہ جاتی ہے (تو پھر وہ کیا کرے؟) اُنہوں نے فرمایا: اُسے چاہیے کہ وہ پہلے عشاء کی نماز ادا کرے' اگرچہ اُس کی صبح کی نماز فوت ہو رہی ہو۔

## بَابُ الرَّجُلِ يَأْتِي الْجَمَاعَةَ لِصَلَاةٍ فَيَجِدُهُمْ فِي الَّتِي بَعْدَهَا

## باب: جب کوئی شخص جماعت کے ساتھ کوئی نماز ادا کرنے کے لیے آتا ہے اور اُن لوگوں کو اُس کے بعد والی نماز ادا کرتے ہوئے پاتا ہے

**2255** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلَمْ يَذْكُرْ إِلَّا وَهُوَ مَعَ الْإِمَامِ، إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ فَلْيُصَلِّ الصَّلَاةَ الَّتِي نَسِيَ وَلْيُصَلِّ الْأُخْرَى بَعْدَهُ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص نماز ادا کرنا بھول جائے اور پھر اُسے نماز اُس وقت یاد آئے جب وہ امام کے ساتھ (بعد والی) نماز ادا کر رہا ہو' تو جب امام سلام پھیرے' تو پھر وہ اُس نماز کو ادا کر لے' جسے وہ بھول گیا تھا اور دوسری نماز کو

اُس کے بعد ادا کرے۔

**2256** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ دَخَلَ مَعَ قَوْمٍ يُصَلُّونَ الْعَصْرَ وَهُوَ يَظُنُّ أَنَّهَا الظُّهْرُ قَالَ: يُصَلِّي قَالَ: يُصَلِّي الظُّهْرَ، ثُمَّ الْعَصْرَ وَلَا يُعِيدُ بِمَا صَلَّى حَتَّى يُقَدِّمَ مَا قَدَّمَ اللَّهُ

✵✵ زہری فرماتے ہیں: جو شخص کچھ لوگوں کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرے وہ لوگ عصر کی نماز ادا کر رہے ہوں اور وہ شخص یہ سمجھے کہ شاید ظہر کی نماز ادا کر رہے ہیں تو زہری کہتے ہیں: وہ نماز پڑھ لے گا' پھر وہ ظہر کی نماز ادا کرے گا' اُس کے بعد عصر کی نماز ادا کرے گا' وہ جو نماز پہلے ادا کر چکا تھا' اُسے دُہرائے گا نہیں' تاکہ وہ اُس چیز کو مقدم رکھے' جسے اللہ تعالیٰ نے مقدم قرار دیا ہے۔

**2257** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَهُمْ يُصَلُّونَ الْعَصْرَ وَلَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ الظُّهْرَ قَالَ: فَصَلَّيْتُ مَعَهُمْ، وَأَنَا أَحْسَبُ أَنَّهَا الظُّهْرَ قَالَ: فَلَمَّا فَرَغْتُ عَلِمْتُ أَنَّهَا الْعَصْرُ قَالَ: فَصَلَّيْتُ الظُّهْرَ، ثُمَّ صَلَّيْتُ الْعَصْرَ، ثُمَّ صَلَّيْتُ الْعَصْرَ قَالَ: ثُمَّ سَأَلْتُ بِالْمَدِينَةِ، فَكُلُّهُمْ أَمَرَنِي بِالَّذِي فَعَلْتُ، قَالَ ابْنُ سِيرِينَ: وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِهَا

✵✵ کثیر بن افلح بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ آیا' وہ لوگ عصر کی نماز ادا کر رہے تھے' میں نے ابھی ظہر کی نماز ادا نہیں کی تھی۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اُن لوگوں کے ساتھ نماز ادا کر لی' میں یہ سمجھا کہ یہ ظہر کی نماز ہوگی' جب میں فارغ ہوا تو مجھے پتا چلا کہ یہ تو عصر کی نماز تھی۔ پھر میں نے ظہر کی نماز ادا کی' اُس کے بعد میں نے عصر کی نماز ادا کی۔ راوی کہتے ہیں: پھر میں نے مدینہ منورہ میں اس بارے میں دریافت کیا' تو سب لوگوں نے مجھے اسی بات کا حکم دیا جو میں نے کیا تھا۔

ابن سیرین بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اُس وقت مدینہ منورہ میں موجود تھے۔

**2258** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ دَخَلَ مَعَ قَوْمٍ فِي الْعَصْرِ وَهُوَ لَمْ يُصَلِّ الظُّهْرَ قَالَ: كَتَبَ اللَّهُ الظُّهْرَ قَبْلَ الْعَصْرِ، فَلْيُصَلِّ الظُّهْرَ ثُمَّ لِيُصَلِّ الْعَصْرَ قَالَ سُفْيَانُ: وَنَقُولُ نَحْنُ إِذَا صَلَّى مَعَ قَوْمٍ صَلَاةً، وَلَمْ يُصَلِّ الَّتِي قَبْلَهَا أَعَادَهُمَا جَمِيعًا إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَاسِيًا فَهُوَ يُجْزِئُهُ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جو شخص لوگوں کے ساتھ عصر کی نماز پڑھنے لگتا ہے اور اُس نے ابھی ظہر کی نماز ادا نہیں کی تھی' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے تو عصر سے پہلے ظہر کی نماز کو فرض قرار دیا ہے' اس لیے اُسے پہلے ظہر کی نماز پڑھنی چاہیے' پھر عصر کی نماز پڑھنی چاہیے۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں: ہم یہ کہتے ہیں: جب وہ لوگوں کے ساتھ ایک نماز ادا کر لے اور اُس نے اُس سے پہلی والی نماز ادا نہ کی ہو' تو وہ اُن دونوں نمازوں کو دُہرائے گا' البتہ اگر وہ بھول گیا تھا' تو یہ چیز اُس کے لیے جائز ہوگی۔

**2259** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: أَدْرَكْتَ الْعَصْرَ فَاجْعَلِ الَّتِي أَدْرَكْتَ مَعَ الْإِمَامِ الظُّهْرَ، وَصَلِّ الْعَصْرَ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ: كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: اگر تم عصر کی نماز پاؤ' تو جس نماز کو تم نے امام کے ساتھ پایا ہے' اُسے ظہر کی نماز بنالو اور اُس کے بعد عصر کی نماز ادا کرلو۔ راوی کہتے ہیں: وہ خود ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

**2260** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: وَإِنْ نَسِيَ الْعَصْرَ فَذَكَرَهَا وَهُوَ فِي الْمَغْرِبِ أَنَّهُ لَمْ يُصَلِّهَا فَلْيَجْعَلْهَا الْعَصْرَ قَالَ: وَإِنْ ذَكَرَهَا بَعْدَمَا فَرَغَ فَلْيُصَلِّ الْعَصْرَ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: اگر آدمی عصر کی نماز پڑھنا بھول جاتا ہے اور اُسے یہ بات اُس وقت یاد آجاتی ہے' جب وہ مغرب کی نماز ادا کر رہا ہو' تو پھر وہ مغرب کی نماز ادا نہیں کرے گا' بلکہ اُسے عصر کی نماز بنالے گا۔ راوی کہتے ہیں: لیکن اگر اُسے نماز سے فارغ ہونے کے بعد یاد آتا ہے' عصر کی نماز بھی ادا کرنی تھی' تو پھر وہ عصر کی نماز ادا کرلے گا۔

**2261** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ نَسِيَ صَلَاةً حَتَّى يَذْكُرَ فِي الْأُخْرَى قَالَ: فَإِنْ كَانَ قَدْ صَلَّى مِنْهَا شَيْئًا أَتَمَّهَا ثُمَّ صَلَّى الْأَوَّلَ قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الْحَسَنُ: يَنْصَرِفُ فَيَبْدَأُ بِالْأُولَى، ذَكَرَهُ عَنِ الْحَسَنِ

٭٭ قتادہ فرماتے ہیں: جو شخص کوئی نماز ادا کرنا بھول جائے' یہاں تک کہ دوسری نماز کے دوران اُسے وہ نماز یاد آئے' تو قتادہ فرماتے ہیں: اگر وہ اُس نماز میں سے کچھ ادا کر چکا ہے' تو اُسے مکمل کرلے گا' پھر پہلے والی ادا کرے گا۔

معمر کہتے ہیں: حسن بصری کہتے ہیں: وہ اس نماز کو ختم کرے گا' پھر پہلے والی نماز پہلے ادا کرے گا' اُنہوں نے یہ بات حسن کے حوالے سے ذکر کی ہے۔

## بَابُ لَا تَكُونُ صَلَاةٌ وَاحِدَةٌ لِشَتَّى

## باب: ایک نماز' مختلف نمازیں نہیں بن سکتی

**2262** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ نَامَ عَنِ الظُّهْرِ حَتَّى كَانَتِ الْعَصْرُ، وَهُوَ إِمَامُ قَوْمٍ، ثُمَّ صَلَّى بِهِمْ، وَهُوَ يَقُولُهَا الظُّهْرَ وَهُمُ الْعَصْرَ قَالَ: يُجْزِئُهُ مِنْ صَلَاتِهِ وَيَعْتَمِدُ، وَيُعِيدُونَ الْعَصْرَ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ایک شخص ظہر کی نماز کے وقت سویا رہ جائے' یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت ہوگیا' وہ اپنی قوم کا امام ہے' پھر وہ اُن لوگوں کو نماز پڑھاتا ہے اور وہ ظہر کی نماز کی نیت کرتا ہے' جبکہ لوگ عصر کی نماز کی نیت کرتے ہیں' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اُس امام کی نماز درست ہوگی اور وہ لوگ عصر کی نماز دوبارہ ادا کریں گے۔

**2263** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: لَا تَكُونُ صَلَاةٌ وَاحِدَةٌ لِشَتَّى

٭٭ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: ایک نماز' مختلف نمازیں نہیں بن سکتی۔

**2264** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ: اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ انْتَهٰى اِلٰى اَهْلِ حِمْصٍ، وَهُمْ يُصَلُّوْنَ الْعِشَاءَ، وَهُوَ يَظُنُّ اَنَّهَا الْمَغْرِبُ، فَلَمَّا سَلَّمَ الْاِمَامُ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَةً اُخْرٰى، فَاعْتَدَّ بِثَلَاثِ الْمَغْرِبِ وَجَعَلَ الرَّكْعَتَيْنِ تَطَوُّعًا، ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: يُعِيدُ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ

٭٭ قتادہ اور عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ حمص کے رہنے والوں کے پاس آئے' وہ لوگ اُس وقت عشاء کی نماز پڑھ رہے تھے' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ یہ سمجھے کہ یہ مغرب کی نماز ہے' جب امام نے سلام پھیرا تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' اُنہوں نے ایک اور رکعت ادا کی' اُنہوں نے تین رکعات کو مغرب شمار کیا اور دو رکعات کو نفل بنالیا' پھر اُنہوں نے اس کے بعد عشاء کی نماز ادا کی۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری فرماتے ہیں: ایسی صورت میں وہ شخص مغرب اور عشاء کی نمازیں دوبارہ ادا کرے گا۔

**2265** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ عِكْرِمَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، وَقَالَ: كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ الَّتِي يَدْعُونَهَا النَّاسُ الْعَتَمَةَ، ثُمَّ يَنْطَلِقُ فَيَؤُمُّهُمْ فِي الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ اَيْضًا، فَهِيَ لَهُ تَطَوُّعٌ، وَهِيَ لَهُمْ مَكْتُوبَةٌ

٭٭ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ نماز ادا کرتے تھے' جسے لوگ عتمہ کہتے ہیں (یعنی عشاء کی نماز ادا کرتے تھے) پھر وہ تشریف لے جاتے تھے اور عشاء کی نماز میں لوگوں کی امامت کیا کرتے تھے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) یہ نماز حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے لیے نفل ہوتی تھی اور لوگوں کے لیے فرض ہوتی تھی۔

**2266** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، مِثْلَ ذٰلِكَ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے۔

**2267** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَنَّ طَاوُسًا قَالَ: اِنْ صَلَّيْتَ فِي بَيْتِكَ فَوَجَدْتَ النَّاسَ فِيهَا فَصَلِّ مَعَهُمْ، وَاِنْ وَجَدْتَهُمْ فِي الْمَغْرِبِ فَاشْفَعْ بِرَكْعَةٍ

٭٭ طاؤس بیان کرتے ہیں: اگر تم اپنے گھر میں نماز ادا کر لیتے ہو اور پھر لوگوں کو وہی نماز ادا کرتے ہوئے پاتے ہو' تو تم اُن کے ساتھ بھی نماز ادا کرلو' اور اگر تم لوگوں کو مغرب کی نماز ادا کرتے ہوئے پاتے ہو' تو ایک رکعت مزید ادا کر کے اُسے جفت کرلو۔

**2268** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِذَا جَاءَ الرَّجُلُ اِلٰى قِيَامِ رَمَضَانَ، وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الْمَكْتُوبَةَ صَلّٰى مَعَهُمْ، وَاعْتَدَّ الْمَكْتُوبَةَ

قَالَ: وَقَالَ الثَّوْرِيُّ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ: لَا تَكُوْنُ صَلَاةٌ وَاحِدَةٌ لِشَيْئَيْنِ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص رمضان میں تراویح ادا کرنے کے لیے آئے اور اُس نے ابھی فرض نماز ادا نہ کی ہو' تو وہ لوگوں کے ساتھ تراویح ادا کرلے اور اُسے فرض نماز شمار کرلے۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ابوقلابہ نے یہ بات بیان کی ہے: ایک نماز متفرق نمازیں نہیں بن سکتیں۔

## بَابُ الرَّجُلِ يَنْتَهِي إِلَى الْقَوْمِ، وَهُمْ فِيْ تَطَوُّعٍ، وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الْعِشَاءَ

## باب: جب کوئی شخص کچھ لوگوں کے پاس آئے اور وہ اُس وقت نفل ادا کر رہے ہوں اور اُس شخص نے ابھی عشاء کی نماز ادا نہ کی ہو

**2269** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَأَلَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسَى عَطَاءً قَالَ: آتِي النَّاسَ فِي الْقِيَامِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ: وَقَدْ بَقِيَتْ رَكْعَتَانِ قَالَ: فَاجْعَلْهُمَا مِنَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ، قَالَ سُلَيْمَانُ. أَرَأْيًا؟ قَالَ: نَعَمْ، رَأْيًا، قَالَ سُلَيْمَانُ: وَكَيْفَ وَهُمْ فِيْ تَطَوُّعٍ، وَأَنَا فِيْ مَكْتُوبَةٍ؟ قَالَ: الْجَمَاعَةُ،

❊ ❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: سلیمان بن موسیٰ نے عطاء سے سوال کیا: میں رمضان کے مہینے میں تراویح ادا کرنے کے لیے آتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: اُس وقت اُس کی دو رکعات باقی ہیں۔ تو عطاء نے فرمایا: تم اُنہیں عشاء کی نماز بنالو۔ سلیمان نے کہا: کیا آپ اپنی رائے کی بنیاد پر یہ بات کہہ رہے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! رائے کی بنیاد پر کہہ رہا ہوں۔ سلیمان نے کہا: یہ کیسے ہوسکتا ہے وہ لوگ نفل پڑھ رہے ہیں اور میں فرض پڑھوں۔ عطاء نے کہا: جماعت کی وجہ سے۔

**2270** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ مِثْلَهُ

❊ ❊ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی منقول ہے۔

**2271** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: إِذَا خَلَطَ الْمَكْتُوبَةَ بِالتَّطَوُّعِ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْكَلَامِ

❊ ❊ حماد بن ابوسلیمان فرماتے ہیں: جب فرض نماز نفل نماز کے ساتھ مل جائے تو وہ کلام کی مانند ہوگی۔

## بَابُ قَدْرِ مَا يَسْتُرُ الْمُصَلِّي

## باب: (اُس چیز کی مقدار کا) بیان جسے نمازی سترہ بنا سکتا ہو

**2272** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: كَانَ مَنْ مَضَى يَجْعَلُونَ مُؤَخِّرَةَ الرَّحْلِ إِذَا صَلَّوْا، قُلْتُ: وَكَمْ بَلَغَكَ؟ قَالَ: قَدْرُ مُؤَخِّرَةِ الرَّحْلِ قَالَ: ذِرَاعٌ قَالَ: وَسَمِعْتُ الثَّوْرِيَّ يُفْتِيْ بِقَوْلِ عَطَاءٍ

❊ ❊ عطاء فرماتے ہیں: پہلے لوگ نماز ادا کرتے ہوئے پالان کی پچھلی لکڑی کو سترہ بنا لیتے تھے۔ میں نے دریافت کیا: آپ تک پہنچنے والی روایت کے مطابق وہ (سترہ) کتنا ہوتا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جتنی پالان کی پچھلی لکڑی ہوتی ہے جو ایک بالشت کے برابر ہوتی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان ثوری کو عطاء کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہوئے سنا ہے۔

**2273** - آثارِ صحابہ: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ. كَانَ ابْنُ عُمَرَ، لَا يُصَلِّي اِلَّا اِلَى السُّتْرَةِ قَالَ: وَكَانَ قَدْرُ مُؤَخِّرَةِ رَحْلِهِ ذِرَاعٌ قَالَ: يُصَلِّي، وَكَانَ رُبَّمَا اعْتَرَضَ بَعِيرَهُ فَيُصَلِّي اِلَيْهَا

* * نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہمیشہ سترہ کی طرف رُخ کر کے ہی نماز ادا کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُن کے پالان کی پچھلی لکڑی ایک بالشت جتنی ہوتی تھی۔ راوی یہ بھی بیان کرتے ہیں: بعض اوقات وہ نماز ادا کرتے ہوئے اپنے اونٹ کو چوڑائی کی سمت میں بٹھا کر اُس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرتے تھے۔

**2274** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَجْعَلُ رَحْلَهُ فِي السَّفَرِ، فَيَجْعَلُ مُؤَخِّرَتَهُ ثُلُثَهُ اِذَا لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ، اَوْ يَعْرِضُ رَاحِلَتَهُ فَيَجْعَلُهَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَيُصَلِّي اِلَيْهَا

* * نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر کے دوران پالان رکھا کرتے تھے وہ پالان کی پچھلی لکڑی کے ایک تہائی حصہ کو (سترہ بناتے تھے) جب اُس کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں ہوتی تھی یا پھر یہ کرتے تھے کہ اپنی سواری کو اپنے اور قبلہ کے درمیان بٹھا کر اُس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کیا کرتے تھے۔

**2275** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَدْرُ مَا يَجْعَلُ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ اِذَا كَانَ يُصَلِّي؟ قَالَ: مِثْلُ مُؤَخِّرِ الرَّحْلِ، وَاَنْتَ تُصَلِّي، فَلَا يَضُرُّكَ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْكَ

* * قتادہ فرماتے ہیں: آدمی نماز ادا کرتے ہوئے اپنے آگے جو چیز (سترہ کے طور پر) رکھے گا اُس کی مقدار اتنی ہوگی جتنی پالان کی پیچھے والی لکڑی ہوتی ہے اگر تم نماز ادا کرتے ہوئے (اُسے سترہ بنا لیتے ہو) تو اُس کے دوسری طرف سے گزرنے والی کوئی چیز تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گی۔

**2276** - حدیث نبوی: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْمُهَلَّبَ بْنَ اَبِي صُفْرَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِذَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ مِثْلُ مُؤَخِّرَةِ الرَّحْلِ فَلَا يَضُرُّكَ مَنْ مَرَّ عَلَيْكَ

* * مہلب بن ابوصفرہ بیان کرتے ہیں: مجھے اُن صاحب نے یہ بات بتائی ہے جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب تمہارے اور راستے کے درمیان پالان کی پچھلی لکڑی جتنی کوئی چیز (سترہ کے طور پر موجود ہو) تو پھر تمہارے سامنے سے گزرنے والا کوئی شخص تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گا''۔

**2277** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَكْرَهُ الْحِجَارَةَ فِي الْمَسْجِدِ

* * نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مسجد میں پتھر رکھنے کو ناپسند کرتے تھے۔

**2278** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يُصَلِّي اِلٰى هٰذِهِ الْاَمْيَالِ الَّتِيْ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ، وَكَانَتْ مِنَ الْحِجَارَةِ، فَقِيْلَ لَهُ: لِمَ كَرِهْتَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: شَبَّهْتُهَا بِالْاَنْصَابِ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مکہ اور مدینہ کے درمیان موجود میل کے نشانات کی طرف رُخ کر کے نماز ادا نہیں کرتے تھے' کیونکہ وہ پتھر سے بنے ہوئے ہوتے تھے۔ اُن سے دریافت کیا گیا: آپ اسے کیوں ناپسند کرتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے یہ بتوں سے مشابہہ محسوس ہوتے ہیں۔

**2279** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ سِيرِيْنَ: اَنَّهُ رَاٰى ابْنَ عُمَرَ اَنَاخَ رَاحِلَتَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ

✵✵ انس بن سیرین بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ اُنہوں نے اپنے اور قبلہ کے درمیان اپنی سواری کو بٹھایا اور پھر (اُس کی طرف رُخ کر کے) مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کیں۔

**2280** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: صَلَّى بِنَا ابْنُ عُمَرَ، وَرَاحِلَتُهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ہمیں نماز پڑھائی' اُن کی سواری اُن کے اور قبلہ کے درمیان موجود تھی۔

**2281** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ بِالْعَنَزَةِ مَعَهُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى، لِاَنْ يُرْكِزَهَا، فَيُصَلِّيَ اِلَيْهَا

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن جب نکلتے تھے' تو آپ کے ساتھ ایک نیزہ ہوتا تھا' اُسے گاڑ دیا جاتا تھا اور آپ اُس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرتے تھے۔

**2282** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى: اَنَّهُ رَاٰى سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ يُنِيخُ بَعِيرَهُ فَيُصَلِّيَ اِلَيْهِ

✵✵ ابراہیم بن عبدالاعلیٰ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے سوید بن غفلہ کو مکہ کے راستے میں دیکھا کہ اُنہوں نے اپنے اونٹ کو بٹھایا اور اُس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کی۔

**2283** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَتْ تُحْمَلُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنَزَةٌ يَوْمَ الْعِيدِ فَيُصَلِّيَ اِلَيْهَا، وَاِذَا سَافَرَ حُمِلَتْ مَعَهُ فَيُصَلِّيَ اِلَيْهَا

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: عید کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نیزہ اُٹھا کر لے جایا جاتا تھا' جس کی طرف رُخ کر کے آپ نماز ادا کرتے تھے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کرتے تھے' تو بھی آپ اُسے ساتھ لے جاتے تھے اور اُس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرتے تھے۔

**2284** - آثارِ صحابہ:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي الضُّحَى قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّي اِلٰى بَعِيرِهٖ

✿✿ ابوضحیٰ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اپنے اونٹ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

**2285** - حدیث نبوی:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بَعِيرٍ، ثُمَّ اَخَذَ شَعْرَةً مِنْ ذُرْوَةِ سَنَامِهٖ، فَقَالَ: اِنَّهٗ لَا يَحِلُّ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مِثْلُ هٰذِهِ الشَّعَرَاتِ اِلَّا الْخُمُسُ، ثُمَّ هُوَ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ

✿✿ حسن بصری فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کی' پھر آپ نے اُس کی کوہان کی چوٹی کے کچھ بال لے کر ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں مالِ فے کے طور پر جو کچھ عطا کیا ہے' اُس میں سے ان بالوں جتنی کوئی چیز بھی (میرے لیے استعمال کرنا) حلال نہیں ہے' سوائے خمس کے اور وہ بھی تم لوگوں کی طرف لوٹا دیا جائے گا۔

**2286** - حدیث نبوی:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ، عَنْ حُرَيْثِ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ فَلْيُصَلِّ اِلٰى شَيْءٍ، فَاِنْ لَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَلْيَنْصِبْ عَصًا، فَاِنْ لَمْ يَجِدْ عَصًا فَلْيَخْطُطْ بَيْنَ يَدَيْهِ خَطًّا، وَلَا يَضُرُّهٗ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرے' تو وہ کسی چیز کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرے' اگر اُسے کوئی چیز نہیں ملتی' تو وہ لاٹھی کو کھڑا کر لے' اگر لاٹھی بھی نہیں ملتی تو اپنے سامنے لکیر لگا لے' تو اُس کے سامنے سے گزرنے والا کوئی شخص اُسے نقصان نہیں پہنچائے گا''۔

**2287** - حدیث نبوی:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيُّ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا كَانَتْ تُحْمَلُ الْحَرْبَةُ مَعَهٗ لِاَنْ يُصَلِّيَ اِلَيْهَا

✿✿ عبدالکریم جزری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نیزہ اُٹھا کر لے جایا جاتا تھا' تاکہ آپ اُس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کریں۔

**2288** - حدیث نبوی:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

✿✿ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

**2289** - آثارِ صحابہ:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، رُفِعَ الْحَدِيثُ اِلٰى اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَا يَضُرُّكَ اِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْكَ سُتْرَةٌ، وَاِنْ كَانَتْ اَدَقَّ مِنَ الشَّعْرِ

❋❋ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تمہیں کوئی چیز نقصان نہیں دے گی، جب تمہارے سامنے سترہ موجود ہو، اگرچہ وہ بال سے زیادہ باریک ہو۔

**2290** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: اِذَا كَانَ قَدْرُ آخِرَةِ الرَّحْلِ - اَوْ قَالَ: مُؤَخِّرَةِ الرَّحْلِ - وَاِنْ كَانَ قَدْرَ الشَّعْرَةِ اَجْزَاَهُ

❋❋ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب پالان کی پچھلی لکڑی جتنی کوئی چیز موجود ہو، تو یہ کافی ہوگی، خواہ وہ بال جتنی باریک ہو۔

**2291** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْمَاعِيْلَ السَّكْسَكِيِّ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: مِثْلُ مُؤَخِّرَةِ الرَّحْلِ فِيْ جِلَّةِ السَّوْطِ يَعْنِي السُّتْرَةَ

❋❋ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چھڑی جتنی موٹی، پالان کی پچھلی لکڑی جتنی چیز ہونی چاہیے، یعنی سترہ کے لیے ہونی چاہیے۔

**2292** - حدیث نبوی: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَسْتُرُ الْمُصَلِّي مِنَ الدَّوَابِّ؟ قَالَ: مِثْلُ مُؤَخِّرَةِ الرَّحْلِ بَيْنَ يَدَيْهِ

❋❋ حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: نمازی جانور کے کون سے حصے جتنا سترہ بنائے گا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس کے درمیان موجود پالان کی پچھلی لکڑی جتنا۔

**2293** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: كَانَ طَاوُسٌ يَقُوْلُ: مِثْلُ مُؤَخِّرَةِ الرَّحْلِ اَوْ عَصًا اِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهُ مُؤَخِّرَةُ الرَّحْلِ

❋❋ طاؤس فرماتے ہیں: پالان کی پچھلی لکڑی جتنا، یا عصا کو (سترہ بنایا جائے گا) اُس وقت آدمی کے پاس پالان کی پچھلی لکڑی جتنا (ٹکڑا نہ ہو)۔

**2294** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كُنَّا نَسْتَتِرُ بِالسَّهْمِ وَالْحَجَرِ فِي الصَّلَاةِ - اَوْ قَالَ: كَانَ اَحَدُنَا يَسْتَتِرُ بِالسَّهْمِ وَالْحَجَرِ فِي الصَّلَاةِ -

❋❋ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نماز کے دوران تیر اور پتھر کو بھی سترہ بنا لیتے تھے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ہم میں سے کوئی ایک شخص نماز کے دوران تیر یا پتھر کو سترہ بنا لیتا تھا۔

**2295** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو هَارُوْنَ الْعَبْدِيُّ قَالَ: قُلْتُ لِاَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ: مَا يَسْتُرُ الْمُصَلِّي؟ قَالَ: مِثْلُ مُؤَخِّرَةِ الرَّحْلِ، وَالْحَجَرُ يُجْزِءُ ذٰلِكَ، وَالسَّهْمُ تَغْرِزُهُ بَيْنَ يَدَيْكَ

❋❋ ابوہارون عبدی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نمازی کون سی چیز کو سترہ بنائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: پالان کی پچھلی لکڑی جتنی (کسی چیز کو) یا پتھر بھی تمہارے لیے جائز ہوگا، اور تیر کو بھی تم اپنے آگے

گاڑ سکتے ہو۔

**2296** - اقوالِ تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانَ يُكْرَهُ اَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ اِلَى الْعَصَا يَعْرِضُهَا اَوْ اِلٰى قَصَبَةٍ اَوْ اِلٰى سَوْطٍ قَالَ: لَا يُجْزِئُهُ حَتّٰى يَنْصِبَهٗ نَصْبًا قَالَ الثَّوْرِيُّ: اَلْخَطُّ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ هٰذِهِ الْحِجَارَةِ الَّتِيْ فِي الطَّرِيْقِ اِذَا لَمْ يَكُنْ ذِرَاعًا

✽✽ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے' آدمی عصا کو چوڑائی کی سمت میں رکھ کر اُس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرے' یا بانس کی طرف یا چھڑی کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرے (جبکہ اُسے چوڑائی کی سمت میں رکھا گیا ہو) وہ یہ فرماتے ہیں: یہ جائز نہیں ہے' جب تک اُسے کھڑا نہیں کیا جاتا۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: میرے نزدیک راستے میں موجود پتھر کی بجائے لکیر کھینچ کر اُسے سترہ بنالینا زیادہ محبوب ہے' جبکہ وہ پتھر ایک بالشت نہ ہو۔

**2297** - اقوالِ تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، اِذَا كُنْتَ فِيْ فَضَاءٍ مِنَ الْاَرْضِ، وَكَانَ مَعَكَ شَيْءٌ تُرْكِزُهٗ فَارْكِزْهُ بَيْنَ يَدَيْكَ، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَكَ شَيْءٌ فَلْتَخْطُطْ خَطًّا بَيْنَ يَدَيْكَ

✽✽ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: جب تم کھلی جگہ پر موجود ہو اور تمہارے پاس کوئی چیز بھی ہو' تو تم اُسے گاڑ لو' تم اُسے اپنے آگے گاڑ و اور جب تمہارے پاس کوئی چیز نہ ہو' تو تم اپنے آگے لکیر کھینچ لو۔

**2298** - اقوالِ تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، سُئِلَ عَنِ الْقَصَبَةِ، وَالْقَصَبِ، يَجْعَلُ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي قَالَ: يَسْتُرُهٗ اِذَا كَانَ ذِرَاعًا وَشِبْرًا

✽✽ معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ سے بانس اور نرکل کے بارے میں دریافت کیا گیا' جسے آدمی کے سامنے رکھ دیا جائے اور وہ اُس وقت نماز ادا کر رہا ہو؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ اُس کے لیے سترہ بن جائے گا' جبکہ وہ ایک بالشت یا ایک ہاتھ جتنا ہو۔

**2300** - اقوالِ تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ مَعِيَ عَصًا ذِرَاعٌ قَطُّ، مِنْهَا فِي الْاَرْضِ قَدْرُ اَرْبَعِ اَصَابِعٍ، خَالِصُهَا عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَدْنٰى مِنْ ذِرَاعٍ قَالَ: لَا، حَتّٰى يَكُوْنَ خَالِصُهَا عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ ذِرَاعٌ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' اگر میرے پاس ایک بالشت جتنا عصا ہو' جس کا زمین سے اوپر حصہ چار انگلیوں جتنا ہو اور ایک بالشت سے کم حصہ زمین میں گڑا ہو' تو اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! جب تک زمین کے اوپر والا ایک بالشت نہیں ہوتا' اُس وقت تک (وہ سترہ نہیں بن سکتا)۔

**2301** - اقوالِ تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: سَمِعْتُ شُرَيْحًا يَقُوْلُ: قَدْرُ مُؤَخِّرَةِ الرَّحْلِ، وَاِنْ يَّكُ مَا بَيْنَ يَدَيْكَ مَا يَسْتُرُكَ اَطْيَبُ لِنَفْسِكَ

٭٭ قاضی شریح فرماتے ہیں: (سترہ) پالان کی پچھلی لکڑی جتنا ہوگا' اگر تمہارے سامنے کوئی ایسی چیز ہوتی ہے' جو تمہارے لیے سترہ بن سکتی ہے' تو یہ تمہارے لیے زیادہ پاکیزہ ہے۔

**2302** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ ثِقَةٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِی عَبْلَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِی مَنْ رَاَی عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُصَلِّي اِلَى قُلُنْسُوَتِهِ جَعَلَهَا سِتْرًا لَهُ

٭٭ ابراہیم بن ابوعبلہ بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے بتایا جس نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اپنی ٹوپی کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے اپنا سترہ بنایا ہوا تھا۔

## بَابُ كَمْ يَكُوْنُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ سُتْرَتِهِ؟

## باب: آدمی اور سترہ کے درمیان کتنا فاصلہ ہوگا؟

**2303** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، اَنَّهُ سَمِعَ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ فَلْيُصَلِّ اِلَى سُتْرَةٍ، وَلْيَدْنُ مِنْهَا، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَمُرُّ بَيْنَهُمَا

٭٭ نافع بن جبیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرے' تو وہ سترہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرے اور سترہ کے قریب رہے' کیونکہ شیطان اُن دونوں کے درمیان سے گزر جاتا ہے''۔

**2304** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: رَاَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَجُلًا يُصَلِّي لَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ سُتْرَةٌ، فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ: لَا تَعْجَلْ عَنْ صَلَاتِكَ. فَلَمَّا فَرَغَ. قَالَ لَهُ عُمَرُ: اِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ فَلْيُصَلِّ اِلَى سُتْرَةٍ، لَا يَحُوْلُ الشَّيْطَانُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ صَلَاتِهِ

٭٭ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' اُس کے آگے کوئی سترہ نہیں تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُس کے آگے بیٹھ گئے' اُنہوں نے فرمایا: تم جلدی نماز ختم نہ کرنا۔ جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کوئی شخص نماز ادا کرے' تو وہ سترہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرے اور اپنے اور اپنی نماز کے درمیان شیطان کو رکاوٹ نہ بننے دے۔

**2305** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ صَفْوَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ فَلْيُصَلِّ اِلَى سُتْرَةٍ

٭٭ حضرت صفوان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرے' تو سترہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرے''۔

**2306** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدُكُمْ وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَجْوَةٌ

٭٭ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کوئی بھی شخص اس حالت میں نماز ادا نہ کرے کہ اُس کے اور قبلہ کے درمیان کھلی جگہ ہو (یعنی سترہ نہ ہو)۔

**2307** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ قَالَ: رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُغَفَّلٍ يُصَلِّي وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ سُتْرَتِهِ نَحْوٌ مِنْ سَبْعِ اَذْرُعٍ

٭٭ ابو اسحاق بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' اُن کے اور اُن کے سترہ کے درمیان تقریباً سات بالشت کا فاصلہ تھا۔

**2308** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يُقَالُ: اَدْنَى مَا يَكْفِيكَ فِيمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ السَّارِيَةِ ثَلَاثَةُ اَذْرُعٍ

٭٭ ابن جریج نقل کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: یہ بات بیان کی جاتی ہے' تمہارے اور ستون کے درمیان کم از کم تین بالشت کا فاصلہ ہونا چاہیے' تو یہ کافی ہوگا۔

**2309** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: مَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِفَتًى وَهُوَ يُصَلِّي، فَقَالَ عُمَرُ: فَتًى، يَا فَتًى ثَلَاثًا، حَتّٰى رَاَى عُمَرُ اَنَّهُ قَدْ عَرَفَ صَوْتَهُ: تَقَدَّمْ اِلَى السَّارِيَةِ، لَا يَتَلَعَّبِ الشَّيْطَانُ بِصَلَاتِكَ، فَلَسْتُ بِرَاْيٍ اَقُولُهُ، وَلٰكِنْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک نوجوان کے پاس سے گزرے جو نماز ادا کر رہا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے نوجوان! اے نوجوان! اُنہوں نے تین مرتبہ یہ کہا' یہاں تک کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اندازہ ہوا کہ وہ اُن کی آواز پہچان چکا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: ستون کی طرف بڑھ جاؤ' تاکہ شیطان تمہاری نماز کے ساتھ نہ کھیلے' یہ میں اپنی رائے سے نہیں کہہ رہا' بلکہ میں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے۔

**2310** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: اِذَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِي يَقْطَعُ صَلَاتَكَ قَدْرُ حَجَرٍ لَمْ يَقْطَعْ صَلَاتَكَ

٭٭ عکرمہ بیان کرتے ہیں: جب تمہارے اور تمہاری نماز کو منقطع کرنے والے کے درمیان ایک پتھر جتنا (سترہ) ہو' تو تمہاری نماز منقطع نہیں ہوگی۔

**2311** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا كَانَ يَلِيهِ فَهُوَ لَمْ يَقْطَعْ صَلَاتَكَ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: جب وہ آدمی کے قریب ہو' تو پھر یہ چیز تمہاری نماز کو منقطع نہیں کرے گی۔

**2312** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا كُنْتَ فِي الصَّلَاةِ فَوْقَ سَطْحٍ يَمُرُّ عَلَيْكَ النَّاسُ، فَكُنْتَ حَيْثُ لَا يُرَى النَّاسُ اِذَا مَرُّوا قَالَ سُفْيَانُ: فَيَكُونُ الَّذِي يَمْنَعُكَ مِنْ اَنْ تَرَاهُمْ

الَّذِي يَسْتُرُكَ

✲✲ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب تم نماز ادا کر رہے ہو اور کسی بلند جگہ پر ہو اور لوگ تمہارے سامنے سے گزریں اور تم ایسی حالت میں ہو کہ تم لوگوں کو گزرتے ہوئے نہ دیکھ سکتے ہو' تو سفیان فرماتے ہیں: وہ چیز جو لوگوں کو دیکھنے میں تمہارے لیے رکاوٹ بن رہی ہے' وہ تمہارا سترہ شمار ہو گی۔

## بَابُ سُتْرَةِ الْإِمَامِ سُتْرَةٌ لِمَنْ وَرَاءَهُ

## باب: امام کا سترہ مقتدیوں کے لیے سترہ شمار ہوگا

**2313** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: صَلَّيْتُ إِلَى عَصًا خَالِصًا عَلَى الْأَرْضِ ذِرَاعٌ أَوْ أَكْثَرُ، وَوَرَائِي ثَلَاثُونَ رَجُلًا، فَالصَّفُّ طَالِعٌ مِنْ هَهُنَا وَهَهُنَا، أَيَكْفِينِي وَإِيَّاهُمْ مِمَّا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَأَجَازَ أَمَامَهُمْ وَوَرَائِي؟ قَالَ: يَقْطَعُ صَلَاتَهُمْ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں عصا کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرتا ہوں' جو زمین سے ایک بالشت یا اس سے زیادہ اونچا ہوتا ہے' میرے پیچھے تیس آدمی موجود ہوں' صف اِس طرف سے بھی نکلی ہوئی ہے اور اُس طرف سے بھی نکلی ہوئی ہے' تو کیا آگے سے گزرنے والوں کے لیے یہ سترہ میرے لیے اور اُن لوگوں کے لیے کافی ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: اگر اُن کا امام میرے پیچھے سے گزر جائے؟ اُنہوں نے فرمایا: یہ اُن کی نماز کو منقطع کر دے گا۔

**2314** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ بِلَالًا خَرَجَ بِالْعَنَزَةِ، فَغَرَزَهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ، فَصَلَّى إِلَيْهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ، يَمُرُّ وَرَاءَهَا الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ فَأَخْبَرَنِي عَنِ الثَّوْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ: فَصَلَّى بِنَا إِلَيْهَا

✲✲ عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ نیزہ لے کر نکلے اور اُنہوں نے اُس نیزہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھلے میدان میں گاڑ دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس نیزے کی طرف رُخ کر کے ظہر اور عصر کی نمازیں ادا کیں' اُس نیزے کے دوسری طرف سے کتے' گدھے اور خواتین گزر رہے تھے۔

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی طرف رُخ کر کے ہمیں نماز پڑھائی''۔

**2315** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي صُفُوفًا خَلْفَ عُمَرَ، فَصَلَّى وَالْعَنَزَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَإِنَّ الظَّعَائِنَ لَتَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَمَا يَقْطَعُ ذَلِكَ صَلَاتَهُ

✻✻ اسود بن یزید بیان کرتے ہیں: مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے' ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں بنا کر کھڑے ہوتے تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز پڑھاتے تھے اور اُن کے سامنے نیزہ گاڑا ہوتا تھا' خواتین اُن کے سامنے سے گزر جاتی تھیں تو یہ چیز اُن کی نماز کو منقطع نہیں کرتی تھی۔

**2316** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ: اِنْ كَانَ عُمَرُ رُبَّمَا يَرْكُزُ الْعَنَزَةَ فَيُصَلِّيَ اِلَيْهَا، وَالظَّعَائِنُ يَمُرُّوْنَ اَمَامَهُ

✻✻ اسود بیان کرتے ہیں: بعض اوقات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے نیزہ گاڑ دیا جاتا' تو وہ اُس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرتے تھے اور خواتین اُن کے آگے سے گزر رہی ہوتی تھیں۔

**2317** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سُتْرَةُ الْاِمَامِ سُتْرَةُ مَنْ وَرَاءَهُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَبِهِ آخُذُ، وَهُوَ الْاَمْرُ الَّذِي عَلَيْهِ النَّاسُ

✻✻ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: امام کا سترہ اُس کے پیچھے والوں کے لیے بھی سترہ شمار ہوگا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں اس کے مطابق فتویٰ دیتا ہے اور یہ وہ معاملہ ہے جس پر لوگوں کا اتفاق ہے۔

**2318** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ، الْحَسَنَ يَقُوْلُ: صَلَّى الْحَكَمُ الْغِفَارِيُّ بِاَصْحَابِهِ وَقَدْ رَكَزَ بَيْنَ يَدَيْهِ رُمْحًا، فَمَرَّ بَيْنَ اَيْدِيهِمْ كَلْبٌ اَوْ حِمَارٌ، فَانْصَرَفَ اِلَى اَصْحَابِهِ، فَقَالَ: اَمَا اِنَّهُ لَمْ يَقْطَعْ صَلَاتِي، وَلٰكِنَّهُ قَطَعَ صَلَاتَكُمْ فَاَعَادَ بِهِمُ الصَّلَاةَ

✻✻ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت حکم غفاری رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی' اُنہوں نے اپنے آگے نیزہ گاڑ لیا' اُن لوگوں کے آگے سے کتے اور گدھے گزرتے رہے' اُنہوں نے اپنے ساتھیوں کی طرف رُخ کر کے ارشاد فرمایا: انہوں نے میری نماز کو منقطع نہیں کیا لیکن تمہاری نماز کو منقطع کر دیا ہے۔ تو اُنہوں نے اُن لوگوں کو نماز دُہرانے کا کہا۔

**2319** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَوِ الْحَسَنِ اَوْ كِلَيْهِمَا قَالَ: اِذَا مَرَّ مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ، فَاِنَّهُ يَقْطَعُ صَلَاةَ الصَّفِّ الْاَوَّلِ، وَلَا يَقْطَعُ مَا وَرَاءَهُمْ مِنَ الصُّفُوْفِ

✻✻ قتادہ یا شاید حسن بصری' یا شاید دونوں یہ بیان کرتے ہیں: جب لوگوں کے سامنے سے وہ چیز گزر رے' جو نماز کو منقطع کر دیتی ہے' تو وہ پہلی صف والوں کی نماز کو منقطع کرے گی' پیچھے کی صفوں والوں کی نماز کو منقطع نہیں کرے گی۔

**2320** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: صَلَّى الْحَكَمُ الْغِفَارِيُّ بِالنَّاسِ فِي سَفَرٍ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ، فَمَرَّتْ حَمِيرٌ بَيْنَ يَدَيْ اَصْحَابِهِ، فَاَعَادَ بِهِمُ الصَّلَاةَ فَقَالُوْا: اَرَادَ اَنْ يَصْنَعَ كَمَا يَصْنَعُ الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ، اِذَا صَلَّى بِاَصْحَابِهِ الْغَدَاةَ اَرْبَعًا، ثُمَّ قَالَ: اَزِيْدُكُمْ قَالَ: فَلَحِقْتُ الْحَكَمَ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَوَقَفَ حَتّٰى تَلَاحَقَ الْقَوْمُ، فَقَالَ: اِنِّي اَعَدْتُ بِكُمُ الصَّلَاةَ مِنْ اَجْلِ الْحُمُرِ الَّتِي مَرَّتْ بَيْنَ اَيْدِيكُمْ، فَضَرَبْتُمُوْنِي مَثَلًا لِابْنِ اَبِي مُعَيْطٍ، وَاِنِّي اَسْاَلُ

اللّٰهَ اَنْ يُّحْسِنَ تَسْيِيرَكُمْ، وَاَنْ يُحْسِنَ بَلَاغَكُمْ، وَاَنْ يَّنْصُرَكُمْ عَلٰى عَدُوِّكُمْ، وَاَنْ يُّفَرِّقَ بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ قَالَ: فَمَضَوْا فَلَمْ يَرَوْا فِىْ وُجُوْهِهِمْ ذٰلِكَ اِلَّا مَا يُسَرُّوْنَ بِهٖ، فَلَمَّا فَرَغُوا مَاتَ

✵✵ عبداللہ بن صامت بیان کرتے ہیں: حضرت حکم غفاری رضی اللہ عنہ نے ایک سفر کے دوران لوگوں کو نماز پڑھائی' اُن کے سامنے نیزہ گڑا ہوا تھا' اُن کے ساتھیوں کے آگے سے ایک چھوٹا گدھا گزرا تو اُنہوں نے اپنے ساتھیوں کو نماز دُہرانے کے لیے کہا' تو اُن کے ساتھیوں نے کہا: یہ اُسی طرح کرنا چاہ رہے ہیں' جس طرح ولید بن عقبہ نے کیا تھا' اُس نے اپنے ساتھیوں کو صبح کی نماز چار مرتبہ پڑھائی تھی' پھر اُس نے کہا تھا: ابھی میں تمہیں مزید پڑھاؤں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں حضرت حکم غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس گیا' میں نے اُن کے سامنے یہ بات ذکر کی تو وہ ٹھہر گئے' یہاں تک کہ وہ لوگوں سے آ کر ملے اور بولے: میں نے اُس گدھے کی وجہ سے تمہیں نماز دُہرانے کے لیے کہا تھا' جو تمہارے آگے سے گزرا تھا اور تم لوگوں نے مجھے ابن ابومعیط کے مشابہہ قرار دے دیا ہے' میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہارے سفر کو بہتر کرے اور تمہاری منزل تک پہنچنے کو بہتر کرے اور تمہارے دشمن کے خلاف تمہاری مدد کرے اور مجھے تم سے جدا کر دے۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ لوگ وہاں سے روانہ ہوئے اور اُن لوگوں نے پسندیدہ صورتِ حال کا سامنا کیا' لیکن جب وہ اپنی مہم سے فارغ ہوئے تو حضرت حکم غفاری رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا۔

**2321** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ غَيْرُ وَاحِدٍ: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا هُوَ يُصَلِّى بِالنَّاسِ اِذْ مَرَّتْ بَهْمَةٌ اَوْ عَنَاقٌ لِيُجِيزَ اَمَامَهُ، فَجَعَلَ يَدْنُو مِنَ السَّارِيَةِ، وَيَدْنُو، حَتّٰى سَبَقَهَا، فَاَلْصَقَ بَطْنَهٗ بِالسَّارِيَةِ، فَمَرَّتْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّاسِ فَلَمْ يَاْمُرِ النَّاسَ بِشَىْءٍ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَبِهٖ نَاْخُذُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے کئی حضرات نے یہ بات بتائی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھا رہے ہوتے تھے' بعض اوقات آپ کے سامنے سے بکری یا بھیڑ کا بچہ گزرنا چاہتا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ستون کے قریب ہو جاتے تھے اور مزید قریب ہو جاتے تھے' یہاں تک کہ آپ اُس سے پہلے ستون کے پاس پہنچ کر اپنا پیٹ اُس کے ساتھ لگا لیتے تھے' تو وہ بکری کا بچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگوں کے درمیان سے گزرتا تھا' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو کوئی حکم نہیں دیتے تھے (یعنی نماز دُہرانے کا حکم نہیں دیتے تھے)۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

## بَابُ الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّى

## باب: نمازی کے آگے سے گزرنے والے کا حکم

**2322** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَالِكٍ، عَنْ اَبِى النَّضْرِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: اَرْسَلَنِىْ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ اِلٰى اَبِىْ جُهَيْمٍ الْاَنْصَارِيِّ اَسْاَلُهٗ: مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الرَّجُلِ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّى؟ قَالَ: سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ: لَاَنْ يَّقِفَ فِىْ مَقَامِهٖ اَرْبَعِينَ خَيْرٌ لَهٗ مِنْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّى قَالَ:

فَلَا اَدْرِي اَقَالَ اَرْبَعِينَ سَنَةً اَوْ قَالَ اَرْبَعِينَ يَوْمًا

✱✱ بسر بن سعید بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے مجھے حضرت ابوجہیم انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تاکہ میں اُن سے دریافت کروں کہ آپ نے نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کیا سنا ہے؟ تو اُنہوں نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''آدمی چالیس تک اپنی جگہ پر کھڑا رہے' یہ اُس کے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے' وہ نمازی کے آگے سے گزرے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ اُنہوں نے چالیس سال کہا تھا' یا چالیس دن کہا تھا۔

**2323** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ كَعْبٍ قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يُخْسَفَ بِهِ الْاَرْضُ خَيْرًا لَهُ مِنْ اَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْ مُصَلٍّ

✱✱ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کو یہ پتا چل جائے کہ اُس کو کتنا گناہ ہو گا؟ تو اُس کے لیے زمین میں دھنسایا جانا' اس سے زیادہ بہتر ہوگا کہ وہ نمازی کے آگے سے گزرے۔

---

2322-صحيح البخاري، كتاب الصلاة، ابواب سترة المصلي، باب اثم المار بين يدى المصلي، حديث:497، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب منع المار بين يدى المصلي، حديث:816، صحيح ابن خزيمة، جماع ابواب المواضع التي تجوز الصلاة عليها ،جماع ابواب سترة المصلي، باب التغليظ في المرور بين المصلي، حديث:782، مستخرج ابي عوانة، باب في الصلاة بين الاذان والاقامة في صلاة المغرب وغيره، بيان ايجاب تقدم المصلي الى سترة، حديث:1095، صحيح ابن حبان، باب الامامة والجماعة، باب الحدث في الصلاة، ذكر الزجر عن المرور بين يدى المصلي، حديث:2397، موطا مالك، كتاب قصر الصلاة في السفر، باب التشديد في ان يمر احد بين يدى المصلي، حديث:366، سنن الدارمي، كتاب الصلاة، باب كراهية المرور بين يدى المصلي، حديث:1436، سنن ابي داؤد، كتاب الصلاة، تفريع ابواب السترة، باب ما ينهى عنه من المرور بين يدى المصلي، حديث:608، سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة ، باب المرور بين يدى المصلي، حديث:941، الجامع للترمذي، ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في كراهية المرور بين يدى المصلي، حديث: 316، السنن الصغرى، كتاب القبلة، التشديد في المرور بين يدى المصلي وبين سترته، حديث:752، السنن الكبرى للنسائي، سترة المصلي، التشديد في المرور بين يدى المصلي وبين سترته، حديث:817، مشكل الآثار للطحاوي، باب بيان مشكل ما روى عنه' حديث:71، السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الصلاة، جماع ابواب ما يجوز من العمل في الصلاة، باب اثم المار بين يدى المصلي، حديث:3215، مسند احمد بن حنبل، مسند الشاميين، حديث ابي جهيم بن الحارث بن الصمة، حديث:17226، مسند الحميدي، احاديث زيد بن خالد الجهني رضي الله عنه، حديث:788، مسند عبد بن حميد، حديث زيد بن خالد الجهني رضي الله عنه، حديث:283، البحر الزخار مسند البزار، ما اسند زيد بن خالد الجهني ، حديث:3193، المعجم الاوسط للطبراني، باب الالف، من اسمه احمد، حديث:265، المعجم الكبير للطبراني، باب الزاى من اسمه زيد، زيد بن خالد الجهني يكنى ابا طلحة ويقال ابو محمد ويقال، بسر بن سعيد ، حديث:5084

**2324** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ، كَانَ يَقُومُ حَوْلًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ ذٰلِكَ، إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي سُتْرَةٌ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کو پتا چل جائے کہ اُسے کتنا گناہ ہوگا؟ تو ایک سال تک کھڑے رہنا اُس کے نزدیک اس سے زیادہ بہتر ہوگا (کہ وہ نمازی کے آگے سے گزرے) جبکہ نمازی کے آگے سترہ موجود نہ ہو۔

**2325** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَا تَدَعْ اَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْكَ وَاَنْتَ تُصَلِّي، فَإِنْ اَبَى اِلَّا اَنْ تُقَاتِلَهُ فَقَاتِلْهُ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تم نماز ادا کر رہے ہو تو کسی کو اپنے آگے سے گزرنے نہ دو اور اگر وہ شخص جھگڑا کیے بغیر نہیں مانتا، تو تم اُس کے ساتھ جھگڑا کرو۔

**2326** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ وَهُوَ يُصَلِّي لَا يَدَعُ اَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز ادا کر رہے ہوتے تھے تو کسی شخص کو اپنے آگے سے نہیں گزرنے دیتے تھے۔

**2327** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَتْرُكُ شَيْئًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي، وَلَا يَمُرُّ هُوَ بَيْنَ يَدَيِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز پڑھنے کے دوران کسی بھی چیز کو اپنے آگے سے نہیں گزرنے دیتے تھے اور نہ ہی وہ مردوں اور خواتین کے درمیان میں سے گزرتے تھے۔

**2328** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: بَيْنَا اَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ يُصَلِّي اِذْ جَاءَهُ شَابٌّ يُرِيدُ اَنْ يَمُرَّ قَرِيبًا مِنْ سُتْرَتِهِ، وَاَمِيرُ الْمَدِينَةِ يَوْمَئِذٍ مَرْوَانُ قَالَ: فَدَفَعَهُ اَبُو سَعِيدٍ حَتّٰى صَرَعَهُ قَالَ: فَذَهَبَ الْفَتٰى حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى مَرْوَانَ، فَقَالَ: هَا هُنَا شَيْخٌ مَجْنُونٌ دَفَعَنِي حَتّٰى صَرَعَنِي قَالَ: هَلْ تَعْرِفُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: وَكَانَتِ الْاَنْصَارُ تَدْخُلُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ: فَدَخَلَ عَلَيْهِ اَبُو سَعِيدٍ، فَقَالَ مَرْوَانُ لِلْفَتٰى: هَلْ تَعْرِفُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، هُوَ هٰذَا الشَّيْخُ؟ قَالَ مَرْوَانُ لِلْفَتٰى: اَتَعْرِفُ مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: لَا قَالَ: هٰذَا صَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَرَحَّبَ بِهِ مَرْوَانُ وَاَدْنَاهُ حَتّٰى قَعَدَ قَرِيبًا مِنْ مَجْلِسِهِ، فَقَالَ لَهُ: اِنَّ هٰذَا الْفَتٰى يَذْكُرُ اَنَّكَ دَفَعْتَهُ حَتّٰى صَرَعْتَهُ قَالَ: مَا فَعَلْتُ؟ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ، وَهُوَ يَقُولُ: اِنَّمَا دَفَعْتُ شَيْطَانًا قَالَ: ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِذَا اَرَادَ اَحَدٌ اَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْكَ وَبَيْنَ سُتْرَتِكَ فَرُدَّهُ، فَإِنْ اَبَى فَادْفَعْهُ، فَإِنْ اَبَى فَقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ

٭٭ عبدالرحمن بن ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نماز ادا کر رہے تھے اسی دوران ایک نوجوان آیا اور اُن کے سترہ کے قریب سے گزرنے لگا' اُن دنوں مدینہ منورہ کا گورنر مروان تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اُسے پیچھے کیا یہاں تک کہ گرا دیا' تو وہ نوجوان گرا' وہ مروان کے پاس پہنچ گیا اور بولا: یہاں ایک پاگل بوڑھا ہے' اُس نے مجھے پیچھے دھکا دے کر گرا دیا ہے۔ مروان نے دریافت کیا: کیا تم اُسے پہچانتے ہو؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! راوی بیان کرتے ہیں: انصار جمعہ کے دن مروان کے پاس آیا کرتے تھے' جب حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' مروان کے ہاں آئے تو مروان نے اُس نوجوان سے دریافت کیا: کیا تم انہیں پہچانتے ہو؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! یہی وہ بزرگوار ہیں! مروان نے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون ہیں؟ اُس نے جواب دیا: جی نہیں! مروان نے کہا: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں' پھر مروان نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو خوش آمدید کہا اور اُنہیں اپنے قریب کر لیا اور اُن کے قریب ہو کر بیٹھا۔ اُس نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اس نوجوان نے یہ بات ذکر کی ہے' آپ نے اسے دھکا دے کر گرا دیا تھا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تو ایسا نہیں کیا' مروان نے دوبارہ واقعہ بیان کیا تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تو شیطان کو دھکا دیا تھا۔ پھر اُنہوں نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص تمہارے اور تمہارے سترہ کے درمیان سے گزرنے کی کوشش کرے تو تم اُسے پیچھے کرو' اگر وہ نہیں مانتا تو اُسے دھکا دو اور اگر وہ نہیں مانتا تو اُس کی پٹائی کرو کیونکہ وہ شیطان ہوگا''۔

**2329** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِى سَعِيدٍ قَالَ: ذَهَبَ ذُو قَرَابَةٍ لِمَرْوَانَ بَيْنَ يَدَىْ اَبِىْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، فَنَهَاهُ فَدَفَعَهُ، فَشَكَاهُ اِلَى مَرْوَانَ، فَقَالَ لِاَبِىْ سَعِيدٍ: مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا نَتْرُكَ اَحَدًا اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ اَيْدِينَا، فَاِنْ اَبَى اَنْ نَدْفَعَهُ اَوْ نَحْوَ هٰذَا

٭٭ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے' ایک مرتبہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے آگے سے مروان کے ایک رشتے دار نے گزرنے کی کوشش کی' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اُسے روکا اور اُسے پرے کیا تو اُس آدمی نے مروان کے سامنے شکایت کر دی۔ مروان نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ نے ایسا کیوں کیا؟ تو اُنہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا ہے' ہم (نماز پڑھنے کے دوران) کسی کو اپنے آگے سے گزرنے نہ دیں اور اگر وہ نہیں مانتا تو ہم اُسے دھکا دیں۔ (راوی کو شک ہے' یا شاید اس کی مانند کوئی اور کلمہ ہے)

**2330** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ، عَنْ اَبِىْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ بَنِىْ مَرْوَانَ وَهُوَ فِى الصَّلَاةِ، فَدَفَعَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ: فَشَكَى اِلَى مَرْوَانَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: لَوْ اَبَى لَاَخَذْتُ بِشَعْرِهِ

٭٭ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ بنو مروان سے تعلق رکھنے والا ایک شخص حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے آگے

سے گزرا' وہ اُس وقت نماز ادا کر رہے تھے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ اُسے پرے کیا' اُس نے مروان کے سامنے شکایت کی' تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے مروان کے سامنے یہ حدیث ذکر کی اور بولے: اگر یہ نہ مانتا' تو میں نے اس کے بال پکڑ لینے تھے۔

**2331** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوسَى يُحَدِّثُ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اَرَادَ دَاوُدُ بْنُ مَرْوَانَ اَنْ يُجِيزَ بَيْنَ يَدَيْ اَبِيْ سَعِيدٍ، وَهُوَ يُصَلِّي وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ لَهُ، وَمَرْوَانُ يَوْمَئِذٍ اَمِيرُ النَّاسِ بِالْمَدِينَةِ، فَرَدَّهُ، فَكَاَنَّهُ اَبَى، فَلَهَزَ فِي صَدْرِهِ فَذَهَبَ الْفَتَى اِلَى اَبِيهِ فَاَخْبَرَهُ، فَدَعَا مَرْوَانُ اَبَا سَعِيدٍ، وَهُوَ يَظُنُّ اَنَّهُ لَهَزَهُ مِنْ اَجْلِ حُلَّتِهِ قَالَ: فَذَكَرَ ذَلِكَ قَالَ: فَقَالَ: نَعَمْ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْدُدْهُ، فَاِنْ اَبَى فَجَاهِدْهُ

❊❊ عطاء بیان کرتے ہیں: داؤد بن مروان نے یہ ارادہ کیا کہ وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے آگے سے گزرے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اُس وقت نماز ادا کر رہے تھے' اُنہوں نے اُس وقت اپنا حُلّہ پہنا ہوا تھا' مروان اُن دنوں مدینہ منورہ کا گورنر تھا' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے داؤد کو پرے کیا' داؤد نہیں مانا تو حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اُس کے سینہ پر ہاتھ مارا' وہ نوجوان اپنے باپ کے پاس گیا اور اُسے اس بارے میں بتایا تو مروان نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو بلوایا۔ وہ یہ سمجھ رہا تھا' شاید حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اپنے حُلّے کی وجہ سے اُسے ہاتھ مارا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: مروان نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ بات ذکر کی تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! (میں نے ایسا کیا ہے) کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم ایسے شخص کو پرے کرو اور اگر وہ نہیں مانتا تو اُس کے ساتھ جھگڑا کرو۔

**2332** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُصَلِّيَ فَاَبْصَرُوا حِمَارًا، فَبَعَثُوا رَجُلًا فَرَدَّهُ

❊❊ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کرنے کا ارادہ کیا' لوگوں کی نظر ایک گدھے پر پڑی تو اُنہوں نے ایک شخص کو بھیج کر اُسے پرے کروا دیا۔

**2333** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ اَعْلَى الْوَادِي يُرِيدُ اَنْ يُصَلِّيَ، قَدْ قَامَ وَقُمْنَا، اِذْ خَرَجَ حِمَارٌ مِنْ شِعْبِ اَبِي دَبٍّ، شِعْبِ اَبِي مُوسَى، فَاَمْسَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُكَبِّرْ، وَاَجَازَ اِلَيْهِ يَعْقُوبُ بْنُ زَمْعَةَ، اَخُو بَنِي اَسَدٍ حَتَّى رَدَّهُ

❊❊ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی وادی کے بالائی حصہ میں موجود تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے لگے' آپ کھڑے ہوئے ہم بھی کھڑے ہوئے' اسی دوران ابوموسیٰ کی گھاٹی کے کسی حصہ میں سے ایک گدھا نکل آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رُک گئے' آپ نے تکبیر نہیں کہی۔ یعقوب بن زمعہ جن کا تعلق بنو اسد سے تھا'

وہ بڑھ کر اُس کے پاس گئے اور اُنہوں نے اُسے واپس بھگا دیا۔

**2334** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَهْلِ الطَّائِفِ قَالَ: جَاءَ كَلْبٌ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ صَلَاةَ الْعَصْرِ لِيَمُرَّ بَيْنَ اَيْدِيهِمْ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اللّٰهُمَّ احْبِسْهُ، فَمَاتَ الْكَلْبُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَيُّكُمْ دَعَا عَلَيْهِ؟ قَالَ الرَّجُلُ: اَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ دَعَا عَلٰى اُمَّةٍ مِنَ الْاُمَمِ لَاسْتُجِيبَ لَهُ

* * عبدالکریم جزری طائف سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک کتا آیا' نبی اکرم ﷺ اُس وقت لوگوں کو عصر کی نماز پڑھا رہے تھے' وہ لوگوں کے آگے سے گزرنے لگا تو حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا: اے اللہ! اسے روک لے! اسی دوران وہ کتا مر گیا' جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی تو آپ نے دریافت کیا: کس نے اس کے خلاف دعائے ضرر کی تھی؟ ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر یہ ایک پوری اُمت کے خلاف بھی دعائے ضرر کرتا تو اس شخص کی دعا قبول ہوتی تھی۔

**2335** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ، سَمِعَ اَبَا الْعَلَاءِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ: رَاَيْتُ عُثْمَانَ - اَوْ قَالَ: كَانَ عُثْمَانُ - يُصَلِّي وَهُوَ يَدْرَاُ شَاةً اَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ

* * ابوالعلاء بن عبداللہ بن شخیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نماز ادا کر رہے تھے اور وہ ایک بکری کو اپنے آگے سے گزرنے سے روک رہے تھے۔

**2336** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكٍ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: مَرَرْتُ اِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَظَنَّ اَنِّي اَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَثَارَ ثَوْرَةً اَفْزَعَنِي، وَنَحَّانِي

* * عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس سے گزرا' اُنہوں نے یہ گمان کیا کہ شاید اُن کے آگے سے گزرنے لگا ہوں' تو اُنہوں نے یوں مجھے گھورا کہ مجھے ڈرا دیا اور مجھے ایک طرف کر دیا۔

**2337** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: ذَهَبْتُ اَمُرُّ بَيْنَ يَدَيِ ابْنِ عُمَرَ، وَهُوَ جَالِسٌ يُصَلِّي قَالَ: فَانْتَهَرَ، وَكَانَ شَدِيدًا عَلٰى مَنْ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ

* * عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے آگے سے گزرنے لگا' وہ اُس وقت بیٹھ کر نماز ادا کر رہے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو اُنہوں نے غصہ سے دیکھا' وہ اپنے آگے سے گزرنے والے شخص پر بہت سختی کرتے تھے۔

**2338** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ، فَجَعَلَ يَهْوِي بِيَدَيْهِ قُدَّامَهُ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَسَاَلَهُ الْقَوْمُ حِينَ انْصَرَفَ، فَقَالَ: اِنَّ الشَّيْطَانَ يُلْقِي عَلَيَّ شَرَارَ النَّارِ لِيَفْتِنَنِي عَنِ الصَّلَاةِ، فَتَنَاوَلْتُهُ فَلَوْ اَخَذْتُهُ مَا

انْفَلَتَ مِنِّی حَتّٰی یُرْبَطَ اِلٰی سَارِیَةٍ مِنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ یَنْظُرُ اِلَیْهِ وِلْدَانُ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ

* * حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی' نماز پڑھانے کے دوران ہی آپ نے اپنا ہاتھ آگے کی طرف بڑھایا' جب آپ نے نماز مکمل کی تو لوگوں نے آپ سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: شیطان نے مجھ پر آگ کے کچھ انگارے ڈالنے کی کوشش کی تھی' تاکہ مجھے نماز سے غافل کر دے' تو میں اُس کی طرف بڑھا تھا' اگر میں اُسے پکڑ لیتا تو وہ مجھ سے خود کو نہیں چھڑوا سکتا تھا' یہاں تک کہ اُسے مسجد کے کسی ستون کے ساتھ باندھ دیا جاتا' اور اہلِ مدینہ کے بچے اُسے دیکھتے۔

**2339** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِیقٍ قَالَ: مَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِرَجُلٍ یُصَلِّی بِغَیْرِ سُتْرَةٍ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: لَوْ یَعْلَمُ الْمَارُّ وَالْمَمْرُورُ عَلَیْهِ مَاذَا عَلَیْهِمَا مَا فَعَلَا

* * عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو سترہ کی طرف رُخ کیے بغیر نماز ادا کر رہا تھا' جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر گزرنے والے شخص اور جس کے آگے سے گزرا گیا ہو' اُن دونوں کو یہ پتا چل جائے کہ اُن دونوں کو کتنا گناہ ہوگا' تو وہ دونوں ایسا نہ کریں۔

**2340** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ لَا یَمُرَّ بَیْنَ یَدَیْهِ وَهُوَ یُصَلِّی فَلْیَفْعَلْ، فَاِنَّ الْمَارَّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّی اَنْقَصُ اَجْرًا مِنَ الْمَمَرِّ عَلَیْهِ

* * اسود بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم میں سے جو شخص یہ استطاعت رکھتا ہو کہ جب وہ نماز ادا کر رہا ہو' تو اُس کے آگے سے کوئی نہ گزرے' تو اُسے ایسا کرنا چاہیے' کیونکہ نمازی کے آگے سے گزرنے والا شخص' اُس شخص کے اجر میں کمی کر دیتا ہے' جس کے آگے سے گزرا گیا ہے۔

**2341** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّیْمِیِّ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ اَبِی مِجْلَزٍ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَادَرَ هِرًّا اَوْ هِرَّةَ الْقِبْلَةَ

* * ابومجلز بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلی کی طرف بڑھے تھے' جو قبلہ کی سمت میں (آپ کے آگے سے گزرنا چاہ رہی تھی)۔

**2342** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ اَبِیْهِ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: اِذَا اَرَادَ اَحَدٌ اَنْ یَمُرَّ بَیْنَ یَدَیْكَ وَاَنْتَ تُصَلِّی فَلَا تَدَعْهُ، فَاِنَّهُ یَطْرَحُ شَطْرَ صَلَاتِكَ

* * حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص تمہارے آگے سے گزرنا چاہتا ہو اور تم اُس وقت نماز ادا کر رہے ہو' تو تم اُسے نہ گزرنے دو' کیونکہ اس طرح تمہاری نصف نماز ضائع ہو جائے گی۔

**2343** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِذَا جَاوَزَكَ الْمَارُّ فِيْ صَلَاتِكَ فَلَا تَرُدَّهُ مَرَّةً اُخْرَى، قَالَ اَبُو بَكْرٍ: فَحَدَّثْتُ بِهِ مَعْمَرًا، فَقَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ رَاَى الْحَسَنَ يُصَلِّي، فَمَرَّ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَرَدَّهُ، وَقَدْ اَجَازَ اِجَازَةً

✵✵ امام شعبی فرماتے ہیں: تمہاری نماز کے دوران جب کوئی شخص تمہارے آگے سے گزرنے لگے تو تم اُسے دوسری مرتبہ میں واپس نہ کرو۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت معمر کو سنائی تو اُنہوں نے کہا: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حسن بصری کو دیکھا کہ وہ نماز ادا کر رہے تھے ایک شخص نے اُن کے آگے سے گزرنا چاہا تو اُنہوں نے اُسے پرے کیا لیکن وہ شخص اُن کے آگے سے گزر گیا۔

**2344** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: اَنَّ رَجُلًا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَجَذَبَهُ بَعْدَ مَا اَرَادَ اَنْ يُجِيزَ حَتّٰى رَجَعَ

✵✵ عبداللہ بن عمر نامی راوی بیان کرتے ہیں: ایک شخص سالم بن عبداللہ کے آگے سے گزرا تو اُنہوں نے اُس کے گزر جانے کے بعد بھی اُسے کھینچ لیا اور واپس کیا۔

**2345** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، اَنَّهُ قَالَ: لَا تَدَعْهُ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْكَ، فَاِنَّ مَعَهُ شَيْطَانَهُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بتائی گئی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: تم اپنے آگے سے کسی کو گزرنے نہ دو کیونکہ اُس کے ساتھ شیطان ہوگا۔

## بَابُ مَنْ صَلّٰى اِلٰى غَيْرِ سُتْرَةٍ

## باب: جو شخص سترہ کی طرف رُخ کیے بغیر نماز ادا کرے

**2346** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ: خَمْسٌ مِنَ الْجَفَاءِ: اَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ يَمُرُّونَ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَاَنْ يَبُولَ قَائِمًا، وَاَنْ تُقَامَ الصَّلَاةُ وَهُوَ اِلٰى جَنْبِ الْمَسْجِدِ فَلَا يُجِيبُ، وَاَنْ يَمْسَحَ التُّرَابَ مِنْ وَجْهِهٖ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ، وَاَنْ يُؤَاكِلَ غَيْرَ اَهْلِ دِينِهٖ

✵✵ ابواسحاق فرماتے ہیں: پانچ چیزیں جفاء کا حصہ ہیں: ایک یہ کہ آدمی مسجد میں نماز ادا کر رہا ہو اور لوگ اُس کے آگے سے گزر رہے ہوں یہ کہ آدمی کھڑا ہو کر پیشاب کرے یہ کہ نماز کھڑی ہو چکی ہو اور آدمی مسجد کے پہلو میں موجود ہو لیکن نماز میں شریک نہ ہو ایک یہ کہ آدمی نماز کے دوران سلام پھیرنے سے پہلے اپنے چہرے سے مٹی صاف کر لے اور ایک یہ کہ آدمی کسی دوسرے دین سے تعلق رکھنے والے شخص کے ساتھ کھائے پیئے۔

# بَابُ مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ

## باب: کون سی چیز نماز کو منقطع کر دیتی ہے؟

**2347** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَاذَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: الْمَرْاَةُ الْحَائِضُ، وَالْكَلْبُ الْاَسْوَدُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کون سی چیز نماز کو منقطع کر دیتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: حیض والی عورت اور کالا کتا۔

**2348** - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ - قَالَ: اَحْسَبُهُ قَالَ: وَالْمَرْاَةُ الْحَائِضُ - فَقُلْتُ لِاَبِيْ ذَرٍّ: مَا بَالُ الْكَلْبِ الْاَسْوَدِ؟ فَقَالَ: اَمَا اِنِّي قَدْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ: اِنَّهُ شَيْطَانٌ

٭٭ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کالا کتا نماز کو منقطع کر دیتا ہے۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے اُنہوں نے یہ بھی کہا تھا: حیض والی عورت بھی (نماز کو منقطع کر دیتی ہے)۔ میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کالے کتے کا کیا معاملہ ہے؟ تو اُنہوں نے بتایا کہ میں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا: وہ شیطان ہوتا ہے۔

**2349** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: اِذَا كَانَ الْمُصَلِّي لَا يُصَلِّي اِلٰى سُتْرَةٍ فَلَا اِثْمَ عَلَيْكَ اَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ

٭٭ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: جب کوئی نمازی سترہ کی طرف رُخ کیے بغیر نماز ادا کرے تو اگر تم اُس کے آگے سے گزر جاتے ہو تو تمہیں کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

**2350** - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِيْ هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ، وَالْحِمَارُ، وَالْمَرْاَةُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

٭٭ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''کتا، گدھا اور عورت (نمازی کے آگے سے گزر کر) نماز کو منقطع کر دیتے ہیں''۔

**2351** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

** یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

**2352** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَنْ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ: يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ، وَالْخِنْزِيرُ، وَالْيَهُودِيُّ، وَالنَّصْرَانِيُّ، وَالْمَجُوسِيُّ، وَالْمَرْاَةُ الْحَائِضُ، عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

** عکرمہ فرماتے ہیں: کتا' خنزیر' یہودی' عیسائی' مجوسی اور حیض والی عورت (نمازی کے آگے سے گزر کر) نماز کو منقطع کر دیتے ہیں۔

**2353** - آثارِ صحابہ: عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ يَزِيْدَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

** ایک اور سند کے ساتھ یہی بات حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

**2354** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، وَاَبِی الشَّعْثَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: تَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْمَرْاَةُ الْحَائِضُ، وَالْكَلْبُ الْاَسْوَدُ

** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حیض والی عورت اور کالا کتا (نمازی کے آگے سے گزر کر) نماز کو منقطع کر دیتے ہیں۔

**2355** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ الْبَهِيْمُ شَيْطَانٌ، وَهُوَ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ

** حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کالا سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے اور یہ نماز کو منقطع کر دیتا ہے۔

**2356** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا تَقْطَعُ الْمَرْاَةُ صَلَاةَ الْمَرْاَةِ قَالَ: وَسُئِلَ قَتَادَةُ: هَلْ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْجَارِيَةُ الَّتِیْ لَمْ تَحِضْ؟ قَالَ: لَا

** قتادہ فرماتے ہیں: عورت' عورت کی نماز کو منقطع نہیں کرتی۔ راوی بیان کرتے ہیں: قتادہ سے سوال کیا گیا کہ ایسی لڑکی جسے ابھی حیض نہ آیا ہو' کیا وہ نماز منقطع کر دیتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

**2357** - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اَجَزْتُ اَنَا وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ اَمَامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْتَدِفِينَ اَتَانًا، وَهُوَ يُصَلِّیْ يَوْمَ عَرَفَةَ لَيْسَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ مِمَّنْ يَحُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ

** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سے گزرے ہم ایک گدھی پر آگے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کے دن نماز ادا کر رہے تھے' ہمارے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کوئی ایسی چیز نہیں تھی جو ہمارے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان رکاوٹ بنتی۔

**2358** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ، اَنَّ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: زَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبَّاسًا وَنَحْنُ فِیْ بَادِيَةٍ لَنَا، فَقَامَ يُصَلِّی - اَرَاهُ قَالَ: الْعَصْرَ - وَبَيْنَ

يَدَيْهِ كَلْبَةٌ لَنَا وَحِمَارٌ يَرْعَى، لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمَا شَيْءٌ يَحُولُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمَا

✻✻ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ملنے کے لیے تشریف لائے' ہم اُس وقت ویرانے میں اپنی رہائشی جگہ پر موجود تھے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے۔ (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ ہیں:) عصر کی نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہماری ایک کتیا موجود تھی اور ایک گدھا بھی چل رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن دونوں (یعنی کتیا اور گدھے) کے درمیان کوئی چیز ایسی نہیں تھی' جو درمیان میں رکاوٹ بنتی۔

**2359** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ - أَوْ قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ - وَهُوَ يُصَلِّي وَأَنَا وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ مُرْتَدِفَانِ أَتَانًا فَقَطَعْنَا الصَّفَّ، وَنَزَلْنَا عَنْهَا، ثُمَّ وَصَلْنَا الصَّفَّ، وَالْأَتَانُ تَمُرُّ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ فَلَمْ تَقْطَعْ صَلَاتَهُمْ

✻✻ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) فتح مکہ کے موقع پر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ اُس وقت نماز ادا کر رہے تھے' میں اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما گدھی پر آگے پیچھے بیٹھ کر آئے' ہم ایک صف کے آگے سے گزرے اور پھر اُس گدھی سے اُتر گئے اور جا کے صف میں مل گئے' جبکہ وہ گدھی لوگوں کے سامنے چلتی رہی تھی' اس نے ان لوگوں کی نماز کو منقطع نہیں کیا۔

**2360** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: ذُكِرَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ؟ فَقِيلَ لَهُ: الْمَرْأَةُ وَالْكَلْبُ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ) (فاطر: 10)، فَمَا يَقْطَعُ هٰذَا؟

✻✻ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے یہ بات ذکر کی گئی کہ کون سی چیز نماز کو منقطع کرتی ہے؟ تو اُن کے سامنے یہ بات بیان کی گئی ہے' عورت اور کتا ایسا کرتے ہیں۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

''پاکیزہ کلمات اُسی کی طرف بلند ہوتے ہیں اور نیک عمل اُس کی طرف اُٹھتا ہے''۔

تو اس کو کس نے منقطع کر دیا؟

**2361** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ، وَادْرَأْ عَنْ نَفْسِكَ مَا اسْتَطَعْتَ

✻✻ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کوئی بھی چیز نماز کو منقطع نہیں کرتی' البتہ تم سے جہاں تک ہو سکے تم کسی چیز کو اپنے سے پرے کرنے کی کوشش کرو (یعنی نماز کے دوران اپنے آگے سے گزرنے نہ دو)۔

**2362** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَرَادَ رَجُلٌ أَنْ يُجِيزَ، أَمَامَ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

بْنِ عَوْفٍ فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى عُثْمَانَ، فَقَالَ لِلرَّجُلِ: مَا يَضُرُّكَ لَوِ ارْتَدَدْتَ حِينَ رَدَّكَ؟ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى حُمَيْدٍ، فَقَالَ لَهُ: مَا ضَرَّكَ لَوْ أَجَازَ أَمَامَكَ؟ إِنَّ الصَّلَاةَ لَا يَقْطَعُهَا شَيْءٌ إِلَّا الْكَلَامُ وَالْإِحْدَاثُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: ذَكَرَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حمید کے آگے سے گزرنے کی کوشش کی' تو وہ اُسے ساتھ لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس چلے گئے' اُنہوں نے اُس شخص سے کہا: جب اس نے تمہیں پیچھے کیا تھا' تو تمہیں کیا نقصان ہو رہا تھا' تم پیچھے کیوں نہیں ہوئے؟ پھر وہ حمید کی طرف متوجہ ہوئے اور اُن سے کہا: تمہیں کیا نقصان ہو رہا تھا' اگر یہ تمہارے آگے سے گزر رہا تھا؟ نماز کو کوئی بھی چیز منقطع نہیں کرتی' صرف بات چیت کرنا یا حدث لاحق ہونا (نماز کو منقطع کرتے ہیں)۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔ تاہم اُس میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کا نام ابراہیم منقول ہے۔

**2363 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرًا الشَّعْبِيَّ يَقُولُ: لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ قَالَ: وَرُبَّمَا رَأَيْتُ الرَّجُلَ نَهَيْتُ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْ عَامِرٍ وَهُوَ يُصَلِّي فَيَأْخُذُ بِيَدِهِ فَيُمْشِيهِ بَيْنَ يَدَيْهِ

* * عیسیٰ بن ابوعزہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام عامر شعبی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: کوئی چیز نماز کو منقطع نہیں کرتی ہے' راوی بیان کرتے ہیں: بعض اوقات میں کسی شخص کو دیکھتا تو اُسے امام شعبی کے آگے سے گزرنے سے روکتا جب وہ نماز ادا کر رہے ہوتے تھے' لیکن وہ خود اُس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے آگے سے گزار دیتے تھے۔

**2364 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَمَّنْ سَمِعَهُ ابْنُ صَالِحٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ إِلَّا الْكُفْرُ بِاللَّهِ، لَا يَقْطَعُهَا رَجُلٌ وَلَا امْرَأَةٌ وَلَا حِمَارٌ، إِلَّا أَنَّ الرَّجُلَ يُكْرَهُ أَنْ تَمْشِيَ بَيْنَ يَدَيْهِ

* * ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نماز کو صرف اللہ تعالیٰ کا کفر منقطع کر دیتا ہے' کوئی مرد یا عورت یا گدھا اسے منقطع نہیں کرتے ہیں' البتہ اگر آدمی اس بات کو ناپسند کرتا ہو کہ کوئی اُس کے آگے سے گزرے (تو حکم مختلف ہے)۔

**2365 - آثارِ صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَرَنْتُمُونِي يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ بِالْكَلْبِ وَالْحِمَارِ، إِنَّهُ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ، وَلَكِنِ ادْرَؤُوا مَا اسْتَطَعْتُمْ

* * ابراہیم بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اے اہلِ عراق! تم لوگوں نے مجھے (یعنی خواتین کو) کتے اور گدھے کے ساتھ ملا دیا ہے' نماز کو کوئی چیز منقطع نہیں کرتی ہے' البتہ تم سے جہاں تک ہو سکے تم پرے کرنے کی کوشش کرو (یعنی کسی کو اپنے آگے سے گزرنے نہ دو)۔

**2366 - آثارِ صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ

شَیْءٌ، وَادْرَؤُوا مَا اسْتَطَعْتُمْ - اَوْ قَالَ: مَا اسْتَطَعْتَ -

* * سالم' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: کوئی چیز نماز کو منقطع نہیں کرتی ہے' البتہ تم سے جہاں تک ہوسکے تم پرے کرنے کی کوشش کرو۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔

**2367** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ، وَادْرَؤُوا مَا اسْتَطَعْتُمْ قَالَ: لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ، وَادْرَؤُوا مَا اسْتَطَعْتُمْ

* * سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: نماز کو کوئی چیز منقطع نہیں کرتی ہے' تاہم جہاں تک تم سے ہوسکے' تم پرے کرنے کی کوشش کرو۔

**2368** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ، وَادْرَاْ مَا اسْتَطَعْتَ قَالَ: وَكَانَ لَا يُصَلِّي اِلَّا اِلٰى سُتْرَةٍ

* * حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کوئی چیز نماز کو منقطع نہیں کرتی ہے' البتہ تم سے جہاں تک ہوسکے تم پرے کرنے کی کوشش کرو۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہمیشہ سترہ کی طرف رُخ کر کے ہی نماز ادا کرتے تھے۔

**2369** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُغِيثٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: لَا يَقْطَعُ صَلَاةَ الْمُسْلِمِ شَيْءٌ، وَادْرَءُ وْا مَا اسْتَطَعْتُمْ

* * حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مسلمان کی نماز کو کوئی چیز منقطع نہیں کرتی' تاہم جہاں تک تم سے ہوسکے تم پرے کرنے کی کوشش کرو۔

**2370** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ: مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: لَا يَقْطَعُهَا اِلَّا الْحَدَثُ

* * عبدالکریم جزری فرماتے ہیں: میں نے سعید بن مسیّب سے سوال کیا: کون سی چیز نماز کو منقطع کر دیتی ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: صرف حدث نماز کو منقطع کرتا ہے۔

**2371** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: قُلْتُ عَبِيدَةَ: مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: يَقْطَعُهَا الْفُجُورُ، وَتَمَامُهَا الْبِرُّ، وَيَكْفِيكَ مِثْلُ مُؤَخِّرَةِ الرَّحْلِ

* * ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میں نے عبیدہ سے دریافت کیا: کون سی چیز نماز کو منقطع کرتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: فجور اسے منقطع کرتا ہے اور نیکی اسے مکمل کرتی ہے' تمہارے لیے (سترہ کے طور پر استعمال کرنے کے لیے) پالان کی پچھلی لکڑی جتنی کوئی چیز کافی ہے۔

**2372** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبِيدَةَ مِثْلَهُ

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

**2373** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَاِنِّي لَمُعْتَرِضَةٌ عَلَى السَّرِيرِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، قُلْتُ: اَبَيْنَهُمَا جِدَارُ الْمَسْجِدِ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا هِيَ فِي الْبَيْتِ اِلَى جُدُرِهِ

✽✽ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے ہوتے تھے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان چارپائی پر چوڑائی کی سمت میں لیٹی ہوئی ہوتی تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے دریافت کیا: کیا ان دونوں کے درمیان مسجد کی دیواریں ہوتی تھیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا گھر میں، دیوار والی سمت میں، ہی موجود ہوتی تھیں۔

**2374** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَاَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ

✽✽ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرتے تھے جبکہ میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان چارپائی پر یوں لیٹی ہوئی ہوتی تھی جس طرح جنازہ رکھا جاتا ہے۔

**2375** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

**2376** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ اَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهِ، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَسْجُدَ غَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلِي، فَاِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ: وَلَمْ يَكُنْ فِي الْبُيُوتِ يَوْمَئِذٍ مَصَابِيحُ

✽✽ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوئی ہوئی ہوتی تھی، میری ٹانگیں آپ کے قبلہ کی سمت ہوتی تھی، جب آپ سجدہ میں جانے کا ارادہ کرتے تھے تو مجھے ٹہوکا دیتے تھے تو میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی تھی، جب آپ کھڑے ہوتے تھے تو میں انہیں پھر پھیلا دیتی تھی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اُن دنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوا کرتے تھے۔

**2377** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى وَعَلَيْهِ مُرَيْطٌ مِنْ هٰذِهِ الْمُرَحَّلَاتِ، عَلَيَّ بَعْضُهُ، وَعَلَيْهِ بَعْضُهُ وَالْمِرْطُ مِنْ اَكْسِيَةٍ سُودٍ، يَعْنِي الْمُرَحَّلَاتِ الْمُخَطَّطَةِ

✽✽ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے ہوتے تھے اور آپ کے جسم پر کشیدہ کاری والی سیاہ چادر ہوتی تھی، جس کا کچھ حصہ مجھ پر ہوتا تھا اور کچھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوتا تھا۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) مرط سیاہ چادروں کو کہتے ہیں اور مرحلات سے مراد کشیدہ کاری والی چادر ہے۔

**2378** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ يَقُوْلُ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ بِنْتَ ابْنَتِهِ اُمَامَةَ عَلٰى عَاتِقِهِ

✼✼ عمرو بن سلیم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے تھے آپ نے اپنی نواسی سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا کو اپنے کندھے پر اُٹھایا ہوا تھا۔

**2379** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيَّ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا قَتَادَةَ يَقُوْلُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَاُمَامَةُ بِنْتُ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَهِيَ ابْنَةُ اَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى - عَلٰى رَقَبَتِهِ، فَاِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا، وَاِذَا قَامَ مِنَ السُّجُوْدِ اَخَذَهَا فَاَعَادَهَا عَلٰى رَقَبَتِهِ فَقَالَ عَامِرٌ: وَلَمْ اَسْاَلْهُ اَيُّ صَلَاةٍ هِيَ؟

✼✼ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا جو حضرت ابوالعاص بن ربیع بن عبدالعزیٰ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے کندھے پر اُٹھایا ہوا تھا جب آپ رکوع میں گئے تو آپ نے اُنہیں نیچے کھڑا کر دیا جب آپ سجدہ کر کے کھڑے ہوئے تو آپ نے اُنہیں پھر اُٹھالیا اور اپنی گردن پر بٹھالیا۔

عامر نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اُن سے یہ سوال نہیں کیا کہ وہ کون سی نماز تھی؟

**2380** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي عَتَّابٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ اَنَّهَا صَلَاةُ الصُّبْحِ

✼✼ عمرو بن سلیم نے یہ بات نقل کی ہے یہ صبح کی نماز کا واقعہ ہے۔

**2381** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْخُذُ حُسَيْنًا فِي الصَّلَاةِ فَيَجْعَلُهُ قَائِمًا حَتّٰى اِذَا سَجَدَ وَضَعَهُ قُلْتُ: اَفِي الْمَكْتُوْبَةِ؟ قَالَ: لَا اَدْرِي

✼✼ عطاء فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران قیام کی حالت میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو پکڑتے تھے اور اُنہیں گود میں اُٹھا لیتے تھے جب آپ سجدہ میں جاتے تھے تو اُنہیں نیچے کھڑا کر دیتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا فرض نماز میں ایسا ہوتا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم!

**2382** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْجُدُ، فَيَرْقَى حُسَيْنٌ عَلٰى ظَهْرِهِ، فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ اَخَّرَهُ، فَاِذَا سَجَدَ عَادَ فَرَقِيَ عَلٰى ظَهْرِهِ قَالَ: فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ اَخَّرَهُ

✼✼ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں چلے گئے تو حضرت حسین رضی اللہ عنہ آپ کی پشت پر چڑھ گئے

جب نبی اکرم ﷺ نے سر اُٹھایا تو اُنہیں ایک طرف کیا' جب آپ سجدہ میں گئے تو وہ دوبارہ آپ کی پشت پر چڑھ گئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب آپ نے سر اُٹھایا تو اُنہیں ایک طرف کیا۔

**2383** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ، وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ اَتَى الْحَسَنُ، وَالْحُسَيْنُ، وَاُمَامَةُ، فَابْتَدَرُوهُ، فَاِذَا جَلَسَ جَلَسُوا فِي حِجْرِهِ وَعَلٰى ظَهْرِهِ، فَاِذَا قَامَ وَضَعَهُمْ كَذٰلِكَ، فَكَذٰلِكَ حَتّٰى فَرَغَتْ صَلَاتُهُ

✲✲ محمد بن عمر بن علی (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ، یا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے پوتے) اور امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: نماز کھڑی ہوئی تو اسی دوران حضرت حسن' حضرت حسین اور سیدہ امامہ رضی اللہ عنہم لپکتے ہوئے نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے' جب نبی اکرم ﷺ بیٹھے تو یہ بھی نبی اکرم ﷺ کی گود میں بیٹھ گئے اور نبی اکرم ﷺ کی پشت پر بیٹھ گئے' جب آپ کھڑے ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں اسی طرح اُٹھالیا' اسی طرح ہوتا رہا' یہاں تک کہ آپ نماز سے فارغ ہوئے۔

**2384** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ قَالَ: بَلَغَنِي، اَنَّ رَجُلًا اَتَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ بِرَجُلٍ كُسِرَ اَنْفُهُ، فَقَالَ لَهُ: مَرَّ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الصَّلَاةِ وَاَنَا اُصَلِّي، وَقَدْ بَلَغَنِي مَا سَمِعْتَهُ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ: فَمَا صَنَعْتَ شَرٌّ يَا ابْنَ اَخِي، ضَيَّعْتَ الصَّلَاةَ، وَكَسَرْتَ اَنْفَهُ

✲✲ امام مالک بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے' ایک شخص حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک اور شخص کو لے کر آیا جس کی ناک ٹوٹی ہوئی تھی' اُس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا: یہ نماز کے دوران میرے آگے سے گزر رہا تھا' میں اُس وقت نماز ادا کر رہا تھا' مجھ تک وہ روایت پہنچی ہے جو نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کے بارے میں ہے۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہا: اے میرے بھتیجے! تم نے کتنا بُرا کام کیا ہے! اپنی نماز بھی ضائع کر دی اور اس کی ناک بھی توڑ دی۔

## بَابُ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ بِمَكَّةَ

## باب: مکہ میں کوئی بھی چیز نماز کو منقطع نہیں کرتی ہے

**2385** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ بِمَكَّةَ شَيْءٌ، لَا يَضُرُّكَ اَنْ تَمُرَّ الْمَرْاَةُ بَيْنَ يَدَيْكَ

✲✲ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: کوئی چیز مکہ میں نماز کو منقطع نہیں کرتی ہے اور اگر تمہارے آگے سے کوئی عورت گزر جاتی ہے' تو تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

**2386** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبِي، عَنْ اَبِي عَامِرٍ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ، فَتُرِيدُ الْمَرْاَةُ اَنْ تُجِيزَ اَمَامَهُ، وَهُوَ يُرِيدُ السُّجُودَ، حَتّٰى اِذَا هِيَ اَجَازَتْ سَجَدَ فِي مَوْضِعِ قَدَمَيْهَا

✵✵ ابوعامر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو مسجد میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' ایک عورت اُن کے آگے سے گزرنے لگی اور وہ سجدہ میں جانے کا ارادہ رکھتے تھے' یہاں تک کہ جب وہ عورت گزر گئی تو جہاں اُس عورت نے پاؤں رکھے تھے وہاں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے سجدہ کیا۔

**2387** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ كَثِيرُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَالنَّاسُ يَطُوفُونَ بِالْبَيْتِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ سُتْرَةٌ

✵✵ کثیر بن کثیر بن مطلب بن ابووداعہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد حرام میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' لوگ آپ کے اور قبلہ کے درمیان میں سے آپ کے آگے سے گزرتے ہوئے طواف کر رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگوں کے درمیان کوئی سترہ نہیں تھا۔

**2388** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَالنَّاسُ يَطُوفُونَ بِالْبَيْتِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ سُتْرَةٌ،

✵✵ کثیر بن کثیر اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد حرام میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' لوگ اُس وقت بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے' وہ لوگ آپ کے اور قبلہ کے درمیان آپ کے آگے سے گزر رہے تھے آپ کے اور اُن لوگوں کے درمیان کوئی سترہ نہیں تھا۔

**2389** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ مِثْلَهُ، اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: رَاَيْتُهُ يُصَلِّي مِمَّا يَلِي بَابَ بَنِيْ سَهْمٍ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ منقول ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو باب بنو سہم والی طرف کے قریب نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا۔

**2390** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: رَاَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَنَفِيَّةِ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ مِنًى، وَالنَّاسُ يَمُرُّونَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَجَاءَ فَتًى مِنْ اَهْلِهِ فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَرَاَيْتُ اَنَا ابْنَ جُرَيْجٍ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ مِنًى عَلَى يَسَارِ الْمَنَارَةِ، وَلَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ سُتْرَةٌ، فَجَاءَ غُلَامٌ فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْهِ

✵✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے محمد بن حنفیہ کو منیٰ کی مسجد میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' لوگ اُن کے آگے سے گزر رہے تھے' اُن کے اہلِ خانہ میں سے ایک نوجوان آیا اور اُن کے سامنے آ کر بیٹھ گیا۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: میں نے ابن جریج کو منیٰ کی مسجد میں مینارے کے بائیں طرف نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' اُن

کے آگے کوئی سترہ نہیں تھا' ایک نوجوان آیا اور اُن کے سامنے آ کر بیٹھ گیا۔

## بَابُ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ يُصَلِّيَانِ اَحَدُهُمَا بِحِذَاءِ الْاٰخَرِ

## باب: آدمی اور عورت کا اس طرح نماز ادا کرنا کہ اُن میں سے ایک دوسرے کے برابر ہو

**2391** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: قُلْتُ لِاَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ: اِنَّا نَبْدُو فَاِنْ خَرَجْتُ قُرِرْتُ، وَاِنْ خَرَجَتِ امْرَاَتِي قُرَّتْ قَالَ: فَاقْطَعْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بِثَوْبٍ، ثُمَّ صَلِّ وَلْتُصَلِّ يَعْنِي اقْطَعْ فِي الْخِبَاءِ

❊ غضیف بن حارث بیان کرتے ہیں: میں نے امیر المؤمنین سے کہا: ہم ویرانے میں رہتے ہیں' اگر میں باہر نکلتا ہوں' تو مجھے ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے' اگر میری بیوی باہر نکلتی ہے' تو اُسے ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔ تو اُنہوں نے جواب دیا: تم اپنے اور اُس عورت کے درمیان ایک کپڑا ڈال دو' پھر تم بھی نماز ادا کرلو اور وہ عورت بھی نماز ادا کرلے۔

راوی کہتے ہیں: یعنی خیمہ کا کپڑا ڈال دو۔

**2392** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِي الْحُوَيْرِثِ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَبَعْضُ نِسَائِهِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ، وَهُنَّ حُيَّضٌ

❊ ابوحویرث بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر رہے ہوتے تھے اور آپ کی کوئی زوجہ محترمہ آپ کے دائیں طرف' یا بائیں طرف موجود ہوتی تھیں' جبکہ وہ خاتون اُس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھیں۔

## بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي وَالرَّجُلُ مُسْتَقْبِلُهُ

## باب: آدمی کا نماز ادا کرنا' جبکہ کوئی شخص اُس کے سامنے موجود ہو

**2393** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: اِنِّي سَاَلْتُ طَاوُسًا، فَقَالَ: مَا شَاْنُ النَّاسِ مَا يَتَّقِي اَحَدٌ اَنْ يُصَلِّيَ وَالرَّجُلُ مُسْتَقْبِلُهُ؟ قَالَ: مِنْ اَجْلِ رَجُلٍ نَذَرَ لَيُقَبِّلَ جَبِينَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اَخْبَرَ طَاوُسٌ الرَّجُلَ بِذٰلِكَ الْخَبَرِ، قَالَ الْحَسَنُ: فَسَاَلْتُ طَاوُسًا عَنْ ذٰلِكَ فَكَتَمَنِي، وَقَالَ: اِنَّمَا تُرِيدُ اَنْ تَقُولَ: اَخْبَرَنِي طَاوُسٌ قَالَ: فَاَمَرْتُ رَجُلًا مِنَ الْحَاجِّ وَبَيْنِي وَبَيْنَهُ، فَقُلْتُ لَهُ: سَلْهُ، هَلْ كَانَ رَجُلٌ نَذَرَ لَيُقَبِّلَنَّ جَبِينَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَجَاءَ لِيَسْجُدَ عَلٰى جَبِينِهِ؟ فَقَالَ: تَعَالَ هَاهُنَا فَجَاءَهُ حَتّٰى اسْتَقْبَلَ الرَّجُلُ الْقِبْلَةَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ مُسْتَقْبِلُهُ، فَاَصْغَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهُ حَتّٰى اَمْكَنَهُ مِنْ جَبْهَتِهِ، فَسَجَدَ عَلَيْهَا، وَكِلَاهُمَا مُسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةِ، وَلَيْسَ وَاحِدٌ مِنْهُمَا فِي صَلَاةٍ قَالَ حَسَنٌ: فَاَخْطَاَ الَّذِي اَخْبَرَهُ قَالَ: لَيُقَبِّلَنَّ قَالَ: وَعَرَفْتُ اِنَّمَا الْخَبَرُ حِينَ طَاوُسٍ، وَعَرَفْتُ اِنَّمَا يَكْرَهُ يَعْنِي صَلَاةَ الرَّجُلِ مُسْتَقْبِلَ الرَّجُلِ لِذٰلِكَ

✻✻ حسن بن مسلم بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے یہ بات بیان کی ہے' میں نے طاؤس سے دریافت کیا اور یہ کہا: لوگوں کا کیا معاملہ ہے' کوئی شخص اس بات سے بچنے کی کوشش نہیں کرتا کہ (اُس کے نماز ادا کرنے کے دوران) کوئی دوسرا شخص اُس کے سامنے موجود ہو۔ اُنہوں نے جواب دیا: اس کی وجہ یہ ہے' ایک شخص نے نذر مانی کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی پیشانی پر بوسہ دے گا۔ پھر طاؤس نے اُس آدمی کو وہ روایت سنائی۔ حسن بن مسلم کہتے ہیں: میں نے طاؤس سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے مجھ سے اسے چھپالیا' اُنہوں نے کہا: تم یہ چاہتے ہو کہ تم یہ کہو کہ طاؤس نے مجھے خبر بیان کی ہے۔

حسن بن مسلم کہتے ہیں: پھر میں نے ایک حاجی شخص کو یہ ہدایت کی جو میرے اور اُن کے درمیان موجود تھا' میں نے اُن سے کہا: تم ان سے دریافت کرو کہ کیا کوئی ایسا شخص تھا جس نے یہ نذر مانی تھی کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی پیشانی پر بوسہ دے گا' اور پھر وہ آپ کی پیشانی سجدہ کرنے کے لیے آیا۔ تو اُنہوں نے کہا: تم یہاں آگے آؤ! وہ شخص اُن کے آگے آیا یہاں تک کہ وہ شخص قبلہ کی سمت میں آپ کے آگے آ گیا۔ نبی اکرم ﷺ کے قبلہ کی طرف وہ شخص موجود تھا' نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر اُس کی طرف بڑھایا یہاں تک کہ آپ نے اُسے موقع دیا تو اُس نے آپ کی پیشانی پر سجدہ کیا' ان دونوں کا رُخ قبلہ کی طرف تھا اور ان میں سے کوئی ایک بھی نماز کی حالت میں نہیں تھا۔

حسن بن مسلم کہتے ہیں: جس شخص نے یہ خبر بیان کی اُس نے غلطی کی کیونکہ روایت کے یہ الفاظ ہیں: ''وہ ضرور بوسہ لے گا''۔ راوی کہتے ہیں: اس سے مجھے پتا چل گیا کہ روایت وہی ہے جو طاؤس نے نقل کی ہے' اور مجھے یہ بھی اندازہ ہو گیا کہ وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے ہیں' آدمی اس طرح نماز ادا کرے کہ اُس کا رُخ کسی دوسرے شخص کی طرف ہو۔

**2394** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي رَجُلٌ، مِنْ بَنِي خُزَيْمَةَ: اَنَّ خُزَيْمَةَ بْنَ ثَابِتٍ، نَذَرَ لَيَسْجُدَنَّ عَلٰى جَبِينِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَكَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَفْسُ الرَّجُلِ فَكَانَ هٰذَا الْخَبَرُ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: بنوخزیمہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے بتائی ہے: حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ نے یہ نذر مانی کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی پیشانی پر ضرور سجدہ کریں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ کو یہ بات اچھی نہیں لگی' تو اصل واقعہ یوں ہے۔

**2395** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنِّي نَذَرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى وَجْهِكَ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، ثُمَّ اَدْنَى الرَّجُلُ رَاْسَهُ مِنْ خَلْفِهِ، فَسَجَدَ الرَّجُلُ مِنْ خَلْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ

✻✻ طاؤس بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: میں نے یہ نذر مانی ہے' میں آپ کی پیشانی پر سجدہ کروں گا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے قبلہ کی طرف رُخ کیا' پھر اُس شخص نے اپنا سر آپ کے پیچھے سے آگے بڑھایا' تو اُس شخص نے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سے سجدہ کیا' جبکہ اُس شخص کا رُخ قبلہ کی طرف تھا۔

**2396** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ شَمِرِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ: رَاَى عُمَرُ رَجُلًا يُصَلِّي وَرَجُلٌ مُسْتَقْبِلُهُ، فَاَقْبَلَ عَلٰى هٰذَا بِالدِّرَّةِ، وَقَالَ: تُصَلِّي وَهٰذَا مُسْتَقْبِلُكَ؟ وَاَقْبَلَ عَلٰى هٰذَا بِالدِّرَّةِ قَالَ: اَتَسْتَقْبِلُهُ وَهُوَ يُصَلِّي؟

٭٭ ہلال بن یساف بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' ایک دوسرا شخص اس کے عین سامنے موجود تھا۔ تو وہ دُرّہ لے کر اُس کی طرف بڑھے اور بولے: تم نماز ادا کر رہے ہو؟ جبکہ یہ شخص تمہارے سامنے موجود ہے۔ پھر وہ دُرّہ لے کر دوسرے شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے: یہ نماز ادا کر رہا ہے اور تم اس کی طرف رُخ کر کے بیٹھے ہوئے ہو۔

## بَابُ مَسْحِ الْحَصَا

## باب: کنکریوں پر ہاتھ پھیرنا

**2397** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَانَ يُنْهٰى عَنْ مَسْحِ التُّرَابِ لِلْوَجْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَيُقَالُ: اِذَا رَاَيْتَ شَيْئًا تَكْرَهُهُ فَاَخِّرْهُ، قُلْتُ: اَيُّ شَيْءٍ؟ قَالَ: قَدْ سَمِعْنَا ذٰلِكَ، وَاَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ لَا تَمْسَحَهَا، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ لَوْ مَسَحْتُ؟ قَالَ: فَلَا تَعُدْ، وَلَا تَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا چہرے سے مٹی پونچھنے سے منع کیا گیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! یہ بات بیان کی جاتی ہے' جب تم کوئی ایسی چیز دیکھو' جسے تم ناپسند کرتے ہو تو اُسے پرے کر دو۔ میں نے دریافت کیا: کون سی چیز کی وجہ سے؟ اُنہوں نے جواب دیا: ہم نے یہ بات سنی ہے اور میرے نزدیک بھی یہ بات زیادہ پسندیدہ ہے' تم اُسے نہ پونچھو۔ میں نے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے اگر میں پونچھ لیتا ہوں؟ اُنہوں نے فرمایا: تم دوبارہ ایسا نہ کرنا' البتہ اس کی وجہ سے سجدۂ سہو کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

**2398** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلَاةِ فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ فَلَا تُحَرِّكُوا الْحَصَى

٭٭ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے' تو رحمت اُس کے سامنے موجود ہوتی ہے' اس لیے تم (نماز ادا کرنے کے دوران) کنکریوں کو حرکت نہ دو''۔

**2399** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ اَبَا الْاَحْوَصِ حَدَّثَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا ذَرٍّ يَقُوْلُ: قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ لِلصَّلَاةِ فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ فَلَا يَمْسَحَنَّ الْحَصَى

٭٭ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جب کوئی شخص نماز ادا کرنے کے لیے کھڑا ہو تو رحمت اُس کے سامنے کھڑی ہوئی ہوتی ہے' اس لیے اُسے (نماز ادا کرنے کے دوران) کنکریوں پر ہاتھ ہرگز نہیں پھیرنا چاہیے''۔

**2400** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَعْمَرٌ، وَابْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ، اَنَّهُ قَالَ: مَنْ اَقْبَلَ لِيَشْهَدَ الصَّلَاةَ فَاُقِيمَتْ وَهُوَ بِالطَّرِيقِ، فَلَا يُسْرِعْ، وَلَا يَزِيْدُ عَلٰى هَيْئَةِ مِشْيَتِهِ الْاُولٰى، فَمَا اَدْرَكَ فَلْيُصَلِّ مَعَ الْاِمَامِ، وَمَا لَمْ يُدْرِكْ فَلْيُتِمَّهُ، وَلَا يَمْسَحُ اِذَا صَلّٰى وَجْهَهُ، فَاِنْ مَسَحَ فَوَاحِدَةٌ، وَاِنْ يَّصْبِرْ عَنْهَا خَيْرٌ لَهُ مِنْ مِائَةِ نَاقَةٍ سُوْدِ الْحَدَقِ

٭٭ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص نماز میں شریک ہونے کے لیے آتا ہے اور نماز کھڑی ہو چکی ہو اور وہ شخص ابھی راستے میں ہو' تو وہ تیزی سے نہ چلے' پہلے جس رفتار سے چل رہا تھا اُس سے زیادہ رفتار تیز نہ کرے' جتنی نماز اُسے ملے وہ امام کے ساتھ ادا کر لے اور جو نماز وہ نہ پا سکا ہو' اُسے بعد میں مکمل کر لے اور جب وہ نماز ادا کر رہا ہو' تو اپنے چہرے پر ہاتھ نہ پھیرے' اگر ہاتھ پھیرتا بھی ہے' تو صرف ایک مرتبہ ایسا کرے' اور اگر وہ اسے بھی کرنے سے رُک جائے' تو یہ اُس کے لیے سیاہ آنکھوں والی ایک سو اونٹنیاں (ملنے) سے زیادہ بہتر ہے۔

**2401** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، رَفَعَ اِلٰى اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: رُخِّصَ فِيْ مَسْحَةٍ لِلسُّجُوْدِ، وَتَرْكُهَا خَيْرٌ مِنْ مِائَةِ نَاقَةٍ سُوْدِ الْعَيْنِ

٭٭ ایوب نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: سجدہ کے لیے ہاتھ پھیرنے کی رخصت دی گئی ہے' لیکن اسے ترک کر دینا سیاہ آنکھوں والی ایک سو اونٹنیاں ملنے سے زیادہ بہتر ہے۔

**2402** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ بَنِيْ غِفَارٍ، عَنْ اَبِيْ بَصْرَةَ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: اِذَا دَنَيْتَ الصَّلَاةَ فَامْشِ عَلٰى هَيْئَتِكَ فَصَلِّ مَا اَدْرَكْتَ، وَاَتِمَّ مَا سَبَقَكَ، وَلَا تَمْسَحِ الْاَرْضَ اِلَّا مَسْحَةً، وَاَنْ تَصْبِرَ عَنْهَا خَيْرٌ لَكَ مِنْ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلِّهَا سُوْدُ الْحَدَقَةِ

٭٭ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب تم نماز کے لیے آؤ' تو اپنی عام رفتار سے چلتے ہوئے آؤ' جتنی نماز تمہیں ملے اُسے ادا کر لو اور جو گزر چکی ہو' اُسے بعد میں مکمل کر لو اور تم زمین پر صرف ایک مرتبہ ہاتھ پھیرو اور اگر تم ایسا نہیں کرتے' تو یہ تمہارے لیے ایک سو اونٹنیوں سے زیادہ بہتر ہے' جو سب سیاہ آنکھوں والی ہوں۔

**2403** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ عِيْسٰى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى سَاَلْتُهُ عَنْ مَسْحِ الْحَصٰى، فَقَالَ: وَاحِدَةً اَوْ دَعْ

٭٭ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر چیز کے بارے میں دریافت کیا' یہاں

تک کہ میں نے آپ سے (نماز کے دوران) کنکریوں پر ہاتھ پھیرنے کے بارے میں بھی دریافت کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''ایک مرتبہ (کر سکتے ہو) یا اُسے بھی ترک کر دو''۔

**2404** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ: قَالَ اَبُو ذَرٍّ: سَاَلْتُ خَلِيْلِي عَنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى مَسْحِ الْحَصَى قَالَ: وَاحِدَةً

٭٭ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر چیز کے بارے میں دریافت کیا' یہاں تک کہ کنکریوں پر ہاتھ پھیرنے کے بارے میں بھی دریافت کیا' تو آپ نے فرمایا: ایک مرتبہ (ایسا کر سکتے ہو)۔

**2405** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ قَالَ: مَرَّ اَبُو ذَرٍّ وَاَنَا اُصَلِّي، فَقَالَ: اِنَّ الْاَرْضَ لَا تُمْسَحُ اِلَّا مَسْحَةً

٭٭ محمد بن طلحہ اور عبداللہ بن عیاش بن ابوربیعہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ گزرے' میں اُس وقت نماز ادا کر رہا تھا' تو اُنہوں نے فرمایا: زمین پر صرف ایک مرتبہ ہاتھ پھیرا جا سکتا ہے۔

**2406** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ لَهُ فِيْ مَسْحِ الْحَصَى فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: اِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً

٭٭ یحییٰ بن ابوکثیر' ابوسلمہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نماز کے دوران کنکریوں پر ہاتھ پھیرنے کے بارے میں عرض کی گئی' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے کرنا ہی ہے' تو ایک مرتبہ یہ کرو۔

**2407** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ يُسَوِّي الْحَصَى بِيَدِهِ مَرَّةً وَّاحِدَةً اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّسْجُدَ، وَيَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهِ: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ

٭٭ عبدالرحمٰن بن زید بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ جب سجدہ میں جانے کا ارادہ کرتے تھے' تو ایک مرتبہ اپنے ہاتھ کے ذریعہ کنکریاں برابر کرتے تھے اور وہ سجدہ میں یہ پڑھتے تھے:

''میں حاضر ہوں! اے اللہ! میں حاضر ہوں! سعادت مندی تیرے دستِ قدرت میں ہے (یا میں تیری عبادت میں موافقت کرتا ہوں)''۔

**2408** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَمِّهِ ابْنِ اَبِيْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عُثْمَانَ فَقَامَتِ الصَّلَاةُ وَاَنَا اُكَلِّمُهُ فِيْ اَنْ يَّفْرِضَ لِي، فَلَمْ اَزَلْ اُكَلِّمُهُ، وَهُوَ يُسَوِّي الْحَصَى بِيَدِهِ، حَتَّى جَاءَهُ رِجَالٌ قَدْ كَانَ وَكَّلَهُمْ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ، فَاَخْبَرُوهُ اَنَّهَا قَدِ اسْتَوَتْ، فَقَالَ لِي: اسْتَوِ فِي الصَّفِّ، ثُمَّ كَبَّرَ

٭٭ امام مالک' اپنے چچا ابوسہیل کے حوالے سے اُن کے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا' نماز کے لیے اقامت ہوئی' میں اُن کے ساتھ یہ بات چیت کر رہا تھا' وہ میرے لیے کچھ مقرر کر دیں' میں اُن کے ساتھ مسلسل

بات چیت کرتا رہا اور وہ اپنے ہاتھ کے ذریعہ کنکریاں برابر کرتے رہے اسی دوران کچھ لوگ اُن کے پاس آئے جنہیں اُنہوں نے صفیں درست کرنے کے لیے مقرر کیا تھا' اُن لوگوں نے اُنہیں بتایا کہ صفیں درست ہو چکی ہیں' تو اُنہوں نے مجھ سے فرمایا: تم صف ٹھیک کرلو! پھر اُنہوں نے تکبیر کہہ دی۔

**2409** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: كَانَ طَاؤُسٌ يَمْسَحُ لِوَجْهِهِ التُّرَابَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَسْجُدَ مَسْحَةً. قَالَ: وَذَكَرَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ،

* * ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: طاؤس جب سجدہ میں جانے کا ارادہ کرتے تھے' تو اپنے چہرے سے صرف ایک مرتبہ مٹی صاف کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابن جریج نے بھی طاؤس کے حوالے سے یہی روایت ذکر کی ہے۔

**2410** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَسْجُدُ عَلَى الْحَجَرِ يُعَادِئْ وَجْهِي؟ قَالَ: اَلْقِهِ وَاسْجُدْ بِوَجْهِكَ حَتَّى تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ، اَوْ حَوِّلْ وَجْهَكَ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر میں پتھر پر سجدہ کرتا ہوں' تو کیا میں اپنے چہرے کو اس پر رکھ لوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: تم اُسے ایک طرف کر دو گے' اور اپنے چہرے کے ساتھ سجدہ کرو گے' یہاں تک کہ تمہارا چہرہ زمین پر ہو' یا پھر تم اپنے چہرہ کو موڑ لو گے۔

**2411** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُقَلِّبُ الْحَصَى فِي الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: مَنِ الَّذِي كَانَ يُقَلِّبُ الْحَصَى فِي الصَّلَاةِ؟، قَالَ الرَّجُلُ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: فَهُوَ حَظُّكَ مِنْ صَلَاتِكَ

* * یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو مسجد میں نماز کے دوران کنکریاں اُلٹتے پلٹتے ہوئے سنا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے' تو آپ نے دریافت کیا: کون شخص نماز کے دوران کنکریاں اُلٹ رہا تھا؟ ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! میں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہاری نماز میں سے تمہارا حصہ یہی تھا۔

**2412** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ: تَقْلِيبُ الْحَصَى فِي الْمَسْجِدِ اَذًى لِلْمَلَكِ.

* * طلحہ بن مصرف بیان کرتے ہیں: مسجد میں کنکریاں پلٹنا' فرشتے کے لیے تکلیف کا باعث ہوتا ہے۔

**2413** - اقوالِ تابعین: عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ مِثْلَهُ

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

**2414** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَاِنَّهُمْ كَانُوْا يُشَدِّدُوْنَ فِي الْمَسْحِ لِلْحَصَى لِمَوْضِعِ الْجَبِيْنِ وَلَا يُشَدِّدُوْنَ فِي مَسْحِ الْوَجْهِ مِنَ التُّرَابِ؟ قَالَ: اَجَلْ، هَا اللّٰهُ اِذًا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: لوگ پیشانی کی جگہ کے لیے کنکریوں پر ہاتھ پھیرنے کے بارے میں شدت سے کام لیتے ہیں اتنی شدت وہ چہرے سے مٹی پونچھنے کے بارے میں نہیں کرتے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اللہ کی قسم! ایسا ہی ہے۔

## بَابُ مَتَى يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ وَجْهِهِ
## باب: چہرے سے مٹی کب پونچھی جائے گی؟

**2415** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: نَفَضْتُ يَدَيَّ مِنَ التُّرَابِ قَبْلَ اَنْ اَفْرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ: مَا اُحِبُّ ذٰلِكَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں نماز سے فارغ ہونے سے پہلے اپنے ہاتھوں سے مٹی جھاڑ سکتا ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے۔

**2416** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: اَنَّهُ كَانَ يَمْسَحُ جَبْهَتَهُ اِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

٭٭ قتادہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے پیشانی سے مٹی صاف کر لیتے تھے۔

**2417** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: رُبَّمَا رَاَيْتُ الزُّهْرِيَّ يَفْعَلُهُ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: بعض اوقات میں نے زہری کو بھی ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

**2418** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ اَهْلِ الْجَزِيرَةِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ عَلَاثَةَ قَالَ: كَانَ يُسْتَحَبُّ لِلرَّجُلِ اِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ اَنْ يَمْسَحَ التُّرَابَ مِنْ وَجْهِهِ، ثُمَّ يَقُولُ: بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، اللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّي الْحَزَنَ

٭٭ امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: میں نے اہلِ جزیرہ کے ایک بزرگ جن کا نام ابن علاثہ تھا' ان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے جب وہ نماز سے فارغ ہو تو اپنے چہرے سے مٹی پونچھ لے اور پھر یہ پڑھے:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہ غیب اور شہادت کا علم رکھتا ہے' اے اللہ! مجھ سے دُکھ [illegible] دور کر دے''۔

**2419** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ يُقَالُ: اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَا تَمْسَحَ بِوَجْهِكَ مِنَ التُّرَابِ حَتّٰى تَفْرَغَ مِنْ صَلَاتِكَ فَافْعَلْ، وَاِنْ مَسَحْتَ فَلَا حَرَجَ، وَاَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ لَا تَمْسَحَ حَتّٰى تَفْرَغَ، قَالَ عَطَاءٌ: وَكُلُّ ذٰلِكَ اَصْنَعُ رُبَّمَا مَسَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَفْرَغَ مِنْ صَلَاتِي، وَرُبَّمَا لَمْ اَمْسَحْ حَتّٰى اَفْرَغَ مِنْ

صلاتہی

✽✽ عطاء فرماتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے: اگر تم سے ہو سکے تو نماز سے فارغ ہونے سے پہلے اپنے چہرے سے مٹی کو نہ پونچھو اور اگر تم پونچھ لیتے ہو تو اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے' تاہم میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ بات یہ ہے' تم نماز سے فارغ ہونے تک اُسے نہ پونچھو۔

عطاء کہتے ہیں: میں ان میں سے ہر ایک کام کر لیتا ہوں' بعض اوقات میں نماز سے فارغ ہونے سے پہلے مٹی پونچھ لیتا ہوں' بعض اوقات میں اُس وقت تک نہیں پونچھتا جب تک میں نماز سے فارغ نہیں ہو جاتا۔

**2420** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ مَسَحْتُ وَجْهِي بَعْدَ اَنْ اَقُوْلَ: السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، وَاَتَشَهَّدُ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ الْاِمَامُ؟ قَالَ: لَا يَضُرُّكَ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' اگر میں السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین پڑھنے اور تشہد کے کلمات پڑھنے کے بعد' اور امام کے سلام پھیرنے سے پہلے' اپنے چہرے سے مٹی پونچھ لیتا ہوں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: یہ چیز تمہیں نقصان نہیں دے گی۔

**2421** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ لَا تَمْسَحَ حَتّٰى تَفْرَغَ

✽✽ ابن جریج' عطاء کا یہ قول نقل کرتے ہیں: میرے نزدیک یہ بات پسندیدہ ہے' تم اُس وقت تک (مٹی) نہ پونچھو' جب تک تم (نماز سے) فارغ نہیں ہو جاتے۔

**2422** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، سَمِعَ مَيْمُوْنَ بْنَ مِهْرَانَ: كَرِهَ اَنْ يَمْسَحَ الرَّجُلُ وَجْهَهُ مِنَ التُّرَابِ فِي الصَّلَاةِ قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلْحَسَنِ، وَقَدْ كَانَ يَمْسَحُ وَجْهَهُ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ قَالَ: اَفَاَدَعُ التُّرَابَ عَلٰى وَجْهِي؟

✽✽ معمر ایک شخص کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے میمون بن مہران کو سنا کہ اُنہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا کہ آدمی نماز کے دوران اپنے چہرے سے مٹی پونچھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا ذکر حسن سے کیا' وہ سلام پھیرنے سے پہلے اپنے چہرے سے مٹی پونچھ لیتے تھے' تو اُنہوں نے فرمایا: کیا میں اپنے چہرے پر مٹی موجود رہنے دوں۔

## بَابُ الصُّفُوْفِ

## باب: صفوں کا بیان

**2423** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَصُفُّوْنَ حَتّٰى نَزَلَتْ: (وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّوْنَ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ) (الصافات: 166)

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: پہلے لوگ صفیں نہیں بناتے تھے' یہاں تک کہ یہ آیت نازل

ہوئی:

"بے شک ہم صفیں بنانے والے ہیں' بے شک ہم تسبیح بیان کرنے والے ہیں"۔

**2424** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَقِيمُوا الصُّفُوفَ، فَاِنَّ اِقَامَةَ الصُّفُوفِ مِنْ حُسْنِ الصَّلَاةِ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"صفیں درست رکھو' کیونکہ صفیں درست رکھنا' نماز کی خوبصورتی کا حصہ ہے"۔

**2425** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ اِقَامَةَ الصَّفِّ

✵✵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"نماز کی تکمیل میں' صف درست رکھنا بھی شامل ہے"۔

**2426** - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

**2427** - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَاهَدُوا هٰذِهِ الصُّفُوفَ، فَاِنِّي اَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِي

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم ان صفوں کا خیال رکھا کرو' کیونکہ میں تمہیں اپنے پیچھے بھی دیکھ لیتا ہوں"۔

**2428** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَقُوْلُ: مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ اعْتِدَالُ الصَّفِّ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے تھے: نماز کی تکمیل میں' صف کو درست رکھنا بھی شامل ہے۔

**2429** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: كَانَ

---

2425–مسند احمد بن حنبل، مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنه، حديث:14194، مسند ابي يعلى الموصلي، مسند جابر، حديث:2112، المعجم الاوسط للطبراني، باب الالف، من اسمه اسحاق، حديث:3052، المعجم الكبير للطبراني، باب الجيم، باب من اسمه جابر، ومن غرائب حديث جابر بن عبد الله رضي الله عنه، حديث:1725

2427–مسند احمد بن حنبل، مسند انس بن مالك رضي الله تعالى عنه، حديث:12422، مسند عبد بن حميد، مسند انس بن مالك، حديث:1255

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَوِّمُنَا فِي الصَّلَاةِ كَاَنَّمَا يُقَوِّمُ بِنَا الْقِدَاحَ، فَفَعَلَ بِنَا ذٰلِكَ مِرَارًا حَتّٰى اِذَا رَاٰى اَنْ قَدْ عَلِمْنَا تَقَدَّمَ فَرَاٰى صَدْرَ رَجُلٍ خَارِجًا، فَقَالَ: عِبَادَ اللّٰهِ الْمُسْلِمِيْنَ، لَتُقِيْمُنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ

✵✵ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفیں یوں درست کروار ہے تھے' جس طرح تیر کو ٹھیک کیا جاتا ہے' آپ نے کئی مرتبہ ایسا کیا' یہاں تک کہ جب آپ نے یہ اندازہ لگایا کہ اب ہمیں علم ہو چکا ہے (یا ہم نے صفیں ٹھیک کر لی ہیں) پھر آپ آگے بڑھے' پھر آپ نے ایک شخص کا سینہ آگے بڑھے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا:

''اللہ کے بندو! یا تو تم صفیں درست رکھو گے' یا پھر اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلافات پیدا کر دے گا''۔

**2430** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ الْاَزْدِيِّ، عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ، وَيَقُوْلُ: لَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ، لِيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ: فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ اَشَدُّ اخْتِلَافًا

✵✵ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے یہ ارشاد فرماتے تھے:

''(صفوں میں) اختلاف نہ کرو' ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آ جائے گا' اور تم میں سے سمجھدار اور تجربہ کار افراد میرے قریب کھڑے ہوں' اُس کے بعد اُن کے قریبی لوگ ہوں' اُس کے بعد اُن کے قریبی لوگ ہوں''۔

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آج تم لوگوں کے درمیان شدید ترین اختلافات پائے جاتے ہیں۔

**2431** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ صُدُوْرَنَا فِي الصَّلَاةِ مِنْ هَاهُنَا اِلٰى هَاهُنَا، فَيَقُوْلُ: سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ، لَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ، اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ - اَوْ قَالَ: الصُّفُوْفِ - وَمَنْ مَنَحَ مَنِيْحَةَ وَرِقٍ اَوْ لَبَنٍ، اَوْ اَهْدٰى زُقَاقًا فَهُوَ عَدْلُ رَقَبَةٍ

✵✵ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں' یہاں سے لے کر وہاں تک' ہمارے سینوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور یہ فرماتے تھے:

''صفیں درست رکھو' اس میں اختلاف نہ کرو' ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آ جائے گا' بے شک اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے پہلی صف والوں پر (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) پہلی صفوں والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں' جو شخص چاندی یا دودھ عطیہ کے طور پر دیتا ہے' یا کسی کو راستہ بتاتا ہے (ایک مفہوم یہ ہے' کسی کو کھجور کا ایک خوشہ دیتا ہے) تو یہ غلام آزاد کرنے کے برابر ہے''۔

**2432** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ تَمِيمِ الطَّائِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا تَصُفُّونَ خَلْفِي كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ؟ قَالُوْا: وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ؟ قَالَ: يُتِمُّونَ الصُّفُوفَ الْمُقَدَّمَةَ، وَيَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ

✵✵ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم لوگ میرے پیچھے اُس طرح صفیں قائم کیوں نہیں کرتے؟ جس طرح فرشتے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں صفیں بناتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کی: فرشتے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں کیسے صفیں بناتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ آگے والی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور صف کو سیدھا رکھتے ہیں۔

**2433** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ بْنِ اَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ عُمَرَ، فَيَقُولُ: سُدُّوا صُفُوفَكُمْ، لِتَلْتَقِيَ مَنَاكِبُكُمْ، لَا يَتَخَلَّلُكُمُ الشَّيْطَانُ، كَاَنَّهَا بَنَاتُ حَذَفٍ

✵✵ علقمہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے تو وہ یہ فرماتے تھے: اپنی صفیں ٹھیک رکھو اور اپنے کندھے برابر رکھو شیطان تمہارے درمیان نہ آ جائے یوں جیسے وہ چھوٹی بکری ہوتا ہے۔

**2434** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَتَرَاصُّوا فِي الصَّفِّ، اَوْ يَتَخَلَّلُكُمْ اَوْلَادُ الْحَذَفِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَاِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصُّفُوفَ

✵✵ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یا تو تم صفیں درست رکھا کرو یا شیاطین تمہارے درمیان آ جائیں گے بے شک اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے اُن لوگوں پر رحمت نازل کرتے ہیں جو صفیں درست رکھتے ہیں۔

**2435** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عِمْرَانَ الْجُعْفِيِّ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: كَانَ بِلَالٌ يَضْرِبُ اَقْدَامَنَا فِي الصَّلَاةِ، وَيُسَوِّي مَنَاكِبَنَا

✵✵ سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ نماز میں ہمارے پاؤں پر مارتے تھے اور ہمارے کندھے برابر کرتے تھے۔

**2436** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ قَالَ: رَاَيْتُ عُمَرَ اِذَا تَقَدَّمَ اِلَى الصَّلَاةِ نَظَرَ اِلَى الْمَنَاكِبِ وَالْاَقْدَامِ

✵✵ ابوعثمان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ جب وہ نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھتے تھے تو (لوگوں کے) کندھوں اور پاؤں کا جائزہ لیتے تھے۔

**2437** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَبْعَثُ رَجُلًا يُقَوِّمُ الصُّفُوفَ، ثُمَّ لَا يُكَبِّرُ حَتَّى يَاْتِيَهُ، فَيُخْبِرَهُ اَنَّ الصُّفُوفَ قَدِ اعْتَدَلَتْ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک شخص کو بھیجتے تھے' جو صفیں ٹھیک کرواتا تھا' وہ اُس وقت تک تکبیر نہیں کہتے تھے جب تک وہ شخص اُن کے پاس آ کر بتا نہیں دیتا تھا' صفیں درست ہو چکی ہیں۔

**2438** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَاْمُرُ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ، فَاِذَا جَاءُ وْا فَاَخْبَرُوهُ اَنْ قَدِ اسْتَوَتْ كَبَّرَ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ صفیں درست کرنے کا حکم دیتے تھے' جب لوگ آ کر اُنہیں بتاتے تھے کہ صفیں درست ہو چکی ہیں' وہ اُس وقت تکبیر کہتے تھے۔

**2439** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ عُمَرُ لَا يُكَبِّرُ حَتّٰى تَعْتَدِلَ الصُّفُوفُ، يُوَكِّلُ بِذٰلِكَ رِجَالًا

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُس وقت تک تکبیر نہیں کہتے تھے جب تک صفیں ٹھیک نہیں ہو جاتی تھیں' اُنہوں نے اس کام کے لیے آدمی مقرر کیے ہوئے تھے۔

**2440** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: سَوُّوا صُفُوفَكُمْ، وَحَاذُوا الْمَنَاكِبَ، وَاَعِينُوا اِمَاءَ كُمْ، وَكُفُّوا اَنْفُسَكُمْ، فَاِنَّ الْمُؤْمِنَ يَكُفُّ نَفْسَهُ، وَيُعِينُ اِمَاءَ هُ، وَاِنَّ الْمُنَافِقَ لَا يُعِينُ اِمَاءَ هُ، وَلَا يَكُفُّ نَفْسَهُ، وَلَا تُكَلِّفُوا الْغُلَامَ غَيْرَ الصَّانِعِ الْخَرَاجَ، فَاِنَّهُ اِذَا لَمْ يَجِدْ خَرَاجَهُ سَرَقَ، وَلَا تُكَلِّفُوا الْاَمَةَ غَيْرَ الصَّانِعِ خَرَاجًا، فَاِنَّهَا اِذَا لَمْ تَجِدْ شَيْئًا الْتَمَسَتْهُ بِفَرْجِهَا

✵✵ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یہ فرماتے تھے: صفیں درست رکھو' کندھے برابر رکھو اور اپنی کنیزوں کی مدد کرو' اپنی جانوں کو روک کے رکھو' کیونکہ مؤمن اپنے آپ کو روک کے رکھتا ہے اور اپنی کنیز کی مدد کرتا ہے' جبکہ منافق اپنی کنیز کی مدد نہیں کرتا اور اپنے آپ کو روک کے نہیں رکھتا اور غلام کو خراج ادا کرنے کا پابند نہ کرو' ایسا غلام جو کاریگر نہ ہو' کیونکہ جب اُسے خراج کی ادائیگی کے لیے کچھ نہیں ملے گا تو وہ چوری کرے گا' اور جو کنیز کاریگر نہ ہو' اُسے خراج کا پابند نہ کرو' کیونکہ جب اُسے کوئی چیز نہیں ملے گی' تو وہ اپنی شرمگاہ کے عوض میں رقم حاصل کرنا چاہے گی۔

**2441** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيهِ، وَعَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ، يَقُولُ: اَقِيمُوا الصُّفُوفَ، وَحَاذُوا الْمَنَاكِبَ، وَاَنْصِتُوا، فَاِنَّ اَجْرَ الْمُنْصِتِ الَّذِي لَا يَسْمَعُ كَاَجْرِ الْمُنْصِتِ الَّذِي يَسْمَعُ

✵✵ موسیٰ بن عقبہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"صفیں درست رکھو' کندھے برابر رکھو' خاموش رہو کیونکہ جو شخص نہیں سنتا اور خاموش رہتا ہے' اُس کا اجر اُسی طرح ہے جو سن کر خاموش رہتا ہے"۔

# بَابُ بَقِيَّةِ الصُّفُوفِ

## باب: بقیہ صفوں کا بیان

**2442** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَبِیْ عَامِرٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِیْ خُطْبَتِهٖ، قَلَّ مَا يَدَعُ اَنْ يَّخْطُبَ بِهٖ: اِذَا قَامَ الْاِمَامُ فَاسْتَمِعُوْا وَاَنْصِتُوْا، فَاِنَّ لِلْمُنْصِتِ الَّذِیْ لَا يَسْمَعُ مِنَ الْحَظِّ مِثْلَ الَّذِیْ يَسْمَعُ، فَاِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَاعْدِلُوا الصُّفُوْفَ، حَاذُوْا بِالْمَنَاكِبِ، فَاِنَّ اعْتِدَالَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ، ثُمَّ لَا يُكَبِّرُ حَتّٰى يَاْتِيَهٗ رِجَالٌ قَدْ وَكَّلَهُمْ لِتَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ، يُخْبِرُوْنَهٗ اَنَّهَا قَدِ اسْتَوَتْ، فَيُكَبِّرُ

✵✵ مالک بن ابوعامر بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اپنے خطبہ میں یہ کہا کرتے تھے اور بہت کم ایسا ہوتا تھا' وہ خطبہ کے دوران یہ نہ کہتے ہوں' (وہ یہ فرماتے تھے:) جب امام کھڑا ہو جائے (یعنی خطبہ دینے لگے) تو تم غور سے سنو اور خاموش رہو کیونکہ جس شخص کو آواز نہیں آ رہی اور وہ پھر بھی خاموش رہتا ہے' تو اُسے اُتنا ہی ثواب ملے گا' جتنا اُس شخص کو ملے گا' جو سن کر (خاموش رہتا ہے) اور جب نماز کھڑی ہو جائے' تو صفیں درست رکھو' کندھے برابر رکھو' کیونکہ صفیں برابر رکھنا' نماز کی تکمیل کا حصہ ہے' پھر وہ اُس وقت تک تکبیر نہیں کہتے تھے' جب تک کچھ لوگ اُن کے پاس آ کر اُنہیں بتا نہیں دیتے تھے (کہ صفیں درست ہو چکی ہیں) یہ وہ لوگ تھے' جنہیں اُنہوں نے صفیں درست کرنے کے لیے مقرر کیا ہوتا تھا' اُس کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تکبیر کہتے تھے۔

**2443** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ، مَوْلٰى عُمَرَ قَالَ: كَانَ عُثْمَانُ يَقُوْلُ: اعْدِلُوا الصُّفُوْفَ، وَصُفُّوا الْاَقْدَامَ، وَحَاذُوا الْمَنَاكِبَ، وَاسْمَعُوْا وَاَنْصِتُوْا، فَاِنَّ لِلْمُنْصِتِ الَّذِیْ لَا يَسْمَعُ مِثْلَ مَا لِلْمُنْصِتِ الَّذِیْ يَسْمَعُ

✵✵ داؤد بن حصین' جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یہ فرماتے تھے: صفیں برابر رکھو' قدموں کو برابر رکھو' کندھے برابر رکھو' سنو اور خاموش رہو کیونکہ خاموش رہنے والا وہ شخص جو سنتا نہیں ہے' اُسے بھی اُس کی مانند اجر ملتا ہے (جو خطبہ کو) سنتا ہے اور خاموش رہتا ہے۔

**2444** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: رَاَيْتُ اَحْرَاسَ بَعْضِ اُمَرَاءِ مَكَّةَ يَاْمُرُوْنَ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ، وَلَا يُصَلُّوْنَ مَعَ النَّاسِ، فَقُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَعَجَبَكَ ذٰلِكَ مِنَ الْاَحْرَاسِ؟ قَالَ: لَا وَاللّٰهِ، حَتّٰى يُصَلُّوْا مَعَ النَّاسِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے مکہ کے اُمراء کے سپاہیوں کو دیکھا کہ وہ صفیں درست کرنے کا حکم دے رہے تھے' وہ لوگوں کے ساتھ نماز ادا نہیں کرتے تھے' میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ کو ان سپاہیوں پر حیرانگی نہیں ہوتی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اللہ کی قسم! جب تک یہ لوگوں کے ساتھ نماز ادا نہیں کرتے (اُس وقت تک ان کا عمل ٹھیک نہیں ہوگا) سبحان اللہ!

**2445** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَرَأَيْتَ خُرُوجَ الْإِنْسَانِ مِنَ الصَّفِّ حِينَ يَجْلِسُونَ فِي التَّشَهُّدِ الْآخِرِ، فَيَتَّسِعُ مِنَ الصَّفِّ؟ قَالَ: مَا أُحِبُّهُ يَكُونُ إِلَّا بَعْدَ التَّسْلِيمِ، وَأَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَثْبُتَ، وَإِنْ كَانَ يُوَسِّعُ مِنْ زِحَامٍ فَلَا بَأْسَ بَعْدَ التَّسْلِيمِ أَيْضًا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' جب لوگ آخری تشہد میں بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں اور ایک شخص صف سے نکل جاتا ہے اور صف میں گنجائش پیدا ہو جاتی ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: مجھے یہ پسند نہیں ہے' یہ چیز سلام پھیرنے کے بعد ہونی چاہیے' میرے نزدیک پسندیدہ بات یہ ہے' وہ شخص اپنی جگہ پر بیٹھا رہے اور اگر وہ ہجوم کی وجہ سے کشادگی پیدا کرنا چاہتا ہے' تو سلام پھیرنے کے بعد اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**2446** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِلَّذِي يَخْرُجُ مِنَ الصُّفُوفِ: ذٰلِكَ مَجْلِسُ الشَّيْطَانِ، وَالَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ قَالَ: رَأْسُهُ مَزْمُومٌ بِيَدِ الشَّيْطَانِ، وَيَرْفَعُهُ وَيَضَعُهُ

✵✵ ابن منکدر بیان کرتے ہیں: جو شخص صف سے نکلا تھا' نبی اکرم ﷺ نے اُس سے فرمایا: یہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔ اور جو شخص امام سے پہلے سر اُٹھا لیتا ہے اُس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: اس کے سر میں ایک لگام موجود ہے جو شیطان کے ہاتھ میں ہے' وہی اسے اُٹھا دیتا ہے اور نیچے کر دیتا ہے۔

**2447** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: يَزْدَحِمُ النَّاسُ بَعْدَمَا يُكَبِّرُ الْإِمَامُ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ يَمْشِيَ بِيَدِ أَحَدٍ وَالنَّاسِ، فَيَخْرُجُ مِنْهُ إِلَى الصَّفِّ الَّذِي وَرَاءَهُ، مُغْتَفَرٌ يَمْشِي وَرَاءَهُ؟ قَالَ: لَيْسَ بِذٰلِكَ بَأْسٌ، قُلْتُ: يَخْرُجُ مُدْبِرَ الْقِبْلَةِ، مُقْبِلًا عَلَى الصَّفِّ الَّذِي وَرَاءَهُ؟ قَالَ: مَا أُحِبُّ ذٰلِكَ، قُلْتُ: وَلَا يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ؟ قَالَ: لَا إِنَّمَا يَنْفَتِلُ خَشْيَةَ أَنْ يَصْدِمَ إِنْسَانًا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: امام کے تکبیر کہنے کے بعد لوگوں کا ہجوم ہو جاتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! ماسوائے اس صورت کے' کہ کوئی شخص کسی دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر اُسے نکالے اور اُس صف کی طرف کر دے' جو اُس کے پیچھے ہے اور وہ شخص پیچھے چلتا ہوا جائے۔ تو عطاء فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میں نے کہا: اگر وہ قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے اور پیچھے موجود صف کی طرف رُخ کر کے نکلتا ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے۔ میں نے دریافت کیا: وہ سجدۂ سہو بھی نہیں کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! کیونکہ وہ اس اندیشہ کے تحت پیچھے ہوا ہے' کہیں وہ کسی انسان کو تکلیف نہ پہنچائے۔

**2448** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَيُكْرَهُ أَنْ يَمْشِيَ الْإِنْسَانُ يَخْرِقُ الصُّفُوفَ بَعْدَمَا يُكَبِّرُ الْإِمَامُ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ يَمْشِيَ بَيْنَ يَدَيْ أَحَدٍ، ثُمَّ قَالَ بَعْدُ: إِنْ خَرَقَ الصُّفُوفَ إِلَى فُرْجَةٍ فَقَدْ أَحْسَنَ، وَحَقٌّ عَلَى النَّاسِ أَنْ يَدْحَسُوا الصُّفُوفَ حَتّٰى لَا يَكُونَ بَيْنَهُمْ فُرَجٌ، ثُمَّ قَالَ: (إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِينَ

يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَرْصُوْصٌ) (الصف: 4)، فَالصَّلَاةُ اَحَقُّ اَنْ يَكُوْنَ فِيْهَا ذٰلِكَ

✷✷ امام عبدالرزاق ابن جریج کے بارے میں نقل کرتے ہیں میں نے اُن سے دریافت کیا: کیا یہ بات مکروہ ہے آدمی امام کے تکبیر کہنے کے بعد صفوں کو چیرتا ہوا چلا جائے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! البتہ اگر وہ کسی شخص کے آگے چلتا ہے تو معاملہ مختلف ہوگا۔ اُس کے بعد اُنہوں نے فرمایا: اگر وہ کھلی جگہ میں صفوں سے گزرتا ہے تو یہ اچھا ہے اور لوگوں پر یہ بات لازم ہے وہ صفیں اس طرح سے ملا کے رکھیں کہ اُن کے درمیان کشادگی نہ ہو۔ پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''بے شک اللہ تعالیٰ اُن لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اُس کی راہ میں صف بنا کر یوں لڑائی کرتے ہیں جیسے وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں''۔

پھر اُنہوں نے کہا: نماز تو اس بات کی زیادہ حقدار ہے اُس میں اس طرح کی صف بنائی جائے۔

## بَابُ فَضْلِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ

## باب: پہلی صف کی فضیلت

**2449** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ

✷✷ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے پہلی صف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں''۔

**2450** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ، قَالَا: صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ

✷✷ ابوصالح اور علی بن ربیعہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا کی پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے آگے کی صف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں''۔

**2451** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ جَعْدَةَ يَقُوْلُ: اَحَقُّ الصُّفُوْفِ بِالْاِتْمَامِ اَوَّلُهَا، اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ

✷✷ یحییٰ بن جعدہ بیان کرتے ہیں: مکمل کیے جانے کی زیادہ حقدار پہلی صف ہوتی ہے بے شک اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے پہلی صف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔

**2452** - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَعِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ،

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيّ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ: اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَغْفِرُ لِلصَّفِّ الْاَوَّلِ الْمُقَدَّمِ ثَلَاثًا، وَلِلثَّانِي مَرَّةً

✵✵ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی صف والوں کے لیے تین مرتبہ اور دوسری صف والوں کے لیے ایک مرتبہ دعائے مغفرت کرتے تھے۔

**2453** - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ حَتَّى يُخَلِّفَهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ

✵✵ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''لوگ پہلی صف سے مسلسل پیچھے رہتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ جہنم میں اُنہیں پیچھے کردے گا''۔

**2454** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، اَوْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يَتَقَدَّمُونَ الصُّفُوفَ بِصَلَاتِهِمْ، يَعْنِي الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے اُن لوگوں پر رحمت نازل کرتے ہیں جو نماز میں آگے کی صفوں میں ہوتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: اس سے مراد سب سے پہلی صف ہے۔

**2455** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي يَزِيدَ قَالَ: رَاَيْتُ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ يَتَخَلَّلُ الصُّفُوفَ حَتَّى يَنْتَهِيَ اِلَى الْاَوَّلِ وَالثَّانِي

✵✵ عبیداللہ بن ابویزید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ صفوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے پہلی یا دوسری صف تک آجایا کرتے تھے۔

## بَابُ مَنْ يَنْبَغِي اَنْ يَكُونَ فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ؟

## باب: کس شخص کو پہلی صف میں موجود ہونا چاہیے؟

**2456** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: لِيَلِيَنِي مِنْكُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهَى، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ

✵✵ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات ارشاد فرمایا کرتے تھے:

''تم میں سے سمجھدار اور تجربہ کار لوگوں کو میرے قریب کھڑا ہونا چاہیے اُس کے بعد اُن لوگوں کو جو اُن کے قریب کے مرتبہ کے ہوں''۔

**2457** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ اَنْ يَّلِيَهُ فِي الصَّلَاةِ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ

** حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند تھی کہ نماز میں آپ کے قریب مہاجرین اور انصار کھڑے ہوں۔

**2458** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عُثْمَانَ، اَنَّ عُمَرَ، كَانَ يَاْمُرُ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: تَقَدَّمْ يَا فُلَانُ، تَقَدَّمْ يَا فُلَانُ، تَاَخَّرْ يَا فُلَانُ، قَالَ سُفْيَانُ: يُقَدِّمُ صَالِحِيهِمْ، وَيُؤَخِّرُ الْاٰخَرِيْنَ

** عثمان نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ صفیں درست کرنے کا حکم دیتے تھے' پھر یہ فرماتے تھے: اے فلاں! تم آگے ہو جاؤ' اے فلاں! تم آگے آ جاؤ! اے فلاں! تم پیچھے چلے جاؤ! سفیان کہتے ہیں: وہ نیک لوگوں کو آگے کرتے تھے اور دوسرے لوگوں کو پیچھے کر دیتے تھے۔

**2459** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَاْمُرُ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ وَيَقُوْلُ: تَقَدَّمْ يَا فُلَانُ، اَرَاهُ قَالَ: لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَسْتَاْخِرُوْنَ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ

** ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ صفیں درست کرنے کا حکم دیتے تھے اور یہ فرماتے تھے: اے فلاں! تم آگے آ جاؤ! میرا خیال ہے' اُنہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے' کچھ لوگ مسلسل پیچھے ہٹتے رہیں گے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں پیچھے کر دے گا۔

**2460** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ لِصَلَاةِ الْعَصْرِ، فَتَقَدَّمْتُ فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَاَخَذَ بِمَنْكِبِيْ فَاَخَّرَنِيْ، وَقَامَ فِيْ مَقَامِيْ بَعْدَمَا كَبَّرَ الْاِمَامُ وَكَبَّرْتُ، فَلَمَّا فَرَغْنَا مِنَ الصَّلَاةِ الْتَفَتَ اِلَيَّ، فَقَالَ: اِنَّمَا اَخَّرْتُكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنَا اَنْ يُصَلِّيَ فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ، فَعَرَفْتُ اَنَّكَ لَسْتَ مِنْهُمْ فَاَخَّرْتُكَ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ

** قیس بن عباد بیان کرتے ہیں: جب میں مدینہ منورہ میں آیا' تو عصر کی نماز کے لیے مسجد میں داخل ہوا' میں پہلی صف میں آ گیا' اسی دوران ایک شخص آیا اُس نے مجھے کندھے سے پکڑ کر پیچھے کر دیا اور میری جگہ پر کھڑا ہو گیا' یہ امام کے تکبیر کہنے کے بعد کی بات ہے' میں نے تکبیر کہی' جب ہم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو اُس شخص نے میری طرف رُخ کر کے کہا: میں نے تمہیں اس لیے پیچھے کیا تھا کیونکہ اللہ کے رسول نے ہمیں یہ حکم دیا تھا' پہلی صف میں مہاجرین اور انصار نماز ادا کریں گے' مجھے یہ پتا چل گیا کہ تم اُن میں سے نہیں ہو' اس لیے میں نے تمہیں پیچھے کر دیا۔ میں نے (لوگوں سے) دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ تو اُن لوگوں نے بتایا: یہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ ہیں۔

**2461** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْهُمْ قَالَ: رَاَى حُذَيْفَةُ رَجُلًا فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ فَاَخَّرَهُ، وَقَالَ: لَسْتَ مِنْهُمْ

✿✿ ابن عیینہ نے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو پہلی صف میں کھڑا ہوا دیکھا' تو اُسے پیچھے کر دیا اور بولے: تم ان میں سے نہیں ہو۔

## بَابُ كَيْفَ يَقُوْلُ الْاِمَامُ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُكَبِّرَ؟

## باب: جب امام تکبیر کہنے کا ارادہ کرے گا' تو وہ کیا کہے گا؟

**2462** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ قَامَ فِي مُصَلَّاهُ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: عَدِّلُوا صُفُوفَكُمْ، فَاِنِّي اَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِي

✿✿ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نماز کے لیے اقامت کہہ دی جاتی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جائے نماز پر کھڑے ہو کر لوگوں کی طرف رُخ کر کے یہ ارشاد فرماتے تھے:

''اپنی صفیں درست رکھو' کیونکہ میں تمہیں اپنے پیچھے بھی دیکھ لیتا ہوں''۔

**2463** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ حِيْنَ يَقُوْمُ: تَعَاهَدُوا هٰذِهِ الصُّفُوفَ فَاِنِّي اَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِي

✿✿ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے تھے' تو یہ فرماتے تھے:

''صفوں کا خیال رکھو' کیونکہ میں تمہیں اپنے پیچھے بھی دیکھ لیتا ہوں''۔

**2464** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ، وَكَانَ يَؤُمُّنَا فَلَمَّا اَنْ قَامَ يَؤُمُّنَا قَالَ: سَوُّوا الصُّفُوفَ، فَاِنَّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ اِقَامَةَ الصَّفِّ

✿✿ حسن بن عبیداللہ بیان کرتے ہیں: میں نے عبدالرحمٰن بن یزید کو سنا' وہ ہماری امامت کیا کرتے تھے' جب وہ ہماری امامت کے لیے کھڑے ہوئے' تو انہوں نے کہا: صفیں درست رکھو' کیونکہ نماز کی تکمیل میں صف درست رکھنا بھی شامل ہے۔

**2465** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي صُفُوفَ النَّاسِ هُوَ بِنَفْسِهِ مِنْ وَرَائِهِمْ؟ قَالَ: قَدْ سَمِعْتُهُ قَالَ: فَحَسِبْتُ عَلَى الْاَئِمَّةِ اَنْ يَاْمُرُوْا حَرَسَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ تَسْوِيَةِ النَّاسِ؟ قَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ قَالَ: بَلْ يُؤْمَرُوْنَ فَيَكْفِيهِمْ اِنَّ النَّاسَ فِي ذٰلِكَ الزَّمَانِ قَلِيْلٌ، حَدِيْثُو عَهْدٍ بِكُفْرٍ، فَكَانُوْا يَعْلَمُوْنَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ اپنے پیچھے موجود لوگوں کی صفیں بذاتِ خود درست کروایا کرتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں نے یہ بات سنی ہے اور میرا یہ گمان ہے' اماموں پر یہ بات لازم ہے' وہ اپنے سپاہیوں کو اس بات کی ہدایت کریں کہ وہ لوگوں کی صفیں درست کروائیں۔ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! پھر اُنہوں نے کہا کہ اگر وہ صرف ہدایت کردیں' تو یہ بھی کافی ہے کیونکہ اُس زمانہ میں لوگ کم ہوتے تھے اور زمانۂ کفر کے قریب تھے اس لیے اُنہیں تعلیم دی جاتی تھی۔

**2466** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ قَالَ: كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ اِذَا قَلَّ النَّاسُ جَعَلَهُمْ مِنْ وَرَاءِ الْمَقَامِ، فَعِيبَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ اِنْسَانٌ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ مِنْ وَرَاءِ الْمَقَامِ مَنْ لَوْ جَعَلَهُمْ حَوْلَ الْبَيْتِ لَطَافُوا بِهِ صَفًّا، وَلٰكِنْ فِيهِ فَرَجٌ اَیُّ ذٰلِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ فَقَالَ: اَمَّا هُوَ: (وَتَرَى الْمَلَائِكَةَ حَافِّينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ) (الزمر: 75)، كَاَنَّهٗ يَقُوْلُ: حُفُوفُهُمْ صُفُوفُهُمْ حَوْلَ الْبَيْتِ اَحَبُّ اِلَیَّ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا یہ معمول تھا' جب لوگوں کی تعداد کم ہوتی تھی' تو وہ اُنہیں مقامِ ابراہیم کے پیچھے کھڑا کردیتے تھے' اس حوالے سے اُن پر اعتراض کیا گیا۔

ایک شخص نے عطاء سے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' اگر مقامِ ابراہیم کے پرے وہ لوگ موجود ہوں کہ اگر آپ اُنہیں بیت اللہ کے اردگرد کردیں' تو وہ صف بنا کر بیت اللہ کا طواف کرلیں' لیکن اس میں کشادگی ہوگی' تو آپ کے نزدیک کون سی صورت زیادہ پسندیدہ ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جہاں تک اس کا تعلق ہے (تو ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور تم فرشتوں کو دیکھو گے کہ وہ عرش کے اردگرد ننگے پاؤں ہوتے ہیں''۔

گویا کہ وہ یہ کہنا چاہ رہے تھے کہ اُن کا بیت اللہ کے گرد ننگے پاؤں صفیں بنالینا میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

## بَابُ لَا يَقِفُ فِی الصَّفِّ الثَّانِیْ حَتّٰی يَتِمَّ الْاَوَّلُ وَهَلْ يَاْمُرُ الْاِمَامُ بِذٰلِكَ؟

## باب: کوئی شخص دوسری صف میں اُس وقت تک نہ ٹھہرے جب تک پہلی صف مکمل نہیں ہو جاتی اور کیا امام اس بات کا حکم دے گا؟

**2467** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، وَحَمَّادٍ - اَوْ اَحَدِهِمَا - عَنْ اِبْرَاهِيمَ: اَنَّهٗ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ فِی الصَّفِّ الثَّانِیْ حَتّٰی يَتِمَّ الصَّفُّ الْاَوَّلُ، وَيَكْرَهُ اَنْ يَقُومَ فِی الصَّفِّ الثَّالِثِ حَتّٰی يَتِمَّ الصَّفُّ الثَّانِی، وَالْاِمَامُ يَنْبَغِی اَنْ يَاْمُرَهُمْ بِذٰلِكَ

✵✵ ابراہیم نخعی اس بات کو مکروہ سمجھتے ہیں' کوئی شخص پہلی صف مکمل ہونے سے پہلے' دوسری صف میں کھڑا ہو' وہ اس بات کو بھی مکروہ سمجھتے تھے کہ کوئی شخص دوسری صف کے مکمل ہونے سے پہلے تیسری صف میں کھڑا ہو جائے' امام کے لیے یہ بات مناسب ہے' لوگوں کو اس بارے میں ہدایت کرے۔

## بَابُ فَضْلِ مَنْ وَصَلَ الصَّفَّ، وَالتَّوَسُّعُ لِمَنْ دَخَلَ الصَّفَّ

## باب: جو شخص صف کو ملاتا ہے اُس کی فضیلت

## اور جو شخص صف میں داخل ہوتا ہے اُس کے لیے گنجائش پیدا کرنا

**2468** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَقَالَ مُسْلِمًا بَيْعًا، اَقَالَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَفْسَهُ، وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَ اللّٰهُ خَطْوَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

٭٭ یحییٰ بن ابو کثیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مسلمان کے سودے کو کالعدم کر دے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کا معاملہ فسخ کر دے گا' جو شخص صف کو ملائے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کے قدموں کو ملا کے رکھے گا''۔

**2469** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ هَارُوْنُ بْنُ اَبِىْ عَائِشَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ وَصَلَ صَفًّا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ فِى الصَّلَاةِ وَصَلَ اللّٰهُ خَطْوَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ اَقَالَ نَادِمًا اَقَالَهُ اللّٰهُ نَفْسَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

٭٭ ہارون بن ابو عائشہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں یا نماز میں صف کو ملا کر رکھے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کے قدموں کو ملا کے رکھے اور جو شخص نادم ہو کر اقالہ کرے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کی ذات کا اقالہ کرے گا''۔

**2470** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِىُّ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الَّذِىْ يُصَلِّىْ فِى الصَّفِّ الْاَوَّلِ

٭٭ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے اُن لوگوں پر رحمت نازل کرتے ہیں' جو پہلی صف کو ملا کے رکھتے ہیں''۔

**2471** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: مَا خَطَا رَجُلٌ خُطْوَةً اَعْظَمَ اَجْرًا مِنْ خُطْوَةٍ خَطَاهَا اِلٰى ثُلْمَةِ صَفٍّ يَسُدُّهَا

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: آدمی جو بھی قدم اُٹھاتا ہے اُس میں سے کوئی بھی قدم اُس قدم سے زیادہ اجر والا نہیں ہوتا' جسے آدمی صف میں موجود خلاء کو پُر کرنے کے لیے اُٹھاتا ہے۔

**2472** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِىْ رَوَّادٍ، سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَاَنْ تَقَعَ ثَنِيَّتَاىَ اَحَبُّ اِلَىَّ مِنْ اَنْ اَرٰى فُرْجَةً فِى الصَّفِّ اَمَامِىْ وَلَا اَصِلُهَا

* * حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میرے سامنے کے دو دانت گر جائیں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے میں اپنے آگے موجود صف میں کوئی کشادگی دیکھوں اور پھر اُس صف کو نہ ملاؤں۔

**2473** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: لَاَنْ يَخِرَّ ثَنِيَّتَايَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَرَى فِي الصَّفِّ خَلَلًا وَلَا اَسُدُّهُ

* * حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میرے سامنے کے دو دانت گر جائیں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے میں اپنے آگے موجود صف میں کوئی کشادگی دیکھوں اور پھر اُس صف کو نہ ملاؤں۔

**2474** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: اِيَّاكُمْ وَالْفُرَجَ يَعْنِي فِي الصَّفِّ قَالَ عَطَاءٌ: وَقَدْ بَلَغَنَا اَنَّ الشَّيْطَانَ اِذَا وَجَدَ فُرْجَةً دَخَلَ فِيهَا

* * عطاء بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے تھے: کشادگی سے بچو۔ (راوی کہتے ہیں: یعنی صف میں کشادگی سے بچو)۔

عطاء بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت بھی پہنچی ہے شیطان جب (صف میں) کشادگی پاتا ہے تو اُس داخل ہو جاتا ہے۔

**2475** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَاْمُرُنَا اَنْ لَا يَكُونَ بَيْنَ الصُّفُوفِ فُرَجٌ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے (یہاں راوی کا نام مذکور نہیں ہے) یہ بات بتائی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہمیں یہ حکم دیا کرتے تھے کہ صفوں کے درمیان کوئی جگہ کشادہ نہ ہو۔

**2476** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَكُونُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ، وَبَيْنَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فُرْجَةٌ، اَلْصَقُ بِاَحَدِهِمَا اَوْ اَعْتَدِلُ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: اعْتَدِلْ بَيْنَهُمَا اِلَّا اَنْ يَكُونَ الَّذِي بَيْنَ رُكْبَتَيْكَ مُقَارِبٌ فَالْصَقْ بَيْنَهُمَا، قُلْتُ: اَجِدُ صُفُوفًا مُقَطَّعَةً اَلَيْسَ اَحَقُّهَا اَنْ اَصِلَ الَّذِي يَلِينِي مِنْ جَمَاعَةِ النَّاسِ؟ قَالَ: بَلَى

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: بعض اوقات میں دو آدمیوں کے درمیان ہوتا ہوں اور اُن میں سے ہر ایک کے درمیان کشادگی موجود ہوتی ہے تو میں اُن میں سے کسی ایک کے ساتھ مل جاؤں گا یا میں اُن دونوں کے درمیان میں رہوں گا؟ اُنہوں نے کہا: تم اُن دونوں کے درمیان میں رہو گے البتہ اگر تمہارے دونوں گھٹنوں کے درمیان میں سے کوئی شخص زیادہ قریب ہو تو تم اُن دونوں کو ملا لو گے۔ میں نے کہا: اگر مجھے ایسی صف ملتی ہے جو منقطع ہو تو کیا وہ اس بات کی زیادہ حقدار نہیں ہوگی کہ میں اُسے پُر کروں؟ اُس شخص کے ساتھ جا کر جو لوگوں کی جماعت میں مجھ سے قریب ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

# بَابُ فَضْلِ مَيَامِنِ الصُّفُوفِ

## باب: صف میں دائیں طرف کے حصہ کی فضیلت

2477 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ غَيْرُ وَاحِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِمَيَامِنِ الصُّفُوفِ، وَإِيَّاكُمْ وَمَا بَيْنَ السَّوَارِيْ، وَعَلَيْكُمْ بِالصَّفِّ الْاَوَّلِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم پر صف کے دائیں حصہ کی طرف رہنا لازم ہے اور ستونوں کے درمیان (کھڑے ہونے) سے بچو اور تم پر پہلی صف لازم ہے۔

2478 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: يُعْجِبُنِيْ اَنْ اُصَلِّيَ مِمَّا عَلٰى يَمِيْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِاَنَّهٗ كَانَ اِذَا سَلَّمَ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ - اَوْ قَالَ - يَبْدَؤُنَا بِالسَّلَامِ

✵✵ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات پسند تھی کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف صف میں موجود رہوں' کیونکہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیریں گے تو پہلے ہماری طرف رُخ کریں گے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) پہلے ہمیں سلام کریں گے۔

2479 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ رَاَى الْحَسَنَ، وَابْنَ سِيرِيْنَ يُصَلِّيَانِ فِيْ مَيْسَرَةِ الْمَسْجِدِ، لِاَنَّ مَنَازِلَهُمَا كَانَتْ مِنْ تِلْكَ النَّاحِيَةِ، قَالَ: وَرَاَيْتُ مَعْمَرًا يُصَلِّيْ فِيْ مَيْسَرَةِ الْمَسْجِدِ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے' جس نے حسن بصری اور ابن سیرین کو مسجد کے بائیں طرف نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' اس کی وجہ یہ تھی کہ ان دونوں کی رہائش گاہ اُسی سمت میں تھی۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے معمر کو مسجد کے بائیں طرف والے حصہ میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

2480 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خِيَارُكُمْ اَلْيَنُكُمْ مَنَاكِبَ فِي الصَّلَاةِ

✵✵ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تمہارے بہترین لوگ وہ ہیں' جن کے کندھے نماز میں سب سے نرم ہوں''۔

# بَابُ الرَّجُلِ يَقُوْمُ وَحْدَهٗ فِي الصَّفِّ

## باب: آدمی کا صف میں تنہا کھڑا ہونا

2481 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُكْرَهُ اَنْ يَقُوْمَ الرَّجُلُ وَحْدَهٗ وَرَاءَ الصَّفِّ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَالرَّجُلَانِ وَالثَّلَاثَةُ، اِلَّا فِي الصَّفِّ فَاِنَّ فِيْهَا فُرَجًا، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ وَجَدْتُ الصَّفَّ

مَدْحُوسًا لَا اَرَى فُرْجَةً اَقُومُ وَرَاءَ هُمْ؟ قَالَ: ﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا﴾ (البقرة: 286)، وَاَحَبُّ اِلَيَّ وَاللّٰهِ اَنْ اَدْخُلَ فِيهِ

وَذَكَرَ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: يُقَالُ: اِذَا دُحِسَ الصَّفُّ فَلَمْ يَكُنْ فِيهِ مَدْخَلٌ، فَلْيَسْتَخْرِجْ رَجُلًا مِنْ ذٰلِكَ الصَّفِّ فَلْيَقُمْ مَعَهُ، فَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَصَلَاتُهُ تِلْكَ صَلَاةُ وَاحِدٍ لَيْسَ بِصَلَاةِ جَمَاعَةٍ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا یہ بات مکروہ ہے' آدمی صف کے پیچھے اکیلا کھڑا ہو جائے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! دو آدمی ہوں یا تین آدمی ہوں اور یہ صرف صف کے بارے میں حکم ہے' جبکہ اُس میں کشادگی ہو۔ میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' اگر میں صف کو ایسی حالت میں پاتا ہوں کہ وہ بالکل جڑی ہوئی ہے' اُس میں کوئی کشادگی نہیں ہے' تو کیا میں اُن کے پیچھے کھڑا ہو جاؤں؟ تو اُنہوں نے جواب میں یہ آیت پڑھ دی:

''اللہ تعالیٰ نے آدمی کی گنجائش کے مطابق اُسے پابند کیا ہے''

البتہ میرے نزدیک' اللہ کی قسم! یہ بات زیادہ محبوب ہوگی کہ میں اُس صف میں داخل ہو جاؤں۔

ابن جریج نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ بات کہی جاتی ہے' جب صف ملی ہوئی ہو اور اُس میں داخل ہونے کی گنجائش نہ ہو تو اُس صف میں سے ایک آدمی کو نکال لینا چاہیے اور آدمی اُس کے ساتھ کھڑا ہو جائے' اگر ایسا نہیں کرتا تو ایسے شخص کی نماز اکیلے شخص کی نماز شمار ہوگی' جماعت کے ساتھ نماز شمار نہیں ہوگی۔

**2482** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ: رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ، فَاَمَرَهُ فَاَعَادَ الصَّلَاةَ

✵✵ حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تو اُسے حکم دیا' تو اُس نے نماز کو دُہرایا۔

**2483** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَجِدُ الصَّفَّ مُسْتَوِيًا قَالَ: يُؤَخِّرُ رَجُلًا، فَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ لَمْ تَجُزْ صَلَاتُهُ

✵✵ ابومعشر' ابراہیم نخعی کے بارے میں نقل کرتے ہیں: جو شخص صف کو برابر پاتا ہے' اُس کے بارے میں ابراہیم نخعی یہ فرماتے ہیں: وہ کسی شخص کو پیچھے کرے گا' اگر وہ ایسا نہیں کرتا' تو اُس کی نماز درست نہیں ہوگی۔

**2484** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ: سَاَلْتُ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ، وَحَمَّادًا عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ الْحَكَمُ: يُعِيدُ، وَحَمَّادٌ: لَا يُعِيدُ

** شعبہ بن حجاج بیان کرتے ہیں: میں نے حکم بن عتیبہ اور حماد سے اس بارے میں دریافت کیا' تو حکم نے جواب دیا: وہ نماز کو دُہرائے گا' جبکہ حماد نے جواب دیا: وہ نماز کو نہیں دُہرائے گا۔

**2485** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ، عَنْ بَعْضِهِمْ، اَنَّ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا قَامَ حَذْوَ الْاِمَامِ لَمْ يُعِدْ

** ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب وہ امام کے عین پیچھے کھڑا ہو تو وہ نماز کو نہیں دُہرائے گا۔

**2486** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا يُعِيدُ

** عطاء فرماتے ہیں: وہ نماز کو نہیں دُہرائے گا۔

## بَابُ الصَّفِّ بَيْنَ السَّوَارِيْ، وَخَلْفَ الْمُتَحَدِّثِينَ وَالنِّيَامِ

## باب: ستونوں کے درمیان صف بنانا' یا بات چیت کرنے والے یا سوئے ہوئے لوگوں کے پیچھے نماز ادا کرنا

**2487** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ مَعْدِ يَكْرِبَ قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: لَا تَصُفُّوا بَيْنَ السَّوَارِيْ، وَلَا تَاْتَمُّوا بِالْقَوْمِ وَهُمْ يَتَحَدَّثُوْنَ

** حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ستونوں کے درمیان صف نہ بناؤ اور ایسے لوگوں کی اقتداء نہ کرو' جو بات چیت کر رہے ہوں۔

**2488** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ مَعْدِيكَرِبَ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: لَا تَصْطَفُّوا بَيْنَ الْاَسَاطِينِ، وَلَا تُصَلِّ وَبَيْنَ يَدَيْكَ قَوْمٌ يَمْتَرُوْنَ - اَوْ قَالَ: يَلْغُوْنَ -

** حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ستونوں کے درمیان صف نہ بناؤ اور اس طرح نماز ادا نہ کرو کہ تمہارے سامنے کچھ لوگ ہوں' جو بات چیت کر رہے ہوں۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) لغو حرکتیں کر رہے ہوں۔

**2489** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ هَانِءٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مَحْمُوْدٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، فَوَقَفْنَا بَيْنَ السَّوَارِيْ، فَتَاَخَّرْنَا، فَلَمَّا صَلَّيْنَا، قَالَ اَنَسٌ: اِنَّا كُنَّا نَتَّقِي هٰذَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

** عبدالحمید بن محمود بیان کرتے ہیں: میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا' ہم ستونوں کے درمیان کھڑے ہوئے' پھر ہم پیچھے ہٹ گئے' جب ہم نے نماز ادا کر لی تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ہم اس چیز سے بچا کرتے تھے۔

**2490** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ: اَنَّهُ كَرِهَ الصَّفَّ بَيْنَ السَّوَارِي قَالَ هِشَامٌ: سَاَلْتُ عَنْهُ ابْنَ سِيرِينَ فَلَمْ يَرَ بِهٖ بَاْسًا

✵✵ حسن بصری کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ ستونوں کے درمیان صف بنانے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ ہشام بیان کرتے ہیں: میں نے ابن سیرین سے اس کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

**2491** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ اَبِي الْمُخَارِقِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نُهِيتُ اَنْ اُصَلِّيَ خَلْفَ النِّيَامِ وَالْمُتَحَدِّثِينَ

✵✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے اس بات سے منع کیا گیا ہے' میں سوئے ہوئے لوگوں' یا بات چیت کرنے والے لوگوں کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کروں''۔

# بَابُ التَّكْبِيرِ

## باب: تکبیر کہنا

**2492** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ اَبِي هُرَيْرَةَ فَسَمِعْتُهُ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْتَفْتِحُ، وَحِينَ يَرْكَعُ، وَحِينَ يُصَوِّبُ لِلسُّجُودِ، ثُمَّ حِينَ يَرْفَعُ رَاْسَهُ، ثُمَّ حِينَ يُصَوِّبُ رَاْسَهُ، ثُمَّ حِينَ يُصَوِّبُ رَاْسَهُ لِيَسْجُدَ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ حِينَ يَرْفَعُ رَاْسَهُ، ثُمَّ حِينَ يَسْتَوِي قَائِمًا مِنْ ثِنْتَيْنِ، قَالَ لِي: كَذٰلِكَ التَّكْبِيرُ فِي كُلِّ صَلَاةٍ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی' تو میں نے اُنہیں نماز کے آغاز میں تکبیر کہتے ہوئے سنا' پھر جب وہ رکوع میں گئے اور جب اُنہوں نے سجدہ میں جانے کے لیے سر جھکایا اور جب اُنہوں نے سر اُٹھایا اور پھر جب اُنہوں نے سر جھکایا' تاکہ دوسری مرتبہ سجدہ کریں پھر جب اُنہوں نے سر اُٹھایا اور پھر جب دو رکعات ادا کرنے کے بعد سیدھے کھڑے ہوئے (اُن تمام اوقات میں اُنہوں نے تکبیر کہی) پھر اُنہوں نے مجھ سے کہا: ہر نماز میں اسی طرح تکبیر کہی جاتی ہے۔

**2493** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ لَمْ اَقْضِ التَّكْبِيرَةَ حَتّٰى اَضَعَ جَبِينِي فِي الْاَرْضِ؟ قَالَ: اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ اَفْرَغَ مِنْهَا قَبْلَ اَنْ تَقَعَ جَبِينُكَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' اگر میں تکبیر ادا نہیں کرتا یہاں تک کہ اپنی پیشانی زمین پر رکھ لیتا ہوں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: میرے نزدیک یہ بات زیادہ محبوب ہے' تم اپنی پیشانی زمین پر رکھنے سے پہلے تکبیر کے کلمات کہہ دو۔

**2494** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ اَبِي هُرَيْرَةَ فَكَانَ يُكَبِّرُ بِنَا هٰذَا يَعْنِي التَّكْبِيرَ اِذَا رَكَعَ وَاِذَا سَجَدَ

✱✱ میمون بن میسرہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی تو اُنہوں نے ہمیں اس کے ساتھ تکبیریں کہیں یعنی جب وہ رکوع میں گئے اور جب سجدہ میں گئے تو تکبیریں کہیں۔

**2495** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: كَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ يُكَبِّرُ بِنَا، فَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ، وَحِيْنَ يَرْكَعُ، وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَسْجُدَ، وَبَعْدَمَا يَفْرُغُ مِنَ السُّجُوْدِ، وَاِذَا جَلَسَ، وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَقُوْمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ يُكَبِّرُ، وَيُكَبِّرُ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ، وَاِذَا سَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، اِنِّي لَاَقْرَبُكُمْ شَبَهًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، - يَعْنِيْ فِي الصَّلَاةِ - مَا زَالَتْ هٰذِهِ صَلَاتُهُ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا

✱✱ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہمیں نماز پڑھاتے ہوئے تکبیر کہا کرتے تھے جب وہ کھڑے ہوتے تھے تو تکبیر کہتے تھے جب رکوع میں جاتے تھے تو کہتے تھے جب سجدہ میں جانے لگتے تھے تو کہتے تھے جب سجدوں سے فارغ ہوتے تھے تو کہتے تھے جب بیٹھتے تھے پھر کہتے تھے جب دو رکعات کے بعد کھڑے ہوتے تھے تب تکبیر کہتے تھے اسی طرح وہ آخری دو رکعات میں بھی تکبیر کہتے تھے۔ جب اُنہوں نے سلام پھیرا تو یہ کہا: اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! میں تم سب سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے (طریقے کے) مشابہہ نماز ادا کرتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز اسی طرح رہی یہاں تک کہ آپ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

**2496** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ، وَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُوْلُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ، ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِي سَاجِدًا، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهُ، ثُمَّ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا، وَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الْمَثْنٰى بَعْدَ الْجُلُوْسِ، ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُو هُرَيْرَةَ: اِنِّي لَاَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✱✱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو جب آپ قیام کرتے تھے تو تکبیر کہتے تھے جب آپ رکوع میں جاتے تھے تو تکبیر کہتے تھے پھر آپ سمع اللہ لمن حمدہ پڑھتے تھے جب آپ رکوع سے اپنی کمر سیدھی کرتے تھے پھر آپ قیام کی حالت میں ربنا لک الحمد پڑھتے تھے جب آپ سجدہ کے لیے جھکتے تھے تو تکبیر کہتے تھے جب اپنا سر اُٹھاتے تھے تو تکبیر کہتے تھے اسی طرح آپ پوری نماز میں کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اُسے مکمل ادا کر لیتے تھے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات کے بعد بیٹھنے کے بعد کھڑے ہوتے تھے اُس وقت تکبیر کہتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں تم سب سے زیادہ بہتر طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہہ نماز ادا کرتا ہوں۔

**2497** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَاخَفَضَ وَرَفَعَ، فَلَمْ يَزَلْ تِلْكَ صَلَاتَهُ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ

✽✽ ابن شہاب امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مرتبہ جھکتے ہوئے اور اُٹھتے ہوئے تکبیر کہتے تھے آپ کی نماز مسلسل اسی طرح رہی یہاں تک کہ آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔

**2498** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَغَيْرِهِ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ: صَلَّيْتُ اَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ بِالْكُوفَةِ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، يُكَبِّرُ هٰذَا التَّكْبِيرَ حِينَ يَرْكَعُ، وَحِينَ يَسْجُدُ فِيُكَبِّرُهُ كُلَّهُ، فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ لِي عِمْرَانُ: مَا صَلَّيْتُ مُنْذُ حِينٍ، اَوْ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا اَشْبَهَ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذِهِ الصَّلَاةِ يَعْنِي صَلَاةَ عَلِيٍّ

✽✽ مطرف بن عبداللہ بن شخیر بیان کرتے ہیں: میں نے اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی' جب وہ رکوع میں گئے اور جب وہ سجدہ میں گئے تو اُنہوں نے تکبیر کہی' اُنہوں نے تمام مواقع پر اسی طرح تکبیر کہی' جب ہم نے نماز مکمل کی تو حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اتنے' اتنے عرصہ سے میں نے کبھی بھی ایسی کوئی نماز ادا نہیں کی جو اس نماز سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہت رکھتی ہو' یعنی وہ نماز جو اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ادا کی تھی۔

**2499** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غُنْمٍ، اَنَّ اَبَا مَالِكٍ الْاَشْعَرِيَّ، اَنَّهُ قَالَ لِقَوْمِهِ: اجْتَمِعُوا اُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوا قَالَ: هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ؟ قَالُوْا: لَا اِلَّا ابْنُ اُخْتٍ لَنَا قَالَ: فَاِنَّ ابْنَ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ، فَدَعَا بِجَفْنَةٍ فِيهَا مَاءٌ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ، وَمَضْمَضَ، وَاسْتَنْشَقَ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ، وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ، ثُمَّ صَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ يُكَبِّرُ فِيهِمَا اثْنَتَا وَعِشْرِينَ تَكْبِيرَةً، يُكَبِّرُ اِذَا سَجَدَ، وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السُّجُودِ، وَقَرَاَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَيُسْمِعُ مَنْ يَلِيهِ

✽✽ عبدالرحمٰن بن غنم بیان کرتے ہیں: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم کے لوگوں سے یہ فرمایا: تم لوگ اکٹھے ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے طریقہ کے مطابق نماز پڑھاؤں! جب وہ لوگ اکٹھے ہو گئے' تو اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تمہارے درمیان تمہارے علاوہ کوئی اور شخص بھی موجود ہے؟ اُن لوگوں نے جواب دیا: جی نہیں! صرف ہمارا ایک بھانجا ہے (جس کا تعلق ہماری قوم سے نہیں ہے)۔ تو اُنہوں نے فرمایا: قوم کا بھانجا' اُن کا حصہ ہوتا ہے' پھر اُنہوں نے ایک برتن منگوایا' جس میں پانی موجود تھا' اُنہوں نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے' کلی کی' ناک میں پانی ڈالا' اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' دونوں بازوؤں کو تین' تین مرتبہ دھویا' اپنے سر پر مسح کیا' دونوں پاؤں دھوئے' پھر اُن لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی' اُس نماز کی دونوں رکعت میں اُنہوں

نے بائیس تکبیریں کہیں' جب وہ سجدہ میں جاتے تھے' تو تکبیر کہتے تھے' جب سجدے سے سر کو اُٹھاتے تھے' تو تکبیر کہتے تھے' اُنہوں نے پہلی دو رکعات میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی اور اتنی آواز میں تلاوت کی کہ اُن کے قریب لوگوں نے سن لیا۔

**2500** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِی النَّجُوْدِ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ

✷✷ شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (نماز میں) ہر مرتبہ جھکتے ہوئے اور اُٹھتے ہوئے تکبیر کہا کرتے تھے۔

**2501** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَصَمِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ يُتِمُّونَ التَّكْبِيرَ اِذَا رَفَعُوا وَاِذَا وَضَعُوا

✷✷ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم جب بھی اُٹھتے تھے' جب جھکتے تھے' تو باقاعدگی سے تکبیر کہتے تھے۔

**2502** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: اَنَّهٗ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ

✷✷ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ ہر مرتبہ جھکتے اور اُٹھتے ہوئے تکبیر کہتے تھے۔

**2503** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ

✷✷ سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (نماز میں) ہر مرتبہ جھکتے ہوئے اور اُٹھتے ہوئے تکبیر کہا کرتے تھے۔

**2504** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الصَّلَاةِ حِينَ يَسْتَفْتِحُ، وَحِينَ يَرْكَعُ، وَحِينَ يَتَصَوَّبُ لِيَسْجُدَ، قَبْلَ اَنْ يَضَعَ رَاْسَهٗ، وَحِينَ يَرْفَعُ مِنَ السَّجْدَةِ، ثُمَّ حِينَ يَضَعُ يَعُوْدُ لِيَسْجُدَ قَبْلَ اَنْ يَضَعَ وَجْهَهٗ، وَحِينَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ، ثُمَّ حِينَ يَسْتَوِي مِنَ الْمَثْنَى قَائِمًا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَكَانَ طَاوُسٌ يَقُوْلُ: كَذٰلِكَ كَانَتِ الصَّلَاةُ

✷✷ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز کے آغاز میں تکبیر کہتے تھے' جب رکوع میں جاتے تھے اور جب سجدے میں جانے کے لیے سر کو جھکاتے تھے' تو سر کو (زمین پر رکھنے سے پہلے) اور جب سجدہ سے سر کو اُٹھاتے تھے اور جب دوبارہ سجدہ میں جانے لگتے تھے تو اپنے منہ کو زمین پر رکھنے سے پہلے تکبیر کہا کرتے تھے' پھر جب سجدہ سے سر کو اُٹھاتے تھے اُس وقت اور جب دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑے ہوتے تھے اُس وقت تکبیر کہتے تھے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس فرماتے ہیں: نماز اسی طرح ہوتی ہے۔

**2505 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِیْلَ، عَنْ فُرَاتٍ قَالَ: سَاَلْتُ سَعِیْدَ بْنَ جُبَیْرٍ، عَنِ التَّکْبِیْرِ فِی الصَّلَاۃِ قَالَ: اَتِمُّوا التَّکْبِیْرَ

** فرات بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر سے نماز میں تکبیر کہنے کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: تکبیر کو مکمل کرو۔

**2506 - آثارِ صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَۃَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: اِنِّی صَلَّیْتُ مَعَ فُلَانٍ فَکَبَّرَ اثْنَتَیْنِ وَعِشْرِیْنَ تَکْبِیْرَۃً، وَکَاَنَّہٗ یُرِیْدُ بِذٰلِکَ عَیْبَہٗ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَیْحَکَ، تِلْکَ سُنَّۃُ اَبِی الْقَاسِمِ

** قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا: میں نے فلاں شخص کی اقتداء میں نماز ادا کی' تو اُس نے بائیس مرتبہ تکبیر کہی' وہ شخص گویا کہ اُس دوسرے شخص پر اعتراض کرنا چاہ رہا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! یہ حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

**2507 - آثارِ صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِیْلَ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ قَالَ: کَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یُتِمُّ التَّکْبِیْرَ فِی الصَّلَاۃِ

** عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نماز میں تکبیر کو مکمل کیا کرتے تھے (یعنی تمام تکبیریں کہتے تھے)۔

**2508 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، اَنَّ عَدِیَّ بْنَ اَرْطَاۃَ اَمَرَ الْحَسَنَ اَنْ یُصَلِّیَ بِالنَّاسِ: فَکَبَّرَ ہٰذَا التَّکْبِیْرَ حِیْنَ یَخْفِضُ، وَحِیْنَ یَرْفَعُ، فَغَلِطَ النَّاسُ، فَکَبَّرَ بِہِمْ تَکْبِیْرَ الْاَئِمَّۃِ یَوْمَئِذٍ

** عدی بن ارطاۃ بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے یہ حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں' تو اُنہوں نے جھکتے ہوئے اور اُٹھتے ہوئے اس طرح تکبیر کہی' اس سے لوگوں کو غلط فہمی ہوئی تو اُس وقت اُنہوں نے صرف حکمرانوں والی تکبیر کے مطابق لوگوں کو نماز پڑھائی۔

**2509 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَیْمَانَ، عَنْ رَجُلٍ یُقَالُ لَہٗ مُوْسٰی قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ، وَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ: یَا اَبَا سَعِیْدٍ، اِنَّ لَنَا اِمَامًا یُکَبِّرُ فِی الصَّلَاۃِ اِذَا رَفَعَ وَاِذَا وَضَعَ، فَقَالَ الْحَسَنُ: وَالَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ اِنَّہَا لَصَلَاۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

** جعفر بن سلیمان نے موسیٰ نامی ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے' میں نے حسن بصری کو سنا' ایک شخص نے اُن سے کہا: اے ابوسعید! ہمارا امام نماز میں ہر مرتبہ اُٹھتے ہوئے اور جھکتے ہوئے تکبیر کہتا ہے' تو حسن نے کہا: اُس ذات کی قسم جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز (کا طریقہ) یہی ہے۔

2510 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: تَذَاكَرْنَا زِيَادَةَ هٰذَا التَّكْبِيرِ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ اَبُو الشَّعْثَاءِ: قَدْ صَلَّيْتُ وَرَاءَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَمَا سَمِعْتُهُ يُكَبِّرُهُ

✽✽ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ہم نماز میں اس تکبیر کے اضافہ کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے' تو ابوشعثاء نے یہ بات بیان کی: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز ادا کی ہے' میں نے تو اُنہیں تکبیر کہتے ہوئے نہیں سنا۔

2511 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ لِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: اَعَدْلَانِ عِنْدَكَ عُمَرُ، وَابْنُ عُمَرَ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: فَاِنَّهُمَا لَمْ يَكُونَا يُكَبِّرَانِ هٰذَا التَّكْبِيرَ

✽✽ عون بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے مجھ سے دریافت کیا: تمہارے نزدیک حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم عادل ہیں؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو اُنہوں نے کہا: یہ دونوں حضرات تو اس طرح تکبیر نہیں کہتے تھے۔

2512 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَبِي الْوَلِيدِ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ: صَلَّى قَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَغْرِبَ، اَمَّنَا فِيهَا فَلَمْ يُكَبِّرْ هٰذَا التَّكْبِيرَ حِينَ يَرْفَعُ وَحِينَ يَسْجُدُ، فَلَمَّا فَرَغْتُ، قُلْتُ لَهُ: فَاِنَّ نَافِعًا اَخْبَرَنِي، اَنَّهُ صَلَّى خَلْفَ اَبِي هُرَيْرَةَ، فَكَبَّرَ حِينَ يَرْفَعُ، وَحِينَ يَسْجُدُ قَالَ: فَغَضِبَ، وَقَالَ: لَا اَبَا لَكَ، اَتَرَاهُ الْحَقَّ عَلَيَّ اَنْ اَصْنَعَ كُلَّمَا كَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ يَصْنَعُ؟ اَفَلَا سَاَلْتَهُ: اَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ؟ فَسَاَلْتُ نَافِعًا، فَقَالَ: مَا تَرَكَهُ اَحَدٌ يَعْقِلُ الصَّلَاةَ

✽✽ ابن عون بیان کرتے ہیں: قاسم بن محمد نے مغرب کی نماز ادا کی' اُنہوں نے اس نماز میں ہماری امامت کی' اُنہوں نے اُٹھتے ہوئے اور سجدے میں جاتے ہوئے اس طرح تکبیر نہیں کہی' جب میں فارغ ہوا تو میں نے کہا: نافع نے تو مجھے بتایا ہے' اُنہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی' تو اُنہوں نے اُٹھتے ہوئے اور سجدے میں جاتے ہوئے تکبیر کہی تھی۔ تو وہ غصہ میں آ گئے اور بولے: تمہارا باپ نہ رہے! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ مجھ پر یہ بات لازم ہے' میں ہر وہ کام کروں' جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کیا کرتے تھے' تم نے نافع سے یہ کیوں نہیں پوچھا کہ کیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ایسا کیا کرتے تھے؟ میں نے نافع سے یہی سوال کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: جو شخص نماز کی سمجھ بوجھ رکھتا ہے' وہ اسے ترک نہیں کرے گا۔

2513 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ اَيْضًا قَالَ: اَخْبَرَنِي شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ اَبْزَى، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَمَّهُمْ فَلَمْ يُكَبِّرْ هٰذَا التَّكْبِيرَ

✽✽ ابن ابزیٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کی امامت کرتے ہوئے اس طرح تکبیر نہیں کہی۔

2514 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: نُكَبِّرُ فِي التَّطَوُّعِ مِثْلَ مَا نُكَبِّرُ فِي الْمَكْتُوبَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، اجْعَلِ التَّطَوُّعَ مِثْلَ الْمَكْتُوبَةِ اِنِ اسْتَطَعْتَ فِي كُلِّ ذٰلِكَ، اِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ تُرِيدُ وَجْهَ اللّٰهِ،

وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ہم نفل نماز میں بھی اُس طرح تکبیر کہیں گے جس طرح ہم فرض نماز میں تکبیر کہتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اگر تم سے ہو سکے تو ہر تکبیر کے حوالے سے تم نفل کو بھی فرض کی طرح ادا کرو' کیونکہ یہ ایک ایسی چیز ہے جس کے ذریعہ تم اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کے اجر و ثواب کو حاصل کرنا چاہتے ہو۔

## بَابُ تَكْبِيرَةِ الْاِفْتِتَاحِ وَرَفْعِ الْيَدَيْنِ

## باب: (نماز کے) آغاز میں تکبیر کہنا اور رفع یدین کرنا

**2515** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَابِطٍ: اَنَّ وَجْهَ الصَّلَاةِ اَنْ يُكَبِّرَ الرَّجُلُ بِيَدَيْهِ، وَوَجْهِهِ، وَفِيْهِ، وَيَرْفَعَ رَاْسَهُ شَيْئًا حِيْنَ يَبْتَدِیءُ، وَحِيْنَ يَرْكَعُ، وَحِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبدالرحمٰن سابط نے مجھے یہ بات بتائی ہے' نماز کا طریقہ یہ ہے' آدمی اپنے دونوں ہاتھوں اور چہرے کے ذریعہ تکبیر کہے' اس میں یہ چیز بھی شامل ہے' آدمی اپنا سر کچھ اُٹھا کے رکھے' آدمی اُس وقت تکبیر کہے گا' جب نماز کا آغاز کرے گا' اُس وقت کہے گا' جب رکوع میں جائے گا' اُس وقت کہے گا' جب اپنے سر کو اُٹھائے گا۔

**2516** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِنَافِعٍ: هَلْ كُنْتَ تَرَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اِذَا كَبَّرَ فِی الصَّلَاةِ يَرْفَعُ رَاْسَهُ وَوَجْهَهُ قِبَلَ السَّمَاءِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَلِيْلًا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے نافع سے دریافت کیا: کیا آپ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا ہے' جب اُنہوں نے نماز (کے آغاز) میں تکبیر کہی' تو اپنا سر اور چہرہ آسمان کی طرف اُٹھایا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! لیکن تھوڑا سا (اُٹھایا تھا)۔

**2517** - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِيْنَ يُكَبِّرُ حَتّٰى يَكُوْنَا حِذْوَ مَنْكِبَيْهِ، اَوْ قَرِيْبًا مِنْ ذٰلِكَ، وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ رَفَعَهُمَا وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِی السُّجُوْدِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ تکبیر کہتے ہوئے رفع یدین کرتے تھے' یہاں تک کہ انہیں دونوں کندھوں تک' یا اُن کے قریب تک بلند کرتے تھے' جب آپ رکوع کے بعد اپنا سر اُٹھاتے تھے' تو بھی رفع یدین کرتے تھے' سجدوں کے درمیان آپ ایسا نہیں کرتے تھے۔

**2518** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِیْ ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكُوْنَا حِذْوَ مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ، وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَاِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَلَا يَفْعَلُهُ حِيْنَ

يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ

2521- سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تھے' تو دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے' یہاں تک کہ وہ اپنے کندھوں کے برابر تک آ جاتے تھے' پھر آپ تکبیر کہتے تھے' جب آپ رکوع میں جانے کا ارادہ کرتے تھے' تو بھی ایسا ہی کرتے تھے' جب آپ رکوع سے سر اُٹھاتے' تو بھی ایسا ہی کرتے تھے لیکن جب آپ سجدہ سے سر اُٹھاتے تھے' تو ایسا نہیں کرتے تھے۔

**2519** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يَكُوْنَا حِذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَهُمَا، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ رَفَعَهُمَا، وَإِذَا قَامَ مِنْ مَثْنَى رَفَعَهُمَا، وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ قَالَ: ثُمَّ يُخْبِرُهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَ هٰذَا إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يَكُوْنَا حِذْوَ أُذُنَيْهِ

✱✱ سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تھے' تو دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے' یہاں تک کہ وہ اُن کے کندھوں کے مقابل تک آ جاتے تھے' جب وہ رکوع میں جاتے تھے' پھر ان دونوں کو بلند کرتے تھے' جب رکوع سے سر اُٹھاتے تھے' پھر ان دونوں کو بلند کرتے تھے' جب دو رکعات کے بعد کھڑے ہوتے تھے' تو پھر ان دونوں کو بلند کرتے

---

2518-صحيح البخاري، كتاب الاذان، ابواب صفة الصلاة، باب : رفع اليدين في التكبيرة الاولى مع الافتتاح سواء ، حديث:714، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين مع تكبيرة الاحرام، حديث:612، صحيح ابن خزيمة، كتاب الصلاة، باب البدء برفع اليدين عند افتتاح الصلاة قبل التكبير، حديث:441، مستخرج ابي عوانة، باب في الصلاة بين الاذان والاقامة في صلاة المغرب وغيره، بيان رفع اليدين في افتتاح الصلاة قبل التكبير بحذاء منكبيه، حديث:1251، صحيح ابن حبان، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ذكر ما يستحب للمصلي رفع اليدين عند ارادته الركوع ، حديث:1883، موطا مالك، كتاب الصلاة، باب افتتاح الصلاة، حديث:161، سنن الدارمي، كتاب الصلاة، باب في رفع اليدين في الركوع والسجود، حديث:1277، سنن ابي داؤد، كتاب الصلاة، ابواب تفريع استفتاح الصلاة، باب رفع اليدين في الصلاة، حديث:626، سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة ، باب رفع اليدين اذا ركع، حديث:854، الجامع للترمذي، ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب رفع اليدين عند الركوع، حديث:243، السنن الصغرى، كتاب الافتتاح، باب العمل في افتتاح الصلاة، حديث:870، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الصلاة، الى اين يبلغ بيديه، حديث:2387، السنن الكبرى للنسائي، التطبيق، رفع اليدين حذو المنكبين عند الرفع من الركوع، حديث: 635، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب رفع اليدين في افتتاح الصلاة الى اين يبلغ بهما ؟، حديث:713، سنن الدارقطني، كتاب الصلاة، باب ذكر التكبير ورفع اليدين عند الافتتاح، حديث:958، مسند احمد بن حنبل، مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما، حديث:4536، مسند الشافعي، باب : ومن كتاب استقبال القبلة في الصلاة، حديث:129، مسند الحميدي، احاديث عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنه، حديث:593

تھے وہ سجدوں کے درمیان ایسا نہیں کرتے تھے۔ وہ یہ بتاتے ہیں: نبی اکرم ﷺ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اُس میں یہ الفاظ ہیں: وہ دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے یہاں تک کہ وہ دونوں کانوں کے مقابل تک آجاتے تھے۔

**2520** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُكَبِّرُ بِيَدَيْهِ حِيْنَ يَسْتَفْتِحُ، وَحِيْنَ يَرْكَعُ، وَحِيْنَ يَقُولُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، وَحِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ، وَحِيْنَ يَسْتَوِی قَائِمًا مِنْ مَثْنَى قَالَ: وَلَمْ يَكُنْ يُكَبِّرُ بِيَدَيْهِ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ. قُلْتُ لِنَافِعٍ: اَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَجْعَلُ الْاُولٰى مِنْهُنَّ اَرْفَعَهُنَّ؟ قَالَ: لَا، سَوَاءٌ، قُلْتُ: اَكَانَ يُخْلِفُ بِشَیْءٍ مِنْهُنَّ اُذُنَيْهِ؟ قَالَ: لَا، وَلَا يَبْلُغُ وَجْهَهٗ، فَاَشَارَ لِی اِلَى الثَّدْيَيْنِ اَوْ اَسْفَلَ مِنْهُمَا

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز کے آغاز میں تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے اور جب رکوع میں جاتے تھے اُس وقت کرتے تھے اور اُس وقت کرتے تھے جب سمع اللہ لمن حمدہ پڑھتے تھے، اور اُس وقت کرتے تھے جب رکوع سے سر اُٹھاتے تھے اور اُس وقت کرتے تھے جب دو رکعات ادا کرکے کھڑے ہوتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ دو سجدوں کے بعد سر کو اُٹھاتے ہوئے دونوں ہاتھوں کے ذریعہ تکبیر نہیں کہتے تھے (یعنی رفع یدین نہیں کرتے تھے)۔

میں نافع سے دریافت کیا: کیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پہلی مرتبہ میں انہیں زیادہ اُٹھاتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! برابر رکھتے تھے۔ میں نے دریافت کیا: کیا وہ ان میں سے کسی مرتبہ میں کانوں تک بھی ہاتھ اُٹھاتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! وہ چہرے تک نہیں لے جاتے تھے، پھر اُنہوں نے سینہ تک یا اس سے کچھ نیچے تک اشارہ کرکے دکھایا۔

**2521** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا رَكَعَ، وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوعِ حَتّٰى يَكُوْنَا حِذْوَ اُذُنَيْهِ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب رکوع میں جاتے تھے اور جب رکوع سے سر اُٹھاتے تھے تو دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے یہاں تک کہ وہ آپ کے کانوں تک آجاتے تھے۔

**2522** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: رَمَقْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِی الصَّلَاةِ حِيْنَ كَبَّرَ، ثُمَّ حِيْنَ كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ، ثُمَّ اِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَفَعَ قَالَ: ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى، وَذِرَاعَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى، ثُمَّ اَشَارَ بِسَبَّابَتِهٖ، وَوَضَعَ الْاِبْهَامَ عَلَى الْوُسْطٰى حَلَّقَ بِهَا، وَقَبَضَ سَائِرَ اَصَابِعِهٖ، ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَتْ يَدَاهُ حِذْوَ اُذُنَيْهِ

✵✵ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی نماز کا جائزہ لیا تو آپ نے نماز میں تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ بلند کیے پھر جب آپ نے تکبیر کہی تو دونوں ہاتھ بلند کیے پھر آپ نے سمع اللہ لمن حمدہ پڑھا تو دونوں ہاتھ بلند

کیے' پھر جب آپ بیٹھ گئے' تو آپ نے اپنی بائیں ٹانگ کو بچھالیا اور اپنا بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھ لیا' آپ نے اپنے دائیں بازو کو اپنے دائیں زانو پر بچھالیا اور اپنی شہادت کی انگلی کے ذریعہ اشارہ کیا' آپ نے اپنے انگوٹھے کو اپنی درمیانی انگلی پر رکھ کر اُسے کے ذریعہ حلقہ بنایا اور باقی تمام انگلیوں کو بند کرلیا' پھر آپ سجدہ میں گئے تو آپ کے دونوں ہاتھ دونوں کانوں کے برابر تھے۔

**2523 - آثارِ صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ حَمْزَةَ، مَوْلٰى بَنِیْ اَسَدٍ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ، وَاِذَا رَكَعَ، وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ

✵✵ ابوحمزہ' جو بنو اسد کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اُنہوں نے نماز کے آغاز میں رفع یدین کیا' جب رکوع میں گئے اُس وقت کیا اور جب رکوع سے سر اُٹھایا اُس وقت کیا۔

**2524 - آثارِ صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: رَاَيْتُ وَهْبَ بْنَ مُنَبِّهٍ اِذَا كَبَّرَ فِی الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكُوْنَا حِذْوَ اُذُنَيْهِ، وَاِذَا رَكَعَ، وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ

✵✵ داؤد بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: میں نے وہب بن منبہ کو دیکھا کہ جب اُنہوں نے نماز کے آغاز میں تکبیر کہی تو دونوں ہاتھ بلند کیے یہاں تک کہ وہ کانوں کے برابر تک ہو گئے' پھر جب وہ رکوع میں گئے اور جب رکوع سے سر اُٹھایا اُس وقت بھی اُنہوں نے رفع یدین کیا۔

**2525 - آثارِ صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ طَاوُسًا، وَهُوَ يُسْاَلُ عَنْ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِی الصَّلَاةِ، فَقَالَ: رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ، وَعَبْدَ اللّٰهِ، وَعَبْدَ اللّٰهِ يَرْفَعُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِی الصَّلَاةِ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ

✵✵ حسن بن مسلم بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کو سنا' اُن سے نماز میں رفع یدین کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے بتایا: میں نے حضرت عبداللہ کو اور حضرت عبداللہ کو اور حضرت عبداللہ کو دیکھا ہے' یہ حضرات نماز میں رفع یدین کیا کرتے تھے۔

اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم کے بارے میں یہ بات کہی تھی۔

**2526 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، اَنَّهٗ قَالَ: التَّكْبِيْرَةُ الْاُوْلٰى الَّتِیْ لِلاسْتِفْتَاحِ بِالْيَدَيْنِ، اَرْفَعُ مِمَّا سِوَاهُمَا مِنَ التَّكْبِيْرِ قَالَ: حَتّٰى يَخْلِفَ بِهَا الرَّاْسَ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: رَاَيْتُ اَنَا ابْنَ طَاوُسٍ يَخْلِفُ بِيَدَيْهِ رَاْسَهٗ

✵✵ حسن بن مسلم' طاؤس کا یہ قول نقل کرتے ہیں: نماز کے آغاز میں تکبیر کہتے ہوئے رفع یدین کیا جائے گا' اور اس موقع پر دیگر تکبیرات کے مقابلہ میں زیادہ ہاتھ اُٹھائے جائیں گے۔ اُنہوں نے کہا: یہاں تک کہ آدمی اُنہیں سر کے برابر تک لے آئے گا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کے صاحبزادے کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ سر کے برابر تک لے آتے تھے۔

**2527** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَدْ رَاَيْتُ تُكَبِّرُ بِيَدِكَ حِيْنَ تَسْتَفْتِحُ، وَحِيْنَ تَرْكَعُ، وَحِيْنَ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ السَّجْدَةِ الْاُوْلٰى، وَمِنَ الْاٰخِرَةِ، وَحِيْنَ تَسْتَوِى مِنَ الْمَثْنٰى قَالَ: اَجَلْ، قُلْتُ: بَلَغَكَ اَنَّ تَكْبِيْرَ الْاِسْتِفْتَاحِ بِالْيَدَيْنِ اَكْبَرُ مِمَّا سِوَاهُمَا؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: يَخْلِفُ بِالْيَدَيْنِ الْاُذُنَيْنِ؟ قَالَ: لَا قَالَ: قَدْ بَلَغَنِىْ ذٰلِكَ عَنْ عُثْمَانَ اَنَّهُ كَانَ يَخْلِفُ بِيَدَيْهِ اُذُنَيْهِ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ میں نے دیکھا ہے' آپ نماز کے آغاز میں اور رکوع میں جاتے ہوئے اور پہلے سجدہ سے سر کو اُٹھاتے ہوئے اور دوسرے سجدہ سے سر کو اُٹھاتے ہوئے اور دو رکعات کے بعد سیدھے کھڑے ہوتے ہوئے' دونوں ہاتھوں کے ذریعہ تکبیر کہتے ہیں (یعنی تکبیر کے ساتھ رفع یدین بھی کرتے ہیں) اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا آپ تک یہ روایت پہنچی ہے' آغاز میں جو تکبیر کہی جاتی ہے اُس میں باقی (تکبیروں) کے مقابلہ میں ہاتھوں کو زیادہ بلند کیا جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: کیا دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھائے جائیں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے' وہ دونوں ہاتھ کانوں تک بلند کرتے تھے۔

**2528** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، يَذْكُرُ ذٰلِكَ عَنْ عُثْمَانَ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن عبید بن عمیر نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں اس طرح کی بات ذکر کی ہے۔

**2529** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: وَفِى التَّطَوُّعِ مِنَ الْيَدَيْنِ مِثْلُ مَا فِى الْمَكْتُوبَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ فِىْ كُلِّ صَلَاةٍ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: نفل نماز میں بھی اُسی طرح رفع یدین کیا جائے گا' جس طرح فرض نماز میں کیا جاتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ہر نماز میں کیا جائے گا۔

**2530** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِىِّ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُرٰى اِبْهَامُهُ قَرِيبًا مِنْ اُذُنَيْهِ

✸✸ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے تھے' تو دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے' یہاں تک کہ آپ کے دونوں انگوٹھے آپ کے کانوں کے قریب محسوس ہوتے تھے۔

**2531** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ مِثْلَهُ، وَزَادَ قَالَ: مَرَّةً وَّاحِدَةً، ثُمَّ لَا تُعِدْ لِرَفْعِهَا فِىْ تِلْكَ الصَّلَاةِ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' تاہم اُس میں یہ الفاظ ہیں: آپ ایک مرتبہ ایسا کرتے تھے' اُس کے بعد آپ اُس نماز میں رفع یدین دوبارہ نہیں کرتے تھے۔

**2532** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِلَى الْمِنْكَبَيْنِ

٭٭ اسود بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے تھے۔

**2533** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ اَوَّلِ شَيْءٍ ثُمَّ لَا يَرْفَعُ بَعْدُ،

٭٭ ابراہیم نخعی' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ صرف آغاز میں رفع یدین کرتے تھے' اُس کے بعد رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

**2534** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے۔

**2535** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: يَرْفَعُ يَدَيْهِ اَوَّلَ مَرَّةٍ

٭٭ حماد بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے اس کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے جواب دیا: آغاز میں ایک مرتبہ رفع یدین کیا جائے گا۔

**2536** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ نَسِيْتُ اَنْ اُكَبِّرَ بِيَدِيْ فِيْ بَعْضِ ذٰلِكَ اَعُوْدُ لِلصَّلَاةِ؟ قَالَ: لَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' اگر میں نماز میں کسی جگہ پر رفع یدین کرنا بھول جاتا ہوں' تو کیا میں نماز کو دہراؤں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

## بَابُ مَنْ نَسِيَ تَكْبِيْرَةَ الْاِسْتِفْتَاحِ

## باب: جو شخص تکبیر تحریمہ کو بھول جائے

**2537** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ حَمَّادًا: عَنْ رَجُلٍ نَسِيَ تَكْبِيْرَةَ الْاِسْتِفْتَاحِ قَالَ: يُعِيْدُ صَلَاتَهُ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے حماد سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو تکبیر تحریمہ کو بھول جاتا ہے؟ اُنہوں

نے جواب دیا: وہ نماز کو دُہرائے گا۔

**2538** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: اِذَا نَسِيَ الرَّجُلُ تَكْبِيرَةَ مِفْتَاحِ الصَّلَاةِ اَعَادَ الصَّلَاةَ وَبِهِ يَاْخُذُ الثَّوْرِيُّ

✵✵ حماد فرماتے ہیں: جب کوئی شخص نماز کی ابتدائی تکبیر کہنا بھول جائے' تو وہ نماز کو دُہرائے گا۔

سفیان ثوری نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

**2539** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، عَنْ عَلِيٍّ، رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ، اِحْرَامُهَا التَّكْبِيرُ، وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ

✵✵ محمد بن حنفیہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نماز کی کنجی طہارت ہے' تکبیر کے ذریعہ یہ شروع ہوتی ہے اور سلام پھیر کر یہ ختم ہوتی ہے''۔

**2540** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ بُدَيْلٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، تَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ بِالتَّكْبِيرِ، وَيَخْتِمُهَا بِالتَّسْلِيمِ

✵✵ ابن جوزہ بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کا آغاز تکبیر کہہ کر کرتے تھے اور اُسے سلام پھیر کر ختم کرتے تھے۔

**2541** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ اِبْرَاهِيمَ، وَقَتَادَةَ: عَنِ الرَّجُلِ يَنْسَى تَكْبِيرَةَ مِفْتَاحِ الصَّلَاةِ، قَالَا: لَا يُعِيدُ، قَدْ كَبَّرَ حِينَ رَكَعَ وَحِينَ سَجَدَ

✵✵ ابراہیم نخعی اور قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو نماز میں تکبیر تحریمہ بھول جاتا ہے' یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: وہ نماز نہیں دُہرائے گا' کیونکہ جب وہ رکوع میں گیا تھا اور سجدے میں گیا تھا' اُس وقت اُس نے تکبیر کہہ دی تھی۔

**2542** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَكَمِ، وَعَطَاءٍ، قَالَا: يُجْزِئُهُ تَكْبِيرَةُ الرَّكْعَةِ

✵✵ حکم اور عطاء فرماتے ہیں: رکوع کی تکبیر اُس شخص کے لیے کافی ہوگی۔

**2543** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَطَاءٍ: نَسِيتُ التَّكْبِيرَ هَلْ اَعُودُ؟ قَالَ: لَا، اَنْتَ تُكَبِّرُ اِذَا جَلَسْتَ وَبَيْنَ ذٰلِكَ، اِنَّمَا تَعُودُ اِذَا نَسِيتَ رَكْعَةً اَوْ سَجْدَةً

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے سوال کیا: میں تکبیر کہنا بھول جاتا ہوں' تو کیا میں نماز دُہراؤں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! جب تم بیٹھے ہوئے ہو اُس وقت تم تکبیر کہہ لو' یا اس کے درمیان کسی جگہ کہہ لو' تم اُس وقت نماز کو دُہراؤ گے جب تم رکوع کرنا یا سجدہ کرنا بھول جاتے ہو۔

2544 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِذَا نَسِيتُ بَعْضَ التَّكْبِيرِ اَنْ اَلْفِظَهُ بِفِيَّ؟ قَالَ: لَا تُعِدْ، وَلَا تَسْجُدْ سَجْدَةَ السَّهْوِ، سَتُكَبِّرُ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے سوال کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے اگر میں تکبیر کا کچھ حصہ منہ کے ذریعہ ادا کرنا بھول جاتا ہوں؟ تو انہوں نے فرمایا: تم نماز کو دہراؤ گے نہیں اور تم سجدۂ سہو نہیں بھی کرو گے تم آگے چل کر تکبیر کہہ لو گے۔

2545 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ الْمُسَيِّبِ: اِنِّی اَسْجُدُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَيَقُوْلُ لِی الشَّيْطَانُ: لَمْ تُكَبِّرْ تَكْبِيرَةَ الْاِسْتِفْتَاحِ، قَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: كَبَّرْتَ قَبْلُ وَبَعْدُ

✸✸ عبیداللہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیّب سے دریافت کیا: جمعہ کے دن میں سجدہ میں گیا تو شیطان نے مجھ سے کہا: تم نے تکبیر تحریمہ تو کہی ہی نہیں تھی۔ سعید بن مسیّب نے جواب دیا: تم نے اُس سے پہلے اور بعد میں تو تکبیر کہی ہوگی۔

2546 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا اعْتَدَلْتَ فِی الصَّفِّ، وَلَمْ تُكَبِّرْ حَتّٰى يَرْكَعَ الْاِمَامُ، وَيَرْفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ، فَارْكَعْ وَاعْتَدَّ بِهَا، وَاِنْ كُنْتَ لَمْ تَعْتَدِلْ فِی الصَّفِّ فَلَا تَعْتَدَّ بِهَا

✸✸ ابن جریج' عطاء کا یہ قول نقل کرتے ہیں: جب تم صف سیدھی کر لو اور پھر اُس کے بعد تکبیر نہ کہو یہاں تک کہ امام رکوع کر لے اور رکوع سے سر کو اُٹھا لے اور تم بھی رکوع کر چکے ہو تو تم اسی تکبیر کو شمار کر لو اور اگر تم نے صف سیدھی نہیں کی تھی' تو پھر تم اس تکبیر کو شمار نہیں کرو گے۔

2547 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنِ ابْنِ اَبِی لَيْلٰى، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: اِذَا نَسِیَ اَنْ يُكَبِّرَ الرَّجُلُ فِی الصَّلَاةِ، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَجْزَاَ عَنْهُ اَنْ يَفْتَتِحَ بِذِكْرِ اللّٰهِ

✸✸ حکم بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص نماز میں تکبیر کہنا بھول جائے' تو وہ سبحان اللہ کہہ دے' تو یہ اُس کے لیے جائز ہو گی' کیونکہ اُس نے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ذریعہ آغاز کیا ہے۔

## بَابُ الرَّجُلِ يُكَبِّرُ قَبْلَ الْاِمَامِ

## باب: جب کوئی شخص امام سے پہلے تکبیر کہہ دے

2548 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ قَالَ: اِذَا كَبَّرَ الرَّجُلُ قَبْلَ الْاِمَامِ فَلْيُعِدِ التَّكْبِيرَ، فَاِنْ لَمْ يُعِدْ حَتّٰى يَقْضِیَ الصَّلَاةَ فَلْيُعِدِ الصَّلَاةَ

✸✸ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب کوئی شخص امام سے پہلے تکبیر کہہ دے' تو وہ دوبارہ تکبیر کہے گا' اگر وہ دوبارہ تکبیر نہیں

کہتا یہاں تک کہ نماز ختم ہو جاتی ہے' تو وہ نماز کو دُہرائے گا۔

**2549** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: لَوْ خُيِّلَ اِلَيَّ اَنَّ الْإِمَامَ قَدْ كَبَّرَ تَكْبِيرَةَ الْإِفْتِتَاحِ فَكَبَّرْتُ، ثُمَّ كَبَّرْتُ بَعْدُ؟ قَالَ: تُكَبِّرُ مَعَهُ

✱✱ ابن جریج' عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: اگر مجھے یہ محسوس ہوتا ہے' امام نے تکبیر کہہ دی ہے اور میں بھی تکبیر کہہ دیتا ہوں اور اُس کے بعد میں دوبارہ تکبیر کہہ دیتا ہوں' تو اُنہوں نے فرمایا: تم امام کے ساتھ تکبیر کہو۔

## بَابُ مَتَى يُكَبِّرُ الْإِمَامُ

## باب: امام کب تکبیر کہے گا؟

**2550** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: وَسَمِعْتُ اَوْ اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ: مَتَى يُكَبِّرُ الْإِمَامُ؟ اِذَا فَرَغَ الْمُؤَذِّنُ اَوْ قَبْلَ اَنْ يَّفْرُغَ؟ قَالَ: اَيُّ ذٰلِكَ فَعَلْتَ فَلَا بَاْسَ

قَالَ: وَاَخْبَرَنِي الْاَعْمَشُ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ: اَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ

✱✱ حماد بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم سے سوال کیا: امام کب تکبیر کہے گا' جب مؤذن (اقامت کے کلمات کہہ کر) فارغ ہو جائے گا' یا اُس کے فارغ ہونے سے پہلے کہہ دے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: تم ان میں سے جو بھی کرلو' تو کوئی حرج نہیں ہے۔ پھر اُنہوں نے بتایا کہ اعمش نے مجھے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' وہ اُس وقت تکبیر کہہ دیتے تھے' جب مؤذن قد قامت الصلوٰۃ کہتا تھا۔

**2552** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ كَبَّرَ مَرَّةً حِيْنَ قَالَ الْمُؤَذِّنُ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ

✱✱ مغیرہ' ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ اُنہوں نے اُس وقت تکبیر کہہ دی' جب مؤذن نے قد قامت الصلوٰۃ کہا تھا۔

**2553** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ: قُلْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ: اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ اُكَبِّرُ مَكَانِي، اَوْ حِيْنَ يَفْرُغُ؟ قَالَ: اَيُّ ذٰلِكَ شِئْتَ قَالَ: وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ: التَّكْبِيرُ جَزْمٌ يَقُوْلُ: لَا يُمَدُّ

✱✱ مغیرہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا: جب مؤذن قد قامت الصلوٰۃ کہہ دے' تو میں اُسی وقت تکبیر کہہ لوں؟ یا اُس کے فارغ ہونے کے بعد کہوں؟ اُنہوں نے فرمایا: جو تم چاہو! ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: تکبیر کہنا لازم ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اسے کھینچ کر نہیں کہا جائے گا۔

# بَابُ اسْتِفْتَاحِ الصَّلَاةِ

## باب: نماز کا آغاز

**2554** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ الرِّفَاعِيِّ، عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَفْتَحَ صَلَاتَهُ كَبَّرَ، ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، تَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالٰى جَدُّكَ، وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ، ثُمَّ يُهَلِّلُ ثَلَاثًا وَيُكَبِّرُ ثَلَاثًا، ثُمَّ يَقُولُ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

✵✵ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت جب نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو نماز کے آغاز میں تکبیر کہتے تھے پھر یہ پڑھتے تھے:

''تو پاک ہے اے اللہ! اور حمد تیرے لیے مخصوص ہے تیرا اسم برکت والا ہے تیری بزرگی بلند و برتر ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

اُس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین مرتبہ لا الٰہ الا اللہ پڑھتے تھے تین مرتبہ اللہ اکبر پڑھتے تھے پھر یہ پڑھتے تھے:

''میں سننے والے اور علم رکھنے والے اللہ کی مردود شیطان سے پناہ مانگتا ہوں''۔

**2555** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ قَالَ: اَخْبَرَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ: اَنَّ عُمَرَ كَانَ يُعَلِّمُ النَّاسَ اِذَا قَامَ الرَّجُلُ لِلصَّلَاةِ اَنْ يَقُولَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالٰى جَدُّكَ، لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ، قَبْلَ الْقِرَاءَةِ

✵✵ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو یہ تعلیم دیتے تھے کہ جب کوئی شخص نماز ادا کرنے کے لیے کھڑا ہو تو وہ قرأت کرنے سے پہلے یہ پڑھے:

''تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے تیرا اسم برکت والا ہے تیری بزرگی بلند و برتر ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

**2556** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے۔

**2557** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ: كَانَ عُمَرُ اِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ

✵✵ اسود بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز کے آغاز میں یہ پڑھتے تھے:

''تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے تیرا اسم برکت والا ہے تیری بزرگی بلند و برتر ہے اور تیرے علاوہ

اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

**2558** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ أُصَدِّقُ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ، وَعَنْ عُمَرَ، وَعَنْ عُثْمَانَ، وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا اسْتَفْتَحُوا قَالُوا: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بیان کی ہے جس کی میں تصدیق کرتا ہوں اُس نے حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان غنی، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ حضرات نماز کے آغاز میں یہ پڑھا کرتے تھے:

''تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے تیرا اسم برکت والا ہے تیری بزرگی بلند و برتر ہے اور تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

**2559** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ حِينَ وَصَلَ إِلَى الصَّفِّ: اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَالَ: مَنْ صَاحِبُ الْكَلِمَاتِ؟، قَالَ الرَّجُلُ: أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَاللّٰهِ مَا أَرَدْتُ بِهِنَّ إِلَّا الْخَيْرَ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ أَبْوَابَ السَّمَاءِ فُتِحَتْ لَهُنَّ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ

٭٭ یحییٰ بن ابوکثیر ایک شخص کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص آیا لوگ اُس وقت نماز پڑھ رہے تھے وہ شخص جب صف میں پہنچا تو اُس نے یہ کہا:

''اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے وہ کبریائی والا ہے ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے جو بہت زیادہ ہو اور (میں) صبح و شام اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں''۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو آپ نے دریافت کیا: یہ کلمات کس نے پڑھے تھے؟ اُس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے! اللہ کی قسم! میں نے ان کے ذریعے صرف بھلائی کا ارادہ کیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے آسمان کے دروازوں کو دیکھا کہ وہ ان کلمات کے لیے کھول دیئے گئے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب سے میں نے یہ کلمات سنے ہیں اُس کے بعد میں نے یہ کبھی ترک نہیں کیے۔

**2560** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ حَنَشٍ، أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عُمَرَ وَصَلَّى مَعَهُ إِلَى جَنْبِهِ، فَقَالَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا، اللّٰهُمَّ اجْعَلْكَ أَحَبَّ شَيْءٍ إِلَيَّ وَأَحْسَنَ شَيْءٍ عِنْدِي

* * ہیثم بن حنش بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا اور اُن کے پہلو میں اُن کے ساتھ نماز ادا کی تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ کلمات پڑھے:

''اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے وہ کبریائی والا ہے ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے جو بہت زیادہ ہو اور میں صبح و شام اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں اے اللہ! تُو اپنے آپ کو میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب بنا دے اور میرے نزدیک سب سے زیادہ عمدہ بنا دے''۔

**2561** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاتِهِ، وَلَهُ نَفَسٌ، فَقَالَ حِينَ دَخَلَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا مُبَارَكًا طَيِّبًا، فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ، فَقَالَ: مَنْ صَاحِبُ الْكَلِمَاتِ؟ مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ رَجُلٌ: اَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُهَا يَبْتَدِرُهَا اثْنَا عَشَرَ مَلَكًا اَيُّهُمْ يَسْبِقُ بِهَا فَيُحَيِّي اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ: فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لِي اَسْمَعُ نَفَسَكَ؟ قَالَ: اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَاُسْرِعُ قَالَ: اِذَا سَمِعْتَ الْاِقَامَةَ فَامْشِ عَلٰى هَيْئَتِكَ، فَمَا اَدْرَكْتَ فَصَلِّ، وَمَا فَاتَكَ فَاقْضِ

* * حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص اندر آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے تھے' اُس شخص کا سانس پھولا ہوا تھا' جب وہ اندر آیا تو اُس نے یہ کلمات کہے:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جو بہت زیادہ ہو' برکت والی ہو اور پاکیزہ ہو''۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس نماز سے فارغ ہوئے' تو آپ نے دریافت کیا: ان کلمات کو کہنے والا شخص کون ہے؟ یہ آپ نے دو مرتبہ دریافت کیا' تو ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ہوں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا کہ وہ ان کی طرف لپکے کہ اُن میں سے کون پہلے انہیں حاصل کرتا ہے اور پھر اُسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے دریافت کیا: کیا وجہ ہے' مجھے تمہارے تیز سانس کی آواز آ رہی تھی؟ اُس نے عرض کی: نماز کھڑی ہو چکی تھی اس لیے میں نے جلدی کی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اقامت کو سنو' تو اپنی عام رفتار سے چلتے ہوئے آؤ' جتنا حصہ تمہیں ملے وہ ادا کر لو اور جو گزر چکا ہو' اُسے بعد میں ادا کر لو۔

**2562** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَسْتَفْتِحْ صَلَاتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَالَ هِشَامٌ: فَكَانَ مُحَمَّدٌ يَقْرَاُ فِي الْاُولٰى مِنْهُمَا: (يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَاْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ) (البقرة: 254) اِلٰى (خَالِدُونَ) (البقرة: 257)، وَفِي الْآخِرَةِ: (لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوا مَا فِي اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)، اِلٰى آخِرِ السُّورَةِ

* * حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جب کوئی شخص رات کے وقت نوافل ادا کرنے کے لیے کھڑا ہو تو وہ پہلے دو مختصر رکعت ادا کرے''۔
ہشام نامی راوی بیان کرتے ہیں: محمد بن سیرین نامی راوی اُن میں سے پہلی رکعت میں یہ پڑھتے تھے:
''اے ایمان والو! ہم نے جو رزق تمہیں عطا کیا ہے' اُس میں سے خرچ کرو اس سے پہلے کہ وہ دن آ جائے کہ جس میں کوئی سودے بازی نہیں ہوگی اور کوئی دوستی نہیں ہوگی'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''خالدون''۔
جبکہ دوسری رکعت میں یہ پڑھتے تھے:
''آسمانوں میں جو کچھ ہے اور زمین میں جو کچھ ہے' سب اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' تمہارے من میں جو کچھ ہے اُسے تم ظاہر کرو' یا اُسے چھپا کر رکھو' اللہ تعالیٰ اُس کے حوالے سے تم سے حساب لے گا' اور پھر جس کی چاہے گا' اُس کی مغفرت کر دے گا' اور جسے چاہے گا' اُسے عذاب دے گا' اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے'' اسے سورت کے آخر تک تلاوت کرتے تھے۔

**2563** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ: كُنْتُ اَنَامُ فِيْ حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكُنْتُ اَسْمَعُهُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّي يَقُوْلُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، الْهَوِيَّ، ثُمَّ يَقُوْلُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ، الْهَوِيَّ قُلْتُ لَهُ: مَا الْهَوِيُّ قَالَ: يَدْعُو سَاعَةً

* * ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن' حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرۂ مبارک میں سویا ہوا تھا' تو میں نے آپ کو سنا کہ جب آپ رات کے وقت نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ نے پست آواز میں الحمدللہ رب العالمین پڑھا' پھر پست آواز میں سبحان العظیم وبحمدہ پڑھا۔
راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے دریافت کیا: روایت کے الفاظ ''ہوی'' سے کیا مراد ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان میں کچھ دیر دعا کی۔

**2564** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ، اَنَّ طَاوُسًا اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيُّوْمُ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ، اَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ، وَقَوْلُكَ الْحَقُّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، اَنْتَ اِلٰهِي لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

❊❊ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت جب تہجد ادا کرتے تھے تو یہ کلمات پڑھتے تھے:

''اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے تُو آسمانوں اور زمین کا نور ہے حمد تیرے لیے مخصوص ہے تُو آسمانوں اور زمین اور اُن میں موجود تمام چیزوں کو قائم رکھنے والا ہے حمد تیرے لیے مخصوص ہے تُو آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے تُو حق ہے تیرا وعدہ حق ہے تیری بارگاہ میں حاضری حق ہے تیرا فرمان ہے جنت حق ہے جہنم حق ہے تمام انبیاء حق ہیں قیامت حق ہے اے اللہ! میں نے تیرے لیے اسلام قبول کیا تجھ پر ایمان لایا تجھ پر توکل کیا تیری طرف رجوع کرتا ہوں تیری مدد سے مقابلہ کرتا ہوں تجھے ثالث بناتا ہوں میں نے جو پہلے کیا ہے جو بعد میں کیا ہے جو پوشیدہ طور پر کیا ہے جو اعلانیہ طور پر کیا اُس کے حوالے سے میری مغفرت کردے تُو معبود ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

**2565 - آثارِ صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، اَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَاَخَّرْتُ، وَاَسْرَرْتُ وَاَعْلَنْتُ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

❊❊ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) جب رات کے وقت نوافل ادا کرتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

''اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے اے آسمانوں اور زمین کے بادشاہ! اور حمد تیرے لیے مخصوص ہے تُو ہی آسمان اور زمین اور اُن میں موجود چیزوں کو قائم رکھنے والا ہے اور حمد تیرے لیے مخصوص ہے آسمانوں اور زمین اور اُن میں موجود چیزوں کی بادشاہی تیرے لیے مخصوص ہے تُو حق ہے تیرا وعدہ حق ہے تیری بارگاہ میں حاضری حق ہے جنت حق ہے جہنم حق ہے انبیاء حق ہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہیں قیامت حق ہے اے اللہ! میں نے تیرے لیے اسلام قبول کیا تجھ پر ایمان لایا تجھ پر توکل کیا تیری طرف رجوع کیا تیری مدد سے جھگڑا کیا تجھے ثالث مقرر کیا میں نے جو کچھ پہلے کیا جو بعد میں کیا جو پوشیدہ طور پر کیا جو اعلانیہ طور پر کیا اُس سب کے حوالے سے میری مغفرت کردے بے شک تُو مقدم کرنے والا ہے اور تُو ہی پیچھے کرنے والا ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

**2566 - آثارِ صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ، وَالْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ، وَعَبْدُكَ بَيْنَ

يَدَيْكَ، وَعَبْدُكَ بَيْنَ يَدَيْكَ، وَمِنْكَ وَإِلَيْكَ، وَلَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، سُبْحَانَكَ رَبَّ الْبَيْتِ

٭٭ عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ جب نماز کا آغاز کرتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے:

''اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تُو ہر ایک عیب سے پاک ہے' بے شک میں نے اپنے اوپر ظلم کیا' تُو میری مغفرت کر دے' کیونکہ گناہوں کی مغفرت صرف تُو ہی کر سکتا ہے' میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں' سعادتمندی تجھ سے حاصل ہو سکتی ہے' بھلائی تیرے دستِ قدرت میں ہے' بُرائی تیری طرف نہیں جا سکتی' ہدایت یافتہ وہ ہے' جسے تُو ہدایت عطا کرے' میں تیرا بندہ ہوں' جو تیرے سامنے موجود ہے' میں تیرا بندہ ہوں' جو تیرے سامنے موجود ہے' میں تیری طرف سے ہوں اور تیری طرف (لوٹوں گا)' تیرے مقابلے میں' صرف تُو ہی پناہ گاہ اور جائے نجات ہے' تُو برکت والا ہے اور بلند و برتر ہے' تُو ہر عیب سے پاک ہے' اے بیت اللہ کے پروردگار!''۔

**2567** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ حِذْوَ مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: (وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا) الْآيَةَ، وَآيَتَيْنِ بَعْدَهَا إِلَى (الْمُسْلِمِينَ) (الأنعام: 163)، ثُمَّ يَقُولُ: أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، سُبْحَانَكَ أَنْتَ رَبِّي، وَأَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِي، وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ، لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا، لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَأَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ، قَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَحَدَّثَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ مِثْلَهُ

٭٭ عبیداللہ بن ابو رافع' حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوتے تھے' تو تکبیر کہتے تھے اور دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے تھے' پھر آپ یہ پڑھتے تھے:

''میں نے اپنا رُخ اُس ذات کی طرف کر لیا ہے' جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے' ٹھیک طور پر (رُخ کیا ہے)''۔

یہ آیت اور اس کے بعد والی دو آیات لفظ ''مسلمین'' تک تلاوت کرتے تھے پھر یہ پڑھتے تھے:

''تُو بادشاہ ہے' تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تُو ہر عیب سے پاک ہے' تُو میرا پروردگار ہے' میں تیرا بندہ ہوں' میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے' میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں' تُو میرے تمام گناہوں کی مغفرت کر دے' گناہوں کی مغفرت صرف تُو ہی کر سکتا ہے' تُو اچھے اخلاق کی طرف میری راہنمائی فرما' کیونکہ اچھے اخلاق کی طرف راہنمائی صرف تُو ہی کر سکتا ہے اور تُو بُرے اخلاق کو مجھ سے دور کر دے' کیونکہ انہیں مجھ سے دور صرف تُو ہی کر سکتا ہے' میں تیری

بارگاہ میں حاضر ہوں' سعادتمندی تجھ سے حاصل ہوتی ہے' میں تیری مدد سے ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں' تیرے مقابلہ میں جائے پناہ اور جائے نجات صرف تُو ہی ہے' تُو برکت والا ہے بلند و برتر ہے' میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''۔

ابراہیم بن محمد نامی راوی بیان کرتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

**2568** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ: اَنَّهُ كَانَ اِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، ثُمَّ يَقُولُ: رَبِّي رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ، (لَنْ نَدْعُوَ مِنْ دُونِهِ اِلٰهًا لَقَدْ قُلْنَا اِذًا شَطَطًا) (الكهف: 14)، اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ، (وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضَ)، اِلَى (وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ) (يونس: 90)، ثُمَّ يَقُولُ: رَبِّي رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ (لَنْ نَدْعُوَ مِنْ دُونِهِ اِلٰهًا لَقَدْ قُلْنَا اِذًا شَطَطًا) (الكهف: 14)، اللّٰهُ اَكْبَرُ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ، وَتَبَارَكَ اللّٰهُ، وَتَعَالَى اللّٰهُ، مَا شَاءَ اللّٰهُ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَاَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلَى، سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ، رَبِّ اغْفِرْ لِي، رَبِّ ارْحَمْنِي، (رَبِّ اَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَاَعُوذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَحْضُرُونِ) (المؤمنون: 98)، اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ قَالَ: كَانَ يَقُولُ: هٰذَا هُوَ التَّطَوُّعُ

** طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: جب وہ نماز کا آغاز کرتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' جو کبریائی والا ہے اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جو بہت زیادہ ہو' پاکیزہ ہو اور اُس میں برکت موجود ہو''۔

پھر وہ یہ پڑھتے تھے:

''میرا پروردگار وہ ہے' جو آسمان اور زمین کا پروردگار ہے اور ہم اُس کی بجائے کسی اور معبود کی عبادت اگر کریں' تو ہم اس صورت میں انتہائی غلط بات کہیں گے' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' میں نے اپنا رُخ اُس ذات کی طرف کرلیا ہے' جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے''۔ یہ آیت یہاں تک ہے: ''اور میں مسلمانوں میں سے ایک ہوں''۔

پھر وہ یہ پڑھتے تھے:

''میرا پروردگار اور آسمانوں اور زمین کا پروردگار وہ ہے' ہم اُسے چھوڑ کر اگر کسی اور کی عبادت کریں تو اس صورت میں ہم انتہائی غلط بات کہیں گے' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے' اللہ تعالیٰ بلند و برتر ہے' اللہ تعالیٰ جو چاہے (وہی ہوتا ہے) اللہ

تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے' میرا پروردگار جو بلند و برتر ہے وہ ہر عیب سے پاک ہے' ہر عیب سے پاک ہے وہ جو بادشاہ ہے' پاک ہے' غالب ہے' حکمت والا ہے' اے میرے پروردگار! تُو میری مغفرت کر دے! اے میرے پروردگار! تُو مجھ پر رحم کر! اے میرے پروردگار! میں شیاطین کے ہمزات سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس بات سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں' اے میرے پروردگار! کہ وہ حاضر ہوں' میں مردود شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں' بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا اور علم رکھنے والا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ نفل نماز میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

**2569** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: هَلْ مِنْ قَوْلٍ إِذَا كَبَّرَ الْمَرْءُ قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَ؟ فَقَالَ: بَلَغَنَا أَنَّهُ يُهَلِّلُ، إِذَا اسْتَفْتَحَ الْمَرْءُ فَلْيُكَبِّرْ، وَلْيَحْمَدْ، وَلْيَذْكُرْ، وَلْيَسْأَلْ إِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ قَالَ: وَلَمْ يَبْلُغْنِي قَوْلٌ مُسَمًّى إِلَّا كَذَلِكَ قَالَ: فَنَظَرْتُ قَوْلًا جَامِعًا رَأَيْتُهُ مِنْ قِبَلِي فَقُلْتُهُ، قُلْتُ: أُكَبِّرُهُنَّ خَمْسًا قَالَ: تَكْبِيرَةُ الْأُولَى بِيَدَيْهِ وَارْفَعْ بِفِيهِ قَالَ: فَأُكَبِّرُ خَمْسًا، وَأَحْمَدُ خَمْسًا، وَأُسَبِّحُ خَمْسًا، وَأَحْمَدُ خَمْسًا، وَأُهَلِّلُ خَمْسًا، ثُمَّ أَقُولُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ خَمْسًا، وَأَقُولُ حِينَ أَقُولُ آخِرَ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنَ التَّكْبِيرِ، وَالتَّسْبِيحِ، وَالتَّحْمِيدِ، وَالتَّهْلِيلِ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، عَدَدَ خَلْقِكَ، وَرِضَى نَفْسِكَ، وَزِنَةَ عَرْشِكَ، وَأَسْأَلُ حَاجَتِي، ثُمَّ أَسْأَلُ وَأَسْتَغْفِرُ وَأَسْتَعِيذُ قَالَ: فَإِذَا بَلَغْتُ أُحِسُّ ذَلِكَ فِي نَفْسِي، قُلْتُ هَذَا الْقَوْلَ قَالَ: وَكَثِيرًا مَا أُقَصِّرُ عَنْ ذَلِكَ قَالَ: وَأَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَكُونَ فِي الْمَكْتُوبَةِ وَالتَّطَوُّعِ، قُلْتُ لَهُ: فَإِنَّهُ يُكْرَهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ الْإِنْسَانُ قَائِمًا فِي الْمَكْتُوبَةِ يَقُولُ: وَلَكِنْ يُسَبِّحُ وَيَذْكُرُ اللَّهَ قَالَ: فَإِنِّي لَمْ أَقْرَأْ بَعْدُ وَلَمْ أُصَلِّ بَعْدُ إِنَّمَا هَذَا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ، قُلْتُ: فَكُنْتُ دَاعِيًا عَلَى إِنْسَانٍ حِينَئِذٍ تُسَمِّيهِ؟ قَالَ: لَا، إِنَّمَا قُمْتُ فِي حَاجَتِي، فَأَمَّا فِي غَيْرِ ذَلِكَ فَلَا، فَقَالَ لَهُ إِنْسَانٌ: أَتُبَالِي لَوْ تَكَلَّمْتُ حِينَئِذٍ بَعْدَ التَّكْبِيرَةِ وَقَبْلَ الْقِرَاءَةِ؟ قَالَ: أَيْ لَعَمْرِي أَبَعْدَ مَا أُكَبِّرُ؟ لَا كَلَامَ حِينَئِذٍ بَعْدَ التَّكْبِيرَةِ وَقَبْلَ الْقِرَاءَةِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا کوئی ایسی دعا ہے' آدمی تکبیر کہنے کے بعد اور تلاوت کرنے سے پہلے اُسے پڑھ لے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے' نبی اکرم ﷺ (یا نمازی) لا الٰہ الا اللہ پڑھتے تھے' جب آدمی نماز کا آغاز کرے تو تکبیر کہے' پھر حمد بیان کرے' پھر ذکر کرے اور اگر اُسے ضرورت درپیش ہو تو اُس کے بارے میں قرأت کرنے سے پہلے دعا مانگے۔

عطاء یہ بھی بیان کرتے ہیں: اس بارے میں مجھ تک کوئی باقاعدہ دعا نہیں پہنچی ہے' اسی طرح ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس بارے میں ایک جامع دعا کا جائزہ لیا' جو میں نے خود تیار کی ہے' میں اُسے پڑھ لیتا ہوں' میں اس کا زیادہ تر حصہ پانچ مرتبہ پڑھتا ہوں۔

اُنہوں نے یہ بات بیان کی: پہلی تکبیر میں دونوں ہاتھ بلند کیے جائیں گے اور اپنا منہ اوپر کی طرف رکھا جائے گا' وہ بیان کرتے ہیں: میں پانچ مرتبہ اللہ اکبر پڑھتا ہوں' پانچ مرتبہ حمد بیان کرتا ہوں' پانچ مرتبہ سبحان اللہ پڑھتا ہوں' پانچ مرتبہ حمد پڑھتا ہوں' پانچ مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھتا ہوں' پھر پانچ مرتبہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھتا ہوں اور تکبیر' تسبیح' حمد اور تہلیل کے آخر میں یہ پڑھتا ہوں:

''اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا (میں یہ حمد وثناء) اُتنی تعداد میں پڑھتا ہوں' جتنی تیری مخلوق کی تعداد ہے اور جتنی تیری ذات کی رضامندی ہے اور جتنا تیرے عرش کا وزن ہے' اُس کے بعد میں اپنی حاجت کے بارے میں دعا مانگتا ہوں' پھر دعا مانگتا ہوں' پھر استغفار پڑھتا ہوں' پھر پناہ مانگتا ہوں''۔

وہ بیان کرتے ہیں: جب میں اس مقام پر پہنچتا ہوں' تو اُس وقت جو میرے ذہن میں آتا ہے' وہ کلمات پڑھ لیتا ہوں۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا: اکثر اوقات' میں اس میں سے بہت سی چیزیں چھوڑ بھی دیتا ہوں۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا: میرے نزدیک فرض اور نفل دونوں نمازوں میں اس طرح کیا جانا چاہیے۔

میں نے اُن سے دریافت کیا: کیا یہ بات مکروہ ہے' آدمی فرض نماز میں قیام کے دوران دعائے مغفرت کرے؟ اُنہوں نے جواب دیا: آدمی کو اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنا چاہیے اور اُس کا ذکر کرنا چاہیے۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا: میں قرأت نہیں کرتا اور نماز نہیں پڑھتا' یہ سب کچھ قرأت سے پہلے ہوتا ہے۔

میں نے دریافت کیا: کیا میں کسی انسان کو ایسی صورت میں دعا دے سکتا ہوں؟ (یا اُس کے خلاف دعائے ضرر کرسکتا ہوں) جس کا آپ نام لیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں اپنی ضرورت کے لیے کھڑا ہوں' دوسرے کی ضرورت کے لیے اس بارے میں کچھ نہیں ہوگا۔ ایک شخص نے اُن سے کہا: کیا آپ اس بات کی پرواہ کرتے ہیں' اگر آپ تکبیر کہنے کے بعد اور قرأت کرنے سے پہلے کوئی کلام کرلیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے! یہ تو بہت زیادہ دور کی بات ہے' تکبیر کہنے کے بعد (کوئی کلام کروں) تکبیر کے بعد اور قرأت سے پہلے کوئی کلام نہیں ہوگا۔

**2570 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ لَمْ اَزِدْ عَلٰى تَكْبِيرَةٍ وَّاحِدَةٍ فِي الْمَكْتُوبَةِ، وَلَمْ اَقُلْ هٰذَا الْقَوْلَ اَخَرَجْتُ اَمْ نَقَصْتُ صَلَاتِي؟ قَالَ: لَا، ثُمَّ قَالَ: اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ حَاجَةٌ اِلٰى اِنْسَانٍ اَلَسْتَ تُثْنِيْ عَلَيْهِ قَبْلَ الْمَسْاَلَةِ؟

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' اگر میں فرض نماز میں ایک سے زائد تکبیریں نہیں کہتا اور یہ کلمات بھی نہیں پڑھتا' تو کیا میں نماز سے نکل جاؤں گا' یا میری نماز میں کوئی کمی آجائے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! (دونوں میں سے کچھ نہیں ہوگا) پھر اُنہوں نے فرمایا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے' اگر تمہیں کسی انسان سے کوئی کام ہو' تو تم اُس سے درخواست کرنے سے پہلے' اُس کی تعریف نہیں کرو گے۔

**2571 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ قُلْتُ: (وَجَّهْتُ وَجْهِيَ

لِلَّذِی فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضَ) اِلَی: (الْمُسْلِمِیْنَ) (الأنعام: 163)؟ قَالَ: ذٰلِكَ شَیْءٌ اَحْدَثَهُ النَّاسُ، قَالَ عَطَاءٌ: وَقَدْ كَانَ مِمَّنْ یَعْتَرِیهِ اِذَا تَهَجَّدَ ابْتَدَاَ اَحَدُهُمْ فَكَبَّرَ، ثُمَّ ذَكَرَ اللّٰهَ، ثُمَّ یَسْاَلُ، ثُمَّ یَقْرَاُ، ثُمَّ یَرْكَعُ رَكْعَتَیْنِ، ثُمَّ یَقُومُ فَیُصَلِّی اَوْ یَسْتَقْبِلُ صَلَاتَهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر میں یہ پڑھ لیتا ہوں:

''میں نے اپنا رُخ اُس ذات کی طرف کرلیا ہے' جس نے آسمانوں اورزمین کو پیدا کیا ہے'' یہ آیت یہاں تک ہے:

''مسلمانوں''۔

کیا یہ کوئی ایسی چیز ہے؟ جسے بعد میں لوگوں نے معمول کے طور پر اختیار کیا ہے؟ تو عطاء نے کہا: اس کا اعتبار اُس وقت کیا جاتا ہے' جب کوئی شخص تہجد کی نماز ادا کرتا ہے اور آغاز میں یہ دعا پڑھتا ہے' پھر کبریائی کا اعتراف کرتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے' پھر دعا مانگتا ہے' پھر قرأت کرتا ہے' پھر دو رکعات ادا کرتا ہے' پھر کھڑا ہو کر نماز ادا کرتا ہے' (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ازسرِنو نماز پڑھنا شروع کرتا ہے۔

**2572** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ كَبَّرَ ثَلَاثًا، وَسَبَّحَ ثَلَاثًا، وَهَلَّلَ ثَلَاثًا، ثُمَّ یَقُولُ: اللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّیْطَانِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْثِهِ وَنَفْخِهِ قَالُوا: مَا اَكْثَرَ مَا تَسْتَعِیذُ مِنْ هٰذَا قَالَ: اَمَّا هَمْزُهُ: فَالْجُنُونُ، وَاَمَّا نَفْثُهُ: فَالشِّعْرُ، وَاَمَّا نَفْخُهُ: فَالْكِبْرُ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب رات کے وقت کھڑے ہوتے تھے' تو تین مرتبہ اللہ اکبر' تین مرتبہ سبحان اللہ' تین مرتبہ لا الٰہ الا اللہ پڑھتے تھے' پھر یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میں شیطان سے اُس کے پہلو میں مارنے' اس کے تھوکنے' اس کے پھونک مارنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

لوگوں نے عرض کی: یہ کیا چیز ہے جس سے آپ اکثر پناہ مانگتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: جہاں تک اُس کے پہلو میں مارنے کا تعلق ہے' تو اس سے مراد جنون' اُس کے تھوک ڈالنے سے مراد شعر کہنا اور اُس کے پھونک مارنے سے تکبر کرنا ہے۔

**2573** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ یَقُولُ: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ قَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِیرًا مَرَّتَیْنِ، ثُمَّ یَقُولُ: اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِیرًا، ثُمَّ یَقُولُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ یَقُولُ: اللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّیْطَانِ مِنْ نَفْثِهِ وَنَفْخِهِ وَهَمْزِهِ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب رات کے وقت کھڑے ہوتے تھے' تو دو مرتبہ اللہ اکبر کبیرا پڑھتے تھے' پھر اللہ اکبر کبیرا پڑھتے تھے' پھر لا الٰہ الا اللہ تین مرتبہ پڑھتے تھے' پھر یہ دعا پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میں شیطان سے اور اُس کے تھوک ڈالنے' پھونک مارنے' پہلو میں مارنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

# بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ فِي الصَّلَاةِ

## باب: نماز کے دوران پناہ مانگنا

**2574** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: الْاِسْتِعَاذَةُ وَاجِبَةٌ لِكُلِّ قِرَاءَةٍ فِي الصَّلَاةِ اَوْ غَيْرِهَا، قُلْتُ لَهُ: مِنْ اَجْلِ (اِذَا قَرَاْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ)؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَاَقُولُ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، اَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، وَاَعُوذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَحْضُرُونِ اَوْ يَدْخُلُوا بَيْتِيَ الَّذِي يُؤْوِينِي قَالَ: وَقَبْلَ مَا اَبْلُغُ مِنْ هٰذَا الْقَوْلِ كَثِيرًا مَا اَدَعُ اَكْثَرَهُ قَالَ: يُجْزِءُ عَنْكَ لَا تَزِيدُ عَلٰى اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

✵ عطاء بیان کرتے ہیں: ہر قسم کی قرأت کے لیے شروع میں اعوذ باللہ پڑھنا واجب ہے' خواہ وہ قرأت نماز میں ہو' یا نماز کے علاوہ ہو۔ ابن جریج کہتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: کیا اس کی وجہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''جب تم قرآن کی تلاوت کرنے لگو' تو پہلے مردود شیطان سے اللہ کی پناہ مانگ لو''۔

اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: اگر میں یوں پڑھتا ہوں:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں' جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے' میں سننے والے' علم رکھنے والے مہربان' رحم کرنے والے اللہ تعالیٰ کی مردود شیطان سے پناہ مانگتا ہوں اور اے میرے پروردگار! میں اس بات سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس موجود ہوں' یا میرے اُس گھر میں داخل ہوں' جو میری پناہ گاہ ہے''۔

اُنہوں نے جواب دیا: اس دعا کے علاوہ اور بھی بلیغ دعائیں ہیں' جو بہت سی ہیں' جن کا زیادہ حصہ میں ترک نہیں کرتا۔ اُنہوں نے کہا: یہ تمہاری طرف سے جائز ہوگا' لیکن تم اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم سے زیادہ نہ پڑھو۔

**2575** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ لَوِ اسْتَذْرَكَنِي آيَاتٌ فَقَرَاْتُهُنَّ عَلَيْكَ اَسْتَعِيذُ؟ قَالَ: لَا، اِنْ شِئْتَ، وَلٰكِنْ اِنْ عَرَضْتَ قُرْآنًا، وَابْتَغَيْتَ فِي صَلَاةٍ اَوْ غَيْرِهَا عَرْضًا قِرَاءَةً تَقْرَؤُهَا فَاسْتَعِذْ لَهَا، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ لَوْ صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ اَسْتَعِيذُ لَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ

✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر مجھے کچھ آیات کی تصحیح کروانی ہو اور میں وہ آپ کے سامنے پڑھوں' تو کیا میں استعاذہ پڑھوں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: لازم نہیں ہے' اگر تم چاہو تو پڑھ لو' لیکن اگر تم تلاوت کسی کے سامنے پیش کرتے ہو' یا نماز میں' یا نماز کے علاوہ اس طرح تلاوت کرتے ہو' جس کے ذریعے تم ثواب کے حصول کے طلبگار ہو' تو تم اُس کے لیے اعوذ باللہ پڑھو گے۔ میں نے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اگر میں دو مختصر رکعات ادا کرتا ہوں' تو کیا میں اُن میں اعوذ باللہ پڑھوں گا؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں!

**2576** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ اَنِّي دَخَلْتُ قَبْلَ الصَّلَاةِ

فَاسْتَفْتَحْتُ فَاسْتَعَذْتُ فَقَرَاْتُ حَتّٰى اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، اَسْتَعِيذُ لِلْمَكْتُوبَةِ اَيْضًا؟ ثُمَّ اَنْصَرِفُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ ثُمَّ صَلَّيْتُ بَعْدَهَا مَا اَسْتَعِيذُ اَيْضًا؟ قَالَ: يُجْزِءُ عَنْكَ الْاِسْتِعَاذَةُ الْاُولٰى، فَاِنِ اسْتَعَذْتَ لِذٰلِكَ فَحَسَنٌ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اگر میں نماز میں داخل ہونے سے پہلے آغاز کر دیتا ہوں اور استعاذہ پڑھ لیتا ہوں اور قرأت کرتا ہوں' یہاں تک کہ جب نماز کھڑی ہوتی ہے' تو کیا میں فرض نماز کے لیے پھر استعاذہ پڑھوں گا؟ اور پھر جب میں فرض نماز پڑھ کر فارغ ہوتا ہوں اور اُس کے بعد دوسری رکعت ادا کرتا ہوں' تو کیا میں اُس کے لیے بھی استعاذہ پڑھوں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: پہلے والا استعاذہ تمہارے لیے کفایت کر جائے گا' لیکن اگر تم بعد میں بھی پڑھو' تو یہ زیادہ بہتر ہے۔

**2577** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ نَافِعًا، مَوْلٰى ابْنِ عُمَرَ: عَنْ هَلْ تَدْرِي كَيْفَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْتَعِيذُ؟ قَالَ: كَانَ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ اَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام نافع سے سوال کیا: کیا آپ کو پتا ہے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کن الفاظ میں استعاذہ پڑھتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میں مردود شیطان سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

**2578** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: رَبِّ اَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ، وَاَعُوذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَحْضُرُونِ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

✻✻ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ یہ پڑھتے تھے:

''اے میرے پروردگار! میں شیاطین کے پہلو میں مارنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ (شیاطین) میرے پاس موجود ہوں اور میں مردود شیطان سے' اللہ تعالیٰ کی مدد مانگتا ہوں' بے شک وہ سننے والا علم رکھنے والا ہے''۔

**2579** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَامَ اَبُو ذَرٍّ يُصَلِّي، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَبَا ذَرٍّ تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْطَانِ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ

✻✻ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اے ابوذر! پہلے انسان اور جن شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ لو۔

**2580** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْثِهِ وَنَفْخِهِ قَالُوا: مَا اَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ مِنْ هٰذَا، لِمَنْ هٰذَا؟ قَالَ: اَمَّا هَمْزُهُ: فَهُوَ الْجُنُونُ، وَاَمَّا نَفْخُهُ: فَالْكِبْرُ، وَاَمَّا نَفْثُهُ: فَالشِّعْرُ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میں شیطان سے' اُس کے پہلو میں مارنے سے' اُس کے تھوکنے سے اور اُس کے پھونک مارنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

لوگوں نے عرض کی: یہ کیا چیز ہے' جس سے آپ بکثرت پناہ مانگتے ہیں' یہ کس لیے ہے؟ تو آپ نے فرمایا: جہاں تک اُس کے پہلو میں مارنے کا تعلق ہے' تو اس سے مراد جنون ہے' جہاں تک اُس کے پھونک مارنے کا تعلق ہے' تو اس سے مراد تکبر ہے' جہاں تک اُس کے تھوکنے کا تعلق ہے' تو اس سے مراد شعر کہنا ہے۔

**2581** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: هَمْزُهُ الْمُؤْتَةُ يَعْنِي: الْجُنُوْنَ، وَنَفْخُهُ: الْكِبْرَ، وَنَفْثُهُ: الشِّعْرَ

٭٭ عبداللہ فرماتے ہیں: اُس کے پہلو میں مارنے سے مراد موتہ' یعنی جنون ہے' اُس کے پھونک مارنے سے مراد تکبر ہے اور اُس کے تھوکنے سے مراد شعر کہنا ہے۔

**2582** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، حَالَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ قِرَاءَتِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَاكَ الشَّيْطَانُ يُقَالُ لَهُ خِنْزَبٌ، فَاِذَا اَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ، وَاتْفِلْ عَنْ يَسَارِكَ ثَلَاثًا

٭٭ حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! شیطان میرے اور میری تلاوت کے درمیان رکاوٹ بن جاتا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ شیطان ہے' جس کا نام ''خنزب'' ہے' جب تم اس کو محسوس کرو' تو تم پناہ مانگو اور اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھوک دو۔

**2583** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَمَا (وَقُلْ رَبِّ اَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ) (المؤمنون: 97)؟ قَالَ: قَوْلٌ مِنَ الْقُرْآنِ لَيْسَ بِوَاجِبٍ فِي الصَّلَاةِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟

''اور تم یہ کہو: اے میرے پروردگار! میں شیاطین کے پہلو میں مارنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

اُنہوں نے جواب دیا: یہ قرآن کے الفاظ ہیں' نماز میں یہ واجب نہیں ہیں۔

**2584** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَاسْتَعَذْتُ بِرَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اُخْرَى ثُمَّ اُخْرَى فَاَسْتَعِيذُ لِكُلِّ صَلَاةٍ عَلَى السَّبْعِ؟ قَالَ: يُجْزِءُ عَنْكَ الْاَوَّلُ، فَاِنِ اسْتَعَذْتَ اَيْضًا فَحَسَنٌ، قُلْتُ: صَلَّيْتُ فَبَيْنَا اَنَا اُصَلِّي جَاءَنِي اِنْسَانٌ لِحَاجَةٍ، فَانْصَرَفْتُ اِلَيْهِ فَقَضَى حَاجَتَهُ، ثُمَّ قُمْتُ اُصَلِّي مَرَّةً اُخْرَى قَالَ: يُجْزِءُ عَنْكَ الْاَوَّلُ. فَاِنِ اسْتَعَذْتَ اَيْضًا فَحَسَنٌ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں دو رکعات کے لیے استعاذہ پڑھ لیتا ہوں' پھر دوسری

کے لیے پڑھتا ہوں' پھر اگلی دو کے لیے پڑھتا ہوں' تو کیا میں ساتوں مرتبہ ہر ایک نماز کے لیے استعاذہ پڑھوں گا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: پہلے والا تمہارے لیے کفایت کر جائے گا' لیکن اگر تم ہر مرتبہ نئے سرے سے استعاذہ پڑھو' تو تمہارے لیے اچھا ہوگا۔ میں نے دریافت کیا: میں نماز ادا کر رہا ہوتا ہوں' میرے نماز ادا کرنے کے دوران ایک شخص کسی کام کے سلسلے میں میرے پاس آتا ہے' میں نماز ختم کر کے اُس کے ساتھ چلا جاتا ہوں' اُس کی ضرورت کو پورا کرتا ہوں' پھر میں دوسری مرتبہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرنے لگتا ہوں (تو کیا مجھے پھر استعاذہ پڑھنا ہوگا)؟ اُنہوں نے جواب دیا: پہلے والا تمہارے لیے کافی ہوگا' لیکن اگر تم دوبارہ پڑھ لو تو یہ اچھا ہے۔

**2585** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يُجْزِءُ عَنْكَ التَّعَوُّذُ فِي كُلِّ شَيْءٍ، وَاِنْ زِدْتَ فَلَا بَأْسَ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: ہر چیز میں ایک مرتبہ اعوذ باللہ پڑھنا تمہارے لیے کفایت کر جائے گا' لیکن اگر تم مزید پڑھ لو' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**2586** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: يُجْزِئُكَ التَّعَوُّذُ فِي اَوَّلِ شَيْءٍ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: چیز کے آغاز (یعنی نماز کے آغاز) میں' اعوذ باللہ پڑھنا تمہارے لیے کفایت کر جائے گا۔

**2587** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ: اَنَّهُ كَانَ يَسْتَعِيذُ مَرَّةً وَّاحِدَةً فِي اَوَّلِ صَلَاتِهِ

٭٭ حسن بصری کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ نماز کے آغاز میں' ایک ہی مرتبہ اعوذ باللہ پڑھتے تھے۔

# بَابُ مَتَى يَسْتَعِيذُ

## باب: آدمی استعاذہ کب پڑھے گا؟

**2588** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ. اَنَّهُ كَانَ يَسْتَعِيذُ قَبْلَ اَنْ يَقْرَاَ اُمَّ الْقُرْآنِ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ سورۂ فاتحہ کی تلاوت سے پہلے استعاذہ پڑھتے تھے۔

**2589** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيِّ الرِّفَاعِيِّ، عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

٭٭ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرأت کرنے سے پہلے اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھتے تھے۔

**2590** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ: اَنَّهُ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الشَّيْطَانِ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ اَنْ يَقْرَاَ اُمَّ الْقُرْآنِ، وَبَعْدَ مَا يَقْرَاُ اُمَّ الْقُرْآنِ، قَالَ: وَكَانَ الْحَسَنُ يَتَعَوَّذُ قَبْلَهَا

✵✵ ایوب ابن سیرین کے بارے میں نقل کرتے ہیں: وہ نماز میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت سے پہلے شیطان سے پناہ مانگا کرتے تھے اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد بھی مانگا کرتے تھے۔ ایوب یہ بھی بیان کرتے ہیں: حسن بصری تلاوت سے پہلے اعوذ باللہ پڑھتے تھے۔

**2591** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ يَسْتَعِيذُ مَرَّةً حِيْنَ يَسْتَفْتِحُ صَلَاتَهُ قَبْلَ اَنْ يَقْرَاَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، قَالَ: وَكَانَ ابْنُ سِيرِيْنَ يَسْتَعِيذُ فِيْ كُلِّ صَلَاةٍ

✵✵ ہشام بن حسان بیان کرتے ہیں: حسن بصری ایک مرتبہ اعوذ باللہ پڑھتے تھے جب وہ نماز کا آغاز کرتے تھے اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرنے سے پہلے پڑھتے تھے وہ یہ پڑھتے تھے:

''میں سننے والا اور علم رکھنے والے اللہ تعالیٰ کی مردود شیطان سے پناہ مانگتا ہوں''۔

راوی یہ بھی بیان کرتے ہیں: ابن سیرین ہر نماز میں استعاذہ پڑھتے تھے۔

**2592** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: فَرَغْتُ مِنَ الْقَوْلِ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ قَالَ: ثُمَّ اسْتَعَذْتَ، فَاقْرَاْ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، اَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، وَاَعُوذُ بِكَ اَنْ يَحْضُرُوْنِ، وَيَدْخُلُوْا بَيْتِيَ الَّذِي يُؤْوِينِي

✵✵ ابن جریج عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: اگر آپ قرأت سے پہلے دعا پڑھ کر فارغ ہو جاتے ہیں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: تم پہلے اعوذ باللہ پڑھو پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھو اور یہ پڑھو:

''میں سننے والا علم رکھنے والے بڑے مہربان نہایت رحم کرنے والے اللہ تعالیٰ کی مردود شیطان سے پناہ مانگتا ہوں اے میرے پروردگار! میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ (شیاطین) میرے پاس موجود ہوں اور میرے اُس گھر میں داخل ہوں جس نے مجھے پناہ دی ہے''۔

**2593** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ: اَنَّهُ كَانَ يَسْتَعِيذُ بَعْدَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ، قَالَ حَمَّادٌ: وَكَانَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَسْتَعِيذُ قَبْلَهَا

✵✵ حماد ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد اعوذ باللہ پڑھتے تھے۔

حماد بیان کرتے ہیں: سعید بن جبیر اس سے پہلے اعوذ باللہ پڑھا کرتے تھے۔

**2594** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ: كَانَ اَصْحَابُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ يَتَعَوَّذُوْنَ بَعْدَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

** ابواسحاق بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد اعوذ باللہ پڑھا کرتے تھے۔

## بَابُ مَنْ نَسِيَ الْاِسْتِعَاذَةَ

## باب: جو شخص استعاذہ پڑھنا بھول جائے

**2595** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: نَسِيتُ الْاِسْتِعَاذَةَ قَالَ: لَا اَعُودُ وَلَا اَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، فَسَوْفَ اَسْتَعِيذُ، قُلْتُ: فَقَدْ اُمِرْنَا بِالِاسْتِعَاذَةِ كَمَا اُمِرْنَا بِالْوُضُوءِ؟ قَالَ: لَيْسَ ذٰلِكَ كَالْوُضُوءِ، كَلَامٌ سَوْفَ اَقُولُهُ اِذَا ذَكَرْتُ فِي صَلَاتِي، قُلْتُ: فَلَمْ اَذْكُرْ حَتّٰى فَرَغْتُ قَالَ: فَحَسَنٌ، اَفْرُغُ اَسْتَعِيذُ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں استعاذہ پڑھنا بھول گیا ہوں؟ تو اُنہوں نے کہا: میں اس صورت میں نہ تو نماز کو دُہراؤں گا' اور نہ ہی سجدۂ سہو کروں گا' کیونکہ میں عنقریب دوبارہ استعاذہ پڑھ لوں گا۔ میں نے کہا: ہمیں استعاذہ پڑھنے کا حکم اسی طرح دیا گیا ہے' جس طرح وضو کرنے کا دیا گیا ہے؟ اُنہوں نے کہا: یہ وضو کی طرح نہیں ہے' بلکہ یہ ایک کلام ہے' جسے میں عنقریب اپنی نماز میں اُس وقت پڑھ لوں گا' جب یہ مجھے نماز کے دوران یاد آئے گا۔ میں نے کہا: اگر مجھے یہ یاد نہیں آتا' یہاں تک کہ میں نماز سے فارغ ہو جاتا ہوں؟ تو اُنہوں نے کہا: یہ بھی ٹھیک ہے! جب میں فارغ ہو جاؤں گا' تو اُس کے بعد استعاذہ پڑھ لوں گا۔

## بَابُ مَا يُخْفِي الْاِمَامُ

## باب: امام کون سی چیزیں پست آواز میں پڑھے گا؟

**2596** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اَرْبَعٌ يُخْفِيهُنَّ الْاِمَامُ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، وَالِاسْتِعَاذَةِ، وَآمِينَ، وَاِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

** ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: چار چیزیں ایسی ہیں' جنہیں امام پست آواز میں کہے گا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' استعاذہ' آمین اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے گا' تو اُس کے بعد ربنا لک الحمد (پست آواز میں پڑھے گا)۔

**2597** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: خَمْسٌ يُخْفِيَنَّ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَالتَّعَوُّذُ، وَبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، وَآمِينَ، وَاللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

** ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پانچ چیزیں پست آواز میں پڑھے گا:

''سبحانک اللّٰھم وبحمدک' اعوذ باللہ' بسم اللہ' آمین' اللّٰھم ربنا لک الحمد''۔

# بَابُ قِرَاءَةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## باب: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا

**2598** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَحُمَيْدٍ، وَاَبَانَ، عَنْ اَنَسٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ يَقْرَءُ وْنَ (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ) (الفاتحة: 2)

** حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کو تلاوت کا آغاز الحمد للہ رب العالمین سے کرتے سنا ہے۔

**2599** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ يَفْتَتِحُونَ (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ) (الفاتحة: 2) قَالَ: قُلْتُ: (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1) قَالَ: خَلْفَهَا يَقُوْلُ: خَلْفَهَا يَقُوْلُ: اَسِرُّهَا

** حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما الحمد للہ رب العالمین سے تلاوت کا آغاز کرتے تھے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا کیا حکم ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ اس کے پیچھے ہے' اُنہوں نے فرمایا: وہ اس کے پیچھے ہے' اُنہوں نے کہا: میں اسے پست آواز میں پڑھتا ہوں۔

**2600** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ، ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ يَقُوْلُ: قَرَاْتُ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، فَقَالَ لِي اَبِي: اِيَّاكَ وَالْحَدَثَ يَا بُنَيَّ، فَاِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ فَكَانُوْا يَقْرَاُوْنَ: (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ) (الفاتحة: 2)

** سعید جریری بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کو سنا' وہ یہ کہتے ہیں: میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے تلاوت شروع کر رہا تھا' تو میرے والد نے مجھ سے کہا: اے میرے بیٹے! اس نئے طریقے سے بچو' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز ادا کی ہے' یہ لوگ (بلند آواز میں) تلاوت الحمد للہ رب العالمین سے (شروع کرتے تھے)۔

**2601** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ ثُوَيْرِ بْنِ اَبِيْ فَاخِتَةَ، عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّ عَلِيًّا كَانَ لَا يَجْهَرُ بِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، كَانَ يَجْهَرُ بِ (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ) (الفاتحة: 2)

** ثویر بن ابوفاختہ' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز میں نہیں پڑھتے تھے' وہ الحمد للہ رب العالمین بلند آواز میں پڑھتے تھے۔

**2602** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ بُدَيْلٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ اَبِي

الْجَوْزَاءِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ بِالتَّكْبِيرِ، وَيَفْتَتِحُ قِرَاءَتَهُ بِـ (الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) (الفاتحة: 2)

✽✽ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہہ کر نماز کا آغاز کرتے تھے اور تلاوت کا آغاز الحمدللہ رب العالمین سے کرتے تھے۔

**2603** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ صَلَّى وَرَاءَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَسَمِعْتُهُ: يَسْتَفْتِحُ الْقِرَاءَةَ بِـ (الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) (الفاتحة: 2)

قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةَ يَفْتَتِحَانِ بِـ (الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) (الفاتحة: 2)

✽✽ معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے عمر بن عبدالعزیز کے پیچھے نماز ادا کی ہے' وہ یہ کہتا ہے: میں نے اُنہیں الحمدللہ رب العالمین سے تلاوت کا آغاز کرتے ہوئے سنا۔

معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری اور قتادہ بھی (بلند آواز میں تلاوت کا) آغاز الحمدللہ رب العالمین سے کرتے تھے۔

**2604** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ طَرِيفٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنْ: (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1) اَجْهَرُهَا؟ قَالَ: السُّنَّةُ: (الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) (الفاتحة: 2)، وَاِنْ كَانَ الرَّاْيُ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَفْضَلُ مِنْ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1)

✽✽ طریف' حسن بصری کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بارے میں دریافت کیا کہ میں اسے بلند آواز میں پڑھوں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: سنت یہ ہے' الحمدللہ رب العالمین (کو بلند آواز سے پڑھنے کا آغاز کیا جائے) لیکن جہاں تک رائے کا تعلق ہے' تو الحمدللہ' بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

**2605** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي بَشِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: الْجَهْرُ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قِرَاءَةُ الْاَعْرَابِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز میں پڑھنا دیہاتیوں کی تلاوت کا طریقہ ہے۔

**2606** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: يُجْزِئُكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فِي اَوَّلِ شَيْءٍ، وَالتَّعَوُّذُ فِي اَوَّلِ شَيْءٍ

✽✽ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: نماز کے آغاز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لینا' تمہارے لیے کفایت کر جائے گا' اور نماز کے آغاز میں اعوذ باللہ پڑھ لینا بھی کفایت کر جائے گا۔

**2607** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِي اُمَيَّةَ: اَنَّ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ كَانَ يَفْتَتِحُ بِـ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1)

✽✽ عبدالکریم ابوامیہ بیان کرتے ہیں: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ (تلاوت) کا آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے کرتے تھے۔

**2608** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَدَعُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، يَفْتَتِحُ الْقِرَاءَةَ بِـ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1)

✽✽ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا ترک نہیں کرتے تھے وہ تلاوت کا آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر کرتے تھے۔

**2609** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبِی، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَخْبَرَهُ قَالَ: (وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي) (الحجر: 87)، اُمُّ الْقُرْآنِ، وَقَرَاْتُهَا عَلٰى سَعِيدٍ كَمَا قَرَاْتُهَا عَلَيْكَ، ثُمَّ قَالَ: (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1) الْاٰيَةُ السَّابِعَةُ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَدْ اَخْرَجَهَا اللّٰهُ لَكُمْ فَمَا اَخْرَجَهَا لِاَحَدٍ قَبْلَكُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قَرَاَهَا عَلَيْنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1) آيَةً، (الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) (الفاتحة: 2) آيَةً، (الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1) آيَةً، (مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ) آيَةً، (اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِينُ) (الفاتحة: 5) آيَةً، (اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ) (الفاتحة: 6) آيَةً، (صِرَاطَ الَّذِينَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ) (الفاتحة: 7) اِلٰى آخِرِهَا

✽✽ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور ہم نے تمہیں دومرتبہ پڑھی جانے والی سات آیات عطاء کی ہیں'' اس سے مراد سورۂ فاتحہ ہے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے سعید کے سامنے اسے اُسی طرح تلاوت کیا ہے جس طرح میں نے تمہارے سامنے تلاوت کیا ہے۔

پھر انہوں نے یوں پڑھا:

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! یہ ساتویں آیت ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اسے تمہارے لیے نازل کیا ہے اُس نے تم سے پہلے کسی اور کے لیے اسے نازل نہیں کیا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: ابن جریج نے ہمارے سامنے سورۂ فاتحہ پڑھ کر سنائی:

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! یہ ایک آیت ہے الحمد للہ رب العالمین! یہ ایک آیت ہے الرحمٰن الرحیم! یہ ایک آیت ہے ملک یوم الدین! یہ ایک آیت ہے ایاک نعبد وایاک نستعین! یہ ایک آیت ہے اھدنا الصراط المستقیم! یہ ایک آیت ہے اور صراط الذین انعمت علیھم سے لے کر سورت کے آخر تک (ایک آیت ہے)''۔

**2610** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ: اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَسْتَفْتِحُ الصَّلَاةَ بِـ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1)

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نماز کا آغاز بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر کرتے تھے۔

**2611** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحٍ، مَوْلَى التَّوْءَمَةِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: يُفْتَتَحُ بِـ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1) فِي الصَّلَاةِ

٭٭ صالح بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو سنا کہ اُنہوں نے نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم سے (تلاوت کا) آغاز کیا۔

**2612** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّهُ قَالَ: كَانَ يَفْتَتِحُ بِـ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1)، وَيَقُوْلُ: آيَةٌ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى تَرَكَهَا النَّاسُ

٭٭ زہری کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ذریعہ تلاوت کا آغاز کرتے تھے اور یہ کہتے تھے: یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی ایک آیت ہے' جسے لوگوں نے ترک کر دیا ہے۔

**2613** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، اَنَّ اَبَاهُ: كَانَ اِذَا قَرَاَ لَهُمْ: (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1) قَبْلَ اُمِّ الْقُرْآنِ لَمْ يَقْرَاْهَا بَعْدَهَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس کے صاحبزادے نے مجھے یہ بات بتائی ہے' اُن کے والد جب اُن کے سامنے تلاوت کرتے تھے تو سورۂ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم بھی پڑھتے تھے' وہ اس کے بعد اس کی تلاوت نہیں کرتے تھے۔

**2614** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ: اَنَّهُ كَانَ يَجْهَرُ بِـ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1) فِي كُلِّ رَكْعَةٍ

٭٭ سعید بن جبیر کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ ہر رکعت میں بلند آواز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا کرتے تھے۔

**2615** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: لَا اَدَعُ اَبَدًا: (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1) فِي مَكْتُوبَةٍ وَّلَا تَطَوُّعٍ اِلَّا نَاسِيًا، لِاُمِّ الْقُرْآنِ وَلِلسُّورَةِ الَّتِي اَقْرَاُهَا بَعْدَهَا قَالَ: هِيَ آيَةٌ مِنَ الْقُرْآنِ، قُلْتُ: فَاِنَّهُ بَلَغَنِي اَنَّهَا لَمْ تَنْزِلْ مَعَ الْقُرْآنِ، وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْتُبْهَا حَتّٰى نَزَلَ: (اِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ وَاِنَّهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) (النمل: 30)، فَكَتَبَهَا حِينَئِذٍ قَالَ: مَا بَلَغَنِي ذٰلِكَ، مَا هِيَ اِلَّا آيَةُ الْقُرْآنِ قَالَ: وَقَالَ يَحْيَى بْنُ جَعْدَةَ: قَدِ اخْتَلَسَ الشَّيْطَانُ مِنَ الْاَئِمَّةِ آيَةً (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1)

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا کبھی ترک نہیں کرتا' نہ فرض نماز میں اور نہ ہی نفل نماز میں' البتہ بھول جاؤں تو معاملہ مختلف ہے اور یہ بسم اللہ، سورۂ فاتحہ کے لیے بھی پڑھتا ہوں اور اُس کے بعد جو سورت تلاوت کرتا ہوں اُس سے پہلے بھی پڑھتا ہوں۔ تو عطاء نے کہا: یہ قرآن مجید کی ایک آیت ہے۔ میں نے کہا: مجھ تک تو یہ روایت پہنچی ہے' یہ قرآن مجید کے ہمراہ نازل نہیں ہوئی تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اُس وقت تک لکھنا شروع نہیں کیا تھا' جب

تک یہ آیت نازل نہیں ہوئی:

''یہ (خط) سلیمان کی طرف سے ہے اور اس کا (آغاز یوں ہوتا ہے:) اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' جو بڑا مہربان رحم کرنے والا ہے''۔

تو اس موقع پر نبی اکرم ﷺ نے اسے لکھنا شروع کیا۔ عطاء نے کہا: مجھ تک اس بارے میں روایت نہیں پہنچی ہے اور یہ قرآن مجید کی ایک آیت بھی ہے۔

یحییٰ بن جعدہ فرماتے ہیں: شیطان نے ائمہ سے ایک آیت اُچک لی ہے اور وہ یہ ہے: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم!

**2616** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِعَطَاءٍ: اِنْ نَسِيتُهَا فِي الْمَكْتُوبَةِ اَعُوْدُ اِلَى الصَّلَاةِ اَوْ اَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ؟ قَالَ: اَيْ لَعَمْرِي اِنَّا لَنُسْقِطُ مِنَ الْقُرْآنِ فَنُكْثِرُ، قَالَ لَهُ اِنْسَانٌ: وَبَرَاءَةٌ قَالَ: نَعَمْ، اِنَّمَا هِيَ وَالْاَنْفَالُ وَاحِدَةٌ، وَاَلَّا اَدَعُ اَنْ اَقْرَاَهَا: (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1)

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر میں فرض نماز میں اسے پڑھنا بھول جاتا ہوں' تو کیا میں نماز دُہراؤں گا؟ یا سجدۂ سہو کرلوں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے! ہم قرآن کا کافی حصہ چھوڑ دیتے ہیں۔ ایک شخص نے اُن سے کہا: سورۂ توبہ کے آغاز میں بھی یہ ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! یہ (یعنی سورۂ توبہ) اور سورۂ انفال ایک ہی ہیں اور میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا ترک نہیں کرتا ہوں۔

**2617** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ اَخْبَرَهُ: اَنَّ الْمُؤْمِنِينَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا لَا يَعْلَمُوْنَ انْقِضَاءَ السُّورَةِ حَتَّى يَنْزِلَ: (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1)، فَاِذَا نَزَلَ: (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1) عَلِمُوا اَنْ قَدْ نَزَلَتِ السُّورَةُ، وَانْقَضَتِ الْاُخْرَى

✵✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: سعید بن جبیر نے اُنہیں بتایا کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں اہلِ ایمان کو کسی سورت کے مکمل ہونے کا پتا نہیں چلتا تھا' یہاں تک کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نازل ہوگئی' جب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نازل ہوگئی' تو لوگوں کو یہ پتا چل گیا کہ اب نئی سورت نازل ہوئی ہے اور پہلے والی سورت ختم ہوچکی ہے۔

**2618** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ: اَنَّ مُعَاوِيَةَ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ لِلنَّاسِ الْعَتَمَةَ، فَلَمْ يَقْرَاْ: (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1)، وَلَمْ يُكَبِّرْ بَعْضَ هٰذَا التَّكْبِيرِ الَّذِي يُكَبِّرُ النَّاسُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ نَادَاهُ مَنْ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْاَنْصَارِ فَقَالُوا: يَا مُعَاوِيَةُ، اَسَرَقْتَ الصَّلَاةَ اَمْ نَسِيتَ؟ اَيْنَ: (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1)؟ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ حَتَّى تَهْوِيَ سَاجِدًا؟ فَلَمْ يَعُدْ مُعَاوِيَةُ لِذٰلِكَ بَعْدُ

✵✵ عبداللہ بن ابوبکر بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھائی' تو اُنہوں

نے اس میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں پڑھی اور لوگوں کے عام معمول کے مطابق تکبیر بھی نہیں کہی' جب اُنہوں نے نماز مکمل کی' تو مہاجرین اور انصار سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے اُنہیں بلند آواز میں پکار کے کہا: اے معاویہ! کیا آپ نے نماز میں چوری کی ہے؟ یا آپ بھول گئے ہیں؟ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کیوں نہیں پڑھی؟ اور آپ جب سجدہ کے لیے جھکے تھے' تو اللہ اکبر کیوں نہیں کہا؟ اُس کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دوبارہ ایسا نہیں کیا۔

**2619** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: نَسِيَ النَّاسُ: (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1)، وَهٰذَا التَّكْبِيرَ

✱✱ مجاہد بیان کرتے ہیں: لوگ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا اور یہ تکبیر کہنا بھول گئے ہیں۔

**2620** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ: اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَابْنَ عُمَرَ كَانَا يَفْتَتِحَانِ بِـ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1) قَالَ اَبُو بَكْرٍ: وَصَلَّى بِنَا مَعْمَرٌ فَاسْتَفْتَحَ: (الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) (الفاتحة: 2)

✱✱ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم (بلند آواز میں تلاوت) کا آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے کرتے تھے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: (اس روایت میں امام عبدالرزاق کے استاد) معمر نے ہمیں نماز پڑھائی' تو اُنہوں نے تلاوت کا آغاز الحمدللہ رب العالمین سے کیا۔

**2621** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَيُّوبَ يَسْاَلُ عَاصِمَ بْنَ اَبِي النَّجُودِ: مَا سَمِعْتَ فِي قِرَاءَةِ: (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1)؟ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو وَائِلٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَفْتَتِحُ (الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) (الفاتحة: 2)

✱✱ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایوب کو سنا' اُنہوں نے عاصم بن ابونجود سے سوال کیا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے کے بارے میں آپ نے کیا سنا ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: ابووائل نے مجھے یہ بتایا ہے' اُنہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو الحمدللہ رب العالمین سے آغاز کرتے ہوئے سنا ہے۔

## بَابُ قِرَاءَةِ اُمِّ الْقُرْآنِ

## باب: سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرنا

**2622** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَوَاجِبَةٌ قِرَاءَةُ اُمِّ الْقُرْآنِ؟ قَالَ: اَمَّا اَنَا فَلَا اَدَعُهَا فِي الْمَكْتُوبَةِ وَالتَّطَوُّعِ فَاتِحَةَ الْقُرْآنِ قَالَ: وَاَمَّا اَنَا فَسَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: اِذَا قَرَاَ اَحَدُكُمْ بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَاِنِ انْتَهَى اِلَيْهَا كَفَتْهُ، وَاِنْ زَادَ عَلَيْهَا فَخَيْرٌ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرنا کیا واجب ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جہاں تک میرا تعلق ہے' تو میں فرض یا نفل نماز میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت کو ترک نہیں کرتا ہوں۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جب کوئی شخص سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرلے اور اسے مکمل پڑھ لے' تو یہ اُس کے لیے کافی ہوگی اور اگر وہ مزید تلاوت کرے گا' تو یہ بہتر ہوگا۔

**2623** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَصَاعِدًا

✵✵ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اُس شخص کی نماز نہیں ہوتی' جو سورۂ فاتحہ اور مزید (کسی سورت یا آیت) کی تلاوت نہیں کرتا''۔

**2624** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ الْاَعْرَجِ: اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَرَاَ: بِاُمِّ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ - اَوْ قَالَ: فِي كُلِّ صَلَاةٍ -

✵✵ عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو سنا کہ اُنہوں نے ہر ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ہر نماز میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی۔

**2625** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ اَنْ يَقْرَاَ بِاُمِّ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرض نماز کی کسی بھی رکعت میں' سورۂ فاتحہ کی تلاوت کو ترک نہیں کرتے تھے۔

**2626** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: اِنِّي لَاَسْتَحْيِي مِنْ رَبِّ هَذِهِ الْبَنِيَّةِ اَنْ اُصَلِّيَ صَلَاةً لَا اَقْرَاُ فِيهَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ وَشَيْءٍ مَعَهَا قَالَ: وَسَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: اقْرَاْ مِنْهُ مَا قَلَّ اَوْ كَثُرَ، وَلَيْسَ مِنَ الْقُرْآنِ قَلِيلٌ

✵✵ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اس عمارت کے پروردگار سے مجھے حیاء آتی ہے' میں نماز ادا کروں اور اُس میں سورۂ فاتحہ اور اُس کے ساتھ (قرآن کے کسی حصہ) کی تلاوت نہ کروں۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: تم اس میں سے تلاوت کرلو' خواہ وہ کم ہو' یا زیادہ ہو' کیونکہ قرآن میں کوئی بھی چیز کم نہیں ہوتی۔

**2627** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي دِرْعُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي اُمَيَّةَ الْاَسَدِيِّ قَالَ: قَالَ لِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ: اقْرَاْ بِاُمِّ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ

✵✵ ابوامیہ اسدی بیان کرتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: تم ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کی

تلاوت کیا کرو۔

**2628** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: لَا تُصَلِّيَنَّ صَلَاةً حَتَّى تَقْرَاَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم اُس وقت تک نماز ادا نہ کرو جب تک ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت نہ کرو۔

## بَابُ مَنْ لَمْ يَقْرَاْ بِاُمِّ الْقُرْآنِ، وَقَرَاَ غَيْرَهَا

## باب: جو شخص سورۂ فاتحہ کی تلاوت نہیں کرتا اور دوسری کسی (سورت یا آیت) کی تلاوت کر لیتا ہے

**2629** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيَجْزِي عَنِّي فِي كُلِّ رَكْعَةٍ: اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ، لَيْسَ مَعَهَا اُمُّ الْقُرْآنِ فِي الْمَكْتُوبَةِ؟ قَالَ: لَا، وَلَا سُورَةُ الْبَقَرَةِ قَالَ: (وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي) (الحجر: 87) قَالَ: هِيَ السَّبْعُ، قُلْتُ: فَاَيْنَ السَّابِعَةُ؟ قَالَ: (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1)، وَهُوَ يُوجِبُ اُمَّ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا میری طرف سے ہر ایک رکعت میں سورۂ کوثر کی تلاوت کرنا کفایت کر جائے گا؟ جبکہ اس کے ساتھ سورۂ فاتحہ نہ پڑھی گئی ہو اور یہ فرض نماز ہو؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اگر تم سورۂ بقرہ بھی پڑھ لو تو یہ بھی کفایت نہیں کرے گا' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہم نے تمہیں دومرتبہ پڑھی جانے والی سات آیات عطا کی ہیں''۔

اور سورۂ فاتحہ میں بھی سات آیات ہوتی ہیں۔ میں نے دریافت کیا: ساتویں آیت کون سی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! وہ (یعنی عطاء) ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت کو واجب قرار دیتے تھے۔

**2630** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ سَاَلَ الْحَسَنَ: عَنْ رَجُلٍ قَرَاَ فِي صَلَاتِهِ كُلِّهَا بِقُرْآنٍ، وَلَمْ يَقْرَاْ بِاُمِّ الْقُرْآنِ - عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَوْ قَالَ: بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ - قَالَ: لَا يُعِيدُ قَدْ قَرَاَ قُرْآنًا

✽✽ معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے' جس نے حسن بصری سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا' جو اپنی نماز میں پورے قرآن کو پڑھ لیتا ہے' لیکن سورۂ فاتحہ نہیں پڑھتا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) تو حسن بصری نے جواب دیا: وہ نماز کو دُہرائے گا نہیں' کیونکہ اُس نے قرآن کی تلاوت کر لی ہے۔

**2631** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ اَنِّي اسْتَفْتَحْتُ بِسُورَةِ مَرْيَمَ، فَقَرَاْتُ بِاُمِّ الْقُرْآنِ، ثُمَّ جِئْتُ السَّجْدَةَ فَسَجَدْتُ، وَقُمْتُ اَقْرَاُ: بِاُمِّ الْقُرْآنِ اَيْضًا؟ قَالَ: لَا، اَنْتَ فِي رَكْعَةٍ حَتَّى الْآنَ، فَلَا تَقْرَاْ فِيهَا اِنْ شِئْتَ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے سوال کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر میں سورۂ مریم سے آغاز کرتا ہوں اور پھر بعد میں سورۂ فاتحہ پڑھتا ہوں' پھر میں آیت سجدہ تلاوت کرتا ہوں اور سجدہ کر کے کھڑا ہو جاتا ہوں' تو کیا میں دوبارہ سورۂ فاتحہ کی تلاوت کروں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! کیونکہ تم ابھی تک پہلی رکعت ادا کر رہے ہو' اگر تم چاہو تو تم اس میں (مزید) تلاوت نہ بھی کرو۔

# بَابُ آمِيْنَ

## باب: آمین کہنا

**2632** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ إِذَا قَالَ: (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) (الفاتحة: 7) قَالَ: آمِيْنَ، حَتّٰى يُسْمِعَ مَنْ يَلِيهِ

✽✽ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب غیر المغضوب علیهم و لا الضالین پڑھ لیتے تھے' تو آمین کہتے تھے' یہاں تک کہ آپ کے قریب موجود لوگوں تک آپ کی آواز جاتی تھی۔

**2633** - حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ: (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) (الفاتحة: 7) قَالَ: آمِيْنَ قَالَ مَعْمَرٌ: يُؤَمِّنُ وَإِنْ صَلَّى وَحْدًا

✽✽ عبدالجبار بن وائل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ غیر المغضوب علیهم و لا الضالین پڑھتے تھے' تو آپ آمین کہتے تھے۔

معمر فرماتے ہیں: آدمی آمین کہے گا' اگرچہ وہ اکیلا نماز ادا کر رہا ہو۔

**2634** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ، فَكَانَ إِذَا قَالَ: (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) (الفاتحة: 7) قَالَ: آمِينَ، حَتّٰى يُسْمِعَنَا فَيُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَهُ قَالَ: وَكَانَ يُكَبِّرُ بِنَا هٰذَا التَّكْبِيرَ إِذَا رَكَعَ، وَإِذَا سَجَدَ

✽✽ منصور بن میسرہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی' جب اُنہوں نے غیر المغضوب علیهم و لا الضالین پڑھا تو آمین کہا' یہاں تک کہ ہم تک آواز آئی' تو اُن کے پیچھے لوگوں نے بھی آمین کہا۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے رکوع میں جاتے ہوئے اور سجدہ میں جاتے ہوئے تکبیر بھی کہی تھی۔

**2635** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ: أَنَّهُ كَانَ يُسِرُّ آمِيْنَ

✽✽ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ پست آواز میں آمین کہتے تھے۔

**2636** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: قَالَ بِلَالٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسْبِقْنِيْ بِآمِيْنَ

✵✵ ابوعثمان بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: آپ مجھ سے پہلے آمین نہ کہہ دیجئے گا (یعنی مجھے بھی اپنے ساتھ آمین کہنے کا موقع دیجئے گا)۔

**2637** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: اَنَّهُ كَانَ مُؤَذِّنًا لِلْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ بِالْبَحْرَيْنِ، فَاشْتَرَطَ عَلَيْهِ بِاَنْ لَا يَسْبِقَهُ بِآمِيْنَ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ بحرین میں حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کے موذن تھے' اُنہوں نے امام کے لیے یہ شرط مقرر کی تھی کہ وہ اُن سے پہلے آمین نہیں کہے گا۔

**2638** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ كَانَ مُؤَذِّنًا لِلْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ، فَقَالَ لَهُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: لَتَنْظُرُنِيْ بِآمِيْنَ اَوْ لَا اُؤَذِّنُ لَكَ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کے موذن تھے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یا تو تم مجھے آمین کہنے کا موقع دو گے' یا پھر میں تمہارے لیے اذان نہیں دوں گا۔

**2639** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ، وَالْاِمَامُ فَنَادَاهُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: لَا تَسْبِقْنِيْ بِآمِيْنَ

✵✵ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور امام' مسجد میں داخل ہوئے' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اُسے بلند آواز میں مخاطب کر کے کہا: تم مجھ سے پہلے آمین نہ کہہ دینا۔

**2640** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: اَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يُؤَمِّنُ عَلٰى اِثْرِ اُمِّ الْقُرْآنِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَيُؤَمِّنُ مَنْ وَرَاءَهُ حَتّٰى اَنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلَجَّةً، ثُمَّ قَالَ: اِنَّمَا آمِيْنَ دُعَاءٌ وَكَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَقَدْ قَامَ الْاِمَامُ قَبْلَهُ، فَيَقُوْلُ: لَا تَسْبِقْنِيْ بِآمِيْنَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آمین کہتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اور جو شخص اُن کے پیچھے موجود ہوتا تھا' وہ بھی آمین کہتا تھا' یہاں تک کہ مسجد میں گونج پیدا ہو جاتی تھی۔ پھر اُنہوں نے بتایا کہ لفظ "آمین" ایک دعا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوتے تھے اور امام اُن کے آگے کھڑا ہو چکا ہوتا تھا' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے: تم مجھ سے پہلے آمین نہ کہنا۔

**2641** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ اِذَا خَتَمَ اُمَّ الْقُرْآنِ قَالَ: آمِيْنَ، لَا يَدَعُ اَنْ يُؤَمِّنَ اِذَا خَتَمَهَا، وَيَحُضُّهُمْ عَلٰى قَوْلِهَا قَالَ: وَسَمِعْتُ مِنْهُ فِيْ ذٰلِكَ خَبَرًا

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب سورۂ فاتحہ کی تلاوت ختم کرتے تھے تو وہ آمین کہتے تھے' وہ سورۂ فاتحہ ختم کرنے پر آمین کہنا ترک نہیں کرتے تھے' وہ لوگوں کو بھی آمین کہنے کی ترغیب دیتے تھے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اُن کی زبانی اس بارے میں ایک حدیث بھی سنی ہوئی ہے۔

**2642** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ طَاوُسٍ: لَا يَعْلَمُ اَبَاهُ اِلَّا كَانَ يَقُولُهَا الْاِمَامُ وَمَنْ وَرَاءَهُ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس کے صاحبزادے نے مجھ سے کہا: اُنہیں اپنے والد کے بارے میں یہی علم ہے وہ (اس بات کے قائل تھے) کہ امام اور اُس کے پیچھے موجود لوگ (آمین) کہیں گے۔

**2643** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: آمِينَ؟ قَالَ: لَا اَدَعُهَا اَبَدًا قَالَ: اِثْرَ اُمِّ الْقُرْآنِ فِي الْمَكْتُوبَةِ وَالتَّطَوُّعِ؟ قَالَ: وَلَقَدْ كُنْتُ اَسْمَعُ الْاَئِمَّةَ يَقُولُونَ عَلٰى اِثْرِ اُمِّ الْقُرْآنِ آمِينَ، هُمْ اَنْفُسُهُمْ وَمَنْ وَرَاءَهُمْ حَتّٰى اَنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلَجَّةً

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آمین (کا کیا حکم ہے؟) اُنہوں نے جواب دیا: میں اسے کبھی ترک نہیں کروں گا۔ ابن جریج نے دریافت کیا: سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد یہ فرض نماز میں کہی جائے گی یا نفل نماز میں؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں نے ائمہ کو سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آمین کہتے ہوئے سنا ہے ائمہ بھی یہ کہتے تھے اور اُن کے پیچھے موجود لوگ بھی یہ کہتے تھے یہاں تک کہ مسجد میں گونج پیدا ہو جاتی تھی۔

**2644** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا قَالَ الْاِمَامُ: (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) (الفاتحة: 7)، فَقُولُوا:

2644-صحيح البخاري، كتاب الاذان، ابواب صفة الصلاة، باب جهر الامام بالتامين، حديث:759، صحيح البخاري، كتاب الدعوات، باب التامين، حديث:6049، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب التسميع، حديث:647، صحيح ابن خزيمة، كتاب الصلاة، باب الجهر بآمين عند انقضاء فاتحة الكتاب في الصلاة التي يجهر، حديث:544، مستخرج ابي عوانة، باب في الصلاة بين الاذان والاقامة في صلاة المغرب وغيره، ذكر الاخبار التي تبين ان الامام والماموم تجب عليهم قراءة فاتحة، حديث:1331، صحيح ابن حبان، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ذكر البيان بأن قول المرء في صلاته : آمين ، حديث:1826، موطا مالك، كتاب الصلاة، باب ما جاء بالتامين خلف الامام، حديث:193، سنن الدارمي، كتاب الصلاة، باب : في فضل التامين، حديث:1273، سنن ابي داؤد، كتاب الصلاة، باب تفريع ابواب الركوع والسجود، باب التامين وراء الامام، حديث:814، سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة ، باب الجهر بآمين، حديث:847، الجامع للترمذي ، ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في فضل التامين، حديث:238، السنن الصغرى، كتاب الافتتاح، جهر الامام بآمين، حديث:920، السنن الكبرى للنسائي، العمل في افتتاح الصلاة، جهر الامام بآمين، حديث:980، السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الصلاة، جماع ابواب صفة الصلاة، باب التامين، حديث:2262، مسند احمد بن حنبل، مسند ابي هريرة رضي الله عنه، حديث:7028، مسند الشافعي، باب : ومن كتاب استقبال القبلة في الصلاة، حديث:140، مسند الحميدي، احاديث ابي هريرة رضي الله عنه، حديث:905، مسند ابي يعلى الموصلي، مسند ابي هريرة، حديث:5739، المعجم الاوسط للطبراني، باب العين، من اسمه : مقدام، حديث:9131

آمِيْـنَ، فَـاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَقُوْلُ: آمِيْنَ، وَاِنَّ الْاِمَامَ يَقُوْلُ: آمِيْنَ، فَمَنْ وَافَقَ تَاْمِيْنُهُ تَاْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

✱✱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب امام غیر المغضوب علیھم ولا الضالین پڑھ لے تو تم آمین کہو کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور امام بھی آمین کہتا ہے تو جس شخص کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے ساتھ ہوگا' اُس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہوجائے گی''۔

**2645** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ

✱✱ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

**2646** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: اِذَا وَافَقَتْ آمِيْنَ فِي الْاَرْضِ آمِيْنَ فِي السَّمَاءِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

✱✱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب زمین میں آمین کہنا' آسمان میں آمین کہنے کے ساتھ ہوگا' تو آدمی کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہوجائے گی۔

**2647** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا قَالَ الْاِمَامُ: (غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ) (الفاتحة: 7)، فَقُوْلُوْا: آمِيْنَ، يُجِبْكُمُ اللّٰهُ

✱✱ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب امام غیر المغضوب علیھم ولا الضالین پڑھے تو تم آمین کہو' اللہ تعالیٰ تمہاری دعا کو قبول کرے گا''۔

**2648** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَنْ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ: صُفُوْفُ اَهْلِ الْاَرْضِ عَلٰى صُفُوْفِ اَهْلِ السَّمَاءِ، فَاِذَا وَافَقَ آمِيْنَ فِي الْاَرْضِ آمِيْنَ فِي السَّمَاءِ غُفِرَ لَهُ

✱✱ عکرمہ فرماتے ہیں: اہلِ زمین کی صفیں اہلِ آسمان کی صفوں کے مطابق ہوتی ہیں' تو جب زمین میں آمین کہنا' آسمان میں آمین کہنے کے موافق ہوجائے' تو آدمی کی مغفرت ہوجاتی ہے۔

**2649** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: مَا حَسَدَكُمُ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ مَا حَسَدُوْكُمْ عَلٰى آمِيْنَ، وَالسَّلَامَ يُسَلِّمُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ قَالَ: وَبَلَغَنِيْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✱✱ ابن جریج' عطاء کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: یہودی تمہاری کسی بھی بات پر تم سے اتنا حسد نہیں کرتے' جتنا آمین کہنے اور سلام کرنے پر تم سے حسد کرتے ہیں' ہم میں سے کوئی ایک شخص دوسرے پر سلامتی بھیجتا ہے (تو وہ اس پر حسد کرتے

ہیں)۔

عطاء فرماتے ہیں: اس حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ایک روایت مجھ تک پہنچی ہے۔

**2650** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ: آمِيْنَ اسْمٌ مِنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

✵✵ ہلال بن یساف فرماتے ہیں: آمین اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک ''اسم'' ہے۔

**2651** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: كَانَ مُوْسَى بْنُ عِمْرَانَ اِذَا دَخَلَ اَمَّنَ هَارُوْنُ عَلٰى دُعَائِهِ

قَالَ: وَسَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: آمِيْنَ اسْمٌ مِنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام جب (عبادت میں) داخل ہوتے تھے (یا شاید جب دعا کرتے تھے) تو حضرت ہارون علیہ السلام اُن کی دعا پر آمین کہتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بھی کہتے ہوئے سنا ہے: آمین اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے۔

**2652** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ: اِنِّيْ لَاَعْجَبُ مِنَ الْاِنْسَانِ يَدْعُو فَيَجْعَلُ دُعَاءَهُ سَرْدًا، لَا يُؤَمِّنُ عَلٰى دُعَائِهِ قَالَ: يَقُوْلُ: آمِيْنَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: مجھے اُس انسان پر حیرت ہوتی ہے' جو دعا مانگتا ہے اور مسلسل دعا مانگتا رہتا ہے' لیکن اپنی دعا پر آمین نہیں کہتا۔ وہ یہ کہتے ہیں: آدمی کو آمین کہنا چاہیے۔

**2653** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِذَا قَرَاَ الْاِمَامُ بِاُمِّ الْقُرْآنِ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْمَغْرِبِ، وَالْاٰخِرَتَيْنِ مِنَ الْعِشَاءِ كَيْفَ يُؤَمِّنُ؟ قَالَ: يُخَافِتُ بِآمِيْنَ فِيْ نَفْسِهِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' جب امام مغرب کی نماز کی آخری رکعت میں اور عشاء کی نماز میں آخری دو رکعات میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرے گا تو وہ آمین کیسے کہے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ پست آواز میں آمین کہے گا۔

**2654** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: نَسِيْتُ آمِيْنَ قَالَ: لَا تُعِدْ، وَلَا تَسْجُدِ السَّهْوَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں آمین کہنا بھول جاتا ہوں (تو اُس کا حکم کیا ہوگا؟) اُنہوں نے جواب دیا: تم نہ تو (نماز کو) دُہراؤ گے اور نہ ہی سجدۂ سہو کرو گے۔

# بَابُ مَا يُجْهَرُ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِيهِ مِنَ الصَّلَاةِ

## باب: کون سی نمازوں میں (کون سی رکعت میں) بلند آواز میں تلاوت کی جائے گی؟

**2655** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا يُجْهَرُ بِهِ الصَّوْتُ مِنَ الْقِرَاءَةِ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ؟ قَالَ: الصُّبْحَ، وَالْأُولَيَيْنِ الْعِشَاءَ، وَالْأُولَيَيْنِ الْمَغْرِبَ، وَالْجُمُعَةَ إِذَا كَانَتْ فِي جَمَاعَةٍ، فَأَمَّا إِذَا كَانَ الْمَرْءُ وَحْدَهُ فَلَا، هِيَ الظُّهْرُ حِينَئِذٍ، وَالْفِطْرُ حِينَئِذٍ قَالَ: وَأَظُنُّ الْأَضْحَى مِثْلَ الْفِطْرِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: رات اور دن کی فرض نمازوں میں کون سی نمازوں میں بلند آواز میں تلاوت کی جائے گی؟ اُنہوں نے فرمایا: صبح کی نماز میں' عشاء کی پہلی دو رکعات میں' مغرب کی پہلی دو رکعات میں اور جمعہ کی نماز میں' جبکہ ان نمازوں کو باجماعت ادا کیا جائے' لیکن جب آدمی اکیلا نماز ادا کر رہا ہو' تو پھر بلند آواز میں تلاوت نہیں کی جائے گی' اس صورت میں یہ ظہر کی نماز ہوگی اور عید الفطر کی نماز میں بھی (بلند آواز میں تلاوت کی جائے گی)۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے اُنہوں نے یہ بھی کہا تھا' عید الاضحیٰ کی مثال بھی عید الفطر کی مانند ہے (یعنی اُس میں بھی بلند آواز میں تلاوت کی جائے گی)۔

# بَابُ كَيْفَ الْقِرَاءَةُ فِي الصَّلَاةِ، وَهَلْ يُقْرَأُ بِبَعْضِ السُّوَرِ؟

## باب: نماز میں قرأت کیسے کی جائے گی اور کیا کسی سورت کا کچھ حصہ تلاوت کیا جا سکتا ہے؟

**2656** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: كَانَ - يَعْنِي عَلِيًّا - يَقْرَأُ فِي الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَسُورَةٍ، وَلَا يَقْرَأُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَانَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَسُورَةٍ، وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَالْقَوْمُ يَقْتَدُونَ بِإِمَامِهِمْ

٭٭ عبید اللہ بن ابو رافع بیان کرتے ہیں: وہ (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعات میں' سورۂ فاتحہ اور اُس کے ساتھ ایک سورت کی تلاوت کرتے تھے' جبکہ وہ آخری دو رکعات میں تلاوت نہیں کرتے تھے۔

زہری بیان کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعات میں' سورۂ فاتحہ اور اُس کے ساتھ ایک سورت کی تلاوت کرتے تھے' جبکہ آخری دو رکعات میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرتے تھے۔

زہری بیان کرتے ہیں: لوگ اپنے امام کی پیروی کریں گے۔

**2657** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَ لَا يَقْرَأُ الْأُخْرَيَيْنِ، وَيُسَمِّيهِمَا سُبْحَتَيْنِ

** حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آخری دو رکعات میں تلاوت نہیں کی جائے گی وہ ان دو رکعات کو نوافل (یا تسبیحات) کا نام دیتے تھے۔

**2658** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِیْ حَنِیفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِیمَ قَالَ: مَا قَرَاَ عَلْقَمَةُ فِی الرَّكْعَتَیْنِ الْاُخْرَیَیْنِ حَرْفًا قَطُّ

** ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: علقمہ آخری دو رکعات میں ایک حرف کی بھی تلاوت نہیں کرتے تھے۔

**2659** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِیمَ قَالَ: اقْرَاْ فِی الْاُولَیَیْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ، وَفِی الْاُخْرَیَیْنِ سَبِّحْ

** ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: تم پہلی دو رکعات میں سورۂ فاتحہ اور ایک سورت کی تلاوت کرو اور آخری دو رکعات میں تسبیح پڑھ لو۔

**2660** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ اِبْرَاهِیمَ قَالَ: كَانَ لَا یَقْرَاُ فِی الْاٰخِرَتَیْنِ قَالَ حَمَّادٌ: وَكَانَ سَعِیدُ بْنُ جُبَیْرٍ یَقْرَاُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

** ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: آخری دو رکعات میں تلاوت نہیں کی جائے گی۔ حماد بیان کرتے ہیں: سعید بن جبیر (آخری دو رکعات میں) سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرتے تھے۔

**2661** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَیْسٍ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ قَالَ: سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اَمَّا اَنَا فَاَقْرَاُ فِی الرَّكْعَتَیْنِ الْاُولَیَیْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ، وَفِی الْاُخْرَیَیْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

** عبیداللہ بن مقسم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سوال کیا تو انہوں نے بتایا کہ میں ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعات میں سورۂ فاتحہ اور ایک سورت کی تلاوت کرتا ہوں جبکہ آخری دو رکعات میں صرف سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرتا ہوں۔

**2662** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ اَیُّوبَ بْنِ مُوسَی، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ

** یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

**2663** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِیزِ، عَنْ ذَكْوَانَ: اَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقْرَاُ فِی الْاُخْرَیَیْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

** ذکوان بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آخری دو رکعات میں صرف سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرتی تھیں۔

**2664** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیرٍ، عَنْ یَعِیشَ بْنِ الْوَلِیدِ، عَنْ

خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ، كَانَ يَقُولُ: اقْرَأْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَسُورَةٍ، وَفِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنَ الْمَغْرِبِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ

* * خالد بن معدان بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ یہ فرماتے تھے: تم ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعات میں اور عشاء کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور اُس کے ساتھ ایک سورت کی تلاوت کرو' جبکہ مغرب کی آخری رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرو۔

**2665** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُجْزِءُ عَنِّي اُمُّ الْقُرْآنِ فِي الْمَكْتُوبَةِ فِي الْاَرْبَعِ قَطُّ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: اَنَزِيدُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ عَلَى اُمِّ الْقُرْآنِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَنَحْوَ ذٰلِكَ، قُلْتُ: اَنَزِيدُ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْمَغْرِبِ وَالْآخِرَتَيْنِ مِنَ الْعِشَاءِ عَلَى اُمِّ الْقُرْآنِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، وَنَحْوَ ذٰلِكَ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا فرض نماز کی چاروں رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرنا میرے لیے کافی ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: میں ظہر اور عصر کی نماز میں سورۂ فاتحہ کے علاوہ مزید تلاوت بھی کروں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تم سورۂ اخلاص اور اُس جیسی کسی سورت کی تلاوت کرو گے۔ میں نے کہا: کیا میں مغرب کی آخری رکعت میں اور عشاء کی آخری دو رکعات میں سورۂ فاتحہ کے علاوہ مزید کی تلاوت کروں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تم سورۂ اخلاص یا اس جیسی کسی سورت کی تلاوت کرلو گے۔

**2666** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ لَمْ اَقْرَاْ فِي الْمَكْتُوبَةِ فِي الْفَصْلِ، وَقَرَاْتُ بِبَعْضِ السُّورَةِ مِنْ اَوَّلِهَا اَوْ وَسَطِهَا اَوْ آخِرِهَا؟ قَالَ: لَا يَضُرُّكَ، كُلُّهُ قُرْآنٌ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' اگر میں فرض نماز میں مفصل سے تعلق رکھنے والی کسی سورت کی تلاوت نہیں کرتا' بلکہ کسی سورت کا ابتدائی حصہ' یا درمیانی حصہ' یا آخری حصہ تلاوت کر لیتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ چیز تمہیں نقصان نہیں دے گی' کیونکہ یہ سب قرآن ہے۔

**2667** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يَقُولُ: اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ سُفْيَانَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْقَارِءِ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْعَابِدِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ فَاسْتَفْتَحَ سُورَةَ الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى اِذَا جَاءَ ذِكْرُ مُوسَى، وَهَارُونَ اَوْ عِيسَى - ابْنُ عَبَّادٍ يَشُكُّ اَوِ اخْتَلَفُوا عَلَيْهِ - اَخَذَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْلَةٌ، فَحَذَفَ، فَرَكَعَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ السَّائِبِ حَاضِرٌ ذٰلِكَ

* * حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں فجر کی نماز پڑھائی' آپ نے سورۂ مؤمنون کی تلاوت شروع کی' یہاں تک کہ جب آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کے تذکرہ پر (راوی کو شک ہے' شاید

یہ الفاظ ہیں:) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تذکرہ پر پہنچے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانسی آ گئی' آپ نے تلاوت کو مختصر کیا اور رکوع میں چلے گئے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ اُس موقع پر موجود تھے۔

**2668** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيْدَ: اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ صَلَّى بِهِمُ الْعِشَاءَ فَقَرَاَ بِاَرْبَعِينَ مِنَ الْاَنْفَالِ، ثُمَّ قَرَاَ فِي الثَّانِيَةِ بِسُورَةٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ

٭٭ عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اُنہیں عشاء کی نماز پڑھاتے ہوئے سورۂ انفال کی چالیس آیات کی تلاوت کی اور پھر اُنہوں نے دوسری رکعت میں مفصل سورتوں سے تعلق رکھنے والی ایک سورت کی تلاوت کی۔

**2669** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: صَلَّى بِنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ، فَاسْتَفْتَحَ بِسُورَةِ الْاَنْفَالِ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ: (نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيرُ) (الأنفال: 40) رَكَعَ، ثُمَّ قَرَاَ فِي الثَّانِيَةِ بِسُورَةٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ

٭٭ عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھاتے ہوئے سورۂ انفال کی تلاوت شروع کی یہاں تک کہ جب وہ اس آیت پر پہنچے: ''نعم المولیٰ ونعم النصیر'' تو وہ رکوع میں چلے گئے۔ پھر اُنہوں نے دوسری رکعت میں مفصل سے تعلق رکھنے والی ایک سورت کی تلاوت کی۔

**2670** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِنَافِعٍ: اَكَانَ ابْنُ عُمَرَ، يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَةِ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ بِبَعْضِ السُّورَةِ الطَّوِيلَةِ ثُمَّ يَرْكَعُ؟ قَالَ: لَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے نافع سے دریافت کیا: کیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرض نماز کی کسی رکعت میں کسی طویل سورت کا کچھ حصہ تلاوت کر کے رکوع میں چلے جاتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

**2671** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: كَانُوا يَقْرَؤُونَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَا تَيَسَّرَ، وَفِي الْاُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: لوگ ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعات میں سورۂ فاتحہ اور جو میسر ہو (قرآن کے اُس حصہ کی) تلاوت کرتے تھے اور آخری دو رکعات میں صرف سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرتے تھے۔

## بَابُ مَا يُقْرَاُ فِي الصَّلَاةِ

## باب: نماز میں کیا تلاوت کیا جائے؟

**2672** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنِ الْحَسَنِ وَغَيْرِهِ قَالَ:

كَتَبَ عُمَرُ اِلٰى اَبِىْ مُوْسَى: اَنِ اقْرَاْ فِى الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ، وَفِى الْعِشَاءِ بِوَسَطِ الْمُفَصَّلِ، وَفِى الصُّبْحِ بِطِوَالِ الْمُفَصَّلِ

٭٭ حسن بصری اور دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا: تم مغرب کی نماز میں قصار مفصل کی تلاوت کرو اور عشاء کی نماز میں اوساط مفصل کی تلاوت کرو اور صبح کی نماز میں طوال مفصل کی تلاوت کرو۔

**2673** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ. الْاُولٰى مِنَ الصَّلَوَاتِ اَطْوَلُ فِى الْقِرَاءَةِ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: تمام نمازوں کی پہلی رکعت میں زیادہ طویل قرأت کی جائے گی۔

**2674** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عِيْسَى بْنُ اَبِىْ عَزَّةَ، اَنَّهُ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ قَالَ: الْاُوْلٰى مِنَ الصَّلَوَاتِ اَطْوَلُ فِى الْقِرَاءَةِ

٭٭ امام شعبی فرماتے ہیں: تمام نمازوں کی پہلی رکعت میں زیادہ طویل قرأت کی جائے گی۔

## بَابُ الْقِرَاءَةِ فِى الظُّهْرِ

## باب: ظہر کی نماز میں قرأت کرنا

**2675** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى بِنَا الظُّهْرَ فَرُبَّمَا اَسْمَعَنَا الْاٰيَةَ، وَكَانَ يُطَوِّلُ الرَّكْعَةَ الْاُوْلٰى مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، وَيُطَوِّلُ الرَّكْعَةَ الْاُوْلٰى مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ، فَظَنَنَّا اَنَّهُ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ اَنْ يُدْرِكَ النَّاسُ الرَّكْعَةَ الْاُوْلٰى

٭٭ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمیں ظہر کی نماز پڑھاتے تھے تو بعض اوقات ایک آیت بلند آواز میں تلاوت کر لیتے تھے اور آپ فجر کی نماز کی پہلی رکعت کو طویل ادا کرتے تھے' آپ ظہر کی نماز کی پہلی رکعت کو بھی طویل ادا کرتے تھے' ہمارا یہ گمان ہے' آپ کا مقصد یہ ہوتا تھا' لوگ پہلی رکعت میں شامل ہو جائیں۔

**2676** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِىْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْنَا خَبَّابًا: هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِى الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، قُلْنَا: بِاَيِّ شَيْءٍ عَرَفْتَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ

٭٭ ابومعمر بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں تلاوت کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ہم نے دریافت کیا: آپ کو کیسے پتا چلا؟ انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کی داڑھی شریف کی حرکت کی وجہ سے۔

**2677** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: كَانَ اَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَقُوهُ فِي الظُّهْرِ فَحَزَرُوْا قِرَاءَتَهُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُولٰى مِنَ الظُّهْرِ بِتَنْزِيلِ السَّجْدَةِ

* * ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب ظہر کی نماز میں نبی اکرم ﷺ کا جائزہ لیتے تھے تو ظہر کی پہلی رکعت میں نبی اکرم ﷺ کی تلاوت سورۂ تنزیل السجدہ جتنی ہوتی تھی۔

**2678** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ، ثُمَّ قَامَ فَقَرَاَ، فَيَرَوْنَ اَنَّهُ قَرَاَ الم تَنْزِيلُ وَهُوَ يُصَلِّي بِاَصْحَابِهِ

* * ابومجلز بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز میں سجدہ کیا' پھر آپ کھڑے ہوئے' آپ نے تلاوت کی' تو لوگوں نے یہ سمجھا کہ آپ نے سورۂ الم تنزیل کی تلاوت کی ہوگی' آپ اُس وقت اپنے اصحاب کو نماز پڑھا رہے تھے۔

**2679** - آثارِ صحابہ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي فَيَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ بِقَافٍ، وَاقْتَرَبَتِ قَالَ مَعْمَرٌ: فَاَخْبَرَنِي شَيْخٌ لَنَا عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ، قُلْنَا: مِنْ اَيْنَ عَلِمْتَ؟ قَالَ: رُبَّمَا سَمِعْتُ مِنْهُ الْاٰيَةَ

* * مورق عجلی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز ادا کرتے ہوئے ظہر کی نماز میں سورۂ ق اور سورۂ اقتربت کی تلاوت کرتے تھے۔

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: ہم نے دریافت کیا: آپ کو کیسے پتا چلا؟ اُنہوں نے جواب دیا: بعض اوقات میں اُس میں سے کسی ایک آیت کی تلاوت سن لیتا تھا۔

**2680** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ مِثْلَ حَدِيثِ قَتَادَةَ

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

**2681** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّهُ كَانَ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ الَّذِينَ كَفَرُوا، وَفِي اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ،

* * نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ظہر کی نماز میں الذین کفروا اور انا فتحنا لک کی تلاوت کرتے تھے۔

**2682** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

* * ایک اور سند کے ساتھ یہی روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔

**2683** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيمَ: كَمْ

تَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى؟ قَالَ: قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً

٭٭ حصین بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم سے دریافت کیا: آپ پہلی رکعت میں کتنی تلاوت کرتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: تقریباً تیس آیات جتنی۔

**2684** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: أُشَبِّهُ صَلَاةَ النَّهَارِ بِصَلَاةِ اللَّيْلِ، صَلَاةَ الْهَجِيرِ

٭٭ مالک بن اوس بن حدثان بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے: میں دن کی نماز کو رات کی نماز کے مشابہہ قرار دیتا ہوں یعنی دوپہر کی نماز۔

**2685** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنَ الظُّهْرِ وَالذَّارِيَاتِ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ظہر کی نماز کی پہلی رکعت میں سورۂ ذاریات کی تلاوت کرتے تھے۔

## بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعَصْرِ

## باب: عصر میں قرأت کرنا

**2686** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قَدْ كَانَتِ الْعَصْرُ تُجْعَلُ أَخَفَّ مِنَ الظُّهْرِ فِي الْقِرَاءَةِ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: عصر کی نماز کو جلدی ادا کرلیا جائے گا اس میں ظہر کے مقابلہ میں کم قرأت کی جائے گی۔

**2687** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ: كَانَ أَنَسٌ يُصَلِّي بِنَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ فَرُبَّمَا أَسْمَعَنَا مِنْ قِرَاءَتِهِ إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ، وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى.

٭٭ ثابت بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ ہمیں ظہر اور عصر کی نماز پڑھاتے تھے بعض اوقات وہ ہمیں اپنی تلاوت کا کچھ حصہ سنا دیتے تھے تو وہ تلاوت سورۂ انفطار اور سورۂ الاعلیٰ کی ہوتی تھی۔

**2688** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ، وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ

٭٭ قتادہ فرماتے ہیں: عصر کی نماز کی پہلی دو رکعات میں سورۂ انشقاق اور سورۂ البروج کی تلاوت کی جائے گی۔

**2689** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبَانَ، عَنْ مُوَرِّقٍ قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ

الْعَصْرَ فَقَرَاَ بِـ الْمُرْسَلاتِ، وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ

✽✽ مورق بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں عصر کی نماز ادا کی' تو اُنہوں نے اس میں سورۂ مرسلات اور سورۂ عم یتساءلون کی تلاوت کی۔

**2690** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ الْفَيَّاضِ قَالَ: سَاَلَ تَمِيمُ بْنُ سَلَمَةَ اِبْرَاهِيمَ، وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الْعَصْرِ قَالَ: هِيَ مِثْلُ الْمَغْرِبِ قَالَ سُفْيَانُ: وَقْتُ قِرَاءَةِ الْعَصْرِ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشَى وسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى، وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ

✽✽ زیاد بن فیاض بیان کرتے ہیں: تمیم بن سلمہ نے ابراہیم نخعی سے عصر کی نماز میں تلاوت کے بارے میں دریافت کیا' میں یہ سن رہا تھا۔ اُنہوں نے جواب دیا: یہ مغرب کی مانند ہوگی۔

سفیان کہتے ہیں: عصر کی تلاوت کا وقت سورۂ واللیل اور سورۂ الاعلیٰ اور سورۂ والتین کی تلاوت جتنا ہے۔

## بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ

## باب: مغرب کی نماز میں تلاوت کرنا

**2691** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ: اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ اَخْبَرَهُ قَالَ: قَالَ لِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: مَا لَكَ تَقْرَاُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ؟ وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِطُولَى الطُّولَيَيْنِ قَالَ: قُلْتُ: وَمَا طُولَى الطُّولَيَيْنِ؟ قَالَ: الْاَعْرَافُ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ: وَمَا الطُّولَيَانِ؟ قَالَ: فَكَاَنَّهُ قَالَ: مِنْ قِبَلِ رَاْيِهِ: الْاَنْعَامُ، وَالْاَعْرَافُ

✽✽ مروان بن حکم بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: کیا وجہ ہے' تم مغرب کی نماز میں قصار مفصل کی تلاوت کرتے ہو؟ جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز میں دو طویل سورتوں میں سے ایک طویل سورت کی تلاوت کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: دو طویل سورتوں میں سے ایک طویل سورت سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: سورۂ اعراف۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ابن ابوملیکہ سے دریافت کیا: دو طویل سورتوں سے مراد کیا ہے؟ تو اُنہوں نے گویا اپنی طرف سے جواب دیا: اس سے مراد سورۂ انعام اور سورۂ اعراف ہیں۔

**2692** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، وَكَانَ قَدِمَ فِي فِدَاءِ الْاَسْرَى، اَسَارَى يَوْمِ بَدْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ

٭٭ جبیر بن مطعم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ قیدیوں کے فدیہ کے سلسلہ میں آئے' یہ غزوۂ بدر کے قیدیوں کی بات ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو مغرب کی نماز میں سورۂ طور کی تلاوت کرتے ہوئے سنا۔

**2693** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ سُلَيْمَانَ، اَنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ قَالَ: قَرَاَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ

٭٭ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مغرب کی نماز میں سورۂ طور کی تلاوت کی۔

**2694** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اُمِّهِ اُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ: اِنَّ آخِرَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِی الْمَغْرِبِ سُورَةَ الْمُرْسَلَاتِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنی والدہ سیدہ اُم فضل رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی آخری تلاوت یہ سنی تھی کہ آپ نے مغرب کی نماز میں سورۂ مرسلات کی تلاوت کی تھی۔

**2695** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ رَجُلٍ، سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ: يَقْرَاُ فِی الْمَغْرِبِ ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ

٭٭ عمرو بن دینار نے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: اُس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو مغرب کی نماز میں سورۂ ق والقرآن المجید کی تلاوت کرتے ہوئے سنا۔

**2696** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ قَرَاَ فِی الْمَغْرِبَ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا

٭٭ صالح بن کیسان بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو مغرب کی نماز میں سورۂ انا فتحنا لك فتح مبینا کی تلاوت کرتے ہوئے سنا۔

**2697** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: صَلَّى بِنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ، فَقَرَاَ فِی الرَّكْعَةِ الْاُولٰى بِـ التِّينِ وَالزَّيْتُونِ وَطُورِ سِينِينَ، وَفِی الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ اَلَمْ تَرَ، وَلِاِيلَافِ جَمِيعًا

٭٭ عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی' اُنہوں نے پہلی رکعت میں سورۂ والتین والزیتون وطور سینین کی اور جبکہ دوسری رکعت میں الم تر کیف فعل ربك اور لایلف قریش ان دونوں سورتوں کی تلاوت کی۔

**2698** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِیْ عُبَيْدٍ، مَوْلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، اَنَّ عُبَادَةَ بْنَ نُسَيٍّ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ الْقَيْسَ بْنَ الْحَارِثِ يَقُولُ: اَخْبَرَنِیْ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيُّ اَنَّهُ صَلَّى وَرَاءَ اَبِیْ بَكْرٍ

الصِّدِّيقِ الْمَغْرِبَ فَقَرَاَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ بِاُمِّ الْقُرْآنِ وَسُورَتَيْنِ مِنْ قِصَارِ الْمُفَصَّلِ، ثُمَّ قَامَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّالِثَةِ قَالَ: فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتَّى اِنَّ ثِيَابِي لَتَكَادُ اَنْ تَمَسَّ ثِيَابَهُ، فَسَمِعْتُهُ قَرَاَ بِاُمِّ الْقُرْآنِ، وَبِهَذِهِ الْآيَةِ: (رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا) (آل عمران: 8)، حَتَّى (الْوَهَّابُ) (آل عمران: 8) قَالَ اَبُو عُبَيْدٍ: وَاَخْبَرَنِي عُبَادَةُ اَنَّهُ كَانَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي خِلَافَتِهِ، فَقَالَ عُمَرُ لِقَيْسٍ: كَيْفَ اَخْبَرْتَنِي عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ؟ فَحَدَّثَهُ فَقَالَ عُمَرُ: مَا تَرَكْنَاهَا مُنْذُ سَمِعْنَاهَا، وَاِنْ كُنْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ لَعَلَى غَيْرِ ذٰلِكَ، فَقَالَ رَجُلٌ: وَعَلَى اَيِّ شَيْءٍ كَانَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَبْلَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: كُنْتُ اَقْرَاُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

✻✻ ابوعبداللہ صنابحی بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں مغرب کی نماز ادا کی تو حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ نے پہلی دو رکعات میں سورۂ فاتحہ اور اُس کے ہمراہ قصارِ مفصل سے تعلق رکھنے والی دو سورتوں کی تلاوت کی پھر وہ تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے۔ راوی کہتے ہیں: میں اُن کے قریب ہوگیا' یہاں تک کہ میرا کپڑا اُن کے کپڑے کے ساتھ مَس کررہا تھا' تو میں نے انہیں (پست آواز میں) سورۂ فاتحہ اور اس آیت کی تلاوت کرتے ہوئے سنا:

''اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کر دینا'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''الوھاب''۔

ابوعبید بیان کرتے ہیں: عبادہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے' ایک مرتبہ وہ عمر بن عبدالعزیز کے عہدِ خلافت میں اُن کے پاس موجود تھے' عمر بن عبدالعزیز نے قیس سے دریافت کیا: آپ نے ابوعبداللہ کے حوالے سے مجھے کیا روایت بیان کی تھی؟ تو انہوں نے یہ حدیث اُن کے سامنے بیان کی' تو عمر بن عبدالعزیز نے کہا: جب سے ہم نے اسے سنا ہے' اُس وقت سے اسے کبھی ترک نہیں کیا' اگرچہ اس سے پہلے میرا معمول دوسرا ہوتا تھا۔ ایک شخص نے دریافت کیا: امیرالمومنین! اس سے پہلے آپ کا کیا معمول تھا؟ انہوں نے جواب دیا: میں سورۂ اخلاص پڑھا کرتا تھا۔

**2699** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَبِي الْوَلِيدِ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ رَبِيعٍ، اَنَّ الصُّنَابِحِيَّ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ اَبِي بَكْرٍ الْمَغْرِبَ حَيْثُ يَمَسُّ ثِيَابِي ثِيَابَهُ، فَلَمَّا كَانَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَرَاَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ، ثُمَّ قَرَاَ: (رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ) (آل عمران: 8)، اِلَى (الْوَهَّابِ) (آل عمران: 8) قَالَ اَبُو بَكْرٍ: وَاَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا يُحَدِّثُ بِهِ مَكْحُولًا، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا بَكْرٍ قَرَاَهَا فِي الرَّكْعَةِ الثَّالِثَةِ، فَقَالَ لَهُ مَكْحُولٌ: اِنَّهُ لَمْ يَكُنْ مِنْ اَبِي بَكْرٍ قِرَاءَةٌ اِنَّمَا كَانَ دُعَاءً مِنْهُ

✻✻ محمود بن ربیع بیان کرتے ہیں: صنابحی نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں مغرب کی نماز ادا کی' حالت یہ تھی کہ میرا کپڑا اُن کے کپڑے کے ساتھ مس کررہا تھا' انہوں نے آخری رکعت میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی پھر یہ آیت پڑھی: رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اس آیت کو انہوں نے ''الوھاب'' تک تلاوت کیا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: ایک اور سند کے ساتھ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان منقول ہے' اُنہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو تیسری رکعت میں یہ تلاوت کرتے ہوئے سنا تھا۔

اس پر مکحول نے اپنے شاگرد سے کہا: یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تلاوت کے طور پر نہیں پڑھ رہے تھے' بلکہ دعا کے طور پر پڑھ رہے تھے۔

**2700** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ فَقَرَاَ فِيْ نَفْسِهٖ فَاَسْمَعَ نَفْسَهٗ اَجْزَاَ عَنْهُ

✽✽ قتادہ بیان کرتے ہیں: جو شخص مغرب کی نماز پڑھے اور پست آواز میں تلاوت کرے' یوں کہ صرف خود کو آواز آ رہی ہو' تو اُس کی طرف سے یہ جائز ہوگا۔

## بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ

## باب: عشاء کی نماز میں قرأت

**2701** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: صَلّٰى بِنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ، فَاسْتَفْتَحَ بِسُوْرَةِ الْاَنْفَالِ، حَتّٰى اِذَا بَلَغَ: (نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ) (الأنفال: 40) رَكَعَ، ثُمَّ قَرَاَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِسُوْرَةٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

✽✽ عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی' اُنہوں نے سورۂ انفال پڑھنی شروع کی' یہاں تک کہ اس آیت تک پہنچے: ''نعم المولیٰ ونعم النصیر'' تو وہ رکوع میں چلے گئے' پھر اُنہوں نے دوسری رکعت میں مفصل سے تعلق رکھنے والی ایک سورت کی تلاوت کی۔

**2702** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِثْلَهٗ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے۔

**2703** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ: اَخْبَرَنِيْ عَلْقَمَةُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقْرَاُ فِي الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ سُوْرَةَ يُوْسُفَ قَالَ: وَاَنَا فِيْ مُؤَخَّرِ الصَّفِّ حَتّٰى اِذَا ذَكَرَ يُوْسُفَ سَمِعْتُ نَشِيْجَهٗ، وَاَنَا فِيْ مُؤَخَّرِ الصُّفُوْفِ

✽✽ علقمہ بن ابو وقاص بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عشاء کی نماز میں سورۂ یوسف کی تلاوت کر رہے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں پیچھے کی صف میں موجود تھا' یہاں تک کہ جب اُنہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کا ذکر پڑھا' تو میں نے اُن کے رونے کی آواز سنی' میں اُس وقت پیچھے کی صف میں موجود تھا۔

**2704** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ: عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، اَنَّ اَبَاهُ: كَانَ لَا يَدَعُ اَنْ يَّقْرَاَ فِي الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ بِسُوْرَةِ السَّجْدَةِ الصُّغْرٰى الم تَنْزِيلُ، وَتَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ

❋❋ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: اُن کے والد عشاء کی نماز میں چھوٹی والی سورۂ سجدہ الم تنزیل اور سورۂ ملک کی تلاوت ترک نہیں کرتے تھے۔

**2705** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ قَالَ: رَاَيْتُ طَاوُسًا مَا لَا اُحْصِي يَقْرَاُ فِي الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ الم تَنْزِيلُ السَّجْدَةَ، وَتَبَارَكَ وَيَسْجُدُ فِيهَا، فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا لَيْلَةً فَظَنَنْتُ اَنَّهُ رَكَعَ حِيْنَ بَلَغَ السَّجْدَةَ، قَرَاَهَا فِي رَكْعَتَيْنِ

❋❋ سلمہ بن بہرام بیان کرتے ہیں: میں نے کئی مرتبہ طاؤس کو عشاء میں الم تنزیل السجدہ اور سورۂ ملک کی تلاوت کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ وہ اس میں سجدۂ تلاوت بھی کیا کرتے تھے' ایک رات اُنہوں نے اس سورت کی تلاوت کرتے ہوئے سجدہ نہیں کیا تو میں نے یہ گمان کیا کہ شاید یہ اُس وقت رکوع میں چلے گئے ہیں جب یہ آیتِ سجدہ پر پہنچے تھے اور اُنہوں نے دونوں رکعت میں اس سورت کی تلاوت کی ہے۔

**2706** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، اَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُوْلُ: قَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ فِي اِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ فِي السَّفَرِ

❋❋ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کے دوران عشاء کی نماز کی ایک رکعت میں سورۂ والتین والزیتون کی تلاوت کی تھی۔

## بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ

## باب: صبح کی نماز میں تلاوت

**2707** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يَقُوْلُ: اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ سُفْيَانَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، وَابْنُ عَبْدٍ الْقَارِيُّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ، فَاسْتَفْتَحَ سُوْرَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ حَتّٰى اِذَا جَاءَ ذِكْرُ مُوْسٰى، وَهَارُوْنَ، اَوْ ذِكْرُ عِيْسٰى - ابْنُ عَبَّادٍ يَشُكُّ اَوِ اخْتَلَفُوا عَلَيْهِ - اَخَذَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ السَّائِبِ حَاضِرٌ ذٰلِكَ

❋❋ حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مکہ میں صبح کی نماز پڑھائی' آپ نے سورۂ مؤمنون کی تلاوت شروع کی' جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کا ذکر آیا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانسی آ گئی' آپ رکوع میں چلے گئے۔ حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ اُس موقع پر موجود تھے۔

**2708** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ: اَمَّنَا عَلِيٌّ فِي الْفَجْرِ فَقَرَاَ بِالْاَنْبِيَاءِ، فَتَرَكَ آيَةً، ثُمَّ قَرَاَ بَرْزَخًا ثُمَّ عَادَ اِلَى الْاٰيَةِ فَقَرَاَ بِهَا، ثُمَّ اَعَادَ اِحْدَاثَهُ، وَرَجَعَ اِلَى مَا كَانَ يَقْرَؤُهَا

✱✱ ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز میں ہماری امامت کی' اُنہوں نے سورۂ انبیاء کی تلاوت کی' اُنہوں نے درمیان میں ایک آیت چھوڑ دی اور کچھ حصہ چھوڑ کر آگے تلاوت کی' پھر وہ واپس اُس آیت پر آئے اور اُسے تلاوت کیا اور پھر جو کچھ اُنہوں نے چھوڑا تھا اُسے دوبارہ پڑھا اور وہاں تک واپس آئے جو وہ پڑھ رہے تھے۔

**2709** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِيْنَ: اَنَّ عُمَرَ قَرَاَ فِي الْفَجْرِ بِسُوْرَةِ يُوسُفَ فَتَرَدَّدَ، فَعَادَ اِلَى اَوَّلِهَا ثُمَّ قَرَاَ فَمَضَى فِيْ قِرَاءَ تِهِ

✱✱ حفصہ بنت سیرین بیان کرتی ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز میں سورۂ یوسف کی تلاوت شروع کی' اُنہیں تردد ہوا' تو وہ دوبارہ اس کے آغاز میں آئے اور پھر پڑھنا شروع کیا' تو اُن کی قرأت جاری رہی۔

**2710** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ: اَنَّ عُمَرَ قَرَاَ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ بِالْكَهْفِ، وَيُوسُفَ - اَوْ يُوسُفَ، وَهُودٍ - قَالَ: فَتَرَدَّدَ فِيْ يُوسُفَ، فَلَمَّا تَرَدَّدَ رَجَعَ اِلَى اَوَّلِ السُّوْرَةِ فَقَرَاَ، ثُمَّ مَضَى فِيهَا كُلِّهَا

✱✱ صفیہ بنت ابوعبید بیان کرتی ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں سورۂ کہف اور سورۂ یوسف' یا سورۂ یوسف اور سورۂ ھود کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ سورۂ یوسف میں اُنہیں مشابہہ لگ گیا' جب اُنہیں مشابہہ لگا' تو وہ سورت کے آغاز کی طرف واپس آئے' پھر پڑھنا شروع کیا اور پھر پوری سورت پڑھ لی۔

**2711** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ الْفَجْرَ، فَاسْتَفْتَحَ الْبَقَرَةَ فَقَرَاَهَا فِيْ رَكْعَتَيْنِ، فَقَامَ عُمَرُ حِيْنَ فَرَغَ قَالَ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ، لَقَدْ كَادَتِ الشَّمْسُ تَطْلُعُ قَبْلَ اَنْ تُسَلِّمَ قَالَ: لَوْ طَلَعَتِ لَاَلْفَتْنَا غَيْرَ غَافِلِيْنَ

✱✱ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز ادا کی' اُنہوں نے سورۂ بقرہ پڑھنا شروع کی' اُنہوں نے دو رکعات میں یہ سورت پڑھ لی۔ جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور بولے: اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے! آپ کے سلام پھیرنے سے پہلے سورج طلوع ہونے کے قریب تھا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ طلوع ہو بھی جاتا' تو ہمیں غفلت کی حالت میں نہ پاتا۔

**2712** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ: صَلَّيْتُ

خَلْفَ اَبِی بَکْرٍ فَاسْتَفْتَحَ بِسُورَۃِ آلِ عِمْرَانَ، فَقَامَ اِلَیْهِ عُمَرُ، فَقَالَ: یَغْفِرُ اللّٰهُ لَکَ، لَقَدْ کَادَتِ الشَّمْسُ تَطْلُعُ قَبْلَ اَنْ تُسَلِّمَ قَالَ: لَوْ طَلَعَتْ لَاَلْفَتْنَا غَیْرَ غَافِلِینَ

** حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی تو انہوں نے سورۂ آل عمران کی تلاوت شروع کر دی (نماز کے بعد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے سامنے کھڑے ہوئے اور بولے: اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے! آپ کے سلام پھیرنے سے پہلے سورج طلوع ہونے کے قریب تھا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اگر وہ طلوع ہو جاتا' تو ہمیں غفلت کی حالت میں نہ پاتا۔

**2713** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ، عَنْ اَبِیهِ: اَنَّ اَبَا بَکْرٍ قَرَاَ بِالْبَقَرَۃِ فِی رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ

** ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فجر کی دو رکعات میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کی تھی۔

**2714** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ یَعْلَی، عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ: اَنَّهُ اَمَّهُمْ فِی الْفَجْرِ، فَقَرَاَ بَنِی اِسْرَائِیلَ فِی رَکْعَتَیْنِ

** سعید بن جبیر کے بارے میں یہ بات منقول ہے' انہوں نے فجر کی نماز میں لوگوں کی امامت کرتے ہوئے سورۂ بنی اسرائیل کی تلاوت کی تھی۔

**2715** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ، عَنْ اَبِیهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِیعَۃَ قَالَ: مَا حَفِظْتُ سُورَۃَ یُوسُفَ، وَسُورَۃَ الْحَجِّ اِلَّا مِنْ عُمَرَ مِنْ کَثْرَۃِ مَا کَانَ یَقْرَؤُهُمَا فِی صَلَاۃِ الْفَجْرِ، فَقَالَ: کَانَ یَقْرَؤُهُمَا قِرَاءَۃً بَطِیئَۃً

** عبداللہ بن عامر بن ربیعہ بیان کرتے ہیں: میں نے سورۂ یوسف اور سورۂ حج حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبانی سن کر یاد کی ہیں کیونکہ وہ ان دونوں سورتوں کو فجر کی نماز میں اکثر تلاوت کیا کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان دونوں کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے۔

**2716** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُیَیْنَۃَ، عَنْ اِسْمَاعِیلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سعد قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ شَدَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَشِیجَ عُمَرَ وَاِنِّی لَفِی الصَّفِّ خَلْفَهُ فِی صَلَاۃٍ وَهُوَ یَقْرَاُ سُورَۃَ یُوسُفَ حَتّٰی انْتَهَی اِلَی (اِنَّمَا اَشْکُو بَثِّی وَحُزْنِی اِلَی اللّٰهِ) (یوسف: 86)

** عبداللہ بن شداد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے رونے کی آواز سنی' میں اس وقت ان کے پیچھے پہلی صف میں نماز ادا کر رہا تھا اور وہ سورۂ یوسف کی تلاوت کر رہے تھے' وہ اس آیت پر پہنچے:

''میں اپنے تکلیف اور غم کی شکایت' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کرتا ہوں''۔

(تو پھر انہیں رونا آ گیا)۔

**2717** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ: صَلَّى بِنَا عُمَرُ صَلَاةَ الْغَدَاةِ، فَمَا انْصَرَفَ حَتَّى عَرَفَ كُلُّ ذِي بَالٍ اَنَّ الشَّمْسَ قَدْ طَلَعَتْ قَالَ: فَقِيلَ لَهُ: مَا فَرَغْتَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ تَطْلُعُ، فَقَالَ: لَوْ طَلَعَتْ لَاَلْفَتْنَا غَيْرَ غَافِلِينَ

✱✱ ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی' جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو ہر شخص یہ پہچان سکتا تھا' سورج طلوع ہو چکا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: جناب! آپ اُس وقت فارغ ہوئے ہیں' جب سورج تقریباً طلوع ہو چکا ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: اگر یہ طلوع ہوتا' تو ہمیں غفلت کی حالت میں نہ پاتا۔

**2718** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَتِيقٍ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَرَاَ فِي الصُّبْحِ سُورَةَ آلِ عِمْرَانَ

✱✱ سلیمان بن عتیق بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں سورۂ آل عمران کی تلاوت کرتے تھے۔

**2719** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ عَمِّهِ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُولٰى مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ

✱✱ حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فجر کی نماز میں پہلی رکعت میں یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا: وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ۔

**2720** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصَّلَاةَ كَنَحْوٍ مِنْ صَلَاتِكُمُ الَّتِي تُصَلُّونَ الْيَوْمَ، وَلٰكِنَّهُ كَانَ يُخَفِّفُ، كَانَتْ صَلَاتُهُ اَخَفَّ مِنْ صَلَاتِكُمْ، كَانَ يَقْرَاُ فِي الْفَجْرِ الْوَاقِعَةَ، وَنَحْوَهَا مِنَ السُّورَةِ

✱✱ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز اُسی طرح ادا کرتے تھے' جس طرح تم لوگ آج کل ادا کرتے ہو' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مختصر نماز ادا کرتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تم لوگوں کی نماز سے مختصر ہوتی تھی' آپ صبح کی نماز میں سورۂ واقعہ اور اس جیسی سورتوں کی تلاوت کرتے تھے۔

**2721** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سَرِيعٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقْرَاُ فِي الصُّبْحِ وَاللَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ

✱✱ حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح کی نماز میں سورۂ تکویر کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔

**2722** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهُدَيْرِ قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَقْرَاُ بِالْحَدِيدِ وَاَشْبَاهِهَا

✵✵ ربیعہ بن عبداللہ بن ہدیر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سورۂ الحدید اور اس جیسی سورتوں کی تلاوت کرتے تھے۔

**2723** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّهُ كَانَ يَقْرَاُ فِي الْفَجْرِ بِعَشْرٍ مِنْ اَوَّلِ الْمُفَصَّلِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِسُورَةٍ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ مفصل سے تعلق رکھنے والی ابتدائی دس سورتوں میں سے ایک سورت' ایک رکعت میں تلاوت کرتے تھے۔

**2724** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ سَبْرَةَ: اَنَّ عُمَرَ قَرَاَ فِي الْفَجْرِ بِيُوسُفَ، ثُمَّ قَرَاَ فِي الثَّانِيَةِ بِالنَّجْمِ، فَسَجَدَ، فَقَامَ، فَقَرَاَ اِذَا زُلْزِلَتِ

✵✵ حصین بن سبرہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز میں سورۂ یوسف کی تلاوت کی پھر دوسری رکعت میں انہوں نے سورۂ نجم کی تلاوت کی اور سجدۂ تلاوت کیا' پھر وہ کھڑے ہوئے اور پھر انہوں نے سورۂ زلزال کی تلاوت کی۔

**2725** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ شَبِيبٍ اَبِي رَوْحٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَقَرَاَ سُورَةَ الرُّومِ، فَالْتَبَسَ فِيهَا، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: مَا بَالُ اَقْوَامٍ يُصَلُّونَ مَعَنَا بِغَيْرِ طُهْرٍ، مَنْ صَلَّى مَعَنَا فَلْيُحْسِنْ طُهُورَهُ، فَاِنَّمَا يُلَبِّسُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ اُولَئِكَ

✵✵ شبیب ابوروح' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز ادا کرتے

2722-صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب القراءة في الصبح، حديث:724، صحيح ابن خزيمة، كتاب الصلاة، باب القراءة في صلاة الصبح، حديث:506، مستخرج ابي عوانة، باب في الصلاة بين الاذان والاقامة في صلاة المغرب وغيره، بيان الاخبار التي تبين القراءة في صلاة الصبح، حديث:1414، صحيح ابن حبان، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ذكر خبر اوهم من لم يحكم صناعة الحديث ان تقطيع السور، حديث:1836، المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب التفسير، تفسير سورة ق، حديث:3663، سنن الدارمي، كتاب الصلاة، باب قدر القراءة في الفجر، حديث:1320، سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة، باب القراءة في صلاة الفجر، حديث:814، الجامع للترمذي، ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في القراءة في الصبح، حديث:287، السنن الصغرى، كتاب الافتتاح، القراءة في الصبح بق، حديث:945، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الصلاة، ما يقرا في صلاة الفجر، حديث:3502، السنن الكبرى للنسائي، العمل في افتتاح الصلاة، القراءة في الصبح بق، حديث:1005، مسند احمد بن حنبل، اول مسند الكوفيين، حديث قطبة بن مالك، حديث:18543، مسند الطيالسي، قطبة بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم، حديث:1338، مسند الحميدي، حديث قطبة بن مالك رضي الله عنه، حديث:798، البحر الزخار مسند البزار، حديث قطبة بن مالك كوفي، حديث:3126، مسند ابي يعلى الموصلي، حديث قطبة، حديث:6689، المعجم الكبير للطبراني، باب القاف، من اسمه قطبة، قطبة بن مالك الثعلبي، حديث:15776

ہوئے سورۂ روم کی تلاوت کی' آپ کو اُس میں مشابہہ لگ گیا' جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ نے فرمایا: لوگوں کا کیا معاملہ ہے' وہ طہارت کے بغیر ہمارے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں' جو شخص ہمارے ساتھ نماز ادا کرے' وہ اچھے طریقے سے طہارت حاصل کرے' کیونکہ ایسے لوگوں کی وجہ سے ہمیں مشابہہ لگ جاتا ہے۔

**2726** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اَمَرَ عَدِيُّ بْنُ اَرْطَاةَ الْحَسَنَ اَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَقَرَاَ فِي الْفَجْرِ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ، وَيَا اَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ

✻✻ قتادہ بیان کرتے ہیں: عدی بن ارطاۃ نے حسن بصری کو یہ ہدایت کی کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں' تو اُنہوں نے فجر کی نماز میں سورۂ طلاق اور سورۂ تحریم کی تلاوت کی۔

**2727** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: اَنَّ اَبَا وَائِلٍ قَرَاَ فِي اِحْدَى رَكْعَتَيِ الصُّبْحِ بِاُمِّ الْقُرْآنِ وَآيَةٍ

✻✻ علاء بن مسیب بیان کرتے ہیں: ابووائل نے صبح کی نماز کی ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ ایک آیت تلاوت کی۔

**2728** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْفَجْرِ بِـ تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ، وَهَلْ اَتَى عَلَى الْاِنْسَانِ

✻✻ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن' فجر کی نماز میں' سورۂ تنزیل السجدہ اور سورۂ الدھر کی تلاوت کرتے تھے۔

**2729** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ مِثْلَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✻✻ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

**2730** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ: اَنَّ النَّبِيَّ قَرَاَ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِسُورَةِ الرُّومِ

✻✻ عبدالملک بن عمیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورۂ روم کی تلاوت کرتے تھے۔

**2731** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي فَرْوَةَ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْاَحْوَصِ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِـ تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ، وَهَلْ اَتَى عَلَى الْاِنْسَانِ

✻✻ ابواحوص بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن' فجر کی نماز میں سورۂ تنزیل السجدہ اور سورۂ الدھر کی تلاوت کرتے تھے۔

**2732** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي بَرْزَةَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَرَاَ فِي الصُّبْحِ بِـ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا

✽✽ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں سورۃ الفتح کی تلاوت کی۔

## بَابُ مَا يُقْرَاُ فِي الصُّبْحِ فِي السَّفَرِ

## باب: سفر کے دوران صبح کی نماز میں "کیا" تلاوت کیا جائے گا؟

**2733** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنٍ يَقُوْلُ: صَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَهُوَ يُرِيْدُ مَكَّةَ صَلَاةَ الْفَجْرِ، فَقَرَاَ بِـ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ، وَالْوَاحِدُ الصَّمَدُ فِي قِرَاءَةِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

✽✽ عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ذوالحلیفہ میں فجر کی نماز ادا کی وہ اُس وقت مکہ جا رہے تھے تو اُنہوں نے سورۂ کافرون کی اور سورۂ الواحد الصمد کی تلاوت کی جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت کے مطابق ہے۔

**2734** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ، فَصَلَّى بِنَا الْفَجْرَ، فَقَرَاَ: اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ، وَلِاِيْلَافِ قُرَيْشٍ، ثُمَّ رَاَى اَقْوَامًا يَنْزِلُوْنَ فَيُصَلُّوْنَ فِي مَسْجِدٍ، فَسَاَلَ عَنْهُمْ فَقَالُوْا: مَسْجِدٌ صَلَّى فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمُ اتَّخَذُوا آثَارَ اَنْبِيَائِهِمْ بِيَعًا، مَنْ مَرَّ بِشَيْءٍ مِنَ الْمَسَاجِدِ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ وَاِلَّا فَلْيَمْضِ

✽✽ معرور بن سوید بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان (کسی جگہ پر) موجود تھا اُنہوں نے فجر کی نماز پڑھاتے ہوئے سورۂ الفیل اور سورۂ القریش کی تلاوت کی۔ پھر اُنہوں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ سواریوں سے نیچے اُترے اور اُنہوں نے مسجد میں نماز ادا کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کے بارے میں دریافت کیا تو لوگوں نے بتایا کہ یہ وہ مسجد ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی تھی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم سے پہلے کے لوگ اس لیے ہلاکت کا شکار ہو گئے کہ اُنہوں نے اپنے انبیاء کے آثار کو عبادت خانے بنا دیا تھا جو شخص کسی بھی مسجد کے پاس سے گزرے اور نماز کا وقت ہو جائے تو وہ نماز ادا کر لے ورنہ آگے چلتا رہے۔

**2735** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ: صَحِبْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي سَفَرٍ فَقَرَاَ بِـ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ، وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

✽✽ عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں: میں ایک سفر میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا تو اُنہوں نے (نماز میں) سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص کی تلاوت کی۔

**2736** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ التَّيْمِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ فِي الْعَامِ الَّذِي قُتِلَ فِيْهِ بِمَكَّةَ صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَقَرَاَ لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ، وَوَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ

✿ ✿ عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں: جس سال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا' اُس سال میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں مکہ میں صبح کی نماز ادا کی' تو اُنہوں نے سورۃ البلد اور سورۃ والتین کی تلاوت کی۔

**2737** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّهٗ كَانَ يَقْرَاُ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ فِي السَّفَرِ بِسَبِّحْ، وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ وَنَحْوِهِمَا

✿ ✿ عبدالرزاق نامی راوی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ سفر میں صبح کی نماز میں' سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ یا اس جیسی سورتوں کی تلاوت کرتے تھے۔

**2738** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ بَهْرَامَ، اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيَّ اَمَّهُمْ فِي السَّفَرِ، فَقَرَاَ فِيْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ اِذَا زُلْزِلَتْ، وَاِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

✿ ✿ صلت بن بہرام بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی نے سفر کے دوران اُن کی تلاوت کرتے ہوئے' فجر کی نماز میں سورۃ زلزال اور سورۃ القدر کی تلاوت کی۔

**2739** - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ قَالَ: كُنْتُ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَاَقْبَلَ عَنْ اَرْضِهٖ يُرِيْدُ الْبَصْرَةَ، وَبَيْنَهَا وَبَيْنَ الْبَصْرَةِ ثَلَاثَةُ اَمْيَالٍ - اَوْ ثَلَاثُ فَرَاسِخَ - فَحَضَرَتْ صَلَاةُ الْغَدَاةِ، فَقَامَ ابْنٌ لَهٗ يُقَالُ لَهٗ: اَبُوْ بَكْرٍ، فَصَلّٰى بِنَا، فَقَرَاَ سُوْرَةَ تَبَارَكَ، فَلَمَّا سَلَّمَ، قَالَ لَهٗ اَنَسٌ: طَوَّلْتَ عَلَيْنَا

✿ ✿ ثابت بنانی بیان کرتے ہیں: میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا' وہ اپنی زمین سے آ رہے تھے اور بصرہ جا رہے تھے' اُن کی زمین اور بصرہ کے درمیان تین میل' یا تین فرسخ کا فاصلہ تھا' صبح کی نماز کا وقت ہو گیا' تو اُن کا بیٹا کھڑا ہوا جس کا نام ابوبکر تھا' اُس نے ہمیں نماز پڑھاتے ہوئے سورۃ الملک کی تلاوت کی' جب اُس نے سلام پھیرا' تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہا: تم نے ہمیں بڑی لمبی نماز پڑھائی ہے!

**2740** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ: صَلَّيْتُ يَوْمَ قُتِلَ عُمَرُ الصُّبْحَ، فَمَا مَنَعَنِيْ اَنْ اَقُوْمَ مَعَ الصَّفِّ الْاَوَّلِ اِلَّا هَيْبَةُ عُمَرَ قَالَ: فَمَاجَ النَّاسُ، فَقَدَّمُوْا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ، فَقَرَاَ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ، وَاِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ

✿ ✿ عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں: جس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا' اُس دن میں نے صبح کی نماز ادا کی' میں صرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہیبت کی وجہ سے پہلی صف میں کھڑا نہیں ہوا۔ راوی بیان کرتے ہیں: لوگ پریشان ہوئے' اُنہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو آگے کر دیا' تو اُنہوں نے اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ اور سورۃ الکوثر کی تلاوت کی۔

**2741** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانُوْا يَقْرَءُوْنَ

فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ فِي السَّفَرِ اِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ، وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ

✲✲ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ سفر کے دوران فجر کی نماز میں سورۂ انفطار اور سورۂ الغاشیہ کی تلاوت کرتے تھے۔

**2742** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ بَهْرَامَ: اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيَّ، اَمَّهُمْ فِي السَّفَرِ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَقَرَاَ وَالضُّحَى، وَالتِّيْنِ

✲✲ صلت بن بہرام بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی نے سفر کے دوران صبح کی نماز میں اُن کی امامت کرتے ہوئے سورۂ والضحیٰ اور سورۂ والتین کی تلاوت کی۔

## بَابٌ: لَا صَلَاةَ اِلَّا بِقِرَاءَةٍ

## باب: قرأت کے بغیر نماز نہیں ہوتی

**2743** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: فِيْ كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ فَمَا اَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَعْنَاكُمْ، وَمَا اَخْفَى عَنَّا اَخْفَيْنَا عَنْكُمْ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: لَا صَلَاةَ اِلَّا بِقِرَاءَةٍ

✲✲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر نماز میں قرأت ہوتی ہے، جس نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تلاوت سنائی اُس میں ہم تمہیں سنا دیتے ہیں اور جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پست آواز میں تلاوت کی اُس میں ہم تم سے (آواز) پست رکھتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تلاوت کے بغیر نماز نہیں ہوتی''۔

**2744** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ، اَنَّ اَبَا السَّائِبِ، مَوْلَى بَنِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ، هِيَ خِدَاجٌ، هِيَ خِدَاجٌ: غَيْرُ تَمَامٍ

✲✲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص نماز ادا کرے اور اُس میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت نہ کرے، تو وہ (نماز) نامکمل ہے، وہ نامکمل ہے، وہ نامکمل ہے، پوری نہیں ہے''۔

**2745** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: مَنْ صَلَّى رَكْعَةً فَلَمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يُصَلِّ، اِلَّا مَعَ الْاِمَامِ

✲✲ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص ایک رکعت ادا کرے اور اُس میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت نہ کرے تو

اُس نے نماز ادا کی ہی نہیں' البتہ اگر وہ امام کے ساتھ ہو (تو حکم مختلف ہے)۔

**2746** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَجْهَرُ وَيُخَافِتُ، فَنَجْهَرُ فِيمَا جَهَرَ، وَنُخَافِتُ فِيمَا خَافَتَ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَا صَلَاةَ اِلَّا بِقِرَاءَةٍ

✻✻ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امامت کرتے ہوئے بلند آواز میں بھی تلاوت کرتے تھے اور پست آواز میں بھی تلاوت کرتے تھے' جن نمازوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں تلاوت کی اُن میں ہم بلند آواز میں تلاوت کرتے ہیں' اور جن نمازوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پست آواز میں تلاوت کی' اُن میں ہم پست آواز میں تلاوت کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قرأت کے بغیر نماز نہیں ہوتی''۔

**2747** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اَوْفَى قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنِّي لَا اَسْتَطِيعُ اَنْ اَتَعَلَّمَ الْقُرْآنَ فَمَا يُجْزِئُنِي؟ قَالَ: تَقُولُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ: فَقَالَ الرَّجُلُ: هٰكَذَا - وَجَمَعَ اَصَابِعَهُ الْخَمْسَ - فَقَالَ: هٰذَا لِلّٰهِ قَالَ: تَقُولُ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَاهْدِنِي، وَارْزُقْنِي قَالَ: فَقَبَضَ الرَّجُلُ كَفَّيْهِ جَمِيعًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَّا هٰذَا فَقَدْ مَلَاَ يَدَيْهِ مِنَ الْخَيْرِ. قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ حِسَابُ الْعَرَبِ كَذٰلِكَ

✻✻ حضرت عبداللہ بن ابو اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: میں قرآن سیکھنے کی استطاعت نہیں رکھتا' تو میرے لیے کیا چیز کفایت کرے گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سبحان اللّٰه والحمد للّٰه ولا حول ولا قوة الا باللّٰه ولا اله الا اللّٰه واللّٰه اكبر''۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس شخص نے اس طرح پڑھا' یعنی اپنی پانچ انگلیاں ملا کے کہا: یہ کلمات تو اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں (مجھے اپنے لیے کیا پڑھنا چاہیے؟) راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے' تو مجھ پر رحم کر' تو مجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھ اور مجھے رزق نصیب کر!''

راوی بیان کرتے ہیں: تو اس شخص نے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو بند کر لیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص نے اپنے دونوں ہاتھ بھلائی سے بھر لیے ہیں۔

سفیان کہتے ہیں: عرب اسی طرح سے حساب لگایا کرتے تھے۔

**2748** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ صَلَّى صَلَاةً فَلَمْ يَقْرَاْ فِيهَا، فَقِيلَ لَهُ ذٰلِكَ، فَقَالَ: اَتَمَمْتُ

الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ؟ قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: فَلَمْ يُعِدْ تِلْكَ الصَّلَاةَ

٭٭ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک نماز پڑھائی تو اُس میں تلاوت نہیں کی' اُن سے اس بارے میں بات چیت کی گئی' تو اُنہوں نے دریافت کیا: کیا میں نے رکوع وسجود مکمل ادا کیے ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر اُس نماز کے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔

**2749** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، اَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ فَقَالَ: اِنِّي صَلَّيْتُ وَلَمْ اَقْرَاْ، فَقَالَ: اَتْمَمْتَ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: تَمَّتْ صَلَاتُكَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: مَا كُلُّ اَحَدٍ يُحْسِنُ الْقِرَاءَةَ

٭٭ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک شخص اُن کے پاس آیا اور بولا: میں نے نماز ادا کر لی لیکن میں نے قرأت نہیں کی' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم نے رکوع اور سجود مکمل کیے ہیں؟ اُس نے عرض کی: جی ہاں! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے نماز مکمل کی ہے؟ اُس نے عرض کی: جی ہاں! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر شخص اچھی طرح سے قرأت نہیں کر سکتا۔

**2750** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: لَا بُدَّ لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ مِنْ سِتِّ سُوَرٍ يَتَعَلَّمُهُنَّ لِلصَّلَاةِ، سُورَتَيْنِ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ، وَسُورَتَيْنِ لِلْمَغْرِبِ، وَسُورَتَيْنِ لِلصَّلَاةِ فِي الْعِشَاءِ

٭٭ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مسلمان شخص کے لیے چھ (سورتیں) سیکھنا ضروری ہے' جنہیں وہ نماز کے لیے سیکھے گا' دوسورتیں صبح کی نماز کے لیے' دوسورتیں مغرب کی نماز کے لیے اور دوسورتیں عشاء کی نماز کے لیے ہوں گی۔

## بَابُ مَنْ نَسِيَ الْقِرَاءَةَ

## باب: جو شخص قرأت کرنا بھول جائے

**2751** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ضَمْضَمُ بْنُ جَوْسٍ الْهِفَّانِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهُوَ جَالِسٌ مَعَ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الْمَغْرِبَ، فَلَمْ يَقْرَاْ فِي الرَّكْعَةِ الْاُولٰى بِشَيْءٍ، ثُمَّ قَرَاَ فِي الثَّانِيَةِ بِاُمِّ الْقُرْآنِ مَرَّتَيْنِ وَسُورَتَيْنِ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ التَّسْلِيمِ

٭٭ عبداللہ بن حنظلہ' جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں مغرب کی نماز ادا کی تو اُنہوں نے پہلی رکعت میں کوئی تلاوت نہیں کی' پھر اُنہوں نے دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ دومرتبہ پڑھی اور دوسورتیں پڑھیں اور پھر سلام پھیرنے سے پہلے دومرتبہ سجدہ کیا۔

**2752** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، صَلَّى الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ بِالْجَابِيَةِ، فَلَمْ يَقْرَاْ فِيهَا حَتّٰى فَرَغَ، فَلَمَّا فَرَغَ دَخَلَ فَاطَافَ بِهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ،

وَتَنَحْنَحَ لَهُ حَتَّى سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حِسَّهُ، وَعَلِمَ اَنَّهُ ذُو حَاجَةٍ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قَالَ: اَلَكَ حَاجَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَادْخُلْ، فَدَخَلَ، فَقَالَ: اَرَاَيْتَ مَا صَنَعْتَ آنِفًا عَهِدَهُ اِلَيْكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْ رَاَيْتَهُ يَصْنَعُهُ؟ قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: لَمْ تَقْرَاْ فِي الْعِشَاءِ قَالَ: اَوَ فَعَلْتُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَاِنِّي سَهَوْتُ، جَهَّزْتُ عِيرًا مِنَ الشَّامِ، حَتَّى قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ قَالَ: مَنِ الْمُؤَذِّنُ؟ فَاَقَامَ الصَّلَاةَ، ثُمَّ عَادَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ لِلنَّاسِ، فَلَمَّا فَرَغَ خَطَبَ قَالَ: لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَاْ فِيهَا، اِنَّ الَّذِي صَنَعْتُ آنِفًا اِنِّي سَهَوْتُ. اِنِّي جَهَّزْتُ عِيرًا مِنَ الشَّامِ حَتَّى قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ فَقَسَّمْتُهَا قُلْتُ: عَمَّنْ تُحَدِّثُ هٰذَا؟ قَالَ: لَا اَدْرِي غَيْرَ اَنِّي لَمْ آخُذْهُ اِلَّا مِنْ ثِقَةٍ

❋❋ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ''جابیہ'' کے مقام پر عشاء کی نماز پڑھائی' تو انہوں نے اس میں تلاوت نہیں کی' یہاں تک کہ جب وہ فارغ ہوئے تو فارغ ہونے کے بعد وہ اندر چلے گئے' حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اُن کی خدمت میں تشریف لے گئے اور کھنکھار کر اپنی آمد کے بارے میں بتایا' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو جب اُن کی آمد کا اندازہ ہوا تو اُنہیں یہ اندازہ ہوگیا کہ انہیں کوئی کام ہوگا' اُنہوں نے دریافت کیا: کون ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: عبدالرحمن بن عوف! اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تمہیں کوئی کام ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اندر آ جاؤ! حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اندر گئے' اُنہوں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' آج جو آپ نے کام کیا ہے' اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو کوئی تلقین کی تھی؟ یا آپ نے اپنی طرف سے یہ کام کیا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ کیا کام ہے؟ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نے عشاء کی نماز میں تلاوت نہیں کی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا میں نے ایسا کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھول گیا ہوں گا' میں شام کے قافلہ کی تیاری کر رہا تھا' یہاں تک کہ میں مدینہ منورہ آ گیا (یعنی اسی بارے میں سوچتا رہا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: مؤذن کون ہے؟ پھر اُس نے نماز کے لیے اقامت کہی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ وہ نماز لوگوں کو پڑھائی۔ جب وہ فارغ ہوئے تو اُنہوں نے خطبہ دیا اور بولے: اُس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو اس میں قرأت نہیں کرتا' میں نے جو ابھی کیا تھا' اُس میں' میں بھول گیا تھا' شام سے ایک قافلہ نے آنا تھا' یہاں تک کہ وہ مدینہ منورہ آ گیا' میں نے اُسے تقسیم کرنا تھا (تو میں اس حوالے سے پریشان رہا)۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے دریافت کیا: آپ نے کس کے حوالے سے یہ روایت بیان کی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے یاد نہیں ہے لیکن میں نے کسی ثقہ راوی سے ہی اسے نقل کیا ہوگا۔

**2753** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ الْجُعْفِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِيَاضٍ الْاَشْعَرِيُّ قَالَ: صَلَّى بِنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْعِشَاءَ فَلَمْ اَسْمَعْ قِرَاءَتَهُ فِيهَا، فَقَالَ لَهُ اَبُو مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ: مَا لَكَ لَمْ تَقْرَاْ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: اَكَذٰلِكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَاَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَقَامَ الصَّلَاةَ، وَقَرَاَ قِرَاءَةً فَسَمِعْتُهَا وَاَنَا فِي مُؤَخَّرِ الصُّفُوفِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: اِنِّي كُنْتُ لَاُصَلِّي

وَاُحَدِّثُ نَفْسِي بِعِيرٍ بَعَثْتُهَا مِنَ الْمَدِينَةِ بِاَقْتَابِهَا وَاَحْلَاسِهَا مَتَى يَأْتِي؟ وَاَنَّهُ لَا صَلَاةَ اِلَّا بِقِرَاءَةٍ

* * زیاد بن عیاض اشعری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی' تو مجھے اُس میں اُن کی قرأت سنائی نہیں دی' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: اے امیر المؤمنین! کیا وجہ ہے' آپ نے تلاوت نہیں کی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اے عبدالرحمٰن بن عوف! کیا ایسا ہی ہوا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مؤذن کو حکم دیا اُس نے نماز کے لیے اقامت کہی' اُس نماز میں اُنہوں نے تلاوت کی جو میں نے بھی سنی حالانکہ میں پیچھے کی صف میں موجود تھے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو اُنہوں نے فرمایا: جب میں نماز ادا کر رہا تھا' تو میں اُس اونٹ کے بارے میں سوچ رہا تھا جسے میں نے مدینہ منورہ سے بھجوایا تھا اور اُس پر ساز و سامان تھا' وہ کب آتا ہے! قرأت کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

**2754** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، وَابْنِ عَوْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ عُمَرَ، صَلَّى الْمَغْرِبَ فَلَمْ يَقْرَاْ، فَاَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَعَادَ الْاَذَانَ وَالْاِقَامَةَ، ثُمَّ اَعَادَ الصَّلَاةَ

* * امام شعبی فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مغرب کی نماز ادا کی تو اُس میں تلاوت نہیں کی (بعد میں) اُنہوں نے مؤذن کو حکم دیا' اُس نے دوبارہ اذان دی' دوبارہ اقامت کہی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ نماز پڑھی۔

**2755** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: صَلَّى عُمَرُ بِالنَّاسِ صَلَاةَ الْعِشَاءِ، فَلَمْ اَسْمَعْ قِرَاءَتَهُ فِيهَا، فَقَالَ لَهُ اَبُو مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ: مَا لَكَ لَمْ تَقْرَاْ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: اَكَذٰلِكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اَوَ فَعَلْتُ؟ قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: صَدَقْتُمْ قَالَ: اِنِّي جَهَّزْتُ عِيرًا مِنَ الْمَدِينَةِ حَتّٰى وَرَدَتِ الشَّامَ، فَكُنْتُ اُرَحِّلُهَا مَرْحَلَةً مَرْحَلَةً قَالَ: فَاَعَادَ لَهُمُ الصَّلَاةَ قَالَ: فَاَخْبَرَنِي اَبَانُ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَقَامَ ثُمَّ صَلّٰى

* * قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھائی تو مجھے اُس میں اُن کی تلاوت سنائی نہیں دی' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اُن کی خدمت میں گزارش کی: اے امیر المؤمنین! کیا وجہ ہے' آپ نے تلاوت نہیں کی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اے عبدالرحمٰن! کیا ایسا ہی ہوا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا میں نے ایسا کیا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ٹھیک کہہ رہے ہو گے۔ پھر اُنہوں نے بتایا کہ میں نے مدینہ منورہ سے ایک قافلہ تیار کر کے بھیجنا تھا جس نے شام جانا تھا' تو میں ہر مرحلہ پر اُس کی دیکھ بھال کرتا رہا (یعنی میں اُس کے بارے میں غور و فکر کرتا رہا)۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کو دوبارہ نماز پڑھائی۔

ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مؤذن کو حکم دیا تو اُس نے اقامت کہی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی۔

**2756** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اِذَا نَسِيَ

الرَّجُلُ اَنْ يَقْرَاَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْعِشَاءِ، فَلْيَقْرَاْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ وَقَدْ اَجْزَاَ عَنْهُ

✹✹ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص ظہر' عصر اور عشاء کی پہلی دو رکعات میں تلاوت کرنا بھول جائے تو وہ آخری دو رکعات میں تلاوت کر لے' یہ اُس کی طرف سے کفایت کر جائے گا۔

**2757** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: سَاَلْتُ عَلْقَمَةَ قَالَ: قُلْتُ: نَسِيتُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ، ثُمَّ قَرَاْتُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ، اَتُجْزِي عَنِّي لِصَلَاتِي؟ قَالَ: نَعَمْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

✹✹ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: میں نے علقمہ سے سوال کیا' میں نے کہا: میں پہلی دو رکعات میں تلاوت کرنا بھول جاتے ہوئے پھر آخری دو رکعات میں تلاوت کر لیتا ہوں' تو کیا میری نماز کے لیے یہ میری طرف سے کفایت کر جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اگر اللہ نے چاہا۔

**2758** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: سَاَلْتُ عَلْقَمَةَ عَنْ رَجُلٍ نَسِيَ اَنْ يَقْرَاَ فِي الْاُولَيَيْنِ فَقَرَاَ فِي الْاُخْرَيَيْنِ؟ قَالَ: يُجْزِءُ عَنْهُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ سُفْيَانُ: وَنَقُوْلُ نَحْنُ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

✹✹ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: میں نے علقمہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو پہلی دو رکعات میں تلاوت کرنا بھول جاتا ہے اور آخری دو رکعات میں تلاوت کر لیتا ہے۔ تو علقمہ نے فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو یہ اُس کی طرف سے کفایت کر جائے گا۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں: ہم یہ کہتے ہیں: ایسے شخص کو سجدۂ سہو کرنا چاہیے۔

**2759** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: بَلَغَنِيْ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اِذَا لَمْ يَقْرَاْ فِيْ ثَلَاثٍ مِنَ الظُّهْرِ اَعَادَ

✹✹ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب کوئی شخص ظہر کی نماز کی تین رکعات میں تلاوت نہ کرے تو وہ نماز کو دُہرائے گا۔

**2760** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَقِّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، اَنَّهُ قَالَ: اِنْ نَسِيَ الرَّجُلُ الْقِرَاءَةَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَاِنَّهُ يُعِيدُ، وَاِنْ قَرَاَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ وَلَمْ يَقْرَاْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ لَمْ يُعِدْ، وَاِنْ قَرَاَ فِيْ رَكْعَةٍ وَّلَمْ يَقْرَاْ فِيْ ثَلَاثٍ مِنَ الظُّهْرِ اَعَادَ

✹✹ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص ظہر یا عصر کی نماز میں تلاوت کرنا بھول جاتا ہے' تو وہ نماز کو دُہرائے گا' اگر وہ دو رکعات میں تلاوت کر لیتا ہے اور دو رکعات میں تلاوت نہیں کرتا تو پھر وہ نماز کو نہیں دُہرائے گا' اگر اُس نے ظہر کی ایک رکعت میں تلاوت کی ہو اور تین رکعات میں تلاوت نہ کی ہو تو وہ نماز کو دُہرائے گا۔

**2761** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ، يَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ نَسِيَ اَنْ يَقْرَاَ فِيْ

رَكْعَةٍ وَلَمْ يَقْرَأْ فِي الْأُخْرَى قَالَ: يُعِيدُ الرَّكْعَةَ الَّتِي لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا قَالَ مَعْمَرٌ: يُعِيدُ اَعْجَبُ اِلَيَّ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: جو شخص ایک رکعت میں تلاوت کرنا بھول جاتا ہے اور دوسری رکعت میں تلاوت کرتا ہی نہیں ہے تو وہ فرماتے ہیں: وہ اُس رکعت کو دوبارہ ادا کرے گا جس میں اُس نے تلاوت نہیں کی تھی۔

معمر فرماتے ہیں: (ایسی صورتِ حال میں) میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ یہ ہے وہ نماز کو دُہرا لے۔

**2762** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: لَوْ نَسِيتُ الْقِرَاءَةَ فِي رَكْعَةٍ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَبِالسُّورَةِ الَّتِي بَعْدَهَا، لَمْ اَقْرَأْ فِي الرَّكْعَةِ بِشَيْءٍ؟ فَقَالَ: فَلَا تُعِدْ، وَلَكِنِ اسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر میں ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ اور اُس کے بعد پڑھی جانے والی سورت کو پڑھنا بھول جاتا ہوں اور میں ایک رکعت میں کچھ بھی تلاوت نہیں کرتا۔ تو عطاء نے فرمایا: تم اُس کو نہیں دُہراؤ گے البتہ تم سجدۂ سہو کر لو گے۔

**2763** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا لَمْ يَقْرَأْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الْمَغْرِبِ اَعَادَ

✵✵ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب آدمی مغرب کی دو رکعات میں تلاوت نہ کرے تو وہ اُس نماز کو دُہرائے گا۔

**2764** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا لَمْ يَقْرَأْ فِي رَكْعَةٍ حَتَّى يَرْكَعَ فَاِنَّهُ يَرْفَعُ رَاْسَهُ اِذَا ذَكَرَ وَيَقْرَأُ، ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، فَاِنْ سَجَدَ مَضَى

✵✵ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب آدمی ایک رکعت میں تلاوت نہ کرے یہاں تک کہ رکوع میں چلا جائے تو وہ یاد آنے پر اپنے سر کو اُٹھائے گا اور تلاوت کرلے گا پھر دو مرتبہ سجدۂ سہو کرلے گا لیکن اگر وہ سجدے میں چلا گیا تو پھر نماز کو جاری رکھے گا۔

## بَابُ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ

## باب: امام کے پیچھے تلاوت کرنا

**2765** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهِ: اَتَقْرَءُونَ خَلْفِي وَاَنَا اَقْرَاُ؟ قَالَ: فَسَكَتُوا حَتَّى سَاَلَهُمْ ثَلَاثًا قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: فَلَا تَفْعَلُوا ذٰلِكَ، لِيَقْرَاْ اَحَدُكُمْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي نَفْسِهِ سِرًّا

✵✵ ابو قلابہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب سے دریافت کیا: جب میں تلاوت کر رہا ہوتا ہوں تو کیا تم میرے پیچھے تلاوت کرتے ہو؟ راوی بیان کرتے ہیں: لوگ خاموش رہے یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے اُن لوگوں سے دریافت کیا تو اُن لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو! تم میں سے ہر ایک شخص سورۂ فاتحہ اپنے دل میں پست آواز میں پڑھ لے۔

**2766** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَلَّكُمْ تَقْرَؤُوْنَ وَالْاِمَامُ يَقْرَاُ؟ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا قَالُوْا: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّا لَنَفْعَلُ قَالَ: فَلَا تَفْعَلُوْا اِلَّا اَنْ يَّقْرَاَ اَحَدُكُمْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

❋❋ محمد بن ابوعائشہ ایک صحابی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: شاید تم لوگ امام کی تلاوت کے دوران تلاوت کرتے ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے دو یا شاید تین مرتبہ یہ دریافت کیا تو لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! ہم ایسا کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایسا نہ کرو! البتہ تم میں سے ہر ایک سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرلے۔

**2767** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ اَبَا السَّائِبِ، مَوْلٰى بَنِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ، هِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ قَالَ اَبُو السَّائِبِ: اَكُوْنُ اَحْيَانًا وَرَاءَ الْاِمَامِ، فَقَالَ اَبُو السَّائِبِ: فَغَمَزَ اَبُو هُرَيْرَةَ ذِرَاعِي فَقَالَ: يَا اَعْرَابِيُّ، اقْرَاْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ

فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: قَالَ اللّٰهُ: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ، فَنِصْفُهَا لِيْ وَنِصْفُهَا لِعَبْدِيْ، وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَءُوْا، يَقُوْمُ الْعَبْدُ فَيَقُوْلُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ، وَيَقُوْلُ الْعَبْدُ: الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: اَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ، وَيَقُوْلُ الْعَبْدُ: مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ، وَقَالَ هٰذِهٖ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ، فَيَقُوْلُ الْعَبْدُ: اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: اَجْرُهَا لِعَبْدِيْ وَلَهٗ مَا سَاَلَ، يَقُوْلُ عَبْدِيْ: اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ، اِلٰى آخِرِ السُّوْرَةِ، يَقُوْلُ اللّٰهُ: هٰذَا لِعَبْدِيْ وَلَهٗ مَا سَاَلَ

❋❋ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص نماز پڑھے اور اُس میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت نہ کرے تو وہ نماز نامکمل ہوتی ہے وہ نامکمل ہوتی ہے پوری نہیں ہوتی''۔

ابوسائب نے (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے) کہا: بعض اوقات میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں؟ ابوسائب بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے ٹہوکا دیتے ہوئے کہا: اے دیہاتی! تم اُسے دل میں پڑھ لو' کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے نماز (یعنی سورۂ فاتحہ) کو اپنے اور اپنے بندہ کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کرلیا ہے' اس کا نصف حصہ میرے لیے ہے اور اس کا نصف حصہ میرے بندہ کے لیے ہے اور میرے بندہ کو وہ ملے گا جو وہ مانگے گا''۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تم لوگ تلاوت کرلو بندہ کھڑا ہوکر پڑھتا ہے: الحمد للہ رب العالمین! تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندہ نے میری حمد بیان کی' بندہ پڑھتا ہے: الرحمٰن الرحیم! تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندہ نے میری تعریف کی' بندہ پڑھتا ہے: مالک یوم الدین! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندہ نے میری بزرگی بیان کی' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ (یعنی اگلی آیت) میرے اور میرے بندہ کے درمیان ہے' بندہ کہتا ہے: ایاک نعبد وایاک نستعین! تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس کا اجر میرے بندہ کو ملے گا' اور جو وہ مانگ رہا ہے وہ اُسے ملے گا' میرا بندہ کہتا ہے: اھدنا الصراط المستقیم! اسے سورت کے آخر تک پڑھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ میرے بندہ کو ملے گا' اور میرے بندہ نے جو مانگا ہے وہ اُسے ملے گا''۔

**2768** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا السَّائِبِ، مَوْلَى بَنِي زُهْرَةَ يُحَدِّثُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ، هِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَامٍّ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّي أَكُونُ أَحْيَانًا وَرَاءَ الْإِمَامِ قَالَ: فَغَمَزَ ذِرَاعِي ثُمَّ قَالَ: اقْرَأْ بِهَا يَا فَارِسِيُّ فِي نَفْسِكَ

فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ، فَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي، وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَؤُوا، يَقُومُ الْعَبْدُ فَيَقُولُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، يَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: حَمِدَنِي عَبْدِي، وَيَقُولُ الْعَبْدُ: الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، يَقُولُ اللّٰهُ: أَثْنَى عَلَيَّ عَبْدِي، وَيَقُولُ الْعَبْدُ: مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ، يَقُولُ اللّٰهُ: مَجَّدَنِي عَبْدِي قَالَ: وَهَذِهِ الْآيَةُ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ، يَقُولُ الْعَبْدُ: إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ، فَهَؤُلَاءِ لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ

* * ابوسائب بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو اُنہوں نے یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص نماز پڑھے اور اُس میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت نہ کرے تو وہ نماز نامکمل ہوتی ہے' وہ نامکمل ہوتی ہے' پوری نہیں ہوتی''۔

ابوسائب بیان کرتے ہیں: میں نے اُن سے کہا: اے حضرت ابوہریرہ! بعض اوقات میں امام کے پیچھے بھی ہوتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے ٹھوکا دیتے ہوئے کہا: اے فارسی! تم اسے اپنے دل میں پڑھ لو کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے نماز (یعنی سورۂ فاتحہ) کو اپنے اور اپنے بندہ کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کرلیا ہے' اس کا نصف حصہ میرے لیے ہے اور اس کا نصف حصہ میرے بندہ کے لیے ہے اور میرے بندہ کو وہ ملے گا جو وہ مانگتا

ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ تلاوت کرلو! بندہ کھڑا ہو کر پڑھتا ہے: الحمدللہ رب العالمین! تو اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندہ نے میری حمد بیان کی' بندہ پڑھتا ہے: الرحمٰن الرحیم! تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندہ نے میری تعریف کی' بندہ پڑھتا ہے: مالک یوم الدین! تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندہ نے میری بزرگی بیان کی! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ آیت میرے اور میرے بندہ کے درمیان ہے اور میرے بندہ نے جو مانگا ہے وہ اُسے ملے گا' بندہ پڑھتا ہے: ایاک نعبد وایاک نستعین! اسے سورت کے آخر تک پڑھتا ہے' تو یہ سب کچھ میرے بندہ کو ملے گا' اور میرا بندہ جو مانگتا ہے وہ اُسے ملتا ہے''۔

**2769 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ كَانَ يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِيمَا يَجْهَرُ فِيهِ الْإِمَامُ وَفِيمَا لَا يَجْهَرُ

✱✱ محمد بن راشد' مکحول کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ سورۂ فاتحہ کی تلاوت کیا کرتے تھے' اُن نمازوں میں بھی' جن میں امام بلند آواز میں قرأت کرتا ہے اور اُن نمازوں میں بھی' جن میں امام بلند آواز میں تلاوت نہیں کرتا ہے۔

**2770 - آثارِ صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي دَرْعُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي اُمَيَّةَ الْاَزْدِيِّ قَالَ: قَالَ لِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ: اقْرَاْ بِاُمِّ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ صَلَاةٍ - اَوْ قَالَ: فِي كُلِّ رَكْعَةٍ - قَالَ: قُلْتُ: اَتَقْرَاُ بِهَا يَا اَبَا الْوَلِيدِ مَعَ الْإِمَامِ؟ قَالَ: لَا اَدَعُهَا إِمَامًا وَلَا مَاْمُومًا

✱✱ ابوامیہ ازدی بیان کرتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: تم ہر نماز میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت کیا کرو۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت کیا کرو۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اے ابوولید! کیا آپ اس سورت کو امام کے پیچھے بھی پڑھتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں اس سورت کو کبھی ترک نہیں کرتا خواہ امام ہوں یا مقتدی ہوں۔

**2771 - آثارِ صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ حَيْوَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ اِلَى جَنْبِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، فَسَمِعْتُهُ يَقْرَاُ خَلْفَ الْإِمَامِ، فَلَمَّا قَضَيْنَا صَلَاتَنَا قُلْنَا: يَا اَبَا الْوَلِيدِ، اَتَقْرَاُ مَعَ الْإِمَامِ؟ قَالَ: وَيْحَكَ اِنَّهُ لَا صَلَاةَ اِلَّا بِهَا

✱✱ رجاء بن حیوہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز ادا کی' تو میں نے اُنہیں امام کے پیچھے تلاوت کرتے ہوئے سنا' جب ہم نے اپنی نماز مکمل کی تو ہم نے کہا: اے ابوولید! کیا آپ امام کے پیچھے تلاوت کر رہے تھے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

**2772 - آثارِ صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْهُذَيْلِ اَنَّ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، كَانَ يَقْرَاُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

✱✱ عبداللہ بن ہذیل بیان کرتے ہیں: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ ظہر اور عصر کی نماز میں بھی' امام کے پیچھے تلاوت کرتے

تھے۔

**2773** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا بُدَّ أَنْ يَقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَلْفَ الْإِمَامِ جَهَرَ، أَوْ لَمْ يَجْهَرْ

✻✻ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: امام کے پیچھے بھی سورۂ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے' خواہ امام بلند آواز میں تلاوت کرے یا بلند آواز میں تلاوت نہ کرے۔

**2774** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

✻✻ مجاہد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو ظہر اور عصر کی نماز میں امام کے پیچھے تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔

**2775** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ مَعَ الْإِمَامِ، فَسَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ: لَا تَقْرَأْ إِلَّا أَنْ يَتَّهِمَ الْإِمَامُ وَسَأَلْتُ مُجَاهِدًا فَقَالَ: قَدْ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقْرَأُ

✻✻ حصین بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کو ظہر اور عصر کی نماز میں امام کے پیچھے تلاوت کرتے ہوئے سنا۔ میں نے ابراہیم نخعی سے اس بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: تم تلاوت نہ کرو' البتہ اگر امام کو وہم لاحق ہو جائے (تو اُسے لقمہ دینے کے لیے تلاوت کر سکتے ہو)۔ میں نے مجاہد سے اس بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو بھی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔

**2776** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ جَوَّابٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَرِيكٍ، أَنَّهُ قَالَ لِعُمَرَ: أَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: وَإِنْ قَرَأْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَإِنْ قَرَأْتُ

✻✻ جواب' یزید بن شریک کے بارے میں نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا میں امام کے پیچھے تلاوت کروں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: اے امیر المؤمنین! اگرچہ آپ قرأت کر رہے ہوں' اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اگرچہ میں تلاوت کر چکا ہوں۔

**2777** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ أَبِي يَزِيدَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، وَيَزِيدَ التَّيْمِيِّ، قَالَا: أَمَرَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ نَقْرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ

✻✻ حارث بن سوید اور یزید تیمی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم امام کے پیچھے تلاوت کریں۔

**2778** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الصَّلْتِ الرَّبَعِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: إِذَا لَمْ

يُسْمِعُكَ الْإِمَامُ فَاقْرَأْ

✻✻ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: جب امام بلند آواز میں تلاوت نہ کر رہا ہو تو تم تلاوت کرلو۔

**2779** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا لَمْ تَفْهَمْ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ فَاقْرَأْ إِنْ شِئْتَ أَوْ سَبِّحْ

✻✻ عطاء فرماتے ہیں: جب تمہیں امام کی تلاوت سنائی نہ دے رہی ہو تو اگر تم چاہو تو تلاوت کرلو اور اگر چاہو تو تسبیح پڑھ لو۔

**2780** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ، أَنَّ عُثْمَانَ قَالَ: لِلْمُنْصِتِ الَّذِي لَا يَسْمَعُ مِنَ الْحَظِّ مِثْلُ مَا لِلْمُسْتَمِعِ الْمُنْصِتِ

✻✻ مالک بن ابوعامر بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ شخص جسے آواز نہیں آرہی اور پھر بھی وہ خاموش رہتا ہے اُسے اُتنا ہی ثواب ملتا ہے جو سن رہا ہوتا ہے اور خاموش رہتا ہے۔

**2781** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: وَذَكَرَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مُصْعَبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: مِنَ الْأَجْرِ

✻✻ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: اُتنا ہی اجر ملتا ہے۔

**2782** - حدیثِ نبوی: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِلْمُنْصِتِ الَّذِي لَا يَسْمَعُ كَأَجْرِ الْمُنْصِتِ الَّذِي يَسْمَعُ

✻✻ عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص نہیں سنتا اور خاموش رہتا ہے اُسے اُس شخص کی مانند اجر ملتا ہے جو سنتا ہے اور خاموش رہتا ہے''۔

**2783** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: يَقْرَأُ الْإِمَامُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَسُورَةٍ أُخْرَى فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ

✻✻ زہری فرماتے ہیں: امام ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعات میں سورۂ فاتحہ اور اُس کے ساتھ ایک اور سورت کی تلاوت کرے گا۔

**2784** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِذَا جَهَرَ الْإِمَامُ فَلَا تَقْرَأْ شَيْئًا

✻✻ زہری فرماتے ہیں: جب امام بلند آواز میں تلاوت کرے تو تم کوئی بھی چیز نہ پڑھو۔

**2785** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ

✻✻ معمر نے قتادہ کے بارے میں اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

**2786** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: أَمَّا أَنَا فَأَقْرَأُ مَعَ الْإِمَامِ فِي الظُّهْرِ

وَالْعَصْرِ بِاُمِّ الْقُرْآنِ وَسُورَةٍ قَصِيرَةٍ، ثُمَّ اُهَلِّلُ وَاُسَبِّحُ قُلْتُ: اُسْمِعُ مَنْ اِلٰى جَنْبِىْ قِرَاءَتِى؟ قَالَ: مَعَ الْاِمَامِ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: لَا

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں ظہر اور عصر کی نماز میں امام کی اقتداء میں سورۂ فاتحہ اور ایک مختصر سورت پڑھتا ہے' پھر میں لا الٰہ الا اللہ اور سبحان پڑھتا رہتا ہوں۔ میں نے دریافت کیا: کیا میں اپنے پہلو میں موجود شخص تک اپنی تلاوت کی آواز سناؤں گا؟ اُنہوں نے دریافت کیا: کیا امام کے پیچھے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! (یعنی امام کے پیچھے اتنی بلند آواز میں تلاوت نہیں ہوگی)۔

**2787** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ الْمُثَنّٰى بْنِ الصَّبَّاحِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: مَنْ صَلّٰى مَكْتُوبَةً اَوْ سُبْحَةً فَلْيَقْرَاْ بِاُمِّ الْقُرْآنِ وَقُرْآنٍ مَعَهَا، فَاِنِ انْتَهٰى اِلٰى اُمِّ الْقُرْآنِ اَجْزَاَتْ عَنْهُ، وَمَنْ كَانَ مَعَ الْاِمَامِ فَلْيَقْرَاْ قَبْلَهُ اَوْ اِذَا سَكَتَ، فَمَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَمْ يَقْرَاْ فِيهَا فَهِيَ خِدَاجٌ ثَلَاثًا

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''جو شخص فرض یا نفل نماز ادا کرے اُسے سورۂ فاتحہ کی اور اُس کے ساتھ قرآن مجید (کی کسی سورت یا آیت) کی تلاوت کرنی چاہیے' اگر کوئی شخص صرف سورۂ فاتحہ پڑھتا ہے' تو یہ اُس کی طرف سے جائز ہوگا' اور جو شخص امام کی اقتداء میں ہو وہ امام سے پہلے تلاوت کرلے یا اُس وقت تلاوت کرے جب امام خاموش ہوتا ہے اور جو شخص نماز ادا کرتا ہے اور اُس میں اس (سورت یعنی سورۂ فاتحہ) کو نہیں پڑھتا تو وہ نماز نامکمل ہوتی ہے'' یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

**2788** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا كَانَ الْاِمَامُ يَجْهَرُ فَلْيُبَادِرْ بِاُمِّ الْقُرْآنِ، اَوْ لِيَقْرَاْ بَعْدَمَا يَسْكُتُ، فَاِذَا قَرَاَ فَلْيُنْصِتُوا كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: جب امام بلند آواز میں قرأت کر رہا ہو' تو آدمی کو چاہیے کہ جلدی سورۂ فاتحہ پڑھ لے' یا امام کے خاموش ہونے کے بعد اسے پڑھے' جب امام تلاوت کرے تو لوگوں کو خاموش رہنا چاہیے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

**2789** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَا: اَخْبَرَنَا ابْنُ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، اَنَّهُ قَالَ: لَا بُدَّ اَنْ تَقْرَاَ بِاُمِّ الْقُرْآنِ مَعَ الْاِمَامِ، وَلٰكِنْ مَنْ مَضٰى كَانُوا اِذَا كَبَّرَ الْاِمَامُ سَكَتَ سَاعَةً لَا يَقْرَاُ قَدْرَ مَا يَقْرَؤُوْنَ اُمَّ الْقُرْآنِ

✵✵ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: یہ بات ضروری ہے' تم امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرو' لیکن پہلے زمانہ میں یہ ہوتا تھا' جب امام تکبیر کہتا تھا' تو وہ کچھ دیر خاموش رہتا تھا اور تلاوت نہیں کرتا تھا' وہ اتنی دیر خاموش رہتا تھا جتنی دیر میں لوگ سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرلیں۔

**2790** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: اقْرَاْ بِاُمِّ الْقُرْآنِ جَهَرَ الْاِمَامُ اَوْ

لَمْ يَجْهَرْ، فَإِذَا جَهَرَ فَفَرَغَ مِنْ أُمِّ الْقُرْآنِ فَاقْرَأْ بِهَا أَنْتَ

✲✲ حسن بصری فرماتے ہیں: تم سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرو خواہ امام بلند آواز میں قرأت کرے یا پست آواز میں کرے جب بلند آواز میں قرأت کرے اور سورۂ فاتحہ پڑھ کر فارغ ہو جائے تو پھر تم اسے پڑھ لو۔

**2791** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) (الفاتحة: 7) قَرَأْتُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ أَوْ بَعْدَمَا يَفْرُغُ مِنَ السُّورَةِ الَّتِي بَعْدَهَا

✲✲ عروہ بن زبیر فرماتے ہیں: جب امام غیر المغضوب علیهم ولا الضالین پڑھ لے تو تم سورۂ فاتحہ پڑھ لو یا جب وہ سورۂ کے بعد والی سورت کی تلاوت کر کے فارغ ہو (اُس وقت تم سورۂ فاتحہ پڑھ لو)۔

**2792** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَانَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ يَؤُمُّ النَّاسَ، فَكَانَ يَسْكُتُ سَكْتَتَيْنِ إِذَا كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ، وَإِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ أُمِّ الْقُرْآنِ فَعَابَ عَلَيْهِ النَّاسُ، فَكَتَبَ إِلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فِي ذَلِكَ أَنَّ النَّاسَ عَابُوا عَلَيَّ، فَنَسِيتُ وَحَفِظُوا، أَوْ حَفِظْتُ وَنَسُوا، فَكَتَبَ إِلَيْهِ أُبَيٌّ: بَلْ حَفِظْتَ وَنَسُوا، فَكَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ: إِذَا فَرَغَ الْإِمَامُ مِنْ قِرَاءَةِ أُمِّ الْقُرْآنِ فَاقْرَأْ بِهَا أَنْتَ

✲✲ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ لوگوں کی امامت کرتے تھے وہ دو مرتبہ خاموشی اختیار کرتے تھے ایک اُس وقت جب وہ نماز کے لیے تکبیر کہتے تھے اور ایک اُس وقت جب سورۂ فاتحہ کی تلاوت کر کے فارغ ہوتے تھے۔ لوگوں نے اس حوالہ سے اُن پر تنقید کی تو اُنہوں نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں خط لکھا کہ لوگ اس حوالہ سے مجھ پر تنقید کر رہے ہیں تو کیا میں بھول گیا ہوں اور لوگوں کو صحیح بات یاد ہے یا مجھے یاد ہے اور لوگ بھول گئے ہیں؟ تو حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے انہیں جواب میں لکھا: تمہیں صحیح بات یاد ہے اور لوگ بھول گئے ہیں۔

حسن بصری یہ فرماتے تھے: جب امام سورۂ فاتحہ کی تلاوت کر کے فارغ ہو تو تم اُس وقت اُس کی تلاوت کر لو۔

**2793** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْمُثَنَّى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) (الفاتحة: 7) قَرَأْتُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ أَوْ بَعْدَمَا يَفْرُغُ

✲✲ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب امام غیر المغضوب علیهم ولا الضالین پڑھ لے تو تم سورۂ فاتحہ کی تلاوت کر لو یا پھر اُس کے (تلاوت سے) فارغ ہونے کے بعد اس کی تلاوت کرو''۔

**2794** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، أَوْ غَيْرِهِ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: لَا بُدَّ مِنْ أُمِّ الْقُرْآنِ، وَلَكِنْ مَنْ مَضَى كَانُوا إِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ سَكَتَ سَاعَةً لَا يَقْرَأُ قَدْرَ مَا يَقْرَؤُونَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ

❋❋ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: سورۂ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے' پہلے لوگوں کا یہ معمول تھا' جب امام تکبیر کہہ دیتا تھا' تو کچھ دیر خاموش رہتا تھا اور تلاوت نہیں کرتا تھا' وہ اتنی دیر تک خاموش رہتا ہے جتنی دیر میں لوگ سورۂ فاتحہ پڑھ لیں۔

**2795** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اُكَيْمَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةً جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بَعْدَمَا سَلَّمَ، فَقَالَ لَهُمْ: هَلْ قَرَاَ مِنكُمْ مَعِي اَحَدٌ آنِفًا؟ قَالُوْا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: اِنِّي اَقُوْلُ مَالِي اُنَازَعُ الْقُرْآنَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَجْهَرُ بِهِ مِنَ الْقِرَاءَةِ حِيْنَ سَمِعُوا ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❋❋ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز ادا کی جس میں آپ نے بلند آواز میں قرأت کی' سلام پھیرنے کے بعد آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور اُن سے دریافت کیا: کیا تم میں سے کسی نے ابھی میرے پیچھے قرأت کی تھی؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی سوچ رہا تھا' کیا وجہ ہے' قرآن میں مجھ سے مقابلہ کیا جا رہا ہے؟ تو لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اُن نمازوں میں تلاوت کرنے سے رُک گئے جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز میں تلاوت کرتے تھے' جب اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی۔

**2796** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اُكَيْمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ اِلَى قَوْلِهِ: مَالِي اُنَازَعُ الْقُرْآنَ

❋❋ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: ''کیا وجہ ہے' قرآن میں میرے ساتھ مقابلہ کیا جاتا ہے''۔

**2797** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ اللَّيْثِيِّ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ اَوِ الْعَصْرَ، فَجَعَلَ رَجُلٌ يَقْرَاُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَجُلٌ يَنْهَاهُ، فَلَمَّا صَلَّى قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كُنْتُ اَقْرَاُ وَكَانَ هٰذَا يَنْهَانِي، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ لَهُ اِمَامٌ فَاِنَّ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ

❋❋ حضرت عبداللہ بن شداد بن الہاد لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر یا شاید ظہر کی نماز پڑھائی' تو ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تلاوت کرنا شروع کر دی' دوسرے شخص نے اُسے منع کیا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی تو اُس شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں تلاوت کر رہا تھا اور یہ شخص مجھے منع کر رہا تھا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کا امام موجود ہو تو امام کی تلاوت ہی اُس شخص کی تلاوت ہوتی ہے۔

**2798** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِاَصْحَابِهِ الظُّهْرَ قَالَ: فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: هَلْ قَرَاَ اَحَدٌ مِنكُمْ سَبِّحِ

اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى؟ قَالَ رَجُلٌ: اَنَا قَرَاْتُهَا، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ قُلْتُ: مَالِي اُنَازَعُهَا

✻✻ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو ظہر کی نماز پڑھائی۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب آپ فارغ ہوئے تو آپ نے دریافت کیا: کیا تم میں سے کسی نے سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کی ہے؟ ایک صاحب نے عرض کی: میں نے اس کی تلاوت کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی سوچ رہا تھا' کیا وجہ ہے' میرے ساتھ مقابلہ کیا جا رہا ہے۔

**2799** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَبِي اَوْفٰى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِاَصْحَابِهِ الظُّهْرَ، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ: اَيُّكُمْ قَرَاَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى؟ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: اَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: قَدْ عَرَفْتُ اَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا

✻✻ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو ظہر کی نماز پڑھائی' جب آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے دریافت کیا: تم میں سے کس نے ابھی سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کی ہے؟ حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اندازہ ہو گیا تھا' تم میں سے کوئی ایک میرے لیے رکاوٹ پیدا کر رہا ہے۔

**2800** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ اَبِي عَائِشَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ اَبِي بَشِيرٍ قَالَ: قَرَاَ رَجُلٌ بِـ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: قَدْ ذَكَرَ اَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا

✻✻ ولید بن ابوبشیر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کی' اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا ذکر کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ تم میں سے کوئی ایک شخص اس حوالہ سے میرے لیے اُلجھن پیدا کر رہا ہے۔

**2801** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ: مَنْ قَرَاَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَقَدْ اَخْطَاَ الْفِطْرَةَ

✻✻ عبداللہ بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص امام کے پیچھے تلاوت کرتا ہے وہ فطرت (یعنی سنت) سے ہٹ جاتا ہے۔

**2802** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: مَنْ قَرَاَ مَعَ الْاِمَامِ فَلَا صَلَاةَ لَهُ

✻✻ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص امام کے پیچھے تلاوت کرتا ہے اُس کی نماز نہیں ہوتی۔

**2803** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ: يَا اَبَا عَبْدِ

الرَّحْمٰنِ، اَقْرَاُ خَلْفَ الْاِمَامِ؟ قَالَ: اَنْصِتْ لِلْقُرآنِ فَاِنَّ فِی الصَّلَاۃِ شُغْلًا، وَسَیَکْفِیکَ ذٰلِکَ الْاِمَامُ

✵✵ ابووائل بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: اے ابوعبدالرحمٰن! کیا میں امام کے پیچھے تلاوت کروں؟ اُنہوں نے فرمایا: تم قرآن کے لیے خاموش رہو کیونکہ نماز میں ایک مشغولیت ہوتی ہے' امام تمہارے لیے کفایت کر جائے گا۔

**2804** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُیَیْنَۃَ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ الشَّیْبَانِیِّ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: عَهِدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اَنْ لَا تَقْرَؤُوا مَعَ الْاِمَامِ، قَالَ ابْنُ عُیَیْنَۃَ: فَاَخْبَرَنَا اَصْحَابُنَا، عَنْ زُبَیْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی لَیْلٰی، عَنْ عَلِیٍّ قَالَ: لَیْسَ مِنَ الْفِطْرَۃِ الْقِرَاءَ ۃُ مَعَ الْاِمَامِ

✵✵ ابواسحاق شیبانی ایک شخص کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ عہد لیا تھا (یا تاکید کی تھی)' تم لوگ امام کے پیچھے تلاوت نہیں کرو گے۔

ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: امام کے ہمراہ تلاوت کرنا' فطرت کا حصہ نہیں ہے۔

**2805** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنِ ابْنِ اَبِی لَیْلٰی، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی لَیْلٰی، اَخِی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی لَیْلٰی، اَنَّ عَلِیًّا کَانَ یَنْهٰی عَنِ الْقِرَاءَ ۃِ خَلْفَ الْاِمَامِ

✵✵ عبداللہ بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے تلاوت کرنے سے منع کرتے تھے۔

**2806** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَیْسٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ: قَالَ عَلِیٌّ: مَنْ قَرَاَ مَعَ الْاِمَامِ فَلَیْسَ عَلَی الْفِطْرَۃِ قَالَ: وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: مُلِءَ فُوهُ تُرَابًا قَالَ: وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: وَدِدْتُ اَنَّ الَّذِی یَقْرَاُ خَلْفَ الْاِمَامِ فِیْ فِیْهِ حَجَرٌ

✵✵ محمد بن عجلان بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص امام کے ساتھ قرأت کرتا ہے' وہ فطرت پر نہیں ہوتا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایسے شخص کا منہ مٹی سے بھر جائے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میری یہ خواہش ہے' جو شخص امام کے پیچھے تلاوت کرتا ہے' اُس کے منہ میں پتھر ہوں۔

**2807** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ: وَدِدْتُ اَنَّ الَّذِی یَقْرَاُ خَلْفَ الْاِمَامِ مُلِءَ فَاهُ تُرَابًا

✵✵ اسود فرماتے ہیں: میری یہ خواہش ہے' جو شخص امام کے پیچھے تلاوت کرتا ہے' اُس کا منہ مٹی سے بھر جائے۔

**2808** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ، اَنَّ عَلْقَمَۃَ بْنَ قَیْسٍ قَالَ: وَدِدْتُ اَنَّ الَّذِی یَقْرَاُ خَلْفَ الْاِمَامِ مُلِءَ فُوهُ - قَالَ: اَحْسَبُهُ قَالَ: تُرَابًا اَوْ رَضْفًا

✵✵ علقمہ بن قیس بیان کرتے ہیں: میری یہ خواہش ہے جو شخص امام کے پیچھے تلاوت کرتا ہے اُس کا منہ بھر جائے۔ (راوی کو شک ہے یہاں شاید لفظ "مٹی" استعمال ہوا ہے یا "انگارے" استعمال ہوا ہے)

**2809** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ رَجُلٌ، عَنِ الْاَسْوَدِ، اَنَّهٗ قَالَ: وَدِدْتُ اَنَّ الَّذِي يَقْرَاُ خَلْفَ الْاِمَامِ اِذَا جَهَرَ عَضَّ عَلٰى جَمْرٍ

✵✵ اسود فرماتے ہیں: میری یہ خواہش ہے جو شخص امام کے پیچھے تلاوت کرتا ہے اُس وقت جب امام بلند آواز میں تلاوت کر رہا ہو تو ایسا شخص انگارہ چبائے۔

**2810** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ اَشْيَاخُنَا اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: مَنْ قَرَاَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَلَا صَلَاةَ لَهٗ

قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، كَانُوْا يَنْهَوْنَ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ

✵✵ عبدالرحمٰن بن زید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے امام کے پیچھے تلاوت کرنے سے منع کیا ہے۔

بعض مشائخ نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
"جو شخص امام کے پیچھے تلاوت کرتا ہے اُس کی نماز نہیں ہوتی"۔

موسیٰ بن عقبہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم امام کے پیچھے تلاوت کرنے سے منع کرتے تھے۔

**2811** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: يَكْفِيكَ قِرَاءَةُ الْاِمَامِ فِيمَا يَجْهَرُ فِي الصَّلَاةِ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَحَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ: يُنْصِتُ لِلْاِمَامِ فِيمَا يَجْهَرُ بِهٖ فِي الصَّلَاةِ وَلَا يَقْرَاُ مَعَهٗ

✵✵ سالم بن عبداللہ فرماتے ہیں: جن نمازوں میں بلند آواز میں تلاوت کی جاتی ہے اُن میں امام کی قرأت تمہارے لیے کافی ہوگی۔

سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے تھے: جن نمازوں میں امام بلند آواز میں تلاوت کرتا ہے اُن میں امام کے لیے خاموشی اختیار کی جائے گی اور اُس کے ساتھ تلاوت نہیں کی جائے گی۔

**2812** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ اَقْرَاُ مَعَ

الْاِمَامِ؟ فَقَالَ: اِنَّكَ لَضَخْمُ الْبَطْنِ، قِرَاءَةُ الْاِمَامِ

✵✵ انس بن سیرین بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: کیا میں امام کے ساتھ تلاوت کروں؟ اُنہوں نے فرمایا: تمہارا پیٹ بہت بڑا ہے! امام کی قرأت (کافی ہوتی ہے)۔

**2813** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ: كَانَ اَصْحَابُ عَبْدِ اللّٰهِ لَا يَقْرَؤُوْنَ خَلْفَ الْاِمَامِ

✵✵ ابواسحاق فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد امام کے پیچھے تلاوت نہیں کرتے تھے۔

**2814** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ يَنْهٰى عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ

✵✵ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما امام کے پیچھے تلاوت کرنے سے منع کرتے تھے۔

**2815** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، وَابْنِ عُمَرَ كَانَا لَا يَقْرَآنِ خَلْفَ الْاِمَامِ

✵✵ ابن ذکوان بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم امام کے پیچھے تلاوت نہیں کرتے تھے۔

**2816** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يُجْزِي قِرَاءَةُ الْاِمَامِ عَمَّنْ وَرَاءَهُ قُلْتُ: عَمَّنْ تَاْثُرُهُ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ، وَلٰكِنَّ الْفَضَائِلَ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ تَاْخُذُوا بِهَا، اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ تَقْرَؤُوا مَعَهُ

✵✵ ابن جریج 'عطاء کا یہ قول نقل کرتے ہیں: امام کی قرأت اُس شخص کے لیے کافی ہوتی ہے جو اُس کے پیچھے کھڑا ہو۔ میں نے دریافت کیا: آپ نے کس سے اسے نقل کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں نے یہ روایت سنی ہے لیکن فضائل کے بارے میں میرے نزدیک یہ بات پسندیدہ ہے' تم انہیں اختیار کرلو اور میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ بات یہ ہے' تم امام کے ساتھ تلاوت کیا کرو۔

**2817** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: مَا كَانُوْا يَقْرَؤُوْنَ خَلْفَ الْاِمَامِ حَتّٰى كَانَ ابْنُ زِيَادٍ، فَقِيْلَ لَهُمْ: اِذَا لَمْ يَجْهَرْ لَمْ يَقْرَاْ فِي نَفْسِهِ، فَقَرَاَ النَّاسُ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلے لوگ امام کے پیچھے تلاوت نہیں کرتے تھے' یہاں تک کہ ابن زیاد کا زمانہ آ گیا' اُن لوگوں سے کہا گیا کہ اگر امام بلند آواز میں تلاوت نہیں کرتا' تو ہوسکتا ہے' وہ پست آواز میں بھی نہ کرے' تو لوگوں نے تلاوت کرنا شروع کردی۔

**2818** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُجْزِي عَمَّنْ وَرَاءَ الْاِمَامِ قِرَاءَتُهُ فِيْمَا يَرْفَعُ بِهِ الصَّوْتَ وَفِيْمَا يُخَافِتُ؟ قَالَ: نَعَمْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا امام کے پیچھے موجود شخص کے لیے تلاوت کرنا جائز ہو گا؟ اُن نمازوں میں جن میں امام بلند آواز میں تلاوت کرتا ہے؟ یا پست آواز میں تلاوت کرتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

**2819** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ قَالَ: سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ: اَتَقْرَاُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ شَيْئًا؟ فَقَالَ: لَا

✵✵ عبیداللہ بن مقسم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: کیا آپ ظہر اور عصر کی نماز میں امام کے پیچھے کوئی تلاوت کرتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

**2820** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَانَ سَمُرَةُ يَؤُمُّ النَّاسَ، يَسْكُتُ سَكْتَتَيْنِ اِذَا كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ، وَاِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ، عَابَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ النَّاسُ فَكَتَبَ اِلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فِي ذٰلِكَ اَنَّ النَّاسَ عَابُوا عَلَيَّ، فَلَعَلِّي نَسِيتُ وَحَفِظُوا، اَوْ حَفِظْتُ وَنَسُوا، فَكَتَبَ اِلَيْهِ اُبَيٌّ: بَلْ حَفِظْتَ وَنَسُوا، فَكَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ: اِذَا فَرَغَ الْإِمَامُ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ: فَاقْرَاْهَا اَنْتَ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ لوگوں کی امامت کرتے تھے وہ دو مرتبہ خاموشی اختیار کرتے تھے ایک جب وہ نماز کے لیے تکبیر کہتے تھے اور ایک جب وہ قرآن کی تلاوت کر کے فارغ ہوتے تھے۔ لوگوں نے اس حوالے سے اُن پر تنقید کی تو اُنہوں نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں خط لکھا کہ لوگ مجھ پر تنقید کر رہے ہیں تو شاید میں بھول گیا ہوں اور لوگوں کو یہ بات یاد ہے یا شاید مجھے یاد ہے اور لوگ بھول گئے ہیں؟ (آپ اس بارے میں ہماری رہنمائی کریں)۔ تو حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے اُنہیں خط میں لکھا: بلکہ تمہیں صحیح بات یاد ہے اور لوگ بھول گئے ہیں۔

حسن بصری فرماتے تھے: جب امام قرآن کی تلاوت کر کے فارغ ہو تو تم اُسے (یعنی سورۂ فاتحہ) کو پڑھ لو۔

## بَابُ تَلْقِينَةِ الْإِمَامِ

## باب: امام کو لقمہ دینا

**2821** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: لَا يَفْتَحُ عَلَى الْإِمَامِ قَوْمٌ وَهُوَ يَقْرَاُ فَاِنَّهُ كَلَامٌ

✵✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب امام تلاوت کر رہا ہو تو لوگ اُسے لقمہ نہیں دیں گے کیونکہ یہ کلام کرنے کے مترادف ہے۔

**2822** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَفْتَحَنَّ عَلٰى اِمَامٍ وَّاَنْتَ فِي الصَّلَاةِ

✵✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب تم نماز ادا کر رہے ہو تو امام کو لقمہ ہرگز نہ دو۔

**2823** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اِذَا تَعَايَا الْاِمَامُ فَلَا تَرُدُّدْ عَلَيْهِ فَاِنَّهُ كَلَامٌ

✱✱ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب امام بھول جائے' تو تم اُس کو جواب (لقمہ) نہ دو' کیونکہ یہ کلام ہے۔

**2824** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ اَنْ يَّفْتَحُوا عَلَى الْاِمَامِ

قَالَ: وَقَالَ الْمُغِيرَةُ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ: اِذَا تَرَدَّدْتَ فِي الْاٰيَةِ فَجَاوِزْهَا اِلٰى غَيْرِهَا

✱✱ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: لوگ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ امام کو لقمہ دیں۔

ابراہیم نخعی یہ بھی فرماتے ہیں: جب تمہیں کسی آیت کے بارے میں تردّد ہو جائے' تو تم اُسے چھوڑ کر دوسری آیت تک چلے جاؤ۔

**2825** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبِيدَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ: اَتَيْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا رَجُلٌ يُصَلِّي خَلْفَ الْمَقَامِ طَيِّبُ الرِّيحِ، حَسَنُ الثِّيَابِ، وَهُوَ يَفْتَرِءُ، وَرَجُلٌ اِلٰى جَنْبِهٖ يَفْتَحُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: عُثْمَانُ

✱✱ عبیدہ بن ربیعہ بیان کرتے ہیں: میں مسجد میں آیا' وہاں مقامِ ابراہیم کے پاس ایک شخص نماز ادا کر رہا تھا' جس کی خوشبو بہت عمدہ تھی' کپڑے بھی بہت عمدہ تھے' وہ تلاوت کرتے ہوئے اٹک رہا تھا' تو اُس کے پہلو میں موجود شخص اُسے لقمہ دے رہا تھا۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون صاحب ہیں؟ تو لوگوں نے جواب دیا: یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں۔

**2826** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ قَالَ: كُنْتُ اُلَقِّنُ ابْنَ عُمَرَ فِي الصَّلَاةِ فَلَا يَقُوْلُ شَيْئًا

✱✱ نافع بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو نماز کے دوران لقمہ دیتا تھا' تو وہ کچھ نہیں کہتے تھے۔

**2827** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، صَلَّى الْمَغْرِبَ فَلَمَّا قَرَاَ: (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) (الفاتحة: 7) جَعَلَ يَقْرَاُ: (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1) مِرَارًا وَرَدَّدَهَا فَقُلْتُ: اِذَا زُلْزِلَتِ فَقَرَاَهَا، فَلَمَّا فَرَغَ لَمْ يَعِبْ ذٰلِكَ عَلَيَّ

✱✱ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مغرب کی نماز ادا کر رہے تھے' جب انہوں نے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھ لیا' تو بار بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے لگے اور اُسے دُہرانے لگے تو میں نے کہا: اذا زلزلت! تو انہوں نے اس سورت کو پڑھا' جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو انہوں نے اس حوالے سے مجھ پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔

**2828** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ يَرُدُّ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ

الزَّمَانِ، وَقَدْ وَكَّلَ بِذَلِكَ رِجَالًا إِذَا أَخْطَأَ لَقَّنُوهُ، وَأَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِالْمَدِينَةِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُولُ: لَا تُلَقِّنْهُ حَتَّى يَسْكُتَ، فَإِذَا سَكَتَ فَلَقِّنْهُ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: مروان بن حکم کو اکثر مشابہ لگ جاتا تھا' تو اُس نے اس بارے میں کچھ لوگ مقرر کیے ہوئے تھے کہ جب وہ غلطی کرے' تو وہ لوگ اُسے تلقین کریں۔ اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مدینہ منورہ میں موجود تھے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: جب تک امام خاموش نہیں ہوتا' اُس وقت تک تم اُسے لقمہ نہ دو' اگر وہ خاموش ہو جائے تو پھر اُسے لقمہ دے دو۔

**2829** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: لَقِّنْ أَخَاكَ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: تم اپنے بھائی کو لقمہ دے دو۔

**2830** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءً: هَلْ بِتَلْقِينَةِ الْإِمَامِ بَأْسٌ؟ قَالَ: لَا، وَهَلْ هُوَ إِلَّا قُرْآنٌ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے سوال کیا: کیا امام کو لقمہ دینے میں کوئی حرج ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! وہ (یعنی لقمہ کے کلمات) قرآن ہی ہے۔

**2831** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ: إِذَا اسْتَطْعَمَكُمْ فَأَطْعِمُوهُ يَقُولُ: إِذَا تَعَايَا فَرُدُّوا عَلَيْهِ

٭٭ ابوعبدالرحمٰن سلمی فرماتے ہیں: جب تم سے کھانا مانگا جائے تو تم کھانا کھلاؤ۔ وہ یہ فرماتے ہیں: جب (امام) اٹک جائے تو تم اُسے جواب دو (یعنی اُسے لقمہ دو)۔

## بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

## باب: رکوع اور سجدہ میں قرأت کرنا

**2832** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ،

2832-صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب النهي عن قراء ة القرآن في الركوع والسجود، حديث:769، مستخرج ابي عوانة، باب في الصلاة بين الاذان والاقامة في صلاة، المغرب وغيره، بيان اللباس المنهي للرجال عن لبسه، حديث:1163، صحيح ابن حبان، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ذكر الزجر عن قراء ة القرآن في الركوع والسجود، حديث:1917، الجامع للترمذي، ابواب اللباس، باب ما جاء في كراهية خاتم الذهب، حديث:1704، السنن الصغرى، كتاب التطبيق، النهي عن القراء ة في الركوع، حديث:1034، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب صلاة التطوع والامامة وابواب متفرقة، في القراء ة في الركوع والسجود من كرهها، حديث:7941، السنن الكبرى للنسائي، التطبيق، النهي عن القراء ة في الركوع، حديث:619

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ، وَعَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ، وَعَنْ لِبَاسِ الْقَسِّيِّ، وَعَنْ لِبَاسِ الْمُعَصْفَرِ قُلْتُ لَهُ: اَيُّ شَيْءٍ الْقَسِّيُّ؟ قَالَ: الْحَرِيرُ

✶✶ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع اور سجدہ میں قرأت کرنے' سونے کی انگوٹھی پہننے' قسی پہننے اور معصفر پہننے سے منع کیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: قسی کیا چیز ہوتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: ریشم۔

**2833** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَاَ وَاَنَا رَاكِعٌ

✶✶ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس بات سے منع کیا ہے' میں رکوع کی حالت میں تلاوت کروں۔

**2834** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ: نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَلَا اَقُولُ نَهَاكُمْ عَنِ الْقِرَاءَةِ - وَاَنَا رَاكِعٌ

✶✶ امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے منع کیا ہے' میں یہ نہیں کہتا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں منع کیا ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے) رکوع کی حالت میں تلاوت کرنے سے منع کیا ہے۔

**2835** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَا تَقْرَاْ وَاَنْتَ رَاكِعٌ وَلَا اَنْتَ سَاجِدٌ

✶✶ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم رکوع کی حالت میں ہو' تو تم تلاوت نہ کرو اور جب سجدہ کی حالت میں ہو' تو اُس وقت بھی تلاوت نہ کرو۔

**2836** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ، اِنِّي اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِي، وَاَكْرَهُ لَكَ مَا اَكْرَهُ لِنَفْسِي، لَا تَلْبَسِ الْقَسِّيَّ، وَلَا الْمُعَصْفَرَ، وَلَا تَرْكَبْ عَلَى الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ، فَاِنَّهَا مَرَاكِبُ الشَّيْطَانِ، وَلَا تَقْرَاْ وَاَنْتَ سَاجِدٌ، وَلَا تَعْقِصْ شَعْرَكَ وَاَنْتَ تُصَلِّي فَاِنَّهُ كِفْلُ الشَّيْطَانِ، وَلَا تَقْرَاْ وَاَنْتَ رَاكِعٌ، وَلَا تَقْرَاْ وَاَنْتَ سَاجِدٌ، وَلَا تَفْتَحْ عَلٰى اِمَامِ قَوْمٍ، وَلَا تَعْبَثْ بِالْحَصَى فِي الصَّلَاةِ

✶✶ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"اے علی! میں تمہارے لیے بھی وہی چیز پسند کرتا ہوں' جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں اور تمہارے لیے بھی وہی چیز ناپسند کرتا ہوں' جو اپنے لیے ناپسند کرتا ہوں' تم قسی نہ پہنو' معصفر نہ پہنو' سرخ میثرہ پر نہ بیٹھو' کیونکہ یہ شیطان کے بیٹھنے کی

جگہ ہے اور تم سجدہ کی حالت میں تلاوت نہ کرو اور تم اپنے بالوں کی چوٹی نہ بناؤ' جبکہ تم نماز ادا کر رہے ہو' کیونکہ یہ شیطان کا حصہ ہے اور تم رکوع کی حالت میں تلاوت نہ کرو اور تم سجدہ کی حالت میں تلاوت نہ کرو اور تم لوگوں کے امام کو لقمہ نہ دو اور تم نماز کے دوران کنکریوں کو نہ چھیڑو''۔

**2837** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِىُّ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَكْرَهُ الْقِرَاءَةَ اِذَا كَانَ الرَّجُلُ رَاكِعًا اَوْ سَاجِدًا

✽✽ عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اُس وقت قراءت کو مکروہ سمجھتے تھے' جب آدمی رکوع یا سجدہ کی حالت میں ہو۔

**2838** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَا تَقْرَاْ فِى الرُّكُوعِ وَلَا فِى السُّجُوْدِ، اِنَّمَا جُعِلَ الرُّكُوعُ وَالسُّجُوْدُ لِلتَّسْبِيحِ

✽✽ مجاہد فرماتے ہیں: رکوع یا سجدہ کی حالت میں تلاوت نہ کرو' کیونکہ رکوع اور سجدہ کو تسبیح کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔

**2839** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ فَرَاَى النَّاسَ صُفُوفًا خَلْفَ اَبِىْ بَكْرٍ، فَقَالَ: اِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرَى لَهُ، وَاِنِّىْ نُهِيتُ اَنْ اَقْرَاَ فِى الرُّكُوعِ وَالسُّجُوْدِ، فَاَمَّا الرُّكُوعُ فَيُعَظَّمُ فِيهِ الرَّبُّ، وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوا فِيهِ فِى الدُّعَاءِ، فَقَمِنٌ اَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ يَقُوْلُ: فَحَرِیٌّ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ ہٹایا' تو لوگوں کو دیکھا کہ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں بنا کر کھڑے ہوئے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: نبوت کے مبشرات میں سے اب صرف سچے خواب باقی رہ گئے ہیں' جنہیں کوئی مسلمان دیکھتا ہے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جو اُسے دکھائے جاتے ہیں' اور مجھے اس بات سے منع کیا گیا ہے' میں رکوع یا سجدہ کے عالم میں تلاوت کروں' جہاں تک رکوع کا تعلق ہے' تو اُس میں پروردگار کی عظمت کا اعتراف کیا جائے گا' جہاں تک سجدہ کا تعلق ہے' تو تم اُس میں اہتمام کے ساتھ دعا مانگو وہ اس لائق ہوگی کہ اُسے تمہارے لیے قبول کر لیا جائے (راوی کو شک ہے' شاید ایک لفظ مختلف ہے)۔

**2840** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ رَفَعْتُ رَاْسِىْ فِى السُّجُوْدِ فِى الْمَكْتُوبَةِ، فَنَهَضْتُ اَقْرَاُ قَبْلَ اَنْ اَسْتَوِىَ قَائِمًا؟ قَالَ: مَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَاَ حَتّٰى تَنْتَصِبَ قَائِمًا

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر میں فرض نماز میں سجدہ سے اپنا سر اُٹھاتا ہوں اور اُٹھتے ہوئے سیدھا کھڑا ہونے سے پہلے تلاوت کر سکتا ہوں؟ اُنہوں نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے' میں بالکل سیدھا کھڑا ہونے سے پہلے تلاوت کروں۔

**2841** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ، وَهُوَ يَقْرَأُ رَاكِعًا وَسَاجِدًا فِي التَّطَوُّعِ، قَالَ عَطَاءٌ: وَلَا أَكْرَهُ أَنْ تَقْرَأَ رَاكِعًا وَسَاجِدًا فِي التَّطَوُّعِ، فَأَمَّا الْمَكْتُوبَةُ فَإِنِّي أَكْرَهُهُ، وَلَكِنْ أُسَبِّحُ وَأُهَلِّلُ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے عبید بن عمیر کو نفل نماز میں رکوع اور سجدہ کی حالت میں تلاوت کرتے ہوئے سنا' تو عطاء نے کہا: میں اس بات کو مکروہ قرار نہیں دیتا کہ آپ نفل نماز میں رکوع یا سجدہ کی حالت میں تلاوت کریں' لیکن جہاں تک فرض نماز کا تعلق ہے' تو اُس میں' میں اسے مکروہ قرار دیتا ہوں' اُس میں' میں تسبیح پڑھوں گا' اور لا الٰہ الا اللہ پڑھوں گا۔

## بَابُ قِرَاءَةِ السُّوَرِ فِي الرَّكْعَةِ

## باب: ایک رکعت میں مختلف سورتوں کی تلاوت کرنا

**2842** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ سَعِيدٍ، وَكَانَ أَبُوهُ غُلَامًا لِحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، فَأَخْبَرَهُ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، أَنَّهُ مَرَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً وَهُوَ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فِي الْمَدِينَةِ قَالَ: فَقُمْتُ أُصَلِّي وَرَاءَهُ يُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ، فَاسْتَفْتَحَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ، فَقُلْتُ: إِذَا جَاءَ مِائَةَ آيَةٍ رَكَعَ، فَجَاءَهَا فَلَمْ يَرْكَعْ، فَقُلْتُ: إِذَا جَاءَ مِائَتَيْ آيَةٍ رَكَعَ، فَجَاءَهَا فَلَمْ يَرْكَعْ، فَإِذَا خَتَمَهَا رَكَعَ، فَخَتَمَ فَلَمْ يَرْكَعْ، فَلَمَّا خَتَمَ قَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وِتْرًا ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ، فَقُلْتُ: إِنْ خَتَمَهَا رَكَعَ، فَخَتَمَهَا وَلَمْ يَرْكَعْ، وَقَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ افْتَتَحَ سُورَةَ الْمَائِدَةِ، فَقُلْتُ: إِذَا خَتَمَ رَكَعَ، فَخَتَمَهَا فَرَكَعَ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَيُرَجِّعُ شَفَتَيْهِ فَأَعْلَمُ أَنَّهُ يَقُولُ غَيْرَ ذٰلِكَ، ثُمَّ سَجَدَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى، وَيُرَجِّعُ شَفَتَيْهِ فَأَعْلَمُ أَنَّهُ يَقُولُ غَيْرَ ذٰلِكَ، فَلَا أَفْهَمُ غَيْرَهُ، ثُمَّ افْتَتَحَ سُورَةَ الْأَنْعَامِ، فَتَرَكْتُهُ وَذَهَبْتُ

✵✵ حضرت حذیفہ بن یمان ﷛ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ رات کے وقت نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرے' نبی اکرم ﷺ اُس وقت مدینہ منورہ میں مسجد میں نماز ادا کر رہے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے پیچھے آ کر کھڑا ہو گیا' مجھے اندازہ ہوا کہ شاید آپ کو پتا نہیں چل سکا' نبی اکرم ﷺ نے سورۂ بقرہ پڑھنا شروع کی' تو میں نے سوچا کہ جب آپ ایک سو آیات پڑھ لیں گے' تو رکوع میں چلے جائیں گے' لیکن نبی اکرم ﷺ اُس مقام پر پہنچ کر رکوع میں نہیں گئے' میں نے سوچا کہ جب آپ دو سو آیات پڑھ لیں گے' تب رکوع میں چلے جائیں گے' نبی اکرم ﷺ اُس مقام پر بھی پہنچ گئے' لیکن رکوع میں نہیں گئے' جب آپ نے اس سورت کو مکمل پڑھ لیا تو آپ رکوع میں گئے' جب آپ نے اسے ختم کیا تو آپ فوراً رکوع میں نہیں چلے گئے' بلکہ آپ نے اس کو ختم کرنے کے بعد یہ پڑھا:

''اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے' اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے'' آپ نے اسے طاق تعداد میں پڑھا۔

پھر آپ نے سورۂ آل عمران پڑھنا شروع کی' میں نے سوچا کہ آپ اسے ختم کر کے رکوع میں چلے جائیں گے' آپ نے اسے ختم کرلیا لیکن رکوع میں نہیں گئے' آپ نے تین مرتبہ اللّٰھم لك الحمد پڑھا' پھر آپ نے سورۂ مائدہ پڑھنا شروع کر دی' میں نے سوچا کہ جب آپ اسے ختم کریں گے تو رکوع میں چلے جائیں گے' نبی اکرم ﷺ نے اسے ختم کیا اور رکوع میں چلے گئے' تو میں نے آپ کو سبحانك ربی العظیم پڑھتے ہوئے سنا' آپ اپنے ہونٹوں کو یوں حرکت دے رہے تھے جس سے مجھے اندازہ ہوا کہ آپ شاید اس کے علاوہ کچھ اور کلمات بھی پڑھ رہے ہیں' پھر آپ سجدہ میں گئے تو میں نے آپ کو سبحان ربی الاعلٰی پڑھتے ہوئے دیکھا' تو آپ اپنے ہونٹوں کو یوں حرکت دے رہے تھے جس سے مجھے لگا کہ شاید آپ اس کے علاوہ کوئی اور کلمات پڑھ رہے ہیں' لیکن مجھے اس کے علاوہ کسی دوسرے کلمہ کی سمجھ نہیں آئی' پھر نبی اکرم ﷺ نے سورۂ انعام پڑھنی شروع کی تو میں نے آپ کو ترک کیا اور چلا گیا۔

**2843** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ بَعْضُ، اَهْلِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ بَاتَ مَعَهُ، فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَضٰى حَاجَتَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْقِرْبَةَ فَاسْتَكَبَ مَاءً، فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَتَوَضَّاَ، فَقَرَاَ بِالسَّبْعِ الطِّوَالِ فِیْ رَكْعَةٍ وَّاحِدَةٍ

✱✱ عبدالکریم نے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ کے اہلِ خانہ میں سے ایک شخص نے مجھے یہ بات بتائی کہ ایک مرتبہ وہ رات کے وقت نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ٹھہر گئے' نبی اکرم ﷺ رات کے وقت کھڑے ہوئے' آپ نے قضائے حاجت کی' پھر آپ مشکیزہ کے پاس تشریف لائے' آپ نے اُس میں سے پانی انڈیل کر دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے' پھر آپ نے کُلّی کی اور وضو کیا' پھر آپ نے ایک ہی رکعت میں سات طویل سورتیں تلاوت کیں۔

**2844** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، اَنَّ عُثْمَانَ، قَرَاَ بِسُورَتَيْنِ فِیْ رَكْعَةٍ

✱✱ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک رکعت میں دو سورتیں تلاوت کر لیتے تھے۔

**2845** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، اَنَّ عُثْمَانَ، قَرَاَ بِالسَّبْعِ الطِّوَالِ فِیْ رَكْعَةٍ

✱✱ سائب بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک رکعت میں سات طویل سورتیں پڑھتے تھے۔

**2846** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقْرَاُ فِیْ رَكْعَةٍ الثَّلَاثَ سُوَرٍ فِیْ بَعْضِ ذٰلِكَ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے' وہ ایک رکعت میں ان میں سے کوئی تین سورتیں پڑھ لیتے تھے۔

**2847** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقْرَاُ بِالسُّورَتَيْنِ

وَالثَّلاثِ فِيْ رَكْعَةٍ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک رکعت میں دو یا تین سورتیں پڑھ لیتے تھے۔

**2848** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَجَاءَ بْنَ حَيْوَةَ، يَسْاَلُ نَافِعًا: هَلْ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَجْمَعُ بَيْنَ سُورَتَيْنِ فِيْ رَكْعَةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَسُوَرٍ

✵✵ داؤد بن قیس بیان کرتے ہیں: میں نے رجاء بن حیوہ کو نافع سے سوال کرتے ہوئے سنا کہ کیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھ لیتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! وہ زیادہ سورتیں بھی پڑھ لیتے تھے۔

**2849** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقْرَاُ بِالسُّوَرِ فِيْ رَكْعَةٍ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک رکعت میں متعدد سورتیں پڑھ لیتے تھے۔

**2850** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَاَبِيْ حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقْرَاُ الْقُرْآنَ فِيْ جَوْفِ الْكَعْبَةِ فِيْ رَكْعَةٍ، وَقَرَاَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرَى قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

✵✵ سفیان ثوری اور امام ابوحنیفہ' حماد کے حوالے سے سعید بن جبیر کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُنہیں خانہ کعبہ کے اندر ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھتے ہوئے سنا ہے اور اُنہوں نے دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص کی تلاوت کی تھی۔

**2851** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: كَانَ اَبِيْ يَجْمَعُ بَيْنَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى، وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشَى فِيْ رَكْعَةٍ، وَبَيْنَ وَالضُّحَى، وَاَلَمْ نَشْرَحْ فِيْ رَكْعَةٍ فِي الْمَكْتُوبَةِ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میرے والد سورۂ الاعلیٰ' سورۂ اللیل ایک رکعت میں اکٹھا پڑھ لیتے تھے اور سورۂ والضحیٰ اور سورۂ الم نشرح کو ایک رکعت میں پڑھ لیتے تھے' ایسا فرض نماز میں ہوتا تھا۔

**2852** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ اَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بِجَمْعِ السُّوَرِ فِي الرَّكْعَةِ بَاْسًا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَكَانَ طَاوُسٌ يَجْمَعُ ثَلَاثَ سُوَرٍ فِيْ رَكْعَةٍ

✵✵ ابن جریج' عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں: وہ ایک رکعت میں متعدد سورتیں ایک ساتھ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس ایک رکعت میں تین سورتیں اکٹھی پڑھ لیتے تھے۔

**2853** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زَادَوَيْهِ اَنَّ طَاوُسًا كَانَ يَقْرَاُ بِـ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مَعَ اُمِّ الْقُرْآنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ

✵✵ یزید بن زادویہ بیان کرتے ہیں: طاؤس ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ہمراہ سورۂ اخلاص کی تلاوت کرتے تھے۔

**2854** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَقْرَاُ بِعَشْرِ سُوَرٍ فِيْ رَكْعَةٍ

✸✸ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک رکعت میں دس سورتیں پڑھ لیا کرتے تھے۔

**2855** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ نَافِعِ بْنِ لَبِيبَةَ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ - أَوْ قَالَ غَيْرِي - إِنِّي قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ قَالَ: أَفَعَلْتُمُوهَا؟ إِنَّ اللَّهَ لَوْ شَاءَ أَنْزَلَهُ جُمْلَةً وَاحِدَةً، فَأَعْطُوا كُلَّ سُورَةٍ حَظَّهَا مِنَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

✸✸ نافع بن لبیبہ کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یا شاید کسی اور نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: میں ایک رکعت میں مفصل سورت کی تلاوت کرتا ہوں' اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تم ایسا کرتے ہو! اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو اُسے ایک ہی مرتبہ نازل کر دیتا' تم ہر ایک سورت کو رکوع اور سجدہ میں سے اُس کا حصہ دیا کرو۔

## بَابُ كَيْفَ الرُّكُوعُ وَالسُّجُودُ؟

## باب: رکوع اور سجدہ کیسے کیا جائے؟

**2856** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُجْزِءُ صَلَاةٌ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

✸✸ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایسی نماز درست نہیں ہوتی' جس میں آدمی رکوع اور سجدہ کے دوران اپنی پشت کو سیدھا نہ رکھے''۔

**2857** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَرَأَيْتَ أُنَاسًا يَصُفُّونَ أَيْدِيَهُمْ أَسْفَلَ مِنْ رُكَبِهِمْ إِذَا رَكَعُوا؟ فَقَالَ: هَذِهِ مُحْدَثَةٌ، لَا، إِلَّا فَوْقَ الرُّكْبَتَيْنِ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایسے لوگوں کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جو رکوع میں جاتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں سے نیچے رکھتے ہیں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ نیا طریقہ ہے' ایسا نہیں ہوگا' ہاتھ صرف گھٹنوں کے اوپر رکھے جائیں گے۔

**2858** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قَالَ إِنْسَانٌ لِعَطَاءٍ: إِنِّي أَرَى أُنَاسًا إِذَا رَكَعُوا خَفَضُوا رُءُوسَهُمْ حَتَّى كَانُوا يَجْعَلُونَ أَذْقَانَهُمْ بَيْنَ أَرْجُلِهِمْ، فَقَالَ: لَا، هَذِهِ بِدْعَةٌ لَمْ يَكُنْ مَنْ مَضَى يَصْنَعُونَ ذَلِكَ قَالَ: فَكَيْفَ؟ قَالَ: وَسَطٌ مِنَ الرُّكُوعِ كَرُكُوعِ النَّاسِ الْآنَ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے دریافت کیا: میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا ہے' جب وہ رکوع میں جاتے ہیں' تو اپنے سر جھکا لیتے ہیں یہاں تک کہ اُن کے ٹھوڑی اُن کی ٹانگوں کے درمیان ہوتی ہیں۔ تو عطاء نے جواب دیا: جی نہیں! یہ بدعت ہے' پہلے لوگ ایسے نہیں کیا کرتے تھے۔ راوی نے دریافت کیا: پھر کیسے کیا جائے؟ اُنہوں نے جواب دیا: درمیانے

درجہ کا رکوع کیا جائے گا' جس طرح آج کل لوگ کرتے ہیں۔

**2859** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ: اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلَاةِ فَرَكَعْتَ فَضَعْ يَدَيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ، وَافْرِجْ بَيْنَ اَصَابِعِكَ، ثُمَّ ارْفَعْ رَاْسَكَ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عُضْوٍ اِلٰى مِفْصَلِهِ، وَاِذَا سَجَدْتَ فَاَمْكِنْ جَبِيْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ وَلَا تَنْقُرْ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا: جب تم نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہو' تو جب تم رکوع میں جاؤ' تو اپنے دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھو اور اپنی انگلیوں کو کشادہ رکھو' پھر تم اپنے سر کو اُٹھاؤ یہاں تک کہ ہر ایک عضو اپنی جگہ پر واپس آ جائے' پھر جب تم سجدہ میں جاؤ' تو اپنی پیشانی زمین پر جما کر رکھو' تم ٹھونگا نہ مارو۔

**2860** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ اَبِيْ بَزَّةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لِرَجُلٍ: اِذَا رَكَعْتَ فَضَعْ يَدَيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ، وَفَرِّجْ بَيْنَ اَصَابِعِكَ

✱✱ قاسم بن ابوبزہ ایک شخص کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نقل کرتے ہیں: آپ نے ایک شخص سے فرمایا: جب تم رکوع میں جاؤ' تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھو اور اپنی انگلیوں کو کشادہ رکھو۔

**2861** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ قَالَ: قُلْتُ: اَكَانَ مُجَاهِدٌ يَقُوْلُ: اِذَا وَضَعَ يَدَيْهِ فَقَدْ اَتَمَّ؟ فَاَشَارَ بِرَاْسِهِ اَنْ نَعَمْ

✱✱ ابن ابونجیح بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا مجاہد یہ کہتے ہیں: جب آدمی اپنے ہاتھ رکھ دے گا' تو مکمل کر دے گا؟ تو اُنہوں نے اپنے سر کے ذریعہ اشارہ کر کے کہا کہ جی ہاں!

**2862** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحٍ، مَوْلَى التَّوْاَمَةِ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: لَا صَلَاةَ اِلَّا بِرُكُوْعٍ

✱✱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رکوع کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

**2863** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ قَالَ: رَاَيْتُ شَيْخًا كَبِيْرًا عَلَيْهِ بُرْنُسٌ، قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: يَعْنِي الْاَسْوَدَ بْنَ يَزِيْدَ اِذَا رَكَعَ ضَمَّ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ قَالَ: فَاَتَيْنَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيَّ فَاَخْبَرْنَاهُ، فَقَالَ: نَعَمْ، اُولٰئِكَ اَصْحَابُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، وَلٰكِنَّ عُمَرَ قَدْ سَنَّ لَكُمُ الرُّكَبَ فَخُذُوْا بِالرُّكَبِ

✱✱ ابوحصین بیان کرتے ہیں: میں نے ایک بوڑھے شیخ کو دیکھا جس نے ٹوپی والا کوٹ پہنا ہوا تھا۔ ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: اس سے مراد اسود بن یزید ہیں' وہ صاحب جب رکوع میں گئے تو اُنہوں نے دونوں ہاتھ ملا کر گھٹنوں کے درمیان رکھ لیے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم ابوعبدالرحمٰن سلمی کے پاس آئے اور اُنہیں اس بارے میں بتایا تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں (وہ ایسا کرتے ہیں) لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمہارے لیے گھٹنوں کے طریقے کو مسنون قرار دیا ہے' تو تم گھٹنے پکڑا کرو۔

**2864** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِیْ يَعْفُورٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: صَلَّيْتُ اِلٰی جَنْبِ اَبِیْ فَطَبَّقْتُ، فَقَالَ: فَنَهَانِیْ اَبِیْ وَقَالَ: قَدْ كُنَّا نَفْعَلُهُ فَنُهِينَا عَنْهُ

❊❊ مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کے پہلو میں نماز ادا کرتے ہوئے تطبیق کی (یعنی دونوں ہاتھ ملا کر گھٹنوں کے درمیان رکھ لیے) تو میرے والد نے مجھے اس سے منع کیا اور بولے: پہلے ہم ایسا کیا کرتے تھے' پھر ہمیں اس سے منع کر دیا گیا۔

**2865** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُطَبِّقُ، اِذَا رَكَعَ جَعَلَ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ، وَيَفْرِشُ ذِرَاعَيْهِ وَفَخِذَيْهِ فَقُلْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ: فَمَا مَنَعَكَ مِنْ ذٰلِكَ؟ قَالَ: وَكَانَ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلٰی رُكْبَتَيْهِ

❊❊ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تطبیق کیا کرتے تھے' وہ جب رکوع میں جاتے تھے تو دونوں ہاتھ ملا کر گھٹنوں کے درمیان رکھ لیتے تھے' وہ اپنی کلائیاں اور زانو بچھایا کرتے تھے۔ میں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا: آپ ایسا کیوں نہیں کرتے؟ راوی بیان کرتے ہیں: وہ اپنے ہاتھ گھٹنوں کے اوپر رکھا کرتے تھے۔

**2866** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْاَسْوَدِ، قَالَا: صَلَّيْنَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ فَلَمَّا رَكَعَ طَبَّقَ كَفَّيْهِ، وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ، وَضَرَبَ اَيْدِيَنَا، فَفَعَلْنَا ذٰلِكَ، ثُمَّ لَقِيَنَا عُمَرُ بَعْدُ، فَصَلّٰی بِنَا فِیْ بَيْتِهِ، فَلَمَّا رَكَعَ طَبَّقْنَا كَفَّيْنَا كَمَا طَبَّقَ عَبْدُ اللّٰهِ، وَوَضَعَ عُمَرُ يَدَيْهِ عَلٰی رُكْبَتَيْهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: مَا هٰذَا؟ فَاَخْبَرْنَاهُ بِفِعْلِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: ذَاكَ شَیْءٌ كَانَ يُفْعَلُ ثُمَّ تُرِكَ

❊❊ علقمہ اور اسود بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی' جب وہ رکوع میں گئے تو اُنہوں نے اپنی ہتھیلیوں کو ملایا اور اُنہیں دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھ لیا اور اُنہوں نے ہمارے ہاتھوں پر مارا' تو ہم نے بھی ایسا ہی کیا۔ بعد میں ہماری ملاقات حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی' اُنہوں نے اپنے گھر میں ہمیں نماز پڑھائی' جب وہ رکوع میں گئے تو ہم نے اپنی ہتھیلیوں کو اُسی طرح ملا لیا جس طرح حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ملایا تھا' لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے' جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو اُنہوں نے دریافت کیا: یہ کیا طریقہ ہے؟ ہم نے اُنہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے عمل کے بارے میں بتایا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ کام پہلے کیا جاتا تھا' پھر اسے ترک کر دیا گیا۔

**2867** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِیْ عَطَاءٌ: اَثْبِتْ يَدَيْكَ عَلٰی رُكْبَتَيْكَ، وَاَثْبِتْ صُلْبَكَ، وَهُوَ يُجْزِیْ عَلٰی تَمَامِ الرُّكُوعِ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: تم اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھو اور اپنی پشت کو ٹھیک رکھو' رکوع کی تکمیل میں یہی کافی ہوگا۔

**2868** - اقوالِ تابعین: عَنْ مَعْمَرٍ عن، الزُّهْرِيِّ قَالَ: قِرَّ فِی الرُّكُوعِ حَتّٰی يَقِرَّ كُلُّ شَیْءٍ مِنْكَ قَرَارَهُ

* * معمر اور زہری بیان کرتے ہیں: رکوع میں اس طرح ٹھہر جاؤ' یہاں تک کہ تمہارے جسم کا ہر حصہ اپنی جگہ پر ٹھہر جائے۔

**2869** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعَدَةَ، صَاحِبِ الْجُيُوشِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنِّىْ قَدْ بَدُنْتُ، فَمَنْ فَاتَهُ الرُّكُوعُ اَدْرَكَنِىْ فِىْ بُطْءِ قِيَامِىْ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: عثمان بن ابوسلیمان نے ابن مسعدہ' جو لشکروں والے شخص ہیں' اُن کا یہ بیان نقل کیا ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اب میرا وزن زیادہ ہو گیا ہے' تو جس شخص کا رکوع رہ گیا ہو' وہ مجھے اُس وقت پالے گا' جب میں اُٹھتے ہوئے تاخیر کروں گا''۔

## بَابُ التَّصْوِيبِ فِى الرُّكُوعِ وَاِقْنَاعِ الرَّاْسِ

## باب: رکوع میں سیدھا رہنا اور سر کو سیدھا رکھنا

**2870** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ اِنْسَانٌ لِعَطَاءٍ: كَانَ يُقَالُ: لَا يُصَوِّبِ الْاِنْسَانُ رَاْسَهُ فِى الرُّكُوعِ، وَلَا يُقْنِعُهُ؟ فَقَالَ: لَا، وَلِمَ يُصَوِّبُهُ؟ فَقَالَ لَهُ اِنْسَانٌ: مَا الْاِقْنَاعُ؟ قَالَ: رَفْعُهُ رَاْسَهُ فِى الرُّكُوعِ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے کہا کہ یہ بات کہی جاتی ہے' رکوع کے دوران آدمی نہ تو سر کو جھکا کے رکھے گا' اور نہ ہی اُٹھا کے رکھے گا؟ تو اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! وہ اُس کو جھکائے گا کیوں نہیں۔ اُس شخص نے کہا: اقناع سے مراد کیا ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: رکوع کے دوران سر کو اُٹھا کے رکھنا۔

**2871** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ يُكْرَهُ اَنْ يُقْنِعَ، اَوْ يُصَوِّبَ فِى الرُّكُوعِ

* * ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے' آدمی رکوع کے دوران سر اوپر کی طرف کر کے رکھے' یا نیچے کر کے رکھے۔

**2872** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِىْ فَرْوَةَ الْجُهَنِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكُوعُهُ وَسُجُوْدُهُ وَقِيَامُهُ بَعْدَ الرَّكْعَةِ مُتَقَارِبًا قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ وُضِعَ عَلٰى ظَهْرِهٖ قَدَحٌ مِنْ مَاءٍ مَا اسْتَرَاقَ مِنَ اسْتِوَائِهٖ حِيْنَ يَرْكَعُ

* * عبدالرحمن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع' آپ کا سجدہ' آپ کا رکوع کے بعد والا قیام ایک دوسرے کے قریب ہوتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت پر پانی کا پیالہ رکھ دیا جاتا' تو رکوع کے دوران

آپ کی پشت کے سیدھا ہونے کی وجہ سے اُس کا پانی نہیں چھلکتا تھا۔

**2873** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ بُدَيْلٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ لَمْ يُصَوِّبْ بِرَاْسِهِ وَلَمْ يُشْخِصْهُ، وَكَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا

✻✻ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع میں جاتے تھے تو آپ اپنا سر جھکا کے بھی نہیں رکھتے تھے اور اوپر کی طرف بھی نہیں کر کے رکھتے تھے' جب آپ رکوع سے سر کو اُٹھاتے تھے تو اُس وقت تک سجدہ میں نہیں جاتے تھے جب تک سیدھے کھڑے نہ ہو جاتے۔

# بَابُ الْقَوْلِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

## باب: رکوع اور سجدہ میں کیا پڑھا جائے؟

**2874** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ سَعِيدٍ، وَكَانَ اَبُوهُ غُلَامًا لِحُذَيْفَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ رَاكِعٌ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَيُرَجِّعُ شَفَتَاهُ، فَاَعْلَمُ اَنَّهُ يَقُولُ غَيْرَ ذٰلِكَ

✻✻ عبدالکریم نے سعید کا یہ بیان نقل کیا ہے' جس کا والد حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا غلام تھا' کہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رکوع کی حالت میں سبحان ربی العظیم پڑھتے ہوئے سنا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہونٹوں کو یوں حرکت دے رہے تھے' جس سے مجھے یہ اندازہ ہوا کہ آپ اس کے علاوہ کچھ اور بھی پڑھ رہے ہیں۔

**2875** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ قَالَ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ، وَاِذَا سَجَدَ قَالَ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى

✻✻ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع میں جاتے تھے تو سبحان ربی العظیم پڑھتے تھے اور جب سجدہ میں جاتے تھے تو سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتے تھے۔

**2876** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ، رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ، اَنْتَ رَبِّي وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَفِي السُّجُودِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى

✻✻ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع میں جاتے تھے یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میں نے رکوع کیا اور تجھ پر ایمان لایا' تو میرا پروردگار ہے' میں نے تجھ پر ہی توکل کیا''۔

جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں یہ پڑھتے تھے: ''سبحان ربی الاعلیٰ''۔

**2877** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُودِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ

قَالَ عَلِيٌّ: اِنَّ مِنْ اَحَبِّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَّقُوْلَ الْعَبْدُ: رَبِّى اِنِّى ظَلَمْتُ نَفْسِى فَاغْفِرْ لِى

✵✵ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ کلام یہ ہے بندہ یہ پڑھے: اے میرے پروردگار! میں نے اپنے اوپر ظلم کیا' تو میری مغفرت کردے!

**2878** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِى الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ فِىْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ، رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِى، يَتَاَوَّلُ الْقُرْآنَ، يَعْنِىْ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ

✵✵ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ میں بکثرت یہ کلمات پڑھا کرتے تھے:

''تو پاک ہے' اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لیے مخصوص ہے' اے اللہ! تو میری مغفرت کردے''۔

سیدہ عائشہ فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کے حکم پر عمل کرنے کے لیے یہ پڑھتے تھے۔ (راوی کہتے ہیں:) قرآن کے حکم سے مراد یہ آیت ہے:

''اذا جاء نصر اللّٰه والفتح'' (یعنی اس سورت میں آگے چل کر جو استغفار کرنے کا حکم ہے)۔

**2879** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ حِيْنَ نَزَلَتْ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ اَنْ يَّقُوْلَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِى اَنْتَ التَّوَّابُ

✵✵ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ الفتح نازل ہونے کے بعد بکثرت یہ پڑھنا شروع کردیا تھا:

''اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے' اے اللہ! تو میری مغفرت کردے! تو بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے''۔

**2880** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ رَافِعٍ، عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ اِذَا رَكَعَ قَالَ: سُبْحَانَ رَبِّىَ الْعَظِيْمِ - ثَلَاثًا فَزِيَادَةً - وَاِذَا سَجَدَ قَالَ: سُبْحَانَ رَبِّىَ الْاَعْلٰى وَبِحَمْدِهٖ - ثَلَاثًا فَزِيَادَةً - قَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ: وَكَانَ اَبِىْ يَذْكُرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُهٗ

✵✵ ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب رکوع میں جاتے تھے تو سبحان ربی العظیم تین مرتبہ بلکہ اس سے زیادہ پڑھا کرتے تھے اور جب سجدہ میں جاتے تھے تو سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ تین مرتبہ بلکہ اس سے زیادہ پڑھا کرتے تھے۔

ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں: میرے والد (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) یہ بات ذکر کرتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔

**2881** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عِمْرَانَ، اَنَّ عَائِشَةَ قَامَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ تَلْتَمِسُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ جَوْفِ اللَّيْلِ قَالَ: فَوَقَعَتْ يَدُهَا عَلٰى بَطْنِ قَدَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَاجِدٌ

وَهُوَ يَقُولُ: سُبْحَانَ رَبِّي ذِي الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ، أَعُوذُ بِاللّٰهِ، بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَأَعُوذُ بِمَغْفِرَتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ

✽✽ عمران بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا رات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنے کے لیے اُٹھیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہاتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں پر پڑا' آپ اُس وقت سجدہ کی حالت میں تھے اور یہ پڑھ رہے تھے:

''تو پاک ہے' اے میرے پروردگار! جو بادشاہ ہے' غلبہ والا ہے' کبریائی والا ہے اور عظمت والا ہے' اے اللہ! میں تیری ناراضگی کے مقابلہ میں تیری رضامندی کی' تیرے سزا دینے کے مقابلہ میں تیرے مغفرت کرنے کی اور تیرے مقابلہ میں تیری ذات کی پناہ مانگتا ہوں' میں تیری ثناء کا احاطہ نہیں کرسکتا' تو ویسا ہی ہے' جیسے تُو نے خود اپنی ثناء بیان کی ہے''۔

**2882** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

**2883** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ قَالَ: فَقَدَتْ عَائِشَةُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَذَهَبَتْ بِيَدِهَا فَوَقَعَتْ عَلٰى أَخْمَصِ قَدَمِهِ وَهُوَ سَاجِدٌ، وَهُوَ يَقُولُ: أَعُوذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَأَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، لَا أَبْلُغُ مِدْحَتَكَ، وَلَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ

✽✽ محمد بن ابراہیم بن تیمی بیان کرتے ہیں: ایک رات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غیر موجود پایا' اُنہوں نے اپنا ہاتھ بڑھایا' تو اُن کا ہاتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کے اگلے حصے پر پڑا' آپ اُس وقت سجدہ کی حالت میں تھے اور یہ پڑھ رہے تھے:

''اے اللہ! میں تیرے سزا دینے کے مقابلہ میں تیرے معاف کرنے کی' اور تیری ناراضگی کے مقابلہ میں' تیری رضامندی کی اور تیرے مقابلہ میں' تیری ذات کی پناہ مانگتا ہوں' میں تیری تعریف نہیں کرسکتا' میں تیری ثناء کا احاطہ نہیں کرسکتا' تُو ویسا ہی ہے' جیسے تُو نے خود اپنی ثناء بیان کی ہے''۔

**2884** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَفِي سُجُودِهِ: سُبُّوحًا قُدُّوسًا رَبَّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ

✽✽ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ میں یہ پڑھا کرتے تھے:

''انتہائی پاکی والا ہے' ہر طرح سے پاک ہے' وہ جو فرشتوں اور روح کا پروردگار ہے''۔

**2885** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

كَانَ يَقُوْلُ فِي رُكُوعِهِ، وَفِي سُجُوْدِهِ قَدْرَ خَمْسِ تَسْبِيحَاتٍ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ

✴✴ ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے رکوع اور سجدہ میں پانچ مرتبہ تسبیحات پڑھتے تھے: سبحان اللہ وبحمدہٖ۔

**2886** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: ارْكَعْ حَتّٰى تَسْتَمْكِنَ كَفَّيْكَ مِنْ رُكْبَتَيْكَ قَدْرَ ثَلَاثِ تَسْبِيحَاتٍ، ثُمَّ ارْفَعْ صُلْبَكَ حَتّٰى يَاْخُذَ كُلُّ عُضْوٍ مِنْكَ مَوْضِعَهُ

✴✴ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم رکوع میں جاؤ یہاں تک کہ تمہاری دونوں ہتھیلیاں تمہارے گھٹنوں پر جم جائیں اور اتنی دیر رکوع میں رہو جتنی دیر تین مرتبہ تسبیح پڑھی جاتی ہے پھر تم اپنی پشت کو اُٹھاؤ یہاں تک کہ تمہارا ہر عضو اپنی جگہ پر آ جائے۔

**2887** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: يُجْزِءُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُوْدِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثًا

✴✴ حسن بصری فرماتے ہیں: رکوع اور سجدہ میں تین مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہٖ پڑھ لینا کافی ہے۔

**2888** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كَانَ يَقُوْلُ اِذَا سَجَدَ يَقُوْلُ: سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَجَعَلَ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ

✴✴ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ جب سجدہ میں جاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''میرا چہرہ اُس ذات کے سامنے سجدہ کی حالت میں ہے، جس نے اسے پیدا کیا، جس نے اسے شکل وصورت عطا کی، جس نے اسے سماعت اور بصارت عطا کی''۔

**2889** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ قَالَ: سَمِعْتُ شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ، وَهُوَ سَاجِدٌ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي

✴✴ عاصم بن ابونجود بیان کرتے ہیں: میں نے شقیق بن سلمہ کو سجدہ کی حالت میں یہ پڑھتے ہوئے سنا:

''اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے''۔

**2890** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ وَهُوَ سَاجِدٌ يَقُوْلُ: رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ

✴✴ سعید بن ابوبردہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز ادا کی تو میں نے انہیں سجدہ کے عالم میں یہ پڑھتے ہوئے سنا:

''اے میرے پروردگار! تو اُس دن مجھے عذاب سے بچانا' جس دن تُو اپنے بندوں کو زندہ کرے گا''۔

**2891** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ، عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ، وَشَدَّادِ بْنِ الْاَزْمَعِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اخْتَلَفْنَا فَقَالَ اَبُو الْاَسْوَدِ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقُوْلُ فِیْ سُجُوْدِهٖ: سُبْحَانَكَ لَا رَبَّ غَيْرُكَ، وَقَالَ شَدَّادٌ: كَانَ يَقُوْلُ: سُبْحَانَكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

٭٭ علی بن اقرم بیان کرتے ہیں: ابواسود اور شداد بن ازمع کے درمیان حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں اختلاف ہو گیا۔ ابواسود کا یہ کہنا تھا' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سجدے میں یہ پڑھتے تھے:

''تو ہر عیب سے پاک ہے' تیرے علاوہ اور کوئی پروردگار نہیں ہے''۔

جبکہ شداد کا یہ کہنا تھا' وہ یہ پڑھتے تھے:

''تُو ہر عیب سے پاک ہے' تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

**2892** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اُمِّ الْحَسَنِ، اَنَّهَا سَمِعَتْ اُمَّ سَلَمَةَ تَقُوْلُ فِیْ سُجُوْدِهَا وَفِیْ صَلَاتِهَا: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاهْدِنَا السَّبِيْلَ الْاَقْوَمَ وَذَكَرَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَثِيْرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اُمِّ الْحَسَنِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ

٭٭ سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سجدے میں اور نماز کے دوران یہ پڑھا کرتی تھیں:

''اے اللہ! تُو مغفرت کر دے تُو رحم کر دے اور ہماری مضبوط راستے کی طرف راہنمائی فرما''

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں منقول ہے۔

**2893** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ: (رَبِّ بِمَا اَنْعَمْتَ عَلَیَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا) (القصص: 17) لِلْمُجْرِمِيْنَ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهٗ قَالَ لِیْ: مَا صَلَّيْتُ صَلَاةً قَطُّ اِلَّا رَجَوْتُ اَنْ يَكُوْنَ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا

٭٭ سعید بن ابوبردہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز ادا کی تو میں نے اُنہیں یہ پڑھتے ہوئے سنا:

''اے میرے پروردگار! تُو نے مجھ پر جو انعام کیا ہے' اُس کی وجہ سے میں مجرم لوگوں کا مددگار نہیں بنوں گا''۔

جب اُنہوں نے اپنی نماز مکمل کر لی' تو اُنہوں نے مجھ سے کہا: میں نے جب بھی نماز ادا کی' تو یہی اُمید رکھی کہ یہ نماز اس سے پہلے (کے گناہوں) کا کفارہ ہو گی۔

**2894** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِلْحَطَّابَةِ وَسَاَلُوْهُ فَقَالَ: ثَلَاثُ تَسْبِيْحَاتٍ رُكُوْعًا، وَثَلَاثُ تَسْبِيْحَاتٍ سُجُوْدًا لِلْحَطَّابَةِ يَعْنِیْ: قَوْمًا جَاءُوْهُ

✻✻ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''حطابہ'' سے فرمایا: اُن لوگوں نے آپ سے سوال کیا تھا' آپ نے فرمایا: رکوع میں تین تسبیحات ہوں گی اور سجدہ میں تین تسبیحات ہوں گی۔

راوی بیان کرتے ہیں: لفظ حطابہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔

**2895** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ شُعَيْبٍ عَمِّهِ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُ عَبْدَ اللّٰهِ يُصَلِّي فَرَكَعَ فَافْتَتَحْتُ سُورَةَ الْاَعْرَافِ فَفَرَغْتُ قَبْلَ اَنْ يَسْجُدَ

✻✻ علقمہ بیان کرتے ہیں: میں مسجد میں داخل تو میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ وہ رکوع میں چلے گئے' میں نے (نماز پڑھتے ہوئے) سورۂ اعراف کی تلاوت شروع کر دی' اور ان کے سجدے میں جانے سے پہلے میں نے یہ پوری سورت پڑھ لی۔ (یعنی انہوں نے خاصا طویل رکوع کیا)۔

**2896** اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: اِذَا وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَقَدْ اَتَمَّ، وَاِذَا اَمْكَنَ جَبْهَتَهُ مِنَ الْاَرْضِ فَقَدْ اَتَمَّ قَالَ سُفْيَانُ: وَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ شَيْئًا

✻✻ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: جب آدمی دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے گا تو وہ (رکوع کو) مکمل کر لے گا' اور جب وہ اپنی پیشانی زمین پر رکھے گا تو وہ (سجدے کو) مکمل کر لے گا۔ سفیان ثوری کہتے ہیں' اگر چہ وہ اور کچھ بھی نہیں کرتا۔

**2897** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُغِيثٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنَ بَجِيلَةَ وَكَانَ مَرْضِيًّا يُنْظَرُ اِلَيْهِ وَيُؤَدِّي اِلَى الْحَدِيثِ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: صَلَّى رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ، فَقَرَاَ فَاَحْسَنَ الْقِرَاءَةَ فِيهَا وَاَبَيْنَهَا وَاَجْمَلَهَا، لَا يَمُرُّ بِآيَةٍ فِيهَا ذِكْرُ الْجَنَّةِ اِلَّا سَاَلَ عَنْهَا، وَلَا بِآيَةٍ فِيهَا ذِكْرُ النَّارِ اِلَّا اسْتَعَاذَ عِنْدَهَا، حَتّٰى اِذَا خَتَمَهَا رَكَعَ وَقَالَ: سُبْحَانَ رَبِّ الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ حِينَ رَفَعَ رَاْسَهُ، ثُمَّ سَجَدَ فَمَكَثَ سَاعَةً يَقُولُ: مِثْلَ مَا مَكَثَ رَافِعًا رَاْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَقَامَ فَقَرَاَ آلَ عِمْرَانَ كَمِثْلِ ذٰلِكَ، ثُمَّ خَتَمَهَا فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعَ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ، وَرَفْعِ الرَّاْسِ مِنَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ يَقُولُ ذٰلِكَ فِي كُلِّ ذٰلِكَ كَمَا صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُولٰى، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ حِينَ اَصْبَحَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اَرَدْتُ اَنْ اُصَلِّيَ بِصَلَاةٍ فَلَمْ اَسْتَطِعْ قَالَ: اِنَّكُمْ لَا تَسْتَطِيعُونَ مَا اَسْتَطِيعُ اِنِّي اَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ

✻✻ ولید بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے ابوعبداللہ بن بجیلہ' جو ایک پسندیدہ شخصیت تھے' اور ان کی طرف دیکھا جاتا ہے اور حدیث میں ان کی طرف رجوع کیا جاتا تھا' انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرنا شروع کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ بقرہ پڑھنی شروع کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خوبصورت طریقے سے بنا سنوار کے پڑھا' جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی ایسی آیت پڑھتے جس میں جنت کا ذکر ہوتا' تو آپ

جنت کی دعا مانگتے اور جب کوئی ایسی آیت پڑھتے جس میں جہنم کا ذکر ہوتا' تو وہاں جہنم سے پناہ مانگتے' یہاں تک کہ آپ نے یہ سورت مکمل کی اور رکوع میں چلے گئے۔ آپ نے یہ پڑھا: ''ہر عیب سے پاک وہ جو بادشاہی' غلبے' کبریائی اور عظمت والا پروردگار ہے''۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے سر کو اٹھایا اور سر اٹھانے کے بعد اس کی مانند کلمات پڑھے' پھر آپ ﷺ سجدے میں چلے گئے اور سجدے میں اتنی دیر ٹھہرے رہے جتنی دیر رکوع میں سر اٹھانے کے بعد کھڑے ہوئے تھے' پھر آپ ﷺ نے سر اٹھایا اور کھڑے ہو کر اسی طرح (بنا سنوار کے) سورت آل عمران کی تلاوت کی اور اسے مکمل پڑھا۔ آپ ﷺ نے اس میں بھی اسی طرح کیا جس طرح پہلے رکوع وسجود میں کیا تھا' اور رکوع اور سجدے سے اُٹھتے ہوئے بھی اسی طرح کیا' جس طرح پہلی رکعت میں کیا تھا' اگلے دن صبح اس صحابی نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ میں آپ کی اقتداء میں وہ نماز (آخر تک) ادا کروں' لیکن میں ایسا نہیں کرسکا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس چیز کی میں استطاعت رکھتا ہوں' تم لوگ اس کی استطاعت نہیں رکھتے اور میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔

**2898** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: هَلْ بَلَغَكَ مِنْ قَوْلٍ يُقَالُ فِي الرُّكُوعِ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَكَيْفَ تَقُولُ أَنْتَ؟ قَالَ: إِذَا لَمْ أَعْجَلْ وَلَمْ يَكُنْ مَعِي شَيْءٌ يَشْغَلُنِي فَإِنِّي أَقُولُ قَوْلًا إِذَا بَلَغْتَهُ فَهُوَ ذَلِكَ، أَقُولُ: سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا ثَلَاثًا، سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ ثَلَاثًا، سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ، سَبَقَتْ رَحْمَةُ رَبِّي غَضَبَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، قُلْتُ: فَهَلْ بَلَغَكَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ شَيْئًا مِنْهُنَّ فِي الرُّكُوعِ؟ قَالَ: لَا قُلْتُ: فَمَا تَتَّبِعُ فِي ذَلِكَ؟ قَالَ: أَمَّا سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

فَأَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: افْتَقَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ ذَهَبَ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ، فَجَسَسْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَإِذَا هُوَ رَاكِعٌ وَسَاجِدٌ يَقُولُ: سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ قَالَتْ: قُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، إِنِّي لَفِي شَأْنٍ وَإِنَّكَ لَفِي آخَرَ قَالَ: أَمَّا (سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا) (الإسراء: 108) فَأَتَّبِعُ بِهَا الَّتِي فِي سُورَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ، وَأَمَّا سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ فَأُعَظِّمُ بِهِمَا اللَّهَ، وَأَمَّا سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ

فَبَلَغَنِي، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّهُ قَالَ: يَنْزِلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى شَطْرَ اللَّيْلِ الْآخِرِ فِي السَّمَاءِ فَيَقُولُ: مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ؟ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ؟ وَيَقُولُ الْمَلَكُ: سَبِّحُوا الْمَلِكَ الْقُدُّوسَ، حَتَّى إِذَا كَانَ الْفَجْرُ صَعِدَ الرَّبُّ، فَأَتَّبِعُ قَوْلَ الْمَلَكِ: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ، وَأَمَّا سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ سَبَقَتْ رَحْمَةُ رَبِّي غَضَبَهُ

فَبَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أُسْرِيَ بِهِ كَانَ كُلَّمَا مَرَّ قِسْمًا سَلَّمَتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى إِذَا جَاءَ السَّمَاءَ السَّادِسَةَ قَالَ لَهُ جِبْرِيلُ: هَذَا مَلَكٌ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَبَدَرَهُ الْمَلَكُ فَبَدَأَهُ بِالسَّلَامِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَدِدْتُ لَوْ اَنِّي سَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ، فَلَمَّا جَاءَ السَّمَاءَ السَّابِعَةَ قَالَ لَهُ جِبْرِيلُ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُصَلِّي، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَهُوَ يُصَلِّي؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: وَمَا صَلَاتُهُ؟ قَالَ: يَقُولُ: سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ، سَبَقَتْ رَحْمَتِي غَضَبِي، فَاتَّبِعْ ذٰلِكَ قَالَ: قُلْتُ: اُقَدِّمُ بَعْضَ ذٰلِكَ قَبْلَ بَعْضٍ قَالَ: اِنْ شِئْتَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطا سے دریافت کیا: کیا آپ تک رکوع میں پڑھے جانے والے کلمات کے بارے میں کوئی روایت پہنچی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ میں نے کہا: پھر آپ کیا پڑھتے ہیں؟ انہوں نے کہا: اگر مجھے کوئی جلدی نہ ہو اور میرے ساتھ کوئی ایسی چیز نہ ہو' جو مجھے مشغول کردے' تو پھر میں ایک مخصوص دعا پڑھتا ہوں' میں یوں پڑھتا ہوں:

''تو پاک ہے اور حمد تیرے لیے مخصوص ہے اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے''۔ یہ تین مرتبہ پڑھتا ہوں۔

''ہمارا پروردگار پاک ہے' اور ہمارے پروردگار کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا''۔ یہ تین مرتبہ پڑھتا ہوں۔

''سبحان اللہ العظیم ''تین مرتبہ اور''سبحان اللہ وبحمدہ' ''تین مرتبہ''سبحان الملک القدوس ''تین مرتبہ''سبوح قدوس رب الملئکۃ والروح سبقت رحمۃ ربی غضبہ''تین مرتبہ پڑھتا ہوں۔

میں نے دریافت کیا: کیا آپ تک یہ روایت پہنچی ہے؟ کہ نبی اکرم ﷺ ان کلمات میں سے کچھ رکوع میں پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ میں نے کہا: پھر اس بارے میں آپ ﷺ کس کی پیروی کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جہاں تک سبحانک وبحمدک لا الہ الا انت کا تعلق ہے' تو ابن ابوملیکہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان مجھے بتایا ہے: ایک رات میں نے نبی اکرم ﷺ کو غیر موجود پایا تو یہ گمان کیا کہ شاید آپ اپنی کسی دوسری زوجہ محترمہ کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔ میں نے (اندھیرے میں) آپ ﷺ کو تلاش کیا' تو آپ رکوع یا سجدے کے عالم میں تھے اور یہ پڑھ رہے تھے: سبحانک وبحمدک لا الہ الا انت

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' آپ کیا کر رہے ہیں؟ اور میں کیا سوچ رہی ہوں۔

عطاء فرماتے ہیں: جہاں تک ان کلمات کا تعلق ہے: سبحان ربنا ان کان وعد ربنا لمفعولا' تو میں اس بارے میں سورۂ بنی اسرائیل میں مذکور الفاظ کی پیروی کرتا ہوں۔

جہاں تک سبحان اللہ العظیم اور سبحان اللہ وبحمدہ کا تعلق ہے تو میں ان دو کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی عظمت کا اعتراف کرتا ہوں۔ اور جہاں تک سبحان الملک القدوس کا تعلق ہے تو عبید بن عمیر کے حوالے سے یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: پروردگار رات کے آخری نصف حصے میں آسمانِ دنیا پر نزول کرتا ہے اور فرماتا ہے: کون مجھ سے مانگتا ہے کہ میں اسے عطا کروں' کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اسے بخش دوں' تو ایک فرشتہ یہ کہتا ہے: تم لوگ الملک القدوس کی پاکی کا اعتراف کرو' یہاں تک کہ جب صبح صادق ہو جاتی ہے تو پروردگار اوپر چلا جاتا ہے تو میں فرشتے کے ان کلمات کی پیروی کرتا

ہوں: ''سبحان الملك القدوس''۔

جہاں تک سبوح قدوس سبقت رحمة ربی غضبهٔ کے کلمات کا تعلق تو مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کو معراج کروائی گئی تو آپ ﷺ جس بھی آسمان سے گزرتے تھے وہاں کے فرشتے آپ کو سلام کرتے تھے۔ جب نبی اکرم ﷺ چھٹے آسمان پر پہنچی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ سے گزارش کی: یہ فرشتہ ہے آپ اسے سلام کیجئے' لیکن اس فرشتے نے لپک کر نبی اکرم ﷺ کو پہلے سلام کر دیا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری یہ خواہش تھی کہ اس کے مجھے سلام کرنے سے پہلے میں اسے سلام کرتا' جب آپ ساتویں آسمان پر تشریف لائے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کی خدمت میں گزارش کی: بے شک اللہ تعالیٰ صلوٰۃ پڑھ رہا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا وہ بھی صلوٰۃ پڑھتا ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اس کی صلوٰۃ کیا ہوتی ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا: وہ یہ فرماتا ہے: سبوح قدوس رب الملئكة والروح سبقت رحمتي غضبي (عطاء فرماتے ہیں:) تو میں ان کلمات کی پیروی کرتا ہوں۔ (ابن جریج کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: کیا میں ان کلمات کو آگے پیچھے کر کے پڑھ سکتا ہوں؟ عطاء نے جواب دیا: (جی ہاں) اگر تم چاہو۔

**2899** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اَقُوْلُ فِي السُّجُوْدِ مِثْلَ مَا اَقُوْلُ فِي الرُّكُوعِ

✵ ✵ عطاء فرماتے ہیں: میں سجدہ میں وہی کلمات پڑھتا ہوں جو رکوع میں پڑھتا ہوں۔

**2900** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَاَلَ ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ وَفَاءِ السُّجُوْدِ، فَاَشَارَ بِيَدِهِ فَقَالَ: ثَلَاثُ تَسْبِيحَاتٍ قَالَ اَبُو بَكْرٍ: وَذَكَرَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ

✵ ✵ عطاء فرماتے ہیں: طاؤس کے صاحبزادے سے سجدہ کو پورا کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے ہاتھ کے اشارہ کے ذریعہ بتایا کہ تین تسبیحات (سجدہ کی تکمیل کے لیے کافی ہیں)۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ طاؤس سے منقول ہے۔

**2901** - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كُنْتُ اَسْمَعُ ابْنَ الزُّبَيْرِ كَثِيرًا يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهِ: سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ، سَبَقَتْ رَحْمَةُ رَبِّي غَضَبَهُ

✵ ✵ عطاء فرماتے ہیں: میں اکثر اوقات ابن زبیر کو سجدہ میں یہ پڑھتے ہوئے سنتا تھا:

''پاک ہے' پاکی والا ہے' جو فرشتوں کا اور روح کا پروردگار ہے' میرے پروردگار کی رحمت اُس کے غضب پر سبقت لے گئی ہے''۔

**2902** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ

عَلِيٍّ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ، يَقُولُ إِذَا رَكَعَ: اللّٰهُمَّ لَكَ خَشَعْتُ، وَلَكَ رَكَعْتُ، وَلَكَ اَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَاَنْتَ رَبِّي، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَمُخِّي وَعِظَامِي وَعَصَبِي وَشَعْرِي وَبَشَرِي، سُبْحَانَ اللّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، فَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، فَإِذَا سَجَدَ قَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ، وَلَكَ اَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَاَنْتَ رَبِّي، سَجَدَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَعِظَامِي وَعَصَبِي وَشَعْرِي وَبَشَرِي، سُبْحَانَ اللّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ

✵✵ عاصم بن ضمرہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ جب رکوع میں جاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! تیرے لیے میں نے خشوع اختیار کیا' تیرے لیے رکوع کیا' تیرے لیے اسلام قبول کیا' تجھ پر ایمان لایا' تُو میرا پروردگار ہے' تجھ پر ہی میں نے توکل کیا' میری سماعت' میری بصارت' میرا گوشت' میرا خون' میرا گودا' میری ہڈیاں' میرے پٹھے' میرے بال' میری جلد تیرے سامنے خشوع کی حالت میں ہیں' اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے' اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے' اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے''۔

جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ پڑھ لیتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! اے میرے پروردگار! حمد تیرے لیے مخصوص ہے''۔

جب وہ سجدہ میں جاتے تھے تو پڑھتے تھے:

''اے اللہ! تیرے لیے میں نے سجدہ کیا' تیرے لیے میں نے اسلام قبول کیا' تجھ پر میں ایمان لایا' تجھ پر ہی توکل کیا' تُو میرا پروردگار ہے' میری سماعت' میری بصارت' میرا گوشت' میرا خون' میری ہڈیاں' میرے پٹھے' میرے بال' میری جلد تیرے سامنے سجدہ کی حالت میں ہیں' اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے' اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے' اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے''۔

**2903** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَ كَلَامُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رُكُوعِهِ اَنْ يَقُولَ: اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ اَسْلَمْتُ، وَاَنْتَ رَبِّي، خَشَعَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعِظَامِي وَعَصَبِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، فَإِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ - ثُمَّ يُتْبِعُهَا - اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، فَإِذَا سَجَدَ قَالَ فِي سُجُودِهِ: اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ اَسْلَمْتُ، وَاَنْتَ رَبِّي، سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِينَ

✵✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں یہ پڑھا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں نے تیرے لیے ہی رکوع کیا' تجھ پر ہی ایمان لایا' تیرے ہی لیے اسلام قبول کیا' تُو میرا پروردگار ہے' میری سماعت' میری بصارت' میرا گودا' میری ہڈیاں' میرے پٹھے اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکے ہوئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے''۔

جب نبی اکرم ﷺ رکوع سے سر اُٹھا لیتے تھے تو سمع اللہ لمن حمدہ پڑھتے تھے' اُس کے بعد یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے جو آسمانوں اور زمین کو بھرنے جتنی ہو اور اُس کے بعد جسے تُو چاہے' اُسے بھرنے جتنی ہو''۔

جب نبی اکرم ﷺ سجدہ میں جاتے تھے' تو سجدہ میں یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے سجدہ کیا' تجھ پر ہی ایمان لایا' تیرے ہی لیے اسلام قبول کیا' تُو میرا پروردگار ہے' میری ذات اُس کے سامنے سجدہ کی حالت میں ہے جس نے اسے پیدا کیا اور جس نے اسے سماعت اور بصارت عطا کی' اللہ تعالیٰ برکت والا ہے جو سب سے اچھا خالق ہے''۔

**2904** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ اَبِی، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ

✷✷ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

**2905** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: كَانَ طَاوُسٌ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ: اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَلَكَ خَشَعْتُ، وَلَكَ اَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ، وَاِلَيْكَ الْمَصِيرُ

✷✷ ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: طاؤس رکوع میں یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے رکوع کیا' تیرے ہی لیے جھک گیا' تیرے ہی لیے اسلام قبول کیا' تجھ پر ہی ایمان لایا' تجھ پر ہی توکل کیا' تیری ہی طرف رجوع کیا اور تیری ہی طرف لوٹ کے جانا ہے''۔

## بَابُ مَا يَقُولُ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

## باب: جب آدمی رکوع سے سر اُٹھائے گا' تو کیا پڑھے گا؟

**2906** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سُنَّةٌ اِذَا رَفَعْتَ رَاْسَكَ مِنَ الرَّكْعَةِ اَوِ السَّجْدَةِ فَانْتَصِبْ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ مِنْهَا مِفْصَلَهُ، فَاِذَا فَعَلْتَ فَحَسْبُكَ، وَقَدْ كَانَ يُقَالُ: فَلَا اَدْرِي اَقَالَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ فَانْتَصَبَ قُلْ: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَعْصِمُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: سنت یہ ہے جب تم رکوع سے یا سجدہ سے سر اُٹھاؤ تو سیدھے کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنے جوڑ کی جگہ پر آ جائے جب تم ایسا کرلو گے تو یہ تمہارے لیے کافی ہوگا۔ یہ بات بیان کی جاتی ہے مجھے نہیں معلوم کہ یہ بات نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمائی ہے؟ (یا کسی اور نے کہی ہے؟) کہ جب آدمی رکوع سے سر اُٹھائے اور سیدھا کھڑا ہو جائے تو پھر تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لیے مخصوص ہے جو آسمانوں کو بھرنے جتنی ہو زمین کو بھرنے جتنی ہو اور اس کے بعد جسے تُو چاہے اُسے بھرنے والی ہے جسے تُو عطا کردے اُسے کوئی روکنے والا نہیں ہے جسے تُو نہ دے اُسے کوئی دینے والا نہیں ہو اور صاحبِ حیثیت شخص کی حیثیت تیری مرضی کے سامنے کام نہیں آ سکتی''۔

**2907** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ

٭٭ عون بن عبداللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب سمع اللہ لمن حمدہ پڑھ لیتے تھے یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لیے مخصوص ہے جو آسمانوں کو بھرنے جتنی ہو زمین کو بھرنے جتنی ہو اور اس کے بعد جس چیز کو تُو چاہے اُسے بھرنے جتنی ہو''۔

**2908** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُمَرَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ وَهْبُ بْنُ مَانُوْسَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ، وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ

٭٭ سعید بن جبیر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب رکوع سے سر اُٹھاتے تھے تو سمع اللہ لمن حمدہ پڑھتے تھے اور پھر یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لیے مخصوص ہے جو آسمانوں کو بھرنے جتنی ہو اور زمین کو بھرنے جتنی ہو اور اُس کے بعد جس چیز کو تُو چاہے اُسے بھرنے جتنی ہو''۔

**2909** - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا قَالَ الْاِمَامُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُوْلُوْا: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

٭٭ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب امام سمع اللہ لمن حمدہ پڑھ لے تو تم ربنا لک الحمد پڑھو''۔

**2910** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ مِثْلَهُ بِهٰذَا السَّنَدِ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

**2911** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ جب آپ نے رکوع سے سر اُٹھایا تو ربنا لک الحمد پڑھا۔

**2912** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اُٹھاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے: اللّٰہم ربنا ولک الحمد (اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے ہی لیے مخصوص ہے)۔

**2913** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا قَالَ الْاِمَامُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، يَسْمَعُ اللّٰهُ لَكُمْ، فَاِنَّ اللّٰهَ قَضَى عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ، سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ

✵✵ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب امام سمع اللہ لمن حمدہ پڑھ لے تو تم لوگ ربنا لک الحمد پڑھو' اللہ تعالیٰ تمہاری (حمد کو) سن لے گا' بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبانی یہ فیصلہ دیا ہے' اللہ تعالیٰ نے اُس شخص کی بات سن لی' جس نے اُس کی حمد بیان کی''۔

**2914** - آثارِ صحابہ: عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ كَانَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ كَثِيرًا، ثُمَّ يَسْجُدُ لَاُعْطِيَهُ كَذَا قَالَ: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، اللّٰهُمَّ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ اَقُومُ وَاَقْعُدُ

✵✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے' جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ پڑھ لیتے تھے تو پھر یہ پڑھتے تھے:

اللّٰھم ربنا لك الحمد كثيراً (اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے ہی لیے مخصوص ہے' جو بہت زیادہ ہو)

پھر وہ سجدہ میں جاتے تھے (یہاں اصل متن میں کچھ الفاظ نہیں ہیں) پھر وہ یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لیے ہی مخصوص ہے' اے اللہ! میں تیری مدد اور تیری قوت کے ساتھ کھڑا ہوتا ہوں اور بیٹھتا ہوں''۔

**2915** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنِ الْاَحْوَصِ قَالَ: اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَلْيَقُلْ مَنْ خَلْفَهُ: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ وَهُوَ اِمَامٌ لِلنَّاسِ فِي الصَّلَاةِ يَقُولُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ يَرْفَعُ بِذٰلِكَ صَوْتَهُ

وَنُتَابِعُهُ مَعًا

٭٭ احوص بیان کرتے ہیں: جب امام سمع اللہ لمن حمدہ پڑھ لے تو اُس کے پیچھے موجود شخص ربنا لک الحمد پڑھے۔

سعید بن ابو سعید بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو سنا کہ وہ نماز میں لوگوں کی امامت کر رہے تھے' اُنہوں نے یہ پڑھا: سمع الله لمن حمده! اللّٰهم ربنا لك الحمدالله اكبر ! اُنہوں نے بلند آواز میں یہ کلمات پڑھے اور ہم نے اُن کے ساتھ اُن کی پیروی کی۔

**2916** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزَ الْاَعْرَجَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: اِذَا رَفَعَ الْاِمَامُ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُلْ: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

٭٭ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب امام رکوع سے سر اُٹھائے گا تو سمع اللہ لمن حمدہ کہے گا' تو تم ربنا لک الحمد پڑھو۔

**2917** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ذِي الْمُلْكِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ

٭٭ عبدالملک بن عمیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اُٹھاتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جو بادشاہی' غلبہ' کبریائی اور عظمت والا ہے''۔

**2918** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ سَابُوْرَ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ حِيْنَ رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ: مَنْ قَائِلُ الْكَلِمَاتِ؟ فَسَكَتَ الرَّجُلُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَائِلُهَا؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدِ أنىا اثْنَا عَشَرَ مَلَكًا كُلُّهُمْ يَكْتُبُهَا

٭٭ مجاہد بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے جب رکوع سے سر اُٹھایا تو اُس نے یہ پڑھا:

''اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لیے مخصوص ہے' جو بہت زیادہ ہو' پاکیزہ ہو اور اُس میں برکت موجود ہو''۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز مکمل کی' تو آپ نے دریافت کیا: ان کلمات کو کہنے والا شخص کون ہے؟ تو وہ شخص خاموش رہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ان کو کہنے والا شخص کون ہے؟ تو اُس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ہوں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا کہ وہ سب اسے نوٹ کر رہے تھے۔

**2919** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ كُنْتَ مَعَ اِمَامٍ فَقَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَاِنْ قُلْتَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اَيْضًا فَحَسَنٌ، وَاِنْ لَمْ تَقُلْ مَعَ الْاِمَامِ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَدْ اَجْزَاَ عَنْكَ، وَاَنْ تَجْمَعَهُمَا مَعَ الْاِمَامِ اَحَبُّ اِلَيَّ

✵ ✵ عطاء فرماتے ہیں: اگر تم امام کے ساتھ ہو تو جب امام سمع اللہ لمن حمدہ پڑھ لے تو اگر تم بھی سمع اللہ لمن حمدہ پڑھ لیتے ہو تو یہ اچھا ہے اور اگر تم امام کے ساتھ سمع اللہ لمن حمدہ نہیں کہتے' تو یہ چیز بھی تمہارے لیے جائز ہوگی اور اگر تم ان دونوں کلمات کو امام کے ساتھ جمع کر لو (یعنی سمع اللہ لمن حمدہ بھی پڑھو اور ربنا لک الحمد بھی پڑھو) تو یہ چیز میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

**2920** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ لَمْ يُسْمِعْنِي الْإِمَامُ قَوْلَهُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ؟ قَالَ: قُلْ مِثْلَ مَا يَقُوْلُ اِذَا سَمِعَكَ قَالَ: وَيُحَمِّدُ الْإِمَامُ اِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَالْمَرْءُ يُصَلِّي لِنَفْسِهِ فَيَحْمَدَانِ وَهُمَا مُنْتَصِبَانِ قَبْلَ اَنْ يَسْجُدَا، فَاِنَّهُ يُؤْمَرُ بِالْحَمْدِ الْإِمَامُ وَغَيْرُهُ اِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، وَيَقُوْلُ مَنْ وَرَاءَ الْإِمَامِ مَا قَدْ كَتَبْتُ

✵ ✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' اگر امام کے سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کی آواز مجھ تک نہیں آتی؟ تو انہوں نے جواب دیا: تم اُس کی مانند کلمات کہو جو وہ کہتا ہے' جو تم اُس وقت کہتے' جب اُس کی آواز تم تک آ رہی ہوتی۔ انہوں نے یہ بھی کہا: امام بھی حمد بیان کرے گا' جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے گا' لیکن آدمی اپنے دل میں (پست آواز میں) یہ پڑھے گا' اور امام اور مقتدی دونوں اُس وقت حمد پڑھیں گے' جب سجدہ میں جانے سے پہلے وہ بالکل سیدھے کھڑے ہوئے ہوں' کیونکہ حمد بیان کرنے کا حکم امام کو بھی دیا گیا ہے اور دوسرے شخص (یعنی مقتدی کو بھی دیا گیا ہے) جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے گا' اور امام کے پیچھے موجود شخص بھی یہ کلمات کہے گا' جو تم نے نوٹ کیے ہیں۔

**2921** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: وَاِنْ قُلْتَ اِذَا رَفَعْتَ رَاْسَكَ مِنَ الرَّكْعَةِ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَجْزَاَ عَنْكَ اِذَا حَمِدْتَ اَيَّ الْحَمْدِ فَحَسْبُكَ

✵ ✵ عطاء فرماتے ہیں: جب تم رکوع سے سر اُٹھاؤ' اور اگر تم الحمد للہ کہہ دو' تو تمہارے لیے حمد بیان کرنے کی جگہ یہ بھی کفایت کر جائے گا' یعنی لفظ الحمد تمہارے لیے کافی ہے۔

## بَابُ السُّجُوْدِ

## باب: سجدہ کا بیان

**2922/1** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: يَرْفَعُ رَاْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ حَتّٰى يَقِرَّ كُلُّ شَيْءٍ قَرَارَهُ

✵ ✵ زہری فرماتے ہیں: آدمی سجدہ سے سر اُٹھائے گا' یہاں تک کہ اُس کا ہر عضو اپنی جگہ پر ٹھہر جائے گا۔

**2922** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ جَافَى حَتّٰى يُرَى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ

✵ ✵ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب سجدہ میں جاتے تھے' تو اپنی کہنیاں اتنی دور رکھتے

تھے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آ جاتی تھی۔

**2923** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَقْرَمَ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، اَنَّهُ كَانَ مَعَ اَبِيْهِ بِالْقَاعِ مِنْ نَمِرَةَ - اَوْ قَالَ: مِنْ تَمِرَةَ - قَالَ: فَمَرَّ بِنَا رَكْبٌ فَاَنَاخُوْا بِنَاحِيَةِ الطَّرِيْقِ، فَقَالَ لِيْ اَبِيْ: اَيْ بُنَيَّ كُنْ فِيْ بَهْمِنَا حَتّٰى اَدْنُوَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الرَّكْبِ قَالَ: فَدَنَا مِنْهُمْ وَدَنَوْتُ مَعَهُ، فَاُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمْ، فَقَالَ: فَكُنْتُ اَنْظُرُ اِلٰى عُفْرَةِ اِبْطَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا سَجَدَ

٭٭ عبید اللہ بن عبد اللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میرے والد نے یہ بات بتائی ہے: ایک مرتبہ وہ اپنے والد کے ساتھ وادی نمرہ کے ایک حصہ میں موجود ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) تمرہ کے ایک حصہ میں موجود تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہمارے پاس سے کچھ سوار گزرے' اُنہوں نے راستہ کے ایک طرف جانور بٹھائے' میرے والد نے مجھ سے کہا اے میرے بیٹے! تم ان بھیڑ بکریوں میں رہنا' میں ان سواروں کے پاس جاتا ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں: میرے والد اُن کے قریب گئے' میں بھی اُن کے ساتھ قریب چلا گیا' اسی دوران نماز کھڑی ہوگئی تو اُن لوگوں کے درمیان نبی اکرم ﷺ بھی موجود تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب بھی نبی اکرم ﷺ سجدہ میں گئے' تو میں نبی اکرم ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دیکھتا رہا۔

**2924** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ التَّمِيْمِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ اِذَا سَجَدَ

٭٭ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب سجدہ میں جاتے تھے' تو آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آ جاتی تھی۔

**2925** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: وَاَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ تَجَافٰى حَتّٰى لَوْ اَنَّ بَهْمَةً اَرَادَتْ اَنْ تَمُرَّ تَحْتَ يَدِهٖ مَرَّتْ

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب سجدہ میں جاتے تھے' تو آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان منقول ہے: نبی اکرم ﷺ جب سجدہ میں جاتے تھے' تو آپ اپنی کہنیوں کو اتنا کشادہ رکھتے تھے کہ اگر بکری کا کوئی بچہ آپ کے نیچے سے گزرنا چاہتا' تو گزر سکتا تھا۔

**2926** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانَ يُكْرَهُ اَنْ يَتَمَطّٰى فِي السُّجُوْدِ اَوْ يَحْبِسَ، وَلٰكِنْ وَسَطًا بَيْنَ ذٰلِكَ

قَالَ ابْرَاهِيْمُ: وَحُدِّثْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرٰى بَيَاضُ اِبْطِهٖ اِذَا سَجَدَ

✽✽ ابراہیم نخعی اِس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ سجدہ کو لمبا کیا جائے یا اُسے مختصر کر دیا جائے۔ وہ یہ کہتے تھے: یہ درمیانی قسم کا ہونا چاہیے۔

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے نبی اکرم ﷺ جب سجدہ میں جاتے تھے تو آپ کی بغل کی سفیدی دکھائی دے جاتی تھی۔

**2927** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: رَآنِيْ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَا اُصَلِّيْ لَا اَتَجَافٰى عَنِ الْاَرْضِ، بِذِرَاعِيْ فَقَالَ: يَا ابْنَ اَخِيْ، لَا تَبْسُطْ بَسْطَ السَّبُعِ، وَادَّعِمْ عَلٰى رَاحَتَيْكَ، وَاَبْدِ ضَبْعَيْكَ، فَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ سَجَدَ كُلُّ عُضْوٍ مِنْكَ

✽✽ آدم بن علی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے دیکھا' میں اُس وقت نماز ادا کر رہا تھا اور میری کہنیاں زمین سے اونچی نہیں تھیں تو اُنہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! تم درندوں کی طرح بازو بچھا کر نہ بیٹھو بلکہ تم اپنی ہتھیلیوں کو زمین پر رکھو اور اپنی کہنیوں کو (پہلو سے) دور رکھو' کیونکہ جب تم ایسا کرلو گے' تو تمہارا ہر ایک عضو سجدہ کرے گا۔

**2928** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُمَيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ اَبِيْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيُّ قَالَ: شَكَا اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِعْتِمَادَ بِاَيْدِيْهِمْ فِي السُّجُوْدِ، فَرَخَّصَ لَهُمْ اَنْ يَّسْتَعِيْنُوْا بِاَيْدِيْهِمْ عَلٰى رُكَبِهِمْ فِي السُّجُوْدِ فَقَالَ سُفْيَانُ: وَهِيَ رُخْصَةٌ لِلْمُتَهَجِّدِ

✽✽ حضرت نعمان بن ابوعیاش زرقی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے سجدہ میں ہاتھوں پر وزن ڈالنے کے بارے میں شکایت کی تو نبی اکرم ﷺ نے اُن لوگوں کو رخصت دی کہ وہ سجدہ میں ہاتھ گھٹنوں پر رکھ کر مدد حاصل کر سکتے ہیں۔ سفیان کہتے ہیں: یہ رخصت تہجد پڑھنے والے شخص کے لیے ہے۔

**2929** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى، اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بِاَنْ يَّعْتَدِلَ فِي السُّجُوْدِ وَلَا يَسْجُدُ الرَّجُلُ بَاسِطًا ذِرَاعَيْهِ كَالْكَلْبِ

✽✽ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ حکم دیتے ہوئے سنا ہے' سجدہ میں اعتدال کیا جائے اور آدمی کتے کی طرح اپنے بازو بچھا کر نہ سجدہ کرے۔

**2930** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَعْتَدِلْ، وَلَا يَفْتَرِشْ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ

✽✽ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب کوئی شخص سجدہ کرے' تو وہ اعتدال کے ساتھ کرے اور اپنے بازو یوں نہ بچھائے' جس طرح کتا بچھاتا ہے''۔

**2931** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ: اشْتَكَى الْمُسْلِمُوْنَ اِلَى

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّفَرُّجَ فِي الصَّلَاةِ، فَاُمِرُوْا اَنْ يَّسْتَعِيْنُوْا بِرُكَبِهِمْ

✽✽ داؤد بن اسلم بیان کرتے ہیں: مسلمانوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے نماز میں کشادگی کی شکایت کی تو انہیں یہ حکم دیا گیا کہ وہ گھٹنوں کے ذریعہ مدد حاصل کریں۔

**2932** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا رَاَى الرَّجُلَ يُفَرِّجُ بَيْنَ اَصَابِعِهِ فِي الصَّلَاةِ فِي السُّجُوْدِ نَهَاهُ قَالَ: وَكَانَ هُوَ يَضُمُّ اَصَابِعَهُ ضَمًّا وَيَبْسُطُهَا

✽✽ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کسی شخص کو دیکھتے تھے کہ وہ نماز میں سجدہ کی حالت میں اپنی انگلیوں کو کشادہ کیے ہوئے ہے تو وہ اسے اس سے منع کرتے تھے اور فرماتے تھے: نبی اکرم ﷺ اپنی انگلیوں کو کچھ ملا کر اور کچھ کھلا رکھتے تھے۔

**2933** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ: صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَفَرَّجْتُ بَيْنَ اَصَابِعِي حِيْنَ سَجَدْتُ، فَقَالَ: يَا ابْنَ اَخِي، اضْمُمْ اَصَابِعَكَ اِذَا سَجَدْتَ، وَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ، وَاسْتَقْبِلْ بِالْكَفَّيْنِ الْقِبْلَةَ، فَاِنَّهُمَا يَسْجُدَانِ مَعَ الْوَجْهِ

✽✽ حفص بن عاصم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز ادا کی تو سجدہ میں جاتے ہوئے اپنی انگلیوں کو کھول کے رکھا تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! جب تم سجدہ کرو تو اپنی انگلیوں کو بند کر کے رکھو اور قبلہ کی طرف رُخ رکھو اور اپنی ہتھیلیوں کا رُخ بھی قبلہ کی طرف رکھو کیونکہ چہرے کے ساتھ یہ دونوں بھی سجدہ کرتی ہیں۔

**2934** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَقُوْلُ: اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ مَعَ وَجْهِهٖ، فَاِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ، وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ فَلْيَرْفَعْهُمَا مَعَهُ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: نافع نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے: جب کوئی شخص سجدہ کرے تو وہ اپنے چہرہ کے ساتھ دونوں ہاتھ بھی (زمین پر رکھے) کیونکہ دونوں ہاتھ اُسی طرح سجدہ کرتے ہیں جس طرح چہرہ سجدہ کرتا ہے اور جب کوئی شخص سر کو اُٹھائے تو سر کے ساتھ اُن دونوں ہاتھوں کو بھی اُٹھالے۔

**2935** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرْفَعْ يَدَيْهِ، فَاِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ مَعَ الْوَجْهِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کوئی شخص سجدہ کرے تو اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے (یعنی دونوں ہاتھ بھی زمین پر رکھے) کیونکہ دونوں ہاتھ چہرہ کے ساتھ سجدہ کرتے ہیں۔

**2936** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: مَا رَاَيْتُ مُصَلِّيًا كَهَيْئَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَشَدَّ اسْتِقْبَالًا لِلْكَعْبَةِ بِوَجْهِهٖ، وَكَفَّيْهِ، وَقَدَمَيْهِ

✽✽ طاؤس بیان کرتے ہیں: میں نے کسی بھی شخص کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرح نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا،

وہ اپنا چہرہ' اپنے ہاتھ اور اپنے پاؤں اہتمام کے ساتھ قبلہ رُخ رکھتے تھے۔

**2937** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُحِبُّ اَنْ يَّعْتَدِلَ فِي الصَّلَاةِ حَتّٰى اَصَابِعُهُ اِلَى الْقِبْلَةِ

✵✵ محمد بن یحییٰ بن حبان بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو پسند کرتے تھے کہ وہ نماز میں اعتدال کریں' یہاں تک کہ اُن کی انگلیاں قبلہ کی طرف رہیں۔

**2938** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ حُسَيْنٍ، عَنْ بُدَيْلٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا اَنْ يَّفْتَرِشَ اَحَدُنَا ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ اَوِ السَّبُعِ

✵✵ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس بات سے منع کرتے تھے کہ ہم میں سے کوئی شخص کتے کی طرح (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) درندے کی طرح اپنے بازو بچھالے۔

**2939** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً عَنِ الْجُنُوحِ بِالْيَدَيْنِ فِي السُّجُوْدِ، فَقَالَ: يُنْهٰى عَنْهُ فَقُلْتُ: فَاِنِّي اَجْعَلُ مِرْفَقَيَّ، فَقَالَ: اِنْ شِئْتَ فَعَلٰى رُكْبَتَيْكَ، وَاِنْ شِئْتَ فَلَا تَجْعَلْهُمَا عَلَيْهِمَا، اِذَا لَمْ تَجْنَحْ فَلَا يَضُرُّكَ اَيْنَ جَعَلْتَهَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے سجدے میں کہنیاں زمین سے اونچی رکھنے کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: اس سے منع کیا گیا ہے' میں نے دریافت کیا: کیا میں اپنی کہنیاں رکھوں گا؟ اُنہوں نے کہا: اگر تم چاہو تو اپنے گھٹنوں پر رکھ لو اور اگر چاہو تو تم انہیں اُن پر نہ رکھو جب تم پَر کی طرح اسے نہیں پھیلاتے' تو پھر تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا' تم اسے جہاں مرضی رکھو۔

**2940** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانَ يَنْهَانَا اَنْ يَّضَعَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ عَلَى الْاَرْضِ اِذَا سَجَدَ اِلَى الْكَفَّيْنِ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: ہمیں اس بات سے منع کیا گیا ہے' آدمی اپنی کلائیاں سجدہ کرتے ہوئے زمین پر رکھے۔

**2941** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ رَاٰى رَجُلًا يَتَنَحّٰى اِذَا سَجَدَ قَالَ: لَا، لَا تَقْلِبْ صُوْرَتَكَ يَقُوْلُ: لَا تُؤْثِرْهَا قُلْتُ: مَا تَقْلِبُ صُوْرَتَكَ؟ قَالَ: لَا تُغَيِّرْ، لَا تُخَنِّسْ

✵✵ ابوشعثاء' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ جب وہ سجدہ میں گیا تو ایک طرف ہٹ گیا' تو اُنہوں نے فرمایا: تم اپنی صورت کو نہ پھیرو اور تم اسے ترجیح نہ دو۔ میں نے دریافت کیا: اپنی صورت کو نہ پھیرنے سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے کہا: یہ کہ تم اسے متغیر نہ کرو اور تم اسے پیچھے نہ کرو۔

**2942** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَسْجُدْ مُتَوَرِّكًا وَلَا مُضْطَجِعًا، فَاِنَّهُ اِذَا اَحْسَنَ السُّجُوْدَ سَجَدَتْ عِظَامُهُ كُلُّهَا

✻✻ ابووائل بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص سجدہ کرے تو "تورک" کے طور پر یا لیٹنے کے طور پر سجدہ نہ کرے کیونکہ جب آدمی اچھی طرح سے سجدہ کرتا ہے تو اُس کی تمام ہڈیاں بھی سجدہ کرتی ہیں۔

**2943** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: رَاَى رَجُلًا حِيْنَ سَجَدَ رَفَعَ رِجْلَيْهِ فِي السَّمَاءِ، فَقَالَ: مَا تَمَّتِ الصَّلَاةُ لِهٰذَا

✻✻ مسروق کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُنہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ جب وہ سجدہ میں گیا تو اُس نے اپنے پاؤں آسمان کی طرف اُٹھالیے تو مسروق نے کہا: اس شخص کی نماز مکمل نہیں ہوئی۔

**2944** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضْعِ الْكَفَّيْنِ وَنَصْبِ الْقَدَمَيْنِ

قَالَ سُفْيَانُ: وَبَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْصِبُ قَدَمَيْهِ فِي السُّجُوْدِ، وَيَضَعُ الْاَصَابِعَ عَلَى الْاَرْضِ

✻✻ عامر بن سعد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہتھیلیاں (زمین پر) رکھنے اور پاؤں جما کر رکھنے کا حکم دیا ہے۔

سفیان بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں اپنے پاؤں کھڑے رکھا کرتے تھے اور انگلیاں زمین پر رکھتے تھے۔

**2945** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسَى قَالَ: اَمْكِنْ فِي السُّجُوْدِ رُكْبَتَيْكَ وَصُدُوْرَ قَدَمَيْكَ مِنَ الْاَرْضِ

✻✻ سلیمان بن موسیٰ کہتے ہیں: تم سجدہ میں اپنے گھٹنے اور اپنے پاؤں کے اگلے حصہ کو زمین پر رکھو گے۔

**2946** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ لَمْ اَنْصِبْ صُلْبِيْ فِي السَّجْدَةِ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ، وَلَمْ اُثْبِتْ وَجْهِيْ سَاجِدًا فِيْ بَعْضِ ذٰلِكَ؟ قَالَ: لَا تُعِدْ، وَلَا تَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے اگر میں فرض نماز میں سجدہ میں اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا اور سجدہ کے کچھ حصہ میں اپنے چہرے کو جما کر نہیں رکھتا؟ تو اُنہوں نے فرمایا: تم نماز کو دُہراؤ گے نہیں اور سجدۂ سہو بھی نہیں کرو گے۔

**2947** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْهُذَيْلِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانَ يُكْرَهُ لِلرَّجُلِ اِذَا سَجَدَ اَنْ يُفْضِيَ بِذَكَرِهٖ اِلَى الْاَرْضِ قَالَ: وَتَفْسِيْرُهُ حَتّٰى يَكُوْنَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْاَرْضِ ثَوْبٌ

✻✻ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ یہ فرماتے ہیں: آدمی کے لیے یہ بات مکروہ ہے جب وہ سجدہ کرے

تو اس کی شرمگاہ بے پردہ ہو' راوی کہتے ہیں: اس کی وضاحت یہ ہے' آدمی اور زمین کے درمیان کپڑا ہونا چاہیے۔

## بَابُ مَوْضِعِ الْيَدَيْنِ إِذَا خَرَّ لِلسُّجُوْدِ وَتَطْبِيقِ الْيَدَيْنِ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ

## باب: جب آدمی سجدہ کے لیے جھکے' تو ہاتھ رکھنے کی جگہ اور دو رکعات کے درمیان ہاتھوں میں تطبیق کا حکم

**2948** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: رَمَقْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا سَجَدَ كَانَتْ يَدَاهُ حَذْوَ أُذُنَيْهِ

✻✻ عاصم بن کلیب اپنے والد کے حوالے سے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جائزہ لیا' جب آپ سجدہ میں گئے' تو آپ کے ہاتھ آپ کے دونوں کانوں کے مدمقابل تھے۔

**2949** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَضَعُ يَدَيْهِ إِذَا سَجَدَ حَذْوَ أُذُنَيْهِ

✻✻ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب سجدہ میں جاتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھ کانوں کے مدمقابل رکھتے تھے۔

**2950** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ، أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ إِذَا سَجَدَ؟ فَقَالَ: اَرْمِهِمَا حَيْثُ وَقَعَتَا

✻✻ اسود بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا: آدمی جب سجدہ میں جائے گا' تو اپنے ہاتھ کہاں رکھے گا؟ انہوں نے فرمایا: تم انہیں وہاں رکھو گے' جہاں یہ رکھے جائیں۔

**2951** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: هَلْ لِلْكَفَّيْنِ مَوْضِعٌ يُؤْمَرُ بِهِ فِي السُّجُوْدِ؟ قَالَ: لَا

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا ہتھیلیوں کے بارے میں کسی مخصوص جگہ کے بارے میں حکم ہے؟ جو سجدہ کی حالت میں رکھا جائے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

**2952** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْأَسْوَدِ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ، رَكَعَ فَطَبَّقَ يَدَيْهِ فَجَعَلَهُمَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ

✻✻ علقمہ اور اسود بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رکوع کیا' تو انہوں نے اپنے دو ہاتھوں میں تطبیق دی اور انہیں اپنے گھٹنوں کے درمیان رکھ دیا۔

**2953** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: رَكَعْتُ

فَطَبَّقْتُ فَجَعَلْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رُكْبَتَيَّ، فَنَهَانِي اَبِي، وَقَالَ: اِنَّا كُنَّا نَفْعَلُ بِهٰذَا فَنُهِينَا عَنْهُ

* * مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں: میں نے رکوع کرتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو ملایا اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھ لیا' تو میرے والد نے مجھے اس سے منع کیا اور بولے: ہم پہلے ایسا کیا کرتے تھے' پھر ہمیں اس سے منع کر دیا گیا۔

# بَابُ كَيْفَ يَقَعُ سَاجِدًا وَتَكْبِيرُهُ وَكَيْفَ يَنْهَضُ مِنْ مَثْنَى مِنَ السُّجُوْدِ

## باب: آدمی سجدے میں کیسے جائے گا' اور تکبیر کیسے کہے گا' اور دوسرے سجدے کے بعد کھڑا کیسے ہوگا؟

**2954** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ، يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِي سَاجِدًا

* * حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے اپنی پشت سیدھی کرتے تھے' تو سمع اللہ لمن حمدہ پڑھتے تھے اور پھر قیام کی حالت میں ربنا ولک الحمد پڑھتے تھے' پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدہ میں جانے کے لیے جھک جاتے تھے۔

**2955** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ عُمَرَ كَانَ اِذَا رَكَعَ يَقَعُ كَمَا يَقَعُ الْبَعِيرُ رُكْبَتَاهُ قَبْلَ يَدَيْهِ، وَيُكَبِّرُ وَيَهْوِي

* * ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب رکوع کرتے تھے' تو یوں نیچے آتے تھے' جیسے اونٹ نیچے آتا ہے' اُن کے دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں سے پہلے (زمین پر) لگتے تھے' وہ نیچے جھکتے ہوئے تکبیر کہتے تھے۔

**2956** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، فِي الرَّجُلِ يَقَعُ يَدَاهُ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ، قَالَ اِبْرَاهِيمُ: اَوَيَفْعَلُ ذٰلِكَ اِلَّا الْمَجْنُونُ

* * ابراہیم نخعی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کے دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں سے پہلے زمین پر آ جاتے ہیں' ابراہیم فرماتے ہیں: ایسا کام صرف کوئی پاگل ہی کرے گا۔

**2957** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، فِي الرَّجُلِ يَقَعُ يَدَاهُ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ، قَالَ اِبْرَاهِيمُ: اَوَيَفْعَلُ ذٰلِكَ اِلَّا الْمَجْنُونُ

* * ابراہیم نخعی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کے ہاتھ گھٹنوں سے پہلے (زمین پر) آ جاتے ہیں' ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: یہ کام کوئی پاگل ہی کر سکتا ہے۔

**2958** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ كَهْمَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ، اِذَا سَجَدَ وَضَعَ

رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ يَدَيْهِ ثُمَّ وَجْهَهُ، فَإِذَا اَرَادَ اَنْ يَّقُومَ رَفَعَ وَجْهَهُ، ثُمَّ يَدَيْهِ، ثُمَّ رُكْبَتَيْهِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَمَا اَحْسَنَهُ مِنْ حَدِيْثٍ وَّاَعْجَبَ بِهِ

٭٭ عبداللہ بن یسار کے بارے میں منقول ہے: جب وہ سجدہ میں جاتے تھے' تو پہلے اپنے دونوں گھٹنے رکھتے تھے' پھر دونوں ہاتھ رکھتے تھے' پھر چہرہ رکھتے تھے اور جب اُٹھنے لگتے تھے' تو پہلے چہرہ اُٹھاتے تھے' پھر دونوں ہاتھ اُٹھاتے تھے' پھر دونوں گھٹنے اُٹھاتے تھے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: یہ کتنی عمدہ روایت ہے اور مجھے بہت پسند ہے۔

**2959** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: مَا كَانَ يُكَبِّرُ اِلَّا وَهُوَ يَهْوِى وَفِىْ نَهْضَتِهِ لِلْقِيَامِ

٭٭ ابن زبیر فرماتے ہیں: آدمی تکبیر اُس وقت کہے گا' جب وہ کھڑا ہونے کے لیے اُٹھے گا۔

**2960** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَطَاءٌ، اَنَّهُ رَاَى مُعَاوِيَةَ فِى الرَّكْعَةِ الثَّالِثَةِ - كَذَا قَرَاَ الدَّبَرِىُّ - وَالثَّالِثَةِ مِنَ الرُّكُوعِ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ لَمْ يَتَلَبَّثْ قَالَ: يَنْهَضُ وَهُوَ يُكَبِّرُ فِى نَهْضَتِهِ لِلْقِيَامِ قَالَ عَطَاءٌ: تَعَجَّبْتُ مِنْ ذٰلِكَ حَتّٰى بَلَغَنِىْ اَنَّ الْاَمْرَ كَانَ عَلٰى ذٰلِكَ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو تیسری رکعت میں دیکھا (ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے ہوئے دیکھا کہ جب اُنہوں نے سجدہ سے سر اُٹھایا' تو وہ ٹھہرے نہیں۔ راوی کہتے ہیں: وہ اُٹھ گئے اور اُنہوں نے قیام کے لیے اُٹھتے ہوئے تکبیر کہی۔

عطاء بیان کرتے ہیں: مجھے اس بات پر بڑی حیرانگی ہوئی یہاں تک کہ مجھے یہ روایت پہنچی کہ اسی طرح کرنے کا حکم ہے۔

**2961** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِىِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَّعْتَمِدَ اِذَا جَلَسَ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَاِذَا نَهَضَ عَلٰى يَدَيْهِ

٭٭ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے' وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی دو رکعات کے درمیان ٹیک لگا کر بیٹھے اور جب اُٹھے تو دونوں ہاتھوں کے سہارے اُٹھے۔

**2962** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَيُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَاْسًا اَنْ يَّعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلٰى يَدَيْهِ اِذَا نَهَضَ فِى الصَّلَاةِ

٭٭ حسن بصری کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ اس بارے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی اُٹھتے ہوئے دونوں ہاتھ کا سہارا لے کر اُٹھے۔

**2963** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِى الرَّجُلِ يَنْهَضُ لِيَقُومَ اَيَدَيْهِ يَرْفَعُ قَبْلُ اَمْ رُكْبَتَيْهِ؟ قَالَ: يَنْظُرُ اَهْوَنَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ

٭٭ قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں' جو کھڑا ہونے کے لیے اُٹھتا ہے' کیا وہ ہاتھ پہلے اُٹھائے گا؟ یا گھٹنے پہلے اُٹھائے گا؟ وہ فرماتے ہیں: وہ اس بات کا جائزہ لے گا کہ اُسے سہولت کس طریقہ میں ہے۔

**2964** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْمُ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ مُعْتَمِدًا عَلٰى يَدَيْهِ قَبْلَ اَنْ يَّرْفَعَهُمَا

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب وہ سجدہ سے سر اُٹھاتے تھے' تو وہ اپنے ہاتھ اُٹھانے سے پہلے اُن کا سہارا لے کر کھڑے ہوتے تھے۔

**2965** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِنِّىْ اَرٰى نَاسًا حِيْنَ يَقُوْمُ اَحَدُهُمْ يَثْنِىْ رِجْلَهٗ قَالَ: بِقَدَمِهَا ثُمَّ يَضَعُ يَدَهٗ عَلٰى فَخِذِهٖ ثُمَّ يَقُوْمُ كَذٰلِكَ، اَوْ يَضَعُ يَدَهٗ فِى الْاَرْضِ، ثُمَّ يَقُوْمُ عَلَيْهَا قَالَ: هٰذَا الْقِيَامُ اَقْرَبُ اِلَى النَّخْوَةِ، لَا يَنْبَغِىْ فِى الصَّلَاةِ اِلَّا التَّخَشُّعُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا ہے' جب اُن میں سے کوئی ایک شخص کھڑا ہوتا ہے' تو پہلے اپنی ٹانگ کو موڑ لیتا ہے۔ اُنہوں نے جواب دیا: وہ اُسے مقدم کرے گا (شاید اس سے مراد یہ ہے' وہ اپنا پاؤں سیدھا رکھے گا) اور پھر اپنے ہاتھ کو اپنے زانو پر رکھے گا' پھر کھڑا ہو جائے گا' یا پھر اپنا ہاتھ زمین پر رکھ کر اُس کے سہارے کھڑا ہوگا۔ راوی بیان کرتے ہیں: یہ کھڑا ہونا نخوت کے قریب ہے' نماز میں تو خشوع وخضوع ہی مناسب ہے۔

## بَابُ كَيْفَ النُّهُوْضُ مِنَ السَّجْدَةِ الْاٰخِرَةِ وَمِنَ الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى وَالثَّانِيَةِ

## باب: آخری سجدہ' پہلی اور دوسری رکعت کے بعد کیسے کھڑا ہوا جائے گا؟

**2966** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ: رَمَقْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فِى الصَّلَاةِ فَرَاَيْتُهٗ يَنْهَضُ وَلَا يَجْلِسُ قَالَ: يَنْهَضُ عَلٰى صُدُوْرِ قَدَمَيْهِ فِى الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى وَالثَّالِثَةِ

٭٭ عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں: میں نے نماز میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا جائزہ لیا' تو میں نے اُنہیں دیکھا کہ اُٹھتے ہوئے وہ پہلے بیٹھے نہیں تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ پہلی رکعت اور دوسری رکعت کے بعد اپنے پاؤں کے اگلے حصہ پر سہارا دے کر کھڑے ہوئے تھے۔

**2967** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِىِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَنْهَضُ عَلٰى صُدُوْرِ قَدَمَيْهِ مِنَ السَّجْدَةِ الْاٰخِرَةِ وَفِى الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى وَالثَّالِثَةِ

٭٭ عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دوسرے سجدہ کے بعد اپنے پاؤں کے اگلے حصہ کے سہارے پر کھڑے ہوتے تھے' وہ پہلی اور دوسری رکعت میں ایسا ہی کرتے تھے۔

**2968** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي عَطِيَّةَ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَابْنَ عُمَرَ كَانَا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ

✵✵ ابوعطیہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

**2969** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْمُ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ مُعْتَمِدًا عَلٰى يَدَيْهِ قَبْلَ اَنْ يَرْفَعَهُمَا

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کھڑے ہوتے تھے تو وہ سجدہ سے سر اُٹھا کر اپنے ہاتھ زمین سے اُٹھانے سے پہلے اُن کا سہارا لے کر کھڑے ہوتے تھے۔

## بَابُ سُجُوْدِ الْاَنْفِ

## باب: ناک پر سجدہ کرنا

**2970** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعٍ، وَلَا اَكُفَّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا، عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْاَنْفِ، ثُمَّ يُمِرُّ يَدَيْهِ عَلٰى جَبْهَتِهِ، وَاَنْفِهِ، وَالْكَفَّيْنِ، وَالرُّكْبَتَيْنِ، وَالْقَدَمَيْنِ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے سات (اعضاء) پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے (اور اس بات کا حکم دیا گیا ہے) کہ میں (نماز کے دوران) اپنے بالوں یا کپڑے کو نہ موڑوں اور پیشانی اور ناک پر سجدہ کروں''۔ پھر آپ اپنے ہاتھ اپنی پیشانی اور ناک پر لے کر گئے

2970-صحيح البخارى، كتاب الاذان، ابواب صفة الصلاة، باب السجود على الانف، حديث:791، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب اعضاء السجود، حديث:785، صحيح ابن خزيمة، كتاب الصلاة، باب الامر بالسجود على الاعضاء السبعة اللواتي يسجدن مع المصلى اذا، حديث:608، مستخرج ابى عوانة، باب فى الصلاة بين الاذان والاقامة فى صلاة المغرب وغيره، بيان حظر كفات الشعر والثياب فى الصلاة، حديث:1195، صحيح ابن حبان، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ذكر الامر للمرء اذا اراد السجود ان يسجد على الاعضاء السبعة، حديث:1947، سنن الدارمى، كتاب الصلاة، باب السجود على سبعة اعظم، حديث:1341، سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة ، باب السجود، حديث:879، السنن الصغرى، كتاب التطبيق، السجود على اليدين، حديث:1090، مصنف ابن ابى شيبة، كتاب الصلاة، ما يسجد عليه من اليد اى موضع هو، حديث:2656، السنن الكبرىٰ للنسائى، التطبيق، السجود على الانف، حديث:672، مسند احمد بن حنبل، مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب، حديث:2448، مسند ابن الجعد، عمرو بن دينار، حديث:1322، مسند ابى يعلى الموصلى، اول مسند ابن عباس، حديث:2407، المعجم الاوسط للطبرانى، باب الالف، من اسمه احمد، ديث:2328، المعجم الصغير للطبرانى، من اسمه احمد، حديث:91، المعجم الكبير للطبرانى، من اسمه عبد الله، وما اسند عبد الله بن عباس رضى الله عنهما، طاوس ، حديث:10660

''اور دونوں ہتھیلیوں' دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں (پر سجدہ کروں)''۔

**2971** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا، يَحْسَبُ اَنَّهُ يَاْثِرُ ذٰلِكَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةٍ: بِجَبْهَتِهٖ، وَكَفَّيْهِ، وَرُكْبَتَيْهِ، وَقَدَمَيْهِ، وَنُهِيَ اَنْ يَّكُفَّ شَعْرًا اَوْ ثَوْبًا

✸✸ طاؤس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ہے (یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا گیا ہے) کہ سات اعضاء پر سجدہ کیا جائے' پیشانی' دونوں ہتھیلیاں' دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں پر۔ اور اس بات سے منع کیا گیا ہے' (نماز کے دوران) بال یا کپڑے کو سمیٹا جائے۔

**2972** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ، وَلَا اَكُفَّ شَعْرًا، وَلَا ثَوْبًا قَالَ: الْجَبْهَةَ، ثُمَّ يَضَعُ يَدَهُ عَلَيْهَا، ثُمَّ يُمِرُّ اِلٰى اَنْفِهٖ، وَالْكَفَّيْنِ، وَالرُّكْبَتَيْنِ، وَالْقَدَمَيْنِ

✸✸ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے' میں سات اعضاء پر سجدہ کروں اور (نماز کے دوران) بال یا کپڑے کو نہ موڑوں''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پیشانی! پھر آپ نے اپنا ہاتھ پیشانی پر رکھا اور اُسے ناک تک لے کے آئے' دونوں ہتھیلیاں' دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

**2973** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعٍ، وَلَا يَكُفَّ شَعْرًا، وَلَا ثَوْبًا

✸✸ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا گیا کہ آپ سات اعضاء پر سجدہ کریں اور (نماز کے دوران) اپنے بال یا کپڑے کو نہ موڑیں۔

**2974** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلٰى سَبْعٍ: عَلٰى كَفَّيْهِ، وَرُكْبَتَيْهِ، وَاَطْرَافِ قَدَمَيْهِ، وَجَبِينِهٖ ثُمَّ مَرَّ يَمْسَحُ طَاوُسٌ اِذَا قَالَ: وَجَبِينِهٖ، ثُمَّ مَرَّ حَتّٰى يَمْسَحَ اَنْفَهُ وَلَا يَكُفَّ شَعْرًا، وَلَا الثِّيَابَ قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ: لَا اَدْرِي اَيَّ السَّبْعِ كَانَ اَبُوهُ يَبْدَاُ

✸✸ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے' آپ سات اعضاء پر سجدہ کریں' دونوں ہتھیلیاں' دونوں گھٹنے' دونوں پاؤں کے کنارے اور پیشانی۔ پھر طاؤس نے اپنا ہاتھ پھیرا' جب اُنہوں نے لفظ پیشانی بیان کیا' وہ اُس ہاتھ کو پھیرتے ہوئے ناک تک لے آئے اور یہ بھی حکم دیا گیا ہے' آپ بال یا کپڑے کو نہ موڑیں۔ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ وہ سات اعضاء کون سے تھے؟ جنہیں میرے والد واضح کرنا

چاہ رہے تھے۔

**2975** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قَدْ كَانَ مَنْ مَضَى يَقُوْلُوْنَ: يَسْجُدُ الْمَرْءُ عَلٰى وَجْهِهٖ وَكَفَّيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَقَدَمَيْهِ، وَلَا يَكُفُّ شَعْرًا، وَلَا ثَوْبًا

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: پہلے لوگ یہ کہا کرتے تھے کہ آدمی کو اپنے چہرے دونوں ہاتھوں دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں پر سجدہ کرنا چاہیے اور بالوں کو موڑنا نہیں چاہیے اور کپڑے کو موڑنا نہیں چاہیے۔

**2976** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، اَنَّهٗ سَاَلَ طَاوُسًا قَالَ: الْاَنْفُ مِنَ الْجَبِيْنِ؟ قَالَ: هُوَ خَيْرٌ

✵✵ ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے طاؤس سے سوال کیا: کیا ناک پیشانی کا حصہ ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ زیادہ بہتر ہے۔

**2977** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی الْحَكَمُ بْنُ اَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّهٗ قَالَ: ضَعْ اَنْفَكَ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْهُ الرَّغَمُ، قُلْتُ: مَا الرَّغَمُ؟ قَالَ: الْكِبْرُ

✵✵ عکرمہ بیان کرتے ہیں: تم اپنا ناک (زمین پر) رکھو تا کہ اُس سے رغم نکل جائے۔ میں نے دریافت کیا: رغم سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: تکبر۔

**2978** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِذَا سَجَدْتَ فَاَلْصِقْ اَنْفَكَ بِالْاَرْضِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تم سجدہ کرو تو اپنا ناک زمین پر رکھو۔

**2979** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ رَاَى الطِّيْنَ فِیْ اَنْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ وَكَانُوْا مُطِرُوْا مِنَ اللَّيْلِ

✵✵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُنہوں نے سجدے کے نشان میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناک پر مٹی لگی ہوئی دیکھی اُس رات بارش ہوئی تھی۔

**2980** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الشَّعْبِيَّ، عَنِ الرَّجُلِ يَسْجُدُ عَلٰى جَبِيْنِهٖ قَالَ: يُجْزِيْهِ

✵✵ جابر نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو صرف اپنی پیشانی پر سجدہ کرتا ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ اُس کے لیے جائز ہوگا۔

**2981** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى امْرَاَةً تَسْجُدُ وَتَرْفَعُ اَنْفَهَا، فَقَالَ فِيهَا قَوْلًا شَدِيدًا فِي الْكَرَاهَةِ لِرَفْعِهَا اَنْفَهَا

✿✿ عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک خاتون کو دیکھا کہ اُس نے سجدہ کرتے ہوئے ناک اُٹھایا ہوا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے اُس کے بارے میں شدید ناپسندیدگی کا اظہار کیا' کیونکہ اُس نے اپنا ناک اُٹھایا ہوا تھا۔

**2982** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يُصَلِّي - اَوِ امْرَاَةٍ - فَقَالَ: لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةً لَا يُصِيبُ الْاَنْفُ مِنْهَا مَا يُصِيبُ الْجَبِينَ

✿✿ عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک شخص کے پاس سے' یا شاید ایک خاتون سے گزرے' جو نماز پڑھ رہا تھا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسی نماز کو قبول نہیں کرتا' جس میں ناک وہاں نہیں پہنچتی' جہاں پیشانی پہنچتی ہے (یعنی ناک زمین پر نہیں لگائی جاتی)۔

**2983** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى قَالَ: رَآنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِي لَيْلَى وَاَنَا اُصَلِّي، فَقَالَ: يَا بُنَيَّ اَمِسَّ اَنْفَكَ الْاَرْضَ

✿✿ عبداللہ بن عیسیٰ بیان کرتے ہیں: عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' تو بولے: اے میرے بیٹے! تم اپنی ناک کو زمین کے ساتھ لگاؤ۔

**2984** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ وِقَاءٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: اسْجُدْ عَلَى اَنْفِكَ

✿✿ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: تم اپنی ناک پر سجدہ کرو۔

**2985** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي وِقَاءٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: اِذَا لَمْ تَضَعْ اَنْفَكَ مَعَ جَبِينِكَ لَمْ يُقْبَلْ مِنْكَ تِلْكَ السَّجْدَةُ

✿✿ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: اگر تم اپنی پیشانی کے ساتھ اپنی ناک نہیں رکھتے' تو تمہارا وہ سجدہ قبول نہیں ہوگا۔

**2986** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، يَسْجُدُ عَلَى اَنْفِهِ

✿✿ ابن سیرین فرماتے ہیں: آدمی اپنی ناک پر سجدہ کرے گا۔

**2987** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ وِقَاءٍ، عَنْ .......... سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ يَسْجُدُ عَلَى جَبِينِهِ وَلَا يَسْجُدُ عَلَى اَنْفِهِ قَالَ: يُجْزِيهِ

✿✿ (یہاں اصل کتاب میں کچھ الفاظ موجود نہیں ہیں) اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنی پیشانی پر سجدہ کرتا ہے' وہ ناک پر سجدہ نہیں کرتا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ اُس کے لیے جائز ہوگا۔

**2988** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: وَضْعُ الْاَنْفِ مَعَ الْجَبِينِ؟ قَالَ: اِنِّي لَاَسْجُدُ عَلَيْهِ مَرَّةً، وَمَرَّةً لَا اَسْجُدُ عَلَيْهِ، وَلَاَنْ اَسْجُدَ عَلَيْهِ اَحَبُّ اِلَيَّ

✿✿ ابن جریج' عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: ناک کو پیشانی کے ساتھ رکھا جائے

گا؟ اُنہوں نے فرمایا: کبھی میں اُس پر سجدہ کر لیتا ہوں اور کبھی اُس پر سجدہ نہیں کرتا' لیکن میں اُس پر سجدہ کروں' یہ میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔

**2989** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: كَانَ بَعْضُهُمْ يَقُولُ: مَنْ قَالَ: إِنَّ السُّجُودَ عَلَى الْأَنْفِ، فَسَجَدَ عَلَى جَبِينِهِ، وَلَمْ يَسْجُدْ عَلَى أَنْفِهِ أَجْزَأَهُ، وَمَنْ قَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ عَلَى أَنْفِهِ سُجُودٌ فَسَجَدَ عَلَى الْأَنْفِ وَلَمْ يَسْجُدْ عَلَى الْجَبِينِ لَمْ يُجْزِهِ

✱✱ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: بعض حضرات یہ کہتے ہیں: سجدہ ناک پر کیا جاتا ہے' اگر کوئی شخص اپنی پیشانی پر سجدہ کر لیتا ہے اور ناک پر سجدہ نہیں کرتا تو یہ اُس کے لیے جائز ہوگا' اور بعض حضرات یہ کہتے ہیں: ناک پر سجدہ نہیں کیا جاتا' اگر کوئی شخص ناک پر سجدہ کر لیتا ہے اور پیشانی پر سجدہ نہیں کرتا' تو یہ اُس کے لیے جائز نہیں ہوگا۔

## بَابُ كَفِّ الشَّعْرِ وَالثَّوْبِ

## باب: بال یا کپڑے موڑنا

**2990** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُخَوَّلٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَرَأْسُهُ مَعْقُوصٌ

✱✱ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' آدمی نماز ادا کرے' جبکہ اُس نے جُوڑا بنایا ہوا ہو۔

**2991** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ رَأَى أَبَا رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَرَّ بِحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، وَحَسَنٌ يُصَلِّي قَائِمًا وَقَدْ غَرَزَ ضَفْرَتَهُ فِي قَفَاهُ، فَحَلَّهَا أَبُو رَافِعٍ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ مُغْضَبًا، فَقَالَ لَهُ أَبُو رَافِعٍ: أَقْبِلْ عَلَى صَلَاتِكَ وَلَا تَغْضَبْ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ذَلِكَ كِفْلُ الشَّيْطَانِ يَقُولُ: مَقْعَدُ الشَّيْطَانِ يَعْنِي مَغْرِزَ ضَفْرَتِهِ

✱✱ سعید بن ابوسعید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے' حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اُس وقت کھڑے ہوئے نماز ادا کر رہے تھے اور اُنہوں نے اپنی گدّی پر جُوڑا بنایا ہوا تھا' حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے اُسے کھول دیا' حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے غصہ کے عالم میں اُن کی طرف رُخ کیا' تو حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: آپ نماز جاری رکھیں اور غصہ نہ کریں! کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''یہ شیطان کا حصہ ہے''۔

آپ یہ فرماتے ہیں: یہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے' یعنی وہ جگہ جہاں بال باندھے جاتے ہیں۔

**2992** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ هَاشِمٍ الْوَاسِطِيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: مَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰى ابْنٍ لَّهٗ وَهُوَ يُصَلِّي وَرَاْسُهٗ مَعْقُوصٌ فَجَبَذَهٗ حَتّٰى صَرَعَهٗ

✵✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے ایک صاحبزادے کے پاس سے گزرے' جو نماز ادا کر رہے تھے اور اُنہوں نے بالوں کا جوڑا بنایا ہوا تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں دھکا دے کر نیچے گرا دیا۔

**2993** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَعْقِصْ شَعْرَكَ فِي الصَّلَاةِ فَاِنَّهٗ كِفْلُ الشَّيْطَانِ

✵✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''نماز کے دوران تم اپنے بالوں کو نہ باندھو' کیونکہ یہ شیطان کا حصہ ہے''۔

**2994** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: يُكْرَهُ اَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَرَاْسُهٗ مَعْقُوصٌ، اَوْ يَعْبَثَ بِالْحَصَى، اَوْ يَتْفُلَ قِبَلَ وَجْهِهٖ، اَوْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ

✵✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے' جب آدمی نماز ادا کرے' تو اُس نے بالوں کو باندھا ہوا ہو' یا کنکریوں کے ساتھ کھیلے' یا اپنے سامنے یا دائیں طرف تھوک دے۔

**2995** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ هَاشِمٍ الْوَاسِطِيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: مَرَّ حُذَيْفَةُ بِابْنِهٖ وَهُوَ يُصَلِّي، وَلَهٗ ضَفْرَتَانِ قَدْ عَقَصَهُمَا، فَدَعَا بِشَفْرَةٍ فَقَطَعَ بِاِحْدَاهُمَا، ثُمَّ قَالَ: اِنْ شِئْتَ فَاصْنَعِ الْاُخْرٰى كَذَا، وَاِنْ شِئْتَ فَدَعْهَا

✵✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کے پاس سے گزرے' جو نماز ادا کر رہے تھے' اُس کے دونوں طرف بال تھے جنہیں اُس نے باندھا ہوا تھا' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے چھری منگوا کر اُن میں سے ایک کو کاٹ دیا اور پھر بولے: اگر تم چاہو تو دوسرے کے ساتھ بھی اس طرح کرلو اور اگر چاہو تو ایسے ہی رہنے دو۔

**2996** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: مَرَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَلٰى رَجُلٍ سَاجِدٍ وَّرَاْسُهٗ مَعْقُوصٌ، فَحَلَّهٗ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ: لَا تَعْقِصْ فَاِنَّ شَعْرَكَ يَسْجُدُ، وَاِنَّ لِكُلِّ شَعْرَةٍ اَجْرًا قَالَ: اِنَّمَا عَقَصْتُهٗ لِكَيْ لَا يَتَتَرَّبَ قَالَ: اَنْ يَّتَتَرَّبَ خَيْرٌ لَّكَ

✵✵ زید بن وہب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس سے گزرے' جو سجدہ کی حالت میں تھا اور اُس نے سر پر بال باندھے ہوئے تھے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اُنہیں کھول دیا' جب اُس شخص نے نماز مکمل کی تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: تم بال نہ باندھو' کیونکہ بال بھی سجدہ کرتے ہیں اور ہر بال کے عوض میں اجر ملتا ہے۔ اُس نے عرض کی: میں نے اس لیے باندھے تھے کہ یہ خاک آلود نہ ہو جائیں۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کا خاک آلود ہو جانا' تمہارے

حق میں زیادہ بہتر ہے۔

**2997** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى رَجُلًا يَسْجُدُ وَيَتَّقِي شَعْرَهُ بِيَدِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ امْحُ شَعْرَهُ قَالَ: فَسَقَطَ شَعْرُهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

✽✽ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا' جو سجدہ کرتے ہوئے ہاتھ کے ذریعہ اپنے بالوں کو بچا رہا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! تو اس کے بالوں کو مٹا دے۔ راوی کہتے ہیں: تو اُس کے بال گر گئے۔

**2998** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّ قَتَادَةَ قَالَ: صَلِعَ رَاْسُهُ وَحُدِّثْتُ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُمِرْتُ اَنْ لَا اَكُفَّ شَعْرًا، وَلَا ثَوْبًا قَالَ: لَا يَكُفُّ الشَّعْرَ عَنِ الْاَرْضِ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ قتادہ سے منقول ہے' تاہم قتادہ بیان کرتے ہیں: وہ شخص آگے سے گنجا ہو گیا۔ مجھے یہ بات بھی بتائی گئی ہے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ روایت نقل کی ہے' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''مجھے یہ حکم دیا گیا ہے' میں بال یا کپڑے کو نہ سمیٹوں''۔

راوی کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے' زمین سے کپڑے کو سمیٹنا۔

**2999** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ: اُصَلِّي فِي الْمَطَرِ فِي سَاجٍ لِي، وَالْمَاءُ يَسِيلُ بِجَنْبِي؟ قَالَ: لَا تَكُفَّهُ قَالَ: اِذًا يَفْسُدَ قَالَ: وَلَوْ، دَعْهُ فِي الْمَاءِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَلَا نَاْخُذُ بِهِ

✽✽ ابن جریج' عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا میں اپنی سبز چادر میں نماز ادا کر سکتا ہوں جبکہ بارش ہو رہی ہو اور پانی میرے پہلو میں بہہ رہا ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: تم اُس کو سمیٹنا نہیں۔ عطاء نے یہ بھی کہا کہ اس صورت میں نماز فاسد ہو جائے گی۔ اُنہوں نے کہا کہ اگر وہ پانی میں جا رہا ہو' تو پانی میں جانے دینا۔

امام عبدالرزاق کہتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں۔

**3000** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: نَزْعُ الرَّجُلِ رِدَاءَهُ مِنْ تَحْتِهِ، ثُمَّ لَا يَرْفَعُهُ مِنَ الْاَرْضِ اَكَفٌّ هُوَ بِانْزَاعِهِ؟ قَالَ: لَا بَاْسَ اِذَا جَلَسَ، اِنَّمَا ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: ایک شخص اپنے نیچے سے چادر نکال دیتا ہے اور پھر وہ اُسے زمین سے نہیں اُٹھاتا تو کیا اُس کا نیچے سے نکالنا موڑنا شمار ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جب وہ بیٹھا ہوا ہو' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ سجدہ کے عالم میں یہ حکم ہے (کہ کپڑے کو نہ موڑا جائے)۔

**3001** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: الرَّجُلُ يَكُفُّ شَعْرَهُ لِغَيْرِ صَلَاةٍ، ثُمَّ يُقَامُ الصَّلَاةُ قَالَ: لِيَنْشُرْ رَاْسَهُ وَلْيُرْخِهِ

✵✵ ابن جریج' عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: ایک شخص نماز کے علاوہ اپنے بال موڑ لیتا ہے پھر نماز کھڑی ہو جاتی ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ شخص اپنے بال کھول دے گا' اور اُنہیں لٹکا لے گا۔

**3002** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ يَكُفُّ اَحَدُهُمْ شَعْرَهُ الْحِينَ الطَّوِيلَ، مِنْ اَجْلِ قِيَامِهِ فِي مَاشِيَتِهِ وَعَمَلِهِ قَالَ: لَا بَاْسَ اِنَّمَا يَكُفُّ هٰذَا مِنْ اَجْلِ عَمَلِهِ، وَاِنَّمَا نُهِيَ عَنْ كَفِّ الشَّعْرِ لِلصَّلَاةِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: دیہات کا رہنے والا ایک شخص ایک طویل عرصہ تک اپنے بالوں کو موڑے رکھتا ہے' کیونکہ اُس نے اپنے جانوروں کی دیکھ بھال کرنی ہوتی ہے اور کام کاج کرنے ہوتے ہیں۔ تو عطاء جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ اُس شخص نے اپنے کام کاج کی وجہ سے بال موڑے ہوئے ہیں' جبکہ نماز کے لیے بار موڑنے سے منع کیا گیا ہے۔

**3003** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: هَلْ يُخْشَى اَنْ يَكُوْنَ الْعِمَامَةُ كَفًّا لِشَعْرٍ؟ قَالَ: اِنَّمَا يَصِيرُ ذٰلِكَ اِلَى النِّيَّةِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا اس بات کا اندیشہ ہے' عمامہ بالوں کے لیے رکاوٹ بن سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس کا تعلق نیت کے ساتھ ہوگا۔

**3004** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: يَضْفِرُ الرَّجُلُ قَرْنَيْهِ؟ قَالَ: لَا، اِنَّ ذٰلِكَ يَكُوْنُ لِغَيْرِ كَفِّهِ لِلصَّلَاةِ، الْعَمَائِمُ، وَضَفْرُ الْقَرْنَيْنِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص اپنے اطراف کے بالوں کی چوٹی بنا سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! نماز کے لیے اسے موڑنے کا اور طریقہ ہوگا' عمامہ باندھا جائے گا' اور اطراف کے بالوں کو باندھ لیا جائے گا۔

**3005** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: مَا اُحِبُّ اَنْ تَجْعَلَ ذُو الْقَرْنَيْنِ ضَفْرَتَيْهِ اِذَا طَالَتَا عَلٰى ظَهْرِهِ قَالَ: فَاَيْنَ؟ قَالَ: عَلٰى صَدْرِهِ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے' جب لمبے بالوں والے شخص کے بال اُس کی پشت پر آ رہے ہوں۔ ابن جریج نے دریافت کیا: کہاں تک ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: اُس کے سینے تک ہوں۔

**3006** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ وَضَعْتُ ذِرَاعَيَّ عَلَى الْاَرْضِ، وَكَفَفْتُ شَعْرِي وَثَوْبِي؟ قَالَ: فَلَا تُعِدْ، وَلَا تَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' اگر میں اپنی ایک کلائی زمین پر رکھ لیتا ہوں اور پھر اپنے بالوں اور کپڑے کو (زمین پر پڑنے سے) روک لیتا ہوں۔ اُنہوں نے جواب دیا: تم نہ تو نماز

کو دُہراؤ گے اور نہ سجدۂ سہو کرو گے۔

## بَابُ الْقَوْلِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

## باب: دوسجدوں کے درمیان (کیا) پڑھا جائے؟

**3007** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ، ثُمَّ يَجْلِسُ حَتّٰى يَقِرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ قَرَارَهُ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: آدمی سجدہ سے سر اُٹھائے گا پھر بیٹھ جائے یہاں تک کہ اُس کا ہر عضو اپنی جگہ پر آ جائے۔

**3008** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّمَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ وَالرَّكْعَةِ، فَيَمْكُثُ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَقُوْلَ الشَّيْءَ

✵✵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات جب رکوع یا سجدہ سے سر اُٹھاتے تھے تو درمیان میں ٹھہر جاتے تھے یہاں تک کہ کچھ پڑھتے تھے۔

**3009** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ: رَبِّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَاجْبُرْنِي، وَارْزُقْنِي وَبِهٖ يَاْخُذُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ

✵✵ حارث، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: وہ دوسجدوں کے درمیان یہ پڑھتے تھے:

''اے میرے پروردگار! تُو میری مغفرت کردے! مجھ پر رحم کر! مجھے مضبوط کردے! مجھے رزق عطا کر''۔

امام عبدالرزاق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

**3010** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، اَنَّهُ سَمِعَ مَكْحُوْلًا يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَاهْدِنِي، وَارْزُقْنِي، وَاجْبُرْنِي

✵✵ سعید بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے مکحول کو دوسجدوں کے درمیان یہ پڑھتے ہوئے سنا:

''اے اللہ! تُو میری مغفرت کردے' مجھ پر رحم کر' مجھے ہدایت نصیب کر' مجھے رزق عطا کر اور مجھے مضبوط کردے''۔

**3011** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: رَاَيْتُ اَبِيْ يَمْكُثُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو دوسجدوں کے درمیان ٹھہرتے ہوئے دیکھا ہے۔

**3012** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: كَانَ اَبِيْ يَقْرَاُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قُرْاٰنًا كَثِيرًا

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میرے والد دوسجدوں کے درمیان قرآن کے بہت سے حصے کی تلاوت

کرتے تھے۔

**3013** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ: تَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ شَيْئًا؟ قَالَ: مَا اَقُوْلُ بَيْنَهُمَا شَيْئًا

٭٭ منصور بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا: آپ دو سجدوں کے درمیان کچھ پڑھتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں ان کے درمیان کچھ نہیں پڑھتا۔

**3014** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ بُدَيْلٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا، اَوْ قَالَ: قَاعِدًا

٭٭ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ سے سر اُٹھاتے تھے تو اُس وقت تک سجدہ میں نہیں جاتے تھے جب تک پہلے سیدھے ہو کر بیٹھ نہیں جاتے تھے (یہاں پر ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔

## بَابُ النَّفْخِ فِي الصَّلَاةِ

## باب: نماز کے دوران پھونک مارنا

**3015** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ النَّفْخَ فِي الصَّلَاةِ

٭٭ ابن سیرین کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ نماز کے دوران پھونک مارنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

**3016** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ: ثَلَاثُ نَفَخَاتٍ يُكْرَهْنَ حَيْثُ يَسْجُدُ، وَنَفْخَةٌ فِي الشَّرَابِ، وَنَفْخَةٌ فِي الطَّعَامِ

٭٭ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: تین قسم کے پھونکنے کو مکروہ قرار دیا گیا ہے جب آدمی سجدہ میں جائے یا آدمی پینے کی چیز میں پھونک مارے یا کھانے پر پھونک مارے۔

**3017** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: مَنْ نَفَخَ فِي الصَّلَاةِ فَقَدْ تَكَلَّمَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جو شخص نماز کے دوران پھونک مارتا ہے وہ گویا کلام کرتا ہے۔

**3018** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: النَّفْخُ فِي الصَّلَاةِ بِمَنْزِلَةِ الْكَلَامِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نماز کے دوران پھونک مارنا کلام کرنے کی مانند ہے۔

**3019** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: النَّفْخُ فِي الصَّلَاةِ كَلَامٌ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نماز کے دوران پھونک مارنا' کلام ہے۔

**3020** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْاَمَةِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: لَا يَنْفُخْ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهِ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کوئی شخص نماز کے دوران پھونک نہ مارے۔

**3021** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ قَالَ: سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيَّ، وَسَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ، يَقُوْلَانِ: النَّفْخُ فِي الصَّلَاةِ كَلَامٌ

٭٭ ابراہیم نخعی اور سعید بن جبیر فرماتے ہیں: نماز کے دوران پھونک مارنا' کلام کرنا ہے۔

**3022** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: مَا اُبَالِي نَفَخْتُ اَوْ تَكَلَّمْتُ

٭٭ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: میں اس بات کی پروانہیں کرتا کہ میں نے پھونک ماری ہے' یا میں نے کلام کیا ہے۔

**3023** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ النَّفْخَ لِاَنَّهُ يُؤْذِي جَلِيْسَهُ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلے لوگ پھونک مارنے کو مکروہ سمجھتے تھے' کیونکہ یہ چیز ساتھ والے شخص کو تکلیف دیتی ہے۔

## بَابُ الْاِقْعَاءِ فِي الصَّلَاةِ

## باب: نماز میں اقعاء کے طور پر بیٹھنا

**3024** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً الْخُرَاسَانِيَّ، وَاَيُّوْبَ عَنِ الرَّجُلِ يُقْعِي اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّى يَسْجُدَ الْاُخْرَى، فَقَالَ اَيُّوْبُ: كَانَ الْحَسَنُ وَابْنُ سِيْرِيْنَ لَا يُقْعِيَانِ قَالَ عَطَاءٌ: كَذٰلِكَ كُنَّا نَسْمَعُ حَتَّى جَاءَنَا اَهْلُ مَكَّةَ بِغَيْرِ ذٰلِكَ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء خراسانی سے اور ایوب سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو جب سجدہ سے اُٹھتا ہے' تو دوسرے سجدہ میں جانے سے پہلے اقعاء کے طور پر بیٹھتا ہے۔ تو ایوب نے کہا: حسن بصری اور ابن سیرین اقعاء کے طور پر نہیں بیٹھتے تھے۔ جبکہ عطاء خراسانی نے کہا: ہم نے اسی طرح سن رکھا تھا' یہاں تک کہ اہلِ مکہ ہمارے پاس اس کے علاوہ صورت لے کر آئے۔

**3025** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ فَلَا يُقْعِيَنَّ اِقْعَاءَ الْكَلْبِ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص نماز ادا کرے' تو وہ کتے کی طرح اقعاء کے طور پر نہ بیٹھے۔

**3026** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنِ ابْنِ لَبِيبَةَ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ لَهُ: اِيَّاكَ وَحَبْوَةَ الْكَلْبِ وَالْاِقْعَاءَ، وَتَحَفَّظْ مِنَ السَّهْوِ حَتّٰى تَفْرُغَ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ

✽✽ ابن لبیبہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: تم کتے کی طرح بیٹھنے اور اقعاء کے طور پر بیٹھنے سے بچنا اور جب تک فرض نماز سے فارغ نہیں ہوجاتے اُس وقت تک سہو سے بچنے کی کوشش کرنا۔

**3027** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: الْاِقْعَاءُ عَقَبَةُ الشَّيْطَانِ

✽✽ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اقعاء کے طور پر بیٹھنا' شیطان کا ایڑی پر (بیٹھنا) ہے۔

**3028** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْاِقْعَاءَ وَالتَّوَرُّكَ

✽✽ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے' وہ اقعاء اور تورک کے طور پر بیٹھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

**3029** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ رَاَى ابْنَ عُمَرَ، وَابْنَ الزُّبَيْرِ، وَابْنَ عَبَّاسٍ يُقْعُونَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

✽✽ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ یہ لوگ دو سجدوں کے درمیان اقعاء کے طور پر بیٹھتے تھے۔

**3030** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ اَنْ تَمَسَّ عَقِبُكَ اِلْيَتَيْكَ فِى الصَّلَاةِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: یہ بات سنت ہے' تم سجدوں کے درمیان اپنی ایڑی کو اپنی سرین کے ساتھ مَس کرو۔

**3031** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ يَزِيْدَ، اَنَّهُ رَاَى عُمَرَ، وَابْنَ عُمَرَ يُقْعِيَانِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

✽✽ عبداللہ بن ابویزید بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کو دو سجدوں کے درمیان اقعاء کے طور پر بیٹھتے ہوئے دیکھا ہے۔

**3032** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عِكْرِمَةُ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: الْاِقْعَاءُ فِى الصَّلَاةِ هُوَ السُّنَّةُ

✽✽ عکرمہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نماز کے دوران اقعاء کے طور پر بیٹھنا سنت ہے۔

**3033** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ

عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يَّمَسَّ عَقِبُكَ اِلْيَتَيْكَ

قَالَ: قَالَ طَاوُسٌ: وَرَاَيْتُ الْعَبَادِلَةَ يُقْعُونَ ابْنَ عُمَرَ، وَابْنَ عَبَّاسٍ، وَابْنَ الزُّبَيْرِ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ بات سنت ہے تمہاری ایڑیاں تمہاری سرین سے مس ہو رہی ہوں۔

طاؤس بیان کرتے ہیں: میں نے حضرات عبادلہ کو اقعاء کے طور پر بیٹھتے ہوئے دیکھا ہے یعنی حضرت عبداللہ بن عمر حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو۔

**3034** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، اَنَّهُ رَاَى ابْنَ عُمَرَ يَفْعَلُ فِي السَّجْدَةِ الْاُولٰى مِنَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ خَصْلَتَيْنِ قَالَ: رَاَيْتُهُ يُقْعِي مَرَّةً اِقْعَاءً جَاثِيًا عَلٰى اَطْرَافِ قَدَمَيْهِ جَمِيعًا، وَمَرَّةً يَثْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَبْسُطُهَا جَالِسًا عَلَيْهَا، وَالْيُمْنٰى يَقُوْمُ عَلَيْهَا يَحْدِبُهَا عَلٰى اَطْرَافِ قَدَمَيْهِ جَمِيعًا قَالَ: رَاَيْتُهُ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِي السَّجْدَةِ الْاُولٰى مِنَ السَّجْدَتَيْنِ، وَفِي السَّجْدَةِ الثَّالِثَةِ مِنَ الْوِتْرِ ثُمَّ يَثْبُتُ فَيَقُوْمُ

✱✱ عطاء بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو طاق اور جفت رکعات والی نماز میں دو کام کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں ایک مرتبہ اقعاء کے طور پر گھٹنوں کے بل بیٹھے ہوئے دیکھا وہ اپنے قدموں کے اطراف کے سہارے بیٹھے ہوئے تھے اور ایک مرتبہ انہوں نے بائیں ٹانگ کو بچھالیا اور اسے پھیلا کر اس پر بیٹھ گئے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لیا انہوں نے اپنے دونوں پاؤں کے کنارے ایک طرف کر لیے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں دو سجدوں میں سے پہلے سجدہ میں ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے جبکہ وتر کے تیسرے سجدہ میں (بھی وہ ایسا کرتے تھے) اور پھر وہ سیدھے بیٹھ کر کھڑے ہو جاتے تھے۔

**3035** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُوْلُ: قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْاِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ؟ قَالَ: هِيَ السُّنَّةُ، فَقُلْنَا: اِنَّا لَنَرَاهُ جَفَاءً بِالرَّجُلِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بَلْ هِيَ سُنَّةُ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✱✱ طاؤس بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دونوں پاؤں پر اقعاء کے طور پر بیٹھنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: یہ سنت ہے! ہم نے کہا: ہم تو اس کے بارے میں یہ سمجھتے ہیں یہ آدمی کے ساتھ زیادتی ہے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ یہ تمہارے نبی کی سنت ہے۔

**3036** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنِ الْجُلُوْسِ فِي الصَّلَاةِ فِيْ مَثْنًى قَالَ: يَثْنِي الْيُسْرٰى تَحْتَ الْيُمْنٰى

✱✱ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے نماز کے دوران (بائیں ٹانگ) باہر نکال کر بیٹھنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: آدمی بائیں ٹانگ کو دائیں ٹانگ کے نیچے سے باہر نکال دے گا۔

**3037** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَفْتَرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرَى حَتَّى يُرَى ظَاهِرُهَا اَسْوَدَ

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنے بائیں ٹانگ کو بچھا لیتے تھے یہاں تک کہ اس کا ظاہری حصہ (زمین پر بچھے رہنے کی وجہ سے) سیاہ دکھائی دیتا تھا۔

**3038** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: رَمَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا جَلَسَ افْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى

٭٭ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی نماز کا جائزہ لیا' جب آپ بیٹھے تو آپ نے اپنی بائیں ٹانگ کو بچھا لیا۔

**3039** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَجْلِسُ فِي مَثْنَى، يَجْلِسُ عَلَى يُسْرَاهُ فَيَبْسُطُهَا جَالِسًا عَلَيْهَا، وَيُقْعِي عَلَى اَصَابِعِ يُمْنَاهُ جَاثِيًا عَلَيْهَا، تَاْتِيهَا وَرَاءَهُ عَلَى كُلِّ اَصَابِعِهَا

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ ٹانگ کو بچھا کر بیٹھے' وہ بائیں ٹانگ پر بیٹھے اور اُنہوں نے اُسے پھیلا دیا اور اُس پر بیٹھ گئے' اُنہوں نے اپنی دائیں ٹانگ کی انگلیوں کو اقعاء کے طور پر کر لیا' جیسے اُس کے گھٹنے کے بل بیٹھے ہوئے ہوں' اُن کی دائیں ٹانگ کی تمام انگلیاں اُن کے پیچھے تھیں۔

**3040** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، مِثْلَ خَبَرِ عَطَاءٍ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔

**3041** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: تَرَبَّعَ ابْنُ عُمَرَ فِي صَلَاتِهِ فَقَالَ: اِنَّهَا لَيْسَتْ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ وَلٰكِنِّي اَشْتَكِي رِجْلِي

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز کے دوران چار زانو بیٹھ گئے' اُنہوں نے فرمایا: یہ نماز میں سنت نہیں ہے' لیکن میری ٹانگ میں تکلیف ہے۔

**3042** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْاَلُ عَطَاءً: اَكَانَ يُسْتَحَبُّ اَنْ يَجْلِسَ الْمَرْءُ عَلَى يُسْرَى رِجْلَيْهِ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو عطاء سے سوال کرتے ہوئے سنا: کیا یہ بات مستحب ہے' آدمی نماز کے دوران بائیں ٹانگ پر بیٹھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

**3043** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: صَلَّى ابْنُ عُمَرَ فَتَرَبَّعَ، فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ وَاَنَا حَدِيثُ السِّنِّ، فَقَالَ: وَلِمَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: فَاِنَّكَ تَفْعَلُهُ قَالَ: اِنَّهَا لَيْسَتْ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ، وَلٰكِنْ سُنَّةُ الصَّلَاةِ اَنْ تَثْنِيَ الْيُسْرَى وَتَنْصِبَ الْيُمْنَى قَالَ: وَقَالَ عَبْدُ

اللّٰهِ: اِنِّي لَا يَحْمِلُنِيْ رِجْلَايَ

✽✽ عبداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز ادا کرتے ہوئے چارزانو بیٹھ گئے میں نے بھی ایسا ہی کیا' میں اُس وقت کم عمر تھا۔ اُنہوں نے دریافت کیا: تم نے ایسا کیوں کیا ہے؟ میں نے کہا: کیونکہ آپ نے ایسا کیا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: یہ نماز میں سنت نہیں ہے' نماز میں سنت یہ ہے' تم بائیں ٹانگ کو بچھالو اور دائیں پاؤں کو کھڑا کرلو۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے پاؤں میرا وزن نہیں اُٹھا پاتے ہیں۔

**3044** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ حَكِيمٍ، اَنَّهُ رَاَى ابْنَ عُمَرَ تَرَبَّعَ فِيْ سَجْدَتَيْنِ مِنَ الصَّلَاةِ عَلٰى صُدُورِ قَدَمَيْهِ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: اِنَّهَا لَيْسَتْ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ، وَلٰكِنِّي اَفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْ اَجْلِ اَنِّي اَشْتَكِي

✽✽ مغیرہ بن حکیم بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ نماز کے دوران وہ اپنے قدموں کے اگلے حصہ کے بل چارزانو بیٹھ گئے۔ مغیرہ نے اُن کے سامنے اس حوالے سے ذکر کیا' تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ نماز میں سنت نہیں ہے' لیکن میں نے ایسا اس لیے کیا ہے' میں بیمار ہوں۔

**3045** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: السُّنَّةُ فِي الْجُلُوسِ فِي الصَّلَاةِ اَنْ تَثْنِيَ الْيُسْرَى وَتُقْعِيَ بِالْيُمْنَى

✽✽ عبدالرحمٰن قاسم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نماز میں بیٹھنے کا سنت طریقہ یہ ہے' آپ اپنی بائیں ٹانگ کو بچھا لیں' اور دائیں پاؤں کو کھڑا کرلیں۔

**3046** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ طَلْحَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ نَصَبَ قَدَمَهُ الْيُمْنَى، وَافْتَرَشَ الْيُسْرَى - وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ الَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ - وَاِذَا جَلَسَ فِي الْاُخْرَيَيْنِ اَفْضَى بِمَقْعَدَتِهِ اِلَى الْاَرْضِ، وَنَصَبَ قَدَمَهُ الْيُمْنَى

✽✽ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب پہلی دو رکعات کے بعد نماز میں بیٹھتے' تو آپ اپنے دائیں پاؤں کو کھڑا کرلیتے تھے اور بائیں ٹانگ کو بچھا لیتے تھے' آپ انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کے ذریعہ اشارہ کرتے تھے' جب آپ آخری دو رکعات کے بعد بیٹھتے تھے' تو آپ اپنی تشریف گاہ کو زمین کے ساتھ ملا لیتے تھے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کرلیتے تھے۔

**3047** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ كَانَ يَفْتَرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَيُقْعِي بِالْيُمْنَى قَالَ: وَكَانَ الْحَسَنُ يَفْتَرِشُ الْيُمْنَى لِلْيُسْرَى

✽✽ ابن سیرین کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ اپنی بائیں ٹانگ کو بچھا لیتے تھے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کرلیتے

تھے۔راوی بیان کرتے ہیں: حسن بصری اپنے دائیں پاؤں کو بائیں کے لیے بچھا لیتے تھے۔

**3048** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ، وَاِنِّي اُقَلِّبُ الْحَصَى فِي الصَّلَاةِ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: اِنَّ تَقْلِيبَ الْحَصَى فِي الصَّلَاةِ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَلٰكِنْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى، وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى، وَقَبَضَ اَصَابِعَهُ وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ الَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ

٭٭ علی بن عبدالرحمٰن انصاری بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز ادا کی' میں نے نماز کے دوران کنکریاں اُلٹنا پلٹنا شروع کر دیں' جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو اُنہوں نے فرمایا: نماز کے دوران کنکریاں پلٹنا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے' تمہیں اُس طرح کرنا چاہیے' جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے' جب آپ نماز میں بیٹھتے تھے تو آپ اپنا بایاں ہاتھ اپنے بائیں زانو پر رکھتے تھے اور دایاں ہاتھ دائیں زانو پر رکھتے تھے' آپ اپنی تمام انگلیوں کو بند کر لیتے تھے اور پھر انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کے ذریعہ اشارہ کرتے تھے۔

**3049** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ خَالِدٌ قَالَ: بَلَغَنِي، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا جَلَسَ فِيْ مَثْنٰى تَبَطَّنَ الْيُسْرٰى فَجَلَسَ عَلَيْهَا، جَعَلَ قَدَمَهُ تَحْتَ اِلْيَتِهِ حَتّٰى اسْوَدَّ بِالْبَطْحَاءِ ظَهْرُ قَدَمِهِ

٭٭ خالد بیان کرتے ہیں: مجھ تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ روایت پہنچی ہے: آپ ٹانگ کو بچھا کر بیٹھتے تھے' آپ بائیں ٹانگ کو بچھا کر اُس پر تشریف فرما ہوتے تھے اور آپ اپنا پاؤں اپنی تشریف گاہ کے نیچے رکھ لیتے تھے' یہاں تک کہ زمین کی وجہ سے آپ کے پاؤں کا اوپری حصہ سیاہ ہو جاتا تھا۔

**3050** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ، عَنْ بُدَيْلٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَرِشُ رِجْلَهُ - اَوْ قَالَ: قَدَمَهُ - الْيُسْرٰى لِلْيُمْنٰى قَالَ: وَكَانَتْ تَنْهَانَا عَنْ عَقِبِ الشَّيْطَانِ

٭٭ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ٹانگ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے پاؤں کو بچھا لیتے تھے' بائیں ٹانگ کو دائیں کے لیے بچھاتے تھے۔راوی بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہمیں شیطان کی ایڑی کی منع کرتی تھیں' یعنی اقعاء کے طور پر بیٹھنے سے منع کرتی تھیں۔

**3051** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: كَانَ عَطَاءٌ يَشْتَكِي رِجْلَهُ الْيُسْرٰى، فَكَانَ يُخْرِجُ الْيُمْنٰى وَشِمَالُهُ مَقْبُوضَةٌ، فَيَقْبِضُهَا قَائِمَةً، فَقُلْتُ: اَلَا تَتَرَبَّعُ؟ قَالَ: اَكْرَهُ ذٰلِكَ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ لَوْ تَرَبَّعْتُ اَوْ بَسَطْتُ رِجْلِي اَمَامِي فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: اسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء کی بائیں ٹانگ میں تکلیف تھی' تو اُنہوں نے دائیں ٹانگ کو باہر نکالا' اُن کی بائیں ٹانگ سمٹی ہوئی تھی' اُنہوں نے اُس کے قیام کی حالت میں ہی اُسے بند رکھا۔ آپ نے کہا: آپ چارزانو کیوں نہیں بیٹھ جاتے؟ اُنہوں نے کہا: میں اسے مکروہ سمجھتا ہوں۔ میں نے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' اگر میں چارزانو بیٹھ جاتا ہوں؟ یا نماز کے دوران اپنی ٹانگ آگے کو پھیلا لیتا ہوں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: تم سجدۂ سہو کرو۔

**3052** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ هَيْثَمِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَاَنْ اَجْلِسَ عَلٰى رَضْفَيْنِ خَيْرٌ مِنْ اَنْ اَجْلِسَ فِي الصَّلَاةِ مُتَرَبِّعًا

٭٭ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں دو انگاروں پر بیٹھ جاؤں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ بہتر ہے' میں نماز میں چارزانو بیٹھوں۔

**3053** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَتَتَرَبَّعُ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَاَنْتَ شَابٌّ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: اُرِيْدُ اَنْ اَتَرَبَّعَ قَبْلَ التَّشَهُّدِ قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ حَتّٰى تَشَهَّدَ، فَاِذَا شَهَّدْتَ فَتَرَبَّعْ اَوِ احْتَبِ اَوِ اصْنَعْ مَا شِئْتَ، فَاِنْ فَعَلْتَ قَبْلَ التَّشَهُّدِ فِي الْمَكْتُوبَةِ فَاسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، فَاَمَّا فِي التَّطَوُّعِ فَاِنْ فَعَلْتَهُ فَلَا تَسْجُدْ قَالَ: وَاَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ تَتَشَهَّدَ مُتَبَطِّنًا يَسَارَكَ تَحْتَكَ، وَنَاصِبًا الْاُخْرٰى مُقْعِيًا عَلَيْهَا، اَصَابِعُهَا فِي التُّرَابِ، كَجُلُوْسِ ابْنِ عُمَرَ، قُلْتُ: فَاَضَعُ يَدِي الْيُسْرٰى كَذٰلِكَ قَبْلَ التَّشَهُّدِ؟ قَالَ: لَا، وَلَا اُحِبُّ ذٰلِكَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ دو رکعات کے بعد چارزانو بیٹھ جائیں گے؟ جبکہ آپ نوجوان ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے کہا: میں یہ ارادہ کرتا ہوں کہ میں تشہد سے پہلے چارزانو بیٹھ جاؤں؟ اُنہوں نے فرمایا: تم ایسا اُس وقت تک نہ کرو' جب تک تم تشہد نہیں کرتے' جب تم تشہد میں بیٹھو گے تو چارزانو بیٹھ جاؤ' یا احتباء کے طور پر بیٹھ جاؤ' یا جیسے تم چاہو ویسے کرلو' لیکن اگر تم فرض نماز میں تشہد سے پہلے ایسا کرتے ہو' تو پھر تم دو مرتبہ سجدۂ سہو کرو گے' جہاں تک نفل نماز کا تعلق ہے' تو اگر تم اُس نماز میں ایسا کر لیتے ہو' تو پھر تم سجدۂ سہو نہیں کرو گے۔ اُنہوں نے یہ بات بیان کی کہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ یہ بات ہے' تم اس طرح تشہد میں بیٹھو' کہ تم اپنی بائیں ٹانگ کو اپنے نیچے بچھائے ہوئے ہو اور دائیں ٹانگ کو اقعاء کے طور پر کھڑے کیے ہوئے ہو' تمہاری انگلیاں مٹی میں ہوں' جس طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیٹھا کرتے تھے۔ میں نے دریافت کیا: کیا میں تشہد سے پہلے اپنا بایاں ہاتھ اسی طرح رکھوں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! مجھے یہ بات پسند نہیں ہے۔

## بَابُ الرَّجُلُ يَجْلِسُ مُعْتَمِدًا عَلٰى يَدَيْهِ فِي الصَّلَاةِ

## باب: آدمی کا نماز کے دوران ہاتھوں کے سہارے پر بیٹھنا

**3054** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهٰى

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّجْلِسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلٰى يَدَيْهِ

✽✽ نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' آدمی نماز میں اس طرح بیٹھے کہ اُس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے سہارا لیا ہوا ہو۔

**3055** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَاٰى رَجُلًا جَالِسًا مُعْتَمِدًا عَلٰى يَدَيْهِ، فَقَالَ: مَا يُجْلِسُكَ فِيْ صَلَاتِكَ جُلُوْسَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ؟

✽✽ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو دیکھا' جو اپنے دونوں ہاتھوں سے سہارا لے کر بیٹھا ہوا تھا' تو اُنہوں نے فرمایا: تم اپنی نماز کے دوران اس طرح کیوں بیٹھتے ہوئے ہو؟ جس طرح وہ لوگ بیٹھتے ہیں' جن پر غضب کیا گیا۔

**3056** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ رَاٰى رَجُلًا جَالِسًا مُعْتَمِدًا بِيَدِهِ عَلَى الْاَرْضِ، فَقَالَ: اِنَّكَ جَلَسْتَ جِلْسَةَ قَوْمٍ عُذِّبُوا

✽✽ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو اپنے ہاتھ کے ذریعہ زمین پر سہارا لے کر بیٹھے ہوئے دیکھا' تو فرمایا: تم اس طرح بیٹھے ہوئے ہو' جس طرح وہ لوگ بیٹھتے تھے' جن پر عذاب نازل ہوا۔

**3057** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ الشَّرِيدِ، يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ وَضْعِ الرَّجُلِ شِمَالَهُ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ: هِيَ قَعْدَةُ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ

✽✽ عمرو بن شرید' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے ایسے شخص کے بارے میں' جو نماز میں بیٹھنے کے دوران پاؤں بائیں طرف کر لیتا ہے' اُس کے بارے میں یہ فرمایا ہے: یہ اُن لوگوں کے بیٹھنے کا طریقہ ہے' جن پر غضب نازل ہوا۔

## بَابُ مَا يَقْعُدُ لِلتَّشَهُّدِ

## باب: تشہد کے لیے کس طرح بیٹھا جائے؟

**3058** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: سَمِعَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَجُلًا حِيْنَ جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ يَقُوْلُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ قَبْلَ التَّشَهُّدِ، فَانْتَهَرَهُ يَقُوْلُ: ابْتَدِئْ بِالتَّشَهُّدِ

✽✽ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو نماز میں بیٹھنے کے دوران یہ پڑھتے ہوئے سنا: الحمد للہ! اُس نے تشہد سے پہلے یہ کلمات پڑھے تھے' تو حضرت عبداللہ بن عباس نے اُسے ڈانٹا اور کہا: تم پہلے تشہد کے کلمات پڑھو۔

**3059** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ طَاوُسًا يَقُولُ: لَا اَعْلَمُ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ اِلَّا التَّشَهُّدَ

ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میرے علم کے مطابق دو رکعات کے بعد صرف تشہد پڑھا جائے گا۔

**3060** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: الْمَثْنَى الْاُولٰى اِنَّمَا هُوَ لِلتَّشَهُّدِ، وَاِنَّ الْاٰخِرَ لِلدُّعَاءِ وَالرَّغْبَةِ، وَالْاٰخَرُ اَطْوَلُهُمَا

عطاء فرماتے ہیں: پہلے والی دو رکعات تشہد کے لیے ہیں اور آخری والی دعا اور رغبت کے لیے ہیں اور آخری (رکعت کے بعد بیٹھتے ہوئے قعدہ) طویل ہوگا۔

## بَابُ التَّشَهُّدِ

## باب: تشہد کا بیان

**3061** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، وَمَنْصُورٍ، وَحُصَيْنٍ، وَالْاَعْمَشِ، وَاَبِي هَاشِمٍ،

3061-صحيح البخاري، كتاب الاذان، ابواب صفة الصلاة، باب التشهد في الآخرة، حديث:809، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب التشهد في الصلاة، حديث:637، صحيح ابن خزيمة، كتاب الصلاة، باب التشهد في الركعتين وفي الجلسة الاخيرة، حديث:679، مستخرج ابي عوانة، باب في الصلاة بين الاذان والاقامة في صلاة المغرب وغيره، باب ايجاب اختيار الدعاء بعد الفراغ من التشهد وحكم السلام علي، حديث:1602، صحيح ابن حبان، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ذكر وصف التشهد الذي يتشهد المرء في صلاته، حديث:1972، سنن الدارمي، كتاب الصلاة، باب : في التشهد، حديث:1362، سنن ابي داؤد، كتاب الصلاة، باب تفريع ابواب الركوع والسجود، باب التشهد، حديث:838، سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة ، باب ما جاء في التشهد، حديث:895، الجامع للترمذي، ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في التشهد، حديث: 271، السنن الصغرى، كتاب التطبيق، كيف التشهد الاول، حديث:1155، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الصلاة، في التشهد في الصلاة كيف هو، حديث:2949، السنن الكبرىٰ للنسائي، التطبيق، التشهد الاول، حديث:743، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب ما ينبغي ان يقال : في الركوع والسجود، حديث:884، مشكل الآثار للطحاوي، باب بيان مشكل الوجه فيما ذكرناه من الاختلاف في الصلاة علي، حديث:1866، سنن الدارقطني، كتاب الصلاة، باب صفة التشهد ووجوبه واختلاف الروايات فيه، حديث:1147، السنن الكبرىٰ للبيهقي، كتاب الصلاة، جماع ابواب صفة الصلاة، باب مبتدا فرض التشهد، حديث:2628، مسند احمد بن حنبل، مسند عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه، حديث:3514، مسند الطيالسي، ما اسند عبد الله بن مسعود رضي الله عنه، حديث:243، مسند ابن الجعد، حماد عن ابي وائل، حديث:320، البحر الزخار مسند البزار، ما روى ابو وائل شقيق بن سلمة ، حديث:1497، مسند ابي يعلى الموصلي، مسند عبد الله بن مسعود، حديث:4949، المعجم الكبير للطبراني، من اسمه عبد الله، ومن مسند عبد الله بن مسعود رضي الله عنه، باب، حديث:9714

عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ، وَعَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، وَاَبِی الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كُنَّا لَا نَدْرِیْ مَا نَقُوْلُ فِي الصَّلَاةِ، فَكُنَّا نَقُوْلُ: السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ، السَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيلَ، السَّلَامُ عَلٰى مِيكَائِيلَ، فَعَلَّمَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَا تَقُوْلُوا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ، اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ، فَاِذَا جَلَسْتُمْ فِیْ رَكْعَتَيْنِ فَقُوْلُوْا: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ قَالَ اَبُوْ وَائِلٍ فِیْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا قُلْتَهَا اَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَفِي الْاَرْضِ وَقَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ فِیْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ: اِذَا قُلْتَهَا اَصَابَتْ كُلَّ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ اَوْ نَبِيٍّ مُرْسَلٍ اَوْ عَبْدٍ صَالِحٍ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ

✵✵ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں یہ معلوم نہیں تھا' ہمیں نماز میں کیا پڑھنا چاہیے تو ہم نے یہ کہنا شروع کیا: اللہ تعالیٰ پر سلام ہو! حضرت جبریل پر سلام ہو! حضرت میکائیل پر سلام ہو! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تعلیم دی اور ارشاد فرمایا: تم لوگ یہ نہ کہو کہ اللہ تعالیٰ پر سلام ہو' کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلامتی عطا کرنے والا ہے' جب تم دو رکعات ادا کرنے کے بعد بیٹھو' تو یہ پڑھو:

''ہر طرح کی زبانی' جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اُس کی برکتیں نازل ہوں! ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو!''

یہاں ایک راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب تم یہ کلمات پڑھ لو گے' تو آسمان اور زمین میں موجود ہر نیک بندے پر سلام پہنچ جائے گا''۔

جبکہ ایک راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جب تم یہ کلمات پڑھ لو گے' تو ہر مقرب فرشتے' مرسل نبی اور نیک بندے تک سلام پہنچ جائے گا'' (پھر یہ پڑھنا ہے:)

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد اُس کے بندے اور رسول ہیں''۔

**3062** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: جَاءَ رَبِيْعُ بْنُ خُثَيْمٍ، اِلٰى عَلْقَمَةَ يَسْتَشِيْرُهُ اَنْ يَّزِيْدَ فِيْهَا: وَمَغْفِرَتُهُ، قَالَ عَلْقَمَةُ: اِنَّمَا نَنْتَهِیْ اِلٰى مَا عَلِمْنَاهُ

✵✵ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: ربیع بن خثیم' علقمہ کے پاس آئے' وہ اُن سے یہ مشورہ کرنا چاہ رہے تھے کہ کیا وہ ان کلمات میں لفظ ''اُس کی مغفرت'' کا اضافہ کر دیں؟ تو علقمہ نے کہا: ہم صرف وہاں تک پڑھیں گے' جہاں تک ہمیں تعلیم دی گئی ہے۔

**3063** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ:

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُلِّمَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ وَجَوَامِعَهُ - أَوْ جَوَامِعَ الْخَيْرِ وَخَوَاتِمَهُ - وَإِنَّا كُنَّا لَا نَدْرِي مَا نَقُولُ فِي صَلَاتِنَا حَتَّى عَلَّمَنَا قَالَ: قُولُوا: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

✱✱ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بھلائی کے کلمات اور جامع ترین کلمات کی تعلیم دی ہے۔ (راوی کو شک ہے یہاں الفاظ میں تقدیم و تاخیر ہے) ہمیں یہ نہیں معلوم تھا' ہمیں نماز میں کیا پڑھنا چاہیے یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اس کی تعلیم دی' آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ یہ پڑھو:

''ہر طرح کی زبانی' جسمانی اور مالی عبادات' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اُس کی برکتیں نازل ہوں! ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد' اللہ تعالیٰ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں''۔

**3064** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ النَّاسُ يَقُولُونَ: السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ، السَّلَامُ عَلَى مِيكَائِيلَ، السَّلَامُ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُولُوا السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ، فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ قَالَ: فَعَلَّمَهُمُ التَّشَهُّدَ فَقَالَ: قُولُوا: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

✱✱ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے ہم نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے' تو لوگ یہ کہتے تھے: اللہ تعالیٰ پر سلام ہو' حضرت جبرائیل پر سلام ہو' حضرت میکائیل پر سلام ہو' مقرب فرشتوں پر سلام ہو' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ یہ نہ کہو کہ اللہ تعالیٰ پر سلام ہو' کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلامتی عطا کرنے والا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو تشہد کے کلمات کی تعلیم دی' آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ یہ پڑھو:

''ہر طرح کی زبانی' جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو' اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں' ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''۔

**3065** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

الرَّقَاشِيِّ، اَنَّ اَبَا مُوْسَى صَلَّى بِاَصْحَابِهٖ صَلَاةً قَالَ: فَلَمَّا جَلَسَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اُقِرَّتِ الصَّلَاةُ بِالْبِرِّ وَالزَّكَاةُ قَالَ: فَلَمَّا فَرَغَ اَبُو مُوْسَى مِنْ صَلَاتِهٖ قَالَ: اَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ هٰذَا وَكَذَا؟ فَاَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ اَبُو مُوْسَى: يَا حِطَّانُ، لَعَلَّكَ قَائِلُهَا؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا وَاللّٰهِ مَا قُلْتُهَا، وَلَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ تَبْكَعَنِيْ لَهَا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اَنَا قَائِلُهَا، وَمَا اَرَدْتُ بِهَا اِلَّا الْخَيْرَ، فَقَالَ اَبُو مُوْسَى: اَمَا تَعْلَمُوْنَ كَيْفَ صَلَاتُكُمْ؟ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا، فَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا، وَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا، فَقَالَ: اِذَا صَلَّيْتُمْ فَاَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ، فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا، وَاِذَا قَالَ: (غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ) (الفاتحة: 7) فَقُوْلُوْا: آمِيْنَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ، وَاِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوْا وَارْكَعُوْا، فَاِنَّ الْاِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَتِلْكَ بِتِلْكَ، وَاِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، فَقُوْلُوْا: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، يَسْمَعِ اللّٰهُ لَكُمْ، فَاِنَّهٗ قَضَى عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، فَاِذَا كَانَ عِنْدَ الْقُعُوْدِ فَلْيَقُلْ اَحَدُكُمْ اَوَّلَ مَا يَقْعُدُ: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ، الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

❋❋ حطان بن عبداللہ رقاشی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو ایک نماز پڑھائی۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب وہ بیٹھے تو حاضرین میں سے ایک شخص نے یہ کہا: نماز کو نیکی اور زکوٰۃ (یا تزکیہ) کے ساتھ ملا دیا گیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو انہوں نے دریافت کیا: یہ کلمہ کس نے کہا ہے؟ تو تمام لوگ خاموش رہے انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے حطان! شاید تم نے یہ کلمہ کہا ہے؟ میں نے کہا: جی نہیں! اللہ کی قسم! میں نے یہ کلمہ نہیں کہا ہے ویسے مجھے یہ اندیشہ تھا' آپ اس کے حوالے سے مجھ پر ہی شک کریں گے۔ پھر حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا: میں نے یہ کلمات کہے ہیں اور میں نے ان کے ذریعہ صرف بھلائی کا ارادہ کیا ہے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ نہیں جانتے ہو کہ تمہیں نماز کیسے پڑھنی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ہمارے سامنے سنتیں بیان کیں اور ہمیں نماز کا طریقہ تعلیم دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

''جب تم نماز ادا کرو' تو صفیں درست کرلو اور تم میں سے کوئی ایک شخص تمہاری امامت کرے' جب وہ تکبیر کہے' تو تم تکبیر کہو' جب وہ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین پڑھ لے' تو تم آمین کہو' اللہ تعالیٰ تمہاری دعا کو قبول کرے گا' جب وہ تکبیر کہہ کر رکوع میں جائے' تو تم بھی تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے جاؤ' امام کو تم سے پہلے رکوع میں جانا چاہیے اور تم سے پہلے رکوع سے اٹھنا چاہیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اُس کے برابر ہو جائے گا۔ پھر جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ پڑھتے تو تم لوگ ربنا لک الحمد پڑھو' اللہ تعالیٰ تمہاری دعا کو قبول کرے گا' کیونکہ اُس نے اپنے نبی کی زبانی یہ فیصلہ سنا دیا ہے' جس شخص نے اُس کی حمد بیان کی' اللہ تعالیٰ نے اُس حمد کو سن لیا اور جب بیٹھو' تو اُس وقت تم میں سے ہر شخص بیٹھنے کے آغاز میں یہ پڑھے:

''ہرطرح کی زبانی اور مالی عبادات' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں اور جسمانی عبادات' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اُس کی برکتیں نازل ہوں! ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد' اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں''۔

**3066** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ الطَّيِّبَاتُ، الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری یہ پڑھتے تھے:

''ہرطرح کی زبانی اور مالی عبادات' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں اور جسمانی عبادات' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اُس کی برکتیں نازل ہوں! ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد' اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں''۔

**3067** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ: شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يُعَلِّمُ التَّشَهُّدَ فَقَالَ: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ، الزَّاكِيَاتُ لِلَّهِ، الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَكَانَ مَعْمَرٌ يَاْخُذُ بِهِ، وَاَنَا آخُذُ بِهِ

✵✵ عبدالرحمٰن بن عبدالقاری بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' وہ تشہد کی تعلیم دے رہے تھے' اُنہوں نے فرمایا: (تم یہ پڑھو:)

''ہرطرح کی زبانی عبادات' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' ہرطرح کی مالی عبادات' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' ہرطرح کی جسمانی عبادات' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اُس کی برکتیں نازل ہوں! ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد' اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں''۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: معمر نے اس کو اختیار کیا ہے اور میں بھی اسے اختیار کرتا ہوں۔

**3068** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ، عَنْ عُمَرَ، مِثْلَ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ، اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْنَا،

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں' ہم پر سلام ہو!''

**3069** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، مِثْلَ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ، اِلَّا اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ اَوَّلِهِ: بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَاءِ، وَيَجْعَلُ مَكَانَ الزَّاكِيَاتِ الْمُبَارَكَاتِ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ زہری سے منقول ہے' تاہم اس کے آغاز میں یہ کلمات ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے' جو سب سے بہترین اسم ہے''۔

اور اس روایت میں لفظ الذاکیات کی جگہ المبارکات (برکت والی) شامل ہے۔

**3070** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَابْنَ الزُّبَيْرِ، يَقُوْلَا فِي التَّشَهُّدِ فِي الصَّلَاةِ: التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ لِلّٰهِ، الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ قَالَ: لَقَدْ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُهُنَّ عَلَى الْمِنْبَرِ يُعَلِّمُهُنَّ النَّاسَ قَالَ: وَلَقَدْ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُهُنَّ كَذٰلِكَ قُلْتُ: فَلَمْ يَخْتَلِفْ فِيْهَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَّابْنُ الزُّبَيْرِ؟ قَالَ: لَا

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم کو نماز میں تشہد کے دوران یہ پڑھتے ہوئے سنا ہے:

''ہر طرح کی زبانی' برکت والی عبادات' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' جسمانی اور مالی عبادات' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اُس کی برکتیں نازل ہوں! ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد' اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں''۔

عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو یہ کلمات منبر پر بیان کرتے ہوئے سنا' وہ لوگوں کو ان کی تعلیم دے رہے تھے۔

عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بھی یہ کلمات اسی طرح پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم ان میں سے کسی لفظ کے بارے میں اختلاف نہیں کیا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

**3071** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِي التَّشَهُّدِ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ وَالصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ قَالَ طَاوُسٌ فِي التَّشَهُّدِ: كَانَ يُعَلَّمُ كَمَا يُعَلَّمُ الْقُرْآنُ

✲✲ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ تشہد میں یہ پڑھتے تھے:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے' ہر طرح کی زبانی' برکت والی اور جسمانی اور مالی عبادات' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں! ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں''۔

تشہد کے بارے میں طاؤس کا یہ کہنا تھا کہ اس کی تعلیم اسی طرح دی جاتی تھی جس طرح قرآن کی تعلیم دی جاتی تھی (یعنی ہر ایک لفظ کا خیال رکھا جاتا تھا)۔

**3072** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ، عَنْ طَاوُسٍ فِي التَّشَهُّدِ كَمَا اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَجْعَلْ فِيهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ. قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، فَقَالَ: اِنَّ طَاوُسًا قَدْ رَجَعَ عَنْ بَعْضِهِ، فَعَرَّفْتُ ذٰلِكَ طَاوُسًا فَاَنْكَرَ اَنْ يَكُونَ رَجَعَ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ، وَقَالَ: لَوْ اَنِّي لَمْ اَسْمَعْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اِلَّا مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ

✲✲ سلیمان احول نے تشہد کے بارے میں طاؤس سے اسی طرح روایت نقل کی ہے' جس طرح طاؤس کے صاحبزادے نے نقل کی ہے' البتہ انہوں نے اس کے کلمات میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کا ذکر نہیں کیا۔

عبدالرحمن بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ سعید بن جبیر سے کیا تو وہ بولے: طاؤس نے اس کے بعض کلمات سے رجوع کر لیا تھا' جب میں نے طاؤس کی توجہ اس بات کی طرف دلائی' تو انہوں نے اس بات سے انکار کر دیا کہ انہوں نے اس میں سے کسی کلمہ سے رجوع کیا ہے اور انہوں نے یہ کہا کہ اگر میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ایک یا دو سے زیادہ مرتبہ ایسا بیان کرتے ہوئے نہ سنا ہوتا (تو میں ان کلمات کو نہ پڑھتا)۔

**3073** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِنَافِعٍ: كَيْفَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَتَشَهَّدُ؟ فَقَالَ: كَانَ يَقُولُ: بِسْمِ اللّٰهِ، التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ بَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، ثُمَّ يَتَشَهَّدُ: شَهِدْتُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، شَهِدْتُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا لَهُ، شَهِدْتُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ يُوَالِي بِهِنَّ التَّسْلِيمَ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے نافع سے دریافت کیا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تشہد کیسے پڑھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ یہ پڑھتے تھے:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' ہر طرح کی زبانی عبادات' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' جسمانی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' مالی عبادات' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں! ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو!''

پھر وہ تشہد کے کلمات پڑھتے تھے:

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' وہ سلام پھیرنے تک یکے بعد دیگرے یہی کلمات کہتے رہتے تھے۔

**3074** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، لَا يُسَلِّمُ فِي الْمَثْنَى الْاُولَى، كَانَ يَرَى ذٰلِكَ فَسْخًا لِصَلَاتِهِ قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَاَمَّا اَنَا فَاُسَلِّمُ

* * سالم بیان کرتے ہیں: پہلے والی دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام نہیں پھیرا جائے گا' وہ یہ سمجھتے تھے کہ ایسا کرنے کی صورت میں نماز فسخ ہو جاتی ہے' جبکہ زہری کا یہ کہنا ہے' میں تو سلام پھیر دیتا ہوں۔

**3075** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ: السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَلَمَّا مَاتَ قَالُوْا: السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

* * عطاء بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سلام بھیجا کرتے تھے' جبکہ نبی اکرم ﷺ اُس وقت حیات تھے۔ (اُس کے کلمات یہ تھے:)

''اے نبی! آپ پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اُس کی برکتیں نازل ہوں''۔

جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا تو اُن لوگوں نے یہ پڑھنا شروع کیا:

''نبی اکرم ﷺ پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اُس کی برکتیں نازل ہوں''۔

**3076** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: وَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُ التَّشَهُّدَ فَقَالَ رَجُلٌ: وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُهُ وَعَبْدُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ كُنْتُ عَبْدًا قَبْلَ اَنْ اَكُوْنَ رَسُوْلًا، قُلْ: وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ

* * عطاء بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ تشہد کے کلمات کی تعلیم دے رہے تھے' تو ایک شخص نے یہ پڑھا:

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد اُس کے رسول اور اُس کے بندے ہیں''۔

تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں رسول بننے سے پہلے بندہ ہوں' تم یہ پڑھو:

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں''۔

**3077** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ خُصَيْفٍ الْجَزَرِيِّ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ جَاءَنِيْ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اخْتُلِفَ عَلَيْنَا فِي التَّشَهُّدِ، قَالَ فُلَانٌ: كَذَا، وَقَالَ فُلَانٌ: كَذَا، وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: كَذَا قَالَ: السُّنَّةُ سُنَّةُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

٭٭ خصیف جزری بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا' آپ میرے پاس تشریف لائے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! تشہد کے کلمات کے بارے میں ہمارے درمیان اختلاف ہو چکا ہے' فلاں نے کہا ہے' اس کے کلمات یوں ہیں' فلاں نے کہا ہے' اس کے کلمات یوں ہیں' جبکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا ہے' یہ کلمات یوں ہیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سنت طریقہ وہ ہے' جو عبداللہ بن مسعود کا معمول ہے۔

## بَابُ مَنْ نَسِيَ التَّشَهُّدَ

## باب: جو شخص تشہد پڑھنا بھول جائے

**3078** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَقَتَادَةَ، وَحَمَّادٍ فِيْ رَجُلٍ نَسِيَ التَّشَهُّدَ فِيْ آخِرِ صَلَاتِهِ حَتّٰى انْصَرَفَ قَالُوْا: لَا يُعِيدُ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ

٭٭ معمر' قتادہ اور حماد ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو نماز کے آخر میں تشہد پڑھنا بھول جاتا ہے' یہاں تک کہ نماز ختم کر دیتا ہے۔ تو ان لوگوں نے یہ فرمایا ہے: وہ نماز کو دُہرائے گا نہیں' کیونکہ اُس کی نماز مکمل ہو چکی ہے۔

**3079** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا صَلَاةَ مَكْتُوبَةً وَلَا تَطَوُّعَ إِلَّا بِتَشَهُّدٍ، قُلْتُ: فَنَسِيتُ التَّشَهُّدَ فِي الصُّبْحِ قَالَ: لَا تُعِدُ وَلَا تَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَتَشَهَّدْ حِيْنَ تَذْكُرُ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: تشہد کے بغیر نہ تو فرض نماز ہوتی ہے اور نہ ہی نفل نماز ہوتی ہے۔ میں نے کہا: اگر میں صبح کی نماز میں تشہد پڑھنا بھول جاؤں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: تم اُسے دُہراؤ گے نہیں اور سجدۂ سہو بھی نہیں کرو گے' جب تمہیں یاد آئے گا' اُس وقت تشہد کے کلمات پڑھ لو گے۔

**3080** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُسْلِمٍ الشَّامِيِّ، عَنْ حَمَلَةَ، رَجُلٌ مِنْ عَكٍّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: لَا تَجُوزُ صَلَاةٌ إِلَّا بِتَشَهُّدٍ

٭٭ حملہ نامی ایک صاحب جن کا تعلق ''عک'' سے ہے' اُنہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: تشہد کے بغیر نماز درست نہیں ہوتی۔

**3081** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ حُسَيْنٍ، عَنْ بُدَيْلٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ التَّحِيَّاتُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ

٭٭ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ دو رکعات کے درمیان التحیات پڑھا کرتے تھے۔

## بَابُ الْقَوْلِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

## باب: تشہد کے بعد کیا پڑھا جائے؟

**3082** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، أَنَّهُ

كَانَ يُعَلِّمُهُمُ التَّشَهُّدَ ثُمَّ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِ كُلِّهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عِبَادُكَ الصَّالِحُونَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ بِهِ عِبَادُكَ الصَّالِحُونَ، اللّٰهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ، رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا، وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ، رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ

✻✻ عمیر بن سعد' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ اُنہیں تشہد کے طریقہ کی تعلیم دیتے تھے اور پھر یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میں تجھ سے ہر قسم کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں' جس کا مجھے علم ہو اور جس کا مجھے علم نہ ہو' اور میں ہر قسم کی بُرائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں' خواہ مجھے اُس کا علم ہو یا مجھے اُس کا علم نہ ہو' اے اللہ! میں تجھ سے ہر وہ بھلائی مانگتا ہوں' جو تیرے نیک بندوں نے تجھ سے مانگی ہے اور میں ہر اُس چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں' جس کے شر سے تیرے نیک بندوں نے پناہ مانگی ہے' اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھلائی عطا کر اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچادے' اے ہمارے پروردگار! تو ہمارے گناہوں کی مغفرت کردے اور ہماری بُرائیوں کو ہم سے دور کردے اور ہمیں نیک لوگوں کا موت کے بعد ساتھ نصیب کرنا' اے ہمارے پروردگار! تو نے اپنے رسولوں کی زبانی ہمارے ساتھ جو وعدہ کیا ہے وہ (یعنی آخرت کی نعمتیں) ہمیں عطا کرنا اور تو قیامت کے دن ہمیں رسوانہ کرنا' بے شک تو وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا''۔

**3083** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْإِمَامِ قَالَ: يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقُولُ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، ثُمَّ يَتَعَوَّذُ سِرًّا، وَيَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ سِرًّا، ثُمَّ يَجْهَرُ بِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، ثُمَّ يُكَبِّرُ وَهُوَ يَهْوِي، ثُمَّ يَقُومُ فَيُكَبِّرُ وَهُوَ يَهْوِي، ثُمَّ يَجْلِسُ فِي الْأُولَيَيْنِ لِلتَّشَهُّدِ، وَلَا يَزِيدُ عَلَيْهِ، وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ التَّشَهُّدُ، وَخَمْسُ كَلِمَاتٍ جَوَامِعِ قَالَ الثَّوْرِيُّ: فَأَخْبَرَنِي مَنْصُورٌ قَالَ: قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ: الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا كَانُوا يَزِيدُونَ عَلَيْهِنَّ

✻✻ حارث بن یزید' ابراہیم نخعی کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے امام کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ تکبیر کہے گا' پھر سبحانك اللّٰهم وبحمدك پڑھے گا' پھر پست آواز میں اعوذ باللہ پڑھے گا' پھر پست آواز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے گا' پھر بلند آواز میں الحمدللّٰه رب العالمين پڑھے گا' اور پھر وہ جھکتے ہوئے تکبیر کہے گا' پھر وہ کھڑا ہو جائے گا' اور پھر جھکتے ہوئے (یعنی سجدہ میں جاتے ہوئے) تکبیر کہے گا' پھر وہ پہلی دو رکعات کے بعد تشہد کے لیے بیٹھ جائے گا' اور وہ تشہد سے زیادہ مزید کچھ نہیں پڑھے گا' پھر وہ بعد والی دو رکعات کے بعد بھی تشہد میں بیٹھے گا' اور پانچ جامع کلمات

پڑھے گا۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: منصور نے مجھے یہ بتایا کہ میں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کا کیا ہوگا؟ انہوں نے کہا: وہ لوگ تو اس سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔

**3084** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَلَيْسَ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ التَّشَهُّدِ؟ فَقَالَ: لَا يُزَادُ عَلَى التَّشَهُّدِ فِيمَا يُعْلَمُ مِنَ التَّشَهُّدِ، إِلَّا اَنْ يَقُوْلَ الْإِنْسَانُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ مَا شَاءَ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا تشہد کے ساتھ نبی اکرم ﷺ پر درود نہیں بھیجا جائے گا؟ انہوں نے جواب دیا: تشہد کے جو کلمات تعلیم دیئے گئے ہیں اُن میں تشہد کے کلمات کے علاوہ مزید اور کچھ نہیں ہے البتہ انسان تشہد کے بعد جو چاہے پڑھ سکتا ہے۔

**3085** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: يُجْزِيكَ التَّشَهُّدُ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✽✽ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجے بغیر صرف تشہد پڑھنا بھی تمہارے لیے کافی ہوگا۔

**3086** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ فِي الْمَثْنَى الْاٰخِرِ كَلِمَاتٍ يُعَلِّمُهُنَّ جِدًّا قَالَ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ قَالَ: كَانَ يُعَلِّمُهُنَّ وَيَذْكُرُهُنَّ عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✽✽ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ آخری دو رکعات ادا کرنے کے بعد والے تشہد میں کچھ کلمات پڑھتے تھے اور وہ اُن کی بہت زیادہ تعلیم دیتے تھے وہ یہ پڑھتے تھے:

''میں جہنم کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں میں دجال کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں میں قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں میں زندگی اور موت کی آزمائش سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں''۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ ان کلمات کی تعلیم دیتے تھے اور ان کلمات کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول قرار دیتے تھے۔

**3087** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ لِرَجُلٍ: اَقُلْتَهُنَّ فِي صَلَاتِكَ؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَاَعِدْ صَلَاتَكَ يَعْنِي هٰذَا الْقَوْلَ

✽✽ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے ایک شخص سے دریافت کیا: کیا تم نے اپنی نماز میں وہ کلمات پڑھے تھے؟ اُس نے جواب دیا: جی نہیں! تو طاؤس نے کہا: تم اپنی نماز کو دُہراؤ۔ اُن کی مراد یہ تھی کہ تم ان کلمات کو

اب پڑھ لو۔

**3088** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ

✵✵ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے' زندگی اور موت کی آزمائش سے اور دجال کی آزمائش کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

**3089** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: كَانَ اِذَا تَشَهَّدَ اَلْقَى رِدَاءَهُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ

✵✵ ہشام نے محمد (بن سیرین) کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' وہ آخری رکعت کے بعد جب تشہد پڑھتے تھے تو تشہد کے بعد اپنی چادر کو اُتار دیتے تھے۔

## بَابُ الرَّجُلُ يَكُونُ لَهُ وِتْرٌ وَالْاِمَامُ يَتَشَفَّعُ اَيَتَشَهَّدُ؟

## باب: جو آدمی طاق نماز ادا کرنا چاہتا ہو اور امام جفت رکعت والی نماز پڑھ رہا ہو تو کیا وہ آدمی تشہد پڑھے گا؟

**3090** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُقَاتِلٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مَعَ الْاِمَامِ اَوْ فَاتَهُ رَكْعَةٌ فَلَا يَتَشَهَّدْ مَعَ الْاِمَامِ، وَلْيُهَلِّلْ حَتّٰى يَقُومَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلثَّوْرِيِّ فَقَالَ: فِي كُلِّ جُلُوسٍ تَشَهُّدٌ

✵✵ حارث نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: جو شخص ایک رکعت امام کے ساتھ پائے یا جس شخص کی ایک رکعت امام کی اقتداء میں فوت ہو جائے' تو وہ امام کے ساتھ تشہد نہیں پڑھے گا' اُسے لا الٰہ الا اللہ پڑھتے رہنا چاہیے یہاں تک کہ وہ کھڑا ہو جائے۔ راوی نے یہ بات سفیان ثوری کے سامنے نقل کی تو اُنہوں نے کہا: ہر مرتبہ بیٹھنے کے دوران تشہد پڑھا جائے گا۔

**3091** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ قَالَ: سَاَلْتُ نَافِعًا، وَابْنَ شِهَابٍ، عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَا: يَتَشَهَّدُ

✵✵ امام مالک بیان کرتے ہیں: میں نے نافع اور ابن شہاب سے اس بارے میں دریافت کیا' تو اُن دونوں نے یہی جواب دیا: وہ تشہد پڑھے گا۔

**3092** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: يَتَشَهَّدُ

✳ ✳ زہری فرماتے ہیں: وہ تشہد پڑھے گا۔

**3093** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا كُنْتَ فِي وِتْرٍ جَالِسًا وَالْإِمَامُ فِي شَفْعٍ فَتَشَهَّدْ وَلَا تُسَلِّمْ، تَقُولُ: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ، الْمُبَارَكَاتُ لِلَّهِ، الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ، وَسَبِّحْ وَدَعِ السَّلَامَ وَتَشَهَّدْ هَكَذَا قُلْتُ: أَفَأُسَبِّحُ وَأُهَلِّلُ وَأُكَبِّرُ؟ قَالَ: فَلَا، إِنْ شِئْتَ

✳ ✳ عطاء فرماتے ہیں: جب تم طاق رکعت والی نماز میں بیٹھے ہوئے ہو اور امام جفت رکعت والی نماز میں بیٹھا ہوا ہو تو تم تشہد کے کلمات پڑھو گے لیکن سلام نہیں پھیرو گے تم یہ پڑھو گے:

''ہر طرح کی زبانی عبادات' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' ہر طرح کی برکت والی عبادات' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' ہر طرح کی جسمانی اور مالی عبادات' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں''۔

اور تم سبحان اللہ پڑھتے رہو گے' لیکن سلام نہیں پھیرو گے' تم اسی طرح تشہد ادا کرو گے۔ میں نے دریافت کیا: کیا میں سبحان اللہ' لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر بھی پڑھ سکتا ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اگر تم چاہو (تو پڑھ لو)۔

**3094** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا يَتَشَهَّدُ

✳ ✳ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ایسا شخص تشہد نہیں پڑھے گا۔

**3095** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: لَا يَتَشَهَّدُ

✳ ✳ عمرو بن دینار فرماتے ہیں: وہ شخص تشہد نہیں پڑھے گا۔

**3096** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا كَانَ لَهُ وِتْرٌ وَالْإِمَامُ فِي شَفْعٍ لَا يُسَلِّمُ فِي تَشَهُّدِهِ، كَانَ يَرَاهُ فَسْخًا لِصَلَاتِهِ

✳ ✳ سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کوئی طاق رکعت والی نماز پڑھ رہے ہوتے اور امام جفت رکعت والی نماز پڑھ رہا ہوتا تو وہ تشہد میں سلام نہیں پھیرتے تھے' وہ یہ سمجھتے تھے کہ اس طرح اُن کی نماز فسخ ہو جائے گی۔

**3097** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ مَعْمَرٌ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَأَنَا أَشْهَدُ وَأُسَلِّمُ فِي تَشَهُّدِي

✳ ✳ زہری فرماتے ہیں: ایسی صورتِ حال میں میں تشہد میں' تشہد کے کلمات بھی پڑھوں گا' اور سلام بھی پھیر دوں گا۔

## بَابُ مَا يَفُوتُ الْإِنْسَانَ مِنَ التَّشَهُّدِ

## باب: اگر انسان کا تشہد رہ جائے (تو وہ کیا کرے گا؟)

**3098** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا فَاتَتْكَ رَكْعَةٌ مَعَ الْإِمَامِ فَجَلَسَ، فَتَشَهَّدَ فِي شَفْعٍ وَأَنْتَ فِي وِتْرٍ، فَإِذَا انْصَرَفَ الْإِمَامُ فَأَوْفِ مِمَّا بَقِيَ مِنْ صَلَاتِكَ، ثُمَّ اسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

قُلْتُ: فَلَمْ اَسْجُدُ بِهِمَا؟ قَالَ: مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ لَا يُجْلَسُ فِي وِتْرٍ وَّلَا يُتَشَهَّدُ فِيهِ، وَمِنْ اَجْلِ اَنَّهُ جَلَسَ فِي وِتْرٍ، قُلْتُ: يَنْزِلُ ذٰلِكَ مِنْهُ بِمَنْزِلَةِ السَّهْوِ وَالْخَطَإِ قَالَ: نَعَمْ

✲ ✲ عطاء فرماتے ہیں: جب امام کے ساتھ تمہاری ایک رکعت رہ گئی ہو اور پھر وہ بیٹھ جائے اور جفت رکعت والی نماز میں تشہد پڑھے اور تمہاری طاق رکعت ہو تو جب امام نماز ختم کرے تو تم اپنی باقی رہ جانے والی نماز کو پورا کرلو اور پھر دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لو۔ (ابن جریج کہتے ہیں) میں نے دریافت کیا: میں یہ سجدے کیوں کروں گا؟ اُنہوں نے کہا: اس وجہ سے کہ طاق رکعت میں بیٹھا نہیں گیا اور اُن میں تشہد نہیں پڑھا گیا اور اس وجہ سے کہ وہ طاق رکعت میں بیٹھ گیا تھا۔ میں نے دریافت کیا: کیا اس چیز کو سہو اور خطاء کے حکم میں شمار کیا جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

**3099** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ مُسْلِمُ بْنُ مُصَبِّحِ بْنِ الزُّبَيْرِ: قَالَ: فَاتَتِ ابْنَ الزُّبَيْرِ رَكْعَتَيِ الظُّهْرِ، فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ قَامَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَاَتَمَّ الرَّكْعَةَ، فَلَمَّا سَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

✲ ✲ مسلم بن مصبح بن زبیر بیان کرتے ہیں: حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کی ظہر کی دو رکعات رہ گئیں' جب امام نے سلام پھیرا تو ابن زبیر کھڑے ہوئے' اُنہوں نے اپنی رکعت کو مکمل کیا' جب اُنہوں نے سلام پھیرا تو دو مرتبہ سجدۂ سہو کیا۔

**3100** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَابْنِ عُمَرَ اَنَّهُمَا كَانَا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاُخْبِرْتُ بَعْدَمَا مَاتَ عَطَاءٌ اَنَّهُ يَاْثِرُ حَدِيثَ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ذُؤَيْبٍ الْاَسْدِيِّ

✲ ✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے حضرت ابوسعید خدری اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' یہ دونوں صاحبان بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء کے انتقال کے بعد مجھے یہ بتایا گیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں جو روایت منقول ہے' وہ اسماعیل بن عبدالرحمٰن سے منقول ہے۔

**3101** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَفُوتُهُ رَكْعَةٌ، فَجَلَسَ فِي وِتْرٍ وَّالْاِمَامُ فِي شَفْعٍ، فَاِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ قَامَ فَاَوْفَى مَا بَقِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

✲ ✲ نافع بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ اُن کی ایک رکعت رہ گئی تھی' تو وہ طاق رکعت ادا کرنے کے بعد بیٹھ گئے' جبکہ امام اُس وقت جفت رکعت ادا کرنے کے بعد بیٹھا تھا' جب امام نے سلام پھیرا تو وہ کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے باقی رہ جانے والی نماز کو پورا کیا اور پھر دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لیا۔

**3102** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَاْتُوهَا تَسْعَوْنَ، وَلٰكِنِ ائْتُوهَا وَاَنْتُمْ تَمْشُونَ، وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ، وَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا،

وَمَا فَاتَكُمْ فَاتِمُّوا فَلَمْ يَذْكُرْ سُجُوْدَهُ

✸✸ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب نماز کھڑی ہو جائے' تو تم دوڑتے ہوئے اُس کی طرف نہ آ ؤ' بلکہ تم عام رفتار سے چلتے ہوئے اُس کی طرف آ ؤ اور تم پر پُرسکون رہنا لازم ہے' جتنی نماز تمہیں ملے اُسے ادا کرلو اور جو رہ گئی ہو اُسے (بعد میں) ادا کرلو''۔

اس روایت میں راوی نے سجدۂ سہو کرنے کا ذکر نہیں کیا۔

## بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا

**3103** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ، وَعَلٰى اَزْوَاجِهٖ، وَذُرِّيَّتِهٖ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ، وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ: وَكَانَ اَبِيْ يَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ

✸✸ ابوبکر بن محمد' ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھا کرتے تھے:

''اے اللہ! تُو حضرت محمد' اُن کے اہلِ بیت' اُن کی ازواج' اُن کی ذریت پر درود نازل فرما! جس طرح تُو نے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی آل پر درود نازل کیا' بے شک تُو لائقِ حمد اور بزرگی کا مالک ہے' اور تُو حضرت محمد' اُن کے اہلِ بیت' اُن کی ازواج اور اُن کی ذریت پر برکتیں نازل فرما! جس طرح تُو نے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی آل پر برکت نازل کی' بے شک تُو لائقِ حمد اور بزرگی کا مالک ہے''۔

طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میرے والد بھی اس کی مانند کلمات پڑھا کرتے تھے۔

**3104** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ شَفَاعَةَ مُحَمَّدٍ الْكُبْرٰى، وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ الْعُلْيَا، وَآتِهٖ سُؤْلَهُ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى، كَمَا آتَيْتَ اِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰى وَكَانَ مَعْمَرٌ رُبَّمَا ذَكَرَهُ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

✸✸ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ پڑھا کرتے تھے:

''اے اللہ! تُو حضرت محمد کی شفاعتِ کبریٰ کو قبول فرما اور اُن کے بلند درجہ کو مزید بلندی عطا فرما' تُو آخرت میں اور دنیا میں جو اُنہوں نے مانگا ہے' وہ اُنہیں عطا فرما' جس طرح تُو نے حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ کو عطا کیا تھا''۔

معمر نامی راوی نے یہی روایت بعض اوقات ذرا مختلف سند سے نقل کی ہے۔

**3105** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ السَّلَامُ عَلَيْكَ، فَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ

✽✽ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں یہ تو پتا چل گیا ہے آپ پر سلام کیسے بھیجنا ہے تو آپ پر درود کیسے بھیجا جائے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ یہ پڑھو:

''اے اللہ! تُو حضرت محمد پر اور حضرت محمد کی آل پر درود نازل فرما! جس طرح تُو نے حضرت ابراہیم پر درود نازل کیا' بے شک تُو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے' اے اللہ! تُو حضرت محمد پر اور حضرت محمد کی آل پر برکت نازل فرما! جس طرح تُو نے حضرت ابراہیم پر برکت نازل کی' بے شک تُو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے''۔

**3106** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِىْ ابْنُ اَبِىْ لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ، فَكَيْفَ نُصَلِّى عَلَيْكَ؟ قَالَ: قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ

✽✽ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' اسی دوران ایک شخص آپ کے پاس آیا اور بولا: ہمیں یہ تو پتا چل گیا ہے' ہم آپ پر سلام کیسے بھیجیں' تو ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ یہ پڑھو:

''اے اللہ! تُو حضرت محمد پر اور حضرت محمد کی آل پر درود نازل فرما! جس طرح تُو نے حضرت ابراہیم کی آل پر درود نازل کیا' بے شک تُو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے''۔

**3107** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ، فَكَيْفَ نُصَلِّى عَلَيْكَ؟ قَالَ: قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ وَصَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ، وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ

✽✽ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں یہ پتا چل گیا ہے' ہم آپ پر سلام کیسے بھیجیں' تو ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! تُو حضرت محمد کی آل پر درود نازل فرما' اے اللہ! تُو حضرت محمد کی آل پر برکت نازل فرما' جس طرح تُو نے

برکت اور درود نازل کیا' حضرت ابراہیم پر اور حضرت ابراہیم کی آل پر' بے شک تُو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے''۔

**3108** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ، مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَخْبَرَهُ، عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، اَنَّهُ قَالَ: اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ مَعَنَا فِيْ مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، فَقَالَ لَهُ بَشِيْرُ بْنُ سَعْدٍ وَّهُوَ اَبُو النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَمَرَنَا اللّٰهُ اَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ: فَصَمَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَمَنَّيْنَا اَنَّهُ لَمْ يَسْاَلْهُ، ثُمَّ قَالَ: قُوْلُوْا: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ

✱✱ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی محفل میں ہمارے ساتھ تشریف فرما ہوئے' تو حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے' جو حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے والد تھے' اُنہوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ حکم دیا ہے' ہم آپ پر درود بھیجیں' تو ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے' یہاں تک کہ ہم نے یہ آرزو کی کہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال نہ کیا ہوتا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ یہ پڑھو:

''اے اللہ! تُو حضرت محمد پر اور حضرت محمد کی آل پر درود نازل فرما' جس طرح تُو نے حضرت ابراہیم پر درود نازل کیا اور حضرت محمد اور حضرت محمد کی آل پر برکت نازل فرما' جس طرح تُو نے حضرت ابراہیم پر تمام جہانوں میں برکت نازل کی' بے شک تُو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) سلام کا طریقہ وہی ہے' جسے تم جان چکے ہو۔

**3109** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ، وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اِمَامِ الْخَيْرِ، وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ، اللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا يَغْبِطُهُ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ، اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ

✱✱ اسود بن یزید' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: وہ یہ پڑھا کرتے تھے:

''اے اللہ! تُو اپنے درود' اپنی رحمت اور اپنی برکت کو اُن کے لیے مخصوص کر دے' جو تمام رسولوں کے سردار ہیں' پرہیزگاروں کے امام ہیں' انبیاء کے سلسلہ کو ختم کرنے والے ہیں' یعنی حضرت محمد' جو تیرے بندے اور رسول ہیں' بھلائی کے رہنما ہیں' بھلائی کی طرف لے جانے والے ہیں' رحمت والے رسول ہیں' اے اللہ! تُو اُنہیں مقامِ محمود پر فائز فرما

دے جس پر پہلے والے اور بعد والے سب لوگ رشک کریں گے اے اللہ! تُو حضرت محمد پر اور حضرت محمد کی آل پر درود نازل فرما' جس طرح تُو نے حضرت ابراہیم کی آل پر درود نازل کیا' بے شک تُو لائقِ حمد اور بزرگی کا مالک ہے۔ اے اللہ! تُو حضرت محمد اور حضرت محمد کی آل پر برکت نازل فرما' جس طرح تُو نے حضرت ابراہیم کی آل پر برکت نازل کی' بے شک تُو لائقِ حمد اور بزرگی کا مالک ہے''۔

**3110** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَسَمِعْتُهُ وَسَاَلَهُ رَجُلٌ عَنْ قَوْلِهِ: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ: اخْتُلِفَ فِيهِمْ، فَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ: آلُ مُحَمَّدٍ اَهْلُ بَيْتِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَّقُوْلُ: مَنْ اَطَاعَهُ

٭٭ سفیان ثوری کے بارے میں امام عبدالرزاق نقل کرتے ہیں: میں نے اُنہیں سنا' ایک شخص نے اُن سے ان کلمات کے بارے میں دریافت کیا:

''اے اللہ! تُو حضرت محمد پر اور حضرت محمد کی آل پر برکت نازل فرما''۔

تو سفیان ثوری نے جواب دیا: ان کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے' بعض حضرات اس بات کے قائل ہیں' نبی اکرم ﷺ کی آل سے مراد آپ کے اہلِ بیت ہیں اور بعض حضرات اس بات کے قائل ہیں' اس سے مراد آپ کے فرمانبردار لوگ ہیں۔

**3111** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكُمْ تُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ بِاَسْمَائِكُمْ وَسِيمَائِكُمْ فَاَحْسِنُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ

٭٭ مجاہد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگوں کو تمہارے ناموں اور نشانیوں سمیت میرے سامنے پیش کیا جائے گا' تو تم لوگ مجھ پر اچھی طرح سے درود بھیجو''۔

**3112** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اِذَا صَلَّيْتُمْ فَاَحْسِنُوا الصَّلَاةَ عَلٰى نَبِيِّكُمْ

٭٭ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم لوگ درود بھیجو' تو اپنے نبی پر اچھی طرح سے درود بھیجو۔

**3113** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اَنَسٍ، عَنْ اَبِي طَلْحَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَوَجَدْتُهُ مَسْرُوْرًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا اَدْرِي مَتٰى رَاَيْتُكَ اَحْسَنَ بِشْرًا وَاَطْيَبَ نَفْسًا مِنَ الْيَوْمِ؟ قَالَ: وَمَا يَمْنَعُنِي وَجِبْرِيلُ خَرَجَ مِنْ عِنْدِي السَّاعَةَ، فَبَشَّرَنِي اَنَّ لِكُلِّ عَبْدٍ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً يُكْتَبُ لَهُ بِهَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَيُمْحٰى عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ، وَيُرْفَعُ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ، وَتُعْرَضُ عَلَيَّ كَمَا قَالَهَا، وَيُرَدُّ عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا دَعَا

٭٭ حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں ایک دن نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو خوش پایا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے نہیں یاد پڑتا کہ میں نے آپ کو آج سے زیادہ خوش و خرم کبھی دیکھا

ہو! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''ہوا یوں ہے' جبرائیل ابھی میرے پاس سے گئے ہیں اور انہوں نے مجھے یہ بشارت دی ہے' ہر وہ بندہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا' اُس کے لیے دس نیکیاں نوٹ کی جائیں گی اور اُس کے دس گناہوں کو مٹا دیا جائے گا' اور اُس کے دس درجات کو بلند کیا جائے گا' اور وہ درود میرے سامنے اُسی طرح پیش کیا جائے گا' جس طرح اُس نے پڑھا تھا اور اُس شخص کو اسی طرح جواب دیا جائے گا' جس طرح اُس نے دعا مانگی تھی''۔

**3114** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ يَعْقُوبُ بْنُ زَيْدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَانِیْ آتٍ مِنْ رَبِّی فَقَالَ: لَا يُصَلِّي عَلَيْكَ عَبْدٌ صَلَاةً اِلَّا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَلَا اَجْعَلُ نِصْفَ دُعَائِي لَكَ؟ قَالَ: اِنْ شِئْتَ قَالَ: اَلَا اَجْعَلُ كُلَّ دُعَائِي لَكَ؟ قَالَ: اِذًا يَكْفِيكَ اللّٰهُ هَمَّ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

٭٭ حضرت یعقوب بن زید تیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میرے پروردگار کی طرف سے ایک پیغام رساں میرے پاس آیا اور بولا: جو بھی بندہ آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اُس پر دس مرتبہ رحمت نازل کرے گا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میں اپنے وظائف کے نصف حصہ کو آپ کے لیے مخصوص نہ کرلوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو (تو ایسا کرلو)۔ اُس نے عرض کی: کیا میں اپنے تمام وظائف کو آپ کے لیے مخصوص نہ کرلوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس صورت میں اللہ تعالیٰ تمام دنیاوی اور اُخروی پریشانیوں کے حوالے سے تمہارے لیے کافی ہوگا۔

**3115** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَاَكْثِرُوْا اَوْ اَقِلُّوا

٭٭ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے' اللہ تعالیٰ اُس پر رحمت نازل کرتا ہے' تو (اب یہ تمہاری مرضی ہے) کہ تم زیادہ بھیجتے ہو یا کم بھیجتے ہو''۔

**3116** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ زَاذَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْاَرْضِ يُبَلِّغُونَ عَنْ اُمَّتِي السَّلَامَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں' جو زمین میں گھومتے پھرتے رہتے ہیں اور میری اُمت کی طرف سے سلام (مجھ تک) پہنچاتے ہیں''۔

**3117** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَجْعَلُونِي كَقَدَحِ الرَّاكِبِ، فَإِنَّ الرَّاكِبَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْطَلِقَ عَلَّقَ مَعَالِقَهُ، وَمَلَأَ قَدَحًا مَاءً، فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَتَوَضَّأَ تَوَضَّأَ، وَأَنْ يَشْرَبَ شَرِبَ، وَإِلَّا أَهْرَاقَ، فَاجْعَلُونِي فِي وَسَطِ الدُّعَاءِ وَفِي أَوَّلِهِ وَفِي آخِرِهِ

✽✽ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ مجھے سوار کے پیالے کی طرح نہ بنا دینا کہ سوار جب روانہ ہونے کا ارادہ کرتا ہے' تو وہ اپنا سامان لٹکا لیتا ہے اور پیالہ میں پانی بھر لیتا ہے' اگر اُسے اُس سے وضو کرنے کی ضرورت ہوتی ہے' تو وضو کر لیتا ہے' اگر پینے کی ضرورت ہوتی ہے' تو پی لیتا ہے' ورنہ اُسے بہا دیتا ہے' تم لوگ مجھے اپنی دعا کے درمیان میں' اُس کے آغاز میں اور اُس کے آخر میں رکھو''۔

**3118** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ: جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلُّوا عَلَى أَنْبِيَاءِ اللّٰهِ وَرُسُلِهِ فَإِنَّ اللّٰهَ بَعَثَهُمْ

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی اپنے بھائی سے یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے! تو اُس نے مکمل طور پر تعریف کر دی''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے انبیاء اور اُس کے رسولوں پر درود بھیجو' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں زندہ کر دیا ہے''۔

**3119** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَهْلٍ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا يَنْبَغِي الصَّلَاةُ عَلَى أَحَدٍ إِلَّا عَلَى النَّبِيِّينَ قَالَ سُفْيَانُ: يُكْرَهُ أَنْ يُصَلَّى إِلَّا عَلَى نَبِيٍّ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انبیاء کے علاوہ اور کسی پر درود بھیجنا مناسب نہیں ہے۔

سفیان فرماتے ہیں: نبی کے علاوہ کسی اور پر درود بھیجنا مکروہ ہے۔

**3120** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ كَعْبٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَسَلُوا الْوَسِيلَةَ، قِيلَ: وَمَا الْوَسِيلَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: أَعْلَى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنَالُهَا إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ، وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب تم لوگ مجھ پر درود بھیجو' تو (میرے لیے) وسیلہ کی بھی دعا کرو''۔

عرض کی گئی: یارسول اللہ! وسیلہ سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''یہ جنت میں موجود ایک بلند ترین درجہ ہے' جس پر کوئی ایک شخص ہی فائز ہوگا' اور مجھے یہ اُمید ہے' وہ شخص میں ہوں گا''۔

**3121** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنَ الْجَفَاءِ اَنْ اُذْكَرَ عِنْدَ الرَّجُلِ فَلَا يُصَلِّي عَلَيَّ

* * امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''یہ چیز بیوفائی میں شامل ہے' کسی شخص کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے''۔

## بَابُ الْاِسْتِغْفَارِ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

## باب: مؤمن مردوں اور مؤمن خواتین کے لیے دعائے مغفرت کرنا

**3122** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَسْتَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَدْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَاِنَّ ذٰلِكَ الْوَاجِبُ عَلَى النَّاسِ، قَالَ اللّٰهُ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (اسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ) (محمد: 19) قُلْتُ: اَفَتَدَعُ ذٰلِكَ فِي الْمَكْتُوبَةِ اَبَدًا؟ قَالَ: لَا قُلْتُ: فَبِمَنْ تَبْدَاُ، بِنَفْسِكَ اَمْ بِالْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: بَلْ بِنَفْسِي كَمَا قَالَ اللّٰهُ: (وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ) (محمد: 19)

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا میں مؤمن مردوں اور مؤمن خواتین کے لیے دعائے مغفرت کروں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیا ہے اور لوگوں پر یہ بات لازم ہے' اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہے:

''تم اپنے ذنب اور مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کے لیے دعائے مغفرت کرو''۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا میں فرض نماز میں ہمیشہ اس پر عمل کروں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: آپ پہلے کس کا ذکر کریں گے' اپنی ذات کا یا اہلِ ایمان کا؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں پہلے اپنی ذات کا ذکر کروں گا' جس طرح اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

''تم اپنے ذنب اور مؤمن مردوں اور مؤمن خواتین کے لیے دعائے مغفرت کرو''۔

**3123** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَنْ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ مَضَى اَوْ هُوَ كَائِنٌ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَا بِهِ

* * حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جو بندہ مؤمن مردوں اور مؤمن خواتین کے لیے دعا کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اُسے اُس دعا کے مطابق بدلہ دیتا ہے' جو دعا اُس نے مانگی تھی اور وہ بدلہ ہر مؤمن مرد اور مؤمن عورت کی طرف سے ہوتا ہے' جو گزر چکے ہیں اور جو قیامت تک آئیں گے''۔

## بَابُ التَّسْلِيمِ

## باب: سلام پھیرنا

**3124** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَيْفَ بَلَغَكَ كَانَ بَدْءُ السَّلَامِ؟ قَالَ: لَا اَدْرِي غَيْرَ اَنَّ اَوَّلَ مَنْ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالتَّسْلِيمِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا يَرْفَعُونَ بِالتَّسْلِيمِ اَصْوَاتَهُمْ قُلْتُ: فَيَنْصَرِفُونَ عَلٰى تَسْلِيمِ التَّشَهُّدِ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فِيْ اَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ يَقُوْمُوْنَ حَتّٰى رَفَعَ عُمَرُ صَوْتَهُ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: سلام کا آغاز کیسے ہوا تھا' اس کے بارے میں آپ تک کیا روایت پہنچی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم! تاہم یہ ہے' سب سے پہلے بلند آواز میں سلام پھیرنے کا آغاز حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ پست آواز میں سلام پھیرا کرتے تھے' وہ سلام پھیرنے کی آواز بلند نہیں کرتے تھے۔

(ابن جریج بیان کرتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: کیا وہ لوگ تشہد کے بعد سلام پھیر دیتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ وہ پست آواز میں یہ کہتے تھے: السلام علیکم! پھر اُٹھ جایا کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (پہلی مرتبہ) بلند آواز میں سلام پھیرا۔

**3125** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، اَنَّ مُجَاهِدًا اَخْبَرَهُ، عَنْ طَاوُسٍ، اِنَّ اَوَّلَ مَنْ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالتَّسْلِيمِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✱✱ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: مجاہد نے طاؤس کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' سب سے پہلے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بلند آواز میں سلام پھیرنے کا آغاز کیا۔

**3126** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي حُسَيْنٍ قَالَ: اَدْرَكَنِي ابْنُ طَاوُسٍ بِالطَّوَافِ فَضَرَبَ عَلٰى مَنْكِبِي، فَقَالَ لِاَبِيهِ: صَاحِبُكَ عَلٰى اَنْ يَجْهَرَ بِالتَّسْلِيمِ - يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ - قَالَ: اَوَّلُ مَنْ جَهَرَ بِالتَّسْلِيمِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَعَابَ عَلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَنْصَارُ فَقَالُوْا: وَعَلَيْكَ - اَيْ عَلَيْكَ السَّلَامُ - مَا شَاْنُكَ؟ قَالَ: اَرَدْتُ اَنْ يَكُوْنَ اِذْنِي

✱✱ ابن ابو حصین بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ طواف کے دوران طاؤس کے صاحبزادے میرے پاس آگئے' اُنہوں نے

میرے کندھے پر ہاتھ رکھا اور اپنے والد سے کہا: آپ کے ساتھی بلند آواز میں سلام پھیرتے ہیں' یعنی ابن ہشام ایسا کرتے ہیں' تو طاؤس نے کہا: سب سے پہلے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بلند آواز میں سلام پھیرا تھا' انصار نے اس حوالے سے اُن پر تنقید کی تو اُنہوں نے کہا: تم پر صرف یہی کہنا لازم ہے' نہ کہ علیک السلام' تمہارا کیا معاملہ ہے! تو اُنہوں نے جواب دیا: میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ میرا اذن ہو۔

**3127** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: مَا نَسِيتُ فِيمَا نَسِيتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى نَرَى بَيَاضَ خَدِّهِ، وَعَنْ يَسَارِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى نَرَى بَيَاضَ خَدِّهِ اَيْضًا

❋❋ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے جو باتیں بھول گیا ہوں' اُن میں سے یہ بات میں نہیں بھولا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا کرتے تھے' یہاں تک کہ ہمیں آپ کے رخسار کی سفیدی نظر آ جاتی تھی اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا کرتے تھے یہاں تک کہ ہمیں پھر آپ کے رخسار کی سفیدی نظر آ جاتی تھی۔

**3128** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ الْاَيْسَرِ

❋❋ حماد فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے' تو آپ کے بائیں رخسار کی سفیدی نظر آ جاتی تھی۔

**3129** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ خُصَيْفٍ الْجَزَرِيِّ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، وَعَنْ يَسَارِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، يَجْهَرُ بِكِلْتَيْهِمَا قَالَ: اَظُنُّهُ لَمْ يُتَابِعْهُ عَلَيْهِ اَحَدٌ.

❋❋ ابوعبیدہ' جو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے دائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا کرتے تھے اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا کرتے تھے' وہ ان دونوں کلمات کو بلند آواز میں کہتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: میرے گمان میں اس حوالے سے کسی نے بھی اُن کی متابعت نہیں کی ہے۔

**3130** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ اَبِي الضُّحَى

❋❋ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہے۔

**3131** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي رَزِيْنٍ، اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ

يَمِينِهِ، وَعَنْ يَسَارِهِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ،

✽✽ ابورزین بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے السلام علیکم السلام علیکم کہا کرتے تھے۔

**3132** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ،

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

**3133** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ رَزِينٍ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے۔

**3134** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ، اَنَّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، وَعَنْ يَسَارِهِ مِثْلَ ذٰلِكَ

✽✽ حارثہ بن مضرب بیان کرتے ہیں: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ دائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا کرتے تھے اور بائیں طرف بھی اس کی مانند کلمات کہتے تھے۔

**3135** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ مُهَاجِرِ بْنِ الْقِبْطِيَّةِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُوْلُ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَقُوْلُ بِاَيْدِينَا: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ: مَا بَالُ اَقْوَامٍ يُلْقُونَ اَيْدِيَهُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ، اَلَا يَكْفِي اَحَدَكُمْ - اَوْ اِنَّمَا يَكْفِي اَحَدَكُمْ - اَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلٰى فَخِذِهِ

3135-صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الامر بالسکون فی الصلاۃ، حدیث:680، صحیح ابن خزیمۃ، کتاب الصلاۃ، باب الزجر عن الاشارۃ بالید یمینا وشمالا عند السلام من الصلاۃ، حدیث:708، مستخرج ابی عوانۃ، باب فی الصلاۃ بین الاذان والاقامۃ فی صلاۃ المغرب وغیرہ، بیان النہی عن الاختصار فی الصلاۃ، حدیث:1232، صحیح ابن حبان، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ذکر ما یستحب للمصلی رفع الیدین عند قیامہ من الرکعتین من، حدیث:1900، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب تفریع ابواب الرکوع والسجود، باب فی السلام، حدیث:860، السنن الصغری، کتاب السہو، باب السلام بالایدی فی الصلاۃ، حدیث:1176، مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب صلاۃ التطوع والامامۃ وابواب متفرقۃ، من کرہ رفع الیدین فی الدعاء، حدیث:8317، السنن الکبرٰی للنسائی، کتاب السہو ، السلام بالایدی فی الصلاۃ، حدیث:532، شرح معانی الآثار للطحاوی، باب السلام فی الصلاۃ , کیف ہو ؟، حدیث:999، السنن الکبرٰی للبیہقی، کتاب الصلاۃ، جماع ابواب صفۃ الصلاۃ، باب تحلیل الصلاۃ بالتسلیم، حدیث:2759، مسند احمد بن حنبل، اول مسند البصریین، حدیث جابر بن سمرۃ السوائی، حدیث:20300، مسند الشافعی، باب : ومن کتاب استقبال القبلۃ فی الصلاۃ، حدیث:173، مسند الطیالسی، جابر بن سمرۃ، حدیث:815، مسند الحمیدی، حدیث جابر بن سمرۃ السوائی رضی اللہ عنہ، حدیث:866، مسند ابی یعلی الموصلی، حدیث جابر بن سمرۃ السوائی ، حدیث:7303، المعجم الاوسط للطبرانی، باب الالف، من اسمہ احمد، حدیث:866، المعجم الکبیر للطبرانی، باب الجیم، باب من اسمہ جابر، باب تمیم بن طرفۃ الطائی ، حدیث:1786،

ثُمَّ يُسَلِّمَ عَلٰى اَخِيهِ، عَنْ يَمِينِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ

❋❋ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے ہوئے اپنے ہاتھوں کے ذریعہ اشارہ کرتے ہوئے السلام علیکم کہا کرتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے' وہ اپنے ہاتھ یوں اُٹھا لیتے ہیں جس طرح وہ سرکش گھوڑوں کی دُم ہوتے ہیں' کیا کسی شخص کے لیے یہ کافی نہیں ہے' وہ اپنا ہاتھ اپنے زانو پر ہی رکھے اور پھر دائیں طرف اور بائیں طرف موجود اپنے بھائی کو سلام کر لے۔

**3136** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، اَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ - وَهُوَ اَمِيرُ مَكَّةَ - دَخَلَ، كَانَ اِذَا سَلَّمَ الْتَفَتَ فَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهٖ، ثُمَّ يُسَلِّمُ عَنْ شِمَالِهٖ، فَبَلَّغْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: اَنّٰى اَخَذَهَا ابْنُ عَبْدِ الْحَارِثِ؟ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَبَلَغَنِي اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: اَنّٰى اَخَذَهَا؟ فَاِنِّي رَاَيْتُ بَيَاضَ وَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كِلَا الشِّقَّيْنِ اِذَا سَلَّمَ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے بتایا کہ نافع بن عبدالحارث جو مکہ کے امیر تھے' وہ جب سلام پھیرتے تھے تو منہ بھی پھیر کر دائیں طرف سلام کرتے تھے اور پھر بائیں طرف سلام کرتے تھے' اس بات کی اطلاع حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو ملی تو اُنہوں نے فرمایا: عبدالحارث کے بیٹے نے یہ کہاں سے سیکھا ہے؟ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت بھی پہنچی ہے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُس نے یہ کہاں سے حاصل کیا ہے؟ کیونکہ میں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کی سفیدی دونوں طرف دیکھ لیا کرتا تھا' جب آپ سلام پھیرتے تھے۔

**3137** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: يَقُومُونَ عَنْ يَسَارِي قَبْلَ اَنْ اُسَلِّمَ وَمَعِي رَجُلٌ عَنْ يَمِينِي فَكَيْفَ اُسَلِّمُ؟ قَالَ: وَاحِدَةً مِنْ عَلٰى يَمِينِكَ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: لوگ میرے سلام پھیرنے سے پہلے ہی میرے بائیں طرف سے اُٹھ جاتے ہیں' جبکہ میرے دائیں طرف ایک شخص موجود ہے' تو میں کیسے سلام پھیروں گا؟ اُنہوں نے کہا: تم ایک ہی مرتبہ سلام پھیرو گے اور اُس شخص کو سلام کرو گے' جو تمہارے دائیں طرف موجود ہے۔

**3138** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: رَاَيْتُ عَطَاءً يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهٖ، وَعَنْ يَسَارِهٖ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو دیکھا کہ وہ اپنے دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے۔

**3139** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ لَمْ تُسَلِّمْ اِلَّا وَاحِدًا اَمَامَكَ، اَلَيْسَ حَسْبَكَ؟ قَالَ: لَعَمْرِي، وَلٰكِنْ اُحِبُّ اَنْ اُسَلِّمَ عَنْ يَمِينِي وَعَنْ يَسَارِي

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' اگر آپ صرف اپنے سامنے موجود ایک شخص کو سلام پھیرتے ہوئے سلام کہتے ہیں' تو کیا یہ آپ کے لیے کافی نہیں ہو گا؟ اُنہوں نے کہا: مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے! (کافی ہو گا) لیکن مجھے یہ بات پسند ہے' میں اپنے دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیروں۔

**3140** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: لَيْسَ عَنْ يَمِيْنِيْ اَحَدٌ، وَعَنْ يَسَارِيْ اُنَاسٌ قَالَ: فَابْدَاْ فَسَلِّمْ مَنْ عَلٰى يَمِيْنِكَ مِنْ اَجْلِ الْمَلَائِكَةِ، ثُمَّ سَلِّمْ عَلَى الَّذِيْ يَسَارَكَ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میرے دائیں طرف کوئی نہیں ہوتا اور بائیں طرف لوگ ہوتے ہیں۔تو اُنہوں نے فرمایا: تم آغاز میں پہلے دائیں طرف سلام بھیجو اور وہ فرشتوں کو (سلام) کردو' پھر تم اپنے بائیں طرف موجود لوگوں کو سلام کرو۔

**3141** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: اِذَا صَلَّيْتَ وَحْدَكَ فَسَلِّمْ عَنْ يَمِيْنِكَ السَّلَامُ، وَعَنْ يَسَارِكَ: السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، وَاِذَا كُنْتَ فِيْ صَفٍّ عَنْ يَمِيْنِكَ وَعَنْ يَسَارِكَ اُنَاسٌ فَقُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، وَعَنْ يَسَارِكَ قُلْ: السَّلَامُ عَلَيْنَا، وَاِذَا كُنْتَ فِيْ طَرَفِ الصَّفِّ عَنْ يَمِيْنِكَ نَاسٌ وَلَيْسَ عَنْ يَسَارِكَ نَاسٌ فَقُلْ عَنْ يَمِيْنِكَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، وَعَنْ يَسَارِكَ: السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، وَاِنْ كُنْتَ عَنْ يَسَارِكَ اُنَاسٌ وَلَيْسَ عَنْ يَمِيْنِكَ نَاسٌ فَقُلِ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، وَعَنْ يَسَارِكَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ قَالَ عَاصِمٌ: فَحَدَّثْتُ بِهِ اَبَا قِلَابَةَ فَوَافَقَهُ كُلَّهُ اِلَّا اَنَّهُ زَادَ فِي التَّسْلِيمِ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَكَانَ مَعْمَرٌ لَا يُسَلِّمُ اِذَا اَمَّنَا اِلَّا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ لَا يَزِيْدُ عَلَيْهِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَبِهِ نَاْخُذُ

❋❋ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: جب تم اکیلے نماز ادا کر رہے ہوتو اپنے دائیں طرف سلام کرو اور بائیں طرف سلام کرو اور اُس میں یہ کہو کہ ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو! اور جب تم کسی صف میں موجود ہو' جس میں تمہارے دائیں طرف بھی لوگ ہوں اور بائیں طرف بھی لوگ ہوں' تو تم السلام علیکم کہو اور بائیں طرف السلام علینا کہو' جب تم صف کے کسی ایک کنارے پر ہو' جس میں تمہارے دائیں طرف لوگ ہوں اور بائیں طرف لوگ نہ ہوں' تو تم اپنے دائیں طرف السلام علیکم کہو اور بائیں طرف السلام علینا وعلیٰ عباداللہ الصالحین کہو' اگر تمہارے بائیں طرف لوگ موجود ہوں اور دائیں طرف لوگ موجود نہ ہوں' تو تم السلام علیکم کہو اور بائیں طرف السلام علیکم کہو۔

عاصم نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت ابوقلابہ کو سنائی تو اُنہوں نے اس پوری روایت کی موافقت کی' البتہ سلام پھیرنے میں اُنہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے: السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

معمر صرف اُس وقت سلام پھیرا کرتے تھے' جب ہماری امامت کرتے تھے اور اُس میں بھی صرف السلام علیکم کہا کرتے تھے' اس کے علاوہ وہ مزید کوئی لفظ نہیں کہتے تھے۔امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

**3142** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ، وَسَاَلْتُهُ: كَيْفَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُسَلِّمُ اِذَا كَانَ اِمَامَكُمْ؟ قَالَ: عَنْ يَمِيْنِهِ وَاحِدَةً السَّلَامُ عَلَيْكُمْ

❋❋ ابن جریج' نافع کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کیسے سلام پھیرا کرتے تھے جب وہ آپ لوگوں کی امامت کرتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ صرف دائیں طرف ایک سلام پھیرا کرتے

تھے اور السلام علیکم کہتے تھے۔

**3143** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، مِثْلَهُ قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ الْحَسَنُ، وَالزُّهْرِيُّ يَفْعَلَانِ مِثْلَ مَا فَعَلَ ابْنُ عُمَرَ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔ معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری اور زہری بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے جس طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کرتے تھے۔

**3144** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، أَنَّ الْحَسَنَ، وَابْنَ سِيرِينَ كَانَا يُسَلِّمَانِ فِي الصَّلَاةِ وَاحِدَةً

٭٭ ہشام بن حسان بیان کرتے ہیں: حسن بصری اور ابن سیرین نماز (کے آخر) میں ایک ہی مرتبہ سلام کہتے تھے۔

**3145** - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: أَخْبَرَنِي الصَّلْتُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ يُسَلِّمُونَ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً قَالَ الصَّلْتُ: وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَسَلَّمَ وَاحِدَةً

٭٭ صلت بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بصری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم ایک ہی مرتبہ سلام کرتے تھے۔

صلت بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے عمر بن عبدالعزیز کے پیچھے نماز ادا کی تو انہوں نے بھی ایک ہی مرتبہ سلام کیا۔

**3146** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَيْفَ تَصْنَعُ إِذَا صَلَّيْتَ لِنَفْسِكَ؟ قَالَ: أُسَلِّمُ عَنْ يُمْنَايَ قَطُّ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جب آپ اکیلے نماز ادا کر رہے ہوں تو آپ کیا کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں صرف اپنے دائیں طرف سلام پھیرتا ہوں۔

## بَابُ الرَّدِّ عَلَى الْإِمَامِ

## باب: امام کو (سلام کا) جواب دینا

**3147** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا كَانَ فِي النَّاسِ رَدَّ عَلَى الْإِمَامِ ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ، وَلَا يُسَلِّمُ عَنْ يَسَارِهِ إِلَّا أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيْهِ إِنْسَانٌ فَيَرُدُّ عَلَيْهِ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب لوگوں میں موجود ہوتے تھے تو پہلے امام کو سلام کا جواب دیتے تھے پھر دائیں طرف سلام پھیرتے تھے وہ بائیں طرف سلام نہیں پھیرتے تھے البتہ اگر کوئی شخص انہیں سلام کرتا تو وہ اسے جواب دیتے تھے۔

**3148** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: حَقٌّ عَلَيْكَ اَنْ تَرُدَّ يَعْنِي عَلَى الْإِمَامِ اِذَا سَلَّمَ

❋❋ ابن جریج' عطاء کا یہ قول نقل کرتے ہیں: تم پر یہ لازم ہے' تم جواب دو۔ اس سے مراد یہ ہے' جب امام سلام پھیرے' تو امام کو جواب دو۔

**3149** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: ابْدَأْ بِالْإِمَامِ ثُمَّ سَلِّمْ عَلٰى مَنْ عَنْ يَمِينِكَ ثُمَّ عَلٰى مَنْ عَنْ يَسَارِكَ

❋❋ ابن جریج' عطاء کا یہ قول نقل کرتے ہیں: تم پہلے امام سے آغاز کرو اور پھر اپنے دائیں طرف اور بائیں طرف موجود لوگوں کو سلام کرو۔

**3150** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، مِثْلَ قَوْلِ عَطَاءٍ

❋❋ قتادہ کے بارے میں بھی وہی قول منقول ہے جو عطاء کے بارے میں ہے۔

**3151** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ مَكَثْتُ قَلِيلًا لَا اَرُدُّ عَلَى الْإِمَامِ حَتّٰى اَفْرُغَ مِنْ حَاجَتِي اَعَلَيَّ بَاْسٌ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: رَاَيْتُكَ تَفْعَلُهُ قَالَ: اَجَلْ، مَا اَرُدُّ عَلَيْهِ حَتّٰى يَكُونَ مَعَ التَّسْلِيمِ الْاِنْصِرَافُ قَالَ: لَا يَضُرُّكَ اَيُّ ذٰلِكَ فَعَلْتَ سَوَاءٌ ذٰلِكَ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِذَا سَلَّمَ عَلَيَّ الَّذِي عَلٰى شِقِّي اَجْعَلُهُ التَّسْلِيمَ مِنِّي عَلَى الْاِنْصِرَافِ، وَاَرُدُّ عَلَيْهِ سَلَامَهُ جَمِيعًا، اَمْ اَرُدُّهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ اُسَلِّمُ بَعْدَ تَسْلِيمِ الْاِنْصِرَافِ؟ قَالَ: لَا يَضُرُّكَ اَيُّ ذَاكَ فَعَلْتَ، سَوَاءٌ ذٰلِكَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَرَاَيْتُهُ يَفْعَلُ كُلَّ ذٰلِكَ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' اگر تھوڑا سا وقت گزر جاتا ہے اور میں امام کے سلام کا جواب نہیں دے پاتا' یہاں تک کہ اُس وقت دیتا ہوں' جب میں اپنی ضرورت سے فارغ ہو جاتا ہوں' تو کیا مجھ پر کوئی حرج ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے کہا: میں نے آپ کو دیکھا ہے' آپ ایسا کرتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں اُسے سلام کا جواب دیتا ہوں' تاکہ سلام کا جواب دینے کے ساتھ نماز ختم بھی ہو جائے۔ اُنہوں نے یہ بھی فرمایا: تم اس سے بھی جو بھی کرلو' تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا' یہ دونوں برابر ہیں۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' میرے کسی ایک پہلو میں موجود شخص مجھے سلام کرتا ہے' تو میں اُسے جواب میں جو سلام کرتا ہوں' تو کیا میں اُسے نماز ختم کرنے کے لیے بھی استعمال کرلوں' یا پھر میں اُس کے سلام کا الگ سے جواب دوں اور ان دونوں کو ایک ساتھ اکٹھا کرلوں' یا پھر میں پہلے اُسے جواب دوں اور پھر سلام پھیروں جو نماز کو ختم کرنے والے سلام کے بعد ہو؟ اُنہوں نے کہا: تم اس میں سے جو بھی کرلو گے' تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا' یہ سب برابر ہیں۔ ابن جریج کہتے ہیں: میں نے اُنہیں بھی یہ سب کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

**3152** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: إِذَا كَانَ الْإِمَامُ عَنْ يَمِينِكَ فَسَلَّمْتَ عَنْ يَمِينِكَ وَنَوَيْتَ الْإِمَامَ فِي ذَلِكَ، وَإِذَا كَانَ عَنْ يَسَارِكَ سَلَّمْتَ وَنَوَيْتَ الْإِمَامَ فِي ذَلِكَ أَيْضًا، وَإِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْكَ فَسَلَّمْتَ عَلَيْهِ فِي نَفْسِكَ ثُمَّ سَلَّمْتَ عَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ

✵✵ حماد فرماتے ہیں: جب امام تمہارے دائیں طرف ہو تو تم دائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے ان میں امام کی طرف نیت کرلو اور جب وہ بائیں طرف ہو تو تم بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے اُن میں امام کی بھی نیت کرلو اور جب تمہارے آگے ہو تو تم دل میں اُس پر سلام بھیجو اور پھر اپنے دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیر دو۔

**3153** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ يَرُدُّهُ عَلَى الْإِمَامِ؟ قَالَ: يَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ

✵✵ معمر' قتادہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: آدمی امام کے سلام کا جواب کیسے دے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ یہ کہے گا: السلام علیکم!

**3154** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ أَيُسْمِعُهُ الرَّدَّ عَلَيْهِ مَنْ يَسْمَعُ تَسْلِيمَهُ؟ قَالَ: لَا، حَسْبُهُمْ إِذَا رَدُّوا عَلَيْهِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جب امام سلام پھیر دے گا' تو جو شخص اُس کا سلام سنتا ہے وہ اُسے جواب دیتے ہوئے اتنی آواز اونچی کرے گا کہ امام تک بھی جائے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اُن لوگوں کے لیے اتنا ہی کافی ہوگا کہ وہ جواب دے دیں۔

## بَابُ مَتَى يَقُومُ الرَّجُلُ يَقْضِي مَا فَاتَهُ إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ

## باب: جب امام سلام پھیر دے تو اُس کے بعد آدمی کب کھڑا ہو کر فوت ہو جانے والی نماز کو ادا کرے گا؟

**3155** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: تَفُوتُنِي رَكْعَةٌ مَعَ الْإِمَامِ فَيُسَلِّمُ الْإِمَامُ فَأَقُومُ فَأَقْضِي أَمْ أَنْتَظِرُ قِيَامَهُ؟ قَالَ: تَنْتَظِرُ قَلِيلًا، فَإِنِ احْتَبَسَ فَقُمْ وَدَعْهُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: امام کے ساتھ میری ایک رکعت رہ جاتی ہے' امام سلام پھیر دیتا ہے' تو کیا میں کھڑا ہو کر اُسے ادا کروں گا' یا میں امام کے اُٹھنے کا انتظار کروں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: تم تھوڑی دیر انتظار کرو گے' اگر وہ رکا رہتا ہے' تو تم کھڑے ہو جاؤ گے اور اُسے رہنے دو گے۔

**3156** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سُبِقَ بِشَيْءٍ مِنَ الصَّلَاةِ فَإِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ قَامَ يَقْضِي مَا فَاتَهُ، وَإِذَا لَمْ يُسْبَقْ بِشَيْءٍ لَمْ يَقُمْ حَتَّى يَقُومَ الْإِمَامُ،

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی نماز میں سے کچھ حصہ اگر پہلے گزر چکا ہوتا' تو جب وہ امام سلام

پھیر دیتا تھا' تو وہ کھڑے ہو کر فوت ہو جانے والے حصہ کو ادا کر لیتے تھے' اور جب پہلے کوئی حصہ نہ گزرا ہوتا تھا' تو وہ اُس وقت تک نہیں اُٹھتے تھے' جب تک امام نہیں اُٹھتا تھا۔

**3157** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

✷✷ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

**3158** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ هَارُوْنَ الْعَبْدِیِّ قَالَ: صَلَّیْتُ مَعَ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ رَكْعَةً مِنَ الصُّبْحِ، فَلَمَّا سَلَّمَ الْاِمَامُ قُمْتُ لِاَقْضِیَ رَكْعَتِیْ فَجَذَبُوْنِیْ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ، فَقَالَ: كَذٰلِكَ كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ، وَلٰكِنَّهُمْ خَافُوا السَّیْفَ

✷✷ ابوہارون عبدی بیان کرتے ہیں: میں نے اہلِ مدینہ کے ساتھ صبح کی نماز کی ایک رکعت ادا کی' جب امام نے سلام پھیرا تو میں اُٹھ کر دوسری رکعت ادا کرنے لگا تو اُن لوگوں نے مجھے کھینچ لیا' میں نے اس بات کا تذکرہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ لوگ اسی طرح کرتے ہیں' لیکن انہیں تلوار کا ڈر ہے۔

**3159** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَیْسٍ، عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ: لَا یَقْضِی الَّذِیْ سَبَقَهُ الْاِمَامُ حَتّٰی یَنْحَرِفَ مِنْ بِدْعَتِهٖ، وَاِنَّمَا یُؤْمَرُ الرَّجُلُ بِالْجُلُوْسِ مَخَافَةَ اَنْ یَكُوْنَ الْاِمَامُ سَهَا قَالَ: وَبِدْعَتُهُ اسْتِقْبَالُ الْقِبْلَةِ بَعْدَ التَّسْلِیْمِ

✷✷ محمد بن قیس' امام شعبی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: امام جو رکعت پہلے ادا کر چکا تھا' آدمی اُس کو قضاء اُس وقت تک نہیں کرے گا جب تک امام قبلہ کی طرف سے منہ پھیر کر نہیں بیٹھتا' کیونکہ آدمی کو اُس وقت بیٹھے رہنے کا حکم اس اندیشہ کے تحت دیا گیا ہے' شاید امام کو سہو لاحق ہو گیا ہو (اور وہ سلام پھیرنے کے بعد سجدۂ سہو کرنا چاہتا ہو)۔

راوی بیان کرتے ہیں: امام کی بدعت سے مراد اُس کا سلام پھیرنے کے بعد قبلہ کی طرف رُخ کر کے بیٹھنا ہے۔

## بَابُ مَا یَقْرَاُ فِیْمَا یَقْضِیْ

## باب: جو نماز آدمی قضاء کر رہا ہے' اُس میں کیسے قرأت کرے گا؟

**3160** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَلِیًّا قَالَ: مَا اَدْرَكْتَ مَعَ الْاِمَامِ فَهُوَ اَوَّلُ صَلَاتِكَ، وَاقْضِ مَا سَبَقَكَ بِهٖ مِنَ الْقِرَاءَةِ،

✷✷ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: تمہیں امام کے ساتھ جو حصہ ملتا ہے' وہ تمہاری نماز کا ابتدائی حصہ ہو گا' اور قرأت کے حوالے سے' جو حصہ پہلے گزر چکا ہے' اُس کی تم قضاء کرو گے۔

**3161** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ، مِثْلَ قَوْلِ عَلِیٍّ،

✷✷ سعید بن مسیب سے بھی اُس کی مانند منقول ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

**3162** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ أَيْضًا

✵✵ عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے بھی اسی کی مانند منقول ہے۔

**3163** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِنْ أَمْكَنَكَ الْإِمَامُ فَاقْرَأْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَقِيَتَا سُورَةً سُورَةً فَتَجْعَلُهَا أَوَّلَ صَلَاتِكَ

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: اگر امام تمہیں موقع دیتا ہے تو تم باقی رہ جانے والی دو رکعات میں ایک ایک سورت کی تلاوت کرو گے اور تم انہیں اپنی نماز کا ابتدائی حصہ بناؤ گے۔

**3164** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: اقْرَأْ فِيمَا فَاتَكَ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تمہاری جو نماز فوت ہو گئی تھی اُس میں تم تلاوت کرو۔

**3165** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّ جُنْدَبًا، وَمَسْرُوقًا، أَدْرَكَا رَكْعَةً مِنَ الْمَغْرِبِ فَقَرَأَ جُنْدَبٌ وَلَمْ يَقْرَأْ مَسْرُوقٌ خَلْفَ الْإِمَامِ، فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ قَامَا يَقْضِيَانِ، فَجَلَسَ مَسْرُوقٌ فِي الثَّانِيَةِ وَالثَّالِثَةِ، وَقَامَ جُنْدَبٌ فِي الثَّانِيَةِ وَلَمْ يَجْلِسْ، فَلَمَّا انْصَرَفَا تَذَاكَرَا ذٰلِكَ، فَأَتَيَا ابْنَ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: كُلٌّ قَدْ أَصَابَ - أَوْ كُلٌّ قَدْ أَحْسَنَ - وَنَفْعَلُ كَمَا فَعَلَ مَسْرُوقٌ

✵✵ امام شعبی بیان کرتے ہیں: جندب اور مسروق نے مغرب کی نماز کی ایک رکعت پائی تو جندب نے قرأت کی اور مسروق نے امام کے پیچھے قرأت نہیں کی جب امام نے سلام پھیر دیا تو یہ دونوں حضرات کھڑے ہو کر باقی رہ جانے والی نماز ادا کرنے لگے۔ تو مسروق دوسری رکعت کے بعد بھی بیٹھے اور تیسری رکعت کے بعد بھی بیٹھے جبکہ جندب دوسری رکعت پڑھنے کے بعد کھڑے ہو گئے وہ بیٹھے نہیں۔ جب ان دونوں حضرات نے نماز مکمل کی اور اس بارے میں ان دونوں کی آپس میں بحث ہوئی تو یہ دونوں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر ایک نے ٹھیک کیا ہے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اچھا کیا ہے تاہم ہم ویسا کرتے ہیں جس طرح مسروق نے کیا ہے۔

**3166** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرٍ الْجَزَرِيِّ، عَنِ الْحَكَمِ، أَنَّ جُنْدَبًا، وَمَسْرُوقًا، أَدْرَكَا رَكْعَةً مِنَ الْمَغْرِبِ، فَقَرَأَ أَحَدُهُمَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ مَا فَاتَهُ مِنَ الْقِرَاءَةِ، وَلَمْ يَقْرَأِ الْآخَرُ فِي رَكْعَةٍ، فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ: كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ، وَأَنَا أَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ هٰذَا الَّذِي قَرَأَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ

✵✵ جعفر جزری حکم کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جندب اور مسروق نے مغرب کی نماز کی ایک رکعت کو پایا تو ان میں سے ایک صاحب نے باقی رہ جانے والی دونوں رکعت میں تلاوت کی جو رکعات اُن کی فوت ہو گئی تھیں جبکہ دوسرے صاحب نے ایک رکعت میں تلاوت نہیں کی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: تم دونوں نے ٹھیک کیا ہے لیکن میں اُس طرح کرتا ہے جس طرح اُس شخص نے کیا ہے جس نے دونوں رکعات میں تلاوت کی ہے۔

**3167** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اقْرَاْ فِيمَا تَقْضِي

✺✺ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جو نماز پہلے گزر گئی تھی اُسے ادا کرتے ہوئے تم قرأت کرو گے۔

**3168** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، وَاَبِي قِلَابَةَ، قَالَا: يُصَلِّي مَعَ الْإِمَامِ مَا اَدْرَكَ، وَيَقْضِي مَا سُبِقَ بِهِ مَعَ الْإِمَامِ مِنَ الْقِرَاءَةِ مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ

✺✺ ایوب نے ابن سیرین اور ابوقلابہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: آدمی امام کے ساتھ جس نماز کو پائے گا' اُسے ادا کر لے گا' اور جو رکعت پہلے گزر چکی تھیں' اُن کو ادا کرتے ہوئے قرأت کے بارے میں ان کا وہی قول ہے' جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ہے۔

**3169** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا فَاتَتْهُ رَكْعَةٌ اَوْ شَيْءٌ مِنَ الصَّلَاةِ مَعَ الْإِمَامِ فَسَلَّمَ قَامَ سَاعَةَ يُسَلِّمُ الْإِمَامُ، وَلَمْ يَنْتَظِرْ قِيَامَ الْإِمَامِ

✺✺ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی جب ایک رکعت رہ جاتی تھی' یا نماز کا کچھ حصہ امام کے ساتھ رہ جاتا تھا' تو جس گھڑی میں امام سلام پھیرتا تھا وہ اُسی گھڑی میں کھڑے ہو جاتے تھے' وہ امام کے کھڑے ہونے کا انتظار نہیں کرتے تھے۔

**3170** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا فَاتَهُ شَيْءٌ مِنَ الصَّلَاةِ مَعَ الْإِمَامِ الَّتِي يُعْلِنُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ، فَاِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَرَاَ لِنَفْسِهِ

✺✺ نافع بیان کرتے ہیں: جب امام کے ساتھ نماز ادا کرتے ہوئے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا نماز میں سے کچھ حصہ رہ جاتا' جس نماز میں امام بلند آواز میں قرأت کرتا ہے' تو جیسے ہی امام سلام پھیرتا تھا' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو جاتے تھے اور وہ پست آواز میں قرأت کرتے تھے۔

**3171** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبِيدَةَ قَالَ: اقْرَاْ فِيمَا تَقْضِي

✺✺ عبیدہ بیان کرتے ہیں: جو نماز گزر گئی تھی' اُس میں تم تلاوت کرو گے۔

**3172** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، فَاتَتْهُ رَكْعَةٌ مِنَ الْمَغْرِبِ الْاُولٰى مِنْهُنَّ، وَاَنَّهُ اَخْبَرَهُ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْاٰخِرَةِ الثَّالِثَةِ قَالَ: كَاَنِّي اَسْمَعُ اِلٰى قَوْلِهِ: (نَارًا تَلَظّٰى) (الليل: 14)

✺✺ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: عبید بن عمیر کی مغرب کی ایک رکعت رہ گئی تو اُنہوں نے تیسری رکعت میں تلاوت کرتے ہوئے بلند آواز میں تلاوت کی۔ راوی بیان کرتے ہیں: گویا میں اس وقت بھی اُن کی تلاوت سن رہا ہوں' وہ (نَارًا تَلَظّٰى) پڑھ رہے تھے۔

**3173** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ فَاتَتْنِي رَكْعَتَانِ مِنَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَقُمْتُ اَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ حِينَئِذٍ؟ قَالَ: بَلْ خَافِتْ بِهَا،

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے اگر میری عشاء کی نماز کی دو رکعات رہ جاتی ہیں تو بعد میں کھڑا ہو کر ادا کرتے ہوئے میں بلند آواز میں قرأت کروں گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ پست آواز میں قرأت کرو گے۔

**3174** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ اُصَدِّقُ، عَنْ عَلِيٍّ، مِثْلَ قَوْلِ عَطَاءٍ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بتائی ہے جسے میں سچا قرار دیتا ہوں کہ اُن کی بھی وہی رائے ہے جو عطاء کا قول ہے۔

## بَابُ الَّذِي يَكُونُ لَهُ وِتْرٌ وَلِلْإِمَامِ شَفْعٌ

## باب: جس شخص کی نماز طاق ہو اور امام کی نماز جفت ہو

**3175** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى قَالَ: كَانَ النَّاسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَ الرَّجُلُ وَقَدْ فَاتَهُ مِنَ الصَّلَاةِ شَيْءٌ، اَشَارَ اِلَيْهِ النَّاسُ فَصَلَّى مَا فَاتَهُ، ثُمَّ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ، حَتَّى جَاءَ يَوْمًا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، فَاَشَارُوا اِلَيْهِ فَدَخَلَ، وَلَمْ يَنْتَظِرْ مَا قَالُوا، فَلَمَّا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَنَّ لَكُمْ مُعَاذٌ

✱✱ عبدالرحمن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں لوگوں کا یہ معمول تھا' جب کوئی شخص آتا اور اُس کی نماز کا کچھ حصہ گزر چکا ہوتا' تو لوگ اُس کی طرف اشارہ کرتے تھے' تو وہ گزرا ہوا حصہ ادا کر لیتا تھا اور پھر نماز میں شامل ہوتا تھا' یہاں تک کہ ایک دن حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آئے' لوگوں نے اُنہیں اشارہ کیا' لیکن اُنہوں نے لوگوں کے بیان کا انتظار نہیں کیا اور نماز میں شریک ہو گئے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کر لی' تو لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: معاذ نے تم لوگوں کے لیے طریقہ مقرر کر دیا ہے۔

**3176** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانَ النَّاسُ لَا يَاْتَمُّونَ بِاِمَامٍ اِذَا كَانَ لَهُ وِتْرٌ وَلَهُمْ شَفْعٌ وَهُوَ جَالِسٌ، وَيَجْلِسُونَ وَهُوَ قَائِمٌ، حَتَّى صَلَّى ابْنُ مَسْعُودٍ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ سَنَّ لَكُمْ سُنَّةً فَاسْتَنُّوا بِهَا

✱✱ عطاء بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ امام کی اُس وقت پیروی نہیں کرتے تھے' جب امام کی نماز طاق ہو اور آدمی کی نماز جفت ہو اور امام اُس وقت بیٹھا ہوا ہو اور وہ لوگ بھی بیٹھے ہوئے ہوں اور امام کھڑا ہوا ہو' یہاں تک کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے قیام کی حالت میں نماز ادا کی۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: ابن مسعود نے تم لوگوں کے لیے

طریقہ مقرر کر دیا ہے تو تم لوگ اس کی پیروی کرو۔

**3177** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ: لَوْ فَاتَتْنِي رَكْعَةٌ فَكَانَتْ لِي رَكْعَتَانِ وَهِيَ لِلْإِمَامِ ثَلَاثٌ قَالَ: قُمْ لِقِيَامِهِ، وَلَا تَجْلِسْ شَيْئًا

✵✵ ابن جریج' عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے کہا: اگر میری ایک رکعت فوت ہو جاتی ہے' تو میری دو رکعات ہوں گی اور امام کے لیے وہ تین رکعات ہوں گی۔ تو اُنہوں نے فرمایا: تم امام کے قیام کے مطابق قیام کرو گے' بیٹھو گے نہیں۔

**3178** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ، اَنَّهُ قَالَ: يَأْتَمُّ بِهِ وَلَا يَجْلِسُ

✵✵ عمرو بن دینار' ابوشعثاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں: تم امام کی پیروی کرو گے اور بیٹھو گے نہیں۔

**3179** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَأْتَمُّ بِهِ وَلَا يَجْلِسُ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما امام کی پیروی کرتے تھے اور بیٹھتے نہیں تھے۔

**3180** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَأْتَمُّ بِهِ وَلَا يَجْلِسُ،

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما امام کی پیروی کرتے تھے اور بیٹھتے نہیں تھے۔

**3181** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں اسی کی مانند منقول ہے۔

## بَابُ الَّذِي يَفُوتُهُ مِنَ الْمَغْرِبِ رَكْعَةٌ اَوْ يُدْرِكُ مِنْهَا رَكْعَةً

## باب: جس شخص کی مغرب کی ایک رکعت رہ جائے' یا وہ مغرب کی نماز کی ایک رکعت کو (امام کے ساتھ) پائے

**3182** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَالَ لَنَا ابْنُ الْمُسَيِّبِ: اَخْبِرُونِي بِصَلَاةٍ، تَجْلِسُونَ فِيهَا كُلِّهَا؟ قَالَ: قُلْنَا لَهُ، فَقَالَ: اِنَّهَا الْمَغْرِبُ، اَدْرَكْتَ فِيهَا رَكْعَةً فَجَلَسْتَ مَعَ الْإِمَامِ، ثُمَّ نَقَضْتَ فَصَلَّيْتَ رَكْعَةً، فَجَلَسْتَ، ثُمَّ صَلَّيْتَ رَكْعَةً أُخْرَى فَجَلَسْتَ فِيهَا، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهَا سُجُودًا

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیب نے ہم سے کہا کہ آپ لوگ مجھے ایسی نماز کے بارے میں بتائیں' جس میں آپ پوری نماز میں بیٹھتے ہیں؟ ہم نے اُن سے کہا: (ہمیں نہیں پتا) تو اُنہوں نے فرمایا: یہ مغرب کی نماز ہے' آپ جس میں ایک

رکعت (امام کے ساتھ) پاتے ہیں' تو پھر آپ امام کے ساتھ (ایک رکعت ادا کرنے کے بعد) بیٹھ جائیں گے' پھر جب آپ (پہلے رہ جانے والی رکعت) کو ادا کریں گے' تو آپ ایک رکعت ادا کرنے کے بعد پھر بیٹھ جائیں گے' پھر آپ ایک اور رکعت ادا کریں گے اور اُس کے بعد پھر بیٹھ جائیں گے۔ سعید بن مسیّب نے اس میں سجدۂ سہو کا ذکر نہیں کیا۔

**3183 - اقوالِ تابعین:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: سَاَلْتُ عَبِيدَةَ، قُلْتُ: اَدْرَكْتُ رَكْعَةً مِنَ الْمَغْرِبِ اَشْفَعُ اِلَيْهَا اُخْرَى، ثُمَّ اَسْتَقْبِلُ صَلَاتِي؟ قَالَ: السُّنَّةُ خَيْرٌ، صَلِّ مَا اَدْرَكْتَ، وَاَتِمَّ مَا فَاتَكَ قَالَ: قُلْتُ: اَقْرَاُ؟ قَالَ: نَعَمْ

❊❊ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میں نے عبیدہ سے سوال کیا' میں نے کہا: میں مغرب کی نماز کی ایک رکعت پاتا ہوں' تو کیا میں اُس کے ساتھ دوسری جفت بنالوں گا' یا میں نئے سرے سے نماز ادا کروں گا؟ اُنہوں نے فرمایا: سنت زیادہ بہتر ہے! تمہیں جو نماز ملتی ہے اُسے تم ادا کرلو گے اور جو پہلے گزر گئی تھی اُسے مکمل کرلو گے۔ میں نے دریافت کیا: کیا میں تلاوت کروں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

# بَابُ التَّسْبِيحِ وَالْقَوْلِ وَرَاءَ الصَّلَاةِ

## باب: نماز کے بعد تسبیح اور دیگر کلمات پڑھنا

**3184 - حدیث نبوی:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي زَكَرِيَّا بْنُ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دُبُرِ صَلَاتِهِ ثَلَاثَةً وَّثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً وَّثَلَاثَةً وَّثَلَاثِينَ تَسْبِيحَةً وَّثَلَاثَةً وَّثَلَاثِينَ تَحْمِيدَةً، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَةً وَّاحِدَةً

❊❊ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن' نبی اکرم ﷺ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ نماز کے بعد تیں (تینتیس) مرتبہ اللہ اکبر' تینتیس مرتبہ سبحان اللہ' تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور ایک مرتبہ لا الٰہ الا اللہ پڑھتے تھے۔

**3185 - حدیث نبوی:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُ اَصْحَابِهِ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اِنَّ اَصْحَابَكَ - لِاَصْحَابِهِ الْاَوَّلِينَ - سَبَقُونَا بِالْاَعْمَالِ، فَقَالَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِشَيْءٍ تَصْنَعُونَهُ بَعْدَ الْمَكْتُوبَاتِ، تُدْرِكُونَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ، وَتَسْبِقُونَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ؟ قَالُوا: بَلٰى يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، فَاَمَرَهُمْ اَنْ يُكَبِّرُوْا اَرْبَعًا وَّثَلَاثِينَ، وَيُسَبِّحُوا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ، وَيَحْمَدُوا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ قَالَ: ثُمَّ اَخْبَرَنَا عِنْدَ ذٰلِكَ رَجُلٌ قَالَ: فَجَاءَهُ الْمَسَاكِينُ فَقَالُوْا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، غَلَبَنَا اُولُو الدَّثْرِ عَلَى الْاَجْرِ، فَاُمُرْنَا بِعَمَلٍ نُدْرِكُ بِهِ اَعْمَالَهُمْ، فَاَخْبَرَهُمْ مِثْلَ مَا قَالَ عَطَاءٌ، فَلَمَّا بَلَغَ اَصْحَابُ الْاَمْوَالِ اَخَذُوا بِهِ، فَلَمَّا رَاَى ذٰلِكَ الْمَسَاكِينُ جَاءُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوهُ، فَقَالَ: هِيَ الْفَضَائِلُ

❊❊ عطاء بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے عرض کی: اے

اللہ کے نبی! آپ کے اصحاب' اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے اولین اصحاب کے بارے میں یہ بات کہی' اعمال کے حوالے سے ہم سے سبقت لے گئے ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اُس چیز کے بارے میں نہ بتاؤں جسے تم فرض نمازوں کے بعد کرلو گے' تو تم اس کی وجہ سے اُن لوگوں تک پہنچ جاؤ گے' جو تم سے سبقت لے جا چکے ہیں اور اُن لوگوں سے آگے نکل جاؤ گے' جو تمہارے بعد والے ہیں۔ اُن لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! اے اللہ کے نبی! تو نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں یہ حکم دیا کہ وہ چونتیس مرتبہ اللہ اکبر' تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ پڑھیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُس موقع پر ایک صاحب نے ہمیں یہ بتایا کہ کچھ مساکین نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! صاحبانِ حیثیت اجر کے حوالے سے ہم پر غلبہ حاصل کر چکے ہیں' آپ ہمیں کسی ا[illegible] کرنے کی ہدایت کریں جس کے ذریعہ ہم اُن کے اعمال تک پہنچ جائیں!

اُس کے بعد اُس شخص نے اُن لوگوں کے سامنے وہی روایت بیان کی' جو عطاء نے بیان کی ہے' جب صاحبانِ مال کے [illegible] اس بارے میں اطلاع پہنچی' تو اُنہوں نے بھی اس وظیفہ کو اختیار کر لیا' جب غریب لوگوں نے یہ دیکھا تو وہ پھر نبی اکرم ﷺ [illegible] خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس بارے میں بتایا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ فضائل ہیں۔

**3186** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا اَنْ يُسَبِّحَ خَلْفَ الصَّلَاةِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَيَحْمَدَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَيُكَبِّرَ اَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ

✵✵ مکحول بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو یہ ہدایت کی کہ وہ نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ' تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرے۔

**3187** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ اَبِي عُمَرَ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ذَهَبَ اَهْلُ الْاَمْوَالِ بِالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، يَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَيُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي، وَيُجَاهِدُونَ كَمَا نُجَاهِدُ، وَيَتَصَدَّقُونَ وَلَا نَتَصَدَّقُ قَالَ: اَفَادُلُّكَ عَلٰى اَمْرٍ اِنْ فَعَلْتَهُ اَدْرَكْتَ مَنْ سَبَقَكَ، وَلَمْ يُدْرِكْكَ مَنْ بَعْدَكَ اِلَّا مَنْ فَعَلَ كَمَا فَعَلْتَ، تُسَبِّحُ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ، وَتَحْمَدُ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتُكَبِّرُ اَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ

✵✵ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مالدار لوگ دنیا اور آخرت دونوں کو لے گئے ہیں' وہ اُسی طرح روزہ رکھتے ہیں جس طرح ہم رکھتے ہیں' وہ اُسی طرح نماز ادا کرتے ہیں جس طرح ہم ادا کرتے ہیں' وہ اُسی طرح جہاد میں حصہ لیتے ہیں جس طرح ہم لیتے ہیں' لیکن وہ لوگ صدقہ وخیرات کر دیتے ہیں اور ہم صدقہ وخیرات نہیں کر پاتے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہاری راہنمائی ایک ایسے معاملہ کی طرف کروں کہ اگر تم اُس پر عمل کر لو گے تو تم اُس شخص تک پہنچ جاؤ گے' جو تم سے سبقت لے جا چکا ہے اور تمہارے بعد والا شخص تم تک نہیں پہنچ سکے گا' ماسوائے اُس شخص کے جو ویسا ہی عمل کرے' جو تم نے کیا ہے' تم ہر فرض نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ' تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو۔

**3188** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ نَاسٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُؤْمِنِينَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ذَهَبَ أَصْحَابُ الدُّثُورِ بِالْأُجُورِ، يَتَصَدَّقُونَ وَلَا نَتَصَدَّقُ، وَيُنْفِقُونَ وَلَا نُنْفِقُ قَالَ: أَفَرَأَيْتُمْ لَوْ كَانَ مَالُ الدُّنْيَا وُضِعَ بَعْضُهُ عَلٰى بَعْضٍ أَكَانَ بَالِغًا السَّمَاءَ؟ قَالُوْا: لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشَيْءٍ أَصْلُهُ فِي الْأَرْضِ وَفَرْعُهُ فِي السَّمَاءِ؟ أَنْ تَقُوْلُوْا فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ، فَإِنَّ أَصْلَهُنَّ فِي الْأَرْضِ وَفَرْعَهُنَّ فِي السَّمَاءِ

✱ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ کچھ غریب مؤمنین نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مالدار لوگ اجر لے گئے ہیں! وہ لوگ صدقہ وخیرات کر دیتے ہیں اور ہم صدقہ وخیرات نہیں کر سکتے' وہ لوگ خرچ کرتے ہیں اور ہم لوگ خرچ نہیں کر سکتے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے' اگر دنیا کے مال کو ایک دوسرے کے اوپر رکھ دیا جائے تو کیا وہ آسمان تک پہنچ جائے گا؟ اُن لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز کے بارے میں نہ بتاؤں جس کی بنیاد زمین میں ہے اور جس کی شاخ آسمان میں ہے! تم لوگ ہر نماز کے بعد دس دس مرتبہ لا الٰہ الا اللہ' اللہ اکبر' سبحان اللہ اور الحمد للہ پڑھا کرو کیونکہ ان کی بنیاد زمین میں ہے اور ان کی شاخیں آسمان میں ہیں۔

**3189** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَصْلَتَانِ لَا يُحْصِيهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَهُمَا يَسِيرٌ، وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ قَالُوْا: وَمَا هُمَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: يُسَبِّحُ أَحَدُكُمْ عَشْرًا، وَيَحْمَدُ عَشْرًا، وَيُكَبِّرُ عَشْرًا فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ، فَتِلْكَ خَمْسُونَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ، وَأَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ، وَإِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلٰى فِرَاشِهِ كَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَهُ وَسَبَّحَهُ مِائَةً، فَتِلْكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ، فَأَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِيْ يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ أَلْفَيْنِ وَخَمْسَمِائَةِ سَيِّئَةٍ؟ قَالَ: وَلَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُدُّ هٰكَذَا، وَعَدَّ بِأَصَابِعِهِ قَالُوْا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَيْفَ لَا نُحْصِيهَا؟ قَالَ: يَأْتِيْ أَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ فِيْ صَلَاتِهِ فَيَقُوْلُ لَهُ: اذْكُرْ حَاجَةَ كَذَا وَحَاجَةَ كَذَا حَتّٰى يَنْصَرِفَ وَلَمْ يَذْكُرْ، وَيَأْتِيهِ عِنْدَ مَنَامِهِ فَيُنَوِّمُهُ وَلَمْ يَذْكُرْ،

3189-الجامع للترمذي، ابو اب الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب منه، حديث:3416، سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة ، باب، ما يقال بعد التسليم، حديث:922، السنن الصغرى، كتاب السهو، عدد التسبيح بعد التسليم، حديث:1336، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الدعاء ، ما يقال في دبر الصلوات، حديث:28670، السنن الكبرى للنسائي، العمل في افتتاح الصلاة، عدد التسبيح بعد التسليم، حديث:1248، مشكل الآثار للطحاوي، باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ، حديث:3454، مسند احمد بن حنبل، مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما، حديث:6751، مسند الحميدي، احاديث عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنه، حديث:567، مسند عبد بن حميد، مسند عبد الله بن عمرو رضي الله عنه، حديث:357

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''دو معمولات ایسے ہیں جنہیں جو بھی مسلمان اختیار کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا' اور یہ دونوں آسان ہیں' لیکن ان دونوں پر عمل کرنے والے لوگ کم ہیں''۔
لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! وہ کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا:
''کسی شخص کا ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ' دس مرتبہ الحمدللہ' دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا' جو زبان پر پڑھنے کے حوالے سے روزانہ ایک سو پچاس کلمات ہوں گے' لیکن نامۂ اعمال میں ایک ہزار پانچ سو ہوں گے اور جب کوئی شخص اپنے بستر پر جائے' تو وہ ایک سو مرتبہ اللہ اکبر' الحمدللہ اور سبحان اللہ پڑھ لے تو یہ زبان پر پڑھنے کے اعتبار سے ایک سو ہوں گے اور نامۂ اعمال میں ایک ہزار ہوں گے' تو تم میں سے کون شخص ایسا ہے جو روزانہ دو ہزار پانچ سو گناہ کرتا ہے؟
راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ اُنہیں یوں اپنی انگلیوں پر شمار کروا رہے تھے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم اسے باقاعدگی کے ساتھ کیوں نہیں ادا کر سکتے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''تم میں سے کوئی ایک شخص نماز ادا کر رہا ہوتا ہے' شیطان اُس کے پاس آتا ہے اور اُس سے کہتا ہے: تم فلاں کام کو اور فلاں کام کو یاد کرو' یہاں تک کہ آدمی نماز ختم کر کے اُس کام کی طرف چلا جاتا ہے اور اُسے یہ پڑھنا یاد نہیں رہتا' اسی طرح آدمی جب سونے لگتا ہے' تو شیطان آدمی کے پاس آ کے اُسے سلا دیتا ہے اور آدمی کو یہ پڑھنا یاد نہیں رہتا''۔

**3190** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ، عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: خَصْلَتَانِ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهِمَا دَخَلَ الْجَنَّةَ، مَنْ سَبَّحَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ، اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُدُّهُنَّ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''دو معمولات ایسے ہیں جنہیں جو شخص باقاعدگی کے ساتھ ادا کرے گا' وہ جنت میں داخل ہوگا' جو شخص ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ پڑھے''۔
اُس کے بعد راوی نے ثوری کی نقل کردہ روایت کی مانند نقل کیا ہے' تاہم اس میں راوی کے یہ الفاظ نہیں ہیں:
''میں نے نبی اکرم ﷺ کو انہیں شمار کرواتے ہوئے دیکھا''۔

**3191** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ، عَنْ رَجُلٍ، سَمِعَ اُمَّ سَلَمَةَ، كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ صَلَاةٍ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ رِزْقًا طَيِّبًا، وَعَمَلًا وَعِلْمًا نَافِعًا

✵✵ موسیٰ بن ابو عائشہ ایک شخص کے حوالے سے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے

بعد یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میں تجھ سے پاکیزہ رزق' مقبول عمل اور نافع علم کا سوال کرتا ہوں''۔

**3192** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَيَّاشٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ، وَلَيْثٌ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَالَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ - قَالَ ابْنُ اَبِيْ حُسَيْنٍ فِيْ حَدِيْثِهِ: وَهُوَ ثَانِيَ رِجْلِهِ - قَبْلَ اَنْ يَتَكَلَّمَ، لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، عَشْرَ مَرَّاتٍ، كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ، وَحَطَّ عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ، وَرَفَعَ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ، وَكَانَ لَهُ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ قَالَهَا عِدْلُ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ اِسْمَاعِيْلَ، وَكُنَّ مَسْلَحَةً وَّحَرَسًا مِنَ الشَّيْطَانِ، وَحِرْزًا مِنْ كُلِّ مَكْرُوْهٍ، وَلَمْ يَعْمَلْ عَمَلًا يَقْهَرُهُنَّ اِلَّا اَنْ يُشْرِكَ بِاللّٰهِ

✲✲ حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص ہر نماز کے بعد (یہاں ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:) پاؤں کو موڑ کر اور کوئی کلام کرنے سے پہلے یہ کلمات پڑھتا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اُس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اُسی کے لیے مخصوص ہے' حمد اُسی کے لیے مخصوص ہے' وہ زندگی دیتا ہے اور موت دیتا ہے' بھلائی اُسی کے دستِ قدرت میں ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

آدمی یہ کلمات دس مرتبہ پڑھ لے' تو اللہ تعالیٰ ہر ایک کلمہ کے عوض میں دس نیکیاں نوٹ فرماتا ہے اور اُس شخص کے دس گناہوں کو بخش دیتا ہے اور اُس کے دس درجات کو بلند کر دیتا ہے اور اُس کے پڑھے ہوئے ہر ایک کلمہ کے عوض میں اُسے ایک غلام کو آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے' جس کا تعلق حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہو اور یہ کلمات آدمی کے لیے شیطان سے بچاؤ اور حفاظت کا ذریعہ بن جاتے ہیں اور ہر ناپسندیدہ چیز سے بچاؤ کا ذریعہ بن جاتے ہیں اور آدمی کوئی ایسا عمل نہیں کرتا' جو ان کو مغلوب کر دے' ماسوائے اس کے کہ آدمی کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرائے۔

**3193** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ - اَوْ قَالَ: فَاعِلُهُنَّ - مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَحَمِدَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَكَبَّرَ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ

✲✲ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''(کسی چیز کے) بعد میں کیے جانے والے کچھ کلمات ایسے ہیں' جنہیں پڑھنے والا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ان پر عمل کرنے والا شخص رسوائی کا شکار نہیں ہوگا' جو شخص ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ' تینتیس مرتبہ الحمد

للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھے''۔

**3194** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ قَالَ: مَنْ هَلَّلَ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ مِائَةً، وَسَبَّحَ مِائَةً، وَحَمِدَ مِائَةً، وَكَبَّرَ مِائَةً، غُفِرَتْ ذُنُوبُهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ

❊❊ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص فرض نماز کے بعد ایک سو مرتبہ لا الٰہ الا اللہ ایک سو مرتبہ سبحان اللہ ایک سو مرتبہ الحمد للہ اور ایک سو مرتبہ اللہ اکبر پڑھتا ہے اُس شخص کے گناہوں کی بخشش ہو جاتی ہے اگر چہ وہ سمندر کے جھاگ کی مانند ہوں۔

**3195** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: مَنْ قَالَ بَعْدَ كُلِّ صَلَاةٍ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيَّ الْقَيُّومَ وَاَتُوبُ اِلَيْهِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، كَفَّرَ اللّٰهُ عَنْهُ ذُنُوبَهُ وَاِنْ كَانَ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ

❊❊ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص ہر نماز کے بعد یہ پڑھتا ہے:

''میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے صرف وہی معبود ہے وہ زندہ ہے بذاتِ خود قائم ہے اور میں اُس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''۔

جو شخص تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے گناہوں کی بخشش کر دیتا ہے اگر چہ وہ شخص جہاد سے فرار ہوا ہو۔

**3196** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ، عَنِ الْاَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْاَوْفَى فَلْيَقُلْ عِنْدَ فُرُوغِهِ مِنْ صَلَاتِهِ: (سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) (الصافات: **181**)

❊❊ اصبغ بن نباتہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: اُس شخص کو مکمل طور پر ماپ کر (بھرپور قسم کا) اجر و ثواب دیا جائے جو نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ پڑھ لے:

''تمہارا پروردگار ہر عیب سے پاک ہے جو غلبے والا پروردگار ہے اور ہر اُس چیز سے پاک ہے جو لوگ اس کی صفت بیان کرتے ہیں اور رسولوں پر سلام ہو اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے''۔

**3197** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الرَّمَّاحِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

❊❊ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز مکمل کر لیتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! تُو سلامتی عطا کرنے والا ہے سلامتی تجھ سے ہی حاصل ہوتی ہے اے جلال اور اکرام والے! تُو برکت والا ہے''۔

**3198** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ، كَانَ يَقُوْلُ اِذَا فَرَغَ مِنْ

صَلَاتِهِ: بِحَمْدِ رَبِّيَ انْصَرَفْتُ، وَبِذُنُوبِيَ اعْتَرَفْتُ، اَعُوذُ بِرَبِّي مِنْ شَرِّ مَا اقْتَرَفْتُ، يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ قَلِّبْ قَلْبِي عَلٰى مَا تُحِبُّ وَتَرْضَى

✵✵ لیث بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ جب نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تھے' تو یہ کلمات پڑھتے تھے:

''اپنے پروردگار کی حمد کے ہمراہ میں نماز کو ختم کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں اور میں اپنے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں' ہر اُس چیز کے شر سے جو میں نے کیا ہے' اے دلوں کے پھیرنے والی ذات! تُو میرے دل کو اُس چیز کی طرف پھیر دے' جسے تُو پسند کرتا ہو اور جس سے تُو راضی ہو''۔

**3199** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: اِذَا شَغَلَ الْعَبْدَ ثَنَاؤُهُ عَلَيَّ مِنْ مُسَاءَ لَتِهِ اِيَّايَ اَعْطَيْتُهُ اَفْضَلَ مَا اُعْطِي السَّائِلِينَ

✵✵ مالک بن حارث بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''جب کوئی شخص میری تعریف بیان کرتے ہوئے مصروف رہے اور مجھ سے کچھ مانگ نہ پائے' تو میں اُس شخص کو اُس سے زیادہ عطا کرتا ہوں' جو میں مانگنے والوں کو عطا کرتا ہوں''۔

**3200** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يِسَافٍ، عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ: مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ مِائَةَ مَرَّةٍ جَاءَ فَوْقَ كُلِّ عَمَلٍ اِلَّا مَنْ زَادَ

✵✵ سیدہ اُمِ درداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جو شخص یہ پڑھ لے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہ ایک معبود ہے' اُس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اُس کے لیے مخصوص ہے' حمد اُسی کے لیے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

جو شخص سو مرتبہ ان کلمات کو پڑھ لے' تو وہ ایسا عمل لے کے آئے گا' جو ہر عمل سے فائق ہوگا' ماسوائے اُس شخص کے' جس نے انہیں زیادہ مرتبہ پڑھا ہو۔

**3201** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ: لَا بَاْسَ بِعَدَدِ التَّكْبِيرِ وَالتَّسْبِيحِ فِي الصَّلَاةِ بِمَا جَاءَ فِيهِ الْاَحَادِيثُ

✵✵ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نماز میں تکبیر یا تسبیح کی تعداد میں کوئی حرج نہیں ہے' جیسا کہ احادیث میں منقول ہے۔

## بَابُ جُلُوْسِ الرَّجُلِ فِيْ مَجْلِسِهٖ بَعْدَ الصَّلَاةِ

## باب: آدمی کا نماز ادا کرنے کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھے رہنا

**3202** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ

يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ قَعَدَ فِيْ مَجْلِسِه حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

✵✵ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا کر لینے کے بعد سورج نکلنے تک اپنی جگہ پر تشریف فرما رہتے تھے۔

**3203** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّيِّ قَالَ: قُلْتُ: الرَّجُلُ يَجْلِسُ فِيْ مُصَلَّاهُ بَعْدَ الْفَجْرِ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَمِ الَّذِيْ يَاْتِي الْفَرَائِضَ؟ قَالَ: بَلِ الَّذِيْ يَجْلِسُ فِيْ مَجْلِسِه اَحَبُّ اِلَيَّ

✵✵ سفیان ثوری عثمان بتی کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: ایک شخص فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے وہ آپ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے یا وہ شخص زیادہ محبوب ہے جو فرائض کی ادائیگی کے لیے چلا جاتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ جو شخص اپنی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے وہ میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔

**3204** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الَّذِيْ ذَكَرْتَ مِنْ عَدَدِ التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّحْمِيْدِ وَرَاءَ الْمَكْتُوْبَةِ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَمْ نَزِيْدُ عَلٰى ذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: قُلْتُ: اَحَبُّ اِلَيْكَ اَنْ لَا تَقُوْمَ حَتّٰى تَفْرُغَ مِنْ تَسْبِيْحِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: لِمَ؟ قَالَ: لِاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ: لَا تَزَالُ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَى الْمَرْءِ مَا لَمْ يَقُمْ مَنْ مُصَلَّاهُ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ قَالَ: وَاِنِّيْ لَاُحِبُّ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ فِيْ دُبُرِ الْمَكْتُوْبَةِ، قُلْتُ: اَتَسْتَحِبُّ اَنْ لَا تَتَكَلَّمَ حَتّٰى تَفْرُغَ مِنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَاللّٰهِ، وَلٰكِنْ مَا يَدَعُوْنَنَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: آپ نے فرض نماز کے بعد سبحان اللہ، اللہ اکبر اور الحمد للہ پڑھنے کے بارے میں جو تعداد ذکر کی ہے، اسی پر اکتفاء کرنا آپ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے یا ہم اس سے زیادہ بھی پڑھ سکتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! (زیادہ بھی پڑھ سکتے ہیں)۔ میں نے دریافت کیا: کیا آپ کے نزدیک یہ چیز زیادہ پسندیدہ ہے جب تک آپ اپنی تسبیح پڑھ کر فارغ نہیں ہوتے اُس وقت تک نہ اُٹھیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیوں؟ اُنہوں نے فرمایا: کیونکہ لوگ یہ کہتے ہیں: فرشتے اُس وقت تک آدمی کے لیے مسلسل دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں جب تک آدمی اپنی نماز کی جگہ سے کھڑا نہیں ہوتا جہاں اُس نے نماز ادا کی ہے، یا جب تک وہ (وہاں بیٹھے رہتے ہوئے) بے وضو نہیں ہوتا۔ عطاء فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پسند ہے، یہ ہر فرض نماز کے بعد ہونا چاہیے۔ میں نے دریافت کیا: کیا آپ اس بات کو مستحب سمجھتے ہیں، ان کلمات کو پڑھنے سے فارغ ہونے سے پہلے آپ کسی کے ساتھ کلام نہ کریں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اللہ کی قسم! لیکن لوگ ہمیں چھوڑتے نہیں ہیں۔

**3205** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ: اَبَلَغَكَ عَمَّنْ مَضٰى فِي الْجُلُوْسِ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ شَيْءٌ؟ قَالَ: لَا قُلْتُ: فَرَاَيْتَكَ تَجْلِسُ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ اَذْكُرُ اللّٰهَ قُلْتُ: اَفَلَا تَفْرُغُ مِنْ حَاجَتِكَ قَبْلَ اَنْ تُسَلِّمَ، فَاِذَا سَلَّمْتَ لَمْ يَكُنْ اِلَّا الْقِيَامِ؟ قَالَ: بَلْ اُسَلِّمُ فَاَسْتَرِيْحُ، ثُمَّ اَفْرُغُ لِتَهْلِيْلِ اللّٰهِ، وَتَسْبِيْحِه، وَحَمْدِه، وَذِكْرِه

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: پہلے جو لوگ گزر چکے ہیں اُن کے حوالے سے آپ تک کوئی روایت پہنچی ہے جو سلام پھیرنے کے بعد کچھ دیر بیٹھے رہنے کے بارے میں ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے کہا: لیکن میں نے تو آپ کو دیکھا ہے' آپ بیٹھے رہتے ہیں! اُنہوں نے کہا: سبحان اللہ! (اس میں کون سی غلط بات ہے) میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہوں۔ میں نے دریافت کیا: کیا آپ سلام پھیرنے سے پہلے اپنی ضرورت سے فارغ نہیں ہو جاتے (یعنی سلام پھیرنے سے پہلے ذکر اذکار کر نہیں لیتے ہیں) جب آپ سلام پھیر دیں تو صرف کھڑے ہونے کا کام باقی رہ جاتا ہے۔ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ میں سلام پھیرنے کے بعد راحت حاصل کرتا ہوں' پھر میں اللہ تعالیٰ کی معبودیت' اُس کی پاکی' اُس کے حمد اور اُس کے ذکر کے لیے فارغ ہو جاتا ہوں۔

## بَابُ كَيْفَ يَنْصَرِفُ الرَّجُلُ مِنْ مُصَلَّاهُ؟

## باب: آدمی نماز کی جگہ سے کیسے اُٹھے گا؟

**3206** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَا يَضُرُّكَ عَلٰى اَيِّ جَانِبَيْكَ انْصَرَفْتَ

٭٭ حارث نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا خواہ تم کسی بھی سمت سے اُٹھ جاؤ۔

**3207** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ مَرَّةً عَنْ يَمِيْنِهٖ، وَمَرَّةً عَنْ شِمَالِهٖ، وَكَانَ يُمْسِكُ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فِي الصَّلَاةِ

٭٭ قبیصہ بن ہلب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی دائیں طرف سے اور کبھی بائیں طرف سے اُٹھ جایا کرتے تھے' آپ نماز کے دوران دائیں (ہاتھ) کو بائیں پر رکھتے تھے۔

**3208** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: لَا يَجْعَلَنَّ اَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ مِنْ نَفْسِهٖ جُزْئًا، لَا يَرَى اِلَّا اَنَّ عَلَيْهِ حَقًّا اَنْ يَنْصَرِفَ عَنْ يَمِيْنِهٖ قَالَ: قَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ مَا يَنْصَرِفُ عَنْ شِمَالِهٖ

٭٭ اسود بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کوئی بھی شخص اپنی ذات کی طرف سے شیطان کا حصہ مقرر نہ کرے' یعنی وہ یہ نہ سمجھتا ہو کہ اُس پر یہ لازم ہے' وہ (نماز ادا کرنے کے بعد) صرف دائیں طرف سے ہی اُٹھ سکتا ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ تر بائیں طرف سے اُٹھتے ہوئے دیکھا ہے۔

**3209** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ: اِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ فَانْصَرِفْ حَيْثُ كَانَتْ حَاجَتُكَ يَمِيْنًا اَوْ شِمَالًا، وَلَا تَسْتَدِرِ اسْتِدَارَةَ الْحِمَارِ

٭٭ ابواحوص بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرماتے تھے: جب امام سلام پھیر دے تو تم اُس طرف سے اُٹھ جاؤ جس طرف تمہیں کام ہے' خواہ وہ دائیں طرف ہو یا بائیں طرف ہو اور تم یوں نہ گھومو جس طرح گدھا گھومتا ہے۔

**3210** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِذَا كَانَتْ حَاجَتُهُ عَنْ يَّسَارِهٖ انْصَرَفَ عَنْ يَّسَارِهٖ، وَاِذَا كَانَتْ حَاجَتُهُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ انْصَرَفَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو جب بائیں طرف کام ہوتا تھا' تو وہ بائیں طرف سے اُٹھ جاتے تھے اور جب دائیں طرف کام ہوتا تھا' تو وہ دائیں طرف سے اُٹھ جاتے ہیں۔

**3211** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: مَا كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُبَالِي عَلٰى اَيِّ ذٰلِكَ انْصَرَفَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ، اَوْ عَنْ شِمَالِهٖ قَالَ: وَذٰلِكَ اَنِّي سَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کی پروانہیں کرتے تھے کہ وہ کس طرف سے اُٹھے ہیں' دائیں طرف سے یا بائیں طرف سے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اُن سے اس بارے میں سوال کیا تھا (تو نافع نے مجھے یہ بتایا تھا)۔

**3212** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ قَالَ: صَلَّيْتُ فَرَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ جَالِسًا، فَانْقَلَبْتُ عَنْ شِمَالِي فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ قَالَ: مَا مَنَعَكَ اَنْ تَنْفَتِلَ عَنْ يَمِيْنِكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: رَاَيْتُكَ فَانْثَنَيْتُ اِلَيْكَ قَالَ: قَدْ اَصَبْتَ، اِنَّ نَاسًا يَقُوْلُوْنَ: لَا تَنْفَتِلْ اِلَّا عَنْ يَّمِيْنِكَ

٭٭ واسع بن حبان بیان کرتے ہیں: میں نے نماز ادا کی تو میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بیٹھے ہوئے دیکھا' میں اپنے بائیں طرف سے اُٹھ کر اُن کے پاس آ کر بیٹھ گیا' تو اُنہوں نے دریافت کیا: تم دائیں طرف سے کیوں نہیں اُٹھے؟ میں نے کہا: میں نے آپ کو دیکھا تو میں آپ کی طرف اُٹھ کر آ گیا۔ تو اُنہوں نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا ہے! اصل مسئلہ یہ ہے' کچھ لوگ اس بات کے قائل ہیں' آدمی صرف دائیں طرف سے ہی اُٹھ سکتا ہے۔

**3213** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا يَضُرُّهٗ اَعَلٰى يَمِيْنِهٖ انْصَرَفَ اَوْ عَلٰى شِمَالِهٖ قُلْتُ: اَيُّهُمَا يُسْتَحَبُّ؟ قَالَ: سَوَاءٌ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: آدمی کو کوئی نقصان نہیں ہو گا خواہ وہ دائیں طرف سے اُٹھے یا بائیں طرف سے اُٹھے۔ میں نے دریافت کیا: ان دونوں میں مستحب کون سا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: دونوں ہی برابر ہیں۔

## بَابُ مُكْثِ الْاِمَامِ بَعْدَمَا يُسَلِّمُ

## باب: امام کا سلام پھیرنے کے بعد ٹھہرنا

**3214** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، وَجَابِرٍ، وَاَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوْقٍ،

اَنَّ اَبَا بَكْرٍ، كَانَ اِذَا سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهٖ، وَعَنْ شِمَالِهٖ قَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، ثُمَّ انْفَتَلَ سَاعَتَئِذٍ كَاَنَّمَا كَانَ جَالِسًا عَلَى الرَّضْفِ

✵✵ مسروق بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے تھے تو وہ اُسی وقت کھڑے ہو جاتے تھے یوں جیسے وہ انگاروں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔

**3215** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ اَبُو بَكْرٍ اِذَا سَلَّمَ كَاَنَّهٗ عَلَى الرَّضْفِ حَتّٰى يَنْهَضَ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب سلام پھیرتے تھے تو یوں لگتا تھا' جیسے وہ انگاروں پر بیٹھے ہوئے ہیں یہاں تک کہ وہ (فوراً ہی) کھڑے ہو جاتے تھے۔

**3216** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: اِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ انْصَرَفَ؟ قَالَ: كَانَ الْاِمَامُ اِذَا سَلَّمَ انْكَفَتَ وَانْكَفَتْنَا مَعَهٗ،

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: جب امام سلام پھیر دے گا تو کیا وہ فوراً اُٹھ جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: امام جب سلام پھیرتا ہے' تو وہ منہ پھیر لیتا (یا اٹھ جاتا تھا) اور اُس کے ساتھ ہم بھی یہ کرتے تھے۔

**3217** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ اَبِي حُمَيْدٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَهٗ

✵✵ یہی روایت ابراہیم نخعی کے حوالے سے منقول ہے۔

**3218** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ فَلْيَقُمْ، وَاِلَّا فَلْيَنْحَرِفْ عَنْ مَجْلِسِهٖ قُلْتُ: فَيُجْزِيهِ اَنْ يَنْحَرِفَ عَنْ مَجْلِسِهٖ وَيَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ؟ قَالَ: الْاِنْحِرَافُ اَنْ يُغَرِّبَ اَوْ يُشَرِّقَ عَنْ غَمْرٍ وَاحِدٍ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب امام سلام پھیر دے تو اُسے اُٹھ جانا چاہیے' ورنہ اپنی جگہ سے ہٹ جانا چاہیے۔ میں نے دریافت کیا: کیا اُس کے لیے یہ جائز ہوگا کہ وہ اپنی جگہ سے ہٹ جائے اور قبلہ کی طرف رُخ رکھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: انحراف کا مطلب یہ ہے' وہ اپنا منہ مغرب یا مشرق کی طرف رکھے' ایک ہی (مخصوص) طرف نہ رکھے۔

**3219** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ قَالَ: صَلّٰى مُجَاهِدٌ خَلْفَ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ فَلَمَّا اَنْ سَلَّمَ انْحَرَفَ، فَقَالَ: لَيْسَتْ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ تَقْعُدَ حَتّٰى تَقُوْمَ، ثُمَّ تَقْعُدُ بَعْدُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

✵✵ لیث بیان کرتے ہیں: مجاہد نے ابراہیم نخعی کے پیچھے نماز ادا کی' جب اُنہوں نے سلام پھیرا تو اُنہوں نے اپنا رُخ موڑ لیا تو مجاہد نے کہا: یہ سنت نہیں ہے' تم بیٹھے رہو یہاں تک کہ کھڑے ہو جاؤ' پھر اُس کے بعد اگر تم چاہو تو بیٹھے رہ سکتے ہو۔

**3220** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خُصَيْفٍ، اَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ: لَيْسَتْ مِنَ السُّنَّةِ

اَنْ يَقْعُدَ حَتّٰى يَقُومَ، فَلَمَّا تَتَامَّ قَامَ ثُمَّ جَلَسَ - يَعْنِى - يُشَرِّقُ اَوْ يُغَرِّبُ، فَاَمَّا اَنْ يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ فَلَا

✱✱ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: یہ چیز سنت نہیں ہے' آدمی بیٹھا رہے بلکہ اُسے کھڑے ہو جانا چاہیے' جب وہ امام نماز پوری کر لے تو کھڑا ہو جائے' اُس کے بعد بیٹھ جائے' یعنی مشرق یا مغرب کی طرف رُخ کر کے بیٹھے' جہاں تک قبلہ رُخ بیٹھنے کا تعلق ہے تو یہ نہیں ہوگا۔

**3221** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ كَانَ اِذَا سَلَّمَ قَامَ عَنْ مَجْلِسِهِ، اَوِ انْحَرَفَ مُشَرِّقًا اَوْ مُغَرِّبًا

✱✱ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب سلام پھیرتے تھے' تو اپنی جگہ سے کھڑے ہو جاتے تھے' یا مشرق یا مغرب کی طرف تھوڑا سا منہ موڑ کر بیٹھ جاتے تھے۔

**3222** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اِذَا كُنْتَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَلَا تَرْكَعْ حَتّٰى يَرْكَعَ، وَلَا تَسْجُدْ حَتّٰى يَسْجُدَ، وَلَا تَرْفَعْ رَاْسَكَ قَبْلَهُ، فَاِذَا فَرَغَ الْاِمَامُ وَلَمْ يَقُمْ وَلَمْ يَنْحَرِفْ، وَكَانَتْ لَكَ حَاجَةٌ فَاذْهَبْ، وَدَعْهُ، فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُكَ

✱✱ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم امام کے پیچھے ہو' تو اُس وقت تک رکوع میں نہ جاؤ' جب تک وہ رکوع میں نہیں جاتا اور اُس وقت تک سجدہ میں نہ جاؤ جب تک وہ سجدہ نہیں کرتا اور اُس سے پہلے تم اپنا سر نہ اُٹھاؤ' جب امام فارغ ہو جائے اور کھڑا نہ ہو اور منہ موڑ کر بھی نہ بیٹھے اور تمہیں کوئی کام در پیش ہو' تو تم چلے جاؤ اور امام کو چھوڑ دو کیونکہ تمہاری نماز پوری ہو چکی ہے۔

**3223** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ قَالَ: وَاَخْبَرَنِيهِ رَجُلٌ، عَنِ الْحَسَنِ قَالُوْا: وَلَا يَنْصَرِفُ حَتّٰى يَقُومَ الْاِمَامُ قَالَ الزُّهْرِيُّ: اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ وَلَا يَنْصَرِفُ

✱✱ زہری اور قتادہ فرماتے ہیں: مجھے ایک شخص نے حسن بصری کے حوالے سے یہ بات بتائی کہ لوگ یہ کہتے ہیں: آدمی اُس وقت تک نہیں اُٹھ سکتا جب تک امام کھڑا نہیں ہوتا۔ زہری فرماتے ہیں: امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے' اُس کی پیروی کی جائے اس لیے آدمی (امام سے پہلے) نہیں اُٹھے گا۔

**3224** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِىْ لُبَابَةَ، عَنْ وَرَّادٍ، مَوْلَى الْمُغِيرَةِ، اَنَّ الْمُغِيرَةَ كَتَبَ اِلَىٰ مُعَاوِيَةَ - عَبْدُ الرَّزَّاقِ، كَتَبَ ذٰلِكَ الْكِتَابَ اِلَيْهِ وَرَّادٌ - اَنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حِيْنَ يُسَلِّمُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. قَالَ وَرَّادٌ: ثُمَّ وَفَدْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ. فَسَمِعْتُهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَاْمُرُ النَّاسَ بِذٰلِكَ الْقَوْلِ وَيُعَلِّمُهُمْ، قُلْتُ: فَمَا الْجَدُّ؟ قَالَ: كَثْرَةُ الْمَالِ

✱✱ وراد' جو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو

خط میں لکھا' وراد نے یہ خط تحریر کیا تھا' اُس میں اُنہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا کہ جب آپ نے سلام پھیرا تو یہ پڑھا:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اُس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اُسی کے لیے مخصوص ہے' حمد اُسی کے لیے مخصوص ہے' اے اللہ! جسے تو عطا کر دے اُسے کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جسے تو نہ دے اُسے کوئی دینے والا نہیں ہے اور تیری مرضی کے مقابلہ میں صاحبِ حیثیت شخص کی حیثیت اُسے فائدہ نہیں دیتی''۔

وراد بیان کرتے ہیں: اُس کے بعد میں ایک وفد کے ہمراہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے اُنہیں منبر پر لوگوں کو یہ ہدایت دیتے ہوئے سنا کہ وہ یہ کلمات پڑھا کریں' اُنہوں نے لوگوں کو ان کلمات کی تعلیم دی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: روایت کے لفظ الجد سے کیا مراد ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: مال کا زیادہ ہونا۔

**3225** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّ اَبَا مَعْبَدٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِيْنَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَّهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُنْتُ اَعْلَمُ اِذَا انْصَرَفُوْا بِذٰلِكَ اِذَا سَمِعْتُهُ

✵✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام ابومعبد نے اُنہیں بتایا کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں فرض نماز کے بعد جب لوگ اُٹھتے تھے تو بلند آواز میں ذکر کیا جاتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: جب میں یہ ذکر سنتا تھا' تو مجھے پتا چل جاتا تھا' اب لوگ نماز پڑھ کر فارغ ہو گئے ہیں۔

**3226** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِى الْبَخْتَرِيِّ قَالَ: اِنَّ عُبَيْدَةَ لَآخِذٌ بِيَدِىْ اِذْ سَمِعَ صَوْتَ الْمُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَهُوَ يَقُوْلُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ بَعْدَمَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ، فَقَالَ عُبَيْدَةُ: مَا لَهُ قَاتَلَهُ اللّٰهُ نَعَّارٌ بِالْبِدَعِ

✵✵ ابوبختری بیان کرتے ہیں: عبیدہ نے میرا ہاتھ پکڑا' یہ اُس وقت کی بات ہے جب اُنہوں نے مصعب بن زبیر کو یہ کلمات پڑھتے ہوئے سنا: لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر! اُنہوں نے نماز کا سلام پھیرنے کے بعد' قبلہ کی طرف رُخ رکھتے ہوئے ہی یہ کلمات پڑھے تھے۔ تو عبیدہ نے کہا: اسے کیا ہوا ہے؟ اللہ تعالیٰ اسے برباد کرے! یہ چیخ کر بدعت (کا طریقہ تعلیم دے رہا ہے)۔

**3227** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ هِنْدَ بِنْتِ الْحَارِثِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ مَكَثَ قَلِيْلًا، وَكَانَ يَرَوْنَ اَنَّ ذٰلِكَ كَيْمَا يَنْفُذُ النِّسَاءُ قَبْلَ الرِّجَالِ،

✵✵ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہوتے تھے' تو کچھ دیر ٹھہرے رہتے تھے' لوگ یہ سمجھتے تھے کہ ایسا اس لیے ہوتا ہے تاکہ مردوں سے پہلے خواتین اُٹھ جائیں۔

**3228** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، بَلَغَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

**3229** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ، كَانَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ بَعْدَمَا يُسَلِّمُ - وَاَقُوْلُ اَنَا: التَّسْلِيمُ الْإِنْصِرَافُ - قَدْرَ مَا يَنْتَعِلُ بِنَعْلَيْهِ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عطاء سے منقول ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: امام سلام پھیرنے کے بعد کچھ دیر بیٹھا رہے گا جبکہ میں یہ کہتا ہوں کہ سلام پھیرنے کا مطلب ہے' نماز ختم ہوگئی ہے اور امام اتنی دیر بیٹھا رہے گا' جتنی دیر میں کوئی جوتے پہن لیتا ہے۔

**3230** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يَتَكَلَّمُ الْإِمَامُ إِذَا جَلَسَ، فَإِذَا تَكَلَّمَ وَلَمْ يَقُمْ مَعَهُ إِنْ شَاءَ قُلْتُ: يَتْرُكُ كَلَامَهُ بِمَنْزِلَةِ كَلَامِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: جب امام بیٹھا ہوا ہوگا' تو کوئی کلام کرے گا' اور جب وہ کلام کر لے گا' تو پھر اگر وہ چاہے' تو کلام کرنے کے ساتھ کھڑا نہ ہو' میں نے دریافت کیا: کیا اُس کا کلام کو ترک کرنا اُس کے کلام کرنے کے حکم میں ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

**3231** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ سَاعَةَ يُسَلِّمُ يَقُومُ ثُمَّ صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَبِي بَكْرٍ، فَكَانَ اِذَا سَلَّمَ وَثَبَ، فَكَاَنَّمَا يَقُومُ عَنْ رَضْفَةٍ

٭٭ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز ادا کی' آپ نے جیسے ہی سلام پھیرا تو فوراً ہی کھڑے ہو گئے۔ پھر میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی تو اُنہوں نے جیسے ہی سلام پھیرا تو وہ فوراً ہی کھڑے ہو گئے یوں جیسے وہ انگارے پر بیٹھے ہوئے تھے۔

**3232** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اِذَا تَشَهَّدَ الرَّجُلُ وَخَافَ اَنْ يُحْدِثَ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ الْإِمَامُ، فَلْيُسَلِّمْ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ

٭٭ عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: جب کوئی شخص تشہد میں بیٹھا ہوا ہو اور اُسے یہ اندیشہ ہو کہ امام کے سلام پھیرنے سے پہلے اُسے حدث لاحق ہو جائے گا' اور پھر وہ سلام پھیر دے تو اُس کی نماز مکمل ہوگئی۔

## بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ

## باب: دعا کرتے ہوئے دونوں ہاتھ بلند کرنا

**3233** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ فَرَفَعَ يَدَيْهِ - فَاَشَارَ لِي عَمْرٌو فَنَصَبَ يَدَيْهِ - جِدًّا فِي السَّمَاءِ، فَجَالَتِ

النَّاقَةُ فَاَمْسَكَهَا بِاِحْدَى يَدَيْهِ، وَالْاُخْرَى قَائِمَةٌ فِي السَّمَاءِ

✵✵ طاؤس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک قوم کے خلاف دعائے ضرر کی تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کر لیے۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) عمرو بن دینار نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھا کر اشارہ کر کے مجھے دکھایا۔ (روایت میں یہ الفاظ ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے آسمان کی طرف ہاتھ انتہائی بلند کر لیے آپ کی اونٹنی چلنے لگی تو نبی اکرم ﷺ نے ایک ہاتھ کے ذریعہ اُسے (یعنی اُس کی لگام) کو پکڑ کے رکھا اور دوسرا ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھا رہنے دیا۔

**3234** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ صَدْرِهِ فِي الدُّعَاءِ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ دعا مانگتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ سینے تک بلند کرتے تھے اور پھر اُن دونوں کو اپنے چہرے پر پھیر لیتے تھے۔

**3235** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَرُبَّمَا رَاَيْتُ مَعْمَرًا يَفْعَلُهُ وَاَنَا اَفْعَلُهُ

✵✵ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے بعض اوقات معمر کو بھی ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے اور میں بھی ایسا ہی کرتا ہوں۔

**3236** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانٍ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو وَالزِّمَامُ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ، فَسَقَطَ الزِّمَامُ، فَاَهْوَى لِيَاْخُذَهُ، وَقَالَ بِاِصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْاِبْهَامَ فَرَفَعَهَا وَذَكَرَ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَنَسٍ نَحْوَهُ

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ دعا مانگ رہے تھے لگام آپ کی انگلیوں کے درمیان تھی، وہ آپ کے ہاتھ سے چھوٹ گئی تو آپ اُسے پکڑنے کے لیے جھکے آپ نے انگوٹھے کے ساتھ والی (شہادت کی) انگلی کو اُٹھائے رکھا۔ ابن جریج نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

**3237** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُزَاعِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبْزَى قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ هٰكَذَا، وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ

✵✵ حضرت ابن ابزیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز میں یوں کیا کرتے تھے اُنہوں نے اپنی شہادت کی انگلی کے ذریعہ اشارہ کر کے دکھایا۔

**3238** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَرَفَعَ اِصْبَعَهُ الْيُمْنَى الَّتِي تَلِي الْاِبْهَامَ، فَدَعَا بِهِمَا، وَيَدُهُ الْيُسْرَى عَلٰى رُكْبَتِهِ، بَاسِطُهَا عَلَيْهَا

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب نماز کے دوران بیٹھتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھ

دونوں گھٹنوں پر رکھ لیتے تھے اور آپ اپنے دائیں ہاتھ کی انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کو اُٹھاتے تھے اور اُس کے ذریعہ دعا مانگتے تھے (یعنی اشارہ کرتے تھے) آپ کا بایاں ہاتھ گھٹنے پر ہوتا ہے جسے آپ نے اُس پر پھیلایا ہوا ہوتا تھا۔

**3239** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: رَآنِیْ عُمَرُ وَاَنَا اَعْبَثُ بِالْحَصَی فِی الصَّلَاةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِیْ، وَقَالَ: اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ، كَانَ اِذَا جَلَسَ فِی الصَّلَاةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰی فَخِذِهِ الْيُمْنٰى، وَقَبَضَ اَصَابِعَهُ، وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ الَّتِیْ تَلِی الْاِبْهَامَ، وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰی فَخِذِهِ الْيُسْرٰى

✱✱ مسلم بن ابومریم ایک شخص کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا کہ میں نماز کے دوران کنکریوں پر ہاتھ پھیر رہا تھا' جب اُنہوں نے نماز ختم کی' تو مجھے ایسا کرنے سے منع کیا اور بولے: تم اُس طرح کرو' جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے' جب آپ نماز میں بیٹھتے تھے' تو اپنی دایاں ہاتھ دائیں زانو پر رکھتے تھے' اپنی انگلیوں کو بند کر لیتے تھے اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کے ذریعہ اشارہ کیا کرتے تھے' آپ اپنی بائیں ہتھیلی کو اپنے بائیں زانو پر رکھتے تھے۔

**3240** - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ اِنْسَانًا اِلٰی جَنْبِهِ - وَهُمَا مَعَ الْقَاضِیْ - اِذَا دَعَا الْقَاضِیْ رَفَعَ الرَّجُلُ يَدَيْهِ، فَغَمَزَهُ ابْنُ عُمَرَ، فَاَشَارَ اِلَيْهِ بِاِصْبَعٍ فِی الْاَرْضِ، ثُمَّ دَعَا الْقَاضِیْ اُخْرٰى، فَنَسِیَ الرَّجُلُ وَرَفَعَ اَيْضًا يَدَهُ، فَغَمَزَهُ ابْنُ عُمَرَ فَاَشَارَ لَهُ كَذٰلِكَ

✱✱ عطاء بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں موجود تھا' یہ دونوں حضرات اُس وقت قاضی کے ساتھ تھے۔ قاضی نے جب ایک شخص کو بلایا تو اُس شخص نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کر دیئے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُسے اشارہ کیا کہ وہ زمین کی طرف انگلی کر کے اشارہ کرے' جب قاضی نے اُسے دوسری مرتبہ بلایا تو وہ شخص یہ بات بھول گیا' اُس نے پھر ہاتھ بلند کر دیئے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُسے اشارہ کر کے سمجھایا کہ اس طرح کرو۔

**3241** - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَاٰى رَجُلًا يُشِيْرُ بِاِصْبَعَيْهِ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَاحِدٌ، فَاَشِرْ بِاِصْبَعٍ وَاحِدَةٍ اِذَا اَشَرْتَ

✱✱ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو دو انگلیوں کے ذریعہ اشارہ کرتے ہوئے دیکھا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس سے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ ایک معبود ہے' تو تم جب اشارہ کرو' تو ایک انگلی کے ذریعہ اشارہ کرو۔

**3242** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُشِيْرُ بِاِصْبَعِهِ اِذَا دَعَا لَا يُحَرِّكُهَا، وَتَحَامَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰی رِجْلِهِ الْيُسْرٰى، وَذٰلِكَ مِنِّیْ

✱✱ عامر بن عبداللہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے ہوئے ایک انگلی کے ذریعہ اشارہ کرتے تھے

آپ اُسے حرکت نہیں دیتے تھے اور نبی اکرم ﷺ اپنے بائیں ہاتھ کو اپنی بائیں ٹانگ پر رکھتے تھے جسے آپ نے بچھایا ہوا ہوتا تھا۔

**3243** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا رَاَتِ امْرَاَةً تَدْعُو وَهِيَ رَافِعَةٌ اِصْبَعَهَا الَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَيْنِ، فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: اِنَّمَا هُوَ اللّٰهُ اِلٰهٌ وَاحِدٌ، تَنْهَاهَا عَنْ ذٰلِكَ

❊❊ قتادہ ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک خاتون کو دعا مانگتے ہوئے دیکھا' اُس خاتون نے انگوٹھے کے ساتھ والی انگلیوں کو اُٹھایا ہوا تھا (یعنی دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے ذریعہ اشارہ کر رہی تھی) تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُس سے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایک معبود ہے! سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُس عورت کو ایسا کرنے سے منع کر دیا۔

**3244** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ التَّمِيمِيِّ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ، عَنْ تَحْرِيكِ الرَّجُلِ اِصْبَعَهُ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: ذٰلِكَ الْاِخْلَاصُ

❊❊ تمیمی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نماز کے دوران آدمی کے انگلی کو حرکت دینے کے بارے میں سوال کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ اخلاص (یعنی اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے کا اعتراف کرنا) ہے۔

**3245** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: تَحْرِيكُ الرَّجُلِ اِصْبَعَهُ فِي الصَّلَاةِ مَقْمَعَةٌ لِلشَّيْطَانِ

❊❊ مجاہد فرماتے ہیں: نماز کے دوران آدمی کا انگلی کو حرکت دینا' شیطان کو تباہ کرنے کا ذریعہ ہے۔

**3246** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ مَوْلَى الْاَنْصَارِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ جُزْءًا مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ تَاْخِيرُ السُّحُورِ، وَتَبْكِيرُ الْاِفْطَارِ، وَاِشَارَةُ الرَّجُلِ بِاِصْبَعِهِ فِي الصَّلَاةِ

❊❊ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''نبوت کے ستر اجزاء میں سے ایک جز سحری کو تاخیر سے کرنا' افطاری جلدی کرنا اور نماز کے دوران (تشہد میں) آدمی کا انگلی کے ذریعے اشارہ کرنا ہے''۔

**3247** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الْاِبْتِهَالُ هٰكَذَا - وَبَسَطَ يَدَيْهِ وَظُهُورُهُمَا اِلَى وَجْهِهِ - وَالدُّعَاءُ هٰكَذَا - وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى لِحْيَتِهِ - وَالْاِخْلَاصُ هٰكَذَا، يُشِيرُ بِاِصْبَعِهِ، وَذَكَرَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

❊❊ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ابتہال اس طرح ہوگا: انہوں نے دونوں ہاتھ پھیلائے جبکہ ان کی ہتھیلیاں ان کے چہرے کی طرف تھیں' اور دعا اس طرح ہوگی: انہوں نے دونوں ہاتھ اپنی داڑھی تک بلند کیے اور اخلاص اس طرح ہوگا: انہوں نے ایک انگلی کے ذریعے اشارہ کیا۔

ابن جریج نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں نقل کی ہے۔

**3248** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ يَدْعُو حَتَّى اِنِّي لَاَسْاَمُ لَهُ مِمَّا يَرْفَعُهُمَا: اَللّٰهُمَّ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَلَا تُعَذِّبْنِي بِشَتْمِ رَجُلٍ شَتَمْتُهُ اَوْ آذَيْتُهُ

✲✲ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے ہوئے بعض اوقات اپنے ہاتھ اتنے بلند کر لیتے تھے کہ آپ کے ہاتھ زیادہ بلند کرنے پر (مشقت کا شکار ہونے پر) مجھے آپ پر ترس آ جاتا (آپ یہ دعا کرتے تھے:)

''اے اللہ! میں بھی ایک انسان ہوں' تو مجھے کسی شخص کو برا کہنے یا کسی شخص کو اذیت پہنچانے کی وجہ سے عذاب نہ دینا''۔

**3249** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَوْمٍ مِنَ الْاَعْرَابِ كَانُوْا اَسْلَمُوْا، وَكَانَتِ الْاَحْزَابُ خَرَّبَتْ بِلَادَهُمْ، فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو لَهُمْ بَاسِطًا يَدَيْهِ قِبَلَ وَجْهِهِ، فَقَالَ لَهُ اَعْرَابِيٌّ: امْدُدْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فِدَاكَ اَبِي وَاُمِّي قَالَ: فَمَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ، وَلَمْ يَرْفَعْهُمَا فِي السَّمَاءِ

✲✲ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر کچھ دیہاتیوں کے پاس سے ہوا' جنہوں نے اسلام قبول کیا تھا اور جنگوں کی وجہ سے ان کے علاقے خراب ہو چکے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا کرنے کے لیے اپنے ہاتھ اپنے چہرے کے سامنے پھیلائے تو ایک دیہاتی نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' آپ اور پھیلائیے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے کے سامنے کی طرف انہیں اور پھیلا دیا۔ آپ نے ان ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند نہیں کیا۔

**3250** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيمٌ، ثُمَّ يَسْتَحْيِي اِذَا رَفَعَ الْعَبْدُ يَدَيْهِ اَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا حَتَّى يَجْعَلَ فِيهِمَا خَيْرًا

✲✲ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''تمہارا پروردگار زندہ ہے اور کرم کرنے والا ہے' وہ اس بات سے حیا کرتا ہے کہ کوئی بندہ جب اس کے سامنے دونوں ہاتھ پھیلائے تو وہ انہیں نامراد واپس کر دے' وہ اُن (ہاتھوں) میں بھلائی ڈال دیتا ہے۔

**3251** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: ثَلَاثٌ مِمَّا اَحْدَثَ النَّاسُ اخْتِصَارُ السُّجُودِ، وَرَفْعُ الْاَيْدِي، وَرَفْعُ الصَّوْتِ عِنْدَ الدُّعَاءِ

✲✲ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: تین چیزیں لوگوں نے بعد میں ایجاد کی ہیں: سجدے مختصر کرنا' دعا کرتے ہوئے ہاتھ بلند کرنا' اور آواز بلند کرنا۔

**3252** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فَرَآهُمْ رَافِعِينَ اَيْدِيَهُمْ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: مَا لَهُمْ رَافِعِينَ اَيْدِيَهُمْ كَاَنَّهُمْ اَذْنَابُ الْخَيْلِ الشُّمُسِ، اسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ،

✱✱ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو آپ نے لوگوں کو نمازوں کے دوران ہاتھ بلند کیے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ان لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ یہ سرکش گھوڑوں کی دموں کی طرح ہاتھ اٹھاتے ہیں۔ تم لوگ نماز میں پرسکون رہو۔

**3253** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى قَوْمًا رَافِعِينَ اَيْدِيَهُمْ فَوْقَ رُءُوسِهِمْ فِي الصَّلَاةِ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ،

✱✱ اعمش بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز کے دوران اپنے ہاتھ اپنے سروں سے بلند کیے ہوئے دیکھا (اس کے بعد انہوں نے ثوری کی روایت کی مانند روایت نقل کی ہے)۔

**3254** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ

✱✱ اس کی مانند روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

**3255** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ يَدْعُو بِاِصْبَعَيْهِ، فَقَبَضَ اِحْدَاهُمَا وَقَالَ: اَحِّدْ اَحِّدْ يَعْنِي: اللّٰهُ وَاحِدٌ

✱✱ محمد بن عجلان بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا' جو دو انگلیوں کے ذریعے اشارہ کر رہا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک کے ذریعے کرو' ایک کے ذریعے کرو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی: اللہ تعالیٰ ایک ہے۔

## بَابُ مَسْحِ الرَّجُلِ وَجْهَهُ بِيَدِهِ اِذَا دَعَا

## آدمی کا دعا کرنے کے بعد اپنا ہاتھ چہرے پر پھیر لینا

**3256** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَبْسُطُ يَدَيْهِ مَعَ الْعَاصِ وَذَكَرُوا اَنَّ مَنْ مَضَى كَانُوا يَدْعُونَ، ثُمَّ يَرُدُّونَ اَيْدِيَهُمْ عَلَى وُجُوهِهِمْ لِيَرُدُّوا الدُّعَاءَ وَالْبَرَكَةَ

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: رَاَيْتُ اَنَا مَعْمَرًا يَدْعُو بِيَدَيْهِ عِنْدَ صَدْرِهِ، ثُمَّ يَرُدُّ يَدَيْهِ فَيَمْسَحُ وَجْهَهُ

✱✱ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عاص کے ہمراہ دونوں ہاتھ پھیلائے اور ان حضرات نے یہ بات ذکر کی کہ پہلے لوگ جب دعا کرتے تھے تو اپنے ہاتھ اپنے چہروں پر پھیر لیتے تھے' تاکہ دعا اور برکت ان کی طرف لوٹ آئے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے معمر کو اپنے سینے تک دونوں ہاتھ بلند کر کے دعا کرتے ہوئے دیکھا ہے' پھر وہ دونوں

ہاتھ واپس لائے اور انہیں اپنے چہرے پر پھیر لیا۔

## بَابُ رَفْعِ الرَّجُلِ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ

## آدمی کا (نماز کے دوران) اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھانا

**3257** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلَا يَرْفَعْ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ أَنْ يُلْتَمَعَ بَصَرُهُ.

* * عبیداللہ بن عبداللہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو تو وہ اپنی نگاہ آسمان کی طرف نہ اٹھائے' کہیں وہ اُچک نہ لی جائے''۔

**3258** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ رَجُلًا حَدَّثَهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

* * عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اُنہیں نبی اکرم ﷺ کے بارے میں اسی کی مانند حدیث بیان کی ہے۔

**3259** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ، حَتَّى اشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذَلِكَ، ثُمَّ قَالَ: لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذَلِكَ أَوْ لَيَخْطَفَنَّ اللَّهُ أَبْصَارَهُمْ

* * قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا:

''لوگوں کو کیا ہو گیا ہے' وہ نماز کے دوران نگاہیں آسمان کی طرف اُٹھا لیتے ہیں''۔

(راوی کہتے ہیں:) یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے اس بارے میں سختی سے بات کی اور پھر ارشاد فرمایا:

''یا تو وہ لوگ اس سے باز آجائیں گے' یا پھر اللہ تعالیٰ ان کی بینائی ختم کر دے گا''۔

**3260** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قُلْنَا لَهُ: أَيْنَ مُنْتَهَى الْبَصَرِ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: إِنْ حَيْثُ يَسْجُدُ فَحَسَنٌ

* * ابوقلابہ' مسلم بن یسار کے بارے میں نقل کرتے ہیں: ہم نے اُن سے دریافت کیا: نماز کے دوران نگاہ کہاں رکھی جائے گی؟ اُنہوں نے فرمایا: اگر یہ اُس جگہ رکھی جائے جہاں آدمی سجدہ کرتا ہے' تو یہ زیادہ بہتر ہے۔

**3261** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَأُمِرَ بِالْخُشُوعِ، فَرَفَعَ بَصَرَهُ نَحْوَ مَسْجِدِهِ

* * ابن سیرین بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ پہلے آسمان کی طرف نگاہ اُٹھا لیتے تھے' آپ کو خشوع اختیار کرنے کا حکم

دیا گیا تو آپ اپنی نگاہ سجدہ کے مقام کی طرف رکھتے تھے۔

**3262** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ رَاْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ وَهُوَ يُصَلِّي حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ: (الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ) (المؤمنون: 2)- اَوْ غَيْرَهَا، فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تِلْكَ فَلَا اَدْرِي مَا هِيَ - فَضَرَبَ بِرَاْسِهِ قَالَ مَعْمَرٌ: فَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ فِي قَوْلِهِ: (خَاشِعُوْنَ) (المؤمنون: 2) قَالَ: السُّكُوْنُ فِي الصَّلَاةِ وَقَالَهُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ مِثْلَهُ

❋❋ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ پہلے نماز ادا کرنے کے دوران اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھا لیتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''وہ لوگ جو اپنی نمازوں میں خشوع اختیار کرتے ہیں''۔

راوی کہتے ہیں: یہ آیت تھی' یا شاید کوئی اور آیت تھی' اگر یہ نہیں تھی تو پھر مجھے نہیں معلوم کہ وہ کون سی آیت تھی؟ اُس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے اپنے سر کو نیچے رکھنا شروع کیا۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری کو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ''خاشعون'' کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے' اس سے مراد نماز میں سکون اختیار کرنا ہے۔ سفیان ثوری نے منصور کے حوالے سے مجاہد سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

## بَابُ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ

## باب: نماز کے دوران اِدھر اُدھر دیکھنا

**3263** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي سِنَانٍ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ رَجُلٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهِ: (الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ) (المؤمنون: 2) قَالَ: لَا تَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِكَ، وَاَنْ تَلِينَ كَتِفُكَ لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ

❋❋ ابوسنان شیبانی ایک شخص کے حوالے سے اُن سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا گیا:

''وہ لوگ جو اپنی نمازوں میں خشوع اختیار کرتے ہیں''۔

انہوں نے فرمایا: اس سے مراد یہ ہے' تم نماز کے دوران اِدھر اُدھر نہ دیکھو اور تم مسلمان شخص کے لیے اپنے کندھے نرم رکھو۔

**3264** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ اِذَا لَمْ يُبْصِرْ كَذَا وَكَذَا يُؤْمَرُ اَنْ يُغْمِضَ عَيْنَيْهِ

❋❋ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: جو شخص اِدھر اُدھر دیکھنے سے باز نہیں آتا' اُسے یہ ہدایت کی جائے گی کہ وہ اپنی نگاہیں جھکا کے رکھے۔

**3265** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ اَنَّ الْعَبْدَ اِذَا الْتَفَتَ فِي صَلَاتِهِ قَالَ اللّٰهُ: اَنَا خَيْرٌ لَكَ مِمَّنْ تَلْتَفِتُ اِلَيْهِ، فَاِنْ فَعَلَ الثَّانِيَةَ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَاِنْ فَعَلَ الثَّالِثَةَ اَعْرَضَ عَنْهُ قَالَ مَعْمَرٌ:

وَسَمِعْتُ اَبَانَ يَذْكُرُ نَحْوَهُ

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: جب آدمی نماز کے دوران اِدھر اُدھر دیکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں تمہارے لیے اُس سے زیادہ بہتر ہوں' جس کی طرف تم دیکھ رہے ہو! اگر انسان دوسری مرتبہ ایسا کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ پھر اس کی مانند ارشاد فرماتا ہے' جب آدمی تیسری مرتبہ ایسا کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اُس سے اعراض فرماتا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ابان کو بھی اس کی مانند ذکر کرتے ہوئے سنا ہے۔

**3266** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اُبْصِرُ عَنْ يَمِيْنِىْ وَعَنْ شِمَالِىْ فِى الصَّلَاةِ، هَلْ يَقْطَعُ الْاِلْتِفَاتُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: اَسْجُدُ سَجْدَتَىِ السَّهْوِ؟ قَالَ: ـ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں نماز کے دوران دائیں یا بائیں طرف دیکھ لیتا ہوں' تو کیا یہ اِدھر اُدھر دیکھنا نماز کو منقطع کر دے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: کیا میں سجدۂ سہو کروں؟ اُنہوں نے جواب دیا: (یہاں اصل متن میں اُن کا جواب مذکور نہیں ہے)

**3267** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اُبْصِرُ عَنْ يَمِيْنِىْ وَعَنْ شِمَالِىْ فِى الصَّلَاةِ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا اَنْ تُقِيْمَ صَفًّا، اَوْ تَطْمَحَ بِبَصَرِكَ اَمَامَكَ، وَجَاهِدْ اَنْ لَا تَحْفَظَهُ، وَلَا تَطْمَحْ بِهِ هَاهُنَا وَلَا هَاهُنَا، اِنَّمَا الصَّلَاةُ تَخَشُّعٌ وَخُشُوْعٌ لِلّٰهِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں نماز کے دوران اپنے دائیں یا بائیں طرف دیکھ سکتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! البتہ اگر تم صف درست کرنا چاہتے ہو' یا اپنی نگاہ امام پر مرکوز رکھتے ہو (تو حکم مختلف ہے) تم اس بارے میں بھرپور کوشش کرو کہ تم اس کا خیال رکھو' اور تم اِدھر اُدھر نہ دیکھو' کیونکہ نماز خشوع اختیار کرنے کا نام ہے اور یہ خشوع اللہ تعالیٰ کے لیے ہوتا ہے۔

**3268** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَلْمَرْاَةُ يَبْكِىْ ابْنُهَا وَهِىَ فِى الْمَكْتُوْبَةِ اَتَتَوَرَّكُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَدْ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ حَسَنًا فِى الصَّلَاةِ، فَحَمَلَهُ قَائِمًا حَتّٰى اِذَا سَجَدَ وَضَعَهُ، قُلْتُ: فِى الْمَكْتُوْبَةِ؟ قَالَ: لَا اَدْرِىْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک عورت کا بچہ رونے لگتا ہے اور وہ عورت اُس وقت فرض نماز ادا کر رہی ہے' تو کیا وہ عورت اُسے گود میں اُٹھا لے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو نماز کے دوران پکڑ کر گود میں اُٹھا لیا تھا' اُس وقت جب آپ قیام کی حالت میں تھے' جب آپ سجدہ میں گئے تو آپ نے اُنہیں (زمین پر کھڑا کر دیا) میں نے دریافت کیا: کیا فرض نماز میں ایسا ہوا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم!

**3269** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَبِىْ يَحْيٰى قَالَ: اَخْبَرَنِىْ شَيْخٌ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ يُقَالُ لَهُ: اَبُوْ عَلِىٍّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ فِى الصَّلَاةِ رَمٰى

بِبَصَرِهٖ يَمِيْنًا وَشِمَالًا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّثْنِيَ عُنُقَهٗ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے تو آپ نگاہ کے ذریعہ دائیں طرف یا بائیں طرف دیکھ لیتے تھے آپ اپنی گردن موڑ کر نہیں دیکھتے تھے۔

**3270** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلَا يَلْتَفِتْ. اِنَّهٗ يُنَاجِي رَبَّهٗ، اِنَّ رَبَّهٗ اَمَامَهٗ، وَاِنَّهٗ يُنَاجِيهِ قَالَ: وَبَلَغَنَا اَنَّ الرَّبَّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ: يَا ابْنَ آدَمَ، اِلٰى مَنْ تَلْتَفِتُ؟ اَنَا خَيْرٌ لَكَ مِمَّنْ تَلْتَفِتُ اِلَيْهِ

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص نماز ادا کرے تو وہ ادھر اُدھر نہ دیکھے کیونکہ وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کر رہا ہوتا ہے اُس کا پروردگار اُس کے سامنے ہوتا ہے اور وہ اُس سے مناجات کر رہا ہوتا ہے۔

عطاء بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے پروردگار ارشاد فرماتا ہے: اے آدم کے بیٹے! تم کس کی طرف دیکھ رہے ہو؟ میں تمہارے لیے اُس سے زیادہ بہتر ہوں جس کی طرف تم دیکھنا چاہ رہے ہو۔

**3271** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنِيْ مَنْ، رَاَى الْقَاسِمَ اَوْ سَالِمًا يُصَلِّي وَهُوَ يَنْظُرُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ

✽✽ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے قاسم یا شاید سالم کو دیکھا کہ نماز ادا کرتے ہوئے وہ دائیں طرف یا بائیں طرف دیکھ رہے تھے۔

**3272** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ. عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ - يَعْنِي: ابْنَ مَعْبَدٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ، ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ، اسْتَقْبَلَهُ اللّٰهُ بِوَجْهِهٖ يُنَاجِيهِ. فَلَمْ يَصْرِفْهُ عَنْهُ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الَّذِي يَصْرِفُ اَوْ يَلْتَفِتُ يَمِيْنًا اَوْ شِمَالًا

✽✽ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب بندہ وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے اور نماز کے لیے کھڑا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اپنا رُخ اُس بندہ کی طرف کر لیتا ہے جو بندہ اُس کی بارگاہ میں مناجات کر رہا ہے اور اُس سے اپنا چہرہ اُس وقت تک نہیں پھیرتا جب تک وہ بندہ اپنے چہرہ کو نہیں پھیرتا یا دائیں یا بائیں طرف دیکھنے نہیں لگتا۔

**3273** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا الْتَفَتَ فِي الصَّلَاةِ فَاِنَّمَا يَلْوِي عُنُقَهٗ شَيْطَانٌ

✽✽ حسن بصری فرماتے ہیں: جب آدمی نماز کے دوران ادھر اُدھر دیکھتا ہے تو شیطان اُس کی گردن کو موڑ رہا ہوتا ہے۔

**3274** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ الْقَارِئِ قَالَ: كُنْتُ اُصَلِّي وَابْنُ عُمَرَ وَرَائِي، وَلَا اَشْعُرُ بِهٖ، فَوَضَعَ يَدَهٗ فِيْ قَفَايَ فَغَمَزَنِي

✽✽ ابوجعفر قاری بیان کرتے ہیں: میں نماز ادا کر رہا تھا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما میرے پیچھے موجود تھے مجھے اُن کا پتہ

نہیں تھا' میں نے اِدھر اُدھر دیکھا' تو اُنہوں نے اپنا ہاتھ میری گردن پر رکھ دیا اور مجھے ٹھوکا دیا۔

**3275** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ اَبِي عَطِيَّةَ قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ، عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَتْ: هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الصَّلَاةِ

٭٭ ابوعطیہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ ایک اُچکنا ہے' جس کے ذریعہ شیطان نماز کو اُچک لیتا ہے۔

## بَابُ الْاِشَارَةِ فِي الصَّلَاةِ

## باب: نماز میں اشارہ کرنا

**3276** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُشِيرُ فِي الصَّلَاةِ عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

٭٭ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران اشارہ کر دیتے تھے۔

**3277** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

**3278** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَبِي رَافِعٍ قَالَ: رَاَيْتُ اَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنَّ اَحَدَهُمْ لَيَشْهَدُ الشَّهَادَةَ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي.

قَالَ مَعْمَرٌ: وَحَدَّثَنِي بَعْضُ اَصْحَابِنَا، اَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَاْمُرُ خَادِمَتَهَا اَنْ تَقْسِمَ الْمَرَقَةَ، فَتَمُرُّ بِهَا وَهِيَ فِي الصَّلَاةِ، فَتُشِيرُ اِلَيْهَا: اَنْ زِيدِي

٭٭ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو دیکھا کہ اُن میں سے کوئی ایک شہادت (کے کلمات کا اشارہ کر رہا تھا) جبکہ وہ کھڑا ہوا نماز بھی ادا کر رہا تھا۔

معمر بیان کرتے ہیں: بعض محدثین نے مجھے یہ بات بتائی ہے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی خادمہ کو ہدایت کی کہ وہ شوربہ تقسیم کر دے۔ وہ کنیز شوربہ لے کر گزری' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اُس وقت نماز ادا کر رہی تھیں' تو سیدہ عائشہ نے اُسے اشارہ کیا کہ زیادہ ڈال دو۔

**3279** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ، فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ لِاَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَاَشَارَ اِلَيْهِ فَرَجَعَ. فَجَاءَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ اَبِي سَلَمَةَ، فَاَشَارَ اِلَيْهَا فَمَضَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْتُنَّ اَعْصَى

٭٭ محمد بن قیس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں نماز ادا کر رہے تھے اسی دوران حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ وہاں تشریف لائے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سے گزرنے لگے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں اشارہ کیا' تو وہ واپس

چلے گئے۔ پھر سیدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا آئیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں اشارہ کیا تو وہ گزر گئیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم خواتین سب سے زیادہ نافرمان ہو!

**3280** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلَى قَالَ: اِنِّي لَاَعُدُّهَا لِلرَّجُلِ عِنْدِيْ يَدًا اَنْ يَّعْدِلَنِيْ فِي الصَّلَاةِ

✵✵ عبدالرحمن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: میں اپنے پاس موجود شخص ہاتھ کے ذریعہ اشارہ کر دیتا ہوں کہ وہ مجھے نماز میں سیدھا کر دے۔

**3281** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُشِيرُ اِلَيَّ وَاِلٰى رَجُلٍ فِي الصَّفِّ وَرَاَى خَلَلًا اَنْ تَقَدَّمْ

✵✵ خیثمہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ اُنہوں نے میری طرف اور صف میں موجود ایک اور شخص کی طرف اشارہ کیا کہ تم لوگ آگے آ جاؤ' ایسا اُنہوں نے اُس وقت کیا' جب اُنہوں نے صف میں خلل دیکھا۔

**3282** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِيْ رَجُلٍ كَانَ يُصَلِّي فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ: فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا فَاضْطَمَرَ فَقَالَ: لِيُتِمَّ صَلَاتَهُ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

✵✵ عطاء ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو نماز ادا کر رہا ہو اور اُس کے پاس سے ایک اور شخص گزرے' تو وہ اُس سے کہے کہ تم نے یہ اور یہ کیا ہے' اس نے اپنی چادر کو اوڑھا ہے' تو عطاء فرماتے ہیں: اُس شخص کو اپنی نماز مکمل کر لینی چاہیے اور دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لینا چاہیے۔

**3283** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: يَمُرُّ بِيْ اِنْسَانٌ فَاَقُوْلُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَيُقْبِلُ، فَاَقُوْلُ: اَنْ يَّذْهَبَ بِيَدِي، فَيَقُوْلُ: اِلٰى كَذَا وَاِلٰى كَذَا، وَاَنَا فِي الْمَكْتُوبَةِ انْقَطَعَتْ صَلَاتِي؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ اَكْرَهُهُ، قُلْتُ: اَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ؟ قَالَ: لَا، قَدْ بَلَغَنَا اَنَّهُ مَا يَخْشَى الْاِنْسَانُ شَيْئًا اَشَدَّ عَلَيْهِ مِنْ صَلَاتِهِ فَاَخْشَى اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ نَقْصًا لَهَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص میرے پاس سے گزرتا ہے' تو میں دو یا تین مرتبہ سبحان اللہ کہہ دیتا ہوں' وہ میری طرف آتا ہے' تو میں یہ کہتا ہوں کہ وہ میرا ہاتھ پکڑے' تو وہ یہ کہتا ہے: میں نے یہ کرنا ہے اور میں نے وہ کرنا ہے' میں اُس وقت فرض نماز ادا کر رہا ہوتا ہوں' تو کیا میری نماز ٹوٹ جائے گی؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! البتہ میں اسے مکروہ سمجھتا ہوں۔ میں نے دریافت کیا: کیا میں سجدۂ سہو کروں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! کیونکہ ہم تک یہ روایت پہنچی ہے' اگر آدمی کو کسی چیز کی طرف سے اندیشہ ہو' جو اُس کی نماز کے حوالے سے زیادہ سخت ہو' تو مجھے یہ اندیشہ ہے' یہ چیز اُس کی نماز میں زیادہ کمی پیدا کر دے گی۔

**3284** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَفَتَكْرَهُ كُلَّ شَيْءٍ مِنَ الْاِيمَاءِ فِي

الْمَكْتُوبَةِ؟ إِذَا جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: أَصَلَّيْتَ الصَّلَاةَ؟ كَرِهْتُ أَنْ أُشِيرَ إِلَيْهِ بِرَأْسِي؟ قَالَ: نَعَمْ، أَكْرَهُ كُلَّ شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ نماز کے دوران ہر قسم کے اشارہ کو مکروہ سمجھتے ہیں؟ ایک شخص آتا ہے اور دریافت کرتا ہے: کیا تم نے نماز ادا کر لی ہے؟ تو مجھے یہ بُرا لگتا ہے' میں اپنے سر کے ذریعہ اسے اشارہ کر کے جواب دوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں ان میں سے ہر قسم کے اشارہ کو مکروہ سمجھتا ہوں۔

**3285** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ إِنْسَانٌ لِعَطَاءٍ: أَوْ فِي التَّطَوُّعِ؟ قَالَ: إِنْ كَانَ شَيْءٌ لَا بُدَّ مِنْهُ، وَأَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ لَا تَفْعَلَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے دریافت کیا: (یہاں اصل متن میں کچھ الفاظ نہیں ہیں) نفل نماز کے بارے میں۔ تو اُنہوں نے جواب دیا: اگر انتہائی ضروری ہو تو کرلو ورنہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ یہ ہے' تم ایسا نہ کرو۔

**3286** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ إِنْسَانٌ لِعَطَاءٍ: يَأْتِينِي إِنْسَانٌ وَأَنَا فِي الْمَكْتُوبَةِ فَيُخْبِرُنِي الْخَبَرَ فَأَسْتَمِعُ إِلَيْهِ قَالَ: مَا أُحِبُّهُ، حَتَّى أَنْ يَكُونَ سَهْوًا، إِنَّمَا هِيَ الْمَكْتُوبَةُ، فَتَفَرَّغْ لَهَا حَتَّى تَفْرُغَ مِنْهَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص میرے پاس آتا ہے' میں اُس وقت فرض نماز ادا کر رہا ہوتا ہوں' وہ مجھے کوئی خبر سناتا ہوں' تو کیا میں اُسے توجہ سے سن سکتا ہوں؟ اُنہوں نے فرمایا: مجھے یہ پسند نہیں ہے' اگر بھول کر ایسا ہو جائے' تو معاملہ مختلف ہے' کیونکہ یہ فرض نماز ہے' تم پہلے اس سے فارغ ہو جاؤ' پھر اُس کے بعد مکمل طور پر اُس خبر کی طرف متوجہ ہونا۔

**3287** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، أَنَّ إِنْسَانًا، اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَدِيَّةٍ، فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ

✵✵ اسماعیل بن امیہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں تحفہ پیش کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے دستِ مبارک کے ذریعہ اُسے وصول کرلیا' حالانکہ آپ اُس وقت نماز ادا کر رہے تھے۔

## بَابُ الرَّجُلِ يَكُونُ فِي الصَّلَاةِ فَيَخْشَى أَنْ يَذْهَبَ دَابَّتُهُ أَوْ يَرَى الَّذِي يَخَافُهُ

## باب: جب آدمی نماز کر رہا ہو اور اُسے یہ اندیشہ ہو کہ اُس کی سواری چلی جائے گی یا وہ کوئی ایسی چیز دیکھے' جس سے اُسے خوف محسوس ہو

**3288** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ فِي رَجُلٍ كَانَ يُصَلِّي فَأَشْفَقَ أَنْ يَذْهَبَ دَابَّتُهُ أَوْ أَغَارَ عَلَيْهَا السَّبُعُ؟ قَالَا: يَنْصَرِفُ، قِيلَ: أَفَيُتِمُّ عَلَى مَا قَدْ صَلَّى؟ قَالَ مَعْمَرٌ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو،

عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّهُ قَالَ: اِذَا وَلّٰى ظَهْرَهُ الْقِبْلَةَ اسْتَاْنَفَ الصَّلَاةَ

✽✽ حسن بصری اور قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو نماز ادا کر رہا ہو اور اُسے یہ اندیشہ ہو کہ اُس کی سواری چلی جائے گی' یا درندہ اُس پر حملہ کر دے گا' تو یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: وہ نماز ختم کر دے گا۔ اُن سے دریافت کیا گیا: اُس نے جو نماز ادا کی تھی' کیا وہ اُسی کی بنیاد پر اُسے مکمل کرے گا (یا نئے سرے سے پڑھے گا)۔ معمر بیان کرتے ہیں: عمرو نے حسن بصری کے بارے میں یہ نقل کیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اگر اُس نے قبلہ کی طرف پشت کر لی ہو' تو وہ نئے سرے سے نماز پڑھے گا۔

**3289** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ، اَنَّ اَبَا بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيَّ، خَافَ عَلٰى دَابَّتِهِ الْاَسَدَ، فَمَشٰى اِلَيْهَا وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَاَخَذَهَا

✽✽ ازرق بن قیس بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کو اپنے جانور کے بارے میں شیر کے حملہ کا اندیشہ ہوا تو وہ نماز کے دوران جانور کی طرف چلے گئے اور اُسے پکڑ لیا۔

**3290** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْاَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ، اَنَّ اَبَا بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيَّ، كَانَ يُصَلِّي، وَاَنَّهُ خَافَ عَلٰى بَغْلَتِهِ، فَمَشٰى اِلَيْهَا حَتّٰى اَخَذَهَا وَهُوَ يُصَلِّي

✽✽ ازرق بن قیس بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نماز ادا کر رہے تھے' اُنہیں اپنے خچر کے بارے میں اندیشہ ہوا تو وہ چلتے ہوئے اُس کی طرف گئے اور اُسے پکڑ لیا اور اِس دوران وہ نماز ادا کر رہے تھے۔

**3291** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَاَلْتُهُ قَالَ: قُلْتُ: الرَّجُلُ يُصَلِّي فَيَرٰى صَبِيًّا عَلٰى بِئْرٍ يَتَخَوَّفُ اَنْ يَسْقُطَ فِيهَا، اَيَنْصَرِفُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَيَرٰى سَارِقًا يُرِيدُ اَنْ يَاْخُذَ بَغْلَتَهُ؟ قَالَ: يَنْصَرِفُ

✽✽ معمر' قتادہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے سوال کیا' میں نے کہا: ایک شخص نماز ادا کر رہا ہوتا ہے اور پھر وہ ایک بچے کو کنویں کے کنارے دیکھتا ہے' اُسے یہ اندیشہ ہوتا ہے' وہ بچہ اُس کنویں میں گر جائے گا تو کیا وہ شخص نماز ختم کر دے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: ایک شخص کسی چور کو دیکھتا ہے جو اُس کے خچر کو لے جانا چاہتا ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ نماز ختم کر دے گا۔

**3292** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَاَلَهُ رَجُلٌ قَالَ: تَدْخُلُ الشَّاةُ بَيْتِي وَاَنَا اُصَلِّي، فَاُطَاطِئُ رَاْسِي فَاٰخُذُ الْقَصَبَةَ فَاَضْرِبُهَا قَالَ: لَا بَاْسَ

✽✽ معمر' قتادہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے اُن سے سوال کیا: ایک بکری میرے گھر میں داخل ہو جاتی ہے' میں اُس وقت نماز ادا کر رہا ہوتا ہوں' میں اپنا سر جھکا کر لاٹھی پکڑ کر اُسے مار سکتا ہوں؟ اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**3293** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهِ، اَنَّ اَبَا بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيَّ، انْفَلَتَتْ دَابَّتُهُ

وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَانْصَرَفَ فَاَخَذَهَا

٭٭ سفیان ثوری نے اپنے بعض اساتذہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کا جانور چل پڑا' وہ اُس وقت نماز ادا کر رہے تھے تو اُنہوں نے نماز کو ختم کیا اور اُس جانور کو جا کر پکڑ لیا۔

## بَابُ التَّحْرِيكِ فِي الصَّلَاةِ

## باب: نماز کے دوران کوئی حرکت کرنا

**3294** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْ مُصْعَبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، كَرِهَ اَنْ يَّنْقُضَ الرَّجُلُ اَصَابِعَهُ فِي الصَّلَاةِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے' وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ کوئی شخص نماز کے دوران اپنی انگلیاں چٹخائے۔

**3295** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ اَنَّهُ كَرِهَهُ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے' وہ اسے مکروہ سمجھتے تھے۔

**3296** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ يَتَمَطَّى فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: لَمْ يَبْلُغْنِي فِيهِ شَيْءٌ وَلٰكِنِّي لَا اُحِبُّهُ، قُلْتُ: فَيُقَعْقِعُ الرَّقَبَةَ وَالْاَصَابِعَ وَغَيْرَ ذٰلِكَ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: اَكْرَهُهُ قُلْتُ: التَّنَخُّعُ، اَوِ الْاِمْتِخَاطُ، وَالْبُزَاقُ، وَاِدْخَالُ الرَّجُلِ يَدَهُ فِيْ اَنْفِهِ؟ قَالَ: لَا تَفْعَلْهُ فِي الصَّلَاةِ، قُلْتُ فَالْاِحْتِكَاكُ فِي الصَّلَاةِ، وَالْاِرْتِدَاءُ، وَالْاِتِّزَارُ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: كُلُّ ذٰلِكَ لَا تَفْعَلْهُ فِي الصَّلَاةِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا کوئی شخص نماز کے دوران ہاتھ آگے پھیلا سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس بارے میں مجھ تک کوئی روایت نہیں پہنچی ہے' تاہم میں اسے پسند نہیں کرتا۔ میں نے دریافت کیا: کیا وہ نماز کے دوران گردن یا انگلیوں کو چٹخا سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں اسے مکروہ سمجھتا ہوں' میں نے دریافت کیا: کھنکھارنا یا ناک صاف کرنا یا تھوکنا' یا آدمی کا اپنی انگلی کو ناک میں داخل کرنا (ان کا کیا حکم ہے؟) اُنہوں نے جواب دیا: تم نماز کے دوران ایسا نہ کرو۔ میں نے کہا: نماز کے دوران خارش کرنا' یا چادر کو موڑ لینا یا بٹن لگانا (اس کا کیا حکم ہوگا؟) تو اُنہوں نے جواب دیا: تم نماز کے دوران یہ سب کام نہ کرو۔

**3297** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: وَاَكْرَهُ اَنْ يُكْثِرَ التَّحَرُّكَ، قُلْتُ: فَفَعَلْتُ شَيْئًا مِمَّا قُلْتُ لَكَ اَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ؟ قَالَ: لَا

٭٭ ابن جریج' عطاء کا یہ قول نقل کرتے ہیں: میں زیادہ حرکت کرنے کو مکروہ سمجھتا ہوں۔ میں نے دریافت کیا: میں نے آپ کے سامنے جن چیزوں کا تذکرہ کیا ہے' اگر میں اُن میں سے کوئی کام کر لیتا ہوں' تو کیا مجھے سجدۂ سہو کرنا پڑے گا؟ اُنہوں نے

جواب دیا: جی نہیں!

**3298** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: يُكْرَهُ مَسْحُ الْقَدَمَيْنِ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ؟ قَالَ: وَإِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يُقِلَّ الرَّجُلُ التَّحَرُّكَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: فرض نماز کے دوران پاؤں پر ہاتھ پھیرنا مکروہ ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے یہ بات پسند ہے آدمی (نماز کے دوران) کم سے کم حرکت کرے۔

**3299** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنِي، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يُصَلِّي فَيَمْسَحُ الْحَصَى بِرِجْلَيْهِ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز ادا کر رہے ہوتے تھے تو اپنے پاؤں کنکریوں پر پھیرتے تھے (یعنی پاؤں کے ذریعہ اُنہیں ٹھیک کرتے تھے)۔

**3300** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقْرَأُ الْبَقَرَةَ فِي رَكْعَةٍ، وَكَانَ بَطِيءَ الْقِرَاءَةِ، فَيَضْرِبُ بِأَصَابِعِ رِجْلِهِ عَلَى الْأَرْضِ

وَسَأَلْتُ عَطَاءً عَنْ ضَمِّ الْمَرْءِ قَدَمَيْهِ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: أَمَّا هَكَذَا حَتَّى تُمَاسَّ بَيْنَهُمَا فَلَا، وَلَكِنْ وَسَطًا مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَلَقَدْ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يُفَرْسِخُ بَيْنَهُمَا، وَلَا يُمِسُّ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى قَالَ: بَيْنَ ذَلِكَ

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: نافع نے مجھے یہ بات بتائی ہے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک رکعت میں سورۂ بقرہ پوری پڑھ لیتے تھے' وہ ٹھہر ٹھہر کر قرأت کرتے تھے اور اپنے پاؤں کی انگلیاں زمین پر مارتے تھے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے نماز کے دوران آدمی کے اپنے پاؤں کو ملا لینے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: جہاں تک اس طرح ملانے کا تعلق ہے' اُن کے درمیان کوئی فاصلہ نہ رہے' تو یہ نہیں ہوگا بلکہ درمیانے طور پر پاؤں رکھے جائیں گے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: نافع نے مجھے یہ بتایا ہے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نہ تو پاؤں کو زیادہ کشادہ رکھتے تھے اور نہ ہی ایک دوسرے کے ساتھ ملا کے رکھتے تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اس کے درمیان کو اختیار کرتے تھے (یعنی درمیانے طور پر کھلے رکھتے تھے)۔

**3301** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يُقِلَّ التَّحَرُّكَ فِي الصَّلَاةِ، وَأَنْ يَعْتَدِلَ قَائِمًا عَلَى قَدَمَيْهِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ إِنْسَانًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ ذَلِكَ، فَأَمَّا الطُّولُ عَلَى الْإِنْسَانِ فَلَا بُدَّ لَهُ مِنَ التَّوَرُّكِ عَلَى هَذِهِ مَرَّةً، وَعَلَى هَذِهِ مَرَّةً

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پسند ہے' نماز کے دوران کم سے کم حرکت کی جائے اور

آدمی اپنے دونوں قدموں پر سیدھا کھڑا ہو البتہ اگر کسی شخص کی عمر زیادہ ہو اور وہ اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو حکم مختلف ہے' البتہ جو شخص طویل نماز ادا کر رہا ہو اُس کی یہ مجبوری ہوگی کہ وہ کبھی ایک پاؤں پر زیادہ وزن ڈالے اور کبھی دوسرے پر زیادہ ڈالے۔

**3302** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ، وَابْنَ الزُّبَيْرِ، كَانَ اِذَا صَلَّى كَاَنَّهُ عَمُوْدٌ

✵✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما جب نماز ادا کرتے تھے تو یوں محسوس ہوتا تھا جیسے وہ کوئی ستون ہوں۔

**3303** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، وَمَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ اِذَا صَلَّى كَاَنَّهُ ثَوْبٌ مُلْقًى

✵✵ اعمش بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جب نماز ادا کرتے تھے تو یوں لگتا تھا جیسے کسی کپڑے کو ڈال دیا گیا ہے۔

**3304** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانَ الزُّبَيْرُ اِذَا صَلَّى كَاَنَّهُ كَعْبٌ رَاتِبٌ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ جب نماز ادا کرتے تھے تو یوں لگتا تھا جیسے اُن کے پاؤں زمین میں گڑے ہوئے ہیں۔

**3305** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: قَارُّوا الصَّلَاةَ بِقَوْلِ: اسْكُنُوا، اطْمَئِنُّوا

✵✵ مسروق بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نماز میں حرکت نہ کرو۔ وہ یہ فرماتے تھے: سکون اور اطمینان کے ساتھ رہو۔

**3306** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: مَرَّ ابْنُ مَسْعُوْدٍ بِرَجُلٍ صَافٍّ بَيْنَ قَدَمَيْهِ، فَقَالَ: اَمَّا هٰذَا فَقَدْ اَخْطَاَ السُّنَّةَ، لَوْ رَاوَحَ بِهِمَا كَانَ اَحَبَّ اِلَيَّ

✵✵ ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس سے گزرے' جس نے اپنے دونوں پاؤں ملائے ہوئے تھے' تو اُنہوں نے فرمایا: اس شخص نے سنت کے برخلاف کیا ہے' اگر یہ آرام سے کھڑا ہوتا' تو یہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہوتا۔

**3307** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: يَرْكَعُ الْمَرْءُ حَاذِيًا قَدَمَيْهِ، يَفُوقُ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرَى؟ قَالَ: لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص دونوں پاؤں برابر رکھ کے رکوع میں جاتا ہے لیکن پھر اُس کا ایک پاؤں دوسرے سے آگے ہو جاتا ہے؟ رضی اللہ عنہ تو اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

# بَابُ الْعَبَثِ فِي الصَّلاةِ

## باب: نماز کے دوران کوئی فضول حرکت کرنا

**3308** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ قَالَ: رَاَى ابْنُ الْمُسَيَّبِ رَجُلًا يَعْبَثُ بِلِحْيَتِهِ فِي الصَّلاةِ فَقَالَ: إِنِّي لَارَى هٰذَا لَوْ خَشَعَ قَلْبُهُ خَشَعَتْ جَوَارِحُهُ

✵✵ ابان بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیب نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ نماز کے دوران اپنی داڑھی کے ساتھ کھیل رہا تھا' تو اُنہوں نے فرمایا: اس شخص کے بارے میں میری یہ رائے ہے' اگر اس کے دل میں خشوع ہوتا' تو اس کے اعضاء سے بھی خشوع ظاہر ہوتا۔

**3309** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: رَآنِيَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ اَعْبَثُ بِالْحَصَى فِي الصَّلاةِ فَقَالَ: لَوْ خَشَعَ قَلْبُ هٰذَا خَشَعَتْ جَوَارِحُهُ

✵✵ سفیان ثوری نے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: سعید بن مسیب نے مجھے نماز کے دوران کنکریوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے دیکھا تو بولے: اگر اس شخص کے دل میں خشوع ہوتا' تو اس کے اعضاء سے بھی خشوع ظاہر ہوتا۔

**3310** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ كُلَّ شَيْءٍ مِنَ الْعَبَثِ فِي الصَّلاةِ

قَالَ الثَّوْرِيُّ: جَاءَتِ الْاَحَادِيثُ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْعَبَثَ فِي الصَّلاةِ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ نماز کے دوران ہر قسم کی فضول حرکت کو مکروہ سمجھتے تھے۔ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: احادیث میں یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ بھی نماز کے دوران فضول حرکت کو ناپسند کرتے تھے۔

**3311** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: يُكْرَهُ لِلرَّجُلِ اَنْ يَعْبَثَ بِالْحَصَى وَهُوَ يُصَلِّي

✵✵ حارث نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: آدمی کے لیے یہ بات مکروہ قرار دی گئی ہے' وہ نماز ادا کرنے کے دوران کنکریوں پر (بے فضول طور پر) ہاتھ پھیرے۔

**3312** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يُكْرَهُ اَنْ يَمَسَّ اَنْفَهُ فِي الصَّلاةِ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے' آدمی نماز کے دوران اپنے ناک پر ہاتھ پھیرے۔

**3313** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ: تَقْلِيبُ الْحَصَى اَذًى لِلْمَلَكِ

✵✵ طلحہ بن مصرف بیان کرتے ہیں: کنکریوں کو اُلٹنا پلٹنا' فرشتے کو تکلیف دیتا ہے۔

**3314** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ قَالَ: رَآنِي مَسْرُوقٌ وَاَنَا اَعْبَثُ بِالْحَصَى بِيَدِي فِي الصَّلَاةِ، فَضَرَبَ يَدِي

✵✵ علی بن اقمر بیان کرتے ہیں: مسروق نے مجھے دیکھا کہ میں نماز کے دوران اپنے ہاتھ سے کنکریوں کو اُلٹ پلٹ رہا تھا' تو اُنہوں نے میرے ہاتھ پر مارا۔

**3315** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ شَيْخٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: رَاَى رَجُلًا يُحَرِّكُ الْحَصَى وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: إِذَا سَاَلْتَ رَبَّكَ فِي صَلَاةٍ فَلَا تَسْاَلْهُ وَبِيَدِكَ الْحَجَرُ

✵✵ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُنہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ نماز کے دوران کنکریوں کو حرکت دے رہا تھا' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم نماز کے دوران اپنے پروردگار سے مانگ رہے ہو' تو اُس سے ایسی حالت میں سوال نہ کرو کہ تمہارے ہاتھ میں پتھر ہوں۔

**3316** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ يُقَالُ فِي مَسْحِ اللِّحْيَةِ فِي الصَّلَاةِ: وَاحِدَةً اَوْ دَعْ قَالَ: سَاَلْتُ مُجَاهِدًا عَنْ طِينِ الْمَطَرِ يُصِيبُ الثَّوْبَ قَالَ: حُتَّهُ إِذَا يَبِسَ

✵✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: نماز کے دوران داڑھی پر ہاتھ پھیرنے کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے: ایک مرتبہ کیا جائے' بلکہ اسے بھی ترک کر دیا جائے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے مجاہد سے کپڑے پر لگنے والی بارش والی مٹی (یعنی کیچڑ) کے بارے میں سوال کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: جب وہ خشک ہو جائے' تو تم اُسے کھرچ دو۔

**3317** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى، وَكَانَ رُبَّمَا وَضَعَ يَدَهُ عَلَى لِحْيَتِهِ فِي الصَّلَاةِ

✵✵ عبدالملک بن سعید بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دایاں دستِ مبارک' بائیں دستِ مبارک پر رکھتے تھے اور بعض اوقات آپ اپنا دستِ مبارک اپنی داڑھی پر رکھ لیتے تھے۔

# بَابُ التَّثَاؤُبِ

## باب: جماہی آنا

**3318** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّهُ يُكْرَهُ التَّثَاؤُبُ فِي الصَّلَاةِ وَفِي غَيْرِهَا قَالَ: وَقَالَ: يَلْعَبُ الشَّيْطَانُ بِالْاِنْسَانِ قَالَ: وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ اَشَدُّ

✲✲ عطاء بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے' نماز کے دوران یا نماز کے علاوہ جماہی کو مکروہ قرار دیا گیا ہے۔ وہ یہ بیان کرتے ہیں: اس طرح شیطان انسان کے ساتھ کھیلتا ہے۔ وہ یہ بھی بیان کرتے ہیں: نماز میں اس کا آنا زیادہ شدید ہے۔

**3319** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: سَبْعٌ مِنَ الشَّيْطَانِ: الرُّعَافُ، وَالْقَيْءُ، وَشِدَّةُ الْعُطَاسِ، وَالتَّثَاؤُبُ، وَالنُّعَاسُ عِنْدَ الْمَوْعِظَةِ، وَالْغَضَبُ، وَالنَّجْوَى

✲✲ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: سات چیزیں شیطان کی طرف سے ہیں: نکسیر' قے' شدید چھینکیں' جماہی' وعظ کے وقت اونگھ آنا' غصہ اور سرگوشی۔

**3320** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: اِنَّ لِلشَّيْطَانِ قَارُورَةً فِيهَا نُفُوخٌ، فَاِذَا قَامَ الْقَوْمُ اِلَى الصَّلَاةِ اَشَمَّهُمْ، فَيَتَثَاوَبُوْنَ، فَيُؤْمَرُ مَنْ وَجَدَ ذٰلِكَ اَنْ يَّضُمَّ شَفَتَيْهِ وَمِنْخَرَيْهِ

✲✲ عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں: شیطان کا قارورہ ہوتا ہے' جس میں بو ہوتی ہے' جب لوگ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں' تو وہ اُس کو اُن لوگوں کو سونگھا دیتا ہے' تو اُن لوگوں کو جمائیاں آنے لگتی ہیں' اسی لیے ایسی صورتِ حال میں یہ حکم دیا گیا ہے' آدمی اپنے دونوں ہونٹ اور نتھنے ملا کے رکھے۔

**3321** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: اِذَا كَانَ الرَّجُلُ يَقْرَاُ فَيَتَثَاوَبُ فَلْيُمْسِكْ عَنِ الْقِرَاءَةِ

✲✲ مجاہد فرماتے ہیں: جب آدمی تلاوت کر رہا ہو اور اُسے جماہی آ جائے' تو وہ تلاوت سے رُک جائے۔

**3322** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ، وَيُبْغِضُ التَّثَاؤُبَ، فَاِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ: هَاهُ هَاهُ، فَاِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهِ ذَكَرَهُ اَبُو مَعْشَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

✲✲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جماہی کو ناپسند کرتا ہے' جب کوئی شخص ''ہا' ہا'' کہتا ہے (یعنی جماہی لیتا ہے) تو یہ شیطان کی طرف سے ہوتی ہے' جو اُس کے پیٹ میں ہنس رہا ہوتا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

**3323** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُوْلُ: اِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلٰى فِيْهِ، فَاِنَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ

✲✲ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کسی شخص کو نماز کے دوران جماہی آ جائے' تو اُسے اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لینا چاہیے' کیونکہ یہ شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔

**3324** - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَضُمَّ مَا اسْتَطَاعَ

✵✵ علاء بن عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کو جماہی آئے تو جہاں تک اُس سے ہو سکے وہ اُسے روکنے کی کوشش کرے''۔

**3325** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ. عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلٰى فِيْهِ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مَعَ التَّثَاوُبِ

✵✵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کو جماہی آئے تو وہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لے کیونکہ جماہی کے ساتھ شیطان اندر داخل ہو جاتا ہے''۔

**3326** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ بَعْضَ الْمَدَنِيِّينَ يَقُولُ: إِذَا قَالَ الْاِنْسَانُ فِي التَّثَاوُبِ: هَاهْ هَاهْ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهِ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے بعض اہلِ مدینہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جب انسان جمائی لیتے ہوئے ہا ہا کہتا ہے تو شیطان اُس کے پیٹ میں ہنستا ہے۔

## بَابُ تَنْقِيضِ الْاَصَابِعِ فِي الصَّلَاةِ

## باب: نماز کے دوران انگلیوں کو چٹخانا

**3327** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْ مُصْعَبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَرِهَ اَنْ يُنَقِّضَ الرَّجُلُ اَصَابِعَهُ فِي الصَّلَاةِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی نماز کے

3325-صحيح مسلم، كتاب الزهد والرقائق، باب تشميت العاطس، حديث:5422، صحيح ابن حبان، باب الامامة والجماعة، باب الحدث في الصلاة، ذكر الامر لمن تثاء ب ان يضع يده على فيه عند ذلك، حديث:2391، سنن الدارمي، كتاب الصلاة، باب التثاؤب في الصلاة، حديث: 1403، سنن ابي داؤد، كتاب الادب، باب ما جاء في التثاؤب، حديث: 4393، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب صلاة التطوع والامامة وابواب متفرقة، في التثاؤب في الصلاة، حديث:7862، مسند احمد بن حنبل' مسند ابي سعيد الخدري رضي الله عنه، حديث:11045، مسند عبد بن حميد، من مسند ابي سعيد الخدري، حديث:911، مسند ابي يعلى الموصلي، من مسند ابي سعيد الخدري' حديث:1127، الادب المفرد للبخاري، باب اذا تثاء ب فليضع يده على فيه، حديث:981

دوران انگلیاں چٹخائے۔

**3328** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ اَنَّهُ كَرِهَ تَفْقِيعَ الرَّجُلِ رَقَبَتَهُ وَاَصَابِعَهُ فِي الصَّلَاةِ يَعْنِي تَنْقِيضَ الْاَصَابِعِ

❋❋ عطاء کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی نماز کے دوران اپنی گردن یا انگلی چٹخائے اس سے مراد انگلی سے آواز پیدا کرنا ہے۔

## بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي وَهُوَ مُغْمِضٌ عَيْنَيْهِ

## باب: جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو اور اُس نے اپنی آنکھیں بند کی ہوئی ہوں

**3329** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: يُكْرَهُ اَنْ يُغْمِضَ الرَّجُلُ عَيْنَيْهِ فِي الصَّلَاةِ كَمَا يُغْمِضُ الْيَهُودُ

❋❋ مجاہد بیان کرتے ہیں: یہ بات مکروہ قرار دی گئی ہے آدمی نماز کے دوران اپنی آنکھیں بند کرلے جس طرح یہودی بند کر لیتے ہیں۔

**3330** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: كَانَ يُؤْمَرُ اِذَا كَانَ يُكْثِرُ الْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلَاةِ فَلْيُغْمِضْ عَيْنَيْهِ

❋❋ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: یہ حکم دیا گیا ہے جب آدمی نماز کے دوران بکثرت اِدھر اُدھر دیکھتا ہو تو اُسے اپنی آنکھیں بند رکھنی چاہیے۔

## بَابُ التَّشْبِيكِ بَيْنَ الْاَصَابِعِ

## باب: انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کرنا

**3331** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ بَنِي سَالِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٍ يَتَوَضَّاُ فِي بَيْتِهِ، ثُمَّ يَخْرُجُ يُرِيدُ الصَّلَاةَ، اِلَّا كَانَ فِي صَلَاةٍ حَتَّى يَقْضِيَ صَلَاتَهُ، فَلَا يُشَبِّكْ بَيْنَ اَصَابِعَهُ فِي الصَّلَاةِ

❋❋ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اپنے گھر میں وضو کرنے کے بعد نماز کے ارادہ سے نکلے وہ جب تک نماز کو مکمل ادا نہیں کر لیتا اُس وقت تک وہ نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے اس لیے اُسے اِس دوران اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل نہیں کرنی چاہیے''۔

**3332** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ رَجُلٍ مُصَدَّقٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِذَا تَوَضَّاَ

اَحَدُكُمْ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ يَخْرُجُ يُرِيدُ الصَّلَاةَ، فَلَا يَزَالُ فِي صَلَاتِهِ حَتَّى يَرْجِعَ، فَلَا تَقُولُوا: هٰكَذَا، ثُمَّ شَبَّكَ فِي الْاَصَابِعِ، اِحْدَى اَصَابِعِ يَدَيْهِ فِي الْاُخْرَى

٭٭ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص اپنے گھر میں وضو کرے اور پھر نماز کے ارادہ سے نکلے تو وہ واپس آنے تک مسلسل نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے اس لیے تم اس دوران یوں نہ کرو''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کر دیں۔

**3333** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ بَعْضِ بَنِي كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا تَوَضَّاْتَ فَاَحْسَنْتَ وُضُوءَكَ، ثُمَّ عَمَدْتَ اِلَى الْمَسْجِدِ، فَاِنَّكَ فِي صَلَاةٍ، فَلَا تُشَبِّكْ اَصَابِعَكَ

٭٭ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے نے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم وضو کرو تو اچھی طرح وضو کرو اور پھر مسجد کی طرف جانے کا ارادہ کرو تو تم نماز کی حالت میں شمار ہوتے ہو اس لیے (اس دوران) تم اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل نہ کرو''۔

**3334** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا تَوَضَّاْتَ ثُمَّ خَرَجْتَ عَامِدًا اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا تُشَبِّكْ بَيْنَ اَصَابِعِكَ فَاِنَّكَ فِي الصَّلَاةِ

٭٭ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم وضو کرنے کے بعد مسجد کی طرف جانے کے ارادہ سے نکلو تو تم اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل نہ کرو کیونکہ تم نماز کی حالت میں ہوتے ہو''۔

**3335** - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ مِثْلَهُ، اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَبْلُغْ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سعید بن مسیب سے منقول ہے اور یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ہی اُن تک پہنچی ہوگی۔

**3336** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَجُلًا وَهُوَ مُشَبِّكٌ اِحْدَى يَدَيْهِ بِالْاُخْرَى، فَقَالَ: اَيْنَ تُرِيدُ؟ فَقَالَ: الْمَسْجِدَ، فَفَرَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَصَابِعِ الرَّجُلِ، ثُمَّ قَالَ: اِذَا خَرَجَ اَحَدُكُمْ مِنْ بَيْتِهِ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَصْنَعْ هٰذَا التَّشْبِيكَ

٭٭ ابن جریج نے محمد نامی راوی کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ایک شخص سے ہوئی جس نے ایک ہاتھ

کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کی ہوئی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم کہاں جا رہے ہو؟ اُس نے عرض کی: مسجد! تو نبی اکرم ﷺ نے اُس کی انگلیاں کھلوا دیں اور پھر ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنے گھر سے مسجد جانے کے لیے نکلے تو وہ اس طرح انگلیاں ایک دوسرے میں داخل نہ کرے۔

**3337** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ اَنَّهُ كَرِهَ اَنْ يُشَبِّكَ الرَّجُلُ اَصَابِعَهُ فِي الصَّلَاةِ وَاَنْ يُصَلِّيَ وَهُوَ عَاقِدٌ شَعْرَهُ

✱✱ ابراہیم بن میسرہ نے طاؤس کے بارے میں یہ نقل کیا ہے: وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی نماز کے دوران انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کرے یا آدمی اپنے بالوں کا جوڑا بنا کر نماز ادا کرے۔

## بَابُ وَضْعِ الرَّجُلِ يَدَهُ فِي خَاصِرَتِهِ فِي الصَّلَاةِ

## باب: نماز کے دوران آدمی کا اپنا ہاتھ اپنے پہلو پر رکھنا

**3338** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، نَهَتْ اَنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ اَصَابِعَهُ فِي خَاصِرَتِهِ فِي الصَّلَاةِ كَمَا يَصْنَعُ الْيَهُودُ قَالَ مَعْمَرٌ فِي حَدِيثِهِ: فَاِنَّهُ مَعْشَرُ الْيَهُودِ

✱✱ مسروق بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بات سے منع کیا ہے آدمی نماز کے دوران اپنی انگلیاں (یعنی اپنا ہاتھ) اپنے پہلو پر رکھے جس طرح یہود کرتے تھے۔

معمر نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یہ یہودیوں کا طریقہ ہے۔

**3339** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ صَالِحِ بْنِ نَبْهَانَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَجْعَلْ يَدَهُ فِي خَاصِرَتِهِ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ ذٰلِكَ

✱✱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص نماز ادا کرنے کے لیے کھڑا ہو تو وہ اپنا ہاتھ اپنے پہلو پر نہ رکھے کیونکہ شیطان اس موقع پر آموجود ہوتا ہے۔

**3340** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِسْحَاقُ بْنُ عُوَيْمِرٍ قَالَ: اِنَّ وَضْعَ الْاِنْسَانِ يَدَهُ عَلٰى حَقْوِهِ اسْتِرَاحَةُ اَهْلِ النَّارِ

✱✱ اسحاق بن عویمر بیان کرتے ہیں: آدمی کا اپنا ہاتھ اپنے پہلو پر رکھ لینا اہلِ جہنم کا راحت حاصل کرنے کا طریقہ ہے۔

**3341** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ اَنَّهُ كَرِهَ اَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ عَلٰى حَقْوِهِ فِي الصَّلَاةِ، قُلْتُ: لِمَ؟ قَالَ: لَا اَدْرِي

** ابن جریج عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں: وہ اس چیز کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ آدمی نماز کے دوران اپنا ہاتھ اپنے پہلو پر رکھے۔ امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: میں نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ ابن جریج نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم۔

**3342** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عُوَيْمِرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، أَنَّهُ قَالَ: وَضْعُ الْيَدِ فِي الْخَاصِرَةِ اسْتِرَاحَةُ أَهْلِ النَّارِ قَالَ: وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ أَنَّهَا مِشْيَةُ إِبْلِيسَ

** مجاہد فرماتے ہیں: پہلو پر ہاتھ رکھنا اہلِ جہنم کا راحت حاصل کرنے کا طریقہ ہے۔

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: یہ ابلیس کا مخصوص طریقہ ہے۔

**3343** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ - يَرْوِيهِ - قَالَ: إِنَّ اللَّهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا: اللَّغْوَ عِنْدَ الْقُرْآنِ، وَرَفْعَ الصَّوْتِ فِي الدُّعَاءِ، وَالتَّخَصُّرَ فِي الصَّلَاةِ

** یحییٰ بن ابوکثیر روایت کرتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تین چیزوں کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے قرآن (کی تلاوت) کے وقت کوئی لغو حرکت کرنا' دعا کرتے ہوئے آواز بلند کرنا اور نماز کے دوران پہلو پر ہاتھ رکھنا۔

**3344** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شَيْبَانَ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ - أَوْ غَيْرِهِ - عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا قَاعِدٌ عِنْدَهُ إِذْ أَبْصَرَ رَجُلًا فِي الصَّلَاةِ مُخْرِجًا يَدَهُ مِنْ ثَوْبِهِ إِلَى خَلْفِهِ، فَقَالَ لِي: قُمْ إِلَى هَذَا، فَأْمُرْهُ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ مِنْ مَوْضِعِ الْغُلِّ قَالَ: وَأَبْصَرَ رَجُلًا قَائِمًا يُصَلِّي وَقَدْ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى حَقْوِهِ، فَقَالَ لِي: قُمْ إِلَى هَذَا فَأْمُرْهُ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ مِنْ مَوْضِعِ يَدِ الرَّاجِزِ

** یحییٰ بن یعمر' یا شاید کوئی اور صاحب' قیس بن عباد کے بارے میں نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں اُن کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اُنہوں نے ایک شخص کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' جس نے اپنے کپڑے میں سے ہاتھ باہر نکال کر اپنی پشت پر رکھا ہوا تھا' تو قیس بن عباد نے مجھ سے فرمایا: تم اُس شخص کے پاس جاؤ اور اُسے یہ ہدایت کرو کہ وہ اپنا ہاتھ اُس جگہ پر رکھے' جہاں بیڑی ڈالی جاتی ہے (یعنی گردن پر ہاتھ رکھ کر باندھے جاتے ہیں)۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ کھڑا نماز ادا کر رہا تھا' اُس نے اپنا ہاتھ پہلو پر رکھا ہوا تھا' تو اُنہوں نے مجھ سے فرمایا: تم اُٹھ کر اس کے پاس جاؤ اور اسے یہ ہدایت کرو' کہ وہ اپنا ہاتھ اُس جگہ رکھے' جہاں رجز پڑھنے والا ہاتھ رکھتا ہے۔

## بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي مُرْسِلًا يَدَيْهِ أَوْ يَضُمُّهُمَا

## باب: آدمی کا ہاتھ کھلے چھوڑ کر' یا اُنہیں ملا کر نماز ادا کرنا

**3345** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ يَدَهُ الْيُسْرَى إِلَى جَنْبِهِ، وَيَجْعَلَ كَفَّهُ الْيُمْنَى بَيْنَ عَضُدِهِ الْيُسْرَى، وَبَيْنَ جَنْبِهِ، وَكَرِهَ أَنْ يَقْبِضَ بِكَفِّهِ الْيُمْنَى عَلَى عَضُدِهِ الْيُسْرَى، أَوْ كَفِّهِ الْيُسْرَى عَلَى عَضُدِهِ الْيُمْنَى

٭٭ عطاء کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی اپنا بایاں ہاتھ اپنے پہلو پر رکھے اور دایاں ہاتھ اپنے پہلو اور اپنی کلائی کے درمیان رکھے۔ وہ یہ بھی مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی اپنی دائیں ہتھیلی کے ذریعہ بائیں کلائی کو پکڑ لے یا بائیں ہتھیلی کے ذریعہ دائیں کلائی کو پکڑ لے۔

**3346** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَفَاَقْبِضُ بِكَفَّيَّ اَحَدِهِمَا عَلٰى كَفِّ الْاُخْرَى، اَوْ عَلٰى رَاْسِ الذِّرَاعِ، ثُمَّ اَسْدِلُهُمَا؟ قَالَ: لَيْسَ بِذٰلِكَ بَاْسٌ قَالَ اَبُو بَكْرٍ: وَرَاَيْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُصَلِّي فِيْ اِزَارٍ وَّرِدَاءٍ مُسْبِلًا يَدَيْهِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا میں ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھتے ہوئے دوسرے کو پکڑوں گا' یا کلائی کے سرے پر انہیں رکھ لوں گا' اور پھر انہیں ڈھیلا رکھوں گا؟ انہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے ابن جریج کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' انہوں نے تہبند باندھا ہوا تھا اور چادر لی ہوئی تھی اور اپنے ہاتھ لٹکائے ہوئے تھے۔

**3347** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَهُشَيْمٍ - اَوْ اَحَدِهِمَا - عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي مُسْدِلًا يَدَيْهِ

٭٭ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ ہاتھ کھلے چھوڑ کر نماز ادا کرتے تھے۔

## بَابُ التَّرْوِيحِ فِي الصَّلَاةِ

## باب: نماز کے دوران راحت حاصل کرنا

**3348** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُتَرَوَّحَ فِي الصَّلَاةِ يَعْنِي: بِثَوْبِهِ مِنَ الْحَرِّ

٭٭ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ نماز کے دوران راحت حاصل کی جائے' اس سے مراد یہ ہے' اپنے کپڑے کے ذریعہ تپش سے بچنے کی کوشش کی جائے۔

**3349** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ كَرِهَهُ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ بھی اسے مکروہ سمجھتے تھے۔

**3350** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ ثُوَيْرِ بْنِ اَبِي فَاخِتَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَا بَاْسَ بِالتَّرَوُّحِ فِي الصَّلَاةِ

٭٭ مجاہد فرماتے ہیں: نماز کے دوران راحت حاصل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

## بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلَى الْجُدُرِ

## باب: آدمی کا نماز ادا کرنا' جبکہ اُس نے دیوار سے سہارا لیا ہوا ہو

**3351** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ مَنْ رَاَى جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُصَلِّي وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلَى الْجُدُرِ

٭٭ محمد بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: اُنہیں اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے' جس نے حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' اُنہوں نے دیوار پر سہارا لیا ہوا تھا۔

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' آدمی نماز کے دوران دیوار سے سہارا لے۔

**3352** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ، عَنِ الْاِعْتِمَادِ عَلَى الْجُدُرِ فِي الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: اِنَّا لَنَفْعَلُهُ، وَاِنَّ ذٰلِكَ يُنْقِصُ مِنَ الْاَجْرِ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے' نماز کے دوران دیوار کا سہارا لینے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے جواب دیا: ہم ایسا کر لیتے ہیں' تاہم اس سے اجر میں کمی ہو جاتی ہے۔

**3353** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو مُحَمَّدٍ، عَنْ نَاسٍ مِنْ اَصْحَابِهِمْ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: قَدْ عَلِمْتُ اَنَّهُ يُنْقِصُ الْاَجْرَ وَضْعُ الْاِنْسَانِ يَدَهُ عَلَى الْجُدُرِ فِي الصَّلَاةِ

٭٭ ابو محمد نے کچھ لوگوں کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مجھے یہ پتا ہے' اس سے اجر میں کمی ہو جاتی ہے' جب آدمی نماز کے دوران اپنا ہاتھ دیوار پر رکھتا ہے۔

**3354** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: يُكْرَهُ لِلرَّجُلِ اَنْ يُصَلِّيَ مُسْتَنِدًا اِلَى الْحَائِطِ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: آدمی کے لیے یہ بات مکروہ قرار دی گئی ہے' وہ دیوار کا سہارا لے کر نماز ادا کرے' البتہ عذر ہو' تو حکم مختلف ہے۔

## بَابُ الرَّجُلِ يَدْخُلُ وَالْاِمَامُ رَاكِعٌ كَمْ يُكَبِّرُ

## باب: جب آدمی نماز میں داخل ہو اور امام اُس وقت رکوع میں ہو' تو وہ کتنی مرتبہ تکبیر کہے گا؟

**3355** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَابْنَ عُمَرَ كَانَا يُفْتِيَانِ الرَّجُلَ اِذَا انْتَهَى اِلَى الْقَوْمِ وَهُمْ رُكُوعٌ اَنْ يُكَبِّرَ تَكْبِيرَةً، وَقَدْ اَدْرَكَ الرَّكْعَةَ، قَالَا: وَاِنْ وَجَدَهُمْ سُجُودًا سَجَدَ مَعَهُمْ وَلَمْ يَعْتَدَّ بِذٰلِكَ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے ایک شخص کو یہ فتویٰ دیا تھا: جب وہ

لوگوں تک پہنچے اور وہ لوگ رکوع کی حالت میں ہوں' تو وہ ایک مرتبہ تکبیر کہے اور رکوع کو پالے گا۔ وہ دونوں بیان کرتے ہیں: اگر وہ اُن لوگوں کو سجدہ کی حالت میں پاتا ہے' تو اُن کے ساتھ سجدہ کرے گا' لیکن یہ کچھ بھی شمار نہیں ہوگا۔

**3356** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يُجْزِيهِ تَكْبِيرَةٌ وَاحِدَةٌ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: آدمی کے لیے ایک ہی مرتبہ تکبیر کہنا کافی ہوگا۔

**3357** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي حَمْزَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: يُجْزِيهِ تَكْبِيرَةٌ وَاحِدَةٌ، وَاِنْ كَبَّرَ اثْنَتَيْنِ فَهُوَ اَحَبُّ اِلَيْنَا

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: آدمی کے لیے ایک تکبیر کافی ہوگی' لیکن اگر وہ دو مرتبہ اللہ اکبر کہہ لیتا ہے' تو یہ ہمارے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔

**3358** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: لَا يُجْزِيهِ اِلَّا تَكْبِيرَتَانِ تَكْبِيرَةٌ يَفْتَتِحُ بِهَا، وَتَكْبِيرَةٌ يَرْكَعُ بِهَا

٭٭ حماد فرماتے ہیں: ایسے شخص کے لیے کم از کم دو تکبیریں کہنا ہوں گی' ایک وہ تکبیر جس کے ذریعہ وہ نماز کا آغاز کرے گا' اور ایک وہ تکبیر جس کے ذریعہ وہ رکوع میں جائے گا۔

## بَابُ الرَّجُلِ يُدْرِكُ الْاِمَامَ وَهُوَ رَاكِعٌ فَيَرْفَعُ الْاِمَامُ قَبْلَ اَنْ يَرْكَعَ

## باب: جو شخص امام کو ایسی حالت میں پاتا ہے' امام رکوع کی حالت میں ہو اور اُس شخص کے رکوع میں جانے سے پہلے امام اُٹھ جاتا ہے (تو اُس کا حکم کیا ہوگا؟)

**3359** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ وَالْاِمَامُ رَاكِعٌ فَكَبَّرْتَ، ثُمَّ لَا تَرْكَعُ حَتّٰى يَرْفَعَ رَاْسَهُ، فَلَا تَعْتَدَّهَا

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: جب تم مسجد میں داخل ہو اور امام رکوع کی حالت میں ہو اور پھر تم تکبیر کہہ دو اور ابھی رکوع میں نہ گئے ہو کہ امام نے سر اُٹھا لیا' تو تم اسے کچھ بھی شمار نہیں کرو گے (یعنی وہ رکعت شمار نہیں ہوگی)۔

**3360** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ مِثْلَ قَوْلِ عَطَاءٍ

٭٭ سفیان ثوری نے اپنے بعض اصحاب کے حوالے سے ابراہیم نخعی سے بھی یہی قول نقل کیا ہے' جو عطاء کے قول کی مانند ہے۔

**3361** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِذَا اَدْرَكْتَ الْاِمَامَ رَاكِعًا فَرَكَعْتَ قَبْلَ اَنْ يَرْفَعَ فَقَدْ اَدْرَكْتَ، وَاِنْ رَفَعَ قَبْلَ اَنْ تَرْكَعَ فَقَدْ فَاتَتْكَ

٭٭ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: جب تم امام کو رکوع میں حالت میں پاؤ اور اس کے اُٹھنے

سے پہلے رکوع میں چلے جاؤ' تو تم نے اُس رکعت کو پالیا' لیکن اگر تمہارے رکوع میں جانے سے پہلے اُس نے سر اُٹھا لیا تو تمہاری وہ رکعت فوت ہو جائے گی۔

**3362** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ: اِذَا كَبَّرَ قَبْلَ اَنْ يَّرْفَعَ الْاِمَامُ رَاْسَهٗ اتَّبَعَ الْاِمَامَ، وَكَانَ بِمَنْزِلَةِ النَّائِمِ

** ابن ابولیلیٰ فرماتے ہیں: جو شخص امام کے سر اُٹھانے سے پہلے تکبیر کہہ دے' تو وہ امام کی پیروی کرے گا' اور اُس کا حکم سوئے ہوئے شخص کی مانند ہو گا۔

## بَابُ النُّعَاسِ حَتّٰى يَفُوْتَهٗ بَعْضُ الصَّلَاةِ

## باب: اونگھ آجانا جس کے دوران نماز کا کچھ حصہ رہ جائے

**3363** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ كَبَّرَ مَعَ الْاِمَامِ فِيْ اَوَّلِ الصَّلَاةِ، ثُمَّ نَعَسَ حَتّٰى صَلَّى الْاِمَامُ رَكْعَةً اَوْ رَكْعَتَيْنِ قَالَ: اِذَا اسْتَيْقَظَ رَكَعَ وَسَجَدَ مَا سَبَقَهُ الْاِمَامُ، وَيَتَّبِعُ الْاِمَامَ مَا بَقِيَ، يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ بِغَيْرِ قِرَاءَةٍ

** سفیان ثوری نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو امام کے ساتھ نماز کے آغاز میں تکبیر کہتا ہے' پھر اُسے اونگھ آجاتی ہے یہاں تک کہ امام ایک رکعت یا دو رکعات ادا کر لیتا ہے (اور وہ شخص اس دوران سویا رہتا ہے) سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب وہ شخص بیدار ہو گا تو وہ رکوع اور سجدہ کرے گا' جس میں امام آگے نکل چکا ہے اور باقی نماز میں وہ امام کی پیروی کر لے گا' وہ قرأت کے بغیر رکوع اور سجدہ کرے گا۔

**3364** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ فِيْ رَجُلٍ دَخَلَ مَعَ قَوْمٍ فِيْ صَلَاتِهِمْ فَنَعَسَ حَتّٰى رَكَعَ الْاِمَامُ قَالَ: يَتَّبِعُ الْاِمَامَ

** معمر نے ایک شخص کے حوالے سے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے جو ایسے شخص کے بارے میں ہے جو لوگوں کے ساتھ نماز با جماعت میں شریک ہوتا ہے اور اُس شخص کو اونگھ آجاتی ہے یہاں تک کہ امام رکوع کر لیتا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: وہ امام کی پیروی کرے گا۔

**3365** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ فِيْ رَجُلٍ دَخَلَ مَعَ الْاِمَامِ فِي الصَّلَاةِ حَتّٰى رَكَعَ مِنْ نَعَسِهٖ وَسَجَدَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ قَالَ: يَتَّبِعُ الْاِمَامَ

** حسن بصری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو امام کے ساتھ نماز شروع کرتا ہے' یہاں تک کہ امام رکوع کر لیتا ہے اور سجدہ کر لیتا ہے اور وہ شخص اس دوران اونگھتا رہتا ہے' پھر وہ شخص بیدار ہو جاتا ہے' تو حسن فرماتے ہیں: وہ امام کی پیروی کرے گا۔

**3366** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: لَوْ كَبَّرْتُ مَعَ الْإِمَامِ لِاسْتِفْتَاحِ الصَّلَاةِ، ثُمَّ رَكَعَ الْإِمَامُ فَسَهَوْتُ فَلَمْ اَرْكَعْ حَتّٰى رَكَعَ الْإِمَامُ؟ قَالَ: فَقَدْ اَدْرَكْتَهَا فَاعْتَدَّ بِهَا

❊❊ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے دریافت کیا: اگر میں امام کے ساتھ نماز کے آغاز کے لیے تکبیر کہتا ہوں (یعنی میں تکبیر تحریمہ کہتا ہوں) پھر امام رکوع میں چلا جاتا ہے' لیکن مجھے سہو ہو جاتا ہے (یعنی مجھے اونگھ آ جاتی ہے) اور میں رکوع میں نہیں جاتا' یہاں تک کہ امام رکوع کر لیتا ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: تم نے اُس رکعت کو پالیا ہے' تم اُسے شمار کرو گے۔

**3367** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: نَعَسْتُ فَلَمْ اَزَلْ قَائِمًا حَتّٰى رَكَعَ النَّاسُ وَسَجَدُوا، فَجَبَذَنِيْ اِنْسَانٌ، فَجَلَسْتُ كَمَا اَنِّي؟ قَالَ: اَوْفِ تِلْكَ الرَّكْعَةَ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: مجھے اونگھ آ جاتی ہے' میں مسلسل کھڑا رہتا ہے' یہاں تک کہ لوگ رکوع بھی کر لیتے ہیں اور سجدہ بھی کر لیتے ہیں' پھر ایک شخص مجھے کھینچتا ہے (اور بیدار کرتا ہے) تو کیا میں بیٹھ جاؤں گا جیسا کہ میں تھا؟ اُنہوں نے فرمایا: تم اُس رکعت کو پورا کرو گے۔

**3368** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَاَنَا مَعَ النَّاسِ فَكَبَّرَ الْإِمَامُ وَرَفَعَ مِنَ الرَّكْعَةِ، وَلَمْ اُكَبِّرْ فِيْ ذٰلِكَ قَالَ: اِنْ كُنْتَ قَدِ اعْتَدَلْتَ فِي الصَّفِّ فَاعْتَدَّ بِهَا، وَاِنْ كُنْتَ لَمْ تَزَلْ تُحْدِثُ حَتّٰى تَرْكَعَ، وَرَفَعَ رَاْسَهُ مِنْ رَكْعَتِهِ فَكَبِّرْ ثُمَّ ارْفَعْ، وَاعْتَدَّ بِهَا، وَاِنْ كُنْتَ لَمْ تَعْتَدِلْ فِي الصَّفِّ فَلَا

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: نماز قائم ہو گئی' میں اُس وقت لوگوں کے ساتھ تھا' امام نے تکبیر کہی اور رکوع سے اُٹھ کھڑا ہوا' میں نے اُس موقع پر تکبیر نہیں کہی۔ اُنہوں نے جواب دیا: اگر تو تم صف کے درمیان موجود رہے تھے' تو تم اُس رکوع کو شمار کرو گے اور اگر تم ایسی حالت میں رہے کہ تمہیں حدث لاحق نہیں ہوا' یہاں تک کہ تم نے رکوع کر لیا اور امام اُس وقت رکوع سے سر اُٹھا چکا تھا' تو تم تکبیر کہو اور سر کو اُٹھاؤ اور اُس رکعت کو شمار کر لو' لیکن تم صف کے درمیان موجود نہیں رہے تھے' تو پھر ایسا نہیں ہو سکتا۔

## بَابُ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً اَوْ سَجْدَةً

## باب: جو شخص ایک رکعت یا ایک سجدہ پالے (اُس کا حکم کیا ہو گا؟)

**3369** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلَاةَ

❊❊ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص نماز کی ایک رکعت پالے' اُس نے نماز کو پالیا''۔

**3370** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلَاةَ

** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص نماز کو ایک رکعت کو پالے' اُس نے نماز کو پالیا''۔

**3371** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ اَنَّ هُبَيْرَةَ بْنَ يَرِيمَ اَخْبَرَهُ، عَنْ عَلِيٍّ، وَابْنِ مَسْعُودٍ قَالَا: مَنْ لَمْ يُدْرِكِ الرَّكْعَةَ الْاُولٰى فَلَا يَعْتَدَّ بِالسَّجْدَةِ

** ہبیرہ بن یریم بیان کرتے ہیں: حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص پہلے رکوع کو نہیں پاتا' وہ سجدے کو بھی کچھ شمار نہ کرے۔

**3372** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: مَنْ فَاتَهُ الرُّكُوعُ فَلَا يَعْتَدَّ بِالسُّجُودِ

** ہبیرہ بن یریم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جس شخص کا رکوع رہ جاتا ہے' وہ سجدے کو بھی شمار نہیں کرے گا۔

**3373** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ شَيْخٍ، لِلْاَنْصَارِ قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ، فَسَمِعَ خَفْقَ نَعْلَيْهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: عَلٰى اَيِّ حَالٍ وَّجَدْتَنَا؟ قَالَ: سُجُودًا، فَسَجَدْتُ، قَالَ: كَذٰلِكَ فَافْعَلُوا، وَلَا تَعْتَدُّوا بِالسُّجُودِ، اِلَّا اَنْ تُدْرِكُوا الرَّكْعَةَ، وَاِذَا وَجَدْتُمُ الْاِمَامَ قَائِمًا فَقُومُوا، اَوْ قَاعِدًا فَاقْعُدُوا، اَوْ رَاكِعًا فَارْكَعُوا، اَوْ سَاجِدًا فَاسْجُدُوا، اَوْ جَالِسًا فَاجْلِسُوا

** عبدالعزیز بن رفیع نے ایک انصاری بزرگ کا بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت نماز ادا کررہے تھے' آپ نے اُس کے جوتوں کی آہٹ سن لی' جب آپ نے نماز ختم کی' تو دریافت کیا: تم نے کیسی حالت میں ہمیں پایا تھا؟ اُس نے عرض کی: سجدہ کی حالت میں پایا تھا' تو میں بھی سجدہ میں چلا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اس طرح ہی کیا کرو' لیکن سجدوں کو شمار نہ کرو' البتہ اگر تم رکوع کو پالو (تو اُسے ایک رکعت شمار کرلو گے) جب تم امام کو قیام کی حالت میں پاؤ' تو تم کھڑے ہو جاؤ' جب بیٹھنے کی حالت میں پاؤ' تو بیٹھ جاؤ' جب رکوع کی حالت میں پاؤ تو رکوع کرو' یا سجدہ کی حالت میں پاؤ' تو سجدہ میں چلے جاؤ' یا بیٹھنے کی حالت میں پاؤ تو بیٹھ جاؤ۔

**3374** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُدْرِكُ الْاِمَامَ سَاجِدًا فَسَجَدَهُمَا مَعَهُ، وَلَا يَعْتَدُّ بِهِمَا

** نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اگر امام کو سجدہ کی حالت میں پاتے تھے' تو امام کے ساتھ دونوں سجدے کرتے تھے' لیکن وہ ان دونوں سجدوں کو شمار نہیں کرتے تھے۔

**3375** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا رَكَعْتَ قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ الْإِمَامُ رَأْسَهُ فَقَدْ أَدْرَكْتَ، فَإِنْ رَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَرْكَعَ فَقَدْ فَاتَتْكَ، فَإِنْ أَدْرَكْتَهُ سَاجِدًا فَاسْجُدْ، وَجَالِسًا يَتَشَهَّدُ فَاجْلِسْ وَتَشَهَّدْ، وَلَا تَعْتَدَّ بِذَلِكَ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: جب تم امام کے سر اُٹھانے سے پہلے رکوع میں چلے جاؤ' تو تم نے اُس رکعت کو پالیا' لیکن اگر تمہارے رکوع میں جانے سے پہلے امام نے سر اُٹھالیا' تو تمہاری وہ رکعت رہ جائے گی' اگر تم امام کو سجدہ کی حالت میں پاؤ' تو تم بھی سجدہ میں چلے جاؤ' اگر بیٹھنے کی حالت میں پاؤ کہ وہ تشہد پڑھ رہا ہو' تو تم بھی بیٹھ کر تشہد پڑھو' لیکن اسے کچھ شمار نہ کرو۔

## بَابُ مَنْ دَخَلَ وَالْإِمَامُ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصَّفِّ

## باب: جو شخص مسجد میں داخل ہو اور امام اُس وقت رکوع کی حالت میں ہو' تو اُس شخص کا صف تک پہنچنے سے پہلے رکوع میں چلے جانا

**3376** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالْإِمَامُ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصَّفِّ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زَادَكَ اللَّهُ حِرْصًا فَلَا تَعُدْ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے' امام اُس وقت رکوع کی حالت میں تھا' تو وہ صف تک پہنچنے سے پہلے ہی رکوع میں چلے گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری (نیکیوں کی) حرص میں اضافہ کرے! دوبارہ ایسے نہ کرنا۔

**3377** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ مِثْلَهُ

---

3376-صحيح البخاري، كتاب الاذان، ابواب صفة الصلاة، باب اذا ركع دون الصف، حديث:762، صحيح ابن حبان، باب الامامة والجماعة، فصل في فضل الجماعة، ذكر الرخصة للداخل المسجد والامام راكع ان يبتدء صلاته منفردا ثم، حديث:2218، سنن ابي داؤد، كتاب الصلاة، تفريع ابواب الصفوف، باب الرجل يركع دون الصف' حديث:591، السنن الصغرى، كتاب الامامة، الركوع دون الصف، حديث:865، السنن الكبرى للنسائي، ذكر الامامة ، الركوع دون الصف، حديث:927، المنتقى لابن الجارود، كتاب الصلاة، باب الرجل يصلي خلف القوم وحده، حديث:307، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب من صلى خلف الصف وحده، حديث:1487، مشكل الآثار للطحاوي، باب بيان مشكل مراد رسول الله صلى الله عليه وسلم في، حديث:4853، السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الصلاة، جماع ابواب صفة الصلاة، باب من ركع دون الصف وفي ذلك دليل على ادراك الركعة، حديث:2400، مسند احمد بن حنبل، اول مسند البصريين، حديث ابي بكرة نفيع بن الحارث بن كلدة، حديث:19929، مسند الطيالسي، ابو بكرة، حديث:907، البحر الزخار مسند البزار، بقية حديث ابي بكرة، حديث:3078، المعجم الاوسط للطبراني، باب الالف، من اسمه احمد، حديث:2236' المعجم الصغير للطبراني، من اسمه محمد، حديث:1027، القراءة خلف الامام للبخاري، باب هل يقرا باكثر من فاتحة الكتاب خلف الامام، حديث:97

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

**3378** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَهُوَ يُسْرِعُ إِلَى الصَّلَاةِ وَهُوَ رَاكِعٌ فَقَالَ: زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا فَلَا تَعُدْ

* * حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو تیزی سے چل کر نماز کی طرف جاتے ہوئے سنا' وہ اُس وقت رکوع کی حالت میں تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری (نیکیوں کی) حرص میں اضافہ کرے! تم دوبارہ ایسے نہ کرنا۔

**3379** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: الْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ قَالَ: فَثَبَتَ مَكَانَهُ

* * حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مڑ کر دیکھا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری حرص میں اضافہ کرے! لیکن تم دوبارہ ایسا نہ کرنا۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو وہ اپنی جگہ بیٹھے رہے۔

**3380** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، كَانَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَتَمَشَّى رَاكِعًا

* * ابن جریج نے سعد بن ابراہیم کا یہ قول نقل کیا ہے: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ پہلے رکوع میں جاتے تھے اور پھر رکوع کی حالت میں چلتے ہوئے (صف تک پہنچ جاتے تھے)۔

**3381** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ الْمَسْجِدَ وَالْإِمَامُ رَاكِعٌ، فَرَكَعْنَا، ثُمَّ مَضَيْنَا حَتَّى اسْتَوَيْنَا فِي الصَّفِّ، فَلَمَّا فَرَغَ الْإِمَامُ قُمْتُ أُصَلِّي فَقَالَ: قَدْ أَدْرَكْتَهُ

* * زید بن وہب بیان کرتے ہیں: میں اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے' امام اُس وقت رکوع کی حالت میں تھا' ہم بھی رکوع میں چلے گئے' پھر ہم چلتے ہوئے آئے اور صف میں شامل ہوگئے۔ جب امام فارغ ہوا' تو میں نے اُٹھ کر (رہ جانے والی ایک رکعت) ادا کی۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اس رکعت کو پالیا تھا۔

**3382** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: لَا بَأْسَ أَنْ تَرْكَعَ دُونَ الصَّفِّ

* * قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے اگر تم صف تک پہنچنے سے پہلے رکوع میں چلے جاتے ہو۔

**3383** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ عَلَّمَ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: لِيَرْكَعْ ثُمَّ لِيَمْشِ رَاكِعًا، وَأَنَّهُ رَأَى ابْنَ الزُّبَيْرِ يَفْعَلُهُ

* * کثیر بن کثیر اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ منبر پر لوگوں

کو تعلیم دے رہے تھے' وہ فرما رہے تھے: آدمی کو پہلے رکوع میں چلے جانا چاہیے اور پھر رکوع کی حالت میں چلتے ہوئے (صف سے مل جانا چاہیے)۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو بھی ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

**3384** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ: رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَدْخُلُ وَالْإِمَامُ رَاكِعٌ فَيَرْكَعُ، وَمَا خَلْفَ، ثُمَّ يَمْضِي كَمَا هُوَ، وَهُوَ رَاكِعٌ

✲✲ یعقوب بن عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر کو دیکھا کہ وہ (مسجد میں) داخل ہوئے تو امام رکوع کی حالت میں تھا' تو وہ بھی رکوع میں چلے گئے اور پھر اُس کے بعد وہ رکوع کی حالت میں چلتے ہوئے ہی (صف میں آ کر شامل ہو گئے)۔

**3385** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي يَزِيْدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: رَكَعَ بَعْدَ مَا خَلْفَ النِّسَاءَ

✲✲ عبیداللہ بن ابویزید نے سعید بن جبیر کا یہ قول نقل کیا ہے: ایسا شخص عورتوں (کی صف) سے پیچھے ہی رکوع میں چلا جائے گا۔

**3386** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا دَخَلْتَ وَالْإِمَامُ رَاكِعٌ فَارْكَعْ قَبْلَ أَنْ تُخَلِّفَ النِّسَاءَ، ثُمَّ امْشِ رَاكِعًا، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ فَارْفَعْ، ثُمَّ اسْجُدْ حَيْثُ تُدْرِكُكَ السَّجْدَةَ، قَالَهُ غَيْرَ مَرَّةٍ قَالَ: قُلْتُ: لَهُ سَجَدْتُ فَكَانَتْ لِلْإِمَامِ مَثْنًى قَالَ: فَاجْلِسْ مَكَانَكَ، فَإِذَا قَامَ فَاصْفُفْ مَعَ النَّاسِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَثْنًى، فَإِذَا سَجَدْتَ فَقُمْ فَاصْفُفْ مَعَ النَّاسِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: رَأَيْتُ مَعْمَرًا، وَابْنَ جُرَيْجٍ، وَإِسْمَاعِيلَ بْنَ زِيَادٍ دَخَلُوا وَالْإِمَامُ رَاكِعٌ، فَرَكَعُوا وَمَشَوْا رَاكِعِينَ حَتَّى وَصَلُوا الصَّفَّ

✲✲ عطاء بیان کرتے ہیں: جب تم (مسجد میں) داخل ہو اور امام اُس وقت رکوع کی حالت میں ہو' تو تم عورتوں سے آگے ہونے سے پہلے ہی رکوع میں چلے جاؤ اور رکوع کی حالت میں چلتے ہوئے (صف میں شامل ہو جاؤ) جب امام اپنا سر اُٹھائے تو تم بھی اُٹھا لو اور جب تم اُسے سجدہ کی حالت میں پاؤ' تو تم بھی سجدہ میں چلے جاؤ۔ یہ بات اُنہوں نے کئی مرتبہ بیان کی۔

میں نے اُن سے دریافت کیا: میں سجدہ کر لیتا ہوں' تو امام کی دو رکعات ہو جائیں گی تو اُنہوں نے فرمایا: تم اپنی جگہ پر بیٹھ جاؤ' جب وہ کھڑا ہو تو تم لوگوں کے ساتھ صف قائم کرو' اگر اُس کی دو رکعات نہیں ہوتی ہیں' جب تم سجدہ کرو' تو تم کھڑے ہو جاؤ اور لوگوں کے ساتھ صف میں شامل ہو جاؤ۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے معمر' ابن جریج اور اسماعیل بن زیاد کو دیکھا کہ وہ لوگ (مسجد میں) داخل ہوئے' امام اُس وقت رکوع کی حالت میں تھا' تو یہ لوگ رکوع میں چلے گئے اور رکوع کی حالت میں چلتے ہوئے صف میں آ کر شامل ہو گئے۔

# بَابُ الرَّجُلِ يَجِدُ الْقَوْمَ جَالِسًا

## باب: جوشخص لوگوں کو بیٹھے ہوئے پاتا ہے

**3387** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ اَدْرَكَ قَوْمًا جُلُوْسًا فِيْ آخِرِ صَلَاتِهِمْ فَقَالَ: قَدْ اَدْرَكْتُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب لوگوں کو نماز کے آخر میں بیٹھے ہوئے پاتے تھے تو یہ فرماتے تھے: اگر اللہ نے چاہا تو ہم نے (نماز باجماعت) کو پالیا۔

**3388** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: مَنْ اَدْرَكَ التَّشَهُّدَ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلَاةَ

✵✵ شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں: جوشخص تشہد کو پالیتا ہے وہ نماز کو پالیتا ہے۔

**3389** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ رَجُلٍ انْتَهٰى اِلٰى قَوْمٍ جُلُوْسٍ فِيْ آخِرِ صَلَاتِهِمْ قَالَ: يَجْلِسُ مَعَهُمْ وَلَا يُكَبِّرُ

✵✵ قتادہ نے ایک شخص کے بارے میں یہ بات فرمائی ہے: جو لوگوں تک پہنچتا ہے اور وہ اُس وقت نماز کے آخر میں بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔ تو قتادہ فرماتے ہیں: وہ اُن کے ساتھ بیٹھ جائے گا اور تکبیر نہیں کہے گا۔

**3390** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ قَالَ: اِذَا انْتَهٰى اِلَيْهِمْ وَهُمْ سُجُوْدٌ سَجَدَ مَعَهُمْ وَكَبَّرَ، فَاِنْ كَانَ فِيْ مَثْنًى قَامَ فِيْ تَكْبِيرَةٍ اُخْرَى، وَاِنْ كَانَ فِيْ وِتْرٍ قَامَ بِغَيْرِ تَكْبِيرٍ

✵✵ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حسن بصری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ جب آدمی لوگوں تک پہنچے اور وہ اُس وقت سجدہ کی حالت میں ہوں تو آدمی اُن کے ساتھ سجدہ میں جاتے ہوئے تکبیر کہے گا اور اگر وہ دوسری رکعت میں ہوں تو وہ دوسری تکبیر کے ساتھ کھڑا ہوجائے گا اور اگر وہ طاق رکعت میں ہوں تو وہ تکبیر کے بغیر کھڑا ہوگا۔

**3391** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِيْ رَجُلٍ دَخَلَ وَالْاِمَامُ سَاجِدٌ اَوْ حِيْنَ رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ، اَوْ جَالِسًا يَتَشَهَّدُ، يُكَبِّرُ تَكْبِيرَةَ اسْتِفْتَاحِ الصَّلَاةِ قَالَ: اِنْ شَاءَ يُكَبِّرُ، وَاِنْ شَاءَ فَلَا يُكَبِّرُ، وَلٰكِنْ اِذَا قَامَ وَسَلَّمَ الْاِمَامُ فَيُكَبِّرُ وَيَسْتَفْتِحُ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: جو ایسے شخص کے بارے میں ہے جو (مسجد میں) داخل ہوتا ہے تو امام اُس وقت سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے یا امام رکوع سے سر اُٹھا رہا ہوتا ہے یا بیٹھا ہوا تشہد پڑھ رہا ہوتا ہے تو وہ شخص نماز کے آغاز کے لیے تکبیر کہہ دیتا ہے۔ تو عطاء فرماتے ہیں: اگر وہ چاہے گا تو تکبیر کہہ دے گا اور اگر چاہے گا تو تکبیر نہیں کہے گا لیکن اگر وہ کھڑا ہوا تھا اور امام نے سلام پھیر دیا تو وہ تکبیر کہہ کر شروع سے نماز پڑھے گا۔

**3392** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ: رَجُلٌ جَاءَ وَقَدْ رَكَعَ الْإِمَامُ آخِرَ رَكْعَةٍ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ، فَسَجَدَ مَعَهُ سَجْدَتَيْنِ، وَتَشَهَّدَ مَعَ الْإِمَامِ، فَسَلَّمَ الْإِمَامُ، أَلَا يَتَكَلَّمُ الرَّجُلُ إِنْ شَاءَ حِينَئِذٍ وَيَذْهَبُ إِلَى مُصَلًّى آخَرَ؟ قَالَ: بَلَى، قَدْ فَاتَتْهُ الرَّكْعَةُ فَلْيَتَكَلَّمْ إِنْ شَاءَ فَلَمْ يَكُنْ فِي صَلَاتِهِ

✽✽ عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: ایک شخص آتا ہے اور اُس وقت امام فرض نماز کا آخری رکوع کرتا ہے وہ شخص امام کے ساتھ دو سجدے کر لیتا ہے پھر امام کے ساتھ تشہد میں بیٹھ جاتا ہے پھر امام سلام پھیر دیتا ہے تو کیا اگر وہ چاہے تو اُس موقع پر کوئی کلام نہ کرے اور دوسری جگہ جا کر نماز ادا کر لے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اُس کی وہ رکعت تو رہ گئی تھی تو اگر وہ چاہے تو کلام بھی کر سکتا ہے کیونکہ وہ اس وقت نماز کی حالت میں شمار نہیں ہوگا۔

**3393** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي وَقَدْ سَلَّمَ الْإِمَامُ وَهُوَ يَدْعُو، أَيَسْتَفْتِحُ؟ قَالَ: يَجْلِسُ مَا كَانَ الْإِمَامُ جَالِسًا

✽✽ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: جو ایسے شخص کے بارے میں ہے جو آتا ہے اور امام سلام پھیر چکا ہوتا ہے اور دعا کر رہا ہوتا ہے تو کیا وہ شخص نئے سرے سے نماز پڑھے گا؟ انہوں نے جواب دیا: جب تک امام بیٹھا ہوا ہے وہ اُس وقت تک بیٹھ جائے گا۔

**3394** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِذَا وَجَدْتَ الْإِمَامَ وَالنَّاسَ جُلُوسًا فِي آخِرِ الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ قَائِمًا، ثُمَّ اجْلِسْ وَكَبِّرْ حِينَ تَجْلِسُ، فَتِلْكَ تَكْبِيرَتَانِ، الْأُولَى وَأَنْتَ قَائِمٌ لِاسْتِفْتَاحِ الصَّلَاةِ، وَالْأُخْرَى حِينَ تَجْلِسُ كَأَنَّهَا لِلسَّجْدَةِ، ثُمَّ لَا تَكَلَّمْ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْكَ الصَّلَاةُ، وَاسْتَفْتَحْتَ فِيهَا، وَلَكِنْ لَا تَعْتَدَّ بِجُلُوسِكَ مَعَهُمْ، وَقُلْ كَمَا يَقُولُونَ وَأَنْتَ جَالِسٌ مَعَهُمْ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں مجھے یہ بتایا گیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: جب تم امام اور لوگوں کو نماز کے آخر میں بیٹھے ہوئے دیکھو تو تکبیر کہہ کر کھڑے رہو پھر بیٹھ جاؤ اور بیٹھتے ہوئے تکبیر کہو تو یہ دو تکبیریں ہو جائیں گی جو تم نے قیام کی حالت میں پہلی تکبیر کہی تھی وہ نماز کے آغاز کے لیے ہوگی اور جو تم نے بیٹھتے ہوئے دوسری تکبیر کہی وہ گویا سجدہ میں جانے کے لیے ہوگی پھر (امام کے سلام پھیرنے کے بعد) اگر تم کوئی کلام نہیں کرتے تو تم پر وہ نماز واجب ہوگی اور اُسے تم شروع سے پڑھنا شروع کرو گے تم اُن لوگوں کے ساتھ اپنے بیٹھنے کو کچھ شمار نہیں کرو گے لیکن جب تم اُن کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے تو اُسی طرح پڑھتے رہو گے جس طرح وہ لوگ پڑھتے ہیں۔

**3395** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَدْخُلُ وَالْإِمَامُ رَاكِعٌ، فَيَرْكَعُ وَمَا خَلْفَ النِّسَاءِ، ثُمَّ يَمْضِي كَمَا هُوَ

✽✽ اسماعیل بن کثیر بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر کو دیکھا وہ (مسجد میں) داخل ہوئے تو امام رکوع کی حالت میں تھا وہ خواتین سے آگے ہونے سے پہلے ہی رکوع میں چلے گئے اور اسی حالت میں چلتے ہوئے (صف میں آ کر شامل ہو گئے)۔

## بَابُ الرَّجُلِ يُدْرِكُ سَجْدَةً وَّاحِدَةً مَعَ الْإِمَامِ

## باب: جوشخص امام کے ساتھ ایک سجدہ پائے

**3396** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا اَدْرَكَ مَعَ الْإِمَامِ سَجْدَةً سَجَدَ اِلَيْهَا اُخْرٰى، وَاِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

✻✻ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب امام کے ساتھ ایک سجدہ پاتے تھے' تو اُس کے ساتھ دوسرا سجدہ کر لیتے تھے اور جب وہ نماز سے فارغ ہوتے تھے' تو سجدۂ سہو کر لیتے تھے۔

**3397** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ.

✻✻ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں اسی کی مانند روایت ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے۔

**3398** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ مِثْلَهُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَلَمْ اَعْلَمْ اَحَدًا فَعَلَهُ اَصْلًا

✻✻ اسی کی مانند روایت ایک اور سند کے ساتھ سالم کے حوالے سے منقول ہے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایسا کیا کرتے تھے۔ زہری کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق اور کسی نے ایسا نہیں کیا' صرف وہ ایسا کرتے تھے۔

**3399** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا، وَمَا فَاتَكُمْ فَاقْضُوْا، وَلَمْ يَذْكُرْ سُجُوْدًا

✻✻ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''(امام کے ساتھ نماز کا جتنا حصہ) تمہیں ملے اُسے ادا کرلو اور جو پہلے گزر چکا ہوا سے بعد میں ادا کرلو''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سجدۂ سہو کرنے کا ذکر نہیں کیا۔

**3400** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَعَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَعَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَا: اِذَا اَدْرَكْتَ مَعَ الْإِمَامِ سَجْدَةً فَاسْجُدْ مَعَهُ، ثُمَّ انْهَضْ بِهَا وَلَا تَزِدْ اِلَيْهَا، وَلَا تَعْتَدَّ بِهَا

✻✻ قتادہ نے حسن بصری کے بارے میں اور ابومعشر نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: جب تم امام کے ساتھ ایک سجدہ پاؤ' تو اُس کے ساتھ دوسرا سجدہ بھی کرو اور پھر تم اس کے ساتھ ہی اٹھ کھڑے ہو اور مزید کچھ نہ کرو اور اُس سجدہ کو تم شمار نہیں کرو گے۔

**3401** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا اَدْرَكْتَ الْإِمَامَ سَاجِدًا فَاِنَّهُ يُكَبِّرُ تَكْبِيْرَةً، وَيَنْوِيْ بِهَا افْتِتَاحَ الصَّلَاةِ، وَيَسْجُدُ مَعَهُمْ، وَلٰكِنَّهُ اِذَا قَامَ كَبَّرَ

✵✵ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب تم امام کو سجدہ کی حالت میں پاؤ تو آدمی تکبیر کہے گا' اور اُس کے ذریعہ نماز کے آغاز کی نیت کرے گا' اور پھر اُن لوگوں کے ساتھ سجدہ میں چلا جائے گا' لیکن جب وہ کھڑا ہوگا' تو تکبیر کہے گا۔

# بَابُ الْمَشْيِ اِلَى الصَّلَاةِ

## باب: نماز کی طرف چل کے جانا

**3402** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ مُقْبِلًا اِلَى الصَّلَاةِ فَاُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلْيَمْشِ عَلٰى رِسْلِهِ، فَاِنَّهٗ فِيْ صَلَاةٍ، فَمَا اَدْرَكَ فَصَلّٰى، وَمَا فَاتَهٗ فَلْيَقْضِهٖ بَعْدُ قَالَ عَطَاءٌ: وَاِنِّيْ لَاَجِدُهٗ اَنَا، قُلْتُ: فَلَا تَعْجَلُ اِذَا اُقِيمَتْ، وَاِنْ كُنْتَ تَتَوَضَّاُ وَتَغْتَسِلُ؟ قَالَ: نَعَمْ، لَا اَعْجَلُ عَنْ ذٰلِكَ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص نماز کی طرف آتا ہے اور نماز کھڑی ہو چکی ہوتی ہے' تو اُسے عام رفتار سے چل کر آنا چاہیے' کیونکہ وہ نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے' اُسے جتنا حصہ ملے وہ ادا کرلے اور جتنا حصہ گزر چکا ہو' اُسے بعد میں ادا کرلے۔ عطاء فرماتے ہیں: میں ایسا ہی کرتا ہوں۔

(راوی کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: اگر نماز کھڑی ہو چکی ہو اور آپ وضو یا غسل کر رہے ہوں' پھر بھی آپ جلدی نہیں کرتا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں پھر بھی جلدی نہیں کرتا۔

**3403** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا نُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ فَاْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَمْشُوْنَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ، فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا، وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب نماز کے لیے اذان دے دی جائے' تو تم اُس کی طرف عام رفتار سے چلتے ہوئے آؤ اور تم پر پُرسکون رہنا لازم ہے' جتنا حصہ تمہیں ملے اُسے ادا کرلو اور جو پہلے گزر چکا ہو' اُسے (بعد میں) پورا کرلو''۔

**3404** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اُقِيمَتْ فَلَا تَاْتُوْهَا تَسْعَوْنَ، وَلٰكِنِ ائْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَمْشُوْنَ، وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ، فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا، وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب نماز کھڑی ہو جائے' تو تم دوڑتے ہوئے اُس کی طرف نہ آؤ بلکہ عام رفتار سے چلتے ہوئے آؤ اور تم پر سکون لازم ہے' جتنا حصہ تمہیں ملے اُسے ادا کرلو اور جو گزر چکا ہو' اُسے بعد میں مکمل کرلو''۔

**3405** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَتَى مِنْكُمُ الصَّلَاةَ فَلْيَاْتِهَا بِوَقَارٍ وَّسَكِيْنَةٍ، فَلْيُصَلِّ مَا اَدْرَكَ، وَلْيَقْضِ مَافَاتَهُ اَوْ سَبَقَهُ

❊ ❊ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے جو شخص نماز کے لیے آئے' وہ وقار اور سکون کے ساتھ اس کے لیے آئے' جتنا حصہ اُسے ملے' وہ ادا کر لے اور جو فوت ہو چکا ہو (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جو گزر چکا ہو' اُسے بعد میں ادا کر لے''۔

**3406** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: دَخَلَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَلَهُ نَفَسٌ، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ، فَلَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ: مَنْ صَاحِبُ الْكَلِمَاتِ؟ مَرَّتَيْنِ، فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ، فَقَالَ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: لَقَدِ ابْتَدَرَهَا اثْنَا عَشَرَ مَلَكًا اَيُّهُمْ يَسْبِقُ بِهَا، فَيُحَيِّي بِهَا اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ: فَمَا لِي اَسْمَعُ نَفَسَكَ؟ قَالَ: اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، فَاَسْرَعْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا سَمِعْتَ الْاِقَامَةَ فَامْشِ عَلٰى هِيْنَتِكَ، فَمَا اَدْرَكْتَ فَصَلِّ، وَمَا فَاتَكَ فَاقْضِ

❊ ❊ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص اندر آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت نماز پڑھا رہے تھے' اُس کا سانس پھولا ہوا تھا' اُس نے یہ کلمات کہے:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' جو بہت زیادہ ہو' پاکیزہ ہو اور اُس میں برکت موجود ہو''۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ نے دریافت کیا: ان کلمات کو کہنے والا شخص کون ہے؟ یہ آپ نے دو مرتبہ دریافت کیا' وہ صاحب آپ کے سامنے کھڑے ہوئے' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ہوں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بارہ فرشتے اس کی طرف لپکے تھے کہ اُن میں سے کون اسے پہلے حاصل کرتا ہے اور پھر اُسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرتا ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا وجہ ہے' مجھے تمہارے سانس کے پھولنے کی آواز آئی تھی؟ اُنہوں نے عرض کی: نماز کھڑی ہو گئی تھی تو میں تیزی سے چلتا ہوا آیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اقامت کی آواز سنو تو عام رفتار سے چلتے ہوئے آؤ' جتنا حصہ تمہیں ملے اُسے ادا کر لو اور جو گزر چکا ہو' اُسے بعد میں پورا کر لو۔

**3408** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ يَقُوْلُ: اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ وَاَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَّاضِعٌ يَدَهُ عَلَيَّ قَالَ: فَجَعَلْتُ اَهَابُهُ اَنْ اَرْفَعَ يَدَهُ عَنِّي، وَجَعَلَ يُقَارِبُ بَيْنَ الْخُطٰى، فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْمَسْجِدِ، وَقَدْ سُبِقْنَا بِرَكْعَةٍ، وَقَدْ صَلَّيْنَا مَعَ الْاِمَامِ وَقَضَيْنَا مَا كَانَ فَاتَنَا، فَقَالَ لِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: يَا ثَابِتُ، اَعْمَلُ بِالَّذِيْ صَنَعْتُ بِكَ، قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: صَنَعَهُ بِيْ اَخِيْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ

❊ ❊ ثابت بنانی بیان کرتے ہیں: نماز کھڑی ہو گئی' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ مجھ پر رکھا ہوا تھا۔ راوی کہتے ہیں:

اب مجھے اُن کی ہیبت کی وجہ سے اُن کا ہاتھ ہٹانے کا بھی یارا نہیں تھا اور وہ چھوٹے قدم اُٹھاتے ہوئے جارہے تھے' جب ہم مسجد پہنچے' تو ایک رکعت گزر چکی تھی' ہم نے امام کے ساتھ نماز ادا کی اور جو نماز پہلے گزر چکی تھی' اُسے پورا کیا۔ پھر حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے ثابت! تم اسی طرح عمل کرنا' جس طرح میں نے تمہارے ساتھ کیا ہے۔ میں نے جواب دیا: ٹھیک ہے! تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا: میرے بھائی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے میرے ساتھ اسی طرح کیا تھا۔

**3409** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانَ الْاَسْوَدُ يُهَرْوِلُ اِلَى الصَّلَاةِ

✽✽ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اسود دوڑتے ہوئے نماز کی طرف جاتے تھے۔

**3410** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْمُلَائِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، سَعَى اِلَى الصَّلَاةِ فَقِيْلَ لَهُ: فَقَالَ: اَوَلَيْسَ اَحَقَّ مَا سَعَيْتُ اِلَيْهِ الصَّلَاةُ

✽✽ سلمہ بن کہیل بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نماز کی طرف دوڑ کر گئے' اُن سے اس بارے میں بات چیت کی گئی تو انہوں نے فرمایا: کیا نماز اس بات کی سب سے زیادہ حقدار نہیں ہے؟ جس کے لیے میں دوڑ کر جاؤں۔

**3411** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ سَمِعَ الْاِقَامَةَ وَهُوَ بِالْبَقِيْعِ، فَاَسْرَعَ الْمَشْيَ اِلَى الْمَسْجِدِ

✽✽ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اقامت کی آواز سنی' وہ اُس وقت بقیع (کھلے میدان) میں موجود تھے' تو وہ تیزی سے چلتے ہوئے مسجد کی طرف گئے۔

**3412** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: مَنْ اَقْبَلَ يَشْهَدُ فِي الصَّلَاةِ فَاُقِيْمَتْ وَهُوَ فِي الطَّرِيْقِ، فَلَا يُسْرِعْ، وَلَا يَزِدْ عَلَى مِشْيَتِهِ الْاُوْلَى، فَمَا اَدْرَكَ فَلْيُصَلِّ مَعَ الْاِمَامِ، وَمَا لَمْ يُدْرِكْ فَلْيُتِمَّهُ.

✽✽ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص نماز کے لیے آتا ہے اور نماز کھڑی ہو چکی ہو اور وہ شخص ابھی راستے میں ہو' تو وہ تیزی سے نہ چلے اور اپنی عام رفتار سے زیادہ نہ کرے' جتنا حصہ اُسے ملے' اُتنا امام کے ساتھ ادا کرلے اور جتنا نہ ملے' اُسے بعد میں پورا کرلے۔

**3413** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ غِفَارٍ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ مِثْلَهُ،

✽✽ اسی کی مانند روایت ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

**3414** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ذَكَرَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ

✽✽ ایک اور سند کے ساتھ یہ روایت حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

## بَابُ الرَّجُلِ وَالرَّجُلَانِ يَدْخُلَانِ الْمَسْجِدَ

## باب: ایک آدمی یا دو آدمیوں کا مسجد میں داخل ہونا

**3415** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: نَفَرٌ دَخَلُوا مَسْجِدَ مَكَّةَ خِلَافَ الصَّلَاةِ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا يُنْكِرُوْنَ ذٰلِكَ الْاٰنَ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کچھ لوگ مکہ کی مسجد میں داخل ہوئے جو رات یا دن کی کسی نماز کا وقت نہیں تھا' تو اب بھی اُن لوگوں پر اس حوالے سے اعتراض کیا جاتا ہے۔

**3416** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ قَالَ: مَرَّ بِنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَّمَعَهُ اَصْحَابٌ لَهُ فَقَالَ: اَصَلَّيْتُمْ؟ قُلْنَا: نَعَمْ قَالَ: فَنَزَلَ فَاَمَّ اَصْحَابَهُ، فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى بِهِمْ، قَالَ اَبُو عُثْمَانَ: ثُمَّ جَلَسَ فَوَضَعْنَا لَهُ طِنْفِسَةً وَّوِسَادَتَيْنِ، فَحَدَّثَنَا حَدِيْثًا حَسَنًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ رَكِبَ فَانْطَلَقَ

✽✽ ابوعثمان بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گزرے اُن کے ساتھ اُن کے کچھ ساتھی بھی تھے' اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تم لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے؟ ہم نے جواب دیا: جی ہاں! راوی بیان کرتے ہیں: وہ اپنی سواری سے اُترے' اُنہوں نے اپنے ساتھیوں کی امامت کی' اُنہوں نے اُن لوگوں کو نماز پڑھائی۔ ابوعثمان بیان کرتے ہیں: پھر وہ تشریف فرما ہوئے تو ہم نے اُن کے قالین بچھایا اور تکیے رکھے' اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ایک عمدہ حدیث ہمیں بیان کی' پھر وہ سوار ہوئے اور تشریف لے گئے۔

**3417** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْجَعْدُ اَبُو عُثْمَانَ قَالَ: مَرَّ بِنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَّمَعَهُ اَصْحَابٌ لَهُ زُهَاءَ عَشَرَةٍ، وَقَدْ صَلَّيْنَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ، فَقَالَ: اَصَلَّيْتُمْ؟ قُلْنَا: نَعَمْ قَالَ: فَاَمَرَ بَعْضَهُمْ فَاَذَّنَ، وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ، ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اَنَسٌ بِاَصْحَابِهِ، ثُمَّ انْصَرَفَ، وَقَدْ اَلْقَوْا لَهُ وِسَادَةً وَّمِرْفَقَةً، فَحَدَّثَنَا، فَكَانَ مِمَّا حَدَّثَنَا بِهِ قَالَ: جَاءَتْ اُمِّی اُمُّ سُلَيْمٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، بِاُمِّی وَاَبِیْ اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَوْ دَعَوْتَ لَهُ، فَقَالَ: قَدْ دَعَوْتُ لَهُ بِثَلَاثِ دَعَوَاتٍ، قَدْ رَاَيْتُ اثْنَتَيْنِ وَاَنَا اَرْجُو الثَّالِثَةَ

✽✽ ابوعثمان بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گزرے' اُن کے ساتھ اُن کے تقریباً دس ساتھی تھے' ہم صبح کی نماز ادا کر چکے تھے' اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تم لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے؟ ہم نے جواب دیا: جی ہاں! راوی بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اُن میں سے ایک شخص کو حکم دیا اُس نے اذان دی' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے دو رکعات ادا کیں' پھر اُنہوں نے اُس شخص کو حکم دیا اُس نے اقامت کہی' حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں سے آگے بڑھے اور اُنہوں نے دو رکعات نماز پڑھائی' جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو لوگوں نے اُن کے لیے تکیہ اور قالین بچھا دیا' تو اُنہوں نے ہمیں

حدیث بیان کی اُنہوں نے ہمیں جو حدیث بیان کی تھی اُس میں ایک یہ روایت بھی شامل تھی اُنہوں نے بیان کیا: میری والدہ سیدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ اگر اس (یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ) کے لیے دعا کر دیں تو بڑی مہربانی ہوگی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اس کے لیے تین مرتبہ دعا کی ہے میں نے اس کے لیے تین چیزوں کی دعا کی ہے اُن میں سے دو چیزیں میں نے دیکھ لی ہیں اور تیسری کے بارے میں مجھے اُمید ہے (کہ وہ بھی اسے نصیب ہوگی)۔

**3418** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْجَعْدِ اَبِي عُثْمَانَ قَالَ: جَاءَ اَنَسٌ عِنْدَ الْفَجْرِ وَقَدْ صَلَّيْنَا، فَاَذَّنَ وَاَقَامَ وَاَمَّ اَصْحَابَهُ

٭٭ جعد ابوعثمان بیان کرتے ہیں: فجر کے وقت حضرت انس رضی اللہ عنہ تشریف لائے ہم نماز ادا کر چکے تھے اُنہوں نے اذان دی اقامت کہی اور اپنے ساتھیوں کی امامت کی۔

**3419** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: اَمَّنِيْ اِبْرَاهِيْمُ فِيْ مَسْجِدٍ قَدْ صَلَّى فِيْهِ، فَاَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ

٭٭ عبداللہ بن یزید بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی نے مسجد میں میری امامت کی جس مسجد میں پہلے نماز ہو چکی تھی تو اُنہوں نے مجھے اپنے دائیں طرف کھڑا کیا اُنہوں نے اذان یا اقامت کے بغیر (مجھے نماز پڑھائی)۔

**3420** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَاَمَّا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ كَرِهَ اَنْ يَّؤُمَّهُمْ فِيْ مَسْجِدٍ قَدْ صَلَّى فِيْهِ

٭٭ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: حسن بن عمرو نے مجھے یہ بتایا ہے ابراہیم نخعی اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ وہ لوگوں کی امامت کسی ایسی مسجد میں کریں جہاں نماز ادا ہو چکی ہو۔

**3421** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: صَحِبْتُ اَيُّوْبَ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْبَصْرَةِ، فَاَتَيْنَا مَسْجِدَ اَهْلِ مَاءٍ قَدْ صَلَّى فِيْهِ، فَاَذَّنَ اَيُّوْبُ وَاَقَامَ، ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَلَّى بِنَا

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں مکہ سے بصرہ تک ایوب کے ساتھ آیا ہم ایک جگہ کی مسجد میں آئے جہاں نماز ادا ہو چکی تھی تو ایوب نے اذان دی اور اقامت کہی پھر وہ آگے بڑھے اور اُنہوں نے ہمیں نماز پڑھائی۔

**3422** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ ابْنِ سَابِطٍ فَسَجَدَ بَعْضُنَا وَنَهَى بَعْضَنَا لِلسُّجُوْدِ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ ابْنُ سَابِطٍ فَصَلَّى بِاَصْحَابِهِ، فَقَالَ: ذَكَرْتُ لِعَطَاءٍ فَقَالَ: كَذٰلِكَ يَنْبَغِيْ قَالَ: قُلْتُ: اِنَّ هٰذَا لَا يُفْعَلُ عِنْدَنَا قَالَ: يَفْرِقُوْنَ

٭٭ لیث بیان کرتے ہیں: میں ابن سابط کے ہمراہ داخل ہوا ہم میں سے بعض نے سجدہ کیا اور بعض نے سجدہ کرنے سے منع کر دیا جب اُنہوں نے سلام پھیرا تو ابن سابط کھڑے ہوئے اُنہوں نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی۔ راوی بیان کرتے ہیں:

میں نے اس بات کا ذکر عطاء سے کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اسی طرح ہونا مناسب ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: ہمارے ہاں تو اس طرح نہیں ہوتا! اُنہوں نے جواب دیا: لوگ ڈرتے ہیں۔

**3423** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي الْقَوْمِ يَدْخُلُونَ الْمَسْجِدَ فَيُدْرِكُونَ مَعَ الْإِمَامِ رَكْعَةً قَالَ: يَقُومُونَ فَيَقْضُونَ مَا بَقِيَ عَلَيْهِمْ، يَؤُمُّهُمْ اَحَدُهُمْ وَهُوَ قَائِمٌ مَعَهُمْ فِي الصَّفِّ، يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ قَالَ: وَقَالَ الْحَسَنُ: يَقْضُونَ وُحْدَانًا

✵✵ قتادہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: کچھ لوگ مسجد میں داخل ہوں اور وہ امام کے ساتھ ایک رکعت پالیں تو قتادہ فرماتے ہیں: بعد میں وہ لوگ کھڑے ہو کر باقی رہ جانے والی نماز کو ادا کریں گے اُن میں سے ایک شخص اُن کی امامت کرے گا اور وہ اُن کے ساتھ صف میں کھڑا رہے گا اور وہ لوگ اُس کی نماز کے مطابق نماز ادا کریں گے۔

معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے یہ کہا ہے وہ لوگ باقی رہ جانے والی نماز اکیلے اکیلے ادا کریں گے۔

**3424** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْمٍ انْتَهَوْا اِلَى مَسْجِدٍ، وَقَدْ صُلِّيَ فِيهِ قَالَ: يُصَلُّونَ بِاِقَامَةٍ، وَيَقُومُ اِمَامُهُمْ مَعَهُمْ فِي الصَّفِّ

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: کچھ لوگ مسجد میں جاتے ہیں جہاں نماز ادا ہو چکی ہوتی ہے تو قتادہ فرماتے ہیں: وہ اقامت کہہ کر نماز پڑھیں گے اُن کا امام اُن کے ساتھ صف میں کھڑا ہوگا۔

**3425** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يُصَلُّونَ فُرَادَى ذَكَرَهُ عَنْ حَفْصِ بْنِ سُلَيْمَانَ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: وہ لوگ تنہا تنہا نماز ادا کریں گے۔ اُنہوں نے یہ بات حفص بن سلیمان کے حوالے سے ذکر کی ہے۔

**3426** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يُصَلُّونَ وُحْدَانًا وَبِهِ يَأْخُذُ الثَّوْرِيُّ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَبِهِ نَأْخُذُ اَيْضًا

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: وہ لوگ اکیلے اکیلے نماز ادا کریں گے۔ سفیان ثوری نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ امام عبدالرزاق کہتے ہیں: ہم بھی اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

**3427** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ: رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي وَحْدَهُ فَقَالَ: مَنْ يَتَصَدَّقُ عَلٰى هٰذَا فَيُصَلِّيَ مَعَهُ؟

✵✵ ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو تنہا نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تو دریافت کیا: کون شخص اسے صدقہ دے گا؟ یعنی اس کے ساتھ نماز ادا کرے گا۔

**3428** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى رَجُلًا يُصَلِّي وَحْدَهٗ فَقَالَ: اَلَا اَحَدٌ يَتَحَسَّبُ عَلٰى هٰذَا فَيُصَلِّيَ مَعَهٗ؟

٭٭ ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو اکیلے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' تو دریافت کیا: کیا کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو ثواب کا طلبگار رہتے ہوئے اس کے ساتھ نماز ادا کرے؟

**3429** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، وَعَطَاءٍ، وَمُجَاهِدٍ قَالُوْا: اِذَا دَخَلْتَ مَسْجِدًا قَدْ صُلِّيَ فِيْهِ فَاَقِمِ الصَّلَاةَ وَصَلِّ، اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ اَوْ لَمْ تُقَمْ

٭٭ طاؤس' عطاء اور مجاہد فرماتے ہیں: جب تم کسی ایسی مسجد میں داخل ہو' جہاں نماز ہو چکی ہو' تو تم نماز کے لیے اقامت کہہ کے نماز ادا کرلو' خواہ نماز باجماعت ہو یا نہ ہو۔

**3430** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ: لِيُصَلِّ فِيْهِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ

٭٭ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: آدمی ایسی مسجد میں اذان اور اقامت کے بغیر نماز ادا کرے گا۔

**3431** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا دَخَلَ الرَّجُلَانِ الْمَسْجِدَ خِلَافَ الصَّلَاةِ صَلَّيَا جَمِيْعًا اَمَّ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: جب دو آدمی مسجد میں داخل ہوں اور اُس وقت نماز کا وقت نہ ہو (یا جماعت کے ساتھ نماز ہو چکی ہو) تو وہ دونوں نماز ادا کریں گے' اُن میں سے ایک دوسرے کی امامت کرے گا۔

## بَابُ مَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلّٰى اَهْلُهٗ اَيَتَطَوَّعُ

## باب: جو شخص مسجد میں داخل ہو اور اہلِ مسجد نماز ادا کر چکے ہوں' تو کیا وہ وہاں نوافل ادا کر سکتا ہے؟

**3432** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْاَلُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ: جِئْتُ اِلٰى قَوْمٍ وَّقَدْ صَلَّوْا اَفَاُقِيْمُ؟ قَالَ: قَدْ كُفِيْتَ قَالَ: اَتَطَوَّعُ؟ قَالَ: ابْدَاْ بِالَّذِيْ جِئْتَ لَهٗ

٭٭ یزید بن ابوزیاد بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے سوال کرتے ہوئے سنا: اس نے کہا: میں کچھ ایسے لوگوں کے پاس آتا ہوں' جو نماز ادا کر چکے ہیں' تو کیا میں اقامت کہوں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: تمہاری کفایت ہو چکی ہے' اُس نے دریافت کیا: کیا میں نوافل ادا کروں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: تم پہلے وہ کرو جس کے لیے آئے ہو (یعنی پہلے فرض نماز ادا کرو)۔

**3433** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَقَتَادَةَ: اِنْ لَمْ يَسْمَعْ اَقَامَ وَصَلّٰى

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: اگر اُس نے نہیں سنی تھی تو وہ اقامت کہہ دے گا' اور نماز ادا کرے گا۔

**3434** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا انْتَهٰى اِلَى الْمَسْجِدِ وَقَدْ صُلِّيَ فِيْهِ بَدَاَ بِالْفَرِيْضَةِ

✳✳ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کسی ایسی مسجد میں آتے جہاں نماز ادا ہو چکی ہوتی تو وہ پہلے فرض نماز ادا کرتے تھے۔

**3435** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِذَا اَتَيْتَ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتَهُمْ قَدْ صَلَّوْا فَلَا تُصَلِّ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ

✳✳ نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کرتے ہیں: جب تم مسجد میں آؤ اور اُن لوگوں کو پاؤ کہ وہ نماز ادا کر چکے ہیں، تو تم صرف فرض نماز ادا کرو۔

**3436** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ: اقْضِ مَا عَلَيْكَ وَاجِبًا خَيْرًا لَكَ، ابْدَاْ بِالْمَكْتُوْبَةِ

✳✳ ابن جریج بیان کرتے ہیں: نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: تم پر جو واجب ہے اُسے ادا کرو، یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے اس لیے تم پہلے فرض نماز ادا کرو۔

**3437** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلَ اِنْسَانٌ عَطَاءً قَالَ: اَتَيْتُ الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّى الْاِمَامُ الْمَكْتُوْبَةَ فَاَرْكَعُ قَبْلَ اَنْ اُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ؟ قَالَ: بَلِ ابْدَاْ بِالْمَكْتُوْبَةِ، فَالْحَقُّ قَبْلُ، ثُمَّ صَلِّ بَعْدُ مَا بَدَا لَكَ، قُلْتُ: فَاَمَّا فِيْ بَادِيَتِي؟ قَالَ: فَصَلِّ قَبْلَهَا اِنْ شِئْتَ فِيْ بَادِيَتِكَ

✳✳ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے سوال کیا اُس نے کہا: میں مسجد آتا ہوں امام فرض نماز ادا کر چکا ہوتا ہے تو کیا میں پہلے فرض نماز پڑھوں گا یا دو رکعات (تحیۃ المسجد) ادا کروں گا؟ اُنہوں نے کہا: پہلے تم فرض نماز ادا کرو گے کیونکہ حق پہلے ہے پھر اُس کے بعد جو تمہیں مناسب لگے وہ نماز ادا کرو گے۔ میں نے کہا: اگر میں ویرانہ میں ہوں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: پھر تم اگر چاہو تو اپنے ویرانہ میں اس سے پہلے نماز ادا کر سکتے ہو۔

**3438** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ، وَالْاَعْمَشِ، وَمُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اِذَا اَتَيْتَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّوْا فَابْدَاْهَا بِالْمَكْتُوْبَةِ

✳✳ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب تم مسجد آؤ اور لوگ نماز ادا کر چکے ہوں تو پہلے فرض نماز ادا کرو۔

**3439** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: ابْدَاْ بِالَّذِي طَلَبْتَ

✳✳ امام شعبی بیان کرتے ہیں: تم اُس سے آغاز کرو جو تمہیں مطلوب ہے۔

**3440** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: ابْدَاْ بِالْمَكْتُوْبَةِ اِلَّا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: تم فرض نماز پہلے ادا کرو البتہ فجر کی دو رکعات (سنتوں) کا حکم مختلف ہے۔

## بَابُ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## باب: نبی اکرم ﷺ کی نماز

**3441** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَاَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ اَوِ الْعَصْرَ، فَسَهَا فِي رَكْعَتَيْنِ وَانْصَرَفَ، فَقَالَ لَهُ ذُو الشِّمَالَيْنِ ابْنُ عَبْدِ عَمْرٍو - وَكَانَ حَلِيفًا لِبَنِي زُهْرَةَ: اَخُفِّفَتِ الصَّلَاةُ اَوْ نَسِيتَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ؟ فَقَالُوا: صَدَقَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، فَاَتَمَّ بِهِمُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ نَقَصَ قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ بَدْرٍ ثُمَّ اسْتَحْكَمَتِ الْاُمُورُ بَعْدُ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ظہر یا شاید عصر کی نماز ادا کر رہے تھے، دو رکعات پڑھنے کے بعد آپ کو سہو ہوا اور آپ نے نماز ختم کر دی، تو حضرت ذوالشمالین بن عبد عمرو نے، جو بنو زہرہ کے حلیف ہیں، اُنہوں نے عرض کی: کیا نماز مختصر ہو گئی ہے، یا آپ بھول گئے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ذوالیدین کیا کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! یہ ٹھیک کہہ رہا ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اُن کو وہ دو رکعات پوری پڑھائیں، جو رہ گئی تھیں۔

زہری بیان کرتے ہیں: یہ غزوۂ بدر سے پہلے کی بات ہے، اُس کے بعد اُمور مستحکم ہو گئے تھے۔

**3442** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ، وَاَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُقْنِعَانِ بِحَدِيثِهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ اَوْ صَلَاةِ الظُّهْرِ، ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ ذُو الشِّمَالَيْنِ بْنُ عَبْدِ عَمْرٍو: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اَقَصُرَتِ الصَّلَاةُ اَمْ نَسِيتَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ تُقْصَرْ وَلَمْ اَنْسَ، فَقَالَ لَهُ ذُو الشِّمَالَيْنِ: بَلٰى بِاَبِي يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، قَدْ كَانَ بَعْضُ ذٰلِكَ، فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّاسِ فَقَالَ: اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟ قَالُوا: نَعَمْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، فَقَامَ اِلَى الصَّلَاةِ حِينَ اسْتَيْقَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ ابن شہاب زہری نے ابوبکر بن سلیمان بن حثمہ اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے اُن کی حدیث نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے عصر، یا شاید ظہر کی نماز میں دو رکعات ادا کرنے کے بعد سلام پھیر دیا، تو حضرت ذوالشمالین بن عبد عمرو نے آپ کی خدمت میں عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا نماز مختصر ہو گئی ہے، یا آپ بھول گئے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہ تو یہ مختصر ہوئی ہے اور نہ میں بھولا ہوں۔ حضرت ذوالشمالین نے عرض کی: جی ہاں! میرے والد آپ پر قربان ہوں! اے اللہ کے نبی! ان میں سے کچھ ہوا ہے۔ نبی اکرم ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے، آپ نے دریافت کیا: کیا ذوالیدین ٹھیک کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! اے اللہ کے نبی! تو نبی اکرم ﷺ کو جب یقین ہوا تو آپ نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔

**3443** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى مَرَّةً بَعْضَ الْاَرْبَعِ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ، فَقَالَ: اَخَفَّفْتَ عَنَّا مِنَ الصَّلَاةِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: سَلَّمْتَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ قَالَ: لَا، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ اَوْفَى بِهِمَا، وَلَمْ يَسْتَقْبِلِ الصَّلَاةَ وَافِيَةً، فَلَمَّا سَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے چار رکعات پڑھانی تھیں' آپ نے دو رکعات پڑھانے کے بعد سلام پھیر دیا' تو ایک صاحب آپ کے سامنے کھڑے ہوئے' اُنہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا آپ نے ہمیں نماز میں تخفیف کر دی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: وہ کیسے؟ اُنہوں نے عرض کی: آپ نے دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! پھر آپ کھڑے ہوئے' آپ نے دو رکعات پڑھائیں اور نماز کو مکمل کیا۔ آپ نے نئے سرے سے نماز شروع نہیں کی' جب آپ نے سلام پھیرا' تو دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لیا۔

**3444** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُصُّ هٰذَا الْخَبَرَ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ وَانْصَرَفَ اِلٰى اَهْلِهِ قُلْتُ: وَوَلّٰى؟ قَالَ: وَوَلّٰى، فَاَدْرَكَهُ ذُو الْيَدَيْنِ - اَخُو بَنِيْ سُلَيْمٍ - قَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اَنَسِيتَ اَمْ خَفَّفْتَ عَنَّا الصَّلَاةَ؟ قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: صَلَّيْتَ الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ قَالَ: اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ اَخُو بَنِيْ سُلَيْمٍ؟ قَالَ النَّاسُ: نَعَمْ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، ثُمَّ صَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ

✵✵ عبداللہ بن عبیداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے عبید بن عمیر کو یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز میں دو رکعات ادا کرنے کے بعد سلام پھیر دیا اور اپنے گھر واپس تشریف لے گئے۔ میں نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لے گئے؟ اُنہوں نے کہا: نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے۔ حضرت ذوالیدین' جن کا تعلق بنوسلیم سے تھا' وہ آپ کے پیچھے گئے' اُنہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا آپ بھول گئے ہیں؟ یا آپ نے ہمیں نماز میں تخفیف کر دی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا ہوا؟ اُنہوں نے عرض کی: آپ نے عصر میں دو رکعات پڑھائی ہیں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا ذوالیدین' جس کا تعلق بنوسلیم سے ہے' کیا یہ ٹھیک کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حی علی الفلاح! حی علی الفلاح! قد قامت الصلوٰۃ! اُس کے بعد آپ نے اُن لوگوں کو دو رکعات پڑھائیں اور پھر آپ نے نماز ختم کی۔

**3445** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ طَاوُسًا يَقُوْلُ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: نَسِيتَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَمْ خَفَّفْتَ عَنَّا الصَّلَاةَ؟ قَالَ: مَا قَالَ ذُو الْيَدَيْنِ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، فَعَادَ فَصَلَّى مَا بَقِيَ قَطُّ قَالَ: حَدَّثَكَ اَنَّهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَمَا سَلَّمَ؟ قَالَ:

لَا اَعْلَمُ

٭٭ عمرو بن دینار' طاؤس کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی اور سلام پھیر دیا' تو ایک صاحب نے آپ کی خدمت میں عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ بھول گئے ہیں' یا آپ نے ہمیں نماز مختصر پڑھائی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: ذوالیدین کیا کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! ایسا ہی ہوا ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ واپس آئے' آپ نے باقی رہ جانے والی نماز ادا کی۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے پوچھا: کیا آپ کے استاد نے آپ کو حدیث میں یہ بیان کیا تھا' نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدۂ سہو کیا؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم!

**3446** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ قَالَا: اَخْبَرَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بَعْضَ الْاَرْبَعِ فَسَلَّمَ فِيْ سَجْدَتَيْنِ، فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ: اَنَسِيتَ اَمْ خَفَّفْتَ عَنَّا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَوَ فَعَلْتُ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، فَعَادَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ چار رکعت والی کوئی نماز ادا کی' تو دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا۔ حضرت ذوالیدین نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا آپ بھول گئے ہیں' یا آپ نے نماز مختصر کردی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں نے ایسا کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ واپس آئے' آپ نے دو رکعات ادا کیں' پھر آپ نے بیٹھنے کے دوران دو سجدے کیے (یعنی سجدۂ سہو کیے)۔

**3447** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ اَوِ الْعَصْرِ فَسَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَخَرَجَ سَرْعَانُ النَّاسِ فَقَالُوْا: اَخَفَّفْتَ عَنَّا الصَّلَاةَ؟ قَالَ ذُو الشِّمَالَيْنِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَخَفَّفْتَ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَقُوْلُ ذُو الْيَدَيْنِ؟ قَالُوْا: صَدَقَ قَالَ: فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَرَكَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَمَا سَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ظہر یا شاید عصر کی نماز میں دو رکعات کے بعد سلام پھیر دیا اور نماز ختم کردی۔ جلد باز لوگ (مسجد سے) باہر چلے گئے' وہ یہ کہہ رہے تھے: نماز مختصر ہوگئی ہے! حضرت ذوالشمالین نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا نماز مختصر ہوگئی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: ذوالیدین کیا کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: ٹھیک کہہ رہا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے وہ دو رکعات ادا کیں' جو آپ نے پہلے ترک کردی تھیں' پھر آپ نے دو مرتبہ سجدۂ سہو کیا' جو بیٹھنے کے دوران سلام پھیرنے کے بعد کیا۔

**3448** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ اَبِيْ اَحْمَدَ اَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعَصْرِ، فَسَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ، فَقَامَ ذُو الْيَدَيْنِ، فَقَالَ: اَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ نَسِيتَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ قَالَ: قَدْ كَانَ بَعْضُ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَاَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟ فَقَالُوْا: نَعَمْ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَمَّ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلَاةِ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز ادا کرتے ہوئے دو رکعات کے بعد سلام پھیر دیا' تو حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا نماز مختصر ہوگئی ہے' یا آپ بھول گئے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دونوں میں سے کچھ بھی نہیں ہوا' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ان میں سے کچھ تو ہوا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت کیا: کیا ذوالیدین ٹھیک کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' آپ نے باقی رہ جانے والی نماز کو مکمل کیا' پھر بیٹھنے کے دوران سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدۂ سہو کیا۔

## بَابُ سَهْوِ الْاِمَامِ وَالتَّسْلِيمِ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

## باب: امام کو سہو لاحق ہونا اور سجدۂ سہو کے لیے سلام پھیرنا

**3449** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ، فَقَامَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ فَلَمْ يَجْلِسْ، فَلَمَّا كَانَ فِيْ آخِرِ صَلَاتِهِ انْتَظَرْنَا اَنْ يُسَلِّمَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ التَّسْلِيمِ، ثُمَّ سَلَّمَ

✽✽ حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شام کی دو نمازوں میں سے کوئی ایک نماز پڑھائی' آپ دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑے ہو گئے' بیٹھے نہیں' جب نماز کا آخر ہوا' اور ہم آپ کے سلام پھیرنے کے منتظر تھے' تو آپ نے سلام پھیرنے سے پہلے دو مرتبہ سجدۂ سہو کیا اور پھر سلام پھیرا۔

**3450** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ الْاَسْدِيِّ - حَلِيفُ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ - اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ، فَلَمَّا اَتَمَّ صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ، كَبَّرَ فِيْ كُلِّ سَجْدَةٍ، وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوْسِ

✽✽ حضرت ابن بحینہ اسدی رضی اللہ عنہ' جو بنو عبدالمطلب کے حلیف ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں اُس وقت کھڑے ہو گئے' جب آپ نے بیٹھنا تھا' جب آپ نے نماز مکمل کر لی' تو آپ نے بیٹھنے کے دوران سلام پھیرنے سے پہلے دو مرتبہ سجدۂ سہو کیا' ہر سجدہ سے پہلے آپ نے تکبیر کہی' آپ کے ساتھ لوگوں نے بھی یہ دونوں سجدے کیے' یہ اُس کی جگہ تھا' جو آپ بیٹھنا بھول گئے تھے۔

**3451** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ، فَلَمْ يَجْلِسْ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر یا شاید عصر کی نماز کی دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑے ہو گئے' آپ بیٹھے نہیں' جب آپ نے نماز مکمل کی' تو آپ نے سلام پھیرنے سے پہلے دو مرتبہ سجدۂ سہو کیا۔

**3452** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّهُ قَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ فَسَبَّحُوا بِهِ فَلَمْ يَجْلِسْ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑے ہو گئے' لوگوں نے سبحان اللہ کہہ کر اُنہیں متنبہ کرنا چاہا' لیکن وہ بیٹھے نہیں' جب اُنہوں نے نماز مکمل کر لی' تو سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدہ کیا اور پھر بولے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا تھا۔

**3453** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: التَّسْلِيمُ بَعْدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

✵✵ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سجدۂ سہو کرنے کے بعد سلام پھیرا جائے گا''۔

**3454** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ قَالَا: سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

✵✵ حسن بصری اور قتادہ فرماتے ہیں: سجدۂ سہو' سلام پھیرنے کے بعد کیا جائے گا۔

## بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي الظُّهْرَ اَوِ الْعَصْرِ خَمْسًا

## باب: جو شخص ظہر یا عصر کی نماز میں پانچ رکعت ادا کر لے

**3455** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ اَنَّهُ صَلَّى خَمْسًا، فَقَالَ لَهُ: يَا اَبَا شِبْلٍ، اِنَّكَ صَلَّيْتَ خَمْسًا قَالَ: وَتَقُولُ اَنْتَ ذٰلِكَ - لِاِبْرَاهِيمَ - يَا اَعْوَرُ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: فَثَنَى رِجْلَهُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ حسن بن عبیداللہ' ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ علقمہ نے پانچ رکعت پڑھا دیں' تو ابراہیم نخعی نے اُن سے کہا: اے ابوشبل! آپ نے ہمیں پانچ رکعات پڑھا دی ہیں' اُنہوں نے کہا: اے کانے! کیا تم بھی یہی کہتے ہو' یعنی اُنہوں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا' ابراہیم نخعی کہتے ہیں: میں نے جواب دیا: جی ہاں! راوی بیان کرتے ہیں: تو اُنہوں نے اپنے پاؤں کو

موڑا' دومرتبہ سجدۂ سہو کیا اور بولے: نبی اکرم ﷺ نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

**3456** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْاَسْوَدِ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ اَوِ الْعَصْرَ خَمْسًا، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَاتَانِ السَّجْدَتَانِ لِمَنْ ظَنَّ مِنْكُمْ اَنَّهُ زَادَ اَوْ نَقَصَ

✵✵ اسود بن یزید نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ظہر یا شاید عصر کی نماز میں پانچ رکعات پڑھا دیں' پھر آپ نے دومرتبہ سجدۂ سہو کیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''یہ دو سجدے اُس وجہ سے ہیں' جو تم لوگوں نے گمان کیا تھا' نماز میں اضافہ ہو گیا ہے' یا کمی رہ گئی ہے''۔

**3457** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِيْ رَجُلٍ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا قَالَ: يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو ظہر کی نماز میں پانچ رکعات ادا کر لیتا ہے' وہ فرماتے ہیں: وہ بیٹھنے کے دوران دومرتبہ سجدے کرلے گا۔

**3458** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ رَجُلٍ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا هُوَ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو ظہر کی نماز میں پانچ رکعت ادا کر لیتا ہے (تو اُنہوں نے جواب دیا:) وہ دومرتبہ سجدۂ سہو کرلے گا۔

**3459** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ اَنَّهُ يَقُوْلُ مِثْلَهُ

3468- حسن بصری کے حوالے سے بھی اس کی مانند روایت منقول ہے۔

**3460** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ رَجُلٍ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا قَالَ: يَزِيْدُ اِلَيْهَا رَكْعَةً فَتَكُوْنُ صَلَاةَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَاِذَا صَلَّى الصُّبْحَ ثَلَاثًا صَلَّى اِلَيْهَا رَابِعَةً فَتَكُوْنُ رَكْعَتَانِ تَطَوُّعًا، وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَالَ: وَكَذٰلِكَ اِنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ اَرْبَعًا صَلَّى اِلَيْهَا رَكْعَةً خَامِسَةً فَتَكُوْنُ رَكْعَتَانِ تَطَوُّعًا

قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ، الْحَسَنَ يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا كُلِّهِ: يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ اِلٰى وَهْمِهِ

3469- قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو ظہر کی نماز میں پانچ رکعت ادا کر لیتا ہے' وہ فرماتے ہیں: وہ اس کے ساتھ مزید ایک رکعت ادا کرے گا' اس طرح یہ ظہر کی نماز ہو جائے گی اور اس کے بعد دو رکعات ہو جائیں گی اور اگر کوئی شخص صبح کی نماز میں تین رکعات ادا کر لیتا ہے' تو وہ اُس کے ساتھ چوتھی رکعت بھی ادا کرے گی' اس طرح دو رکعات نفل ہو جائیں گی' اُس کے بعد وہ بیٹھنے کے دوران دومرتبہ سجدۂ سہو کرلے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: اسی طرح اگر کوئی شخص مغرب کی نماز میں چار رکعات ادا کر

لیتا ہے تو وہ اُس کے ساتھ پانچویں رکعت بھی ملا لے گا' یوں دو رکعات نفل ہو جائیں گی۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے' جس نے حسن بصری کو اس طرح کی صورتِ حال میں یہی کچھ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ شخص آخر میں سجدۂ سہو کر لے گا' جو اُس کے وہم کی وجہ سے ہو گا۔

**3461** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ خَمْسًا وَلَمْ يَجْلِسْ فِي الرَّابِعَةِ، فَإِنَّهُ يَزِيدُ السَّادِسَةَ، ثُمَّ يُسَلِّمُ ثُمَّ يَسْتَأْنِفُ صَلَاتَهُ

✻✻ حماد فرماتے ہیں: جب کوئی شخص پانچ رکعت ادا کر لے اور چار رکعات کے بعد نہ بیٹھا ہو تو وہ چھٹی رکعت مزید ادا کر لے گا' پھر اُس کے بعد سلام پھیرے گا' اور پھر نئے سرے سے نماز پڑھے گا۔

# بَابُ السَّهْوِ فِي الصَّلَاةِ

## باب: نماز میں سہو لاحق ہونا

**3462** - حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا نَادَى الْمُنَادِي أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضَرِيطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ النِّدَاءَ، فَإِذَا سَكَتَ أَقْبَلَ، فَإِذَا ثُوِّبَ أَدْبَرَ لَهُ ضَرِيطٌ، فَإِذَا سَكَتَ أَقْبَلَ، فَإِنَّهُ لَيَخْطُرُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ يَقُولُ: اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا، لِشَيْءٍ لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُهُ قَبْلَ ذَلِكَ، فَيَظَلُّ الرَّجُلُ إِنْ يَدْرِي كَمْ صَلَّى، فَإِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

✻✻ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب مؤذن اذان دیتا ہے' تو شیطان پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے' اُس کی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے' وہ اتنی دور چلا جاتا ہے' اُسے اذان کی آواز نہ آئے' جب مؤذن خاموش ہوتا ہے' تو وہ پھر آ جاتا ہے' جب مؤذن اقامت کہتا ہے' تو وہ پھر پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے اور اُس کی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے' جب مؤذن خاموش ہوتا ہے' تو وہ پھر آ جاتا ہے اور پھر آدمی اور اُس کے دل کے درمیان خطرات پیدا کرنا شروع کر دیتا ہے اور یہ کہتا ہے: تم فلاں چیز کو یاد کرو! فلاں چیز کو یاد کرو! ایسی چیزوں کا نام لیتا ہے' جو آدمی نے ویسے یاد نہیں کرنی تھی' اور پھر آدمی اُن چیزوں میں مگن ہو جاتا ہے اور اُسے یہ بھی پتا نہیں چل پاتا کہ اُس نے کتنی رکعت ادا کی ہیں' جب تم میں سے کسی ایک شخص کو اس طرح کی صورتِ حال کا سامنا ہو' تو جب وہ بیٹھا ہوا ہو' اُس وقت دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لے''۔

**3463** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، فَقُلْتُ: أَحَدُنَا يُصَلِّي فَلَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى؟ فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا لَمْ يَدْرِ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، وَإِذَا جَاءَ أَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ: قَدْ أَحْدَثْتَ فَلْيَقُلْ فِي

نَفْسِهِ كَذَبْتَ، حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا بِأُذُنِهِ أَوْ يَجِدَ رِيحًا بِأَنْفِهِ

** عیاض بن ہلال بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا' میں نے کہا: ہم میں سے کوئی ایک شخص نماز ادا کر رہا ہوتا ہے اور اُسے یہ پتا نہیں چل پاتا کہ اُس نے کتنی رکعت ادا کر لی ہیں؟ تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کو یہ پتا نہ چلے (کہ اُس نے کتنی رکعت ادا کر لی ہیں؟) تو جب وہ بیٹھا ہوا ہو' اُس وقت دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لے' جب شیطان تم میں سے کسی ایک شخص کے پاس آ کر یہ کہے کہ تمہیں حدث لاحق ہو گیا ہے' تو اُس شخص کو اپنے دل میں یہ کہنا چاہیے کہ تم جھوٹ بول رہے ہو' جب تک وہ شخص اپنے کان کے ذریعہ (ہوا خارج ہونے کی) آواز نہیں سنتا' یا اپنے ناک کے ذریعہ اُس کی بو محسوس نہیں کرتا''۔

**3464** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَأْتِي أَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ فِي صَلَاتِهِ فَيَلْبِسُ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى، فَإِذَا وَجَدَ ذَلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''شیطان تم میں سے کسی ایک شخص کے پاس اُس کی نماز کے دوران آتا ہے اور اُس پر معاملہ کو مشتبہ کر دیتا ہے' یہاں تک کہ اُس شخص کو پتا نہیں چل پاتا' کہ اُس نے کتنی رکعت ادا کی ہیں' جب کوئی شخص اس طرح کی صورتِ حال کو پائے تو جب وہ بیٹھا ہوا ہو' اُس وقت دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لے''۔

**3465** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَأْتِي أَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ فَيَلْبِسُ عَلَيْهِ فِي صَلَاتِهِ أَزَادَ أَمْ نَقَصَ، فَإِذَا وَجَدَ ذَلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ وَذَكَرَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ. عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''شیطان تم میں سے کسی ایک شخص کے پاس آتا ہے اور اُس کی نماز کو اُس کے لیے مشتبہ کر دیتا ہے' کیا اُس نے نماز زائد ادا کر لی ہے' یا کم ہے' جب کوئی شخص اس طرح کی صورتِ حال پائے' تو جب وہ بیٹھا ہوا ہو' اُس وقت دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لے''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

**3466** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلَّى أَثَلَاثًا أَمْ أَرْبَعًا، فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً

فَلْيُكْمِلْ بِهَا، ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ، فَاِنْ كَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِيْ صَلَّى خَامِسَةً شَفَعَهَا بِهَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ، وَاِنْ كَانَتْ رَابِعَةً فَالرَّكْعَتَيْنِ تَرْغِيمٌ لِلشَّيْطَانِ

✽✽ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے اور اُسے پتا نہ چل پائے کہ اُس نے کتنی رکعت ادا کی ہیں' تین یا چار! تو اُس شخص کو کھڑے ہو کر ایک رکعت ادا کر لینی چاہیے' اس کے ذریعہ وہ اپنی نماز کو مکمل کر لے گا' اور پھر سلام پھیرنے سے پہلے جب وہ بیٹھا ہوا ہو' دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لے' وہ رکعت جو اُس نے ادا کی ہے' اگر تو وہ پانچویں تھی تو ان دو سجدوں کے ذریعہ وہ اُس کو جفت کر لے گا' اور اگر وہ چوتھی تھی' تو یہ دو سجدے شیطان کی ناک خاک آلود کر دیں گے''۔

**3467** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اِذَا كُنْتَ لَا تَدْرِيْ اَرْبَعًا صَلَّيْتَ اَمْ ثَلَاثًا فَتَوَخَّ الصَّوَابَ، ثُمَّ قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَةً، ثُمَّ اسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ، فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ عَلَى الزِّيَادَةِ

✽✽ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تمہیں یہ پتا نہ چلے کہ تم نے چار رکعات ادا کی ہیں' یا تین رکعات ادا کی ہیں؟ تو تم درست نتیجہ کے بارے میں حتمی رائے قائم کرو اور پھر اُٹھ کر ایک رکعت ادا کر لو' پھر تم دو سجدے کر لو' بے شک اللہ تعالیٰ (نماز میں) اضافہ کی وجہ سے عذاب نہیں دے گا۔

---

3466-صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب السهو في الصلاة والسجود له، حديث:920، صحيح ابن خزيمة، جماع ابواب المواضع التي تجوز الصلاة عليها ، السهو في الصلاة، باب ذكر الخبر المتقصي في المصلي شك في صلاته، حديث:964، مستخرج ابي عوانة، باب في الصلاة بين الاذان والاقامة في صلاة المغرب وغيره، بيان ايجاب سجدتي السهو على الملبس عليه صلاته فلم يدر كم، حديث:1511، صحيح ابن حبان، باب الامامة والجماعة، باب الحدث في الصلاة، ذكر البيان بان الامر بسجدتي السهو للتحري في شكه في الصلاة، حديث:2704، المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب السهو، حديث:1134، موطا مالك، كتاب الصلاة، باب اتمام المصلي ما ذكر اذا شك في صلاته، حديث:211، سنن ابي داؤد، كتاب الصلاة، باب تفريع ابواب الركوع والسجود، باب اذا شك في الثنتين والثلاث من قال يلقي الشك، حديث:877، سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة ، باب ما جاء فيمن شك في صلاته فرجع الى اليقين، حديث:1206، السنن الصغرى، كتاب السهو، باب اتمام المصلي على ما ذكر اذا شك، حديث:1226، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الصلاة، في الرجل يصلي فلا يدري زاد او نقص، حديث:4349، السنن الكبرى للنسائي، كتاب السهو ، تمام المصلي على ما ذكر اذا شك، حديث:574، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب الرجل يشك في صلاته فلا يدري اثلاثا صلى ام اربعا، حديث:1603، سنن الدارقطني، كتاب الصلاة، باب صفة السهو في الصلاة واحكامه، حديث: 1205، السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الصلاة، جماع ابواب سجود السهو وسجود الشكر، باب من شك في صلاته فلم يدر صلى ثلاثا او اربعا، حديث:3548

**3468** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اِذَا شَكَّ الرَّجُلُ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ ثَلَاثًا صَلّٰى اَمِ اثْنَيْنِ فَلْيَبْنِ عَلٰى اَوْثَقِ ذٰلِكَ، ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے اور اُسے پتا نہ چلے کہ اُس نے تین رکعات ادا کی ہیں' یا دو ادا کی ہیں' تو وہ اُس پر بناء قائم کرے' جو سب سے زیادہ قابلِ اعتماد ہے اور پھر دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لے۔

**3469** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِذَا شَكَّ الرَّجُلُ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ اَثَلَاثًا اَمْ اَرْبَعًا فَلْيَبْنِ عَلٰى اَتَمِّ ذٰلِكَ فِيْ نَفْسِهٖ، وَلَيْسَ عَلَيْهِ سُجُوْدٌ قَالَ: وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يَقُوْلُ: يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَهُوَ جَالِسٌ

✵✵ سالم' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے اور اُسے یہ پتا نہ چلے کہ اُس نے تین رکعات ادا کی ہیں' یا چار ادا کی ہیں' تو وہ اُس پر بنیاد پر قائم کرے' جو اُس کے ذہن میں سب سے زیادہ مکمل ہو' ایسے شخص پر سجدۂ سہو کرنا لازم نہیں ہو گا۔

زہری فرماتے ہیں: ایسی صورتِ حال میں وہ بیٹھنے کے دوران دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لے گا۔

**3470** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلْيَتَوَخَّ حَتّٰى يَعْلَمَ اَنَّهٗ قَدْ اَتَمَّ، ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

✵✵ عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جب کسی شخص کو اپنی نماز کے دوران شک ہو جائے' تو وہ یقینی صورتِ حال جاننے کی کوشش کرے گا' یہاں تک کہ اُسے پتا چل جائے کہ اُس نے کتنا حصہ مکمل کر لیا ہوا ہے' پھر وہ بیٹھنے کے دوران سجدۂ سہو کر لے گا۔

**3471** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلْيَبْنِ عَلٰى اَوْثَقِ ذٰلِكَ فِيْ نَفْسِهٖ، ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

✵✵ نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے تو وہ اُس پر بنیاد قائم کرے' جو اُس کے ذہن میں سب سے زیادہ قابلِ اعتماد ہو اور پھر جب وہ بیٹھا ہوا ہو' اُس وقت دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لے۔

**3472** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلْيَتَوَخَّ حَتّٰى يَعْلَمَ اَنَّهٗ قَدْ اَتَمَّ، ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے' تو وہ اندازہ لگانے کی کوشش کرے یہاں تک کہ اُسے پتا چل جائے کہ اُس نے کتنا حصہ مکمل کر لیا ہوا ہے' پھر وہ جب بیٹھا ہوا ہو' اُس وقت دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لے۔

**3473** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِنِ الْتَبَسَ عَلَى الْإِمَامِ فَلَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى وَهُوَ قَائِمٌ، كَيْفَ يَصْنَعُ؟ قَالَ: يُوشِكُ اَنْ يَعْلَمَ بِعِلْمِ مَنْ وَرَاءَهُ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر امام پر یہ التباس ہو جائے (یعنی مشتبہ ہو جائے) اور اُسے پتا نہ چل سکے کہ اُس نے کتنی نماز ادا کی ہے اور وہ اُس وقت قیام کی حالت میں بھی ہو تو اُسے کیا کرنا چاہیے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اُسے کوشش کرنی چاہیے کہ وہ اپنے پیچھے موجود لوگوں کے علم کی بنیاد پر علم حاصل کرلے۔

**3474** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِنَّ اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ اُعِيدَ الصَّلَاةَ اِذَا نَسِيتُ، اِلَّا اَنْ اَكُوْنَ اُكْثِرُ النِّسْيَانَ فَاَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

✽✽ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: میرے نزدیک یہ بات زیادہ پسندیدہ ہے جب میں بھول جاؤں تو نماز کو دہراؤں البتہ مجھ پر اکثر بھول طاری ہوتی ہو تو پھر میں دو مرتبہ سجدۂ سہو کرلوں گا۔

**3475** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَالْحَسَنِ فِي الزِّيَادَةِ فِي الصَّلَاةِ: يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ لِلسَّهْوِ، وَاِذَا لَمْ يَذْكُرْ كَمْ صَلَّى بَنَى عَلَى اَتَمِّ ذٰلِكَ فِيْ نَفْسِهِ، وَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

✽✽ زہری اور حسن بصری فرماتے ہیں: نماز میں اضافہ کی صورت میں دو مرتبہ سجدۂ سہو لازم ہوتا ہے اور اگر آدمی کو یہ یاد نہیں آتا کہ اُس نے کتنی رکعات ادا کرلی ہیں؟ تو وہ اُس پر بنیاد قائم کرے گا جو اُس کے ذہن میں مکمل ہو چکی ہو اور دو مرتبہ سجدۂ سہو کرلے گا۔

**3476** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ اُذَاكِرُهُ لِلصَّلَاةِ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، فَقَالَ: اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْنَا: بَلٰى قَالَ: اَشْهَدُ شَهَادَةَ اللّٰهِ اَنِّي سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ عَلٰى شَكٍّ مِنَ الصَّلَاةِ فِي النُّقْصَانِ فَلْيُصَلِّ حَتّٰى يَكُوْنَ عَلٰى شَكٍّ مِنَ الزِّيَادَةِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا اور نماز کے حوالے سے اُن کے ساتھ بات چیت کر رہا تھا اسی دوران حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لے آئے اُنہوں نے فرمایا: کیا میں آپ لوگوں کو اس بارے میں حدیث نہ سناؤں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے؟ ہم نے جواب دیا: جی ہاں! تو اُنہوں نے بتایا: میں اللہ تعالیٰ کے نام کی گواہی دے کر یہ بات بیان کرتا ہوں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کسی شخص کو اپنی نماز میں کمی کا شک ہو جائے تو اُسے نماز ادا کرتے رہنا چاہیے یہاں تک کہ اُسے زیادہ ہونے کے بارے میں شک ہو جائے''۔

**3477** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: إِنْ نَسِيتَ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ فَعُدْ لِصَلَاتِكَ قَالَ: لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْهُ فِي ذٰلِكَ غَيْرَ ذٰلِكَ قَالَ: وَلٰكِنْ بَلَغَنِي عَنْهُ، وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُمَا قَالَا: فَإِنْ نَسِيتَ الثَّانِيَةَ فَلَا تُعِدْهَا، وَصَلِّ عَلٰى أُخْرَى فِي نَفْسِكَ، ثُمَّ اسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَمَا تُسَلِّمُ وَأَنْتَ جَالِسٌ

❋❋ عطاء فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اگر تم فرض نماز بھول جاتے ہو تو اپنی نماز کو دُہراؤ گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اُن کی زبانی اس بارے میں اس کے علاوہ اور کوئی رائے نہیں سنی' لیکن مجھ تک اُن کے حوالے سے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت پہنچی ہے' یہ دونوں صاحبان یہ فرماتے ہیں: اگر تم دوسری رکعت بھول جاتے ہو' تو تم اُسے دُہراؤ گے نہیں اور اُس کے مطابق نماز ادا کرو گے' جو تمہارے نزدیک سب سے زیادہ محتاط طریقہ ہو اور پھر جب بیٹھے ہوئے ہو' تو سلام پھیرنے کے بعد سجدۂ سہو کرلو گے۔

**3478** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: إِذَا لَمْ تَدْرِ كَمْ صَلَّيْتَ فَعُدْ لِصَلَاتِكَ كُلِّهَا، فَإِنْ أَثْبَتَّ أَنَّكَ صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ، وَلَمْ تَدْرِ فِيمَا سِوَاهُمَا كَمْ صَلَّيْتَ، فَعُدْ لِلَّذِي شَكَكْتَ فِيهَا، وَلَا تَعُدْ لِلرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَدْ أَثْبَتَّ، وَاسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَأَنْتَ جَالِسٌ، فَإِنْ شَكَكْتَ الثَّانِيَةَ فَلَا تَعُدْ، فَإِنَّمَا الْعَوْدُ مَرَّةً وَاحِدَةً

❋❋ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب تمہیں یہ پتا نہیں چلتا کہ تم نے کتنی رکعات ادا کی ہیں' تو تم اپنی پوری نماز کو دُہراؤ گے اور اگر تمہیں یہ یقین ہو کہ تم دو رکعات ادا کر چکے ہو اور اُن کے علاوہ کے بارے میں تمہیں اندازہ نہ ہو کہ کتنی رکعت ادا کی ہیں' تو تم اُن رکعات کو دُہراؤ گے' جن کے بارے میں تمہیں شک ہے' تم اُن دو رکعات کو نہیں دُہراؤ گے' جن کے بارے میں یقین ہے' اور پھر جب تم بیٹھے ہوئے ہو گے' اُس وقت دو مرتبہ سجدے کرلو گے' لیکن اگر تمہیں دوسری رکعت کے بارے میں شک ہے' تو تم اُسے دُہراؤ گے نہیں' کیونکہ واپس ایک ہی مرتبہ جایا جاتا ہے۔

**3479** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: إِنْ صَلَّيْتُ الْمَكْتُوبَةَ فَشَكَكْتُ عُدْتُ ثُمَّ شَكَكْتُ؟ قَالَ: فَلَا تَعُدْ قَالَ: فَقُلْتُ: إِنِّي اسْتَيْقَنْتُ أَنِّي صَلَّيْتُ خَمْسَ رَكَعَاتٍ قَالَ: فَلَا تَعُدْ وَإِنْ صَلَّيْتَ عَشْرَ رَكَعَاتٍ، فَاسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر میں فرض نماز ادا کرتا ہوں اور پھر شک کا شکار ہو جاتا ہوں' پھر اُسے دُہرا لیتا ہوں پھر شک کا شکار ہو جاتا ہوں۔ اُنہوں نے فرمایا: تم دوبارہ نہ دُہراؤ۔ میں نے کہا: اگر مجھے یقین ہوتا ہے میں نے پانچ رکعت ادا کی ہیں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: تم پھر اسے نہ دُہراؤ' اگرچہ تم (زیادہ ہونے کی صورت میں) دس رکعت ادا کر چکے ہو' تم صرف دو مرتبہ سجدۂ کرلو۔

**3480** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ: شَكَكْتُ

فِی صَلَاتِی قَالَ: یَقُولُونَ: تَسْجُدُ سَجْدَتَیْنِ وَاَنْتَ جَالِسٌ قَالَ: وَسَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ فَقَالَ: عُدْ لِصَلَاتِکَ حَتّٰی تَحْفَظَ

٭٭ عاصم بن منبہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا' میں نے کہا: مجھے اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جاتا ہے' انہوں نے جواب دیا: لوگ یہ کہتے ہیں جب تم بیٹھے ہوئے ہو' اُس وقت سجدۂ سہو کرلو۔ عاصم نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا' تو انہوں نے جواب دیا: تم اپنی نماز کو دُہراؤ' تاکہ تم محفوظ ہو جاؤ۔

**3481** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُیَیْنَۃَ، عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ: قُلْتُ لِمُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ یَقُولُ: اَحْصِ الصَّلَاۃَ مَا اسْتَطَعْتَ وَلَا تُعِدْ؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ مسعر بیان کرتے ہیں: میں نے محارب بن دثار سے دریافت کیا: کیا آپ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے' تم سے جہاں تک ہو سکے' اپنی نماز کو شمار کرنے کی کوشش کرو' اُسے دُہراؤ نہیں! انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

**3482** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُیَیْنَۃَ، عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زِیَادُ بْنُ الْفَیَّاضِ، عَنْ اَبِی عِیَاضٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَا تُعَادُ الصَّلَاۃُ

٭٭ ابوعیاض بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے: نماز کو دُہرایا نہیں جائے گا۔

## بَابُ الْقِیَامِ فِیمَا یُقْعَدُ فِیہِ

## باب: جس جگہ پر بیٹھنا ہو' وہاں کھڑے ہو جانے کا حکم

**3483** - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ یَحْیَی، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُغِیرَۃُ بْنُ شُبَیْلٍ، عَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِی حَازِمٍ، عَنِ الْمُغِیرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِذَا قَامَ الْاِمَامُ فِی الرَّکْعَتَیْنِ، فَاِنْ ذَکَرَ قَبْلَ اَنْ یَسْتَوِیَ قَائِمًا فَلْیَجْلِسْ وَیَسْجُدْ سَجْدَتَیِ السَّہْوِ

٭٭ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب امام دو رکعات ادا کرنے کے بعد (بیٹھنے کی بجائے) کھڑا ہو جائے' تو اگر سیدھا کھڑا ہونے سے پہلے اُسے یاد آ جاتا ہے' تو وہ بیٹھ جائے اور دو مرتبہ سجدۂ سہو کرلے''۔

**3484** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ قَالَ: اِذَا قَامَ الرَّجُلُ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُولَیَیْنِ فَلْیُسَبِّحْ بِہٖ، فَاِنْ کَانَ قَدِ اسْتَتَمَّ قَائِمًا فَلَا یَجْلِسْ، وَاِنْ کَانَ لَمْ یَسْتَتِمَّ قَائِمًا فَلْیَجْلِسْ

---

3483-سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب تفریع ابواب الرکوع والسجود، باب من نسی ان یتشہد وھو جالس، حدیث:885، سنن الدارقطنی، کتاب الصلاۃ، باب الرجوع الی القعود قبل استتمام القیام، حدیث:1232، السنن الکبری للبیہقی، کتاب الصلاۃ، جماع ابواب سجود السہو وسجود الشکر، باب من سہا فقام من اثنتین ثم ذکر قبل ان یستتم، حدیث:3584، معرفۃ السنن والآثار للبیہقی، کتاب الصلاۃ، من سہا فقام من اثنتین، حدیث:1234

٭٭ سفیان ثوری (یہاں متن کے کچھ الفاظ موجود نہیں ہیں) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص پہلی دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑا ہو جائے' تو سبحان اللہ کہہ کر اُسے متوجہ کیا جائے گا' لیکن اگر وہ مکمل کھڑا ہو چکا ہو' تو پھر وہ نہ بیٹھے اور اگر وہ مکمل کھڑا نہیں ہوا تھا' تو پھر بیٹھ جائے۔

**35 3** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ رَجُلٍ سَهَا فَقَامَ فِيْ رَكْعَتَيِ الْجُلُوْسِ قَالَ: يَجْلِسُ مَا ، يَسْتَوِ قَائِمًا

٭٭ قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جسے سہو لاحق ہو جاتا ہے اور وہ دو رکعات کے بعد بیٹھنے کی بجائے کھڑا ہو جاتا ہے' تو قتادہ فرماتے ہیں: اگر وہ سیدھا کھڑا نہیں ہوا تھا' تو بیٹھ جائے۔

**3466** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، وَبَيَانٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ، اَنَّ سَعْدًا، قَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ، فَسَبَّحُوا بِهِ فَجَلَسَ وَلَمْ يَسْجُدْ

٭٭ قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑے ہو گئے' لوگوں نے سبحان اللہ کہا' تو وہ بیٹھ گئے اور اُنہوں نے سجدۂ سہو نہیں کیا۔

**3487** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ صَلَّى بِالنَّاسِ فَسَهَا، فَقَامَ فِيْ مَثْنَى الْاُوْلٰى فَلَمْ يَتَشَهَّدْ، فَسَبَّحَ النَّاسُ، فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ اَنْ قُوْمُوْا فَقَامُوْا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں مجھے تک یہ بتایا گیا ہے' ایک مرتبہ لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے اُنہیں سہو لاحق ہو گیا' وہ پہلی والی دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑے ہو گئے' وہ تشہد میں بیٹھے نہیں' لوگوں نے سبحان اللہ کہا' تو اُنہوں نے لوگوں کی طرف اشارہ کیا کہ اب تم بھی کھڑے ہو جاؤ' تو وہ لوگ بھی کھڑے ہو گئے۔

**3488** - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى اَنَّهُ نَهَضَ عَلٰى سَاقَيْهِ، فَسَبَّحُوا بِهِ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

٭٭ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ اپنی پنڈلیوں کے بل کھڑے ہو رہے تھے' کہ لوگوں نے سبحان اللہ کہہ کر اُنہیں متوجہ کیا' تو اُنہوں نے بعد میں سجدۂ سہو کیا۔

**3489** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: كُنَّا مَعَهُ فَصَلَّى الْعَصْرَ فَتَحَرَّكَ لِلْقِيَامِ، فَسَبَّحُوا، فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

٭٭ یحییٰ بن سعید' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم اُن کے ساتھ تھے' اُنہوں نے عصر کی نماز ادا کی' وہ کھڑے ہونے کے لیے حرکت کرنے لگے تھے کہ لوگوں نے سبحان اللہ کہہ دیا (تو وہ بیٹھ گئے' بعد میں اُنہوں نے) دو مرتبہ سجدۂ سہو کیا۔

**3490** - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّ طَاوُسًا اَخْبَرَهُ اَنَّ ابْنَ

الزُّبَيْرِ قَامَ فِي رَكْعَتَيْنِ مِنَ الْمَغْرِبِ - أَوْ أَرَادَ الْقِيَامَ - قَالَ: مَا رَأَيْتُ طَاوُسًا إِلَّا شَكَّ أَيَّهُمَا فَعَلَ؟ نَهَضَ أَوْ أَرَادَ النُّهُوضَ - ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فَقَالَ: أَصَابَ لَعَمْرِي قُلْتُ: وَأَخْبَرَكَ أَنَّهُ سَجَدَهَا قَبْلَ التَّسْلِيمِ أَوْ بَعْدُ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي

* * عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: طاؤس نے اُنہیں بتایا ہے' ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما مغرب کی نماز میں دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑے ہو گئے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اُنہوں نے کھڑے ہونے کا ارادہ کیا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے طاؤس کو دیکھا کہ اُنہیں یہ شک تھا' اُنہوں نے ان دو میں سے کیا کیا تھا' کیا وہ کھڑے ہو گئے تھے؟ یا اُنہوں نے کھڑے ہونے کا ارادہ کیا تھا؟ (بہر حال دونوں صورتوں میں) وہ جب بیٹھے ہوئے تھے' اُس وقت اُنہوں نے دو مرتبہ سجدۂ سہو کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے اس کا ذکر کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے! اُنہوں نے ٹھیک کہا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا اُنہوں نے آپ کو یہ بتایا تھا' اُنہوں نے یہ سجدے سلام پھیرنے سے پہلے کیے تھے یا بعد میں کیے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم۔